نقش کوکن
بمبئی

نقش کوکن ٹیلنٹ فورم
کے مقابلوں کی ایک جھلک

اشاعت [illegible] سال

ماہنامہ نقش کوکن بمبئی

اردو / انگلش

رکن انڈین لنگویجیز نیوز پیپرس ایسوسی ایشن

جلد نمبر ۲۳ | شمارہ نمبر ۱ | جنوری سنہ ۹۵

مدیر: ڈاکٹر عبد الکریم نائیک

معاون مدیر: فقیر محمد مستری / مبارک کاپڑی

رہنما گری: آئی / وائی سوکر عبد المجید دائی جنکاؤ کر نئی بمبئی: محمود حسن قاضی

ملکیت: نقش کوکن پبلی کیشن ٹرسٹ (رجسٹرڈ نمبر E 3006)

درون ہند سالانہ ، ساٹھ روپے ۔ دیگر ممالک ساڑھے تین سو روپے

خلیجی ممالک تین سو روپے

خط و کتابت اور ترسیل زر کا پتہ: نقش کوکن ۲۴ ہمارے نواگر نیرڈ اکیا روڈ ریلوے اسٹیشن بمبئی نمبر ۴۰۰۰۱۰

مقام طباعت: اپورواپرنٹرز بائیکلہ بمبئی

پرنٹر پبلشر: ڈاکٹر عبد الکریم نائیک

تاریخ اشاعت: یکم جنوری سنہ ۹۵

کتابت: [illegible] احمد ، جاوید ندیم

اس ماہ کے

نقوش

شاہ بھورمل آئی دان مل جی اینڈ کمپنی
گورنمنٹ منظور شدہ
ایرکنڈیشن شوروم
ڈونگری جیل روڈ، غلام محمد بلڈنگ، ڈونگری، بمبئی ۴۰۰۰۰۹
فون: ۳۷۵۸۹۷، ۳۷۶۸۱۷
۳۷۲۳۰۹۲
خوش آمدید
خوش آمدید
۵۱ برس سے آپ کی سیوا کر رہا ہے۔ ایک بھروسے کا نام
شاہ بھورمل آئی دان مل جی اینڈ کمپنی جویلرس
تجربہ کار کاریگروں کے ہاتھوں سے بنے ہوئے قدیم و جدید فیشن پر سونے کے
کے ڈی ایم کے زیورات —— عید ہو یا دیوالی، شادی ہو یا جنم دن ——
کسی بھی خوشی کے موقع پر سونے کی دنیا میں ایک ہی چمکتا ستارا
پتہ: شاہ بھورمل جویلرس
گورنمنٹ منظور شدہ
ایرکنڈیشن شوروم
ڈونگری جیل روڈ، مرچنٹ بلڈنگ، دوکان نمبر ۲، بمبئی ۴۰۰۰۰۹
مزید پیش کش
سارے یہاں سے خریدے ہوئے (کے، ڈی، ایم،) K.D.M. کے زیورات آپ جب بھی
بیچنا چاہیں ہم بازار کی قیمت پر واپس لیتے ہیں:۔

حرا کی گود کا کوہِ نور ہیرا ۲ ← ذیلی قسط

حضورؐ کی آمد کے وقت عربوں کی حالت

از: محمد سعید علی ٹولکر (دبئی)

عرب قوم میں حضرت اسماعیل علیہ السلام کے بعد حضورؐ کے نبی مبعوث ہونے تک کوئی نبی نہیں آیا تھا۔ یہ لوگ کچھ عرصے تک تو حضرت اسماعیلؑ کی تعلیم (اسلام) پر قائم رہے۔ بعد میں پورے ڈھائی ہزار سال کی مدت میں ان میں حضرت ابراہیم اور اسماعیلؑ کی تعلیم کا نشان تک باقی نہ رہا۔ صرف ختنہ اور حج کعبہ یہ دو چیزیں باقی تھیں اور بس۔ حضرت ابراہیم جو معمارِ حرم تھے نے اپنے بیٹے اسماعیل کے ساتھ مل کر خانہ کعبہ کو توحید کا مرکز بنایا تھا مگر ان کے بعد ان کے نام لیوا عربوں نے اللہ کے اس مقدس گھر کو پورا بُت خانہ بنا ڈالا۔ انہوں نے پھر سے شیوۂ آذری اختیار کر لیا۔ عرب میں ھُبَل، لات، منات، عزّا جیسے بڑے بڑے بتوں کے علاوہ ان لوگوں نے مزید تین سو ساٹھ چھوٹے چھوٹے بُت خانۂ کعبہ میں رکھ چھوڑے تھے۔ یہی بُت ان کے مشکل کشا اور یہی اصنام ان کے دستگیر سمجھے جاتے تھے۔

عربوں کے ذمائم اخلاق کی کیفیت اور نوعیت چرخِ کہن نے اس سے پہلے کبھی بھی کسی قوم میں نہیں دیکھی ہوگی۔ پورے معاشرہ میں عیب عیب نہیں رہا تھا بلکہ ایک ہنر بن گیا تھا۔ غارتگری، خونریزی، رہزنی، سفاکی اور بے رحمی ان کی قساوتِ قلبی کے مظاہر تھے۔ ان ذمائم نے معاشرہ میں ایسی ہمہ گیریت حاصل کر رکھی تھی کہ وہ لوگ اس پر نادم اور شرمسار ہونے کی بجائے ان پر فخر و ناز کرتے تھے۔ ان کی شعلہ مزاجی، درشت خوئی، تند و تیزی، وحشت زدگی اور دہشت انگیزی کے سبب فرش پر کچھ باقی پاکیزہ نفوس نے آہیں بھری ہوں گی تو عرش پر فرشتوں تک نے سسکیاں بھری ہوں گی۔ مختصر یہ کہ صحیح علم کی روشنی نہ ہونے کی وجہ سے عربوں کی فکری بساط کے ہر گوشے پر تاریکی چھائی ہوئی تھی۔ یہی وجہ تھی کہ یہ لوگ تہذیب و تمدن کی حدود سے نا آشنا اور آئین و دساتیر کی قیود سے ناواقف تھے۔

جہالت کے زمانے میں حشرات الارض ان کی عام غذا تھی۔ مُردہ جانوروں کو بھون کر کھایا کرتے تھے۔ وحشت کا یہ عالم تھا کہ زندہ اونٹ کا کوہان کاٹ کر کھا جاتے تھے اور اسے تڑپتا چھوڑ دیتے تھے۔ شدّت کی بھوک میں اونٹ کو بھالا مار کر پھر اس کا خون پیٹ بھر کر پیتے تھے۔ ڈھائی ہزار سال کی مدّت میں ان عجیب و غریب اور قبیحہ رسومات رائج ہوئی تھیں۔ باپ مرنے کے بعد اس کی تمام بیویاں (صرف حقیقی ماں کے) بیٹے کی وراثت میں آجاتیں اور وہ انہیں اپنی جائز بیویاں سمجھتا۔ بیویوں کی تعداد پر کوئی حد نہیں لگائی گئی تھی۔ معاشرہ میں اگر کوئی عورت بیوہ ہو جاتی تو سال بھر تک اسے تنگ و تاریک کوٹھری میں رکھا جاتا۔ سال کے کوئی جانور (اکثر گدھا) لایا جاتا جس سے مس کرنے کے بعد اسے تاریک کوٹھری سے باہر نکالا جاتا تھا۔ اس بارے میں ان کی غیرت

صاف مُردہ ہو چکی تھی۔ اگر کوئی کسی کی شجاعت اور بہادری میں کسی کی شہرت سُنتا تو اپنی بیوی اس کے پاس بھیج دیتا تاکہ اس سے شجاع اور بہادر بچّہ پیدا ہو۔ زنا کی اولاد کے متعلق عورت جس کی طرف انگلی اٹھا دیتی وہی اس کا باپ قرار پاتا۔ ایسی فواحشات پر وہ لوگ بڑے فخر کرتے بلکہ اُس کا ڈھنڈورا پیٹتے۔ شعراء کا یہ عالم تھا کہ ایسی فواحشات پر فخر کرتے ان کی قصیدہ سرائی کرتے۔

بے حیائی کا یہ عالم تھا کہ کعبہ میں ہزاروں لوگ جمع ہو جاتے اور قبیلۂ قریش کے سوا سب مرد اور عورتیں مادر زاد ننگے ہو کر کعبہ کا طواف کرتے۔ اپنی شرم گاہوں کو ۳۶۰ بُتوں کے سامنے عیاں کرنے میں انہیں فخر محسوس ہوتا تھا۔ شراب پانی کی طرح بے تکلّفی سے پیا کرتے تھے۔ شراب کی باقاعدہ مجلسیں قائم کی جاتیں اور عورتیں اور بچّے ساقی بنتے۔ نشے کی حالت میں بد مستیوں کی کوئی حد نہیں تھی۔ سود خوری عام تھی۔ اس کی وسعتیں اس حد تک ہمہ گیر تھیں کہ عورتوں اور بچّوں کو رہن رکھتے تھے۔ جب کسی بڑے سفر کا ارادہ کرتے تو بُتوں کے مجاوروں کے پاس جا کر فال لیتے اور پھر سفر شروع کرتے۔ ڈاکہ زنی عام تھی۔ ڈاکہ زنی میں دولت کے ساتھ ساتھ عورتوں کو بھی لوٹ کر لے جاتے اور دوسری جگہ فروخت کرتے۔ ان حرکات کو معیوب بھی نہیں سمجھا جاتا تھا بلکہ ان کارناموں کے تذکرے بڑے فخر سے کیے جاتے۔ خود کعبہ کے خزانے کی چوری کرنے میں بھی نہیں چھوڑتے تھے۔

سب سے مذموم رسم یہ تھی کہ ان کے ہاں لڑکی پیدا ہونا موجب ہزار شرم و عار سمجھا جاتا تھا۔ چنانچہ اس عار سے بچنے کے لئے انہوں نے یہ شکل پیدا کی تھی کہ بیٹیوں کو زندہ دفن کرتے۔ ایسا بھی نہیں کہ پہلے مار نقش کرکے

گلا گھونٹ کر پھر دفن کرتے بلکہ جیتی جاگتی، ہنستی کھیلتی، چلتی پھرتی، ابّو ابّو پکارتی اور پیار بھری باتیں کرتی لڑکی کو اپنے ہاتھوں گڑھے میں ڈھکیل دیتے اور اسے منوں مٹی کے نیچے دبا دیتے۔ بسا اوقات عورت کو نواں مہینہ لگتے ہی گھر میں گڑھا کھود دیتے اور جَننے وقت اسے گڑھے کے پاس لٹا دیتے تھے۔ اگر بیٹا پیدا ہوتا تو اٹھا کر گود میں لیتے، بیٹی ہوئی تو اسی آن اسی گڑھے میں ڈال کر اوپر مٹی سے دبا دیتے۔ خوبصورت لڑکیوں کو تین چار سال کی عمر ہونے تک زندہ رکھتے اسے زندہ گاڑنے کے دن مائیں اپنے ہاتھوں سے سنوار کر باپ کے حوالے کرتیں اور پھر وہ ظالم اُسے گڑھے میں ڈھکیل کر زندہ گاڑ دیتا۔ (ذرّۂ خاک نے عربوں کی تاریخ چھان ماری تو یہ پتہ چلا کہ یہ مذموم رسم بنی اسرائیل (یہودی) کے علماء اور فقیہوں نے عربوں کو سکھائی تھی تاکہ وہ اسی طریقے سے بنی اسمٰعیل کی نسل کو مٹا سکیں)

گھر گھر اور گلی گلی کاہن اور شاعر تھے۔ ان کے متعلق عام عقیدہ یہ تھا کہ جنّات اور شیاطین ان پر شاعرانہ خیالات القاء کرتے ہیں۔ شاعر خود اس کا اعتراف کرتے تھے اور شیاطین اور جنّات کے تذکرے بڑے فخر سے کرتے تھے۔ شاعری کیا تھی؟ شراب کی، کباب کی، فواحشات کی، خبیثات کی اپنی اور اپنے قبیلہ کی قصیدہ سرائی اور بس — چونکہ عربوں کی زندگی قبائلی زندگی تھی۔ اس لئے مسلحانہ جنگیں عام تھیں۔ ایکدوسرے کے خون کے پیاسے رہتے۔ ان میں انتقام کا جذبہ نسلاً وراثتاً منتقل ہوتا چلا جاتا تھا۔ جنگوں کا یہ سلسلہ سالہا سال تک متواتر قائم رہتا۔ انتقام کی آگ ان کے رگ و ریشہ میں بسی رہتی۔ جب تک انتقام نہ لیتے مطمئن نہ ہوتے۔ انتقام کے لئے نکلتے وقت بُتوں کے پاس فال لینے جاتے۔ اگر فال نفی میں آجاتا تو پورا ترکش اٹھا کر اپنے باطل خدا کے مُنہ پر یہ کہہ کر

دے مارتے کہ "حرام زادے، تیرے باپ کا انتقام لینا ہوتا تو کیا تو نعش میں خال نکالتی"؟

انا پرستی کا شیطان ان پر ایسا غالب تھا کہ اس کے لئے یہ کچھ بھی کرنے کو تیار رہتے۔ اس کا ایک واقعہ بڑا دلچسپ ہے۔ اسلام کا سب سے بڑا دشمن ابوجہل جنگِ بدر میں شامل تھا۔ حضرت معاذؓ نے اسے زمین پر گرایا اور ابھی اس کی گردن اڑانے ہی والے تھے کہ وہ بول اٹھا "ایک بات سنو" حضرت معاذؓ نے ہاتھ روک لیا تو ابوجہل بولا۔ "ابھی تو تم میری گردن اڑانے ہی والے ہو ایک کام کرو کہ میری گردن پوری کی پوری نیچے سے کاٹ ڈالو" حضرت معاذؓ نے اس کا سبب پوچھنے پر وہ بولا کہ مقتولوں کے سر جب نیزوں پر رکھ کر سرِعام گھمائے جائیں گے تو میں چاہتا ہوں کہ میرا سر سب سے اونچا رہے۔ میں چاہتا ہوں کہ ابوجہل کے نشان مرنے کے بعد بھی سب سے اونچی دکھائی دے (عربوں میں مقتولوں کے سر نیزوں پر اٹھا کر سرِعام گھمانے کا رواج تھا)

ان برائیوں کی بھرمار اور ان افعالِ شنیع کی بہتات اور خباثتوں کے علاوہ عربوں میں کچھ ایسی خوبیاں بھی تھیں جو دنیا میں اس وقت کسی بھی دوسری قوم میں نہیں تھیں۔ ان کی ان خوبیوں پر غور کرنے سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ ان کے سینوں میں صحراؤں کی وسعت، ان کی نگاہوں میں چشموں کی سی پاکیزگی اور ان کی پیشانیوں میں تبسم ستاروں کی سی فرخندگی تھی۔ عزم میں کوہسار کی پختگی تھی۔ ان کی مہمان نوازی دنیا بھر میں صرف مشہور ہی نہیں بلکہ ضرب المثل ہے۔ انتہائی غریب آدمی جس کے پاس اپنے اور اپنے بال بچوں کی کفالت کا ذریعہ ہی ایک اونٹنی ہو اور اگر اس کے ہاں کوئی مہمان آگیا اور اس پاس کچھ نہیں تو بلا تامل وہ اس اونٹنی کو ذبح کر کے نہایت خندہ پیشانی سے مہمان کے سامنے اس کا گوشت پکا کر حاضر کرتا اور جب تک پورا گوشت ختم نہ ہوتا کئی دنوں تک اس کی مہمان نوازی میں مصروف رہتا۔ ان میں ایک خوبی یہ بھی تھی کہ وہ پورے عربستان میں صرف قبیلہ قریش کی بے حد عزت کرتے تھے۔ قبیلہ قریش ہی ایک ایسا قبیلہ تھا جس کے اکثر لوگوں میں خباثتیں در نہیں آئی تھیں۔ خاص کر بنی ہاشم خاندان کے لوگ خباثتوں سے منزہ تھے۔ چونکہ قریش کعبے کے متولی تھے اس لئے سارا عربستان انہیں جیران اللہ یعنی اللہ کے پڑوسی مانتے اور یہی وجہ تھی کہ قریش کی عزت سارے عرب کرتے تھے حتیٰ کہ ان کے کسی قافلے پر ڈاکہ زنی یا حملہ تک نہیں کرتے تھے اور نا ہی قریش پر کبھی ہاتھ اٹھاتے تھے۔

قارئین! ہم نے پچھلی دو قسطوں سے اب تک یہ دیکھا کہ ساڑھے تین ہزار سال سے حضورؐ کے مبعوث ہونے تک برہمنیت، یہودیت اور عیسائیت کی طاغوتی قوتوں نے مذہب کے نقاب میں کس طرح عوام الناس کے قلوب و اذہان کو اپنی عقیدت مندیوں کے اطواق و سلاسل میں جکڑ رکھا تھا۔ کس طرح نشۂ قوت و حکومت سے استیلا و تغلب، استبداد و تمرد کی شعلہ بداماں مستیاں ان میں پیدا ہو چکی تھیں۔ اس لئے ابلیسانہ تصور میں وہ اپنے سوا کسی اور کو جینے کا حق دینے کیلئے تیار نہیں تھیں اور کس طرح پوری دنیا کو جہنم بنا دیا تھا کہ جس میں انسانیت کا ہر شرف جل کر خاکستر بن رہا تھا۔

اب وقت آگیا تھا کہ دنیا میں ایک ایسا انسان وجود میں آئے جو اس جہنم کو جنت بداماں بنا کر پوری انسانیت کو مسرتوں کے جھولے میں جھولے، ایک ایسا انسان پیدا ہو جو حق و باطل کی تمیز کے صحیح پیمانے عطا کرے، ایک ایسی ہستی زمین پر جنمے جو معصوم عن الخطا ہو، ایک ایسا وجود جلوہ گر ہو جو خود چراغِ سراجاً منیراً کے اوصاف رکھتا ہو،

جو بیک وقت خود چراغ کے ہر پہلو کو دیدۂ بینا کے سامنے
بے نقاب کرے اور دوسری طرف ہر تنے کا اصلی مقام
بھی متعین کرے۔ ساری دنیا ایک ایسے ثریا بخت اور
فرخندہ اختر پارس کی منتظر تھی جو اپنی تاثیر سے ساری
انسانیت کو کندن بنا دے۔

اور اب فطرت قطعی یہ تقاضا کر رہی
تھی کہ خزاں رسیدہ گلستانِ گیتی پر ایک ایسا گل سرسبد،
تبسم فشاں اور عطر بیز جلوہ افروز ہو جس پر بو ر و نکہت کی
تمام رعنائیاں معراج تک پہنچ جائیں اور وہ اپنی
مہک سے پوری دنیا کو معطر کرے۔ جی ہاں! وہی گل
رعنا ایسے حالات میں جلوہ افروز ہوا۔ صلی اللہ علیہ وسلم"
(اس گل رعنا نے اپنی معطر معطر مہک سے دنیا کو کس طرح
متاثر کیا اس بابت اگلی چند قسطوں میں پڑھیے) جاری ہے۔

غزلیں

آدم نصرت

بیٹھے ہیں بُت بنے ہوئے لب کھولتے نہیں
اک اجنبی کے سامنے وہ بولتے نہیں
بھاشائیں انکی اپنی سمجھ میں نہ آسکیں ؟
اور وہ کبھی ہماری زبان بولتے نہیں
کڑوا ہٹوں کے جام وہ دیتے ہیں بار بار
بھولے سے بھی شکر وہ کبھی گھولتے نہیں
پُرخاش ہم سے کس لئے رہتے ہیں یار دوست
دستک بھی دیں اگر تو وہ دَر کھولتے نہیں
نصرت بھروسہ ان پہ کریں کون کس طرح
سچ بولتے نہیں وہ صحیح بولتے نہیں

ساحر نینوی

چھوٹا ہو کر بھی بڑا لگتا ہے ؛ آدمی آدھا خدا لگتا ہے
ناروا لفظ روا لگتا ہے ؛ کبھی کھوٹا بھی کھرا لگتا ہے
گاؤں کو شہر میں ڈھالا جنے ؛ شخص وہ لکھا پڑھا لگتا ہے
لوگ کرتے ہیں جہاں پیار کی باتیں ؛ شہر وہ مجھ کو نیا لگتا ہے
ہے وہ غنڈہ ہی مگر بستی میں ؛ بے سہاروں کو خدا لگتا ہے
روشنی جس کے سبب ہے دل میں ؛ وہ ترے غم کا دیا لگتا ہے
تم مرے سامنے جب ہوتے ہو ؛ گرم جھونکا بھی صبا لگتا ہے
زندگی تو نے دیا ہی کیا ہے ؛ میرا انجام بُرا لگتا ہے
نفسا نفسی کا ہے عالم ساحر
شہر میں روز جزا لگتا ہے

اقبال احمد اقبال ، الکبا

خود آگہی نے مجھے پُر غمال رکھا تھا ، ،
اکیلے پن نے تذبذب میں ڈال رکھا تھا

عجب نہیں کہ کوئی سنگ راہ میں آتا ، ،
اسی خیال سے تیشہ سنبھال رکھا تھا

ہمیں بھی شوق تھا ورثہ سنبھال رکھنے کا
ہمارے گھر میں بھی مکڑی نے جال رکھا تھا

ہوا کے دوش پہ اُڑتی ہے سرپھری خوشبو
گُلوں نے کتنے جتن سے سنبھال رکھا تھا

نشان ایک بھی رہنے دیا نہ چہرے پر
حوادثات نے کتنا خیال رکھا تھا

اُلجھ کے رہ گیا اقبال تیری غزلوں میں
ہر ایک شعر میں لفظوں کا جال رکھا تھا

مونس جاں رہبر

دھوپ کی گرمی نہ ٹھنڈک چھاؤں کی رہ جائے گی
یاد لیکن دوستوں کی دوستی رہ جائے گی

میں طلسمِ خاک ہوں اک دن ہوا ہو جاؤں گا
داستاں میری کتابوں میں لکھی رہ جائے گی

یہ جہانِ آب و گِل آتش کدہ بن جائے گا
خواہشِ گل آفریں بس دیکھتی رہ جائے گی .

جانے والو کچھ شگفتہ یادیں اپنی چھوڑ جاؤ
زندگی مٹ جائے گی زندہ دلی رہ جائے گی

آفتِ ارض و سما یک بیک اُلٹ دے گی بساط
عقل والو عقل کی بازی گری رہ جائے گی .

وقت کم اس پر تقاضے زندگی کے بے شمار
لاکھ کوشش کیجئے پھر بھی کمی رہ جائے گی

حادثے پامال ذوقِ رہ روی کرتے رہیں
دل میں رہبر خواہشِ منزل رسی رہ جائے گی

آمچی ممبئی

کمال آغا

ممبئی کو جو چیز ممبئی بناتی ہے وہ یہاں کی بھاگ دوڑ ہے۔ دفتر، کارخانے یا دکان پہنچنے کی دُھن میں یہاں کا شہری بھیڑ سے بچتا، سنبھلتا، اپنا راستہ بناتا اور کبھی کبھی بھیڑ کو چیرتا ہوا نظر آتا ہے۔ یہاں کے لوگوں نے تھک کر بیٹھنا نہیں سیکھا۔ یہی وجہ ہے کہ عروس البلاد کو نہ تو دن میں سکون ہے اور نہ رات میں آرام۔ بھیڑ ہے کہ رات کے چند گھنٹوں کے علاوہ ہر وقت اپنی منزل کی جانب دوڑتی نظر آتی ہے۔ یہی بھیڑ فضائی آلودگیوں اور مضرِ صحت ماحول کے باوجود اس شہر کو رواں دواں رکھتی ہے۔ جس روز بھیڑ دکھائی نہیں دیتی وہ یا تو تعطیل کا دن ہوتا ہے یا پھر سمجھ لیجئے کہ کسی سیاسی جماعت نے 'عظیم الشان بند' کا اعلان کیا ہے۔ اگر یہ کہا جائے کہ ممبئی حوصلہ مند اور صحیح معنوں میں زندگی جینے والے اپنے ایک کروڑ ۴ لاکھ شہریوں ہی کے دم خم سے نظر آتا ہے تو غلط نہ ہوگا۔ ورنہ جن پٹریوں پر ٹرینیں دوڑتی ہیں اور جن سڑکوں پر بیسٹ کی بسیں گرم سفر رہتی ہیں وہاں منٹوں میں سنّاٹے کی حکمرانی نظر آئے گی۔

اس شہر کے تقریباً ۵۰ لاکھ شہری روزانہ زبردست بھیڑ کا حصہ بن کر ٹرینوں میں چار چار گھنٹے کا انتہائی تکلیف دہ سفر کرتے ہیں۔ ایک مربع میٹر کی جگہ پر جہاں دس مسافر کھڑے ہوتے ہوں وہاں کاندھے سے کاندھے کا عملاً چھلنا کوئی تعجب کی بات نہیں۔ بھیڑ بھاڑ کے اوقات میں ۱،۷۲۸ مسافروں کی گنجائش والے ڈبوں میں تین ہزار سے زائد مسافر سفر کرتے ہیں لیکن شکایت نقش کو کرنے

نہیں کرتے۔ اس شہر میں بھیڑ انسانی زندگی کا اہم جز بن گئی ہے۔ چنانچہ جب ٹرین کچھ خالی ہوتی ہے تو مسافر متعجب ہو کر ادھر اُدھر دیکھنے لگتے ہیں۔ سڑکوں پر بھی یہی صورت حال ہے۔ ۱۷۰۰ کلومیٹر طویل سڑکوں پر روزانہ ساڑھے چھ لاکھ موٹر گاڑیاں دوڑتی رہتی ہیں۔ جن کی وجہ سے ٹریفک ایک اہم مسئلہ بن کر سامنے آتا ہے۔ ہر چند کہ ممبئی میں ٹریفک نظام اتنا معقول ہے کہ دیگر بڑے شہروں کے لوگ اس پر رشک کرتے ہیں۔ اس کے باوجود اس شہر بے نیاز میں جہاں کسی کو کسی کی فکر نہیں ہے۔ سرکاری اعداد و شمار کے مطابق ہر روز ۶۸ حادثے رونما ہوتے ہیں اعداد و شمار کی صحت اس لئے مشکوک ہے کہ متعدد حادثوں کا اندراج ہی نہیں ہو پاتا۔ تاہم روزانہ ۶۸ حادثے بھی کچھ کم نہیں ہوتے لیکن ممبئی ان حادثوں سے منٹوں میں اُبھر کر از سرِ نو رواں ہو جاتا ہے اور جائے حادثہ پر چند منٹ بعد پہنچنے والوں کو خبر تک نہیں ہوتی کہ کچھ دیر پہلے یہاں کوئی حادثہ ہوا ہے۔ حادثوں کی اس تشویشناک تعداد کے باوجود موٹر گاڑیاں کم نہیں ہوئیں ۹۲-۱۹۹۱ء میں ۳۸ ۸۳۲ موٹر گاڑیاں رجسٹر کی گئی تھیں۔ یعنی اس سال کے دوران روزانہ ۱۰۶ نئی گاڑیاں سڑکوں پر نمودار ہوئیں اور ٹریفک کے ٹھاٹھیں مارتے سمندر کا حصہ بن گئیں۔ اسکوٹر اور موٹر سائیکلوں کی تعداد بھی کچھ کم نہیں ہے۔ گذشتہ ۱۰ سال میں دو پہیوں پر دوڑنے والی ان گاڑیوں میں ۱۸۲ فیصد اضافہ ہوا۔ یہی وجہ ہے کہ سڑکوں پر جہاں تک نظر جاتی ہے۔ موٹر گاڑیوں پر جہاں تک نظر جاتی ہے۔ موٹر گاڑیاں ایک قطار میں

دوڑتی رہتی ہیں ان موٹر گاڑیوں میں ہر سال ۶ فیصد کے اضافے کی رفتار سے، رواں صدی کے اختتام تک بمبئی کے سینے پر ۱۲ لاکھ موٹر گاڑیاں دوڑ رہی ہوں گی۔ چونکہ لائسنس جاری کرنے کے قواعد پر مشکل ہی سے عمل کیا جاتا ہے اس لئے موٹر گاڑیاں عام مسافروں کے لئے خطرہ بن کر گرم سفر رہتی ہیں۔

بارش کے دنوں میں ٹرانسپورٹ نظام متاثر ضرور رہتا ہے لیکن ہر پانچ سات منٹ پر پلیٹ فارم پر رکتی سینٹرل اور ویسٹرن ریلوے کی ٹرینوں کے علاوہ تین ہزار سے زائد بی۔ای۔ایس۔ٹی کی بسیں، ۲۵ ہزار ٹیکسیاں اور ۴۲ ہزار آٹو رکشا بمبئی باسیوں کو سفر کی بہترین سہولت فراہم کرتے ہیں۔ سفر کے ان ذرائع میں ٹرینوں اور بسوں کو خصوصیت حاصل ہے۔ بمبئی کے ۸۰ فیصد شہریوں کا سفر ان ہی دو ذرائع کا مرہون منت رہتا ہے۔ جس روز ٹرین سروس معطل رہتی ہے یا احتجاجی بند بیسٹ بسوں کے پہیوں میں بیڑیاں ڈال دیتا ہے، لوگ گھروں میں قید ہو کر رہ جاتے ہیں اور بمبئی کی سڑکیں ویران ہو جاتی ہیں اس ویرانی کو ثبوت کے طور پیش کر کے متعلقہ پارٹیاں بند کی کامیابی کا ڈنکا بجاتی ہیں۔

بمبئی کا ایک مسئلہ جغرافیائی نوعیت کا بھی ہے چونکہ یہ شہر جزیرہ نما ہے اس لئے یہاں کی آبادی عمودی سمتوں ہی میں پھیل سکتی ہے افقی انداز میں نہیں۔

VERTICALLY NOT HORIZONTALLY ←

علاوہ ازیں شہر کے پھیلاؤ میں جگہ کی قلت بہت بڑا رخنہ بن کر سامنے آتی ہے جس کی وجہ سے یہاں کی آبادی گنجان سے گنجان تر ہوتی جاتی ہے۔ آبادی میں ٹھہراؤ ہو تو یہ مسئلہ حل بھی ہو سکتی ہے۔ لیکن بیرونی شہروں اور قصبوں سے

نقش کوکن

روزانہ سینکڑوں افراد کی آمد کے سبب عروس البلاد کی آبادی ۶۶ء۲ فیصد سالانہ کی رفتار سے بڑھتی جا رہی ہے یعنی ہر سال تقریباً چار لاکھ نئے افراد کو وسئی، ویرار، تھانے اور کلیان کی جانب مکان کی تلاش میں نکلنا پڑتا ہے۔ نئی بمبئی نے اس مسئلے کو کسی حد تک حل بھی کیا ہے لیکن عمارتوں سے اونچی فلیٹوں کی قیمت مسئلے کو جہاں تھا وہیں لا کر دوبارہ پٹخ دیتی ہے۔ مکانوں کے علاوہ بڑھتی ہوئی آبادی ٹریفک کے نظام پر بھی اثر انداز ہوتی ہے۔ گذشتہ چار سال میں روزانہ سفر کرتے والے مسافروں کی تعداد میں پانچ گنا زیادہ اضافہ ہوا ہے لیکن ٹرین کی آمد و رفت میں صرف ڈھائی گنا اس عدم توازن کے نتیجے میں بھیڑ بڑھی ہے لیکن اس سخت جان شہر کی خصوصیت یہی ہے کہ وہ ہر نئے شہری کے لئے دامن کشادہ رکھتا ہے۔

سینٹرل ریلوے کی ٹرینیں جنوبی بمبئی کے وکٹوریہ ٹرمنس (وی ٹی) سے کلیان (۵۴ کلومیٹر) اور کسارا (۱۲۱ کلومیٹر) جیسے دور دراز کے اسٹیشنوں تک روزانہ ۱۱۱۷ چکر لگاتی ہیں۔ نو ڈبوں والی ۸۶ ٹرینیں جن میں سے عموماً دس مرمت کے لئے کار شیڈ میں پڑی ہوتی ہیں ۲۶ لاکھ مسافروں کو ایک مقام سے دوسرے مقام تک پہنچاتی ہیں۔ مغربی ریلوے کی گاڑیاں چرچ گیٹ سے بوریولی اور ویرار (۶۰ کلومیٹر) کے درمیان دن بھر میں ۹۲۶ چکر لگاتی ہیں جس کے سبب روزانہ ۲۵ لاکھ مسافر اپنی منزلوں تک پہنچ پاتے ہیں۔ زیادہ تر ٹرینیں ۶۵ تا ۸۰ کلومیٹر فی گھنٹہ کی رفتار سے دوڑتی ہیں اور جب کسی اسٹیشن پر ٹھہر کر دم لیتی ہے۔ آدھے ہی منٹ کے بعد وہاں سے دوبارہ نکل پڑتی ہیں۔ مضافاتی ریلوں کا یہ نظام

جہاں بمبئی کا سب سے بڑا اور طاقتور ذریعہ آمد و رفت ہے، وہیں وقت بچانے کی خاطر پٹریاں عبور کرنیوالے مسافر یا اطراف کی جھونپڑپٹیوں کے لوگ حادثوں کو دعوت دیتے ہوئے نظر آتے ہیں گذشتہ چار سال میں ۲۶۰ افراد جو پٹریوں پر تھے دوڑتی ہوئی ٹرین کی زد میں آکر اپنی جان عزیز گنوا بیٹھے جبکہ تقریباً اتنے ہی مغربی ریلوے کی ٹرینوں کی زد میں آکر زخمی ہوئے۔ سینٹرل ریلوے پر ۱۹۹۳ء میں ہر ماہ کم از کم ۸ افراد ہلاک اور ۳۰ افراد زخمی ہوئے اس کے باوجود نہ تو پٹریاں کراس کرنیوالے باز آتے ہیں اور نہ ریلوے لائنوں کے اطراف پائی جانے والی بستیاں ہی ہٹائی جاتی ہیں۔ ان بستیوں میں رہنے والے لوگوں کے الگ مسائل ہیں۔ اگر یہ لوگ چیختی چنگھاڑتی ریلوں سے کہیں دور جاکر آباد ہونا چاہیں تو سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ جائیں گے کہاں؟ بمبئی کے لوگ تکلیفیں اٹھاتے اٹھاتے غالب کے اس شعر کی طرح عادی ہوجاتے ہیں کہ

رنج کا خوگر ہوا انساں تو مٹ جاتا ہے رنج
مشکلیں اتنی پڑیں مجھ پر کہ آساں ہوگئیں

جی ہاں! یہی بمبئی ہے جہاں زندگی، زندہ رہنے کی کئی گنا زیادہ قیمت وصول کرتی ہے۔ دور افتادہ مقامات سے جنوبی بمبئی کے دفاتر میں ملازمت کرنے کے لئے آنے والے ہزاروں لاکھوں افراد سفر کے دوران انسانی زندگی کی بے وقعتی اور ارزانی کا کوئی نہ کوئی منظر روز ہی دیکھتے ہیں۔ چنانچہ یہاں رہتے رہتے آدمی بے حس اور سخت جان ہوجاتا ہے۔ پٹریوں پر پڑی ہوئی لاش دیکھ کر گردن پھیر لیتا ہے کہ کہیں یہ منظر بعد میں اسے پریشان نہ کرے۔ بمبئی کے باسیوں کو اپنی آمد و رفت کے دوران طاقت اور صبر دونوں ہی باتوں کا مظاہرہ کرنا پڑتا ہے۔ ٹرین میں داخل ہوجانا اور پھر منزل پر اتر جانا کوئی آسان کام نہیں بلکہ جان پر کھیلنے کے مترادف ہوتا ہے۔ یہ ایک میکانیکی عمل ہوتا ہے اس دوران اگر کسی مسافر کا توازن بگڑا تو سمجھ لیجئے بے رحم بھیڑ اسے کچلنے میں ایک لمحے کی تاخیر نہیں کرے گی۔ ٹرین میں داخل ہوکر بھیڑ میں دب جانا گویا گوشۂ عافیت میں پہنچ جانا ہوتا ہے۔ لوگ ٹرین کا حصہ بن کر سکون محسوس کرتے ہیں خواہ اندر کتنی ہی بھیڑ ہو۔ اپنا توازن برقرار رکھنا سب سے بڑا ہنر ہے۔ ذرا سی غلطی بڑے نقصان کا سبب بن سکتی ہے لیکن اندر کی بھیڑ میں آدمی گرتا نہیں ہے کیونکہ گرنے کی جگہ ہی نہیں ہوتی۔ ایسے موقعے پر کاندھے سے کاندھا چھلنا یا تل دھرنے کی جگہ نہ ہونا جیسے محاورے اپنے لغوی معنی میں استعمال کئے جا سکتے ہیں۔ رہی ٹرین سے اترنے کی بات تو بھیڑ کے اوقات میں کوئی مسافر ٹرین سے اترتا نہیں اتار دیا جاتا ہے اور اگر کسی نے درمیان میں کھڑے رہ کر طاقت دکھلانے کی کوشش کی تو اس بے چارے کو اپنی ناتجربہ کاری کی بھاری قیمت ادا کرنی پڑتی ہے۔ بمبئی جب ٹرینوں اور بسوں میں آدمی کو پوری طرح نچوڑ لیتا ہے تو دفتروں میں نئے دن کا کام شروع ہوتا ہے لیکن بھیڑ کے عادی یہ مشینی لوگ اپنے کام کی شروعات اتنی ہی دلچسپی سے کرتے ہیں جتنا کوئی تازہ دم آدمی ہی کر سکتا ہے۔

بیرونِ بمبئی کے وہ قاری جو بمبئی کے حالات سے عملاً واقف نہیں شاید بمبئی کے باسیوں کو قابلِ رحم قرار دیں لیکن وہ ٹرین جس میں تل دھرنے کی جگہ نہیں ہوتی گوشۂ عافیت بھی ہے، بھیڑ میں دبے اور دھکے

نقش کوکنی

کھانیوالے مسافر بڑے اطمینان سے فٹ بورڈ پر کھڑے تاش کھیلتے ہیں۔ اخبار یا رسالہ بھی پڑھتے ہیں اور کسی مسئلہ پر سنجیدہ یا غیر سنجیدہ گفتگو بھی کر لیتے ہیں۔ بعض مسافروں کو بھجن میں سکون ملتا ہے۔ ان کا گروپ گھنٹے ڈیڑھ گھنٹے کا سفر بھجن یا فلمی گیت گاتے ہوئے طے کرتا ہے۔ واپسی کے سفر میں بھی یہی صورت حال ہوتی ہے اس وقت شام کے اخبارات بھی مارکیٹ میں آجاتے ہیں۔ بمبئی سے نکلنے والے شام کے تقریباً ۱۲ اخبارات میں سے کوئی نہ کوئی اخبار بیشتر مسافروں کے ہاتھ میں نظر آتا ہے۔ ان اخبارات میں معمے اور اس طرح کی دوسری دلچسپیاں ہوتی ہیں جو سفر کا بہترین ساتھی ثابت ہوتی ہیں۔ ٹرینوں کے پر ہجوم ڈبوں ہی میں تجارتی معاہدے بھی ہوتے ہیں اور آئندہ زندگی میں کار آمد اور سود مند ثابت ہونے والی دوستی کا ہاتھ بھی بڑھتا ہے اس شہر میں ٹرین ٹرین نہیں، زندگی کا اہم حصہ ہے۔

اس میں کوئی شک نہیں کہ ٹرین کا کرایہ عام آدمی کی قوتِ خریچ پر بار ہے لیکن یہ حقیقت بھی ماننی پڑتی ہے کہ سیزن ٹکٹ کی سہولت اہم رول ادا کرتی ہے۔ ویرار سے چرچ گیٹ کے ۶۰ کلو میٹر سفر کے لئے خریدے جانے والے سہ ماہی 'پاس' کی قیمت کا تجزیہ کیا جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ ریلوے اتنے طویل سفر کے لئے فی کلو میٹر صرف دو روپیہ ۶۰ پیسے وصول کر رہی ہے۔ بس ٹیکسی یا آٹو کے مقابلے میں یہ کرایہ بہت کم ہے۔ ریلوے کا سفر ان معنوں میں بھی اپنی اہمیت منواتا ہے کہ یہاں بسوں اور ٹیکسیوں کی طرح ٹریفک راستے میں حائل نہیں ہوتا ورنہ عروس البلاد کا تو یہ حال ہے کہ یہاں دو چار چھ نہیں۔ ہر سال تقریباً ۲۰۰ جلوس نکالے جاتے ہیں۔ بارش میں سڑکوں کی حالت ناگفتہ بہ ہو جاتی ہے اور ایئر کنڈیشنڈ گاڑیوں میں سفر کرنے والے بھی جھلا جاتے ہیں۔ کیونکہ ٹریفک ۴۰ تا ۶۰ کلو میٹر فی گھنٹہ کی رفتار سے دوڑنے والی گاڑیوں کو رینگنے پر مجبور کر دیتا ہے۔

ریلویز کے برخلاف موٹر گاڑیوں کا سفر نہ صرف وقت طلب ہوتا ہے بلکہ ان موٹر گاڑیوں کی وجہ سے شہر کی آلودگی میں بھی اضافہ ہوتا ہے۔ ماہرین ماحولیات کا کہنا ہے کہ دو، تین اور چار پہیوں والی گاڑیوں کے سبب ہر سال ۱،۸۸،۰۰۰ ٹن کاربن مونو آکسائیڈ اور ۲،۷۰،۰۰۰ ٹن نائٹروجن آکسائیڈ بمبئی کی فضا میں شامل ہو کر اسے آلودہ کرتا رہتا ہے۔ بمبئی کا ایک 'وصف' یہ بھی ہے کہ یہ دنیا کے چند سب سے زیادہ پرشور شہروں میں سے ایک ہے۔ یہاں کے ٹریفک جنکشنوں پر آواز کی لہریں ۷۷ تا ۸۸ ڈیسیبل تک پہنچ جاتی ہیں۔ ٹریفک جنکشنوں سے قطع نظر دیگر مقامات پر بھی شور کم نہیں ہے۔ یہ الگ بات ہے کہ ان مقامات پر آواز کی شدت کو دن میں ۶۶ تا ۷۶ ڈیسیبل اور رات میں ۵۲ تا ۶۶ ڈیسیبل ناپا گیا ہے۔

ایسی صورتِ حال میں ضروری ہو جاتا ہے کہ بمبئی کا ٹریفک کسی طور پر ہلکا کیا جائے۔ ظاہر ہے کہ بڑھتی ہوئی آبادی اور شہر کے مسلسل پھیلاؤ کے سبب ٹرینوں، بسوں اور پرائیویٹ کاروں کی تعداد تو گھٹائی نہیں جاسکتی لیکن یہ ضرور کہا جاسکتا ہے کہ ٹریفک کا رُخ موڑ دیا جائے۔ اس سلسلے میں چند تجاویز پر غور کیا جارہا ہے۔ ایک تجویز یہ ہے کہ شہر کے ایک کنارے سے مسافروں کو دوسرے کنارے تک پہنچانے کے لئے سمندری راستے کا استعمال کیا جائے۔ کچھ عرصہ قبل گیٹ وے آف انڈیا سے

واشی اور نریمان پوائنٹ سے ورسوا تک کشتیاں ـــــ (HOVERCRAFT CARRIERS) ـــــ چلانے کا فیصلہ کیا گیا تھا جو عمل میں آگیا ہے۔

"سڈکو" نے جو کہ ریاستی حکومت کا ادارہ ہے، نئی بمبئی میں ایسی الیکٹرک ٹرالی بسیں چلانے کا منصوبہ بنایا ہے جو ماحولیاتی آلودگی کا سبب نہیں بنیں گی۔ اس سلسلے میں سڈکو کے مینیجنگ ڈائریکٹر آر سی سنہا نے بتایا تھا کہ بھارت ہیوی الیکٹریکلس لمیٹیڈ (بھیل) ایسی ۶۰ بسیں تیار کرے گا جن میں بیرونی ملکوں سے درآمد شدہ الیکٹرک موٹر انجن نصب ہوں گے۔ یہ منصوبہ جس پر ۱۰۰ کروڑ روپئے خرچ کئے جائیں گے ۱۹۹۶ء میں مکمل ہوگا۔

اس کے علاوہ بھی بمبئی کے ٹریفک کو قابو میں لانے کے لئے دیگر متعدد منصوبے ریاستی حکومت کے زیرِ غور ہیں۔ اگر ان منصوبوں کو حتمی شکل دے کر فوری طور پر عمل میں لایا جائے تو بمبئی کے شہریوں کو کسی حد تک راحت مل سکے گی ـــــ قارئین کو یاد ہوگا کہ گذشتہ سال مہاراشٹر اسمبلی کے سرمائی اجلاس میں شہری ترقیات کے وزیر ارون گجراتی نے اعلان کیا تھا کہ تین ہزار کروڑ کا بامبے اربن ٹرانسپورٹ پروجیکٹ (دوسرا مرحلہ) کے راستے کی دشواریاں ختم ہو چکی ہیں اس پروجیکٹ میں ریلوے کی مضافاتی سروس کو بہتر بنانا، نئے ہائی وے اور زیرِ زمین برج بنانا نیز تنگ راستوں کو کشادہ کرنا شامل تھا۔ اگر یہ پروجیکٹ بھی عمل میں آجاتا ہے تو بمبئی کی بھیڑ کم ہوسکتی ہے ـــــ ورنہ اس شہر میں خطروں سے کھیلنے والے شہریوں کو روز و شب بسر کرنا ویسے بھی آتا ہے۔۔۔

(شکریہ روزنامہ "انقلاب" سنڈے میگزین)

یہ کہاں آگئے ہم

واقعہ دراصل یہ ہے کہ ہم نے تہذیبی و اخلاقی قدروں اور سماجی اصولوں کو اپنی سہولت کے نئے سانچوں میں ڈھالنا شروع کر دیا ہے جس کے نتیجہ میں ایک نئی لغت ہمارے سامنے آئی ہے جس میں بے شرمی اور بے حیائی کے معنی بے باکی درج ہیں۔ برہنگی اور عریانی کے معنی آرٹ ہوتے ہیں اور جس میں ماڈلنگ ایک معزز پیشہ ہے۔

ٹی وی کلچر، ویڈیو کلچر، کنڈوم کلچر اور نیشنل کلچر یہ سب مل کر ہندوستانی کلچر کے سنہرے محل کو ریزہ ریزہ کرنے پر تلے ہوئے ہیں اور کہیں تشویش تک محسوس نہیں کی جا رہی ہے

اقبال نے اس کی پیش گوئی بہت پہلے کر دی تھی کہ

تمہاری تہذیب اپنے خنجر سے آپ ہی خودکشی کریگی
جو شاخِ نازک پہ آشیانہ بنے گا ناپائیدار ہوگا۔

کیا ہم شاخِ نازک پہ آشیانہ نہیں بنا رہے ہیں؟

شاہد لطیف ـــــ (شکریہ روزنامہ "انقلاب")

اقبال کا نظریۂ خودی

از: انیس لوکھنڈے

لفظ "خودی" خود سے مشتق ہے۔ یہ لفظ فارسی زبان کا ہے۔ انگریزی میں اسے ' EGO ' سے تعبیر کیا جاسکتا ہے اور اُردو میں اسے 'مَیں' سے تعبیر کیا جاسکتا ہے۔ 'مَیں یعنی 'خودی' کی وضاحت ایک مثال سے کی جاسکتی ہے۔

مثلاً کوئی آدمی یہ کہے کہ میں گاڑی چلا سکتا ہوں، تو حقیقتاً "میں" سے اس کا مطلب اس کی اپنی ذات ہے، یعنی ایک طرح سے اسے اپنی اندرونی صلاحیتوں پر اعتماد ہے کہ وہ گاڑی بخوبی چلا سکتا ہے اور یہ خود اعتمادی اسے اپنی انفرادیت کا احساس دلاتی ہے اور وہ شخص اس طرح سے اس بات کو جانتا ہے کہ گاڑی چلانا اس کی شخصیت کیلئے موزوں و مناسب ہے اس لئے اس شخص کے اندر احساسِ کمتری کا مادّہ مغلوب ہوجاتا ہے اور احساسِ برتری کا مادّہ جنم لیتا ہے۔ 'خودی' درحقیقت انسانی کردار کا ایک مثبت پہلو ہے، اس کے سمجھنے میں سخت احتیاط برتنی چاہیئے اور یہ بات اچھی طرح ذہن نشین کرلینی چاہیئے کہ 'خودی' کا رشتہ غرور و تکبّر سے ہرگز منضبط نہیں۔ "خودی" تلوار کی دھار سے بھی زیادہ تیز اور بال سے بھی باریک چیز ہے۔ پروفیسر یوسف سلیم چشتی 'خودی' کے اصطلاحی معنی سے متعلق لکھتے ہیں کہ

" اقبال کے کلام میں خودی سے خود بینی یا غرور مُراد نہیں ہے، بلکہ اس کا مصداق وہ شے ہے جس سے قیامت کے دن باز پُرس ہوگی۔ یا وہ شے مُراد ہے جس کا تزکیہ کرلیا جائے تو انسان فلاح پاجائے گا، چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: "قَدْ اَفْلَحَ مَنْ زَكّٰهَا" "تحقیق مراد کو پہنچا جس نے اس کو سنوار لیا" یعنی جس نے اپنی خودی کا تزکیہ کرلیا وہ کامیاب ہوگیا۔"

(شرحِ ضربِ کلیم، مؤلفہ سلیم چشتی صفحہ ۲۹)

ڈاکٹر اقبال کے نزدیک خودی وہ جوہر ہے جس کی وجہ سے انسان اعلیٰ ترین مخلوق قرار پاسکا۔ خودی میں بلا کی طاقتیں پنہاں ہیں۔ انسان اگر صحیح طور پر اپنی صلاحیتوں کو بروئے کار لائے تو محال سے محال کام بھی وہ سرانجام دے سکتا ہے۔ اقبال اس چیز کے قائل تھے کہ جب تک انسان خودی کو سمجھ نہیں پاتا تب تک اس کا اللہ تعالیٰ سے تعلق پیدا ہونا محال ہے۔

ڈاکٹر اقبال اس حقیقت کے سچّے دل سے قائل تھے کہ اگر انسان مکمّل طور پر متبعِ شریعت ہو تو اسے دنیا اور آخرت کی ہر راحت میسّر ہوسکتی ہے اور اتباعِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے 'خودی' کی مخفی قوتیں اُبھر آئیں گی۔

اقبال کے نظریۂ خودی میں یہ بات

سب سے مقدم ہے کہ انسان کا ایمان کلمۂ توحید پر
مستحکم ہو، وہ اپنے طرزِ عمل سے اس بات کو ظاہر
کرے کہ جو کچھ ہوتا ہے وہ صرف اور صرف اللہ تعالیٰ
کی ذات ہی سے ہوتا ہے۔ انسان کے بس میں کچھ
نہیں ہے کہ وہ کچھ کر سکے۔ انسان اپنے طرزِ عمل سے
اس بات کو ظاہر کرے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا وہ کسی
سے ڈرتا نہیں ہے، وہ اسی کو معبودِ برحق مانتا ہے۔
درحقیقت اس کا مرنا جینا صرف اللہ تعالیٰ کے لئے ہو۔
یہ تمام چیزیں اتباعِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے حاصل
ہوتی ہیں۔ چنانچہ پروفیسر سلیم چشتی لکھتے ہیں کہ

"اقبال کا یہ فلسفہ قرآن کریم کی اس
آیت شریفہ سے ماخوذ ہے' قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ
اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ' (سورہ آل عمران)
یعنی اے رسولؐ! آپ مسلمانوں سے فرما دیجئے کہ اگر تم اللہ
سے محبت کرنا چاہتے ہو تو اس کی صورت یہ ہے کہ میری
اتباع کرو۔ اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ اللہ خود تم سے محبت
کرنے لگے گا اس آیت کو سمجھنے کے لئے ذیل کی آیت کو
پیشِ نظر رکھنا چاہیئے۔ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَشَدُّ
حُبًّا لِّلّٰهِ (سورہ بقرہ) جو لوگ ایماندار (مومن)
ہیں ان کی پہچان یہ ہے کہ وہ لوگ اللہ تعالیٰ سے سب
سے زیادہ محبت کرتے ہیں۔ یعنی ایمان کی بنیاد،
محبتِ الٰہی ہے اور اللہ سے محبت کرنے کی صورت یہ
ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع کی جائے۔
اور اتباعِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم بغیر محبتِ رسولؐ نہیں
ہو سکتی اس لئے دراصل ایمان کی بنیاد محبتِ رسولؐ
ہے۔"

(شرح ضربِ کلیم مولفہ یوسف سلیم چشتی ص ۱۳۱)

ڈاکٹر اقبال مسلمانوں کو قوی دیکھنا چاہتے
تھے، وہ کسی قیمت پر مسلمانوں کو ضعیف و ناتواں نہیں دیکھ
سکتے تھے۔ اقبال کے نزدیک مسلمان قوم قوی اسی
وقت ہو گی جب اس میں خودی کا عنصر غالب ہوگا۔
اقبال مسلمانوں کو ایک پرندہ "شاہین" سے خطاب
کرتے ہیں اس پرندے کی رفتار بہت سریع ہوتی
ہے، اس کی نگاہ اور پرواز اعلیٰ و بلند ہوتی ہے۔ وہ
دانے پانی کے لئے اونچائی سے سطحِ زمین کی طرف نہیں
آتا۔ ڈاکٹر اقبال نے ان تمام چیزوں کو اپنے اس
شعر میں بڑی خوبصورتی سے بیان کیا ہے ؎

اے طائرِ لاہوتی اس رزق سے موت اچھی
جس رزق سے آتی ہو پرواز میں کوتاہی

ہر چیز کا "نیوکلیس" ہوتا ہے اردو میں
ہم اسے 'مرکزی حصہ' سے تعبیر کر سکتے ہیں۔ اقبال
کے کلام کا 'نیوکلیس' خودی ہے۔ اقبال اپنے کلام میں
مسلمانوں کو خودی کی تعلیم جگہ جگہ دیتے نظر آتے ہیں،
ان کے کلام کا محور خودی ہے۔ اقبال درحقیقت انسان کے
عجز، اس کی کمزوری، بزدلی کو رفع دفع کرنا چاہتے ہیں
اور خودی کے ذریعے اسے اس کے مقام سے آشنا کرنا
چاہتے ہیں، اور جس انسان میں جب خودی جاگ
اٹھتی ہے تو وہ اسے "مردِ مومن" سے تعبیر کرتے ہیں۔
مردِ مومن کی خوبی کو اقبال نے اپنے اس شعر میں بڑی
خوبی سے بیان کیا ہے ؎

کوئی اندازہ کر سکتا ہے اس کے زورِ بازو کا
نگاہِ مردِ مومن سے بدل جاتی ہیں تقدیریں

نقش کوکن

کوکنی شاعری

کاں نکو

شرف کمالی

پوزاں گاوان چی اُنار نکو
اپلیا گانوان مارا مار نکو

ربّنا! دے عبادتی چو بدل
اَملا جنّت تجھی اُدھار نکو

تمی اپلا بھلا کرا سشری مان
کاں! غریباں چوپن وچار نکو

آزادی چی بہار سگلیان چی
کروں اَملا ذلیل وخوار نکو

بتاں راضی انی خدا ناراض!
بادا، گھاٹیا چو کاروبار نکو

تمی ہو شانت مارا ماری کرا
تُملا اسلام چو خمار نکو

بھائی! تبلیغ پن ضروری ہے
کاں ٹووا چو ہے شنار نکو

سگلیا گاوان عُرس ہوتا باشت
اپلیا گاوان پن اک مزار نکو

ربّنا! دے حلال چی روزی
دون نمبر چا کاروبار نکو

لاڑکو ہوتو نا شرف صاحب!
کاں اتاں تُملا خیر نار نکو

از: جاوید درویش

کوکنی قطعات

بنون نیک کونا چا بھلا زھیلا
لاگلی واٹ گھراچا کھلا زھیلا
ازون تری سمزا اپلی شرافت سوڑا
تی بگا آفتی چیا ڈبکا چا تلا زھیلا

ایمان اِکون ملتے نا، وراثت ملوا
شکشن نوکو پورانا شیاست شکوا
شکشن شکون تی ناحق شریف ہوتیل
سوڑا اُناڑ تیانا، ریاست بنوا

کم ظرف چو لحاظ کرنا چوکی چی بات
بھانڈ بات پھوٹکیا پانی بھرنا چوکی چی بات
مُرکھالا گرشتی دیال افسوس کرت رھیال
تلوار واندرا زول دنیا چوکی چی بات

گاوانچی ایولکی انی چاہت کھیاں گیلی
آپس چو اتفاق انی راحت کھیاں میلی
مناج موٹو بولا ہی عام وبا ہے!!
غیرت اَمی اَپلی غارت کھیاں کیلی

آج ہم دنیا کا جائزہ لیں تو یہ بات کھل کر سامنے آئے گی کہ مسلمانوں کو پسپا کیا جا رہا ہے مسلمان ہر جگہ اور ہر طرح سے برباد ہو رہا ہے۔ اسلامی تہذیب اور مسلمانوں کو تباہ کرنے میں یہود و نصاریٰ و کفار متحد ہو جاتے ہیں۔ مسلمانوں کی خامیوں کا مطالعہ کر کے، ان کمزوریوں کا فائدہ اٹھا کر انہیں برباد کیا جا رہا ہے ہم اپنی خامیوں پر غور نہیں کرتے، اپنی بربادی کے لئے دوسروں کو مجرم گردانتے ہیں اس طرح نہ ہم تباہی سے بچ پاتے ہیں اور نہ ہی ترقی کر سکتے ہیں۔ ہمیں اگر تباہی سے بچنا اور ترقی کی طرف گامزن ہونا ہے تو مجموعی طور پر اُمّت کو اور انفرادی حیثیت سے ہر ایک مسلم کو خود اپنا جائزہ لینا ضروری ہے۔ ہماری تباہی کے اسباب ہمیں تلاش کرنا چاہئے اور ان پر قابو پانا چاہئے۔ ناکامی کے اسباب ہمیشہ آدمی کے اپنے اندر ہوتے ہیں مگر اکثر وہ ان کو دوسروں میں تلاش کرتا ہے کیونکہ یہ آسان ہے اور انسانی فطرت آسانی چاہتی ہے اس طرح وہ ناکامی کے اسباب جان ہی نہیں پاتا۔ کامیابی کے لئے یہ ضروری ہے کہ ناکامی کے راز کو جان لیا جائے۔

ہم اگر اپنے حالات کا غور سے مطالعہ کریں تو یہ بات واضح ہو جائے گی کہ ہماری اکثریت
نقش کو کرنے۔ اسلام کے اصولوں کو بھلا چکی ہے۔ ہمیں چاہئے تھا کہ دین کے اصولوں کو مضبوطی سے تھامتے لیکن افسوس اب حسد، دنیاداری، نفاق اور خودغرضی ہماری زندگی کا حصہ بن گئے ہیں۔ یہ ہمارے نزدیک عیب نہیں رہے۔ دوسری قوموں نے ہمارے اصولوں پر عمل پیرا ہو کر ہم پر برتری حاصل کی ہے اور کارزارِ حیات میں کامیابی سے سرفراز ہو رہی ہیں جب کہ ہم میں یہ احساس ہی نہیں رہا کہ ہم دینی اصولوں کو چھوڑ چکے ہیں۔

زندگی میں کچھ واقعات بظاہر تو معمولی لگتے ہیں لیکن گہرے تاثرات چھوڑ جاتے ہیں اسی طرح ایک واقعہ میرے ساتھ بھی پیش آیا حج کے بعد حجاج بڑی تیزی سے اپنے اپنے وطن واپس ہو رہے تھے۔ حج کی پروازیں عام طور پر چارٹرڈ فلائٹس ہوتی ہیں لیکن کبھی کبھی کسی وجہ سے حاجیوں کو ریگولر پروازوں میں روانہ کیا جاتا ہے اسی طرح کی ایک پرواز میں میرے رشتہ دار حاجیوں کو جانا تھا میں انہیں چھوڑنے ایئرپورٹ گیا تھا کھچا کھچ بھرا تھا۔ کاؤنٹر پر لمبی قطاریں لگی تھیں۔ جن حاجیوں کے رشتہ دار یہاں جدّہ میں موجود ہوں تو ان کا سامان کچھ زیادہ ہی ہوتا ہے ورنہ عام ہندوستانی حاجی کھجور، زمزم، برتن اور کچھ کپڑوں سے آگے نہیں بڑھ پاتا۔ اوّل ان کی حیثیت غیرضروری چیزیں خریدنے کی نہیں ہوتی دوسرے وزن کے لئے پیسے نہیں ہوتے۔ زندگی بھر پیسہ پیسہ جمع کر کے بڑھاپے میں اس قابل ہوتے ہیں کہ حج کر سکیں ویسے بھی ہمارے یہاں بڑھاپے میں حج کا رواج ہو گیا ہے۔ لہٰذا قطار میں اکثریت ایسے ہی ضعیف حاجیوں کی تھی۔ ہم اپنے حاجیوں کا سامان لے کر قطار میں لگ گئے۔

ہمارے خاجی صاحب نے آگے
کھڑے حاجی صاحب کا ہم سے تعارف کروایا۔ وہ ایک اسکول میں پرنسپل رہ چکے تھے وہ ایم ایس سی تھے، چالیس سال تک تدریس سے منسلک رہے۔ زندگی بھر محنت کرکے پیسہ پیسہ جمع کیا اب اس قابل ہوئے تھے کہ حج کر سکیں۔ چہرے اور لباس سے سادگی ٹپک رہی تھی عمر ۶۵ سال ہوگی۔ ہمارے رشتہ دار اور پرنسپل صاحب مکّہ مکرّمہ میں ایک ہی عمارت میں تھے۔ ہمارے رشتہ کے حاجی پرنسپل صاحب کا بہت ہی احترام کرتے تھے۔ پرنسپل صاحب کے سامان میں ایک بستر، تھیلے میں کھانا پکانے کے برتن اور کھجور کا ایک بڑا کنستر تھا۔ حج کے زمانے میں سامان اٹھانے والی ٹرالیوں کی کمی ہو جاتی ہے اس وجہ سامان ہاتھ سے اٹھا کر آگے کرنا پڑتا ہے۔ قطار میں پرنسپل صاحب سے آگے ایک بڑا گروپ تھا (چار جوان جو جدّہ ہی میں مقیم تھے ان کو چھوڑنے آئے تھے) ان کے پاس سامان بھی زیادہ تھا۔ پوری قطار میں یہ گروپ سرگرم بھی تھا۔ وہ لوگ سامان چھڑوانے کے لئے واسطہ بھی لائے تھے۔ پرنسپل صاحب نے پہلے ان کا سامان واسطے کی وجہ بغیر کسی تکلیف کے نکل گیا جس پر وہ خوش تھے۔ سامان جانے کے بعد جدّہ میں مقیم جوان کاؤنٹر پر بیٹھے شخص سے باتوں میں مشغول ہو گئے۔
پرنسپل صاحب کا سامان جب وزن کے لئے ڈالا گیا تو ٹین کے کنستر کی وجہ خود ساختہ (Atomatic) قفل لگ گیا۔ ایسے سامان کو تفتیش کے لئے ایک الگ کمرے میں لے جانا ہوتا ہے جہاں پولس سامان کی تفتیش کرتی ہے۔ کھجور کا کنستر پرنسپل صاحب کے لئے اٹھانا ذرا مشکل ہی تھا۔ ٹرالی نہ ہونے کی وجہ سے نقش کوکن

پریشانی تھی۔ پرنسپل صاحب گھبرا گئے کہ نہ جانے یہ تفتیش کیوں پیش آئی۔ کاؤنٹر پر کھڑے باتوں میں مشغول جوانوں میں سے ایک جو پرنسپل صاحب کی پریشانی دیکھ رہا تھا سمجھا کہ انہیں تفتیش والا کمرہ معلوم نہیں ہے اس لئے ہاتھ کے اشارے سے ایرپورٹ کے شمالی کونے والا کمرہ کا رُخ بتلا دیا۔ پرنسپل صاحب کے کھجور کا کنستر واپس کرنے کے بعد کاؤنٹر پر بیٹھے شخص نے ہمارے حاجی صاحب کا سامان رکھنے کہا اس لئے ہم مشغول ہو گئے۔ ہم نے پرنسپل صاحب سے کہا کہ سامان سے نپٹتے ہی ہم آپ کا سامان تفتیش والے کمرے میں لے چلتے ہیں۔ ایک ایک کرکے ہم اپنا سامان وزن کے لئے ڈال رہے تھے۔ کاؤنٹر پر بیٹھے صاحب چونکہ چار جوانوں سے باتوں میں مشغول بھی تھے اس وجہ سے سامان تلوانے اور بورڈنگ پاس دینے میں خاصی دیر لگا دی۔ جب ہم سامان لادنے سے فارغ ہوئے تو کیا دیکھتے ہیں کہ ایک شخص جو قطار میں ہمارے پیچھے کھڑا تھا۔ پرنسپل صاحب کا سامان کندھے پر اٹھائے تفتیش کے کمرے سے واپس آرہا ہے۔ اسی نے وہ سامان بیلٹ پر ڈال دیا اور پرنسپل صاحب و ان کی اہلیہ کا بورڈنگ پاس بھی لے آیا۔ میں اور پرنسپل صاحب اس شخص سے بیحد متاثر ہوئے۔ پرنسپل صاحب کے ساتھ میں نے بھی اس کا شکریہ ادا کیا اور اس کے جذبات کی قدر کی جس پر وہ فوراً بول پڑا کہ جب آپ سے پرنسپل صاحب کا تعارف ہو رہا تھا میں سن رہا تھا، پھر استاد کی قدر کیوں نہ کرتا کیا یہ ممکن ہے کہ بزرگ استاد سامان اٹھائے اور ہم سا جوان دیکھتا رہے یہ تو بد تہذیبی اور بد اخلاقی ہے یہ تو میری خوش قسمتی ہے کہ مجھے ان کی خدمت کا موقع ملا۔ باتوں باتوں میں ہم نے اس کا نام پوچھا اور ان کا تعلق کہاں

سے یہ بھی پوچھ لیا۔ انہوں نے جواب دیا میرا تعلق مہاراشٹر کے شہر ناسک سے ہے اور میرا نام اویناش کانکر ہے۔

یہ نام سن کر ہم پر بجلی سی گر پڑی اور ہمیں مولانا محمد حنیف ندوی صاحب کی تحریر یاد آگئی۔ لکھتے ہیں کہ " اجتماعی زندگی میں یہ عجیب و غریب نکتہ یاد رکھنے کا ہے کہ نقشِ زندگی پر جتنی تہذیبیں اُبھریں اور جتنی قومیں کارزارِ حیات میں کامیاب ہوئیں اور پروان چڑھیں وہ سب وہی تھیں جنہوں نے اپنے تصوّرات کو زندہ رکھنے کے لئے بے پناہ ایثار سے کام لیا اور اس سلسلے میں حیرت کی بات یہ ہے کہ یہاں سچ اور جھوٹ، حق و باطل کا قطعی امتیاز نہیں۔ ایثار و قربانی میں کچھ ایسا ہمہ گیر سحر ہے کہ دروغ بھی اس سے فروغ پا جاتا ہے۔ پھر جو تہذیبیں مٹ گئیں اور جن جن قوموں نے موت و ہلاکت کے دروازوں پر دستک دی وہ سب وہی تھیں جن میں ایثار کی صلاحیتیں ختم ہوگئیں اور ذاتی و انفرادی آرزوؤں نے ان پر بُری طرح قبضہ کر لیا۔" ●●

غزلیں

وفا راجپوا ڑی

جو ہمارا حق ہے وہ دیتے نہیں الفت میں کیوں
کھوٹ لائی ہے بتاؤ تم نے یہ نیت میں کیوں

حادثہ میری طرح تم پر بھی گذرا ہے کوئی
آجکل میں دیکھتا ہوں تم کو یہ حیرت میں کیوں

وہ جو اپنے خون کے رشتوں سے لذت یاب ہیں
مضطرب حوریں ہوں ان کے واسطے جنت میں کیوں

مانگتی ہے اب ہمیں گندی سیاست سے پناہ
اس قدر وحشی بنا ہے آدمی بھارت میں کیوں

وہ اک انساں سرکو دے جائے گا رسوائی کا غم
تم نے دے رکھے ہیں اپنے کان یہ غیبت میں کیوں

سوجھتی ہے اے وفا ان کو شرارت اس لئے
جن کے وہ دشمن بنے ہیں ان کی ہم چاہت میں کیوں

وکیل احمد صابری سہسرامی

مانوس فطرتاً ہیں غم زندگی سے ہم !
پھر کیوں نہ تیرے ناز اٹھائیں خوشی سے ہم !!

جب سے یقیں ہوا ہے وہ کارساز ہیں !
اب اپنا حال کہتے نہیں ہر کسی سے ہم !!

یہ اور بات ہے کہ مجھے کچھ گلہ بھی ہے !
منکر نہیں مگر تیری دریا دلی سے ہم !!

خاموش زندگی بھی دلیلِ بہار ہے !
یہ درس لے رہے ہیں چمن میں کلی سے ہم !!

دلسوز و دلخراش ہے یہ جادۂ حیات !
لیکن گزر رہے ہیں بڑی سادگی سے ہم !!

یہ فکر، یہ خیال، وکیل آپ کا نہ ہو !
کچھ شعر سن رہے تھے ابھی صابری سے ہم !!

بشیر حسین کھوت

تہذیب کے پردے میں آنچل کو بچا رکھنا
اس دور کے اے بچو! تم پاس پتہ رکھنا

خوشیوں کی یہ سوغاتیں مخصوص نہیں ہوتیں
آتی ہے نسیم اپنا دروازہ کھلا رکھنا

ہو نام تیرا روشن اس ظلم کی بستی میں
اے دورِ مسیحا کچھ ایسی بھی دوا رکھنا

کیسا ہے بشیر دیکھو انصاف حکومت کا
مظلوم کی بستی میں قاتل کو کھلا رکھنا۔

شیخ زبیر احمد ندیم

اپنی پلکوں پہ چراغوں کو جلانے والے
ہیں اندھیروں میں یہی راہ دکھلانے والے

ذہن ہیں جن کے ہیں فرسودہ خیالات بھرے
وہ نفاست کی نہیں چھاؤں میں آنے والے

اچھے اعمال کے دفتر ہیں بغل میں جن کے
دیکھتے ہیں انہیں حسرت سے زمانے والے

کاغذی ڈھیر میں چپ چاپ پڑے ہیں جھک کر
قوتِ فکر کو شدت سے اٹھانے والے

اب بھی دنیا میں ملیں گے کئی ایسے حق گو
عیب خود کے بھی جسارت سے بتانے والے

ناروا فعل پہ کیا ناز کیا کرتے ہیں
اچھے اخلاق کا معیار گرانے والے

اپنی آنکھوں سے تو ہم نے یہی دیکھا ہے ندیم
ڈر کے روپوش ہیں دنیا کو ڈرانے والے

انسان کی زندگی میں ہر
طرح کے دور آتے ہیں۔ خوشی
کے بھی، رنج کے بھی۔ خوشی کے
موقع پر تقریبات ہوتی ہیں۔
شادی بیاہ، عقیقہ، ختنہ،
بسم اللہ، ختم قرآن، امتحان
میں کامیابی، بیرون ملک
روانگی، وطن میں آمد،
حج و زیارت ... ان سب سے
یادیں جُڑی ہوتی ہیں۔
اور ہر یاد کے ساتھ کسی
مٹھائی کی یاد وابستہ ہوتی
ہے رنج کے موقع پر سوگ
ہوتا ہے، وفات، چہلم، فاتحہ،
قرآن خوانی ... ان سب سے
یادیں جُڑی ہوتی ہیں اور
ہر یاد کے ساتھ کسی مٹھائی
کی یاد وابستہ ہوتی ہے۔
ایک موسم آتا ہے، دوسرا
جاتا ہے: باراں، گرما، خزاں،
سرما، بہار۔ ان سب سے یادیں
جُڑی ہوتی ہیں اور یاد کے
ساتھ کسی مٹھائی کی یاد وابستہ
ہوتی ہے۔ تہواروں کا دور
مدام چلتا ہے، عید، بقرعید
محرم، شب برات، میلاد النبی،
ماہِ رمضان ... ان سب سے
یادیں جُڑی ہوتی ہیں اور
ہر یاد کے ساتھ کسی مٹھائی
کی یاد وابستہ ہوتی ہے۔
بھائی کی شادی میں تو
تمام طرح کی مٹھائیاں تھیں۔
دوست کے ہنی مون پر
افلاطون۔ قرآن خوانی میں
نان خطائی۔ باراں میں برفی،
سرما میں گاجر کا حلوہ۔
رمضان میں مالپوہ۔ عید
میں شیر خُرما۔

اور ہر مٹھائی سے لُطف اندوز
ہونے کے بعد سوال پُوچھا
جاتا ہے کہ "بھئی مٹھائی
کہاں سے خریدی؟" تو

سلیمان مٹھائی والے کا نام
بے ساختہ زبان پر آجاتا ہے۔
یعنی ہر مٹھائی کے ساتھ سلیمان
مٹھائی والے کی یاد جُڑی ہوتی
ہے اسی لئے جب کبھی مٹھائی
کا ذکر چھڑتا ہے، سلیمان
مٹھائی والے کی بات ہوتی ہے
سلیمان مٹھائی والے ہمہ اقسام،
ہمہ اصناف، ہمہ رنگ، ہمہ
اشکال، ہمہ اجناس اور ہمہ
مواقع مٹھائیاں بناتے ہیں۔

آیئے، اپنی یادوں کی یاد میں
کوئی مٹھائی نوشِ جان
فرمایئے۔

جب کبھی
مٹھائی کا ذکر چھڑتا ہے
سلیمان مٹھائی والے کی بات ہوتی ہے

سُلیمان مٹھائی والے

شاہوں کے شایانِ شان مٹھائیاں بنانے والے

مینارہ مسجد

۳۱ ایف/جی محمد علی روڈ، ممبئی ۴۰۰۰۰۳

فون: ۸۵۵۵۸۵۸۱/۸۵۵۳۲۳۳

از: — پربھاکر کابیکر، ڈسٹرکٹ انفارمیشن رتناگری

سرزمینِ کوکن پر واقع "گینتی پرلے" سیاحوں کی توجہ کا مرکز۔ چار گھاس پھوس بانس کے استعمال سے رامائن، مہابھارت میں ذکر کئے گئے جھونپڑیوں کے طرز پر جھونپڑیاں قائم کی گئی ہیں جنہیں "کوکنی ہاؤس" کا نام دیا گیا ہے دراصل اِن جھونپڑیوں کا مقصد بیرونی ممالک سیاحوں کا ہندوستانی تہذیب کے ساتھ رشتہ جوڑنا ہے ..

شہروں کی بھیڑ سے بھری دنیا سے دور پُرسکون مقام پر جانے کی تمنا کس دل میں نہیں ہوتی پھر قدرتی مناظر سے آراستہ پُرسکون ماحول میسر آجائے تو بس دل چاہتا ہے کہ ایسی جگہ جاکر چند ایّام گذارے جائیں۔ جُدا ماحول، جُدا گانہ تہذیب، تبادلۂ خیالات، تہذیب و تمدن کی معلومات ایک دوسرے کے قریب آنے کے مواقع فراہم ہوتے ہیں۔ پنڈت جواہر لال نہرو کے درج ذیل الفاظ آج بھی صدائے بازگشت کی طرح کانوں سے ٹکراتے ہیں "سیاحت دراصل قومی یکجہتی اور بیرونی ممالک سے دوستانہ تعلقات قائم کرنے کے لئے ایک بہترین ذریعہ ہوتی ہے۔"

قدرتی مناظر کے دلدادہ سیّاح

ملکی و غیر ملکی سیّاحوں کی دلچسپی اب فائیو اسٹار ہوٹلوں میں نہیں بلکہ کھلے ساحلِ سمندر کے کنارے آزادانہ ماحول میں رہنے کی ہے۔ سیاحتی بورڈ نے اس بات کو محسوس کیا اور سیاحوں کیلئے جھونپڑیاں بنانے کا فیصلہ کیا۔ اس طرح سیّاحوں کا کوکنی تہذیب سے رشتہ بھی جوڑا گیا۔

کوکنی ہاؤس کا قیام

کوکن میں آنیوالے سیّاح اس نئے ماحول میں آکر کوکنی تہذیب سے جُڑ جاتے ہیں جب اس بات کا احساس "مہاراشٹر پریٹن وکاس مہامنڈل" کو ہوا تو انہوں نے جیکڈھ سے قریب "گینتی پرلے" مقام پر شری اے ایس راٹھور کے زیرِ اہتمام سرو کے بن میں گھاس پھوس، بانس، ناریل کے پتوں کی مدد سے جھونپڑیاں قائم کیں جنہیں "کوکنی ہاؤس" نام دیا گیا۔

کوکنی ہاؤس کی خصوصیت

کوکن کے دیہاتوں سے ملنے والے گھاس پھوس، بانس اور ناریل کے پتوں سے تعمیر یہ کوکنی ہاؤس ۸ سے ۱۰ ہزار کی معمولی لاگت سے تعمیر کی گئیں ہیں۔ جس کی لمبائی ۱۵ فٹ اور چوڑائی ۱۲ فٹ رکھی گئی ہے۔ زمین گوبر سے پوتی ہوئی سمنٹ کانکریٹ کا مطلق استعمال نہیں کیا گیا ہے ایک لکڑی کا دروازہ، لکڑی کی کھڑکیاں جھونپڑی میں دو قندیلیں جو بجلی سے جلائے جاتے ہیں جن کی روشنی عام قندیلوں کی طرح مدھم ہوتی ہے

دولبتر، پنکھے، ... واٹر کولر، واش بیسن، رنگین پردوں سے سجی دیواریں ڈھلان والی چھت ہی کوکنی ہاؤس کہلاتا ہے۔

بیرونی سیّاحوں کی توجہ کا مرکز: ساحلِ سمندر پر سرد کے بن میں واقع "کوکنی ہاؤس" سیّاحوں کی توجہ اپنی طرف مرکوز کرتے ہیں۔ مغربی سمت میں واقع سمندر میں اٹھنے والی موجیں سیّاحوں کو لبھاتی ہیں۔ یہ نظارہ وہ کھڑکیوں سے دیکھ کر لطف اندوز ہوتے ہیں۔ طلوعِ آفتاب و غروبِ آفتاب کے مناظر دل موہ لیتے ہیں۔

سمندر میں دور چلنے والی کشتیاں شفق کی لالی میں بڑی ہی پرکشش لگتی ہیں ان جھونپڑیوں کی کل لاگت ۸ ہزار (فی جھونپڑہ) دو مہینے میں ہی حاصل ہو چکی ہے۔ "یہ کوکنی ہاؤس" بیرونی سیّاحوں کو اس قدر پسند آئے کہ اس جھونپڑی میں ایک دن رہائش کے لئے وہاں ایک جوڑے کو دو ہفتوں تک انتظار کرنا پڑا۔

فروری مہینے میں ہوئے کلچرل پروگرام میں ملک بھر سے آئے ہوئے ادیب ڈاکٹر یو۔ ایم۔ پٹھان گلوکار ادیب، فلسفی اداکار اور سیّاحوں نے 'کوکنی ہاؤس' (جو کہ برسات طوفان کا مقابلہ کرسکتے ہیں) کی بہت ہی تعریف کی۔

ان کوکنی ہاؤس کو مزید بہتر بنائے جانے کے متعلق انہوں نے بورڈ کو مشورے دیئے۔ یہ کوکنی ہاؤس واقعی تہذیبی ورثہ کا شاہکار ہیں۔ ***

منی نظمیں

از: نوگل بھارتی۔ وڑولی، (رائے گڑھ)

• لہو

فاتح قوم کی رگوں میں
زندگی کا گرم لہو دوڑتا ہے
اور
مفتوح قوم کی رگوں میں
سرد خون
منجمد سا ہو کر رہ جاتا ہے۔

• عزم

فرڈی نینڈ نے
مسلمانوں سے خراج مانگا تو
مسلمانوں نے جواب دیا تھا کہ
ہمارے سردار دار الغرب میں
صرف تلواریں بنتی ہیں
اور یہ جواب اس عزم کا اظہار تھا
کہ ہماری تلواریں
ہماری آزادی کی محافظ ہیں۔

• قوتِ نمو

جس شجر میں
قوتِ نمو باقی نہ ہو
اس پر بیلیں
تصرف جمالیتی ہیں۔

• لہو

لہو بہنے سے کم نہیں ہوتا
مگر لہو کی حرارت جب ختم ہو جاتی ہے
تو پھر وہ قوم
ذلت کی زیست قبول کر لیتی ہے۔

تبصرہ

کتاب کا نام: **"ہم ایک رہیں گے"**

مصنفہ: مسرت بانو شیخ

پتہ: ہِل ویو۔ بی ونگ فلیٹ نمبر ۳۰۴ نیا نگر، میرا روڈ، ضلع تھانہ ۴۰۱۱۰۷

پبلشر: نونہال پبلی کیشنز، بمبئی / طباعت: دار السلفیہ بمبئی۔

قیمت: بیس روپے۔ تقسیم کار: مکتبہ جامعہ لمیٹڈ، بمبئی۔

تبصرہ نگار: ـــ شرف کمالی ـــ

مسرت بانو شیخ

حضرت جگر مرحوم کا شعر تکلم کے مقام کی وضاحت کرتا ہے:

تجاہل، تغافل، تبسم، تکلم
یہاں تک تو پہنچے وہ مجبور ہو کر

تکلم (مکالمہ) کی انسانی زندگی میں بڑی اہمیت ہے۔ زندگی کے ڈرامے میں بھی اس کا درجہ کلیدی ہے۔ مکالمہ سن کر خوش ہوتا ہے تو ہنستا ہے، قہقہے لگاتا ہے۔ انہیں مکالمات سے جب اسے رنج پہنچتا ہے تو اس کا دل دکھتا ہے اور لمبا اوقات رو دیتا ہے اسی مکالمہ کی بدولت انسان دنیا میں ناپا تولا جاتا ہے۔

تا مرد سخن نہ گفتہ باشد
عیب و ہنرش نہفتہ باشد

ہمیں یہ اعتراف کرنا لازمی ہے کہ اردو میں ڈرامائی ادب دوسری زبانوں کے مقابلے میں نہ ہونے کے برابر ہے۔ مراٹھی ہی کو لیجئے ایک سے بڑھ کر ایک ڈرامے آپ کو ملیں گے: بمبئی میں شیواجی مندر دادر جیسے کئی تھیٹرز ہیں، جہاں مراٹھی ڈرامے اسٹیج ہوتے ہیں۔ پی۔ کے۔ اترے۔ پی، ایل دیس پانڈے۔ وسنت سبنیس۔ وسنت کانیٹکر۔ بال کولھاٹکر۔ مچھندر ناتھ کامبلی اور کئی دیگر مشہور ڈرامہ نویس ہیں۔ نقش کوکن، ڈاکٹر شری رام لاگو، پربھاکر پنشیکر وغیرہ جیسے نامور اداکاران ڈراموں میں کام کرتے ہیں ان سب کی سرپرستی حکومت بھی کرتی ہے۔ مراٹھی والے ان سارے فنکاروں کی بڑی قدر کرتے ہیں اور ڈرامہ کئی خاندانوں کیلئے روزی روٹی مہیا کرتا ہے۔ ہمارے یہاں البتہ مشاعروں کا رواج ہے۔ جہاں غریب شاعر کے دل کی آہ سن کر ہم اسے صرف واہ واہ!! کی دولت سے نوازتے ہیں۔ ڈرامہ کی طرف اردو میں یقیناً کم توجہ دی گئی گو کہ زورِ بیاں کی جس طاقت نے اردو غزل کو جو آبرو بخشی ہے اردو ڈرامے بھی اس سے کہیں زیادہ فروغ پا سکتے مگر ایسا نہیں ہوا کیونکہ اردو داں طبقہ فلمی چکا چوند میں محو ہو کر رہ گیا۔ ہندی سرٹیفکیٹ لینے والی بیشتر فلموں کے مکالمہ نویس ہمارے اپنے ہیں مشہور فلمی اداکار و مکالمہ نویس قادر خان ڈراموں سے فلموں کی طرف آئے۔ ڈاکٹر عبد العلیم نامی اور پروفیسر فصیح احمد صدیقی جیسے بزرگوں نے ڈراموں کے تعلق سے جو خدمات انجام دی ہیں وہ "کچھ نہیں تو کم سے کم خوابِ سحر دیکھا تو ہے" کے مصداق ہیں۔

رشیدہ قاضی اور نور جہاں ثروت دونوں کا تعلق علاقہ کوکن سے ہے۔ ڈاکٹر میمونہ دلوی بھی کوکنی ہیں ان کی تصنیفات کی بدولت اردو دنیا میں ان کا اپنا مقام ہے ان کے علاوہ اور بھی خواتین ہیں جن کی صلاحیتوں پر ہمیں بجا ناز

اب ان ناموں میں ایک اور نئے نام کا اضافہ ہوا ہے۔
"ہم ایک رہیں گے" (بچّوں کے ڈراموں کی کتاب)
کی مصنفہ مسرت بانو شیخ کے نام کا، جو ڈرامائی ادب
میں علاقۂ کوکن کی پہلی خاتون ہیں بلکہ بچّوں کے ادب کے
تعلق سے بھی ان کی اہمیت ہے۔ مسّرت بانو کا قیام
میرا روڈ میں ہے۔ سسرال کی طرف سے گجرات والے
ان کو گجرات کی ڈرامہ نویس کہیں گے ان کے شوہر نامدار
جناب ابراہیم شیخ بڑے عہدے پر فائز ہیں جن کا تعلق
سنجان گجرات سے ہے۔ میں موصوف کی اجازت سے
یہ کہنا زیادہ پسند کروں گا کہ مسّرت کوکنی ہے اس لئے کر وہ
کوکن کی بیٹی ہے وہ میونسپل کارپوریشن بمبئی عظمیٰ میں پیشۂ
درس و تدریس سے وابستہ ہیں جہاں وہ ایک نامور و کامیاب
معلّمہ ہیں۔ ان کا تعلق بہر ولی ضلع رتناگری کے چوگلے خاندان
سے ہے جو اپنی ذہانت کی وجہ مشہور ہے۔ میرے اپنے پیشۂ
معلّمی کے دوران بہر ولی چوگلے خاندان کے جتنے شاگردوں سے
سابقہ پڑا ذہانت میں سب ایک ہی تسبیح کے دانے ہیں۔ یہ
ذہانت آپ کو مسّرت کی کتاب میں جگہ جگہ نظر آئے گی "مشتے
از خروارے" ایک نمونہ ملاحظہ فرمایئے:

ڈرامہ "کوشش" ص ۶۸

چپراسی : بائی آپ کے بچّے کچرا اٹھانے کے بدلے باجو کی کلاس
میں کاغذ پھینک رہے ہیں۔ ہیڈ بائی آپ کو نیچے بلایا ہے۔
(ٹیچر کمپاؤنڈ میں پہنچتی ہے)
ٹیچر : (غصّہ سے) میں نے کتنا سمجھا کر تمہیں بھیجا تھا لیکن لاتوں
کے بھوت باتوں سے نہیں مانتے تم نے آخر ایکبار پھر مجھے دوسروں
کے سامنے شرمندہ کیا۔ لیکن میں تمہیں مار کر اب اپنے ہاتھوں کو
تکلیف دینا نہیں چاہتی اس سے بہتر ہے یہ کام میں خود کرلوں۔
بس ہوگئی تمہاری صفائی اب تم سب چلے جاؤ میں خود کرلوں گی
نقش کوکن سے

کیوں اس میں کیا خرابی ہے۔ ہم اپنے گھروں میں جھاڑو نہیں
دیتے۔ اپنے گھر آنگن کو صاف نہیں کرتے۔ ہمارے پیغمبرؐ
نے صفائی کو نصف ایمان کہا ہے۔ اس میں شرم کی کیا بات
ہے! گاندھی جی گندے تھے؟ جو اپنے گھر کا بیت الخلا خود
صاف کرتے تھے۔ دیہاتوں محلّوں اور گاؤں گاؤں گھوم کر
گٹر بھی صاف کرتے تھے دنیا انہیں مہاتما کہتی ہے!
"ہم ایک رہیں گے" میں پانچ بچّوں کے ڈرامے
ہیں اور بچّوں کے ادب کی یہ کتاب مایۂ ناز تصنیف ہے۔
مسّرت بانو شیخ کے مضامین افسانے ڈرامے مختلف رسائل و
جرائد میں شائع ہوتے رہتے ہیں وہ کبھی کبھی نقش کوکن کو بھی
نوازتی ہیں! کتابت طباعت معیاری ہے مسّرت بانو کیلئے
دُعا ہے کہ
اللہ کرے زورِ قلم اور زیادہ

ش . ک .

اکھل بھارتیہ مراٹھی ساہتیہ سمیلن کے نئے
صدر
نارائن سُروے

از۔ علی آئی قاضی۔ نئی بمبئی

جنوری سنہ ۹۵ء میں پربھنی میں منعقد ہونے والے ۶۸ ویں اکھیل بھارتیہ مراٹھی ساہتیہ سمیلن کے صدر کی حیثیت سے مراٹھی کے جانے مانے شاعر جناب نارائن سُروے کا انتخاب عمل میں آیا ہے

شری نارائن سُروے نے اپنی زندگی کا ابتدائی حصہ غربت اور فٹ پاتھ پر گذارا اخبارات بیچے اور چپراسی کا کام بھی کیا ہے۔ ساتویں جماعت تک تعلیم حاصل کرنے کے بعد پرائمری اسکولوں میں مدرس کی خدمات بھی انجام دی ہیں۔ مگر ان کی شاعری اور نظموں نے آج مراٹھی ادب میں جو مقام حاصل کیا ہے اس کی بدولت ایک اہم سمیلن کے صدر چنے گئے۔ اور اسی لئے سُروے صاحب اس کامیابی کو اپنی ذاتی کامیابی نہیں بلکہ مراٹھی ادب اور شاعری کی کامیابی تبلاتے ہیں۔

صدر منتخب ہونے پر دیگر مبارکباد دینے والوں کی طرح میں بھی بمبئی میں آپ کی اندھیری کی رہائش گاہ پر حاضر ہوا۔ مبارکباد دینے کے لئے بار بار فون کی گھنٹی بجتی تھی اور پھولوں کے گلدستے پیش کرنے والوں کی قطار لگی ہوئی تھی جسے سُروے صاحب بڑے پُرتپاک انداز میں قبول کر رہے تھے اور لوگوں سے گفت وشنید میں مگن دکھائی دے رہے تھے۔ بات چیت کے دوران کبھی اپنی ماضی کی یادوں میں کھو جاتے یا کبھی حال سے گزر کر مستقبل کے منصوبے بناتے تھے۔

سُروے صاحب مارکس وادی کمیونسٹ پارٹی کی سرگرمیوں سے کئی سالوں سے جڑے ہوئے ہیں شاعری کے ساتھ ساتھ آپ کا مزدور تحریک اور مزدوروں کی زندگی سے گہرا تعلق رہا ہے اکھیل بھارتیہ مراٹھی ساہتیہ سمیلن کے صدر کے ناطے مزدور بھائیوں کو کیا پیغام دینا چاہیں گے۔ میں نے جب یہ پوچھا تو آپ نے جواب دیا کہ مزدور بھی ہماری سماجی زندگی کا ایک حصہ ہیں۔ یہ خیال رکھتے ہوئے مزدوروں کی طرف دیکھنا چاہئے اور مزدوروں کو بھی چاہئے کہ سماج کے مختلف پہلوؤں اور نظریے کو دھیان رکھتے ہوئے اپنی زندگی بسر کریں آج ادب اور سماج کی طرف کشادہ نظرے دیکھنے کی ضرورت ہے۔

اب آیئے اتنا بڑا مقام حاصل کرنے والی اس شخصیت کے مراٹھی ادب کے تعلق سے خدمات کا جائزہ لیں۔

مزدور تحریک سے جڑے رہنے کی وجہ سے بار بار لیڈروں کے ساتھ رہے اور انہیں سنا اور پھر انہیں خیالات کو اور اپنے تجربات کو اپنی شاعری کے ذریعے لوگوں تک پہنچایا۔ ۱۹۶۲ء سے ۱۹۷۵ء تک ان کی نظموں کے تین مجموعے شائع ہوئے۔

ان تین مجموعوں کے علاوہ آپ کی دیگر تصانیف بھی مشہور ہیں۔ سروے صاحب کو اردو زبان سے بھی لگاؤ رہا ہے اور آپ نے دو اردو کتابوں کا مراٹھی میں ترجمہ کیا ہے۔

آپ کے آئندہ شائع ہونے والے نظموں کے مجموعہ کا نام ہے۔ نیا مانواچے آگمن (نئے انسان کی آمد)

ان تمام کتابوں کو ہندوستان کی قدیم اور مشہور مراٹھی اور انگریزی زبان کی اشاعتی کمپنی پوپلر پرکاشن، بمبئی نے شائع کیا ہے۔ میں اس کو اپنی خوش قسمتی سمجھتا ہوں کہ اس اشاعتی کمپنی کے پچھلے دس سالوں کی روزمرّہ سرگرمیوں کا میں ایک حصہ رہا ہوں اور اسی تعلق کی بنا پر نارائن سُروے صاحب سے بآسانی ملاقات کر سکا اور قارئین کے لئے یہ معلومات مہیا کر سکا۔ مراٹھی زبان کے اس بڑے شاعر کو آج تک ملے ہوئے انعامات اور اعزازات پر ایک نظر ڈالیں۔

سروے صاحب کی شاعری اور شخصیت کو سراہتے ہوئے کئی انجمنوں اور اداروں نے آپ کو انعامات اور اعزازات سے نوازا ہے۔

اگر ان تمام کو یہاں کو قلم بند کرنے کی کوشش کروں تو ایک لمبی فہرست بن جائے گی اس لئے صرف مخصوص انعامات اور اعزازات کا ذکر کر رہا ہوں۔

آپ کی نظموں کے دو مجموعے کو حکومت مہاراشٹر کی طرف سے انعام ملا ہے اس کے علاوہ سویت لینڈ پرسکار سے نوازا گیا ہے ما جھے وِدیا پیٹھ یہ مجموعہ مہاراشٹر کے مختلف یونیورسٹیوں میں مراٹھی زبان کے بی اے کورس کے لئے نصابی طور پر استعمال کیا جا رہا ہے۔ سُروے صاحب کو مراٹھواڑہ ساہتیہ پریشد کے کُسماگرج انعام سے نوازا گیا ہے۔

حکومت مہاراشٹر کی ساہتیہ سنسکرتی منڈلے کی پہلی فیلوشپ حاصل کر چکے ہیں۔ حکومت ہند کے جانب سے اچھی کتاب کی تصنیف کا اعزاز آپ کے حصے میں آچکا ہے۔

"سور سنگار کلا اکیڈمی کا اعزاز"

۱۹۹۲ء میں ایشونت راؤ چوہان ساہتیہ سنسکرتی پرسکار اور دہلی کی آرگنائزیشن آف انڈر اسٹانڈنگ اینڈ فرنیٹرنیٹی، کی جانب سے قومی یکجہتی اور بھائی چارگی کا انعام آپ حاصل کر چکے ہیں۔

دوسرے دلت اور ادیواسی ملے جلے ساہتیہ سمیلن کے صدر چنے گئے تھے۔ پہلے سماگار ساہتیہ سمیلن کی صدارت بھی کر چکے ہیں۔ اس کے علاوہ یہ سادہ انسان اپنی محنت اور صلاحیت کی بنیاد پر ایک اعلیٰ درجہ کے مراٹھی زبان کے شاعر ہونے کی حیثیت سے اپنے لئے اور مراٹھی ادب کے لئے کئی اعزازات اور انعامات حاصل کر چکے ہیں۔

میں اپنی جانب سے ادارہ نقش کوکن اور قارئین کی جانب سے سُروے صاحب کی خدمت میں مبارکباد پیش کرتا ہوں اور امید کرتا ہوں کہ آپ کی صدارت میں مراٹھی سمیلن کامیاب ہو اور نئے راہوں پر گامزن ہو۔

خیال خیمہ میں طرحی مشاعرہ

بزم اردو قطر کے زیر اہتمام گذشتہ دنوں خیال خیمہ میں طرحی مشاعرہ کا انعقاد ہوا جس کی صدارت قطر کے شاعر قاضی فراز احمد نے کی۔ مہمان خصوصی حلقۂ ادب اسلامی کے خازن حیدر علی تھے۔ خوشنود بخاری نے نظامت کے فرائض انجام دئے۔ مصرع طرح تھا" وہ زندہ رہ کے مقام حیات پا نہ سکے۔
مشاعرہ میں قاضی فراز احمد، ڈاکٹر خلیل الرحمٰن راز۔ عزیز رشیدی ممتاز راشد، رشید نیاز، جلیل نظامی۔ سعید شرعی، شاد اکولوی، ابوالحسن قابل، حیدر اعظمی۔ امجد علی سرور، ظفر اعظمی۔ ابوالکریم عرفان، شمیم حیدر، قائم علی غوری۔ ارشاد احمد بیدار۔ منور حسین انور۔ اور خوشنود بخاری نے اپنا کلام سنایا۔ مشاعرہ کے اختتام پر میزبان قائم علی غوری کی جانب سے ضیافت کا اہتمام کیا گیا تھا۔

قاف احمد۔ دوحہ

ابراہیم دلوی کا انتخاب

پچھلے مہینہ چپلون میں نارتہ رتناگری انڈسٹریز ایسوسی ایشن کی سالانہ عام میٹنگ ہوٹل شالیمار میں منعقد ہوئی سب سے پہلے مرحوم صنعت کار ایم ڈی نایک کی خدمت کی سراہنا کرتے ہوئے ان کی جدائی پر تعزیت کا اظہار کیا گیا بعد مراٹھا چیمبر آف کامرس کے سکریٹری اور ایم آئی ڈی سی کے ڈائرکٹر ابراہیم دلوائی نے کہا کہ چھوٹے چھوٹے صنعت کاروں، کارخانہ داروں اور بیوپاریوں کی رہنمائی کر کے ایسوسی ایشن نے اپنا فرض انجام دیا ہے۔
صدر جلسہ پرکاش سیٹھ سیپرے نے گذشتہ تین سالہ کارکردگی پر تبصرہ کرتے ہوئے ادارہ کی کامیابی کو آپسی تعاون کا نتیجہ قرار دیا بعد تین سال کے لئے درج ذیل عہدیداروں کا انتخاب اتفاق رائے سے عمل میں آیا۔

صدر۔ پرکاش سیپرے
جنرل سکریٹری۔ مراٹھا چیمبر آف کامرس کے سکریٹری اور ایم آئی ڈی سی کے ڈائرکٹر جناب ابراہیم دلوائی۔
نائب صدر۔ ششی کانت کدم
کے کے پردھان
سکریٹری۔ انیل دیسائی

اپنی تقریر میں صدر جلسہ نے کہا کہ ضلع رتناگری کے صنعت کاروں کی رہنمائی کے لئے انڈسٹریل سیمینار منعقد کیا جائے گا جس میں نامور کارخانہ دار اپنے تجربات کے ذریعہ رہنمائی کریں گے۔ سریش ساٹھے کے شکریہ کے بعد جلسہ اختتام پذیر ہوا۔

ماہی گیروں کے لئے ٹیکنیکل ٹریننگ کا انتظام

رتناگری میں ریاستی حکومت کے محکمہ فشریز کی نگرانی میں جنوری ۹۵ سے ٹیکنیکل ٹریننگ کورس کا اجراء عمل میں آرہا ہے۔ اس کورس میں صرف ان مچھلی ماروں کو داخلہ دیا جائے گا جو ماہی گیری کے پیشے سے وابستہ

ہیں۔ کورس کی مدت چھ ماہ ہوگی اس کورس میں ماہی گیری کی موٹر لانچ چلانے۔ اس کی درستگی ڈیزل انجن کی معلومات اور دیگر ضروری تکنیکی معلومات فراہم کی جائے گی۔

عمر ۱۸ تا ۲۵ سال تک کے باہمت تیراک، بحری سفر سے دلچسپی رکھنے والے نوجوانوں کو ترجیح دی جائے گی۔ تعلیم کی کوئی قید نہیں ہے۔ البتہ امیدوار کو مراٹھی پڑھنا لکھنا آنا ضروری ہے کل ۲۲ سیٹیں ہیں۔ ان میں دو سیٹیں پسماندہ جاتیوں کے لئے محفوظ ہیں۔

پرائمری کے طلبہ نے میدان مار لیا

اس سال نقش کوکن ٹیلنٹ فورم نے کوکن میں اردو پرائمری اسکول کے طلبہ (جماعت پنجم تا ہفتم) کو جنرل مقابلوں میں شریک کیا تھا جن کے ضلعی سطح کے مقابلے ناگوٹھنہ میں برائے رائے گڈھ، چپلون میں برائے رتناگری اور تھانہ (راجوڑی) میں برائے تھانہ منعقد ہوئے۔ خوشی اس بات کی ہے کہ تینوں اضلاع سے اپنے مراکز پر بچے شریک مقابلہ ہوئے اور جنرل نالج مقابلوں میں توقع سے بہت زیادہ کامیابی حاصل کی۔ ان کامیاب طلبہ کے درمیان ایکبار نقش کوکن

پھر فائنل مقابلہ بتاریخ ۱۵ر جنوری ۹۵ء صبح دس بجے داؤد فاضل بھائی ہال کھڑک ممبئی ۹ پر منعقد ہوگا۔ علم دوست حضرات سے شرکت کی التماس ہے۔

سرسید پر نئی دہلی میں سیمینار

نئی دہلی میں انجمن ترقی اردو (ہند) کے زیر اہتمام سرسید کی شخصیت اور فن پر اپریل ۹۵ء کو چار روزہ سیمینار منعقد ہوگا۔

سیمینار میں سرسید کی شخصیت اور ان کے کارناموں پر مقالے پڑھے جائیں گے۔ دنیا کے تقریباً ۲۵ ملکوں کے مورخین۔ ماہرین تعلیم، ماہرین علم سماجیات، ماہرین سیاست، ادیبوں محققوں، نقادوں اور پروفیسروں کو مدعو کیا گیا ہے۔

ڈاکٹر پداریا غیر ملکی دورہ پر

ڈاکٹر شعیب ایف پداریا جو جسلوک اسپتال کے شعبہ امراض قلب میں صلاح کار کی حیثیت سے کام کر رہے ہیں۔ کینین میڈیکل ایسوسی ایشن کی حیثیت کی دعوت پر کینیا اور تنزانیہ کے دورہ پر روانہ ہوئے وہ وہاں سے امراض قلب کے علاج کی جدید ترین تکنیک اور دیگر متعلقہ موضوعات پر لکچر دیے گئے۔

مصطفیٰ پونجیکر کی تقرری۔

انجمن توسیع تعلیم نسواں کے ٹرسٹی اور روٹری کلب آف نیرل کے صدر مصطفیٰ پونجیکر کو حکومت نے کھادی ولیج انڈسٹریز بورڈ رائے گڈھ کے ممبر کی حیثیت سے نامزد کیا ہے۔ مصطفیٰ پونجیکر تھانے ضلع دیہی مسلم فلاحی تنظیم کے بھی عہدیدار ہیں۔

روم میں فردوسی کا مجسمہ

شاعر بے بدل حکیم ابوالقاسم فردوسی جس کا شاہنامہ عالمی ادب کا بیش قیمت ورثہ ہے۔ یوروپ میں بھی اپنے راج رکھتا ہے۔ اٹلی کی راجدھانی روم کے میدان فردوسی پارک ویلا بورگزہ میں نصب اس کا قدیم مجسمہ دوبارہ مرمت کے بعد آراستہ و پیراستہ کر کے نصب کر دیا گیا ہے رسم پردہ کشائی میں اٹلی میں ایران کے سفیر سید مجید ہدایت زادہ علی جعفتی معاون وزیر ارشاد اور روم کے میئر کے ثقافتی معاون انجمن مستشرقین اٹلی کے نمائندے ایرانیان مقیم اٹلی اور فارسی شعر و ادب کے مستند لوگ شامل تھے۔

۱۹۵۸ء میں اس مجسمہ کو
تہران کے میئر نے روم کے میئر کو ہدیتاً
بھیجا تھا۔ اور اسے شہر کے ایک بڑے
پارک میں نصب کیا گیا تھا۔ ویلا بورگزہ"
پارک شہر کے بڑے پارکوں میں سے
ایک ہے جو شہر کے دو حصوں کو ملاتا
ہے جس حصہ میں فردوسی کا مجسمہ ہے
اس کا نام تبدیل کر کے میدانِ
فردوسی رکھا گیا ہے۔

حکومتِ ہند کی طرف سے ایک لاکھ روپئے کی مالی امداد

عوام بالخصوص اقلیت کے
تمام اداروں سے میری گذارش ہے
کہ وزیر اعظم روزگار یوجنا کے تحت
تعلیم یافتہ بے روزگار لوگوں کے لئے
نیز میٹرک پاس یا فیل ایسے نوجوانوں
کے لئے حکومت ہند کے طرف سے
دھندا اور تجارت کرنے کے لئے
ایک لاکھ روپئے تک کی مالی امداد
مل رہی ہے۔ میں ان تمام نوجوانوں
سے مؤدبانہ گذارش کروں گا کہ
اس نادر موقعہ کا فائدہ اٹھائیں اور
اپنے آپ کو خود کفیل بنائیں۔ یہ اسکیم
ہندوستان کے ہر کونے میں جاری
ہے۔ قرضہ لینے کے لئے ضابطہ اور قوانین
نقش کوکن

(۱) عمر کی حد ۱۸ سے ۳۵ سال
(۲) تعلیمی قابلیت ایس ایس سی
پاس یا فیل۔ (۳) راشن کارڈ
میں نام کا اندراج (۴) بیس روپیہ
کے اسٹیمپ پیپر پہ خود کار
(۵) والدین کی تنخواہ: سالانہ ۲۴ ہزار
روپئے والد نہ ہوں تو (
(۶) اگر آٹو رکشا
لینا ہو تو لائسنس ضروری ہے (۷)
اگر آپ کا لون ایک لاکھ پاس ہوا تو
آپ کو صرف پانچ ہزار روپئے بھرنا ہونگے
(۸) قرض پر ۱۵ فیصدی سبسڈی
ملے گی اور آپ ہی کے نام سے لون
ملنے کی تاریخ سے
میں رہے گی۔

جو حضرات اس اسکیم کے
تحت قرض لینے کے خواہش مند ہوں
وہ اس پتہ سے بلا قیمت فارم حاصل کریں۔

چیریٹی کمشنر آفس
گراونڈ فلور
ڈاکٹر ان بسنت روڈ
ورلی ناکہ۔ بمبئی ۱۸...۴

اپیل کنندہ
جناب صالح جنرل سکریٹری عمر کھاڑی
ویلفیر ایسوسی ایشن۔
فون نمبر: ۳۷۴۰۵۴۵
جناب مبین عبداللطیف حاجی د سکریٹری
اسلامک ٹرسٹ اندھیری۔
فون نمبر ۶۲۲۵۶۸۶
رات ۹ سے ۱۰ تک

تلوجہ میں نیا جیل خانہ

بمبئی کے آرتھر روڈ جیل اور
تھانہ کے سینٹرل جیل میں قیدکی
اتنی بھیڑ ہونے لگی ہے کہ حکومت
کو نیا جیل خانہ تعمیر کرنے کی ضرورت
بڑی شدت سے محسوس ہو رہی
ہے لہٰذا تلوجہ ضلع رائے گڈھ میں
۱۶۵ ایکڑ زمین لے کر عنقریب ہی
وہاں طرز جدید کا جیل خانہ باندھنے
کا پروگرام طے ہوا ہے اس کی تعمیر پر
۱۵ کروڑ روپے خرچ ہوں گے۔

"اردو افسانہ بمبئی میں ۱۹۷۰ء کے بعد" کا اجراء

مہاراشٹر اسٹیٹ اردو اکادیمی
کی جانب سے کتاب نما کے خصوصی
شمارے "اردو افسانہ بمبئی میں
۱۹۷۰ء کے بعد (مرتبہ ایم ایس
شوقی) کی رسم اجراء مورخہ ۳ دسمبر
۹۴ء کی شام پانچ بجے اکبر پیر بھائی
ہال انجمن اسلام (وی ٹی) بمبئی
میں منعقد ہوا۔ جس کا اجراء مشہور۔۔

افسانہ نگار سریندر پرکاش کے ہاتھوں ہوا۔ مہمان خصوصی جناب شاہد علی خان تھے۔

اقوام متحدہ کا نیا رکن

بحرالکاہل علاقے کا چھوٹا سا جزیرہ پلاؤ اقوام متحدہ کا ۱۸۵واں ممبر بن گیا ہے۔
اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل نے کل بغیر ووٹنگ کے مکمل اتفاق رائے سے پلاؤ کو رکنیت دینے کا فیصلہ کیا کونسل کے اس فیصلہ کو ابھی اقوام متحدہ جنرل اسمبلی کے ذریعہ رسمی طور پر منظوری ملنی ہے ۴۵۸ کلومیٹر رقبہ والے والے جزیرے کی کل آبادی ۱۹۹۰ء میں پندرہ ہزار ایک سو بائیس تھی۔

اماں! میں کیا کروں؟

۳ر دسمبر ۹۴ء کو برلا ماتوشری ہال (دھوبی تلاؤ) ممبئی میں کوکنی مہیلا کو آپریٹیو کریڈٹ سوسائٹی مجگاؤں ممبئی نے اقبال نیازی کا ممکری پروگرام اور مزاحیہ "ڈرامہ" "اماں میں کیا کروں" پیش کرکے فنڈ اکٹھا کیا۔

نقش کوکن

انعامات کی بوچھاڑ

ادھیکاری، دفعدار اور مقدم کی کرم فرمائی۔
N.K.T.F. کے آل کوکن تعلیمی مقابلوں میں بچوں کی اعلیٰ تعلیمی قابلیت اور ذہانت سے متاثر ہو کر علم دوست حضرات نقد انعامات کے روپ میں جو دادِ تحسین دیتے ہیں اس سے نہ صرف بچوں کی ہمت بڑھتی ہے بلکہ قوم کے اراکین کا حوصلہ بھی بلند ہوتا ہے حالانکہ فورم کی جانب سے کامیاب طلبہ کو اور ان کے اساتذہ کو بھی نقد انعامات اور اسناد دئے جاتے ہیں مگر جوش مسرت ان ضابطوں کا پابند کہاں؟
امسال ناگوٹھنہ میں صدر جلسہ جناب عبدالصمد سیٹھ ادھیکاری نے تقریری مقابلہ، جنرل نالج، انگریزی زباندانی اور میتھمیٹکس میں کامیاب اور اول، دوم اور سوم نمبر تک سبھی بچوں کو اپنی جانب سے نقد انعام سے نوازا۔ اسی طرح دفعدار فیملی جس نے اس پروگرام کی کفالت پر فراخ دلی سے خرچ کیا۔ کامیاب بچوں کو انفرادی انعامات دے کر ہمت افزائی فرمائی۔
N.K.T.F. کے چیف کوارڈینیٹر جناب ایچ بی مقدم کے فرزند جناب محمد علی مقدم جو ہر سال سعودی عربیہ سے آکر منتظمین کے ساتھ ٹیم میں شامل رہتے ہیں۔
امسال جب ناگوٹھنہ اور چپلون میں نہیں پہنچ سکے تو اپنی حاضری کا ثبوت کے طور پر دونوں مراکز پر کامیاب طلبہ اور ان کے اساتذہ کو گرانقدر نقد انعامات ارسال فرمائے۔
پرائمری اردو اسکولوں کے بچوں نے امسال پہلی بار مقابلہ میں شرکت کی اور اپنی ذہانت کا لوہا منوایا ان کی ہمت افزائی ینگ فرینڈ سرکل رتناگری نے انعام دے کر کی۔
اس کرمفرمائی کے لئے فورم کے سبھی اراکین معطی حضرات کے شکرگذار ہیں

"اے پیکرِ گل کوششِ پیہم کی جزا دیکھ"

ناگوٹھنہ میں بیت بازی کا مقابلہ

امسال N.K.T.F. نے تقریری مقابلوں کے لئے جو عنوانات دئے تھے ان میں شاعر مشرق علامہ اقبال کا مندرجۂ بالا مصرعہ بھی ایک عنوان تھا۔ اور اماں دیکھ! آ دیکھ!! کے اس دور میں درج بالا مصرعہ کو عنوان بنا کر بچوں نے اتنی اچھی تقریریں کیں کہ حاضرین حیرت آمیز مسرت سے

محظوظ ہوئے۔

کہیں کہیں بچوں نے پیکر کو پی کر اور گل کو گُل کہا مگر یہ ان کا قصور نہیں ہے۔ مجموعی طور پر تقریر کو ازبر کرانے سے جن عزائم اور نیک خیالات کو بچوں کے معصوم وذہین دماغ پر نقش کرایا گیا وہ ایک عظیم سرمایہ ہے۔

ناگوٹھنہ میں پروگرام سے ایک شب پہلے N.K.T.F. کی ٹیم وہاں پہنچی تھی تو مقامی اسکول انتظامیہ نے بیت بازی کا انعامی مقابلہ منعقد کیا جس میں ہائی اسکول کے بچے ہی شریک تھے۔ کوکن کے معروف شاعر جناب شرف کمالی نے پروگرام کی صدارت کی اور انجمن اسلام ہائی اسکول کرلا۔ بمبئی کے پرنسپل خلیق الرحمٰن صاحب نگراں جج تھے۔ سامعین میں بھی تعلیم یافتہ حضرات کثیر تعداد میں موجود تھے۔ گھنٹے بھر میں دوستوں سے کچھ زیادہ ہی اشعار حاضرین کو سننے کو ملے بالآخر حرف "ٹ" پر تان ٹوٹی۔ "A" ٹیم نے ہار مان لی تو جج نے "B" ٹیم کو "ٹ" سے شعر پڑھنے کو کہا وہاں بھی اسٹاک ختم ہو گیا تھا سردی کے دنوں میں بھی پسینہ آ گیا مگر ایک طالب علم نے قابلِ قبول خود ساختہ شعر موزوں کیا

نقش کوکن

اس سے اندازہ ہوتا ہے کہ کوکنی بچوں میں سخن فہمی کے ساتھ ساتھ سخن گستری بھی پیدا ہو گئی ہے۔

چیلون میں بچوں نے اردو میں ایسی تقریریں کیں کہ انہیں سن کر مقامی ڈپٹی کمشنر آف پولس شری پانگر صاحب جو مہمانِ اعزازی تھے تقریر کرنے آئے اور منتظمین کے اصرار کے باوجود انہوں نے اردو میں تقریر کی اور اپنی یادداشت میں سے کچھ اشعار ڈھونڈ ڈھونڈ کر ان کا استعمال کیا الغرض N.K.T.F. کے اراکین کو اپنے کوشش پیہم کی جزا دیکھ کر اور حاضرین کو تقریریں سن کر لطف وسرور حاصل ہوا۔

دورانِ تقریر پانگر صاحب نے کہا کہ مجھے یہ دیکھ کر سخت حیرت ہوئی کہ یہ بچے جنرل نالج میں اسقدر صحیح جواب کیونکر دے رہے ہیں کیونکہ مجھے معلوم ہے کہ جنرل نالج کے لئے اردو میں کوئی کتاب نہیں ہے۔ ظاہر ہے کہ انہوں نے مراٹھی۔ انگریزی یا کسی اور زبان سے استفادہ کیا ہوگا اگر N.K.T.F. جنرل نالج کی کتاب اردو میں شائع کرے تو نہ صرف یہ کہ وہ ہاتھوں ہاتھ لی جائے گی بلکہ بچے بھی اس سے اور زیادہ مستفیض ہوں گے۔

V.I.P. کلیکشن کا افتتاح

۱۱ر اکتوبر ۹۴ء کو چیلون کے نوجوان سرجن ڈاکٹر اسحاق خطیب کے ہاتھوں پرکار کمپلیکس میں جناب اقبال عبدالقادر مقدم کی نئی دکان کا افتتاح عمل میں آیا۔ اقبال صاحب کی اسی کمپلیکس میں آٹو پارٹس کی بھی ایک دکان ہے اور اب اسی دکان سے ملحق کمرہ میں بچوں کے اسکول بیگ سے لے کر سفر کے لئے ضروری اور گھر میں کام آنے والے ہر سائز کے V.I.P. بیگس اسی دکان پر دستیاب ہیں۔ اللہ تعالیٰ اقبال صاحب کے کاروبار میں برکت دے اور ترقی عطا فرمائے۔

میرا روڈ میں اسپتال کا منصوبہ

بوریولی سے ویرار کے درمیان آباد شہریوں کو طبی سہولت مہیا کرنے کی غرض سے میرا روڈ میں ایک بڑا اسپتال بنانے کا منصوبہ ہے اس کی تعمیر پر تقریباً ۱۵ کروڑ روپئے خرچ ہوں گے ایک نجی ادارہ امراض انسٹی ٹیوٹ اینڈ ریسرچ نے اسپتال کی تعمیر کا منصوبہ بنایا ہے۔

اسپتال میں ۱۲۰ بستر ہوں گے جنہیں کئی درجوں میں تقسیم کر دیا جائے گا۔ جبکہ تمام جدید طبی سہولتوں سے آراستہ ہوگا۔

تعارف

علم و ہنر میں سند یافتہ نوجوانوں کا تعارف پیش کرنا ان کی پبلسٹی نہیں ہے بلکہ ہمارا مقصد بچوں کی حوصلہ افزائی کرنا ہے تاکہ اس کی تقلید میں دیگر نوجوان بھی آگے بڑھنے کی کوشش کرتے رہیں گے نیز ان تعارفات کی بدولت قوم کی بیداری اور جدّوجہد کا بھی پتہ لگتا ہے۔ آگے چل کر یہی بچے قوم و ملک کیلئے درخشاں ستارے ثابت ہوں گے۔ لہٰذا برطانیہ میں آباد کوکنی مسلم حضرات سے التماس ہے کہ اپنے بچوں کی حوصلہ افزائی کیلئے جناب ابراہیم بغدادی صاحب سے (جو یو، کے، میں ہمارے خصوصی نمائندہ ہیں) رابطہ قائم کریں ان کا پتہ یہ ہے: ← IBRAHIM BAGHDADI

40 BOLAND STREET BLACK BURN BB1 6LL

PHONE: (0L 54) 56868

ذیل میں چند نوجوانوں کا تعارف درج ہے ـــــ (ادارہ)

مختیار احمد محمد ایوب فجندار

★ جناب مختیار احمد محمد ایوب فجندار کی پیدائش (متوطن و ہور تعلقہ مہاڈ (رائیگڈھ) میں ہوئی تھی۔ مگر چونکہ آپ بچپن سے یو، کے، میں آنے کے سبب انکی جملہ ابتدائی اور ثانوی تعلیم، باٹلے (BATLEY) ویسٹ یارک شائیر، انگلینڈ میں مکمل کر کے امسال جولائی ۱۹۹۴ء میں یونیورسٹی آف ہمبرسائیڈ یو کے سے بزنس اینڈ فائنانس میں ہائیر نیشنل ڈپلومہ (H.N.D) امتیازی نمبروں میں حاصل کر چکے ہیں، اور فی الوقت ڈگر سالہ بی، اے، آنرز ایڈمنسٹریشن مینجمینٹ کورس میں مذکورہ یونیورسٹی میں زیر تعلیم ہیں۔

موصوف کی اپنی کوکنی مسلم قوم کے جملہ نوجوانوں سے پرزور التماس ہے کہ یہاں برطانیہ میں ملنے والی تمام مفت تعلیمی اور فنی (علم و ہنر) سہولتوں کا خاطر خواہ فائدہ اٹھا کر اعلیٰ سے اعلیٰ تعلیم اور ہنر حاصل کرنے کی کوشش کرتے رہیں۔ تاکہ ان کا اور قوم کا مستقبل درخشاں ثابت ہو سکے۔

تعلیمی قابلیت کے علاوہ موصوف فٹبال اور کرکٹ میں بھی دلچسپی رکھتے ہیں۔ ہم ان کی حالیہ کامیابی پر مبارک باد دیتے ہوئے اللہ پاک سے دُعا کرتے ہیں کہ انہیں آئندہ بھی کامیابی و کامرانی نصیب کرے۔ (آمین)

مرسلہ
(ابراہیم بغدادی، یو، کے)

محمد سلیم پٹھان :

★ جناب محمد سلیم، ایوب خان پٹھان کے واحد صاحبزادے ہیں۔ زیرِ نظر تعارفات میں آپ کی تینوں صاحب زادیاں ہیں اور ان چاروں کی پیدائش نیروبی کینیا میں ہوئی تھیں مگر چونکہ تعلیم کے متعلق صاحب موصوف کا نظریہ ہمیشہ بلند اور حوصلہ مندانہ رہا ہے۔ اس کے سبب ان کے چاروں بچے اعلیٰ علم و ہنر سے آراستہ ہو چکے ہیں۔ جس کی بدولت، وہ نہایت مسرور اور مطمئن ہیں۔ مگر خود کی تعلیم ادھوری رہنے کا انہیں گہرا افسوس ہے۔ کیونکہ موصوف کے بڑے بھائی محمود خان کے ہر تعاون کے باوجود انہوں نے تعلیم پر توجہ نہیں دی تھی۔ پھر بھی گذشتہ بیس سال سے برمنگھم یونیورسٹی میں فیبرکس ڈپارٹ سے وابستہ ہیں اور مقامی کوکنی مسلم کمیونٹی کے جانے مانے سماج ورکرز میں شمار ہوتے ہیں۔ شادی ہو یا غمی، ہر تقریبات میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے رہے ہیں۔ چونکہ پاؤں کی تکلیف کے سبب اسپورٹ میں حصہ نہیں لیتے ہیں۔ مگر نیروبی میں وہ اپنے وقت کے ایک معروف کھلاڑی تھے۔ پھر بھی مقامی کوکنی فٹبال ٹیم ہو یا والی بال، نقش کرکٹ، اور ٹیبل ٹینس کے مقابلوں میں آپ ہمیشہ ریفری اور امپائر کی خدمات انجام دیتے رہے ہیں۔

محمد سلیم کا آبائی وطن موضع پابرہ ننگوی، تعلقہ مہسلہ، ضلع رائے گڑھ ہے اور یہ فیملی گذشتہ بیس سال سے برمنگھم یو، کے میں آباد ہے۔ موصوف کی ابتدائی اور جملہ ثانوی تعلیم مقامی اسکولوں اور کالجوں میں پوری ہو کر ۱۹۹۰ء میں برمنگھم پولی ٹیکنک (موجودہ یونیورسٹی آف سینٹرل انگلینڈ) سے بیچلر آف انجنیئرنگ آنرز (B.ENG HONS) "آئی پروسیس سی اینڈ آئی انجینئر" کی اعلیٰ ڈگری حاصل کر چکے ہیں۔ اور فی الوقت دنیا کی معروف فرم "رولس رائس نیوکلیر انجنیئرنگ لمیٹڈ ولورہیمٹن یو، کے" میں الکٹرونک انجنیئر کی حیثیت سے اعلیٰ عہدے پر فائز ہیں۔ اس محکمہ میں سوفٹ ویئر، کمپیوٹر ڈیزائن، اور ورک کنٹرول سسٹم وغیرہ میں شامل ہوتے ہیں۔

موصوف کا کہنا ہے کہ ہمارے کوکنی نوجوانوں نے ہر شعبہ میں اعلیٰ سے اعلیٰ پیمانے پر تعلیم حاصل کرنا چاہیئے۔ تاکہ اس مقابلہ کے دور میں ملک کی اعلیٰ آسامیوں پر ہم اپنے قدم جمانے میں کامیاب ہو سکیں جس کی بدولت ملک کی تعمیر و ترقی کے ساتھ کچھ تخریب کاریوں کا بھی مشاہدہ کرنے میں آسانی ہوگی۔

اس کے لئے خصوصاً ہمارے والدین نے بچوں کے جذبات کی قدر کرتے ہوئے انہیں تمام تعلیمی سہولیات مہیا کرنے اور ان کی حوصلہ افزائی کرنا درکار ہے۔ تعلیمی قابلیت کے علاوہ موصوف کرکٹ سے گہری دلچسپی رکھتے ہیں۔

دعا ہے کہ اللہ پاک اس ہونہار نوجوان کو مزید ترقی و کامرانی نصیب کرے (آمین)۔ مرسلہ (ابراہیم بغدادی یو، کے)

مجیب محمد تقی گیبرے

★ جناب مجیب محمد تقی گیبرے ایک شادی شدہ نوجوان ہو کر دو بچوں کے باپ بھی ہیں مگر تعلیم کی پیاس نے انہیں کبھی چین سے بیٹھنے نہیں دیا۔ بلکہ دنیا کی معروف فرم "آئی سی آئی" کی اچھی اور معقول ملازمت کے دوران بھی "ڈے ریلیز"

پر تعلیم جاری رکھتے ہوئے ۱۹۸۹ء کو
انہوں نے ہائیر نیشنل سرٹیفکیٹ
H.N.C ڈپلومہ حاصل کر چکے تھے۔
جس کا تعارف ان دنوں اسی موقر
جریدہ میں شائع ہو چکا ہے، مزید
سلسلۂ تعلیم جاری رکھتے ہوئے
امسال ۹۴ء میں مانچسٹر انگلینڈ پولی
ٹیکنیک سے بیچلر آف سائنس "BSc"
کی اعلیٰ ڈگری حاصل کر چکے ہیں اور
فی الوقت میکیلس فیلڈ نزد مانچسٹر
کی معروف دواساز کمپنی "جینیکا فار
ماکٹیکل (ZENECA PHARMACEU-TICAL)
میں پروسس کیمسٹ کے اعلیٰ عہدے
پر فائز ہیں۔

اس کمپنی میں دیگر ادویات
کے علاوہ کینسر کی روک تھام کے لئے
خاص طور سے کینسر کی دوائیاں بھی تیار
ہوتی ہیں جنہیں دنیا بھر میں امتیازی
حیثیت حاصل ہے۔ موصوف کا آبائی
وطن بورلی پنچتن تعلقہ شریوردھن،
ضلع رائے گڈھ ہے اور یہ فیملی گذشتہ
۱۹ انیس سال سے بلیک برن انگلینڈ میں
آباد ہے۔ قابلِ ذکر امر موصوف کا اپنی
بیوی بچوں کی کفالت کرکے مذکورہ طریقہ
سے اعلیٰ تعلیم حاصل کرنا قابلِ ستائش
امر ہے اور قوم کے دوسرے نوجوانوں
کو اس کی تقلید باعثِ ترقی اور معاشی
نقش کوکن

آسودگی کا ذریعہ ثابت ہو سکتی ہے۔
لہٰذا ہم موصوف کی کامیابی پر دلی مبارکباد
دے کر نیک دعاؤں کا اظہار کرتے ہیں۔
(مرسلہ: ابراہیم بغدادی، یو کے)

مسز مسرت کاپڑی

★ مسز مسرت محمد رفیق کاپڑی
صاحبہ گرافک اور ڈیزائن میں سند
یافتہ خاتون ہیں۔ جنہوں نے "سول ہل
کالج" "SOLI HULL COLLEGE"
برمنگھم یو کے سے آرٹ اور انگلش
میں اے (A) لیول کرنے کے بعد دوبارہ
انہیں مضامین میں ایک سالہ فونڈیشن ایئر
کرکے برمنگھم پالی ٹیکنک (جو کہ فی الحال
یونیورسٹی آف سینٹرل انگلینڈ کہلاتی ہے)
سے ۱۹۹۰ء میں مذکورہ گرافک اور ڈیزائن
میں بی۔ اے آنرز کی اعلیٰ ڈگری حاصل
کر چکی ہیں۔

مسرت صاحبہ جناب ایوب
خان پیٹھان کی سب سے بڑی صاحبزادی ہیں
مگر رشتۂ ازدواج میں منسلک ہونے پر
آپ مسز محمد رفیق کاپڑی کہلاتی ہیں۔
اسی لحاظ سے آپ کا وطن مالوف راجیواڑی،
تعلقہ مہاڈ ضلع رائیگڈھ بنتا ہے اور
جناب کاپڑی صاحب فی الحال "گوڈ ہاپ"
(Good Hope) ہسپتال برمنگھم میں
"HEAMOTOLOGIST" ہیموٹولوجسٹ
ڈپارٹمنٹ میں اعلیٰ عہدے پر فائز ہیں۔

موصوفہ کا کہنا ہے کہ قوم کے
والدین نے لڑکوں کی طرح خصوصاً
لڑکیوں کو بھی اعلیٰ علم و ہنر سے آراستہ
کرنے میں فراخدلی سے کام لینا چاہئے۔
تب ہی معاشرہ میں خوش آئند تبدیلی
آنا ممکن ہوگی ورنہ فی زمانہ معمولی
سیکنڈری تک تعلیم کے سرٹیفکیٹ
حاصل کرنے میں کوئی اہمیت نہیں ہے۔
اس لئے لڑکیوں کو اعلیٰ تعلیم دلانا وقت
کا تقاضا ہے تاکہ وہ اپنے گھر گرہستی
کے تمام فرائض نہایت خوش اسلوبی
سے انجام دے کر، گھر کے اخراجات
میں اپنے شوہر کا بھی ہاتھ بٹا سکتی ہیں۔
تعلیم کے علاوہ موصوفہ ڈریس میکنگ
میں بھی خاصی دلچسپی رکھتی ہیں۔
لہٰذا ہم موصوفہ کی کامیابی
پر دلی مبارکباد پیش کرکے ان کے بلند
خیالات کی پذیرائی کرتے ہیں۔
(مرسلہ: ابراہیم بغدادی۔ یو کے)

عارف پٹیل

★ جناب عارف عبدالرحمٰن پٹیل کی پیدائش متوطن کراڑوی، تعلقہ سنگمیشور، ضلع رتنا گری میں ہوئی تھی۔ اور یہ فیملی گذشتہ ۲۲ سال سے بلیک برن انگلینڈ میں آباد ہے۔

موصوف کی ابتدائی تعلیم کے بعد صرف ثانوی تعلیم سیکنڈری تک مکمل کرکے، انہوں نے بلیک برن کی مشہور فرم "یونی لاب" (UNILAB) میں پانچ سال کے لئے الیکٹرک اینڈ الیکٹرونک کورس میں اپرینٹس شپ جاری کی تھی اور کمپنی کی اسپانسر (SPONCER) کے طور ڈے ریلیز پر کالج کی تعلیم بھی جاری رکھی تھی۔ جس کی بدولت انہوں نے گذشتہ ۲۳ سال کی عمر میں ہائیر نیشنل سرٹیفکیٹ (H.N.C) حاصل کرچکے ہیں۔ اسی دوران آئی، وی، کیو، لیول چار (I.V.Q LAVEL4) بھی حاصل کرچکے ہیں۔ مزید دوران ملازمت اسی الیکٹرونک میں اعلیٰ سند حاصل کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں۔

روزگار اور تعلیم کے ساتھ موصوف کرکٹ اور فٹبال سے بھی گہری دلچسپی رکھتے ہیں۔ موصوف کی کامیابی پر ہم مبارکباد دیتے ہوئے مزید ترقی و کامرانی کے لئے دُعاگو ہیں ۔۔

(مرسلہ: ابراھیم بغدادی، یو۔کے)

صبیحہ پٹھان:

★ مس صبیحہ ایوب خان پٹھان، متوطن پارہ ننگھای، تعلقہ مہسلہ، ضلع رائے گڈھ، حال مقیم برمنگھم، یو۔کے کی ابتدائی اور ثانوی تعلیم مقامی اسکولوں، اور کالج میں پوری ہوکر امسال ۹۴ء میں یونیورسٹی آف سینٹرل انگلینڈ برمنگھم سے "بیچلر آف لاز" (LLB HONS) کی اعلیٰ ڈگری صرف ۲۳ سال کی عمر میں حاصل کرچکی ہیں۔ مزید ایک سالہ لازمی "لیگل پراٹیکل کورس" (L.P.C) میں فی الوقت زیرِ تعلیم ہیں۔ انشاءاللہ اس کے بعد اپنی پریکٹس شروع کرنے کا ارادہ رکھتی ہیں۔

موصوفہ کا کہنا ہے کہ تعلیم ہی دنیا میں سارے مسائل کا حل سمجھا جاتا ہے جس سے انسان میں خوداعتمادی اور اخلاقی بلندی بھی پیدا ہوتی ہے اور خصوصًا اس کے بغیر ہماری کوئی مسلم قوم مضبوط اور مستحکم نہیں ہوسکتی ہے۔

لہٰذا اس کے لئے قوم کے جملہ والدین نے بلاامتیاز لڑکوں اور لڑکیوں کو مشترکہ طور سے اعلیٰ تعلیم و ہنر سے آراستہ کرنے کی کوشش کرنا چاہیئے۔ اس ضمن میں موصوفہ اپنے والدین کی فراخدلی پر بیحد نازاں ہے چونکہ فی الوقت تقریبًا دنیا بھر میں ملازمت کا بحران پھیلا ہوا ہے۔ مگر اس سے قطعی مایوس نہ ہوکر ہمارے نوجوانوں کو اعلیٰ علم و ہنر حاصل کرنے کی جدوجہد جاری رکھنا چاہیئے۔ کیونکہ اس کا فائدہ انسان کو اس کی زندگی میں ضرور ملتے رہتا ہے۔

تعلیم کے علاوہ قوم کی تمام بہنوں کو خاص طور سے امور خانہ داری میں بھی پوری طرح مہارت رکھنا ان کا اوّلین فرض بنتا ہے۔ جس میں کنبے کی تندرستی، خوشحالی اور باہمی میل جول کے تمام راز پوشیدہ ہوتے ہیں۔

لہٰذا موصوفہ کی کامیابی پر دلی مبارکباد دیکر اللہ پاک سے دعا ہے کہ انہیں ہمیشہ حق و انصاف پر چلنے کی نیک توفیق عطا فرمائے آمین ۔۔

(مرسلہ: بابراھیم بغدادی، یو۔کے)

ساجدہ اُلڈے:

★ مس ساجدہ عبداللہ اُلڈے کی پیدائش دارالسلام تنزانیہ میں ہوئی تھی اور یہ فیملی گذشتہ اکیس سال سے بلیک برن انگلینڈ میں آباد ہے۔ موصوفہ کی ابتدائی اور جملہ ثانوی تعلیم مقامی اسکولوں اور کالج میں پوری ہوکر ۱۹۹۲ء میں "سینٹرل لنکا شائیر یونیورسٹی یو۔کے" سے بی اے آنرز (B.A. HONS) کی ڈگری حاصل کرچکی ہیں۔ جس کا تعارف انہیں دنوں اس موقر جریدہ میں شائع ہوچکا ہے۔ مزید سلسلۂ تعلیم جاری رکھتے ہوئے گذشتہ سال ۹۳ء میں ایک سالہ لیگل پراکٹکل کورس (L.P.C) مکمل کرکے امسال ۹۴ء میں صرف ۲۳ سال کی عمر میں "کالج آف لا، چیسٹر انگلینڈ" نفتش لوکن

یل ایل بی۔ قانون کی اعلیٰ ڈگری حاصل کرچکی ہیں، اور عنقریب اپنی پریکٹس شروع کرنے کا ارادہ رکھتی ہیں۔ بلیک برن میں آباد کوکنی مسلم برادری میں، اور غالباً ان کے آبائی گاؤں سائی، اب کامیاب وکیل بننے والی اولین دوشیزہ ہیں۔

ساجدہ کا آبائی وطن بورلی پنجتن، تعلقہ شری وردھن، ضلع رائے گڈھ ہے۔ موصوفہ کے والد محترم عبداللہ داؤد الڈے، نہایت شریف اور پرخلوص انسان ہیں جو ایک فیکٹری ورکر ہونے کے علاوہ بلیک برن کے جانے مانے "باورچی" بھی ہیں اور گذشتہ پندرہ سال سے بلا معاوضہ قوم کی بے لوث خدمات میں سرگرم عمل ہیں۔ شادی بیاہ یا عموماً بڑی سماجی تقریبات میں پانچسو سے لے کر ایک ہزار تک لوگوں کے من پسند کھانے مثلاً بریانی، پلاؤ، زردہ، دال گوشت اور چاول گوشت، سالن وغیرہ پکانے میں پوری مہارت رکھتے ہیں۔ موصوف کی دیگر تین دختران بھی کالجوں میں مختلف تعلیمی شعبوں میں زیر تعلیم ہیں اور وہ اپنی چاروں ہونہار اور سلیقہ مند لڑکیوں سے بیحد مطمئن اور شاد کام ہیں، بلکہ مذکورہ بڑی دختر کی کامیابی پر وہ اپنے دیرینہ خواب کی تعبیر سے موسوم کرتے ہیں۔ اس ضمن میں قوم کو آپ کا پرخلوص مشورہ ہے کہ وہ بلا امتیاز لڑکے اور لڑکیوں کو دینی تربیت کے علاوہ دنیاوی تعلیم۔۔

ممتاز کھمکر:

★ مس ممتاز سعدالدین کھمکر کی پیدائش دارالسلام تنزانیہ میں ہوئی تھی اور یہ فیملی گذشتہ بیس سال سے بلیک برن میں آباد ہے۔ اسی لحاظ سے ممتاز کی جملہ ابتدائی اور ثانوی تعلیم مقامی اسکولوں میں پوری ہوکر "سینٹ میری کالج" بلیک برن سے اے لیول کرکے یونیورسٹی میں داخلہ لیا تھا۔ وہاں سے بفضل خدا اس سال ۹۴ء میں یونیورسٹی آف دی ویسٹ انگلینڈ برسٹول سے لیٹر لیسی اسٹڈیز میں اپر سکنڈ کلاس ون گریڈ سے صرف ۲۲ سال کی عمر میں بی اے آنرز کی اعلیٰ ڈگری حاصل کرچکی ہیں اس اسٹڈیز کا تعلق جرنلزم

اور میڈیا (ابلاغ) میں شمار ہوتا ہے۔
اس کیریئر میں مزید تعلیم حاصل
کرنے کا ارادہ رکھتی ہیں۔

قابلِ ذکر بات موصوفہ
نے کالج کے دنوں میں اگست ۱۹۹۱ء
میں آئی۔ٹی۔وی (انڈیپینڈنٹ۔
ٹیلیویژن) سے براڈکاسٹ ہونے والی
جنرل نالج کوئیز (Quiz) سیریز
بلاک بسٹر (جس میں عموماً کالج کے تیرہ
تا انیس سال عمر کے نوجوان حصّہ لیتے ہیں)
میں گولڈ رائونڈ میں ڈیڑھ سو پاؤنڈ
کا انعام جیت کر سینٹرل ٹیلی ویژن سے
برمنگھم یو۔کے کے علاوہ ساتھ ایک
ہفتہ قاہرہ (مصر) کے ہالی ڈے بھی
حاصل کر چکی ہیں۔ اس منفرد۔ T-V
سیریز میں حصّہ لینے والی آپ برطانیہ
میں آباد کوکنی مسلم برادری کی اوّلین
دوشیزہ ہیں۔

موصوفہ کا آبائی وطن
شیرپور دھن، ضلع رائے گڈھ ہے اور
ان کی تمام کوکنی قوم کے والدین سے پُرزور
التماس ہے کہ وہ اپنے بچّوں کو اور خاص
طور سے لڑکیوں کو اعلیٰ علم و ہنر سے زیادہ
سے زیادہ مواقع دینے کی کوشش کریں۔
تاکہ وہ اپنی زندگی میں آنے والے حالات
کا مقابلہ کر سکیں اور اپنا گھر اور گرہستی
کو خوش اسلوبی سے نبھاتے رہیں۔

نقش کوکن

ہم موصوفہ کی کامیابی پر مبارکباد
دیکر، اس صحافت کے ذریعہ آئندہ
عوام کی سچّی ہمدردی اور رہنمائی کرنے کی
توفیق نصیب کرے آمین۔۔۔

(مرسلہ: ابراھیم بغدادی۔یو۔کے)

شہناز آرا پٹھان

مس شہناز آرا ایوب خان
پٹھان متوطن یا برہ نگر گاؤں، تعلقہ
مہسلہ، ضلع رائے گڈھ ہے۔ حال مقیم
برمنگھم یو۔کے کی ابتدائی اور ثانوی تعلیم
مقامی اسکولوں میں پوری ہو کر "جارج
ڈیکینسن سیکستھ فارم برمنگھم سے
فیجیکس اور ریاضی (MATHS) میں
اے لیول کر کے ۱۹۸۹ء میں یونیورسٹی
آف سینٹرل انگلینڈ برمنگھم سے بیچلر
آف سائنس اینڈ اپلائیڈ فزکس بی،
ایس، سی آنرز (B.S.C HONS) کی
ڈگری حاصل کر چکی تھیں۔ مزید سلسلۂ
تعلیم جاری رکھتے ہوئے انہیں مضامین
میں امسال ۹۴ء ایم، ایس، سی کی
اعلیٰ ڈگری حاصل کر چکی ہیں اس زمرے
میں ماسٹر آف اسسٹنٹ ڈیزائن،
سوفٹ ویئر اور کمپیوٹر ٹریننگ شامل ہوتے
ہیں۔ غالباً ان کے آبائی گاؤں میں مذکورہ
سند حاصل کرنیوالی آپ پہلی دوشیزہ
ہوں گی۔

موصوفہ کا کہنا ہے کہ ہمارے
قوم کے سبھی والدین کو لڑکوں کی
طرح لڑکیوں کی تعلیم پر خصوصی طور سے
توجّہ دینا درکار ہے اور خصوصاً
یو۔کے میں آباد کوکنی مسلم لڑکیوں کو
آرٹس، اسکول ٹیچرس، نرسیس اور
انجینیئرنگ وغیرہ کے شعبوں میں زیادہ
حصّہ لینا چاہیئے۔ جس کی فی الوقت
ایشین (ایشیائی) خواتین میں بڑی
کمی محسوس کی جاتی ہے۔ ہماری تمام
بہنوں کو خواہ وہ پردیس میں ہوں یا
اپنے وطن میں، اپنی تہذیب و تمدّن،
اور مذہب کا خیال رکھتے ہوئے
ہر شعبۂ زندگی میں اعلیٰ سے اعلیٰ
تعلیم حاصل کرنے کی جدّوجہد جاری
رکھنا چاہیئے تاکہ ہمارا پس ماندہ
معاشرہ معاشی اور اخلاقی طور سے
بلند و بالا ہو کر، دین اور دنیا
کی نعمتوں سے بھی سرفراز
ہوتا رہے گا۔

لہٰذا ہم موصوفہ کی
دونوں کامیابیوں پر دلی
مبارکباد پیش کرتے ہوئے ان
کے بلند خیالات کی داد
دیتے ہیں۔

(مرسلہ: ابراہیم بغدادی یو۔کے)

مس شمیم اسماعیل مقدم!

★ مس شمیم اسماعیل مقدم کی پیدائش فروری ۱۹۷۲ء میں مانچسٹر یو۔کے میں ہوئی تھی۔ اسی مناسبت سے اس کی جملہ ابتدائی اور ثانوی تعلیم مقامی اسکولوں اور کالج میں پوری ہوکر مانچسٹر میٹروپولیٹن یونیورسٹی میں صرف تین سالہ اسٹڈیز (پڑھائی) کرکے امسال ۹۴ء میں کیمسٹری فرسٹ کلاس میں بی ایس سی (آنرز) کی اعلیٰ ڈگری حاصل کرچکی ہیں۔ جس کی گریجویشن تقریب ۱۶ جولائی ۹۴ء کو انجام پائی۔

اس سند کا تعلق فائنل سال میں "پروجیکٹ آن ورگانک سائنتھیس آف ان آنا ٹرول آمینو ایسیڈ" سے تعلق رکھتا ہے۔ جس کے لئے سیٹ SAT پانچ ایگزام (EXAMS) کے لئے فی کس تین گھنٹے، اور مزید ایک گھنٹہ اور آل پریزنٹیشن آن دی پروجیکٹ دیا گیا تھا۔

موصوفہ کا آبائی وطن موضع گونڈگھر، تعلقہ مہسلہ، ضلع رائے گڑھ ہے۔ اور خصوصاً گونڈگھر گاؤں کی پوری تاریخ میں اور مانچسٹر میں آباد کوکنی برادری میں یہ اعلیٰ ڈگری حاصل کرنے والی آپ اوّلین دوشیزہ ہیں۔ سب سے قابلِ ذکر امر راقم الحروف کا یہی وطن مالوف ہونے کے سبب دوہری خوشی محسوس ہوتی ہے — علمی قابلیت کے علاوہ موصوفہ امورِ خانہ داری میں بھی پوری مہارت رکھتی ہیں اور اپنے قوم کے تمام نوجوان لڑکوں اور لڑکیوں کو بھی اعلیٰ علم و ہنر حاصل کرنے کا مشورہ دیتی ہیں۔

لہٰذا ہم موصوفہ کی کامیابی پر دلی مبارکباد پیش کرکے ان کی مزید ترقی اور کامرانی کے لئے نیک دعاؤں کا اظہار کرتے ہیں (آمین)۔

(مرسلہ: ابراہیم بغدادی۔ یو۔کے)

ضروری تصحیح

● اکتوبر ۹۴ء کے شمارہ میں غلطی سے محترمہ شمیم اسماعیل پیرفرے کے تعارف میں ان کے آبائی وطن پابرہ تعلقہ مہسلہ ضلع رائے گڑھ لکھا گیا تھا اصل میں وہ موضع شرپوردگن ضلع رائے گڑھ ہے۔۔

● اسی شمارے میں ڈاکٹر محبوب سُردے کے تعارف میں انگلینڈ کے اوّلین ڈاکٹریٹ بننے والے نوجوان لکھا گیا تھا مگر ان کے پہلے ڈاکٹر حبیبہ عبدالرحمٰن گیتے انگلینڈ کی کوکنی برادری سے ڈاکٹر بننے والی پہلی خاتون ہیں۔ جو کہ چند سال پہلے نیوزی لینڈ یونیورسٹی میں اپنی خدمات انجام دے کر فی الوقت ایکڈمیک اسٹاف آف اسٹریلین نیشنل یونیورسٹی میں اپنی خدمات انجام دے رہی ہیں۔ اس یاد دہانی کے لئے ابراہیم بغدادی عبدالرشید سمنا کے مقیم آسٹریلیا کے شکر گزار ہیں۔

نقش کوکن

اپنے قارئین کی خدمت میں جنوری ۹۵ء نئے سال کی آمد پر دلی مبارکباد پیش کرتا ہے
آپ کی نقش نوازی کا شکریہ۔۔
(ادارہ)

نقش کوکن ٹیلنٹ فورم کے زیر اہتمام تعلیمی مقابلے

ناگوٹھنہ

ناگوٹھنہ میں ضلعی سطح پر سال رواں کے تعلیمی مقابلوں کی پہلی کڑی ضلع رائے گڑھ سے شروع ہوئی ۳ دسمبر ۹۴ء سنیچر کے روز ناگوٹھنہ میں ضلع کے ۱۵ ہائی اسکولوں کے بچے شریک مقابلہ ہوئے امسال پرائمری سیکشن کو بھی مدعو کیا گیا تھا تاکہ درجہ پنجم تا ہفتم کے بچے جنرل نالج میں اپنی ذہانت کا جوہر چمکا سکیں دور دور سے آئے ہوئے ۱۵ اسکولوں کے بچے جب مقابلہ پر آئے تو عام خیال یہی تھا کہ "کیا پدی اور کیا پدی کا شوربہ" مگر خلاف توقع پرائمری کے بچوں نے وہ جادو جگایا کہ سامعین اور حاضرین داد تحسین دئے بغیر نہیں رہ سکے۔

ناگوٹھنہ انجینیرنگ ورکس کے کشادہ شیڈ میں نشست کا اہتمام کیا گیا تھا۔ جہاں شرکاء مجلس کے لئے سبھی سہولیات مہیا تھیں۔ یہ ورکشاپ جناب اسمٰعیل دفعدار صاحب کا ہے جنہوں نے پروگرام کی کفالت کی تھی۔ پچھلے سال پین میں منعقدہ پروگرام بھی دفعدار صاحب کی کفالت کا رہین منت تھا اور آئندہ سال کے لئے بھی انہوں نے درخواست کی ہے کہ انہیں پروگرام کی کفالت کے ذریعہ کوکن کے ہونہار طلبہ کی ہمت افزائی کا موقعہ دیا جائے۔ علم دوستی کا یہ زرین مثال ہے۔

جناب اسمٰعیل دفعدار کی مصروفیت کی وجہ سے ان کے پدر بزرگوار بطور مہمان خصوصی حاضر مجلس تھے۔ ونیرے یونیورسٹی کے ڈاکٹر مصرا کی عدم شرکت پر ناگوٹھنہ کی معزز ہستی جناب عبدالصمد سیٹھ ادھیکاری صدر نشین تھے۔ جناب فضل ماسٹر، جناب شرف کمالی اور پروفیسر علیم مختارے معزز مہمانوں کی حیثیت سے ڈائس پر تشریف فرما تھے

تقریری مقابلوں سے پروگرام کا آغاز ہوا آکاش وانی رتناگری کی اردو کی اناؤنسر محترمہ نیلم فضل ماسٹر جناب خلیق الرحمٰن صاحب (انجمن اسلام کرلا ہائی اسکول کے پرنسپل) اور جناب این اے واحد (ریٹائرڈ پرنسپل نجندار جونیر کالج) نے ججوں کے فرائض انجام دئے۔

صبح دس بجے شروع ہونے والے ان پروگراموں میں بچوں نے اپنے فن خطابت کا معلومات عامہ میں اپنی واقفیت کا اور انگریزی زبان دانی اور ریاضی میں اپنی قابلیت کا جو مظاہرہ کیا اس سے شرکاء مجلس بے حد خوش ہوئے۔ ذیل میں ان چاروں شعبوں میں کامیاب ہونے والے ہونہار طلبہ کے نام درج ہیں۔

تقاریر

اول انعام: ذاکر حسین ساجد انصاری
جماعت ہشتم انجمن خیر الاسلام
اردو ہائی اسکول گوریگاؤں

دوم انعام: پروین عبدالستار کوچالی
جماعت دہم ایس پی ایم اردو
ہائی اسکول راجیواڈی

سوم انعام: مسرت ناصر ادھیکاری
جماعت نہم این ای ایس
اردو ہائی اسکول ناگوٹھنہ

جنرل نالج

اول انعام: عمران غلام محی الدین
سرکھوت اور عرفان عبدالرشید کاوار
انجمن اسلام اردو ہائی اسکول پرار

دوم انعام: سرفراز عبدالرحیم خطیب
اور عبدالمجید نصرالدین باقر
انجمن اسلام جنجیرہ ہائی اسکول مروڈ

سوم انعام: شہناز اسمٰعیل مالکھوے
اور رفیقہ حسن میاں گنگر کیر
سوشل سوسائیٹیز ہائی اسکول مورپہ

انگریزی (زباندانی)

اول انعام: نکہت عبدالحمید قاضی
انجمن اسلام جنجیرہ ہائی اسکول مہسلہ

دوم انعام: سمیرہ عبدالوہاب مقادم
فجندار ہائی اسکول وہور

سوم انعام: صغیرہ شوکت پردیسی
این ای ایس اردو ہائی
اسکول ناگوٹھنہ

ریاضی (میتھس)

اول انعام: نیاض محمود راؤت
سوشل سوسائیٹیز ہائی اسکول مورپہ

دوم انعام: عظیم نواب جوانی
فجندار ہائی اسکول وہور

سوم انعام: عرشیہ عبدالغفور رسید
یعقوب بیگ ہائی اسکول پنویل

پرائمری سیکشن

پرائمری کے درجہ پنجم تا ہفتم کے بچوں کو امسال پہلی بار مضمون نویسی اور جنرل نالج کے مقابلوں میں شرکت کی دعوت دی تھی۔ کثیر تعداد میں مضامین موصول ہوئے ہیں جن میں فیصلہ تو سالانہ جلسہ فائنل میں صادر ہوگا۔ ذیل میں ان کامیاب بچوں کی تفصیل درج ہے جنہوں نے جنرل نالج مقابلہ میں حصہ لیا۔

اول انعام: مبین اسمٰعیل تقدم درجہ ششم
سینٹرن ہائی اسکول اورن

دوم انعام: سعدیہ اسمٰعیل دفعدار درجہ ششم
این ای ایس اردو ہائی اسکول
ناگوٹھنہ

سوم انعام: مناں عبدالحمید ملا درجہ ہفتم
ضلع پریشد اردو اسکول آٹپہ

خریداروں سے.....

ماہنامہ نقش کوکن کے بدیسی خریداروں سے عاجزانہ التماس ہے کہ زر خریداری کسی کے ساتھ بھیجیں تو اس بات کا خیال رکھیں کہ اس کی رسید آپ تک پہنچی ہے یا نہیں بسا اوقات حامل رقم اپنی معروفیات میں دفتر نقش کوکن آنا بھول جاتا ہے اور نتیجہ میں ادارہ وصولی سے محروم رہتا ہے اور خریدار پرچہ سے
اسی طرح آپ کا پتہ تبدیل کرنا ہے یا سلسلہ منقطع کرنا ہے تو ادارہ کے کسی رکن کے ساتھ ملاقات پر زبانی پیغام نہ بھیجئے بلکہ ایک کارڈ لکھ ڈالئے۔ کارڈ ملے گا تو اس پر ضرور عمل ہوگا۔ زبانی پیغام کیا پتہ ملے یا نہ ملے۔ (ادارہ)

بمبئی مرکنٹائیل کے چیرمین

بمبئی مرکنٹائیل کو آپریٹیو بنک کے بورڈ آف ڈائرکٹرز اپنی ۲۲ دسمبر ۹۴ کی مٹنگ میں جناب غلام عزت کو بنک کا چیرمین منتخب کیا ہے۔ جناب رضوان فاروقی کو وائس چیرمین اور جناب وسیم الدین اعظمی کو بنک کے کمزور طبقات کی کمیٹی کا چیرمین منتخب کیا گیا ہے۔

ایم ڈی نائیک ایوارڈ

رتناگری گرام وکاس سیوا سمیتی کی خصوصی مٹنگ میں اعلان کیا گیا کہ مرحوم ایم ڈی نائیک کو خراج عقیدت پیش کرنے اور ان کے نام کو تابندہ رکھنے کے لئے ایس ایس سی امتحان میں اردو میڈیم کے میرٹ لسٹ میں آنے والے طلباء وطالبات کو ہر سال ایک سو روپیہ وظیفہ دیا جائے گا۔
یہ جلسہ سمیتی کے صدر جناب عبداللطیف مہسکر کی صدارت میں منعقد ہوا تھا۔

چپلون میں N.K.T.F. کے تعلیمی مقابلے

رتناگری ضلع میں چپلون کو بڑی اہمیت حاصل ہے۔ بانکوٹ سے راجہ پور تک شمال جنوب سیدھی لائنیں میں پھیلے ہوئے اس ضلع میں چپلون مرکزی مقام ہے اور S.T. کی مسافر گاڑیاں کے ذریعہ طلبہ کو یہاں پہنچنا آسان ہے لہٰذا کئی بار یہاں تعلیمی مقابلے منعقد ہوئے آمد و رفت کی سہولیات کے علاوہ یہاں مقابلے منعقد کرنے کی ایک وجہ مہاراشٹر ہائی اسکول چپلون کے اساتذہ اور انتظامیہ کے اراکین کا بھرپور تعاون بھی ہے۔ N.K.T.F. کے اراکین کی یہ دلی خواہش ہے کہ مقابلوں کا مقام ہر سال بدلتا رہے تاکہ دیگر ہائی اسکولوں کے طلبہ کو بھی مقابلوں کا طریقۂ کار دیکھنے کا موقع ملے۔ مگر مقابلے اسی جگہ منعقد کیے جاسکتے ہیں جہاں تک بچے بآسانی سفر کرسکیں اور دس بجے تک جائے مقابلہ تک پہنچ جائیں۔ ہر علم دوست صاحبِ خیر یہ چاہتا ہے کہ مقابلے اسی کے گاؤں کے ہائی اسکول میں منعقد کئے جائیں مگر مندرجۂ بالا عدم سہولت نقش کوکن

کی بنا پر کفالت کا زرِ تعاون ادا کرکے کفیل جب انتخاب کا حق ہمیں دیتا ہے تو ہماری نظریں چپلون پر جاکر جم جاتی ہیں۔

امسال جناب رفیق نائیک صاحب (مینیجنگ ڈائرکٹر، نائیک انڈسٹریز) نے کفالت فرمائی اور اپنے والد مرحوم ایم ڈی نائیک صاحب کی رحلت کے بعد پہلی بار عوامی جلسہ میں ۴؍ دسمبر ۹۴ء کو ہمارے مہمانِ خصوصی بن کر تشریف لائے تھے۔ دیگر مہمانوں میں چپلون کے ڈپٹی کمشنر آف پولس شری پانکر نے بنفس نفیس تشریف لاکر پورے دن کا پروگرام دیکھا بے حد محظوظ ہوئے اور اپنی مدبرانہ تقریر سے طلباء کی و اساتذہ کی اور N.K.T.F. کے کارکنان کی ہمت افزائی کی۔ حلقہ کی عالم شخصیت پروفیسر خالد آرائی (دوراڈکر کالج داپولی) صدر نشین تھے خالد صاحب کے خطبۂ صدارت نے سونے پہ سہاگہ کا کام کیا اسی خطۂ ارضی کے سپوت جناب اقبال کوارے جو نئی بمبئی میں مائناریٹی سیل کے چیرمین ہیں بطور معزز مہمان شریک محفل تھے آپ نے اپنی ہمت افزا تقریر سے N.K.T.F. کو ایک نیا عزم و استحکام عطا کیا۔ انجمن اسلام ہائی اسکول کرلا بمبئی کے پرنسپل جناب خلیق الرحمٰن صاحب نے بھی بچوں کی کوششوں کو سراہا۔ اسمٰعیل یوسف کالج میں عربی کے پروفیسر عالیجناب علیم مختار ے، ریٹائرڈ پرنسپل جناب این اے واحد اور محترمہ نیلم نفس ماسٹر صاحبہ نے تقریری مقابلہ میں ججوں کے فرائض انجام دئے۔ دیگر تعلیمی مقابلے مثلاً انگریزی، جنرل نالج اور ریاضی کے لئے محاسب کے طور پر جناب ایچ بی مقدم نے ہر مرکز پر اپنی خدمات سے نوازا جن طلبہ و طالبات نے مقابلوں میں کامیابی حاصل کی ان کی تفصیل حسبِ ذیل ہے۔

تقاریر

اول انعام: مبشر شمس القمر ہاشمی درجۂ ہشتم
مہاراشٹر اردو ہائی اسکول
کرژوئی

دوم انعام: نسیم الغفار پرکار درجۂ ہشتم
حاجی داؤد امین ہائی اسکول کالسنہ

سوم انعام: غلام جیلانی قاسم انتولے درجۂ نہم
حاجی ایس ایم مقدم ہائی اسکول کھیڈ

جنرل نالج

اول انعام: جبیں یوسف پرکار اور
شبانہ اسمٰعیل چوگلے
حاجی داؤد امین ہائی اسکول کالسنہ

دوم انعام: نادیہ شفیع بڈے اور
ندیم ایس ایم ملا
مستری ہائی اسکول رتناگری
سوم انعام: نرگس محمد حسین ترک اور
تسمیہ محمد سولکر
پی ایس ای ایس اردو ہائی
اسکول پیوے۔

انگریزی زباندانی

اول انعام: شاکر حسن لسنے
مہاراشٹر ہائی اسکول چپلون
دوم انعام: جبین یوسف پرکار
حاجی داؤد امین ہائی اسکول کالستہ
سوم انعام: داؤد عبداللہ حمدولے
آدرش ہائی اسکول کرجی

ریاضی (میتھمیٹکس)

اول انعام: غلام جیلانی انتولے
حاجی ایس ایم مقدم ہائی اسکول کھیڈ
دوم انعام: جبین یوسف پرکار
حاجی داؤد امین ہائی اسکول کالستہ
سوم انعام: شاکر حسن لسنے
مہاراشٹر ہائی اسکول چپلون

پرائمری سیکشن

اول انعام: شاکرہ حاجی رحمان خان
مہاڈیک درجۂ ہفتم

حاجی ایس ایم مقدم ہائی اسکول کھیڈ۔
دوم انعام: نکہت غلام محی الدین پرکار
حاجی داؤد امین ہائی اسکول کالستہ
سوم انعام: مجاہد ابراہیم بوڑیکر درجۂ ہفتم
مستری ہائی اسکول رتناگری

صدر مدرسین سے درخواست

یہ بات مشاہدہ میں آئی ہے کہ جب کبھی ہائی اسکول کا رزلٹ کم لگتا ہے تو نورم کی طرف سے مرسلہ سرکولر بھر کر نہیں لوٹائے جاتے مگر ایسا کرنا ٹھیک نہیں ہے۔ ہائی اسکولوں کا رزلٹ خراب ہے تو کیا ہوا ممکن ہے ہائی اسکول کے کسی بچہ نے کسی مضمون میں اتنے نمبر حاصل کئے ہوں کہ وہ انعام کا مستحق قرار پا سکتا ہے مگر صدر مدرسین کی عدم توجہی کی بنا پر وہ انعام سے محروم ہو جاتا ہے۔

لہٰذا اپنے نتائج کی تفصیلات ۳۱.۷.۹۵ تک ضرور پہنچائیں۔

ہم شکر گذار ہوں گے۔

(سکریٹری۔ ابراہیم سندیلکر)

تھانہ میں تعلیمی مقابلے

ضلع تھانہ شہر بمبئی سے قریب ہونے کی وجہ سے آل کوکن تعلیمی مقابلوں میں سال بہ سال یہاں اتنی دلچسپی نظر نہیں آئی جو ضلع رائے گڈھ اور ضلع رتناگری میں ہم نے محسوس کی یہ ہمارا پچھلے چند سالوں کا مشاہدہ رہا مگر الحمد اللہ امسال ۱۱ دسمبر ۹۴ء بروز اتوار آئیڈیل ہائی اسکول سیکنڈرا بوڑی میں منعقد ہونے والے مقابلہ میں یہ رائے بدل گئی یہاں نہ صرف سیکنڈری اسکولوں کے طلبہ خاصی تعداد میں اور دور دور سے آئے بلکہ پرائمری میں بھی کثیر بچوں نے حصہ لیا۔ جناب داؤد چوگلے صاحب کی مساعی جمیلہ، جناب محمد علی مقدم صاحب کی کفالت اور آئیڈیل ہائی اسکول اور پرائمری سیکشن کے اساتذہ کا پرخلوص تعاون کارفرما رہا ہے کہ پچھلے دو مقابلوں کی طرح ضلع تھانہ بھی ہماری ہمت افزائی کا باعث بنا۔ اسمٰعیل یوسف کالج کے پروفیسر عالیجناب علیم مختارے صدر نشین تھے اور محترمہ عظمٰی ناہید صاحبہ

محترمہ نیلم فضل ماسٹر صاحبہ اور جناب
انجم عباسی تقریری مقابلے کے
جج تھے۔ ہ.ٹ.ہ.ر کے چیف
کوارڈینیٹر جناب ایچ بی مقدم کے
فرزند جناب محمد علی مقدم جو ہر سال
ان مقابلوں کے لئے تعطیل پر جدہ
سعودی عربیہ سے ہندوستان
تشریف لاتے ہیں امسال کچھ تاخیر
سے پہنچے وہ ناگوٹھنہ اور چپلون میں
شریک نہ تھے مگر جب ضلع تھانہ کے
لئے کفالت کا مسئلہ آکھڑا ہوا
تو آپ نے بڑی فراخ دلی کے ساتھ
کفالت منظور فرمائی حالانکہ پچھلے
دونوں مراکز پر وہ کامیاب طلبہ اور
ان کے اساتذہ کو اپنی جانب سے
خصوصی انعام دے چکے تھے بلکہ تھانہ
میں بھی کفالت Sponsorship
کا بارگراں سنبھالنے کے باوجود کامیاب
طلبہ کے اساتذہ کو خصوصی انعامات
سے نوازا۔ ہ.ٹ.ہ.ر کے
ساتھ ان کی دلچسپی اسقدر ہے کہ فورم
نے انہیں اپنا ا.ع.ر رکن تسلیم
کیا ہے۔

تھانہ ضلع سے کامیاب ہونے
والے طلبہ کی تفصیل درج ذیل ہے

تقاریر

اول انعام: سید رومی حیدر درجہ نہم
آئیڈیل ہائی اسکول راپوڑی

دوم انعام: ثمینہ بانو محمد مسعود خاں درجہ نہم
عبداللہ پٹیل گرلز ہائی اسکول کوسہ

سوم انعام: شبینہ غلام خان درجہ نہم
انجمن خیر الاسلام اردو گرلز ہائی
اسکول مہاگیری

جنرل نالج

اول انعام: شہناز عظمت اللہ خان
اور صبا قیوم جیوتکر
انجمن خیر الاسلام اردو گرلز ہائی
اسکول مہاگیری

دوم انعام: آصف محمد علی اور
سید احمد ریحان حسینی
انجمن خیر الاسلام اردو گرلز ہائی
اسکول مہاگیری

سوم انعام: عبدالباری ناظم پٹیل
اور آفتاب منیر سونڈے
انجمن اردو ہائی اسکول بدلاپور

انگریزی (زباندانی)

اول انعام: عائشہ ابوالحسنات خان
آئیڈیل ہائی اسکول راپوڑی ۲

دوم انعام: رئیسہ عباس کھتری
انجمن خیر الاسلام اردو گرلز ہائی اسکول مہاگیری

سوم انعام: روبینہ سلمان قریشی
عبداللہ پٹیل گرلز ہائی اسکول کوسہ

ریاضی (میتھمیٹکس)

اول انعام: خدیجہ قاسم ملا
آئیڈیل ہائی اسکول راپوڑی ۲

دوم انعام: ناہید فاطمہ سردار خان
عبداللہ پٹیل گرلز ہائی اسکول کوسہ

سوم انعام: حنیف ہارون شیخ
کے ایم ای ایس اردو ہائی اسکول
ڈوولی

پرائمری سیکشن

اول انعام: شگفتہ مظفر شیخ درجہ ہفتم
آئیڈیل پرائمری اسکول تھانہ ۲

دوم انعام: شفقت جہاں ریاض درجہ ہفتم
عوامی ہائی اسکول وسئی

سوم انعام: نیلوفر شوکت علی درجہ ششم
آئیڈیل ہائی اسکول راپوڑی ۲

بمبئی عظمیٰ کا بقیہ صفحہ ۵۰ سے

دوم انعام: ترنم گلزار خان
انجمن اسلام گرلز ہائی اسکول کلابہ

سوم انعام: ماجدہ نظیر زبیر علی
انجمن اسلام گرلز ہائی اسکول باندرہ

یہ فائنل مقابلہ تھا لہٰذا جو طلبا اول
نمبر سے کامیاب ہوئے ۱۵ جنوری
۹۵ء کو سالانہ جلسہ تقسیم انعامات میں
انہیں ٹرافی پیش کی جائے گی۔

بمبئی عظمیٰ اور مضافات کے طلباء M.K.T.E. کے تعلیمی مقابلوں میں

۱۵ر دسمبر ۹۴ء دوپہر ۲ بجے انجمن اسلام اردو ہائی اسکول کرلا بمبئی میں شہر بمبئی اور مضافات کے اردو ہائی اسکولوں کے طلباء کو م.ک.ت.ا. کے تعلیمی مقابلوں میں شرکت کے لئے مدعو کیا گیا تھا۔ پچھلے سال شہر اور مضافات کے الگ الگ مقابلے ہوئے پھر ان میں فائنل مقابلہ ترتیب دیا گیا تھا مگر اردو اداروں نے خاطر خواہ تعاون نہیں دیا لہٰذا امسال بمبئی عظمیٰ کے سبھی ہائی اسکولوں کو بیک وقت شریک مقابلہ کیا گیا تھا۔ الحمد اللہ اس سے کچھ تعداد بڑھ گئی مگر اب بھی ۲۵ فیصد ہائی اسکول ہی شریک مقابلہ ہوئے تھے۔ کرلا کے معروف کارپوریٹر جناب فیروز منتری صدر نشین تھے اور ڈاکٹر شیخ عبداللہ صاحب بطور مہمان خصوصی تشریف لائے تھے۔ م.ک.ت.ا. کے پروگراموں میں شرکت کی غرض سے بطور خاص جدہ سودی عربیہ سے تشریف لانے ہوئے علم دوست صاحب خیر جناب محمد علی مقدم اور ہائی اسکول کے پرنسپل اور م.ک.ت.ا. کے بہی خواہ خلیق الرحمٰن صاحب گرلز ہائی اسکول کی پرنسپل مسز منتری خان صاحبہ بھی ڈائس پر رونق افروز تھے۔ ہائی اسکول کی ایک ننھی طالبہ نے تلاوت قرآن پاک سے جلسہ کا آغاز فرمایا اور جناب این اے واحد صاحب ریٹائرڈ پرنسپل محترمہ نیلم فضل ماسٹر اور محترمہ رخسانہ چوگلے نے تقریری مقابلہ میں ججوں کے فرائض انجام دئے۔ جناب مبارک کاپڑی نے ترتیب دئے ہوئے جنرل نالج انگریزی زباندانی اور ریاضی کے مقابلوں میں جناب ایچ بی مقدم نے محاسب کے فرائض انجام دئے اور اسطرح جو بچے کامیاب ہوئے ان کی تفصیل درج ذیل ہے۔

تقاریر

اول انعام: ماہ انجم شیر افگن درجہ دہم
انجمن اسلام سیف طیب جی گرلز ہائی اسکول

دوم انعام: ترنم ہارون درجہ دہم
انجمن اسلام گرلز ہائی اسکول باندرہ

سوم انعام: ترنم خلیل احمد درجہ دہم
انجمن اسلام گرلز ہائی اسکول کرلا

جنرل نالج

اول انعام: محمد جمیل عبدالرحمٰن اور اکرام الدین امام الدین
آئیڈیل ہائی اسکول ٹرامبے

دوم انعام: عبدالعظیم محمد شعیب خان اور داؤد احمد شیخ اسمٰعیل
الفلاح ہائی اسکول ملاڈ

سوم انعام: نازیہ سلیمان خان اور زینب کلیم مرزا
انجمن اسلام سیف طیب جی گرلز ہائی اسکول

انگریزی زباندانی

اول انعام: روبینہ محمد رفیق قریشی
انجمن خیر الاسلام گرلز ہائی اسکول مدنپورہ

دوم انعام: قمر النساء عین الدین شیخ
الفلاح ہائی اسکول ملاڈ

سوم انعام: عابدہ قاسم جولے
انجمن اسلام گرلز ہائی اسکول کرلا

ریاضی (میتھمیٹکس)

اول انعام: عبدالعظیم محمد شعیب خان
الفلاح ہائی اسکول ملاڈ

کوکن کے چھ میونسپل کونسل کے چناؤ

تھانہ ضلع کے درج ذیل چھ میونسپل کونسل کے چناؤ ۱۵ ر جنوری ۹۵ء کو ہو رہے ہیں۔ مہاراشٹر اسمبلی کے چناؤ فروری میں ہوں گے۔

وسئی تعلقہ میں نالاسوپارہ اور نوگھر، الہاس نگر تعلقہ میں امبرناتھ بدلاپور اور الہاس نگر اور بھیونڈی سے تعلقہ میں بھیونڈی میونسپل کونسل کے چناؤ ۱۵ ر جنوری ۹۵ء کو ہوں گے ان میں نالاسوپارہ مانکپور نوگھر امبرناتھ کل گاؤں بدلاپور میونسپل کونسل کے چناؤ پہلی مرتبہ ہو رہے ہیں۔

الیکشن کمیشن کے اعلان کے مطابق ۱۶ ر دسمبر تا ۲۶ ر دسمبر کے درمیان امیدوار فارم داخل کریں گے۔ فارم واپس لینے کی آخری تاریخ ۵ ر جنوری ہوگی۔

نالاسوپارہ میں ووٹروں کی تعداد ۶۱ ہزار ۲۷۰ ہے اسے بیس وارڈز میں تقسیم کیا گیا ہے۔ نوگھر مانکپور میں ۵۹ ہزار ۳۲۷ ووٹرس ہیں اسے ۱۸ وارڈز میں تقسیم کیا گیا ہے بھیونڈی میونسپل میں ۵۵ وارڈز ہیں۔

نقش کوکن

تھانہ کلکٹر کے ایک اعلامیہ کے مطابق جن کی عمر ۹۴ء میں ۱۸ سال ہوگئی ہے وہ اپنے نام ووٹر لسٹ میں درج کرانے پر انہیں ووٹ دینے کا حق ہوگا۔

حسین خان مہاڈک کی شاندار کامیابی

ضلع پریشد رتناگری کے سبکدوش اردو پرائمری ٹیچر محمد خان منور خان مہاڈک کے فرزند عزیز حسین خان مہاڈک نے ۱۹۹۴ء میں منعقدہ ایم۔ فارم کے امتحان میں عظیم الشان کامیابی حاصل کی ہے۔ اپنے طالب علمی کے زمانے میں حسین خان کا شمار ہمیشہ ذہین طلبہ میں رہا۔

انہوں نے ۱۹۸۳ء میں ایس ایس سی، ۱۹۸۶ء میں ایچ ایس سی فردوس ہائی اسکول تعلقہ کھیڈ سے اول درجہ میں پاس کیا۔ سلسلۂ تعلیم جاری رکھتے ہوئے ۱۹۸۷ء میں میرج سے ڈی۔ فارمیسی، ۱۹۹۲ء میں پونہ سے بی فارمیسی اور ۱۹۹۴ء میں پونہ سے ہی ایم فارمیسی میں نمایاں کامیابی حاصل کی۔

تعلقہ کھیڈ اور اطراف کے تعلقوں میں ایم فارمیسی میں نمایاں کامیابی حاصل کرنے والے حسین خان اولین طالب علم ہیں آپ فی الحال ساورڈہ کے کالج میں، لیکچرار کی حیثیت سے اپنی خدمات انجام دے رہے ہیں۔

قومی یکجہتی اور شجرکاری کا پروگرام

پنچایت سمیتی وسئی ضلع تھانہ نے ۲۹ ر نومبر ۱۹۹۴ء بروز منگل کو قومی یکجہتی اور شجرکاری کا پروگرام ضلع پریشد اسکول واگھولی تعلقہ وسئی میں صبح ۸ بجے منعقد کیا۔

اس پروگرام میں کئی اسکول سے خصوصاً انجمن خیر الاسلام اردو ہائی اسکول نالاسوپارہ کے طلباء کثیر تعداد میں شامل ہوئے اور ہر اسکول کی جانب سے ایک ایک پودا لگایا گیا۔

اس پروگرام میں ضلع پریشد کے صدر اور پنچایت سمیتی تعلقہ وسئی کے صدر اور دیگر عظیم عظیم ہستیوں نے شرکت فرمائی۔

(مراسلہ نگار۔ فضل الرحمن ملانا)

مراسلات صاف، خوشخط اور کاغذ کے ایک طرف لکھے جائیں اور ان پر مراسلہ نگار کا نام اور پورا پتہ درج ہو۔ مراسلات اجتماعی مسائل سے متعلق ہوں ذاتیات پر مبنی مراسلے شائع نہیں ہو سکتے۔

تحمینہ مقدم

"رہِ حیات میں یارب یہ خوش خرام رہے"

کو لتھر التعلق دا پولی

ضلع رتناگری کے جناب بدرالدین قطب الدین مقدم کی نواسی تحمینہ رفیق احمد مقدم نے عمر کے ساتویں سال میں جناب حافظ زبیر احمد رومانی کے پاس ناظرہ قرآن مجید اور پارہ عم حفظ کر لیا ہے۔

دنیا کا سب سے چھوٹا ٹیلیفون

جاپان کی نپّن ٹیلیگراف کمپنی نے حال ہی میں دنیا کا سب سے چھوٹا ٹیلیفون تیار کیا ہے۔ اس انوکھے اور چھوٹے ٹیلیفون کا وزن صرف ۲۵۰ گرام (پاؤ بھر) ہے اس ٹیلیفون میں ایک الیکٹرانک ٹیلیفون ڈائریکٹری بھی ہے جس میں ۱۰۰ ٹیلیفون مالکان کے نام و پتے اور فون نمبر رکھنے کی سہولت ہے۔ سب سے خاص بات یہ ہے کہ یہ جدید ترین ٹیلیفون سے آٹومیٹک مشین کے ذریعہ چلتا ہے۔

ایس ایس سی اور بارہویں کے نتائج کا اعلان

مہاراشٹر اسٹیٹ بورڈ آف سیکنڈری اینڈ ہائر سیکنڈری ایجوکیشن کے زیر اہتمام اکتوبر ۱۹۹۴ء میں منعقدہ ایس ایس سی اور بارہویں جماعت ایچ ایس سی کے نتائج بالترتیب ۲۰ر۹۳ اور ۲۱ر۲۸ فیصد رہے۔

ودیہ دکاس سبھا مادھیمیک ودیالیہ بوریولی ممبئی کے طالب علم ہردیکر راوشیس اجیت نے ۷۰۰ میں سے ۵۸۵ نمبرات حاصل کر کے ایس ایس سی امتحانات میں اول پوزیشن حاصل کی جبکہ بھونس کالج اندھیری ممبئی کے ووہرا فہیم عباس نے ۶۰۰ میں سے ۴۵۰ نمبرات حاصل کر کے بارہویں جماعت ایچ ایس سی میں اول پوزیشن پر کامیاب رہے۔ ان طلباء کے نتائج کا فیصد بالترتیب ۸۳ر۵۷ اور ۷۵ فیصد رہا۔ ان نتائج کے ساتھ ہی پونے، ناگپور، اورنگ آباد کولہاپور، امراؤتی اور ناسک ڈویژنل بورڈ کے سبھی نتائج ظاہر کر دئیے گئے۔

ایس ایس سی میں اردو مضمون میں سب سے زیادہ مارکس حاصل کرنے والے ضلع تھانہ بھیونڈی کا شاد آدم شیخ ٹیکنیکل ہائی اسکول کے مسیح الزماں محمد ہارون نے ۸۱ فیصد نمبر حاصل کئے جبکہ ایچ ایس سی میں سروجنی ٹھاکرے کالج سانتاکروز ممبئی کی خان حمیرہ مبارک اللہ نے ۷۶ فیصد نمبر حاصل کئے۔

امسال اکتوبر ۱۹۹۴ء میں مہاراشٹر کے ممبئی عظمیٰ سمیت تمام اضلاع سے ایس ایس سی امتحانات میں کل ۵۲ ہزار ۲۶۵ طلبہ نے شرکت کی جس میں ۱۰ ہزار ۹۶۲ طلبہ کامیاب ہوئے اسی طرح ایچ ایس سی امتحانات میں کل ۱۵ ہزار ۲۸۵ طلبہ نے شرکت کی جس میں ۳ ہزار ۲۶۸ طلبہ کامیاب رہے۔

ممبئی کے نئے شیریف سنیل گواسکر

سابق کرکٹ کپتان سنیل گواسکر کو ۲۰ دسمبر ۹۴ء سے ایک سال کے لئے ممبئی کا شیریف مقرر کیا ہے موجودہ شیریف مشہور آرکیٹکٹ آئی ایم قادری (انتخار مصطفےٰ حسین قادری) کی جگہ شری گاؤسکر سنبھالیں گے گاؤسکر اس عہدہ پر فائز ہونے والے تیسرے کرکٹر ہوں گے وجے مرچنٹ اور مادھو آپٹے بھی شیریف رہ چکے ہیں۔

نئی ممبئی میں میونسپل وارڈز کی تقسیم

نئی ممبئی میونسپل کارپوریشن کے کل ۵۷ وارڈز بنائے گئے ہیں ان میں ۳۶ جنرل وارڈز، ۱۵ او۔ بی۔ سی O.B.C امیدواروں کے لئے مخصوص وارڈز ایک شیڈول ٹرائب کے لئے مخصوص اور ۵ شیڈول کاسٹ کے لئے مخصوص ہیں۔

۳۶ جنرل وارڈز اس طرح ہیں۔

وارڈز کا نام	وارڈز کا نمبر	
(۱) کراوے	۱	(عورتوں کے لئے)
(۲) دگھا گاؤں	۲	
(۳) دگھا MIDC ۱	۳	(عورتوں کے لئے)
۴. بیلاپور	۴	
۵. ایتھان	۶	(عورتوں کے لئے)
۶. دھاناوے	۱۰	
۷. ایرولی ۱	۱۱	(عورتوں کے لئے)
۸. دگھا گاؤں	۱۴	
۹. ایرولی ۳	۱۵	(عورتوں کے لئے)
۱۰. ربلے	۱۸	
۱۱. ایرولی ۴	۱۹	
۱۲. بیلاپور ۳	۲۰	
۱۳. سارسولی	۲۳	
۱۴. گھنسولی ۱	۲۵	
۱۵. نیرول ۲	۲۶	(عورتوں کیلئے)
۱۶. نیرول ۳	۲۷	
۱۷. نیرول ۴	۲۸	
۱۸. سانپاڑہ	۳۰	
۱۹. واشی ۱	۳۱	
۲۰. واشی ۲	۳۳	(عورتوں کیلئے)
۲۱. واشی ۳	۳۶	
۲۲. گھنسولی ۳	۳۷	
۲۳. دیری دھیر	۳۸	(عورتوں کیلئے)
۲۴. واشی ۴	۳۹	
۲۵. واشی ۵	۴۰	
۲۶. واشی ۶	۴۲	
۲۷. واشی ۷	۴۳	
۲۸. واشی ۸	۴۴	
۲۹. تربھے	۴۵	
۳۰. واشی ۹	۴۶	(عورتوں کیلئے)
۳۱. واشی ۱۱	۴۸	
۳۲. تربھے ۱	۵۰	
۳۳. کوپری پاڑہ	۵۱	(عورتوں کیلئے)
۳۴. پاؤنے	۵۴	(عورتوں کیلئے)
۳۵. کھیرنے	۵۵	
۳۶. دگھا MIDC ۵	۵۷	

OBC او۔ بی۔ سی امیدواروں کیلئے مخصوص ۱۵ وارڈز اس طرح ہیں۔

۱. شیرونے	۳۵	
۲. نیرول ۵	۲۹	
۳. بیلاپور ۲	۱۷	(عورتوں کیلئے)
۴. واشی ۱۰	۴۷	
۵. بیلاپور ۱	۱۶	
۶. نیرول	۵	
۷. تربھے ۲	۵۳	(عورتوں کیلئے)
۸. واشی گاؤں	۲۴	
۹. کوپر کھیرنے	۳۴	(عورتوں کیلئے)
۱۰. جوہو گاؤں	۴۹	
۱۱. ایرولی ۲	۱۲	(عورتوں کے لئے)
۱۲. نیرول ۱	۲۲	(عورتوں کے لئے)
۱۳. ایرولی	۸	
۱۴. وکادان	۱۳	
۱۵. بیلاپور ۴	۲۱	

شیڈول ٹرائب S.T. کے لئے مخصوص

۱. شاہباد ۷

شیڈول کاسٹ SC کے لئے مخصوص ۵ وارڈز اس طرح ہیں

۱. دیگھے MIDC ۴ ۵۶

نقش کوکن

۲. رتناگیری MIDC نے ۳ ۵۲ (مور تسلیم)
۳. گھنسولی نے ۲ ۳۲
۴. کوکشیت نے ۹ ۴۱
۵. رتناگیری MIDC نے ۲ ۹ (مور تسلیم کیلئے)

عالمی اجتماع

۲ تا ۴ دسمبر ۹۴ء کو بیلگام سے پندرہ کلومیٹر کے فاصلہ پر ایک عالمی تبلیغی اجتماع منعقد ہوا جس میں بیرون ممالک سے بھی کثیر تعداد میں لوگ آئے تھے عالمی امیر حضرت مولانا انعام الحسن، مولانا احمد عمر پالنپوری مہاراشٹر کے امیر مولانا یونس صاحب و دیگر علمائے دین کے ایمان افروز بیانات ہوئے ایک اندازہ کے مطابق تقریباً پندرہ لاکھ فرزندانِ توحید نے اس عالمی اجتماع میں شرکت فرمائی۔

پال چیتر کلا ا سپردھا نائیک گرلز ہائی اسکول رتناگری کی نمایاں کامیابی

۱۴ نومبر ۹۴ء یوم اطفال کے موقع پر لائنس کلب کی جانب سے رتناگری میں ضلعی سطح پر بال چیتر کلا اسپردھا کا انعقاد کیا گیا تھا۔ اس مقابلے میں نائیک گرلز ہائی اسکول کے تین طلبہ نے حصہ لیا تھا گروپ دوم میں ساتویں جماعت کی ایک طالبہ بینہ اسمٰعیل پٹیل نے سوم انعام حاصل کیا۔

لائن قاضی کو مبارکباد

بذریعہ محمود حسن قاضی (نامہ نگار۔ داپولی)

بمبئی کے معروف و مشہور سماجی کارکن لائن عبدالکریم اسمٰعیل قاضی (متوطن مجگاؤں۔ رتناگری) کے فرزند فیاض نے امسال صابو صدیق انجنیرنگ کالج سے "سول کنسٹرکشن انجنیرنگ میں اول درجہ میں کامیابی حاصل کرکے "سول انجنیر" کی ڈگری حاصل کی ہے۔

فیاض نے ۸۴ فیصد سے SSC میں کامیابی حاصل کرنے کے بعد صابو صدیق انجنیر کالج میں داخلہ لیا اور ۳ سال بعد ڈسٹنکشن درجہ میں سول انجنیرنگ ڈپلومہ حاصل کیا اور سلسلۂ تعلیم جاری رکھتے ہوئے امسال ۶۵ فیصد مارکس حاصل کرکے سول انجنیرنگ میں ڈگری حاصل کی ہے۔

فیاض بچپن ہی سے ایک ہونہار اور محنتی طالب العلم ثابت ہوا ہر سال اپنی کلاسوں میں فسٹ کلاس رہا فیاض پڑھائی میں اپنی محنت اور لگن کے ساتھ دینی کاموں میں بھی سرگرم رہا۔ ہم لائن قاضی صاحب کو دلی مبارکباد دیتے ہیں اور اس ہونہار طالب العلم کی عملی زندگی میں کامیابی کے لئے دعاگو ہیں۔

ایم ڈی نائیک کی یادگار

کوکن کے منفرد بزنس مین جنہوں نے تجارتی حلقہ میں آفاقی شہرت حاصل کی اور اپنے ساتھ اپنے ملک و قوم کا بھی نام بلند کیا المرحوم محمود داؤد نائیک اپنی زندگی بھر لوگوں کے کام آتے رہے غریبوں اور محتاجوں کی اس قدر خاموشی کے ساتھ مدد کی کہ کسی کو کانوں کان خبر بھی نہیں ملی ان کی وفات کے بعد ان کے فرزند ارجمند رفیق نائیک نے بھی اپنے والد مرحوم کی روایات کو برقرار رکھنے اور ان کے نقش قدم پر چلنے کی تمنا کی ہے۔

۱۱ دسمبر ۹۴ء کو اپنے والد محترم کی روح کو ایصال ثواب کی خاطر بلاسس روڈ پر ہوٹل عربیہ سے قریب ایک پبلک ٹیلفون بوتھ کا جناب رفیق نائیک نے اجراء فرمایا ایم ڈی نائیک صاحب کی یاد میں قائم کیا گیا ہے۔

اپنے والد کی رحلت کے بعد رفیق صاحب کا اولین پبلک فنکشن

K.T.F. ۹۴ کے تعلیمی مقابلوں میں
شرکت تھی جس کی کفالت اپنے والد
کی موجودگی میں ہی آپ نے قبول
فرمائی تھی۔

کوکن میڈیکو کا مفت طبی کیمپ

کوکن میڈیکو سوشل فورم اور
سٹی زنس ویلفیئر فاؤنڈیشن کے چیئرمین
جناب سلیم زکریا کے اشتراک سے
۶ نومبر ۱۹۹۴ء کو انجمن اسلام گرلس
ہائی اسکول باندرہ میں ایک
مفت طبی کیمپ کا اہتمام کیا گیا اس
کیمپ میں ماہر ڈاکٹروں نے ذیل
کی مختلف بیماریوں کے لئے مریضوں
کی جانچ کی۔ اس کے علاوہ بچوں کو
ٹیکے، خون کے گروپ میں جانچ
اور خاندانی منصوبہ بندی کے لئے
مشورہ کا بھی انتظام کیا گیا۔

۱. سینے کے امراض۔ ڈاکٹر شانتی لال جین
۲. امراض چشم۔ ڈاکٹر ہیم راجانی
ڈاکٹر عرفان خطیب اور ایچ کمار گپتا
(چشمہ کے لئے)
۳. ہڈی کے امراض۔
ڈاکٹر راہل شاہ
۴. جلدی امراض۔ ڈاکٹر رضوان الحق
اور ڈاکٹر دیپک
۵. بچوں کے امراض: ڈاکٹر سوشیل لگھاٹے
نقش کوکن
۶. کان. ناک اور حلق کے امراض
ڈاکٹر کلپش پاریکھ
۷. عورتوں کے امراض: ڈاکٹر مونا لالوانی
۸. امراض قلب: ڈاکٹر تسنیم رنگ والا
۹. بچوں کے ٹیکے
۱۰. خون کے گروپ کی جانچ
۱۱. مشورہ برائے خاندانی منصوبہ بندی
ادارہ فیملی پلاننگ اور میڈیکل ایڈ ٹرسٹ
(صدر ڈاکٹر ایچ. وی. پوہلے)
۱۲. سرجن: ڈاکٹر اشتیاق شیخانی

ادارہ فیملی پلاننگ اور میڈیکل ایڈ ٹرسٹ
نے کیمپ کو کامیاب بنانے کے لئے
اپنا بھرپور تعاون دیا۔ اس ادارہ نے
ایکسرے. ای. سی. جی. بچوں کے ٹیکے
اور خون کے گروپ کی جانچ کی ذمہ داری
خلوص کے ساتھ بخوبی نبھائی۔

اقلیتی کمیشن کے چیئرمین جناب
حسین دلوائی نے مہمان خصوصی کی حیثیت
سے شرکت فرمائی۔

شہر کے مختلف جنرل فزیشین
اور ڈاکٹروں، مثلاً ڈاکٹر ناصر دودھوالے
ڈاکٹر اتپاز، ڈاکٹر سائرہ شیخ، ڈاکٹر
نسرین شیخ۔ ڈاکٹر پرکاش جین. ڈاکٹر
ایم. جی. قاضی. ڈاکٹر انور شیخ. ڈاکٹر
صدیقی اقبال. ڈاکٹر نور محمد پٹیل. ڈاکٹر موم
ڈاکٹر زاہد بیگ اور ڈاکٹر حنیف ٹھاکور
وغیرہ نے کیمپ کو کامیاب بنانے میں
اپنا بھرپور تعاون پیش کیا۔ اس کے
علاوہ شوکت خضر، محمد اکرم. علی جان
ولایت علی۔ انور موسیٰ کی خدمات بھی
ناقابل فراموش ہیں۔

تقریباً دو ہزار لوگوں نے
اس سے فائدہ حاصل کیا۔ مرض کی
تشخیص کے بعد ۲۵ ہزار کی دوائیں
اور دس ہزار مالیت کی عینکیں عوام
میں مفت تقسیم کی گئیں لگ بھگ
۶۰ لوگوں کے کارڈیوگرام نکالے گئے
اور ۲۰۰ مریضوں کے سینے کے امراض
کے لئے اسکریننگ کی گئی۔ خون کی
جانچ کے بعد ۱۵۰ بلڈ گروپ کا کارڈ
دئیے گئے۔

کیمپ کے اختتام پر چیئرمین ڈاکٹر
حسین ٹھاکور نے حاضرین، ڈاکٹرز
اور سوشل ورکرز کا شکریہ ادا کیا۔

K.T.F. ۹۴ میں آدرش ہائی اسکول کی کامیابی

نقش کوکن ٹیلنٹ فورم کے
جانب سے ۴ دسمبر ۹۴ء چپلون میں
منعقدہ تعلیمی مقابلوں میں ہمارے
اسکول کے طلباء عرفان نور محمد مقدم
داؤد عبداللہ حمدولے۔ منیر ٹلکے، امام جعفر
باشاہ ہنورے، عتیق مشرف نے بالترتیب
تقریری، انگلش کنٹیسٹ، ایسٹمیٹکس

جنرل نالج مقابلوں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ جن میں داؤد عبداللہ حمد والے (جماعت دہم) نے انگلش میں تیسرا انعام پاکر انعام پانے کی روایت برقرار رکھی۔

مقابلوں میں حصہ لینے والے طلباء نیز انعام حاصل کرنے والے طالب علم کو ہیڈ ماسٹر اور اساتذہ کی جانب سے مبارکباد پیش کی گئی۔

کان کنی کے مرکزی وزیر شری بلرام سنگھ یادو نئی بمبئی کانگریس کمیٹی اقلیتی سیل کے چیرمین جناب اقبال کوارے کا استقبال کرتے ہوئے محو گفتگو ہیں۔ ساتھ میں تھانہ ضلع کانگریس کے نائب صدر اور نئی بمبئی کے رہنما شری ہربنس سنگھ بھی نظر آرہے ہیں۔ یہ پروگرام نئی بمبئی میں یادو برادری نے سائی ناتھ ہائی اسکول میں کیا تھا جس میں ملکی سیاست میں یادو برادری کا کردار کے تعلق سے بات کی گئی۔

تذکرۂ ماہ وسال (جلد دوم)

اپنے پیش رو مرحوم و مغفور مالک رام کی تذکرہ نویسی کے کام کو آگے بڑھاتے ہوئے ان کی کتاب تذکرۂ ماہ وسال کی دوسری جلد مرتب کی جارہی ہے۔ مملکت خداداد پاکستان اور دنیا کے تمام گوشوں میں رہنے والے اہل قلم۔ (ادیب۔ شاعر، نقاد محقق، مؤلف) مطلوبہ معلومات خوشخط میں مندرجہ ذیل پتہ پر ارسال فرمائیں

قلمی نام۔ اصلی نام۔ ولدیت، تاریخ ومقام: پیدائش، تعلیم، مصنف تصنیف اور پتہ

مرحوم اہل قلم کے لواحقین / دوست احباب مذکورہ بالا معلومات کے علاوہ تاریخ ومقام وفات کا اضافہ کرکے ارسال فرمائیں۔

نقش کوکن

سید معراج جامی
صدر بزم تخلیق ادب۔ پاکستان۔ کراچی

۲۱۔ تصبہ کالونی، منگھوپیر روڈ۔ کراچی
75800 پاکستان

۱۔ وقار مانوس۔ 9030 گلی سوئیلا گلی ترکمان گیٹ۔ دہلی ۱۱۰۰۰۶

۲۔ ظفر اقبال ظفر 70 اخیلدار۔ فتح پور ہوہ یوپی 212601

۳۔ انجم عباسی۔ B.12، بندوق والا بلڈنگ جیل روڈ۔ نارتھ بمبئی ۴۰۰۰۰۹

شرف کمالی کا نیا پتہ

اپنے کاروبار کے سلسلہ میں شرف صاحب زیادہ تر کولہاپور میں رہتے ہیں مگر بمبئی میں میرا روڈ پر آپ کا جو مکان تھا اسے بدل کر نیا مکان لے لیا ہے جہاں حال ہی میں ٹیلیفون بھی لگ گیا ہے نیا پتہ اور ٹیلیفون نمبر اس طرح ہے۔

بلڈنگ نمبر ۵ تیسرا منزلہ فلیٹ نمبر ۳۰۳ راتن اپارٹمنٹ۔ نیا نگر میرا روڈ ضلع تھانہ
فون: ۸۱۱۷۱۴۴

تقریری مقابلے میں اول

گذشتہ دنوں ماہم میمن ہال میں جمعیت المسلمین ماہم کی جانب سے منعقد کئے گئے تقریری مقابلے میں باندرہ اردو ہائی اسکول کے ہونہار طالب علم سجاد طاہر عمرانی (ہفتم الف) نے اپنی تقریر بعنوان "اگر میں پرنسپل ہوتا" کو انوکھے انداز اور بہتر ڈھنگ سے پیش کر کے اول انعام حاصل کیا۔

پرنسپل قربان حسین سعید اکیڈمک کونسل کے ممبر

گذشتہ دنوں بمبئی یونیورسٹی کی اکیڈمک کونسل کا انتخاب عمل میں آیا۔ جس میں برہانی کالج کے پرنسپل قربان حسین سعید پرنسپلس حلقہ انتخاب سے کامیاب ہوئے۔ اس کونسل کے کام کرنے کی مدت ۵ سال کی ہے یہ کونسل ۱۹۹۹ء تک اپنا کام انجام دیتی رہے گی۔ یاد رہے کہ پرنسپل سعید سابق میں بھی بمبئی یونیورسٹی کے سینٹ اور اکیڈمک کونسل کے ممبر رہ چکے ہیں اور حال ہی میں یونیورسٹی گرانٹس کمیشن نے پرنسپل قربان حسین سعید کو ایک کمیٹی کا ممبر بھی نامزد کیا ہے۔

نقش کوکن

ملائیشیا کا اسلامی ریڈیو اسٹیشن

نئی دہلی: فانا: ملائیشیا اسلامی تعلیمات کو عام کرنے کے لئے ایک ریڈیو اسٹیشن قائم کرنے کا منصوبہ بنا رہا ہے اس کا انکشاف ملائیشیا کے ایک اعلیٰ افسر نے کیا۔ انٹر نیشنل اسلامک نیوز ایجنسی نے دارالحکومت کوالالمپور سے بتایا کہ حکومت ملائیشیا مجوزہ ریڈیو اسٹیشن کے مصارف کے لئے ہر سال دو کروڑ رنگیٹ (ملائیشیا کی کرنسی) فراہم کرے گی۔ توقع ہے کہ یہ اسٹیشن ملائی زبان میں اپنی نشریات آئندہ برس سے شروع کر دے گا۔

اردو کی توسیع و ترقی میں اہل کوکن کا مثالی کردار

"حلقہ کوکن" جیالے فدائیوں کی سرزمین ہے اس علاقے میں اسّی (۸۰) سے زائد ہائی اسکولوں میں اردو کی نئی نسل پروان چڑھ رہی ہے اردو شعر و ادب میں کوکن کے بہت سے نام ملک اور ملک کی سرحدوں سے پرے روشن ہیں۔ کوکن والے افریقہ، ایشیا اور یورپ کے ممالک میں اردو زبان و ادب کے اجالے بکھیر رہے ہیں اور آج پندیری سے رتناگری کا یہ پہلا مشاعرہ بھی کوکن کے اردو دوستوں کی محبت کا بیّن ثبوت ہے۔

۱۰ر دسمبر ۹۴ء کو جماعت المسلمین پندیری تعلقہ منڈن گڑھ ضلع رتناگری میں منعقدہ آل کوکن طرحی مشاعرہ کی صدارت کرتے ہوئے ڈاکٹر عبدالرحیم نشتر صاحب نے اردو زبان و ادب کی توسیع و ترقی میں اہل کوکن کے مثالی کردار سے متعلق اظہار خیال فرمایا۔

مشاعرے کے پہلے دور میں مطروعہ نعتیہ کلام پیش کیا گیا جبکہ دوسرے دوسرے دور میں عصری نشست اور تازہ فکر و شعور سے رچی ہوئی غزلیں سنائی گئیں۔ ڈاکٹر نشتر کے علاوہ نسیم انصاری نوشاد مونس، عبدالمجید شاغل، اعجاز احمد خان اعجاز، ابو شاہد، نظام الدین سعد اور جمال یوسفی کو بے حد پسند کیا گیا اسمٰعیل کار ونکر صاحب نے شمع مشاعرہ

کی روشنی کی اور تسنیم انصاری نے
نظامت کے فرائض بحسن وخوبی انجام
دئے۔

اسی تقریب میں لطیف مالیگانوی
کی نئی "تصنیف آئینہ انبیاء" کی رسم
رونمائی ڈاکٹر عبدالرحیم نشتر نے ادا کی۔

عبدالکریم صابر پندیری
(پندیری تعلقہ منڈن گڈھ ضلع رتناگیری)

پرائمری اسکول کرجی میں "گرام ابھیان"

ضلع پریشد اردو پرائمری
اسکول رحمت محلہ، کرجی میں "گرام
ابھیان" پروگرام کے تحت ۳ر دسمبر
۹۴ء کو ایک جلسہ منعقد کیا گیا تھا۔
اسکول کے ہیڈ ماسٹر مشتاق سُروے
صاحب نے پروگرام کے مقاصد پر
روشنی ڈالی اور اس پروگرام کے
تحت اسکول کی سجاوٹ، گاؤں کی
صفائی، کفالت شعاری، دتک پالک
یوجنا، تعلیمی سرگرمی وغیرہ کے کام انجام
دئے گئے۔ اس جلسہ میں ہیڈ ماسٹر
صاحب کی درخواست پر جماعت نے
اسکول کی عمارت کو پلاسٹر کر کے
رنگ دینے کا، الماری، بجلی کے دو پنکھے
بچوں کے لئے کھیل کے سامان دینے
کا اعلان کیا۔
جلسہ کے صدر جناب حسین
عبدالغنی ملاجی نے اپنی تقریر میں کے جی
کلاس کے لئے درکار تمام سامان دینے
کا بھی اعلان کیا۔

جماعت المسلمین رحمت محلہ نے
"گرام ابھیان" کے پروگرام کو کامیاب
بنانے میں جو مدد کی ہیڈ ماسٹر مشتاق
سُروے اور معاون مدرس عرفان پینگر
صاحب بے حد ممنون ومشکور ہیں۔

(مرسلہ: صدر مدرس)

شیوسے (کھیڈ) کے جناب
محمد یوسف نورے نے لگاتار
دوسرے سال ایک کروڑ دو لاکھ روپیوں
کا انسانی جانوں کا بیمہ اتروا کر کروڑپتی
کا اعزاز حاصل کر لیا ہے۔
موصوف نے اگست ۱۹۹۰ء
میں داپولی برانچ سے بیمہ ایجنٹ کی
کارکردگی کا آغاز کیا۔ اس سے قبل
موصوف جو ہنس مکھ اور ہر دلعزیز بھی
ہیں۔ بحرین دوبئی میں برسر روزگار
رہے۔ گاؤں میں کئی سماجی اور تعلیمی
ادارہ سے ان کا تعلق رہا ہے انہیں
مختلف زبانوں پر خاصہ عبور حاصل
ہے گذشتہ سال بھی انہیں بیمہ
ایجنسی میں کروڑپتی کا اعزاز مل چکا
ہے اب آئندہ سال تک تین کروڑ
کا کاروبار کرنے کا ان کا عزم ہے۔
اللہ انہیں کامیاب کرے۔ آمین
(نامہ نگار عباس حسین سروے)

نیرل گرام پنچایت کا اتفاق رائے سے چناؤ

نیرل گرام پنچایت (ضلع رائیگڈھ)
کے صدر کی حیثیت سے شیوسینا کے
ساولارام ہیراجی جادھو اور اپ
سرپنچ کے عہدہ پر بی جے پی کی شریمتی
الکا دنا ترنے کدم کا انتخاب عمل میں
آیا۔
نیرل گرام پنچایت میں کانگریس
کے ۳ شیوسینا کے دس اور بھارتیہ
ری پبلکن پارٹی و بی جے پی کے ایک
ایک ممبر ہیں۔
کانگریس کے سینئر رکن وسنت نایک
نے اتفاق رائے سے چناؤ کی رکھی جسے
لوگوں نے پسند فرمایا اور ۲۰ سالوں بعد
بااتفاق رائے چناؤ عمل میں آیا۔
نیرل میں سابق سرپنچ جند بجے تھے۔

نقشِ نواز

ماہنامہ نقش کوکن کے خریدار بن کر جن حضرات وخواتین نے پچھلے ماہ نقش نوازی کا ثبوت دیا ادارہ ان کا شکرگذار ہے۔

درون ہند خریدار

جناب حسین باوا موڈک — کولہاپور
" حسین یوسف موڈک — دیورکھ
" محمد اقبال خان ایچ سرگروہ — کالینہ
انجمن اسلام جنجیرہ ہائی اسکول — گونڈگھر
جناب شاہنواز ایم ایس مقدم — بدار
" اسلم شال — وشی
" حاجی عبدالغنی اطلس والا — بمبئی ۵
" ایم اقبال میمن — بمبئی ۹
" سعید اے ایچ قاضی — بمبئی ۳
" محمود بدرالدین پرکار — فروس
" عبداللہ داؤد کربیلکر — واوے
ڈاکٹر محمد رفیق سرخوص — پونہ
ڈاکٹر زہرہ رشید خان — کرلا۔ بمبئی
پروفیسر محمد رفیع سیّد — پونہ
جناب مشتاق اسمٰعیل دفعدار — ناگوٹھنہ
" سراج الدین عبدالرحمٰن کھڑس — چپلون
" محمود علی خان دیشمکھ — چپلون
محترمہ روبینہ شیخ — تاڑدیو، بمبئی
جناب اسلم رکن الدین پرکار — باندرا
اردو اسکول — وسیاپور
محترمہ رخسانہ انورا جی — بمبئی ۳
انجمن خیرالاسلام اردو گرلز ہائی اسکول — مہاگیری تھانہ
جناب اے اے مقدم — گوونکوٹ
" محمد خان دکاندار — اپرتوڑیل
محترمہ زکیہ علی شیخ — بائیکلہ
جناب محمد یوسف نورے — شیون بزرگ
نیشنل ہائی اسکول — لاٹوتے
جناب مشتاق کھوت — کرلا۔ بمبئی
جناب معروف جلال — کرلا۔ بمبئی
محترمہ نسیمہ رکن الدین پرکار — فروس
محترمہ میمونہ داؤد پرکار — ملاڈ

بیرون ہند خریدار

مس شمع بشیر سنگے — بلیک برن
جناب ایوب خان پٹھان — برمنگھم
" ایم انور ساڈولکر — بلیک برن
" حنیف مقدم — بلیک برن
محترمہ مدینہ عنایت اللہ گیتے — لندن
جناب ثناء اللہ حسین مقدم — بلیک برن
محترمہ ممتاز علی کھاپے — انگلینڈ
جناب محمد عباس ٹھوکن — جاہنسبرگ
جناب حسن میاں ابراہیم وستا — دبئی
جناب عبدالمجید ابراہیم تیکھدرے — عمان

کرلا انجمن ہائی اسکول دیوانہ کو آر ایس پی ریلی میں اول انعام

۱۷ر دسمبر ۹۴ء کو نارتھ ویسٹ زون کی ریلی منعقد کی گئی تھی جس میں گو در یج کے منیجر شری کرشنن بحیثیت مہمانِ خصوصی شریک تھے اس وقت انجمن اسلام کرلا دیوانہ ہائی اسکول کے آر ایس پی درود [illegible]

یہ انعام ایک شیلڈ کی شکل میں ہے۔

اسطرح کرلا انجمن ہائی اسکول کو یہ اعزاز حاصل ہوا ہے کہ اس کی R.S.P یونٹ نائیگام پولس ہیڈ کوارٹرز میں بمبئی کے پولس کمشنر کو سلامی دیں گے۔

پونہ میں "پیش رفت" کا اجراء اور مشاعرہ

مشہور و معروف شاعر و ادیب ڈاکٹر محبوب راہی کی ساتویں تصنیف "پیش رفت" (شعری مجموعہ) حال ہی میں فخر الدین علی احمد میموریل کمیٹی اتر پردیش کی جزوی مالی اعانت سے اسباق پبلیکیشنز پونہ کے زیر اہتمام اور الحاج سحر جلگانوی مدیر کاتب پونہ کی زیر نگرانی منظر عام پر آئی جس کی تقریب رونمائی ۲۴ر نومبر ۹۴ء کو دفتر کاتب پونہ کے خوبصورت اور وسیع ہال میں عمل میں آئی۔ تقریب کی صدارت ڈاکٹر امانت صدر شعبۂ اردو، فارسی پونہ یونیورسٹی نے فرمائی جبکہ کتاب کی رونمائی کی رسم ایڈوکیٹ اے رحمٰن کیمپ پونہ کے ہاتھوں انجام پائی۔

> زیادہ خوشحالی اور زیادہ بدحالی دونوں برائی کی طرف لے جاتے ہیں۔

حج کمیٹی کے نئے ایگزیکیٹو آفیسر

۱۲ر دسمبر ۹۴ء سے جناب شبیر احمد نے حج کمیٹی کے نئے معتمد انتظامی کا عہدہ سنبھالا ہے۔

جناب احمد اس سے قبل انڈین کونسل آف ہسٹاریکل ریسرچ نئی دہلی میں اسسٹنٹ ڈائرکٹر کے عہدہ پر فائز تھے۔

شادی خانہ آبادی

محمد ناصر ــــ محمدی بیگم

ساؤتھ افریقہ میں جناب ڈاکٹر یعقوب سلیمان جعفر کے فرزند محمد ناصر کی شادی محمدی بیگم بنت مرحوم اسمٰعیل سابلے کے ساتھ ۱۸ ردسمبر ۹۴ء کو انجام پائی۔

رضوان قادری ــــ فہمینہ خان

نقش کوکن کے بہی خواہ ساتھی اور انجمن اسلام اردو ریسرچ سینٹر کے سابق ریسرچ افسر جناب ڈاکٹر عبدالشکور قادری متوطن مہسلہ ضلع رائے گڈھ کے فرزند رضوان کی شادی مجگاؤں ڈاک بمبئی کے مستری جناب نعیم خان کی دختر فہمینہ کے ساتھ ۹ ردسمبر ۹۴ء بروز جمعہ وڈالا بمبئی میں انجام پائی۔

دلنواز ــــ اقبال

نقش کوکن کی ہمدرد و معاون محترمہ دلنواز اٰین صاحب خطیب متوطن کرڈوئی تعلقہ سنگمیشور ضلع رتناگیری کی شادی خانہ آبادی جناب نقش کوکن اقبال احمد حسین کھوت کے ساتھ بروز اتوار ۱۸ ردسمبر ۹۴ء کو موضع ماکھجن میں بحسن و خوبی انجام پائی۔

ڈاکٹر شہناز ــــ ڈاکٹر سراج اختر

ماہنامہ نقش کوکن کے نائب مدیر اور ٹیلنٹ فورم کے چیف آرگنائزر جناب مبارک کاپڑی کی بہن ڈاکٹر شہناز کاپڑی کا عقد مسعود ڈاکٹر سراج اختر رشیم والا کے ساتھ ۲۴ ردسمبر ۹۴ء کو واشی نئی بمبئی میں بحسن و خوبی انجام پایا۔

حمیدہ کالسیکر ــــ ریاض الحق چودھری

نقش کوکن کے دیرینہ سرپرست اور بمبئی کی ایک معروف شخصیت (پیراماؤنٹ سلک ملس کے مالک) جناب معین الحق چودھری کے فرزند ریاض الحق کا عقد مسعود کوکن کی مخیر اور علم دوست ہستی الحاج عبدالرزاق کالسیکر کی دختر حمیدہ کے ساتھ ۲۶ ردسمبر ۹۴ء کو بمبئی میں تزک و احتشام انجام پائی۔

محمود پرکار ــــ شاہین ڈاورے

فروس کے جناب محمود محمد علی پرکار کی شادی کھیڈ کے جناب عباس محمد ڈاورے کی دختر شاہین کے ساتھ ۲۸ ردسمبر ۹۴ء کو کھیڈ میں بحسن خوبی انجام پائی۔

معظم ملاّ ــــ شمیم لامبے

ماہنامہ نقش کوکن کے قدیم نقش نواز کیپٹن احمد ملاّ کے فرزند معظم کی شادی جناب عبدالستار زین الدین لامبے متوطن سیلوڑہ کی دختر شمیم کے ساتھ ۲۶ ردسمبر ۹۴ء کو قیصر باغ ڈونگری میں انجام پائی۔

شعیب ٹھاکور ــــ دیبا ناچن

کوکن بنک کے چیرمین جناب قاسم ٹھاکور کے بھائی صلاح الدین کے فرزند شعیب کی شادی جناب لئیق ناچن کی دختر دیبا کے ساتھ انجام پائی اسی سلسلہ میں ۲۵ ردسمبر ۹۴ء کو ولیمہ کی تقریب میں شہر بمبئی کی کئی ممتاز شخصیتیں شریک تھیں۔

مبارکباد کوسہ ممبرا میں

جناب یوسف احمد ساونت متوطن دابھیل کے گھر کوسہ ممبرا میں انکے صاحبزادے خلیل احمد، شبیر احمد، اور چچازاد بھائی نور محمد کی شادی ۲۴ ردسمبر ۹۴ء کو کہال میں انجام پائی۔ سابق میئر تھانہ نعیم خان صاحب اور کونسلر یٰسین سرمے اور کئی بڑی ہستیوں نے دولہا اور دولہن کو مبارکباد دی

خلیل احمد کی شادی شہناز کے ساتھ

نور محمد کی شادی نسرین کے ساتھ

شبیر احمد کی شادی سعیدہ کے ساتھ

مؤدبانہ اپیل

برائے سابق طلبہ وطالبات
مستری ہائی اسکول رتناگری

کوکن کے تاریخی شہر رتناگری میں تعلیمی امدادیہ کمیٹی، رتناگری، بمبئی کے زیر اہتمام ۱۹۶۰ء میں پہلا اردو ادارہ بنام نیشنل ہائی اسکول قائم گیا آج مستری ہائی اسکول کے روپ میں ہر سال سینکڑوں طلبہ وطالبات کو زیور تعلیم سے آراستہ کر رہا ہے۔

موجودہ حالات کے تقاضوں کو مدنظر رکھتے ہوئے نونہالانِ قوم کو صنعتی اور تکنیکی تعلیم کے مواقع فراہم کرنے کے مقصد سے کمیٹی ہذا نے مستری ٹیکنیکل انسٹی ٹیوٹ کا منصوبہ تیار کیا ہے جس کی تعمیر فی الحال ابتدائی مرحلے تک پہنچ چکی ہے۔

اس منصوبے کو پایۂ تکمیل تک پہنچانے کے لئے آپ تمام خواتین وحضرات سے پرزور اپیل کی جاتی ہے کہ آپ حتی المقدور مالی امداد فراہم کرکے تعلیمی ضرورت میں اپنا تعاون دیں۔

اپیل کنندہ

عبداللطیف حسین مقادم
صدر معلم
مستری ہائی اسکول۔ رتناگری
نقش کوکن

مضمون نویسی کے مقابلہ کا نتیجہ

آل کوکن اردو پرائمری اسکولوں کے درمیان امسال نقش کوکن ٹیلنٹ فورم کے زیر اہتمام مضمون نویسی کا مقابلہ رکھا گیا تھا۔
عنوانات تھے (۱) گیا وقت پھر ہاتھ آتا نہیں (۲) تندرستی ہزار نعمت ہے (۳) میرا وطن بھارت (۴) وہی لوگ پاتے ہیں عزت زیادہ۔ جو کرتے ہیں دنیا میں محنت زیادہ۔
درجہ پنجم تا ہفتم کے بچے اس مقابلہ میں شرکت کے مزاج تھے۔
آل کوکن تقریباً ۵۰ پرائمری اسکول سے صرف ۲۰ طلباء نے اپنے مضامین بھیجے تھے۔
کچھ بچوں نے اپنے مضامین بھیجے تو اس پر صدر مدرس کا تصدیقی ریمارک نہیں تھا۔ لہٰذا ایسے مضامین مقابلہ سے باہر رہے۔
تین ماہر اساتذہ نے مضامین کی جانچ کی اور درج ذیل طلبہ اول۔ دوم اور سوم نمبر کے حقدار قرار پائے انہیں انعام کی تقسیم اور ایک توصیفی سند بذریعہ ڈاک بھیج دی گئی ہے۔ انعام یافتہ طلباء کے نام اسطرح ہیں۔

انعام اول۔ محمد سرفراز پاشا۔ درجہ ہفتم
مجندار ہائی اسکول مہور ضلع رائے گڈھ

انعام دوم مینا ز اقبال کاسو۔ درجہ ششم
پرائمری اردو اسکول شیر گاؤں۔ رتناگری

انعام سوم۔ منظم آئی احمد درجہ ششم
حاجی داؤد امین ہائی اسکول کالسنہ۔ رتناگری

انتقال پر ملال

عبدالغفور ہرزک کا انتقال

موضع تول ضلع رائے گڈھ
کے جناب عبدالغفور غلام صاحب ہرزک
کا ۲۶ نومبر ۹۴ء کی شب میں حرکت
قلب بند ہو جانے سے انتقال ہو گیا
مرحوم ضلع رائے گڈھ کی معروف
شخصیتیں ایچ بی مقدم کے چچا اور
جناب عبدالرشید احسانے کے
خسر تھے۔ انتقال کے وقت ان کی
عمر ۸۲ سال تھی۔

دادا بھائی پٹیل مرحوم

گوونکوٹ کے بزرگ
سماجی کارکن اور سماج وادی نظریہ
کے حامل رہنما (دادو) دادا بھائی
پٹیل ۱۳ اکتوبر ۹۴ء کو کے ای ایم
اسپتال بمبئی میں جہاں وہ زیر علاج
تھے راہی عدم ہو گئے۔ رحلت کے
وقت آپ کی عمر ۷۴ سال تھی۔
مرحوم نیشنل ہائی اسکول سے
داپولی (جو ان دنوں اینگلو اردو
ہائی اسکول کے نام سے موسوم تھا)
کے سابق طالب العلم رہے ہیں۔
نقش کوکن
زمانۂ طالب العلمی میں ہی انقلابی ذہن
و دماغ تھا آپ نے تبلیغ تعلیم کو اپنی
زندگی کا نصب العین بنا لیا تھا جنگ
آزادی کے مجاہدین میں بھی آپ شامل
تھے اور اسی کے لئے قید و بند کی
صعوبتیں بھی برداشت کیں آپ کا جسد
خاکی ان کے وطن لے جا کر سپرد خاک
کیا گیا جلوس جنازہ میں ہندو مسلم
افراد شریک تھے۔

افسوس اس بات کا ہے کہ
۱۳ اکتوبر ۹۴ء کو رحلت پانے والے
اس مرد مجاہد کی خبر ہم جنوری ۹۵ء کے
شمارہ میں شریک اشاعت کر رہے
ہیں۔ اتنی دیر اس سے ہم بالکل بے خبر
تھے۔

داؤد بھالدرے کا انتقال

موضع سارنگ تعلقہ داپولی
ضلع رتناگری کے جناب داؤد ایوب
خان بھالدرے جو اے۔ بی۔ سی کمپنی
(بمبئی ہاربر) سے ریٹائرڈ ہو کر ٹرامبے
میں سکونت پذیر تھے، ۲ نومبر ۹۴ء
کی شب میں دل کا شدید دورہ پڑنے
سے راہی عدم ہو گئے۔ دوسرے روز
مہاراشٹر بند میں آمد و رفت کے وسائل
کی کمی کے باوجود جلوس جنازہ میں
کثیر تعداد میں لوگوں نے شرکت کی۔
پالی باڑہ (ٹرامبے) کے قبرستان
میں انہیں سپرد خاک کیا گیا۔

بھالجی پینڈھارکر کا دیانت

مراٹھی فلم انڈسٹری اور اسٹیج
کے مایۂ ناز اور بزرگ شخصیت بھالچندر
گوپال پینڈھارکر ۲۶ نومبر ۹۴ء کو
کولہاپور کے ایک پرائیویٹ نرسنگ
ہوم میں راہی عدم ہو گئے۔
مسٹر پینڈھارکر کو کئی وقاری
اعزاز بشمول دادا صاحب پھالکے
ایوارڈ "حکومت پناہ" اور راج ماتا
جیجا بائی ودھوت گوروی پرسکار
مل چکے تھے۔

ایوب موٹلیکر انتقال کر گئے

لوکھنڈی محلہ۔ ہرنئی تعلقہ
داپولی کے جناب ایوب موٹلیکر ۴ دسمبر
۹۴ء کو طویل علالت کے بعد ہرنئی
میں انتقال کر گئے۔ آپ داپولی۔
ایس۔ ٹی۔ ڈپو سے طویل عرصہ تک
وابستہ تھے۔
(مرسلہ پادسکر عبدالغنی)

ڈاکٹر افتخار احمد فخر کو صدمہ

شہر دھولیہ (مہاراشٹر) کے
نامور شخصیت پروفیسر افتخار احمد فخر

(سابق پروفیسر ایم جے کالج جلگاؤں)
کی رفیقہ حیات زبیدہ سلطانہ ۲۳ نومبر
۹۴ء کو بعمر ۶۵ سال رحلت فرماگئیں

لندن سے اموات کی خبریں

۱۔ جناب عبداللہ محمد صاحب انواری
متوطن ہرویت، تعلقہ شریوردھن
ضلع رائے گڈھ ۱۱ اکتوبر ۹۴ء کو
ضعیف العمری میں لندن میں انتقال
فرماگئے۔

۲۔ جناب محمود مقدم متوطن راجاپور
ضلع رتناگری ۱۴ اکتوبر ۹۴ء کو ۶۲ سال
کی عمر میں لندن میں رحلت فرماگئے
مرحوم دارالسلام سے اپنے لڑکے کے
یہاں لندن میں آئے تھے کہ عارضہ
گردے کے سبب ان کی موت ہوگئی
وہ اس مرض میں کافی سال سے علیل
بھی تھے

عبدالقادر بانگی کا انتقال

موضع سارنگ تعلقہ داپولی
کے ایک معمر شخص جناب عبدالقادر
محمد حسین بانگی جو نیول ڈاکیارڈ سے
ریٹائرڈ ہوکر واشی میں سکونت پذیر
تھے ۵ دسمبر ۹۴ء کی شام
ضعیف العمری میں راہی عدم
ہوگئے۔

نقش کوکن

مسز علی صاحب مقدم کا انتقال

جناب علی صاحب مقدم مرحوم
(سابق سکریٹری حکومت مہاراشٹر)
متوطن سیطوڑہ کی زوجہ محترمہ کا ۱۴
دسمبر ۹۴ء کو انتقال ہوا۔

ایک انگریزی مترجم قرآن کا انتقال

انگریزی کے فاضل مترجم قرآن
جناب عبدالکریم شیخ صاحب طویل
علالت کے بعد ۱۸ دسمبر ۹۴ء کو
اس دنیائے فانی سے رحلت فرماگئے
مرحوم ۷۳ سال کے تھے۔
مرحوم نے تفسیر دعوت القرآن
کا نہایت عام فہم انگریزی میں ترجمہ
کیا ہے۔

محمود محمد چوگلے کا انتقال

انجمن اسلام جنجیرہ ہائی اسکول
مروڈ کے سابق پرنسپل جناب محمود محمد
چوگلے ۷ دسمبر ۹۴ء کو اچانک حرکت
قلب بند ہونے کی وجہ سے اپنے گاؤں
ایہور مروڈ جنجیرہ میں انتقال کرگئے۔
مرحوم ایک اچھے استاد اور سوشل ورکر
بھی تھے گذشتہ سال نقش کوکن
ٹیلنٹ فورم نے ان کی پچیس سالہ
تدریسی خدمات کی قدردانی کرتے
ہوئے انہیں اعزاز سے نوازا تھا۔

محمد یوسف تاجی کا انتقال

معروف ماہر تعلیم جناب الحاج محمد یوسف
تاجی ۲۰ دسمبر ۹۴ء کو جدہ میں انتقال
کرگئے وہ ۸۵ سال کے تھے۔
موصوف شہر بمبئی کے کئی اردو
تعلیمی اداروں سے وابستہ رہے
ہیں۔ تاجی صاحب تاحال جدہ میں
انڈین ایمبیسی اسکول سے منسلک
تھے۔ اور وہیں وہ مالک حقیقی سے
جاملے۔
۱۹۷۶ء میں ایمبیسی اسکول جدہ
جانے سے قبل انہوں نے کئی سال
تک انجمن خیرالاسلام ہائی اسکول مدنپورہ
میں پرنسپل کے فرائض اداکئے۔
جامعہ ہدایہ جے پور اور یونیٹی ہائی
اسکول چلانے والی توحید ایجوکیشنل
سوسائٹی کاروار سے بھی منسلک رہے
ہیں۔ تاجی صاحب نے ساری عمر تعلیمی
مشاغل میں گذاری۔

نذیر کونڈکر کو صدمہ

مجگاؤں ڈاک بمبئی میں
ملازم جناب نذیر کونڈکر کے والد

عثمان کو نذکر متوطن کوٹندے تہ راجاپور
بروز سنیچر ۱۷ر دسمبر ۹۴ء کو طویل
علالت کے بعد اپنے گاؤں میں
انتقال کر گئے۔

(شریکِ غم مبین حاجی)

احمد کرنیکر کا انتقال

نیول ڈاکیارڈ بمبئی
میں برسرِ روزگار جناب احمد عمر
کرنیکر متوطن راجہ پور ضلع رتناگری
جو مختصر سی تعطیل پر اپنے گاؤں
گئے تھے سر میں سخت چوٹ آنے
سے ۲۰ر دسمبر ۹۴ء کو راہی عدم ہو گئے۔
(شریکِ غم علی میاں عباس کرنیکر)

احمد مقدم کو صدمہ

حاجی ایس ایم مقدم بانی
اسکول کھیڈ کے چیرمین جناب احمد
عبدالکریم مقدم کے بھائی سلطان
جو ریاض سعودی عربیہ میں ملازم
ہیں اور اپنی فیملی کے ساتھ سکونت
پذیر ہیں ماہ نومبر ۹۴ء کے آواخر میں
ان کی پانچ سالہ بچی نیہا پانچویں منزل
سے گر کر فوت ہو گئی پچھلے سال
بم.T.K.R کا ضلعی سطح کا مقابلہ
کھیڈ میں منعقد تھا جس میں جناب
احمد مقدم صاحب نے بھرپور تعاون
نصف نمرکر

دیا تھا لہٰذا اچلون سے ۴ر دسمبر ۹۴ء
کو واپسی پر بم.T.K.R کی ٹیم موصوف
کو پرسہ دینے ان کے دولت کدہ پہ گئی
تھی مگر وہ موجود نہ تھے۔

شمسی صاحب کو صدمہ

کوکن بنک کے سابق چیرمین
جناب علی ایم شمسی کی حقیقی خالہ
محترمہ رابعہ حسن میاں کرویکر متوطن
گورنگاؤں ضلع رائے گڑھ کا ۲۵ر دسمبر
۹۴ء کو انتقال ہو گیا۔

اکبر مقدم کو صدمہ

جناب اکبر سلیمان مقدم
متوطن سارنگ ضلع رتناگری کے
حقیقی ماموں جو کراچی پاکستان میں
میرین انجینئر تھے ۲۲ر دسمبر ۹۴ء کی
شب میں ناگہانی طور حرکت قلب
بند ہو جانے سے انتقال کر گئے۔

ابراہیم گھنسار نہیں رہے

جناب ابراہیم عبدالغفور
گھنسار متوطن کردہ تعلقہ داپولی
ضلع رتناگری (جو محسن اور مناف
گھنسار کے والد تھے) اور بائیکلہ بمبئی
میں قیام پذیر تھے وہ ۲۵ر دسمبر ۹۴ء
گزرکر شب میں اپنی رہائش گاہ پہ

انتقال کر گئے۔

شاکر سوپاروی کو صدمہ

مشہور شاعر و سماجی خدمت
گار جناب سوپاروی کے
سگے خالہ زاد بھائی محمد عباس
عبدالحمید کاسکر ۴۰ سالہ کا اچانک
حرکت قلب بند ہونے سے
۱۵ر دسمبر ۹۴ء کو فنہ پاڑہ باندرہ
میں انتقال کر گئے۔

ذیل سنگھ چل بسے

سابق صدر ہند گیانی ذیل
سنگھ جو ایک سڑک حادثہ میں
زخمی ہو کر ۲۷ روز سے چنڈی گڑھ
کے اسپتال میں موت و زیست
کی کشمکش میں تھے ۲۵ر دسمبر ۹۴ء
کی صبح دل کا دورہ شدید پڑنے
سے انتقال کر گئے۔
وہ ۷۸ سال کے تھے۔

مرحوم ایم ڈی نائیک کے نام سے ٹیلیفون بوتھ وقف

ناگپاڑہ حلقہ کے معروف سوشل ورکر لائق عبدالکریم قاضی کی کوششوں سے بمبئی سینٹرل کے چوراہے پر ایک ڈبل لائن والا ٹیلیفون رتناگری کے مشہور تاجر مرحوم ایم ڈی نائیک کی یاد میں ایک اپاہج جوان انیس احمد کو وقف کیا گیا جس کا افتتاح ۱۱ر دسمبر ۹۴ء اتوار کی صبح مرحوم کے صاحبزادے جناب رفیق نائیک کے ہاتھوں عمل میں آیا۔

آئیڈیل ایجوکیشن سوسائٹی رتناگری کے سکریٹری اور چیف ایگزیکیٹو افسر لائق قاضی۔ چیرمین جناب ایم آر ونو ایڈوکیٹ، میونسپل کونسلر جناب ناظم قاضی تعلیمی امدادیہ کمیٹی کے سکریٹری جناب محمود مستری جناب عبداللطیف محمد نائیک، ایڈوکیٹ اے وائی قاضی، مولانا فقیر محمد سید صاحب، مجگاؤں ایجوکیشن اینڈ ویلفیئر سوسائٹی کے سکریٹری جناب احمد قاضی، آئیڈیل سوسائٹی کے صدر جناب ایس اے قاضی اور شہر کی دیگر کئی شخصیتیں شریک تھیں۔

مولانا سید فقیر محمد صاحب کے خراج عقیدت اور ونو صاحب اور جناب ناظم قاضی کی تہنیتی تقریروں پر تقریب انجام پذیر ہوئی۔

(نامہ نگار محمود حسن قاضی۔ واشی)

Dr Shahin d/o Mohd Hanif Ebrahim Bape got married with Dr Mukhtar Ali s/o Shawkat Ali Dalvi on 11th December 1994 at Thane

Kamaluddin s/o Mrs Abidabi Fakhruddin Kazi got married with Shahnaz d/o Mr Abdul Sattar Kadiri on 11th December 1994 at Mumbra Dist Thane

Mehboob Parker s/o Mohd Ali Parker got married with Shahin Dawre d/o Ab Mehmood Dawre on 28th Dec 1994 at Khed

OBITUARY

Khatija Ali Saheb Mukadam, Chairman Mistry High School, Member of Talimi Imdadi Committee & mother of Iqbal Mukadam Passed away on 17th December 1994 at the age of 75 Her husband Rtd Deputy Sect of Maharashtra died six months back

Ab Karim Shaikh Saheb passed away on 18th December after a long illness at the age of 73

Usman Kondkar f/o Nazir Usman Kondkar (Mazgaon Dock) passed away on 17th Dec 1994 at Rajapur

Ahmed Umar Karnikar passed away on 20th December 94 at Rajapur Dist Ratnagiri

Abdul Gafoor Gulam Saheb Hoorzuk passed away on 26th November 1994 at the age of 82

VANCANCIES FOR MUSLIM ACADEMIC STAFF IN INTERNATIONAL ISLAMIC UNIVERSITY, MALAYSIA

Minimum Requirements Ph D preferbly with experience as Assistant, associate or full professor Fluency in English is required as all classes, apart from some Islamic subjects, are conducted in English and even in such cases ability to communicate in English is an advantage Various vacancies are there to be filled

For vacancies in the Department of English Language and literature, Non-Muslims may also apply For details please contact Dr Abdul Hamid Abul Sulayman, Rector, International Islamic University P O Box 70, Jalan Sultan, 46700 Petaling Java Selangor Darul Ehsan, Malaysia, Fax -60-3-7579598

E. AFRICA NEWS BY SHAIKH ISMAIL

WEDDING Shakel Ahmed Son of Mr Kassam Khambiye got married with Shazia d/o Mr Ismail Bigba in Nairobi on 4th December 1994

OBITUARY Mr Abdul Aziz Mukri Passed away in Mombasa on 11th October 1994, at the age of 75

S. AFRICA NEWS BY A.C. PANGARKAR

Nisar Ahmed son of A C Pangarkar of Capetown Passed with flying colours in graduation of Business Science N K Congratulates him on his success

WEDDING Mohammed Nasir s/o Dr Y S Jaffer (N K Patron) got married with Muhammedi Begum d/o Mrs Rukoya Bibi on 18th Dec 1994 at Cape Town

OBITUARY Shaikh Mahmood Survey (N K Patron) passed away on 19th November He was the founder member & treasurer of Bazme Adab, Cape Town He was taking keen interest in Islamic & Dawa work His Children are in medical profession

Mr Abdullah Parkar, the owner of Atlas Trading Co in Cape Town passed away on 12th December 1994 at the age of 80 years

UK NEWS BY IBRAHIM BAGHDADI

OBITUARY Abdulla Mohd Saheb, Anwan, Harvet, Tal Shrivardhan, Dist Raigad passed away on 11th October 1994 at London UK

Janab Mehmood Mukadam, Rajapur, Dist Ratnagiri passed away on 14th october 1994 at London UK at the age of 62

Abdul Razzaq Sharif Goregaon Tal Mangaon, Dist Raigad passed away on 16th November at Bermingham UK at the age of 50 years

---

We (God Almighty) did not create the Heavens and the Earth , and all between them merely in (Idle) sport we created them not except for just end but most of mankind do not understand (Holy Qur'an 44 38-39)

Allah is he who has subjected to you the sea, that you may sail your shilps through it by his command, that ye may seek of his bounty and that ye may be grateful And he has subjected to you all that is in the heavens and on Earth as from himself behold, in that are signs indeed for a people who reflect. (Holy Quran 45·12-13)

Xaviers College of Bombay The key-note Address was given by H E Khosrow Reza Zabeh Consul General of I R of Iran

IDRAAK NEWS

IDRAAK Pvt Ltd is a non-political, non-affiliated organisation It is committed to furthering the cause of secularism and communal amity Its central activity is the establishment of a resource base to record, analyse and disseminate information pertaining to various secular issues From time to time it also organises discussions on current topics related to its areas of interest Recently a public disscussion was organised on 'Protection of Women's Rights in Marriage' on November 26, 1994 at Rama Watumulla Hall, K C College, Bombay 400 020 Dr Tahir Mahmood, Dean, Faculty of law, University of Delhi Maulana Majahidul Islam Qasmi, General Secretary, Milli Council & Chief Qazi, Imarat-e-Shariah, Bihar & Orissa & others were on the panel of experts of the disscussion Justice M M Kazi Dr Zakir Naik of IRF & others spoke on the occasion Tel 604 51 54

ANJUMAN-I-ISLAM V.T. BOMBAY :

Cultural Programme & the prize distribution function of Anjuman-I-Islam Saif Tyabji Girl Secondary & Primary school & Jr College of Arts & Science, Bombay-8 was held on 20th December 1994 Smt Nirmala Samant Prabhavalkar, Mayor of Bombay was the Chief Guest & Dr M Ishaw Jamkhanawala presided over the function

The Annual Day function of Anjuman-I-Islam Girls' High School & Junior College of Science & Commerce Bandra (W), Bombay was held on 22nd December 1994 Dr M Ishaq Jamkhanawala presided over the function while Janab Majrooh Sultanpuri was the Chief Guest Mrs Latifa Jamkhanawala gave away the prizes

On Nov 26th Advocate Rafique Dada was felicitaed by the Anjuman-I-Islam on his being appointed as Attorney general of Maharashtra by the Govt of Maharashstra Dr Jamkhanawala presided over the function Many prominant citizens including Justice M M Kazi praised the activities of Rafique Dada Rafique Dada's humorous & thought-provoking talk in the end was appreciated by the distinguished audience Dinner was served after the function

INAUGURATION OF TELEPHONE BOOTH

Inauguration of a Telephone Booth at Babu Genu Market compound, Near Pump Room Dockyard Road opp Mazgaon Dock Bombay - 10 was held on 30th November 1994 The Beneficiary of this booth is Mr Anwar Navlekar

WEDDINGS

Hameeda d/o Haji A Razzak Ismail Kalsekar (patron of Naqshe Kokan) got married with Riyazul Haji s/o Mr Moinul Haq Chowdhary (N K Patron) on 27th December 1994 at Bombay

Siraj s/o of Mazharul Haq Chowdhary got married with Tabasoom d/o Syed Ishtiaque Ahmed on 27th Dec 1994 at Bombay

Dr Shenaz(B U M S)s/o Mubarak Kapadia(Editor of Naqshe Kokan)&Iqbal Kapadia & daughter of Rabia Kapidia got married with Dr Siraj Akhtar (MBBS) s/o Mr Abdul Karim Reshamwala on 24th December at Vashi, New Bombay

Simin d/o Dr Nasir Fulara got married with Dawood s/o Haji Yunus Nilakhawala on 24 Dec 1994 at Bombay

Salim s/o Mr Issa Jamal Shah got married with Yumna d/o Mr Riazat Hussain on 19th Dec at Bombay

Nazim Ahamad s/o Sayed Faqir Mohd (N K Patron)got married with Yasmeen d/o Late Munshi Abdul Raheem on 25th December 1994 at Bhaynder, Thana,

Dilnawaz (B Sc DMLT)d/o Smt Aminabi Aminsaheb Khatib got married with Iqbal s/o Ahamad Husain Khot on 18th December 1994 at Makhjan, Dist Ratnagiri

Rizwan s/o Dr A Shakoor Kadri(N K Consultant)got married with Fehmina d/o Naimkhan on 9th December 1994 at Bombay

share in the open competition The Muslim Community, therefore, is likely to fall further behind in the race Unless, as a community, it enjoys the benefit of Reservation, in proportion to its population and its level of backwardness

It is time to press for a uniform dispensation for the Muslim community throughout the country For this, the Muslim community has to take the initiative to place its case before the people, specially the ingelligentsia, the governments and the political parties that urgent and effective measures be taken, in the national interest, for its progress, including reservation in public employment and higher education, in order to enable it to play its due role in the process of development

The Association looks forward to sharing, valuable contribution, suggestions and information from the public

ANNUAL FUNCTION OF NKTF

The Annual Function of NKTF will be held on 15th January 1995 at Dawoodbhoy Fazalbhoy Hall, Khadak, Bombay Mr P A Inamdar, Business magnet & gret social & religious leader of muslims of Pune has kindly consented to preside over the function Capt F M Mistry will be the Chief Guest & Dr M Q Dalvi (United Nation's Chief Transport Policy Advisor) will be the Guest of Honour You all are invited for the function

B.U.'S URDU DEPARTMENT

Department of Urdu of Bombay University held a Symposium on Contribution of Pandit Setumadhavrao Pagdi to Urdu-Marathi Literary Exchange,' on 20th December 1994 Dr S D Karnik inaugurated the Symposium & Dr Rafiq Zakaria presided over the inaugural session The key-note address was given by Dr Y D Phadke The symposium was compered and organised by Dr Y A Agaskar, Ag Head, Department of Urdu

HONOUR TO PROF.MOHD. RAFI

Prof Mohammed Rafi Sayyed, Head of the Geology Department, Poona College, Pune has been recently elected to the New York Academy of Sciences as active member

The Academy founded in 1817 is a society of distinguised international scientists, including over [illegible] Nobel Laureates

Prof Sayyed is actively engaged in geological research for his doctoral thesis under joint supervision of Dr. D N Patil (University of Poona) and Prof S.N. Rajaguru (Deccan College) He is also the secretary of the Muslim Association for the Advancement of Science, Maharashtra Chapter

JAMEA ISLAMIC ISHAATUL - ULOOM

As-Salam Hospital at Jamea Islamia Ishaatul-Uloom, Akkalkuva, Dist Dhule was inaugurated by Hon Dr Abdul Razzaque Shaikh on 11th Dec & Masjid-E-Zaiytoon was inaugurated by Hon Jb Siraj-Ul-Hasan on 12th December Hon Alhaj Lal Mohammed Pathan presided over the programme The programme was sponsored by American Red Creascent and Az-Zaiytoon Foundation and Trust, Inc New Jersy - 07631 Maulana Gulam Mohd Vastanvi is the Director of Jamea Islamic Ishaatul - Uloom

JANJIRA-MURUD

Jamatul Muslimin & Bazm-E-Millat Mohalla Bazaar, Janjira-Murud held Natiya & Elocution Competition on Prophet Mohammred [S A] & prize distribution function on Sunday 4th December 1994 Maulana Safiqur Rehman Quasimi presided over the function & Maulana Abdus Salam Naje was the Chief Guest

ANJUMAN-E-ISLAM JANJIRA HIGH SCHOOL

Silver Jubilee celebration of Anjuman-E-Islam Janjira High school Mhasla, Dist Raigad was held on 18th Dec 1994 Mr Salim Zakaria was the Chief Guest & Gulam Mr Mohd Peshimam presided over the function

WOMEN'S DAY

A seminar on womens day was organised by Culture House Islamic Republic of Iran on the occasion of the Birth Anniversary of Hazarat-E-Fatema Zahara Daughter of Prophet Mohmmed (s a w s) on 23rd November 1994 at Department of Islamic Culture, St

with nature so as to explore its vast potential for the material and spiritual prosperity and progress It is this awareness that MAAS strives to inculcate in the young generation to ward off any conflict in the muslim psyche and introduce an element of religious sanctity for the study of science

Dr Wasim Ahmad (Zoology Department, Aligarh University) was honoured with the "Young Muslim Scientist Award 1993" for Life Sciences The award carries a certificate and a sum of Rs 10 000 The Best Paper Awards in Life Sciences went to Dr Khan Aftab Rashid (Zoology Department, Aligarh Muslim University), Dr U Shameem (Zoology Department Andhra University, Vishakhapatnam) and Dr Saad Tayab (Institute of Biotechnology Aligarh Muslim University) The Best Paper Award in Physical Sciences were received by Dr Abdul Bari (Jadavpur University Calcutta) Dr Pushkin M Qureshi (Aligarh Muslim University, Aligarh) and Dr M Yasin (I I C T Hyderabad)

Dr Ghyasuddin Shaikh, President, Maharashta Chapter of MAAS, proposed a vote of thanks Reported by Dr Rafique Sarkhawas Secretery, MAAS 1013/2 Nana peth padamjee Road Pune

NEWS

MR. JUSTICE A.M. AHMADI, THE NEW CHIEF JUSTICE OF SUPREME COURT OF INDIA.

In the long tradition of judicial excellence at the hightest level, the name of Hon ble Mr Justice Aziz Mushhabar Ahmadi, the newly appointed twenty sixth Chief Justice of India must stand out prominently His has been a larger career spanning four decades marked by historic judgements bringing to mind the age old dictum of Justice for all' Hon ble Chief Justice Mr Ahmadi who was sworn in on Tuesday October 25th 1994 would have to give top priority to keep up the vigil on the human rights cases Born on March 25, 1932 in the 'Diamond City' of Surat in Gujrat Mr Justice Ahmadi learnt the basics of legal profession at his home itself His father Mr M I Ahmadi who was a judicial officer in the former Bombay Judicature, has been a continuous source of inspiration towards shaping & honing his career in the legal profession

U.K. LOTTERY TO YOUTH FROM KOKAN

Mr Mukhtar Mohidin hailing from Mhasla, Dist Ratnagiri won the 17 8 million pounds national lottery in Great Britain last month It means he will get Ninety crore Indian Rupees But what of the response of the section of the Muslim Clergy that this money is haram because it was won through gambling Basharat is non commital and many others are pessimistic 'I doubt if he will be allowed to use the money', says Shaz Vohra, a 20 year old doubtfully After all it is tainted according to our religion Mukhtar says ' No Problem'

EDUCATION AND EMPLOYMENT OF MUSLIMS

Association for Promoting Education & Employment of Muslims has been formed in Dehli through good offices of Mumtaz Ahmad Khan Saiyed Hamid & Sayed Shahabuddin The address of the Association is 14 Janpath, New Delhi 110001 The Muslim community of India, taken as a whole is eductionally economically and socially backward The statistics collected by the High Power panel under Dr Gopal Singh in the early 80's fully support this perception According to the sample survey carried out by the N S O and N P E the Muslim community has been described not only as a backward but as a deprived community It has few professionals like architects lawyers, doctors & chartered accountants in its ranks It is underrepresented pratically in all legislatures central or state It hadrly figures in the judiciary And what is worse, its educational & economic status & therefore, its social status are steadily going down in a relative sense, as the country moves forward For the present the community and specially the youth are in a state of frustrtion and demoralisation

Since the Muslim OBC's have been brackettd with relatively advanced non-Muslim OBC's, they are not likely to receive their due share, even in this limited competition, just as they have failed to get their due

"O Mankind most certainly, It is we (God Almighty) Who have created you all from a single (Pair) of a male and a female, and it is we who have made you into nations and tribes, that ye may recognise each other(not that ye may dispise each other).Verily,the noblest of you in the sight of ALLAH is (he who is) the most righteous of you".
(HOLY QUR'AN 49 13)

NAQSHE KOKAN
English Supplement

Editor Dr Abdul Karim Naik
Associate Editors F M Mistry, & Ajaz Malik
Sub-Editor I Patni
Consultant Editor A kays

NAQSHE KOKAN WISHES A VERY HAPPY NEW YEAR TO ALL ITS' READERS

EDITORIAL

SCIENCE MAKES LIFE COMPLEX: DR. QASIM

Bombay Instead of making human life simpler and easier, scientific progress has made it rather more complex as man can not think of going ahead in the today's world without benefitting from the products of scientific investigation, said Dr S Z Qasim, Member, Planning Commission, Govt of India He was speaking at the award distribution ceremony for young muslim scientists The function was organised by the Muslim Association for the Advancement of Science (MAAS) to honour and encourage the young scholars engaged in the studies in Science Dr Qasim revealed that according to the recent survey the rate of drop out among muslim students is alarming as only 5% of the muslim boys and less than, 2% of the muslim girls enrolled for primary education reached the level of matriculation This grave situation needs to be taken care of, by the relevant organisation, he urged

Dr Abdul Karim Naik, Convenor of the function welcomed the guests and referred to the false religiosity which stands in the way of scientific advancement and reasoning Islam, he said, not only subscribes to reason, experimentation and observation but also urges men of wisdom to rely on definite knowledge rather than heresay. In support of his contention quoted a series of verses from the Qur'an.

Dr M Rafique Sarkhawas, Secretary General of MAAS, highlighted the various activities of the association that are aimed at promoting science and scientific temperament among muslims

Dr A N Prasad, Director, Bhabha Atomic Research Centre, the Guest of Honour, elucidated the social relevance of science and technology education. Referring to the hazardous impact of the technological progress on enviornment, values and natural resources he advised on cultivating a more meaningful and responsible science that may lead to an integrated development of human personality and promotion of good values The global enviornmental decline necessitates exploring new trends and methods of researching science and technology, he said

Dr Virendra Singh, Director, Tata Institute of Fundamental Research, was also the guest of honour Referring to the profound contribution of muslims to science, he held that even the so called Western Science is based much on works carried out earlier by Arabs, Indians, Chinese and Greeks Unfortunately modern science came to India with the British rulers Thus science became "foreign" and anti-science became "national" This misunderstanding hampered the scientific growth in the Indian sub-continent He stressed that from 7th to 12th century each and every leading scientist of the world for every 50 years span revived in Muslims, he said

Dr M Zaki Kirmani, Vice President of MAAS, referred to the "traditional" and "progressive" mentality of investigation The traditional approach describes the mentality of traditional people or religious communities This outlook is unitive and promotes knowledge not only of the outer world but also of the inner self The progressive approach on the other hand looks exclusively outwards, i e towards the enviornment This outlook is separative, held by Dr Kirmani

Prof Moin Farooqui, President of MAAS emphasised that the Holy Qur'an contains hundreds of verses which urge men of intellect and wisdom to interact

نقشِ کوکن ٹیلنٹ فورم

کچھ باتیں : کچھ یادیں

۱۹۶۴ء میں عالیجناب پروفیسر اے اے قاضی صاحب کی سربراہی اور پروفیسر ڈاکٹر عبدالحی رضا صاحب کے تعاون سے نقشِ کوکن ٹیلنٹ فورم کا اجراء عمل میں آیا۔ مگر ایک دو پروگراموں سے زیادہ یہ آگے نہ بڑھ سکا کیونکہ سنہ ۸۳ء میں ادارہ نقش کوکن کے ایک دیرینہ ہمدرد مخلص و مہربان جناب عبدالشکور رہرزک المتخلص قیس متوطن ہرکول تعلقہ مانگاؤں۔ ضلع رائے گڈھ۔ افریقہ سے ہندوستان آئے تھے تو آپ نے نقش کوکن ٹیلنٹ فورم کے ذریعہ طلباء و اساتذہ کی ہمت افزائی اور قدر افزائی کا پروگرام تیار کیا۔ عالیجناب ابراہیم سند ملکہ صاحب اس کے معتمد چنے گئے۔

اور تب سے فروغِ تعلیم کی کوششوں کو اپنا نصب العین بنائے اور ہر سال اس میں نئی نئی سرگرمیوں کا اضافہ کرتے ہوئے ہم خدمت کے ۱۲ ویں سال میں پہنچ گئے ہیں۔ ہمارے قارئین و ناظرین اور تقسیم انعامات کے جلسوں کے حاضرین نے دیکھا ہے کہ علم دوست حضرات نے ٹیلنٹ فورم کی سرگرمیوں کو اس قدر پسند فرمایا کہ جلسۂ تقسیم انعامات میں مخیر حضرات نے اگلے سال کے پروگرام کی کفالت اپنے ذمہ لینے کا اعلان فرمایا۔ اور اس طرح آج تک یہ Sponsore پروگرام جاری ہیں

نقش کوکن ضمیمہ

عوام الناس اور بالخصوص علم دوست مخیر حضرات کی سرپرستی نے ہمارے بھی عزائم بلند کئے اور ہم نے ہر سال اپنی سرگرمی میں ایک نئے پروگرام کا اضافہ کیا۔ اولاً مضمون نویسی کے مقابلے سے شروع ہونے والی سرگرمی میں دوسرے ہی سال کوکن میں اردو ذریعۂ تعلیم کے جاری ہائی اسکولوں سے S.S.C میں کامیابی کے نتائج حاصل کئے گئے اور ذہین ماہرین تعلیم کی نگرانی میں ہر مضمون کا بہترین مدرس چن کر انہیں انعام دینے کا سلسلہ شروع ہوا۔ نتیجہ میں کوکن کے اساتذہ کی کارکردگی جو متعلقہ ادارہ اور انتظامیہ کے سربراہوں سے ہی دادِ تحسین پاتی تھی۔ عوام الناس کی نظر میں آگئی اور پورے کوکن خطہ میں ان کی قدر افزائی ہونے لگی۔ اس طرح موصولہ نتائج کی بنیاد پر کوکن بھر میں کسی مضمون میں سب سے زیادہ نمبر حاصل کرنے والے طالب علم کو انعام دیا جانے لگا۔

۳ تیسرے سال فورم نے ان اساتذہ کو یاد کیا جنہوں نے درس و تدریس میں ۲۵ سال عرق ریزی کی اور فی الوقت پرنسپل کے عہدہ پر فائز ہیں۔ ہمارے جلسۂ تقسیم انعامات و اعزازات میں انہیں مدعو کرکے ان کا استقبال کیا جانے لگا اور یہ سلسلہ ہنوز جاری ہے۔ چوتھے سال ہم نے مجموعی نمبرات کی بنیاد پر پورے خطۂ کوکن میں سب سے زیادہ نمبر پانے والے طالب العلم اور طالبہ کو انعام دینا شروع کیا۔

پانچویں سال آل کوکن تقریری مقابلوں کا انعقاد عمل میں آیا یہ جانتے ہوئے کہ کوکن کے طول و عرض کے ہائی اسکولوں سے بچوں کو بمبئی بلانا مشکل تھا اس میں تعاون نہ ملتا لہٰذا ہم نے کوکن کے چاروں اضلاع (رتناگری، رائیگڈھ

مالے گڈھ، سندھودرگ اور تھانہ) کے لئے مختلف ومتعدد مراکز قائم کئے اور ضلعی سطح پر ہونے والے ان مقابلوں میں فائنل مقابلہ کے لئے مقررین کا انتخاب شروع کیا پھر ان منتخبہ مقررین کو بمبئی بلاکر فائنل مقابلہ میں سے آل کوکن بہترین مقرر کا انتخاب کیا اور انہیں انعام واسناد دے کر قدر افزائی کی۔

۶۔ چھٹے سال ہماری کوشش رہی کہ ہر تعلیمی ادارہ اپنے طور پر رواں سال کا بہترین استاد منتخب کرے تاکہ ہم انہیں اپنے جلسۂ اعزاز میں ان کا شایانِ شان استقبال کر سکیں۔ اس کوشش کی پذیرائی ہوئی مگر مقامی طور پر اس میں کچھ الجھنیں سامنے آئیں یہ سلسلہ بند ہوگیا۔

فورم کی متذکرہ بالا سرگرمیوں کو لوگوں نے اس قدر پسند فرمایا کہ اب کئی تعلیمی ادارے اپنے اپنے حلقہ میں اس طرح کی سرگرمیاں جاری کرتے جارہے ہیں۔

۷ ویں سال ہم نے جنرل نالج کے مقابلے شروع کئے اردو ہائی اسکولوں کے لئے یہ ایک انقلابی قدم تھا۔ طلباء میں چھپے ہوئے جوہر کا یہ بالمشافہ اظہار تھا اس کی خوب پذیرائی ہوئی۔ طلبہ نے اساتذہ نے بلکہ عوام الناس نے اسے پسند فرمایا۔

۸ ویں سال ہم نے ایک اور سرگرمی کا اضافہ کیا تو انگریزی زبان دانی کے مقابلے کے نوریٹرمس میں آئی۔ اردو ... اسکولوں ... بیسک انگلش سے کما حقہ واقف ... الحمد اللہ اس کوشش کو بھی خوب ... انگریزی کا معیار بلند کرنے کی راہ میں یہ کوشش بھی معاون ثابت ہوئی۔

ریاضی کا مضمون کچھ بچوں کو مشکل معلوم ہوتا ہے حالانکہ یہی ایک مضمون ایسا ہے جس میں بچے زیادہ سے زیادہ نمبر حاصل کر سکتے ہیں۔ بچوں کے دلوں سے اس مضمون کا خوف مٹانے اور اس مضمون میں ان کی دلچسپی بڑھانے کے لئے نئے انداز میں ہم نے ریاضی کے مقابلے ۱۹۹۳ء میں شروع کئے فورم کی سرگرمیوں کا نواں سال تھا بیس بیس سکنڈ میں بچے ریاضی کا سوال کیوں کر حل کر سکتے ہیں یہ دیکھنے کے لئے تمام مراکز پر تعلیم وتدریس میں دلچسپی رکھنے والے حضرات کی خاص تعداد شریک محفل رہی۔ بچوں اور اساتذہ نے بھی بھرپور تعاون دیا اور الحمد اللہ ہماری یہ کوشش بھی کامیاب ہوئی ہے۔ ۱۹۹۴ء ہماری سرگرمیوں کا دسواں سال تھا اور جوں جوں ہماری کارگذاریوں کی خبریں پھیلتی گئیں خیر خواہوں نے بھی دست تعاون دراز کیا اور ہمارا خواب شرمندۂ تعبیر ہوا ہماری دیرینہ آرزو پوری ہوئی جب ہم نے ہر ہائی اسکول میں اول آنے والے طالب العلم یا طالبہ کی ہمت افزائی کی اس کے کامیابی کی ستائش کی اس سلسلہ میں پچھلے سال جناب اقبال کاپڑے صاحب نے بچوں کو انعام بہم پہنچایا اور امسال حافا بانسٹ اینڈ کرین کے ڈائرکٹران نے انعام دینے کے لئے رقم مہیا کی۔

لوگوں کے پیہم اصرار پر ہم نے اپنا حلقۂ عمل کوکن سے بڑھا کر بمبئی عظمیٰ اور اس کے مضافات تک پھیلایا۔ بمبئی میں ۲۳ اور مضافات میں ۲۳ اردو ہائی اسکول ہیں مگر ہماری حیرت کی انتہا نہ رہی جب ہمارے پانچ ہائی اسکول ہی مقابلے میں شریک ہوئے دس سالوں کے بعد یہ پہلا جھٹکا تھا جس کو ہم ہمت شکن کہہ سکتے تھے مگر ہم نے ہمت نہیں ہاری بلکہ شہر

اور مضافات کے سبھی ۷۶ ہائی اسکولوں کو بیک وقت شریک مقابلہ کیا۔

دس سالوں تک اردو ذریعۂ تعلیم کے ہائی اسکول ہی ہمارے پیشِ نظر تھے۔ کوکن کے ہائی اسکولوں میں ہمارا شاندار استقبال بھی ہم نے دیکھا اور شہر بمبئی کے اردو اداروں کی سرد مہری بھی مگر بقول شاعر ؎

میں کہاں رکتا ہوں عرش و فرش کی آواز سے
مجھ کو جانا ہے بہت اونچا حدِ پرواز سے

امسال سنہ ۹۴ء میں ہم نے اردو کے پرائمری کے اسکولوں کو بھی اپنا مطمحِ نظر بنایا ان کے درجۂ پنجم تا ہشتم کے بچوں کے درمیان مضمون نویسی اور جنرل نالج کے مقابلے منعقد کئے اور الحمدللہ ہمیں توقع سے زیادہ اس میں کامیابی نصیب ہوئی ہے۔ یقیناً یہ ہمارے بہی خواہوں کی دعائیں، تعاون اور اللہ رب العزت کی کرمفرمائی کا نتیجہ ہے۔

آئندہ سال یک بابی ڈراما مقابلوں کی تجویز بھی زیرِ غور ہے۔ اللہ کارساز ہے دیکھیں کیا ہوتا ہے۔

★ جو شخص احسان کرتا ہے اسے چپ رہنا چاہیئے لیکن جس پر احسان کیا گیا ہو اسے بولنا چاہیئے۔ ۔ ۔ ●●

تقسیمِ انعامات کے جلسہ میں

طلباء اور اساتذہ کا حاضر ہونا کیوں ضروری ہے

N.K.T.F. ہر سال بڑی عرق ریزی اور محنت شاقہ کے بعد موصولہ نتائج کی بنیاد پر بیسٹ ٹیچرز اور بیسٹ اسٹوڈنٹ کا انتخاب کرتا ہے یہ منتخبہ اساتذہ اور طلبہ ہر طرح سے عزت افزائی، قدر افزائی اور ہمت افزائی کے مستحق ہیں لہٰذا انہیں سالانہ جلسۂ اعزاز و تقسیم انعامات میں جہاں تعلیمی دنیا کی ممتاز شخصیتیں اور علم دوست حضرات، تعلیمی اداروں کے عہدیداران و منتظمین شریک ہوتے ہیں معزز مہمانوں کے ہاتھوں انہیں ایک یادگاری مومنٹو نقد رقم اور سندِ امتیاز پیش کرتا ہے یہ اشیاء ہدیۂ تبریک ہیں جو انکی حاضرین پر ہی پیش کرنے میں لطف ہے، رونق ہے یہ مقابلہ کا انعام نہیں جو صاحب اعزاز کی عدم موجودگی کی صورت میں ہماری طرف واجب الادا رہے لہٰذا ہماری درخواست ہے کہ صاحبانِ اعزاز آئیں اور ہمیں انکی خدمت کا موقع عنایت فرمائیں۔

N.K.T.F.

وہ جن کے فیض سے فورم کی شمع روشن ہے

ڈاکٹر عبدالکریم نائیک   جناب ابراہیم سندیلکر

(چیئرمین)   (سکریٹری)

جناب ایچ بی مقدم ۔ کیپٹن فقیر محمد مستری ۔ جناب مبارک کاپڑی

(چیف کوآرڈینیٹر)   (چیف آرگنائزر)   (چیف ایڈوائزر)

جناب غنی غازی   جناب داؤد عبدالکریم چوگلے

کوآرڈینیٹر)   (کوآرڈینیٹر)

کوآپٹیڈ ممبرز

پرنسپل این اے واحد (دائے گڈھ)   جناب محمد علی مقدم (سعودی عربیہ)

محترمہ نیلم فضل ماسٹر (بمبئی)   جناب عبدالمجید مجگاؤنکر (رتناگری)

معاونین

جناب عبدالمطلب پٹوی   جناب ندیم علی صالح   جناب مبین منیار

N.K.T.F کے رفقاء کار

محترمہ پرنسپل رشیدہ قاضی   پروفیسر محمد علیم نخارے   جناب شرف کمالی

پرنسپل خلیق الرحمٰن   ڈاکٹر عبدالشکور قادری   جناب انجم عباسی

محترمہ عظمیٰ ناہید   محترمہ رقیہ نائیک   محترمہ رخسانہ چوگلے

جلسۂ تقسیم انعامات کے صدر

پونہ کی علم دوست شخصیت

پی اے انعامدار

سماجی اور تعلیمی میدان میں پی اے انعامدار کافی سرگرم ہیں۔ پی اے انعامدار کی مقبولیت اور ان کے متعلق لوگ کیا سوچتے ہیں یہ جاننے کے لئے ہم نے متمول خاندانوں کے باشعور افراد سے دریافت کیا تو ان کا کہنا تھا کہ پی اے انعامدار صاحب نے مختصر وقت میں محنت و لگن سے یہ ثابت کر دیا کہ اگر ان جیسے دس بارہ سماجی کارکن ہماری قوم کو اور نصیب ہوں تو نقشہ ہی بدل جائے

(۱) مہاراشٹر اسٹیٹ مائناریٹی کمیشن بمبئی کے رکن ہیں (۲) مہاراشٹر کاسموپولیٹن ایجوکیشن سوسائٹی پونہ کے صدر ہیں (۳) ان کا اپنا ایک ایجوکیشن ٹرسٹ ہے جس کے وہ صدر ہیں (۴) لسانی و دینی اقلیتی ایجوکیشن انسٹی ٹیوشن پونہ کے بھی صدر ہیں (۵) دی مسلم کوآپریٹیو بنک کے چیرمین ہیں۔ (۶) پرد موٹرس اینڈ بلڈرس ایسوسی ایشن آف پونہ کے نائب صدر ہیں۔

اس کے علاوہ حاجی غلام محمد اعظم ایجوکیشن ٹرسٹ پونہ کے ٹرسٹی۔ مہاراشٹر میڈیکل ایجوکیشن اینڈ ریسرچ سینٹر بورڈ پونہ گولڈن جوبلی ایجوکیشن ٹرسٹ اور یتیم خانہ و مدرسہ انجمن خیر الاسلام بمبئی کے بھی ٹرسٹی ہیں۔

نقش کوکن ضمیمہ

آپ نے بیجاپور اور گلبرگہ میں تعلیم حاصل کی اور شیواجی یونیورسٹی سے بی اے آنرز کے ساتھ کامیاب کیا۔ چودہ سالوں تک سرکاری نوکری میں رہے پھر اسے خیرباد کہہ کر تعمیراتی شعبہ میں اپنا کاروبار شروع کیا اور اپنی خداداد صلاحیت سے قلیل سے عرصہ میں پونہ میں صف اول کے پرد موٹر بلڈر کی حیثیت سے نام پایا اور اسی لئے اس ایسوسی ایشن کے اب نائب صدر منتخب ہوئے ہیں۔

پی اے انعامدار کا اقلیتوں بالخصوص مسلمانوں کی پسماندگی اور اس کے تدارک کا اپنا الگ نظریہ ہے۔ ان کا دعویٰ ہے کہ مسلمان پہلے اقتصادی طور پر مستحکم ہو جائے۔ وہ کہتے ہیں کہ اقتصادی پوزیشن مستحکم کرنے کے لئے مسلمانوں کم از کم بیس سال تک سیاست سے الگ رہنا چاہئے۔ پارسیوں اور بوہروں کا ایک فیصد طبقہ بڑی مشکل سے سیاست کے دلدل میں پھنسا ہے۔ انہوں نے کہا کہ مسلمانوں کے پاس مہاراشٹر میں انگلیوں پہ گنے جانے والے لائق اسمبلی ممبران ہیں پھر بھی کسی ایک مسئلے پر ان میں کبھی اتحاد نظر نہیں آیا اور نتیجہ میں مسلمانوں کی آواز صدا بصحرا ثابت ہوتی ہے۔

پیر پاشا حسین عبد الرزاق المعروف پی اے انعامدار کو سیاست سے کوئی دلچسپی نہیں وہ تعلیمی میدان میں کام کرنا اور کروانا چاہتے ہیں۔ پی اے انعامدار کو ان لوگوں سے سخت نفرت ہے جو اقتصادی طور پر خود مضبوط نہیں ہیں لیکن سیاست کے دلدل میں اپنی زندگی گزار دیتے ہیں۔ ایسے لوگوں کو چاہئے کہ پہلے وہ خود مضبوط ہو جائیں پھر سیاست میں سرگرم ہوں

ایسے لوگوں کا بڑھاپے میں بہت بُرا حال ہوتا ہے۔

اپنے مخالفین کے الزامات سے متعلق وہ کہتے ہیں کہ میں اپنے مخالفین کی طرف توجہ نہیں دیتا بس کام کرتے رہتا ہوں انہوں نے بتایا کہ اگر میرا کام مشکوک ہوتا تو کیا ہماری تنظیم سے متاثر ہوکر ورلڈ میمن فاؤنڈیشن ۲۵ لاکھ روپے کا عطیہ ہمارے میڈیکل ٹرسٹ کو دیتا اس کے علاوہ رنگون والا ٹرسٹ کے چیرمین الگ سے ۵۰ لاکھ روپے کا ڈونیشن دیتے؟ یہ اس لئے ہوا کہ ہم نے حاجی غلام محمد ٹرسٹ کی سالانہ آمدنی ۸۶ ہزار سے ۷۰ لاکھ کر دی۔ انہوں نے مزید کہا کہ مسلمان اقتصادی ہتھیار پھینک کر معاشی جنگ جیتنے کی بات کرتے ہیں اس لئے احساس کمتری ان پر غالب آجاتی ہے اور وہ پسماندگی کا شکار ہو جاتے ہیں۔

ریاست مہاراشٹر کی علم دوست ہستی آج N.K.T.M کے سالانہ جلسہ میں بطور صدر تشریف لائے ہیں ہم ان کا دلی خیر مقدم کرتے ہیں۔

ڈاکٹر ایم. کیو دلوی

آج کے اس سالانہ جلسہ تقسیم انعامات کے مہمان خصوصی ڈاکٹر محمد قاسم دلوی عرف ڈاکٹر ایم. کیو دلوی کوکن ہی نہیں بلکہ مہاراشٹر یا پورے ملک میں محتاج تعارف نہیں بلکہ عالمی سطح پر بھی آپ کی ذہانت، تجربہ، معلومات اور دوراندیشی کا اعتراف ہوتا آیا ہے

ڈاکٹر دلوی صاحب کا جنم کوکن ہی کی سرزمین پر ہوا آپ رتناگری ضلع کے ایک گاؤں، واگھورے کے رہنے والے ہیں۔ اپنی ابتدائی تعلیم گاؤں سے، کالج کی تعلیم اسمٰعیل یوسف کالج جوگیشوری سے حاصل کرنے کے بعد لندن اسکول آف اکنامکس سے پی ایچ ڈی کی ڈگری حاصل کی

اور وہیں پر ریسرچ آفیسر مقرر ہوئے ۱۹۶۴ء سے لیکر ۱۹۶۶ء تک آپ دہلی یونیورسٹی میں ریڈر اور پونا میں ریسرچ فیلو رہے اس کے بعد آپ مانچسٹر یونیورسٹی، کالگری یونیورسٹی کینیڈا، یونیورسٹی آف لیڈس وغیرہ میں ۱۹۷۲ء تک بطور پروفیسر خدمات انجام دیں۔ آپ کی اعلیٰ تعلیم، ذہانت اور گہرا مطالعہ ومعلومات کی بنا پر آپ کا اقوام متحدہ کے مختلف کمیٹیوں پر تقرر ہونا شروع ہوا آپ حکومت برطانیہ کے ٹرانسپورٹ شعبے میں بطور ایڈوائیزر مقرر ہونے کے بعد اپنے قیمتی مشوروں سے نوازتے رہے اور حکومت ہند کے پلاننگ کمیشن کو بھی۔ حکومت ہند نے نہاواشیوا پورٹ ٹرسٹ سے لیکر کئی ریلوے اور دیگر بڑے بڑے منصوبوں میں آپکی رائے اور مشورے حاصل کیے ہیں۔ حکومت برطانیہ، زامبیا اور اقوام متحدہ کے مختلف ادارے آپکی آراء کو ہمیشہ عزت اور اہمیت کی نگاہ سے دیکھتے آئے ہیں ڈاکٹر دلوی صاحب نے چند کتابیں اور کئی مقالے بھی مختلف پرچوں میں لکھے ہیں

ڈاکٹر دلوی صاحب کی ایک خوبی یہ بھی ہے کہ اتنے اہم ترین عہدوں پر فائز ہوتے ہوئے بھی آپ اپنے آبائی وطن اور اسکے مسائل کو بھولے نہیں ہیں لہٰذا ابلیان واگھورے نے اپنے گاؤں کا ہائی اسکول آپ ہی کے نام سے منسوب کیا ہے۔

اپنی انتہائی مصروفیات کے باوجود آج ڈاکٹر دلوی صاحب ہمارے اس علمی وتعلیمی تحریک کو اپنی شرکت سے روشن کر دیا اس لئے ہم انکے مشکور ہیں اور ان کا تہہ دل سے خیر مقدم کرتے ہیں۔

نقش کوکن ضمیمہ

نذرانۂ عقیدت

پیش کردہ : ساحر شیوی
چیرمین کوکن اردو رائٹرز گلڈ

نباضِ قوم، مدیر نقش کوکن اور فورم کے چیرمین ڈاکٹر عبدالکریم نائیک صاحب کی خدمات کے اعتراف میں جناب ساحر شیوی کا نتیجۂ فکر ایک نظم ہدیۂ قارئین ہے

مالکِ خوبیٔ کردار ہیں نائیک صاحب — خادم قوم ہیں سالار ہیں نائیک صاحب
قوم کو بیچنے والے تو بہت ہیں لیکن — درد ملت کے خریدار ہیں نائیک صاحب

ہے بہت اردو ادب سے بھی محبت انکو — نقش کوکن کے بھی معمار ہیں نائیک صاحب
زندگی کیلئے حقیقت میں انہیں سے پوچھو — بادہ زیست سے سرشار ہیں نائیک صاحب

یہ وہی ہیں جنہیں غیروں نے بھی عزت بخشی — جہل سے بر سر پیکار ہیں نائیک صاحب
راہبر آپ سا مل جائے تو پھر کیا دکھ ہے — زیست کے راستے پر خار ہیں نائیک صاحب

ہیں کئی شہر نگاراں میں مسیحا لیکن — بے سہاروں کے مددگار ہیں نائیک صاحب
دھوپ میں نکلے ہیں ہم سوچ کے سوئے منزل — راحتِ سایہ دیوار ہیں نائیک صاحب

ڈاکٹر عبدالکریم نائیک

خدمت دیں میں کہاں ہیں وہ کسی سے پیچھے — نیک ہیں صاحب دیں دار ہیں نیک صاحب
کتنے بیکاروں کو روزی سے لگایا ہوگا — برہنہ سر پہ یہ دستار ہیں نائیک صاحب

قوم کی فکر ستاتی ہے شب و روز انہیں — کوکنی قوم کے غمخوار ہیں نائیک صاحب
مشورے ان کے مقدر کو بدل دیتے ہیں — ہر قدم نازش گفتار ہیں نائیک صاحب

ان کے نزدیک خزاں آنے سے ڈر جاتی ہے — غنچہ ہیں، پھول ہیں گلزار ہیں نائیک صاحب
ان کا اک ایک قدم اٹھتا ہے سوچے سمجھے — لوگ خوابیدہ ہیں بیدار نائیک صاحب

اہل کوکن کو راہ راست پہ لانے کے لئے — ٹھوکریں کھانے کو تیار ہیں نائیک صاحب
آج کل اپنے بھی بیگانے بنے ہیں ساحر — کیا کہوں کتنے ملنسار ہیں نائیک صاحب

ساحر شیوی

بڑی برکتیں اس کی حرکت میں ہیں

جو کوکن کی چاہیں سدا برتری — انہی کی ہے صف میں کھڑا مستری

اگرچہ یہ ہے نام سے اک فقیر — مگر کام سے ہے امیر و کبیر

کئی خوبیاں اس کی فطرت میں ہیں — بڑی برکتیں اس کی حرکت میں ہیں

وہ تھا ناخدائی سے یوں سرفراز — چلاتا تھا خوبی سے بحری جہاز

جماعت ہو کوئی تو اس کو بلاؤ — بہ حسنِ ادا کارِ جلسہ چلاؤ

بہ دستِ منظم نظامت چلے — بہ نطقِ نفاست خطابت چلے

یہ نائیک کا ہمدم ہے اور ہم صفیر — کہ ہے "نقش کوکن" کا نائب مدیر

رفیقوں کی بزم محبت میں ہے — یہ کوکن کے قلبِ عقیدت میں ہے

یہ کوکن کا خادم۔ وطن کا غلام — اسے سب سے بڑھ کر ہے کوکن کا نام

پھرے روز و شب ارض کوکن میں یوں — پھرے قیس وشت و بیاباں میں جوں

سلامت گزر جائے راہِ جہاں — کہ ہے میر کا شعر وردِ زباں

"فقیرانہ آئے صدا کر چلے"
میاں! خوش رہو ہم دعا کر چلے

کیپٹن فقیر محمد مستری
متوطن سارنگ تعلقہ داپولی سے
ضلع رتناگری نقش کوکن سے
ٹیلنٹ فورم کے سالانہ جلسہ تقسیم
انعامات کے مہمان خصوصی ہیں اسلئے کہ
جن کرم فرماؤں نے یہ پروگرام اسپانسر
کیا انہوں نے شرط رکھی کہ مہمان
خصوصی کی حیثیت سے مستری صاحب
شریک محفل رہیں گے اور انعامات تقسیم
کریں گے۔

ہم مستری صاحب کا دلی خیر مقدم
کرتے ہیں البتہ ان کا تعارف کیا کریں۔
جو شخص نقش کوکن کی ابتداء
سے آج تک ساتھ رہا ہو جسنے اسکے نوک و
پلک سنوارنے میں اپنا خونِ دل صرف کیا ہو
نقش کوکن ٹیلنٹ فورم جسکے مساعی جمیلہ اور
جلیلہ کا آئینہ دار ہو اسکا تعارف ہم کیا کریں
بس جناب اختر راہی کی تازہ ترین
تصنیف مثنوی عکس کوکن کا ایک صفحہ
(صفحہ ۱۸۲) ہدیۂ قارئین ہے۔
نقش کوکن ممبئی

لوگ کہتے ہیں ہوئی شمع فروزاں لیکن
موم کے سینہ میں دھاگے کا جگر جلتا ہے

پچھلے دس گیارہ سالوں سے نقش کوکن ٹیلنٹ فورم کے زیرِ اہتمام جو سرگرمی جاری ہے اس نے اردو ذریعۂ تعلیم کے بچوں کی ترقی و تعمیر پر مثبت اثر ڈالا ہے اور دیگر انجمنیں بھی اس طرح کے پروگرام منعقد کرنے لگی ہیں الحمدللہ یہ فال نیک ہے البتہ اس حقیقت سے بھی انکار نہیں کیا جاسکتا کہ یہ سب اس لئے ممکن ہے کہ صاحبانِ خیر اور علم دوست حضرات کا ہمیں تعاون حاصل ہوا۔ ذیل میں ایسے ہی کرم فرماؤں کا ذکر ہے جن کی کرم فرمائی، عنایتیں اور تعاون نے ہمارے عزائم کو جلا بخشی ہے۔ ادارہ

رفیق نائیک

جناب ایم ڈی نائیک کے سپوت اور نائیک آئیس اینڈ کولڈ اسٹوریج کے منیجنگ ڈائریکٹر جناب رفیق نائیک نے اپنے والدِ مرحوم کی رحلت کے بعد جو پہلا فنکشن اٹینڈ کیا وہ ہ.ٹ.ک.ٹ.ڈ کا رتناگری ضلع کا سیمی فائنل کا مقابلہ تھا جو ۴ دسمبر ۹۴ء کو چپلون میں منعقد تھا۔ اپنی بے پناہ مصروفیتوں سے وقت نکال کر تھوڑی دیر کے لئے ہی سہی رفیق نائیک کی جلسہ میں بطورِ مہمان خصوصی (چونکہ وہ پروگرام کے کفیل تھے)، تشریف آوری محمود سیٹھ مرحوم کی یاد تازہ کر گیا۔ محمود بھائی نے اپنے شہر رتناگری کو تجارتی مرکز بنانے میں انتہائی اہم کردار ادا کیا ہے اور اب یہ ذمہ داری رفیق نائیک کے جوان کندھوں پر ہے اور ہمیں یقین ہے کہ وہ اسمیں کامیاب ہوں گے سرخرو ہوں گے

۱۱ دسمبر ۹۴ء کو بمبئی سنٹرل پر ایک اپاہج جوان کو ٹیلیفون بوتھ کھول کر وقف کرنے والی تقریب بھی رفیق صاحب کی فیاضی جذبۂ خیر اور دردمند دل کا بین ثبوت ہے۔ اپنے والد کے ساتھ آپ نے بدیسی ممالک کے کئی دورے کئے ہیں اور تجارت کی باریکیوں کو سمجھا ہے ہماری دلی دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کے کاروبار میں برکت دے ترقی عطا فرمائے اور وہ افق کو کنے پر آفتاب و ماہتاب بن کر چمکیں۔

نیلم ماسٹر

نقشِ کوکن ٹیلنٹ فورم نے اردو ذریعہ تعلیم کے ہائی اسکولوں میں بیداری کی ایک لہر دوڑادی ہے۔ اساتذہ اور طلبہ نے خوب خوب اس سے استفادہ کیا اور طلبہ کے والدین اور علم دوست حضرات کو بھی اس کی سرگرمیوں نے بے حد متاثر کیا۔ ہر سال ایک نئی سرگرمی اس کے لائحہ عمل میں ہے۔ امسال پرائمری اسکولوں کے درجہ پنجم تا ہشتم کے طلبہ کی شمولیت کے لئے فورم نے ہر ضلع کا ایک انچارج مقرر کیا ہے اور محترمہ نیلم ماسٹر صاحبہ جو شرگاؤں رتناگری کے سرپنچ اور راشیل کیننگ انڈسٹری کے مالک جناب نفضل ماسٹر صاحب ایڈوکیٹ کی زوجہ محترمہ ہیں ضلع رتناگری کی انچارج مقرر کی گئیں ہیں۔ نیلم صاحبہ خواتین کوکن میں فعال شخصیت ہیں امید ہے کہ ضلع رتناگری میں N.K.T.F. کو اپنے پروگرام ترتیب دینے میں محترمہ کا بھرپور تعاون حاصل ہوگا۔

امسال ضلعی سطح کے سبھی پروگراموں میں محترمہ نیلم صاحبہ ایک کامن جج کے طور پر شریک رہیں آپ کے تعاون کے لئے ہم آپ کے شکر گذار ہیں۔

نقش کوکن ضمیمہ

ناگوٹھنہ

ضلع رائے گڈھ میں موضع ناگوٹھنہ نے اونچا نام اور بلند مقام حاصل کیا ہے۔ قومی شاہراہ نمبر ۱۷ سے گذرنے والے بڑی بڑی ریفائنری عمارات فضا میں بہت اونچائی پر گیس کے جلتے ہوئے شعلوں کو دیکھ کر I.P.C.L. کی کرشمہ سازی کو یاد کرتے ہیں اور سماجی خدمت انجام دینے والے فلاحی ادارے یہاں کے باشندوں کی علم دوستی، ہمدردی اور فیاضی کو نہیں بھولتے جو جناب عبدالصمد اوھیکاری اور جناب اسمٰعیل دفعدار کے دم قدم سے زندہ ہے سونے پہ سہاگہ کہ یہاں جناب ارشاد کنگلے جیسا مدبر معلم (صدر مدرس) ہائی اسکول کی نامکمل عمارت میں بیٹھ کر تکمیل تعلیم کے لئے کوشاں ہے قوم کے بچوں کو زیورِ تعلیم سے آراستہ کر رہا ہے اور N.K.T.F. جیسا فلاحی ادارہ جب فروغ تعلیم کے لئے وہاں پہنچتا ہے تو اپنے جملہ اساتذہ اور طلباء کو ساتھ لئے مہمانوں کو ہر ممکن سہولت بہم پہنچاتا ہے۔

پچھلے سال N.K.T.F. کا پروگرام (ضلع رائے گڈھ کے لئے) پین میں تھا تب بھی یہی ٹیم سرگرم عمل تھی اور امسال تو موضع ناگوٹھنہ ہی میدان عمل تھی بلکہ حد تو یہ ہے اگلے سال کے لئے بھی درخواست کی گئی ہے کہ انہیں خدمت کا موقعہ دیا جائے اہالیان کوکن مہمان نوازی کے لئے بہت مشہور ہیں مگر ناگوٹھنہ میں جو تعاون N.K.T.F. کو ملا اسکی مثال بہت کم ملتی ہے۔ اللہ تعالیٰ انہیں جزاء خیر سے نوازے۔

مندرجہ بالا تصاویر تاخیر سے موصول ہوئیں
لہٰذا انہیں صحیح مقام نہیں دے سکے۔

اسمٰعیل
دفعدار

جناب اسمٰعیل ابوبکر دفعدار ایک منکسر المزاج اور مہمان نواز شخصیت ریفریجریشن انجینئرنگ کے ڈپلوما ہولڈر ، انجینئرنگ ورکس کے مالک کاروباری طور پہ مصروف آدمی ہیں مگر اس میں سے بھی وقت نکال کر تعلیم اور فروغ تعلیم کے وسائل کی ہمت افزائی کرتے ہیں یہاں کی علم دوستی کا بین ثبوت ہے۔

جناب ارشاد احمد عبدالستار کنکے متوطن وہور تعلقہ مہاڈ بی ایس سی بی ایڈ ہیں ناگوٹھنہ ہائی اسکول کی ابتدا سے یہاں ہیڈ ماسٹر ہیں (اس سے قبل مروڈ میں سائنس ٹیچر تھے) ، الغرض ہائی اسکول کی ترقی میں کنکے صاحب کی عرق ریزی کا بڑا دخل ہے
نقش کوکن ضمیمہ

مغل
اقبال
اختر

جناب اقبال صاحب اپنی ذات میں ایک انجمن ہیں۔ اچھے ٹیچر (ہیڈ ماسٹر) ہیں۔ اچھے شاعر ہیں اردو اور مراٹھی دونوں زبانوں میں ان کی شاعری کے چرچے ہیں ۔ اچھے ایڈمنسٹریٹر ہیں۔ اپنے اسٹاف اور منیجمنٹ کے سربراہوں کے درمیان تعلقات نبھائے رکھنے پر آپ کو ملکہ حاصل ہے اور سب سے بڑی بات یہ ہے کہ اچھے انسان ہیں اسی لئے ۔ م.ج.ا.م کے پروگرام کا مناسب مرکز (سینٹر) قائم کرنے کی ذمہ داری اسپانسر ہم پر ڈال دیتے ہیں تو ہم مغل صاحب جناب ابراہیم آذر اور ان کے دیگر رفقاء کو یاد کرتے ہیں۔ نتیجہ میں قیام و طعام سے لے کر دیگر انتظام بھی اس قدر خوش اسلوبی سے طے پاتا ہے کہ م.ج.ا.م کے اراکین ان کا کتنا بھی شکریہ ادا کریں کم ہے۔ اس سلسلہ میں ہم انتظامیہ کے تعاون کو بھی فراموش نہیں کرسکتے۔ جناب طاہر سنگھے جناب شیخ احمد مانگرے ، حبیبی و دیگر عہدیداران کا احسن انتظام پروگرام میں جان ڈال دیتا ہے۔
جزاک اللہ

داؤد چوگلے

نقش کوکن ٹیلنٹ فورم کے سبھی اراکین شہر بمبئی میں قیام پذیر ہیں سوائے جناب داؤد چوگلے کے جو کوسہ ضلع تھانہ میں سکونت رکھتے ہیں اور اس طرح وہ فورم کے نہ صرف فعال رکن بلکہ ضلع تھانہ میں فورم کے سفیر بھی ہیں اور اسی لئے تھانہ ضلع میں فورم کی سرگرمیوں کو عام کرنے اور پروگرام کے انعقاد وانصرام کے سلسلہ میں ان کا تعاون ناقابل فراموش ہے پچھلے سال ممبرا میں اور امسال سیکنڈ رابوڑی میں جو پروگرام ترتیب پائے ان میں داؤد صاحب کی مساعی کو بہت بڑا دخل ہے۔

آپ کے ایک بھائی جناب حسن چوگلے۔ دوحہ۔ قطر۔ (خلیج العرب) میں رہ کر نقش کوکن اور نقش کوکن ٹیلنٹ فورم کی اسی خاموشی سے ساتھ سرپرستی کر رہے ہیں اس سلسلہ میں میں ذرا بھی ذکر کروں تو انہیں بار خاطر گذرے گا بس یہی کہہ سکتا ہوں کہ :

" نام ونمود شیوہ اہل کرم نہیں "

جزاک اللہ

جناب این اے ــــ، ایم اے بی ایڈ، مجندار ہائی اسکول وجونیر کالج دہور ضلع رائے گڈھ کے ریٹائرڈ پرنسپل ہیں۔ مہاراشٹر حکومت کی جانب سے ریاست میں مثالی مدرس کا اعزاز یافتہ صدر مدرس ہیں۔ ضلع پریشد رائے گڈھ نے آپ کی تدریسی اور سماجی خدمات کی قدر کرتے ہوئے آپ کو آدرش شکشک کا اعزاز عطا کیا تھا۔

ریاست آندھرا پردیش کے رہنے والے ہیں مگر ۳۰ سال سے زیادہ عرصہ تک کوکن میں رہنے اور بیٹے بیٹیوں کے رشتے کوکن میں ہی طے ہونے کی وجہ سے دہور ضلع رائے گڈھ میں مستقل سکونت اختیار کرلی ہے۔ معلم تھے، علم دوست ہیں اور نقش کوکن ٹیلنٹ فورم کے ایسے ہمدرد و بہی خواہ رکن کہ چھوٹی سے چھوٹی میٹنگ کے لئے بھی بمبئی میں حاضر ہوجاتے ہیں واپنے نیک مشوروں سے نوازتے ہیں۔

ضلع رائے گڈھ میں پرائمری اسکولوں کے مقابلے شروع کئے گئے۔ N.K.T.F. کی سرگرمی کے انچارج ہیں اور تعلیمی مقابلوں میں تمام مراکز پر تقاریر کے کامن جج مقرر ہیں۔

مسرت بانو شیخ

کسی قوم کے تہذیبی ارتقاء کا اندازہ لگانا ہو تو اس کے فنون لطیفہ سے بہتر کوئی کسوٹی نہیں ہو سکتی۔ ڈرامہ بھی فنون لطیفہ کی ایک شکل ہے بچوں کے لئے ڈرامے پیش کرنا جدید تعلیم کا ایک جز ہے۔

محترمہ مسرت بانو شیخ بہرولی تعلقہ کھیڈ ضلع رتناگری کے جناب عمر چوگلے کی دختر اور جناب ابراہیم شیخ صاحب کی رفیقۂ حیات ہیں۔ شیخ صاحب انڈین ایرلائنز میں افسر ہیں۔

مسرت بانو ایک عرصہ سے بچوں کے لئے ڈرامے لکھ رہی ہیں وہ ایک ڈرامہ نگار ہی نہیں بلکہ تجربہ کار معلمہ بھی ہیں اور اسی لئے بچوں کی نفسیات کو سمجھ کر وہ ڈرامے تصنیف کرتی ہیں۔

ان کے تحریر کردہ ڈراموں کی اولین کتاب "ہم ایک رہیں گے" حال ہی میں زیور طبع سے آراستہ ہو کر آئی ہے۔ جسے مہاراشٹر اسٹیٹ اردو اکیڈمی نے مالی تعاون بھی دیا اور انعام سے بھی نوازا ہے اسی تازہ تصنیف پر ہم انہیں مبارکباد دیتے ہیں۔ اور دعا کرتے ہیں کہ اللہ کرے زور قلم اور زیادہ۔

ڈاکٹر عبدالرحیم نشتر

ساوتری مادھیمک ودیامندر آمبیت

ضلع رائے گڈھ میں اردو کے معلم ڈاکٹر عبدالرحیم نشتر قارئین نقش کوکن کے لئے نئے نہیں وقتاً فوقتاً ان کے رشحات فکر نے قارئین کو متوجہ کیا ہے اور نقش کوکن تو پر ہی کیا موقوف ہے ادبی دنیا میں ان کا نام جانا پہچانا ہے، ادب وصحافت، نثر و نظم ہر جگہ جگمگاتا ہے اور اب ان کی نئی کتاب "بیچارے فرشتے" منصۂ شہود پر آئی تو اسے پڑھ لینے کے بعد یہ رائے بنتی ہے کہ بچوں کے ادب میں بھی ان کی اپنی انفرادیت اور تازہ کاری نمایاں ہے۔ بچوں کے ادب پر لکھنا آسان نہیں مگر نشتر صاحب اسی دشوار گذار راہ سے بھی بڑے اعتماد اور یقین کے ساتھ کامیاب گذرے ہیں اسی کتاب کو انہوں نے نقش کوکن ٹیلنٹ فورم بمبئی کے نام سے منسوب کیا ہے۔ اس مخلصانہ قدر افزائی کے لئے فورم کے سبھی اراکین نشتر صاحب کے شکر گذار ہیں۔

۱۵ جنوری ۹۵ء کو N.K.T.F. کے زیر اہتمام منعقدہ جلسہ اعزاز میں وہ ہمارے مہمان ہیں ہم ان کا دلی خیر مقدم کرتے ہیں۔

"بیچارے فرشتے" نامی کتاب میں ۲۰ نظمیں ہیں بچوں کے سمجھ میں آنے والی ان کے ادبی ذوق کو بیدار کرنے والی اور بامقصد تخلیق جسے انہوں نے نشتر پبلیکیشن (بزم اطفال کوکن)

کیفؔ صدیقی

مُستقبل کی آواز

ابھی ہم لوگ بچے ہیں مگر اِک دن جواں ہوں گے
ہمیں اک دن وقارِ مادرِ ہندوستاں ہوں گے

ہمیں گوتم، ہمیں گاندھی، ہمیں ذاکر، ہمیں نہرُو
ہمیں چشتی، ہمیں نانک، ہمیں حیدر، ہمیں ٹیپو
ہمیں اپنے وطن کی سرحدوں کے پاسباں ہونگے
ابھی ہم لوگ بچے ہیں مگر اک دن جواں ہوں گے

ہمیں میں کوئی ٹیچر اور کوئی ڈاکٹر ہوگا !!
کوئی تعلیم کا افسر، کوئی انجینئر ہوگا !
ہمیں ہر چیز کے محرم، ہمیں سائنسداں ہونگے
ابھی ہم لوگ بچے ہیں مگر اک دن جواں ہوں گے

ہمیں روشن کریں گے چاند کا ہر رازِ پوشیدہ !
ہمیں ظاہر کریں گے حق کی ہر آوازِ پوشیدہ
ہمیں قدرت کے ہر رازِ نہاں کے رازداں ہونگے
ابھی ہم لوگ بچے ہیں مگر اک دن جواں ہوں گے

ہمیں میں سُور، تلسی، غالب و ٹیگور بھی ہوں گے
ہمیں کیا کیفؔ ہم لوگوں سے بہتر اور بھی ہونگے
کہ جو دنیا کے گلشن میں بہارِ جاوداں ہوں گے
ابھی ہم لوگ بچے ہیں مگر اک دن جواں ہوں گے

بیسٹ ٹیچرز

کوکن میں اردو ذریعۂ تعلیم سے ۸۵
ہائی اسکولز ہیں. S.S.C مارچ ۹۴ء کے نتائج
ظاہر ہوتے ہی ہم نے ان سے کامیابی کے
تفصیلات طلب کیں اور موصولہ نتائج کو تین
ماہرین تعلیم کے سامنے رکھا انہوں نے جانچا
پرکھا اور ہر مضمون کا ایک ایک بیسٹ ٹیچر منتخب
فرمایا۔ امسال محترمہ رشیدہ قاضی صاحبہ ریٹائرڈ
پرنسپل انجمن اسلام گرلز ہائی اسکول باندرہ
پروفیسر علیم مختارے اسمٰعیل یوسف کالج جوگیشوری
اور ڈاکٹر عبدالشکور قادری سابق ریسرچ افسر
انجمن اسلام ریسرچ سینٹر بمبئی نے یہ خدمات
انجام دیں اور جن اساتذہ کو منتخب فرمایا انہیں
سالانہ جلسۂ تقسیم انعامات و اعزازات میں مدعو
کیا گیا ہے تاکہ ان کی عرق ریزی اور کیمیا گری کی
قدر افزائی کے طور پر انہیں ہدیۂ تبریک پیش کریں
انہیں نقد رقم مومنٹو توصیفی سند عطا کی جائے
گی. ان معزز اساتذہ کے اسمائے گرامی ذیل میں
درج ہیں۔

اردو

محترمہ رضوانہ عبدالحمید انصاری
عبداللہ پٹیل ہائی اسکول کوسہ ضلع تھانہ

(۲) انگلش

محترمہ ساجدہ پروین چپولکر
عبداللہ پٹیل ہائی اسکول کوسہ ضلع تھانہ

(۳) مراٹھی

جناب احمد خان علی خان دیشمکھ
ای ایس انگلش اسکول توڑیل ضلع رائے گڈھ

ہندی۔ مراٹھی کمپوزٹ

محترمہ نعیم اختر عنایت انعامدار
عبداللہ پٹیل ہائی اسکول کوسہ۔ ضلع تھانہ

(۵) عربی۔ مراٹھی کمپوزٹ

جناب آصف علی بھاٹکر۔ (مراٹھی)
جناب بسم اللہ خان (عربی)
نیشنل ہائی اسکول ہرنئی ضلع رتناگری

(۶) سائنس

جناب ٹی جی پاشا
نجندار ہائی اسکول دہور ضلع رائے گڈھ

(۷) میتھمیٹکس

(۱) جناب عنایت ابراہیم احسلنے
(۲) جناب اسرار علی خان دیشمکھ
ای ایس انگلش اسکول توڑیل ضلع رائے گڈھ

بیسٹ اسٹوڈنٹس

تیرے ظفر کا خدا اسلسلہ دراز کرے

کوکن کے اردو ہائی اسکولوں سے موصولہ نتائج کی روشنی میں جو طالب العلم یا طالبہ کسی مضمون میں سب سے زیادہ نمبر حاصل کرے اسے بیسٹ اسٹوڈنٹس گردانا جاتا ہے۔ سالانہ جلسہ تقسیم انعامات میں اسے نقد رقم کے علاوہ توصیفی سند دے کر اس کی ہمت افزائی اور قدر افزائی کی جاتی ہے۔ اس اعتبار سے جو طلباء اعزاز کے مستحق ہوئے ان کی تفصیل درج ذیل ہے۔

اردو

مومن نذیرہ محمد صابر (۹۰)
صمدیہ ہائی اسکول بھیونڈی ضلع تھانہ

انگلش

شبانہ فاروق سرے (۹۰)
یعقوب بیگ ہائی اسکول پوڑیل ضلع رائے گڈھ

مراٹھی

عاطفہ عبدالغفور خان (۶۵)
ای ایس انگلش اسکول توڑیل ضلع رائے گڈھ

ہندی مراٹھی کمپوزٹ

صبیحہ عبدالغفور سپائیل (۷۷)

(۸) سوشل سائنس

جناب الطاف حسین اے علی
مہاراشٹر ہائی اسکول چپلون ضلع رتناگری

کنولیشن پرائز

جناب شیخ عمران عبدالقادر
انجمن اسلام جنجیرہ ہائی اسکول روہا ضلع رائے گڈھ

(۹) فارسی

مولانا اسحاق صاحب
صمدیہ ہائی اسکول بھیونڈی ضلع تھانہ

(۱۰) عربی

محترمہ فوزیہ خوشحال
اتفنی گرلز ہائی اسکول بھیونڈی ضلع تھانہ

انجمن اسلام جنجیرہ ہائی اسکول مہسلہ ضلع رائے گڈھ

عربی مراٹھی کمپوزٹ

اعجاز اسحاق پٹھان (۶۵۱)
نیشنل ہائی اسکول ہرنئی ضلع رتناگری

میتھمیٹکس

(۱) شیخ ثمینہ عبدالصمد ۱۴۱/۱۵۰
عبداللہ پٹیل ہائی اسکول (گرلز) کوسہ ضلع تھانہ

(۲) عنایت عباس کھڑس ۱۴۱/۱۵۰
مہاراشٹر ہائی اسکول چپلون ضلع رتناگری

سائنس

صبیحہ عبدالغفور رسپائیس ۱۴۳/۱۵۰
انجمن اسلام جنجیرہ ہائی اسکول مہسلہ ضلع رائے گڈھ

سوشل سائنس

مصباح ظہیر چوگلے ۹۷/۱۰۰
انجمن خیر الاسلام اردو ہائی اسکول مہاگیری تھانہ

فارسی

مومن نذیرہ محمد صابر ۸۴
صمدیہ ہائی اسکول بھیونڈی ضلع تھانہ

عربی

تہذیب ناظم ناچن ۸۶
کوکن مسلم ایجوکیشن سوسائٹیز ہائی اسکول پدگھا ضلع تھانہ

نقشِ کوکن ضمیمہ

بیسٹ بوائے اینڈ بیسٹ گرل

ایس ایس سی امتحان میں جن کے حاصل کردہ کل نمبر کوکن کے تمام طلباء و طالبات میں سب سے زیادہ ہوں نقش کوکن ٹیلنٹ فورم ہر سال انہیں علی الترتیب بیسٹ بوائے اینڈ بیسٹ گرل کے اعزاز کا حقدار قرار دے کر انہیں جلسۂ تقسیم انعامات میں انعام و اسناد پیش کرتا ہے۔

بیسٹ بوائے BEST BOY

مبین غلام محی الدین پرکار ۵۹۶/۷۰۰
حاجی داؤد امین ہائی اسکول کالستہ
تعلقہ چپلون۔ ضلع رتناگری

بیسٹ گرل BEST GIRL

ثبینہ عبدالغنی چوگلے ۶۲۰/۷۰۰
انجمن خیر الاسلام اردو گرلز ہائی اسکول مہاگیری تھانہ

سلور جوبلی اعزاز

نقش کوکن ٹیلنٹ فورم ہر سال ان اساتذۂ کرام کی خدمات جلیلہ کی قدر کر کے اعزاز و استقبال کا اہتمام کرتا ہے جو کوکن میں واقع اردو ذریعۂ تعلیم کے کسی ہائی اسکول میں بطور صدر مدرس خدمت انجام دے رہے ہیں اور جن کی تدریسی خدمات کے پچیس سال مکمل ہو چکے ہیں امسال ایسے صاحبان اعزاز کی تعداد ۳ ہے

(۱) **محترمہ مصاحبہ بی عبد الغنی شیخ** ایم اے بی ایڈ

ہیڈ مسٹریس اقصیٰ گرلز ہائی اسکول
بھیونڈی ضلع تھانہ

(۲) **محترمہ طاہرہ قریشی** ایم اے بی ایڈ

ہیڈ مسٹریس مومن گرلز ہائی اسکول
بھیونڈی ضلع تھانہ

(۳) **جناب محمد خان حسن خان دشتیگو** ایم اے بی ایڈ

ہیڈ ماسٹر نیشنل اردو ہائی اسکول
تلوجہ ضلع رائے گڈھ

آدرش شکشک

درس و تدریس میں گرانمایہ خدمات انجام دینے پر ہر ضلع پریشد اپنے اپنے ضلع میں واقع اسکولوں کے اساتذہ کو آدرش شکشک کے اعزاز سے نوازتی ہے یہاں صرف ان اساتذہ (آدرش شکشک) کا ذکر خیر شامل اشاعت ہے اور جلسۂ تقسیم اعزازات میں مدعو کیا گیا ہے جس کے اسمائے گرامی ان کے حلقۂ احباب یا بذریعہ اخبار ہم تک پہنچے۔ ہم نے انہیں مبارکبادی کے خطوط لکھے اور ان کی طرف سے جواب ملنے پر تصدیق ہو گئی۔ اگر کسی صاحبِ اعزاز کا نام رہ گیا ہو تو جان لیجئے کہ ہم اس سے بے خبر ہیں اور اس کے لئے ہم معذرت خواہ ہیں۔

N.K.T.F. کی جانب سے مدعو مثالی مدرسین کی خدمت میں اونی شال اور سند امتیاز بطور ہدیۂ تبریک پیش کی جاتی ہے

ضلع تھانہ

جناب محمد منیر شیخ محمد خلیفہ
صدر معلم اردو پرائمری اسکول ساتپاٹی
تعلقہ پالگھر ضلع تھانہ

ضلع رائے گڈھ

محترمہ فاطمہ بیگم عباس ڈاورے
صدر معلمہ اردو پرائمری اسکول (دیوائنہ)
مہسلہ ضلع رائے گڈھ

آل کوکن فائنل مقابلے

ضلعی سطح پر کامیاب ہونے والے دو امیدوار (اول اور دوم نمبر کا انعام یافتہ) ایکبار پھر نبرد آزما ہوں گے یعنی سیمی فائنل کے ۲۶ کامیاب امیدواروں میں ۱۵ جنوری ۹۵ء داؤد فاضلے بھائی ہال ڈونگری بمبئی میں فائنل مقابلہ ہوگا اور ان میں جو اول آئے گا وہی صحیح معنوں میں آل کوکن بیسٹ کہلائے گا اس کے ہائی اسکول کو ٹرافی دی جائے گی۔

فائنل میں بھی اول، دوم اور سوم نمبر تک حسب سابق نقد انعام و اسناد دی جائے گی اور فائنل میں کامیابی پر ایک مڈل بھی پیش کیا جائے گی ذیل میں ان امیدواروں کے نام درج ہیں جو سیمی فائنل میں کامیاب ہوکر آئے ہیں۔

تقاریر

ضلع رائے گڈھ سے ناگوٹھنہ میں منتخبہ

(۱) ذاکر حسین ساجد انصاری جماعت ہشتم
انجمن خیر الاسلام اردو ہائی اسکول گوریگاؤں

(۲) پروین عبدالستار کونچالی جماعت دہم
ایس پی ایم اردو ہائی اسکول راجے واڑی

اضلاع سندھودرگ و رتناگری سے چپلون میں منتخبہ

(۱) مبشر شمس القمر ہاشمی درجہ ہشتم
مہاراشٹر اردو ہائی اسکول کرجوئی

(۲) نسیم انصار پرکار درجہ ہشتم
حاجی داؤد امین ہائی اسکول کالستہ

ضلع تھانہ سے رابوڑی ۲ میں منتخبہ

(۱) سید روحی حیدر درجہ نہم
آئیڈیل ہائی اسکول رابوڑی ۲

(۲) ثمینہ بانو محمد مسعود خان
عبداللہ پٹیل گرلز ہائی اسکول کوسہ

جنرل نالج سیکنڈری

ضلع رائے گڈھ سے ناگوٹھنہ میں منتخبہ

(۱) عمران غلام محی الدین سرکھوت اور عرفان عبدالرشید مجاور
انجمن اسلام اردو ہائی اسکول ونی پرا

(۲) سرفراز عبدالرحیم خطیب اور عبدالحمید نصر الدین باقر
انجمن اسلام جنجیرہ ہائی اسکول مروڈ

اضلاع سندھودرگ اور رتناگری سے چپلون میں منتخبہ

(۱) جبیں یوسف پرکار اور شبانہ اسمٰعیل چوگلے
حاجی داؤد امین ہائی اسکول کالستہ

(۲) نازیہ شفیع بڑے اور ندیم ایس ایم ملّا
مستری ہائی اسکول رتناگری

ضلع تھانہ سے رابوڑی میں منتخبہ

(۱) شہناز عظمت اللہ خان اور
صبا قیوم چیولکر
انجمن خیر الاسلام اردو گرلز ہائی اسکول مہاگیری
(۲) آصف محمد علی اور سید احمد ریحان حسین
انجمن خیر الاسلام اردو بوائز ہائی اسکول مہاگیری

جنرل نالج پرائمری

ضلع رائے گڑھ سے ناگوٹھنہ میں

(۱) مبین اسماعیل مقدم درجہ ششم
سیٹیزن ہائی اسکول اورن
(۲) سعدیہ اسمٰعیل دفعدار درجہ ششم
این ای ایس اردو ہائی اسکول ناگوٹھنہ

اضلاع سندھودرگ و رتناگری سے منتخبہ

(۱) شاکرہ حاجی رحمان خان مہاڈک درجہ ہفتم
حاجی ایس ایم مقدم ہائی اسکول کھیڈ
(۲) نکہت غلام محی الدین پرکار
حاجی داؤد امین ہائی اسکول کالستہ

ضلع تھانہ سے رابوڑی میں منتخبہ

(۱) شگفتہ منظفر شیخ درجہ ہفتم
آئیڈیل پرائمری اسکول تھانہ
(۲) شفقت جہاں ریاض درجہ ہفتم
عوامی ہائی اسکول وسئی

نقش کوکن ضمیمہ

انگریزی زباندانی

ضلع رائیگڑھ سے ناگوٹھنہ میں منتخبہ

(۱) نکہت عبد الحمید قاضی
انجمن اسلام جنجیرہ ہائی اسکول مہسلہ
(۲) سمیر عبد الوہاب مقدم
مجندار ہائی اسکول وہور

اضلاع سندھودرگ و رتناگری سے چپلون میں منتخبہ

(۱) شاکر حسن لسنے
مہاراشٹر ہائی اسکول چپلون
(۲) جبیں یوسف پرکار
حاجی داؤد امین ہائی اسکول کالستہ

ضلع تھانہ سے رابوڑی میں منتخبہ

(۱) عائشہ ابو الحسنات خان
آئیڈیل ہائی اسکول رابوڑی ۲
(۲) رئیسہ عباس کھتری
انجمن خیر الاسلام اردو ہائی اسکول مہاگیری

ریاضی میتھمیٹکس

ضلع رائے گڑھ سے ناگوٹھنہ میں منتخبہ

(۱) فیاض محمود راؤت
سوشل سوسائٹیز ہائی اسکول موربہ
(۲) عظیم نواب مجواتی
مجندار ہائی اسکول وہور

اضلاع سندھو درگ و رتناگری سے چپلون میں منتخبہ

(۱) غلام جیلانی انتولے
حاجی ایس ایم مقدم ہائی اسکول کھیڈ
(۲) جبیں یوسف پرکار
حاجی داؤد امین ہائی اسکول کالستہ

تھانہ ضلع سے رابوڑی میں منتخبہ

(۱) خدیجہ قاسم ملاّ
آئیڈیل ہائی اسکول رابوڑی ۲
(۲) ناہید فاطمہ سردار خان
عبداللہ پٹیل گرلز ہائی اسکول کوسہ

مقابلہ میں بچوں کی رہبری کرنے والے
اساتذہ کو انعام

بچوں میں چھپے ٹیلنٹ کو اجاگر ہونے کا جب موقعہ دیا گیا تو آٹھویں، نویں اور دسویں کے طلبہ و طالبات نے فنِ خطابت کے ایسے جوہر چمکائے کہ ہر مرکز پر حاضرین و سامعین داد تحسین دئے بغیر نہیں رہ سکے کچھ قدر دانوں نے تو انفرادی انعامات (نقد) عطا کرتے ہوئے ان نوخیز مقررین کی ہمت افزائی کی یہ سلسلہ پچھلے چند سالوں سے جاری ہے امسال اس میں ایک انقلابی موڑ آیا ہے

نقش کوکن ٹیلنٹ فورم نے ضلعی سطح پر منعقد ہونے والے (سیمی فائنل مقابلوں میں ہر شعبہ (تقاریر۔ جنرل نالج انگریزی سے زباندانی اور ریاضی) میں سے کامیاب ہو کر اول انعام پانے والے طالب العلم / طالبہ کے استاد (جس نے اس کی رہنمائی کی ہے) کو بھی نقد انعام اور ایک توصیفی سند عطا کی اور یہ دستور فائنل مقابلوں کے لئے بھی روبعمل ہے اور انشاء اللہ جاری رہے گا۔

بمبئی کے اردو ہائی اسکولز

۱۵ دسمبر ۹۴ء بروز جمعرات سہ پہر میں انجمن اسلام ہائی اسکول کرلا بمبئی ۔ میں بمبئی عظمیٰ و مضافات کے بچوں کے درمیان تقاریر ۔ جنرل نالج ، انگریزی زبان دانی اور ریاضی کا فائنل مقابلہ منعقد ہوا تھا جس میں اول تا سوم نمبر وں پر کامیاب ہونے والے طلباء کو اور اول نمبر پانے والے امیدواروں کے اساتذہ کو نقد انعامات اور توصیفی اسناد پیش کی گئی ہیں ۔ البتہ سالانہ جلسہ اعزازات و تقسیم انعامات میں ان کامیاب بچوں کے ہائی اسکولوں کو ٹرافیز دی جائیں گی ۔ ذیل میں ان ہائی اسکولوں کے نام درج ہیں جو ٹرافیز کی حقدار بنی ہیں ۔

تقریری مقابلہ کی رابعہ ہپٹری ٹرافی

انجمن اسلام سیف طیب جی گرلز ہائی اسکول ... کی طالبہ ماہ انجم شیر افگن نے اول انعام حاصل کیا لہٰذا یہ ٹرافی اسی ادارہ کو دی جائے گی ۔

جنرل نالج مقابلہ کی حدا بانو مستری میموریل ٹرافی

آئیڈیل ہائی اسکول ۔ ٹرامبے کے طلباء محمد جمیل عبدالرحمن اور اکرام الدین امام الدین نے اول انعام جیتا لہٰذا یہ ٹرافی اسی ہائی اسکول کے حصہ میں آئی ۔

انگریزی زباندانی کی عبدالکریم چھاگلے ٹرافی

انجمن خیر الاسلام گرلز ہائی اسکول مہاگیری تھانہ کی طالبہ روبینہ محمد رفیق قریشی اول رہیں اور ہائی اسکول کو ٹرافی پر قبضہ دلادیا ۔

ریاضی (میتھمیٹکس) مقابلہ کی رابعہ کاپڑی ٹرافی

الفلاح اردو ہائی اسکول ملاڈ کے طالب العلم عبدالعظیم محمد شعیب خان نے اول آکر مقابلہ جیت لیا ۔ اور ٹرافی ہائی اسکول کے قبضہ میں آگئی ۔ پچھلے سال اسی ہائی اسکول نے تقریری مقابلہ اور انگریزی زباندانی کی ٹرافیوں پر قبضہ جمالیا تھا ۔

ڈاکٹر عبدالرحیم نشتر کا بقیہ

صفحہ ۱۳ سے آگے

امبیت کے زیر اہتمام شائع کیا ہے ۔

ابھی اسی کا اجراء عمل میں نہیں آیا ہے مگر ہمیں یقین ہے کہ جب بھی یہ بازار میں آئے گی لوگ ہاتھوں ہاتھ لیں گے بچے اسے بہت پسند کریں گے ۔

تو خود شناس نہیں ورنہ اے جبینِ نیاز
تری تلاش میں خود سنگ آستاں ہوتا

اقبال سہیل

ٹرافیز

N.K.T.F. نے اپنی خدماتِ جلیلہ اور مساعئ جمیلہ سے تعلیمی حلقہ میں بیداری کی جو لہر دوڑائی ہے اس کی ہر طرف سراہنا کی جا رہی ہے۔ N.K.T.F. نے جنرل نالج مقابلے شروع کئے تو مہمن ایجوکیشن اینڈ ویلفر سوسائٹی کے ایک اعلیٰ عہدیدار اور علم دوست شخصیت آدم نور صاحب نے ایک گشتی ٹرافی N.K.T.F. کو مرحمت فرمائی۔

انگلش کنٹیسٹ کے لئے ایک نوجوان علم دوست محمد علی مقدم جو سعودی عربیہ کے تعلیمی ادارے میں برسرِ ملازمت ہیں۔ خوبصورت ٹرافی عطا فرمائی۔

تقریری مقابلہ کے لئے ڈاکٹر محمود عمر مستری کے سانحۂ ارتحال کے بعد فقیر محمد مستری ٹرسٹ نے ڈاکٹر صاحب مرحوم کی یاد میں، "ڈاکٹر ایم او شیخ اردو ٹرافی"، عطا فرمائی ہے

ریاضی کے مقابلے شروع ہوئے تو اس کے لئے حوا بائی مستری میموریل نے ٹرافی عطا فرمائی۔ بمبئی کے ہائی اسکولوں کو جب مقابلوں میں شامل کیا گیا تو ان کے تقریری فائنل مقابلہ کے لئے رابعہ کاپڑی ٹرافی جناب اقبال کاپڑی صاحب نے مرحمت فرمائی۔ جنرل نالج کے لئے حوا بائی میموریل ٹرافی عطا کی گئی۔ انگلش مقابلوں کے لئے جناب الحاج عبدالکریم چوگلے

نقش کرکن ضمیمہ

صاحب کے فرزند ... نے اپنے والد محترم کے نام سے ٹرافی عطا کی تو ... رابعہ کاپڑی ٹرافی ان کے فرزند ... صاحب نے عنایت فرمائی۔

امسال ... کی اردو اسکولوں کو جنرل نالج مقابلہ میں شریک کیا گیا تو ... کے لئے ٹرافی رحمانی فاؤنڈیشن نے عطا کی ہے۔ تمام ٹرافیاں گشتی ہیں جو ... فائنل میں اول انعام حاصل کریں گے ان کے ... کو یہ ٹرافیاں دی جائیں گی جو ... تک ... قبضہ میں رہیں گی البتہ جو ... تین سال تک ٹرافی کا حقدار رہا ... تیسرے سال ... مستقلاً دی جائے گی

اظہار تشکر کا بقیہ
صفحہ ۲۴ سے آگے

ہمیں مالی تعاون ... کے بھی شکر گذار ہیں۔

... کے بھی شکر گذار ہیں جن کے منصفانہ فیصلوں سے خوشگوار اور اطمینان بخش نتائج ... ہوئے۔

... سامعین کے بھی شکر گذار ہیں جن کی تشریف آوری نے نہ صرف جلسوں کو رونق بخشی بلکہ بچوں کی ہمت افزائی کی اور فورم کی عزت بڑھائی ہے۔

جزاک اللہ

براہیم احمد سندیکر ، سکریٹری ،

اظہارِ تشکر

نقشِ کوکن ٹیلنٹ فورم

اپنے تمام بہی خواہوں، سرپرستوں، علم دوست کرمفرماؤں اور اردو مدارس کے اساتذہ اور ان کی انتظامیہ کے اراکین کا شکر گذار ہے کہ انہوں نے ہمیشہ ہم سے تعاون کیا، ہمت بڑھائی، سرپرستی فرمائی اور ہمارے پروگراموں کو کامیابی بخشی۔

فورم کے اراکین جناب پی اے انعامدار صاحب کے شکر گذار ہیں کہ آپ نے باوجود اپنی مصروفیات کے ہماری دعوت کو شرف قبولیت بخشا اور پونہ سے بمبئی تک کا سفر طے کرکے کرسیٔ صدارت کو رونق بخشی۔

آفاقی شہرت کے مالک کوکن کے مایۂ ناز سپوت ڈاکٹر ایم کیو دلوی نے بطور معزز مہمان شریک محفل ہوکر پروگرام کو خصوصی اعزاز بخشا یہ ہماری خوش نصیبی ہے۔ فورم کے سبھی اراکین آپ کے شکر گذار ہیں۔

فائنل پروگرام کے کفیل فورم کے خیرخواہ ہیں ان کی سرپرستی کو ہم فراموش نہیں کرسکتے کہ انہوں نے خاموشی کے ساتھ فائنل پروگرام کے اخراجات کا بارگراں اٹھایا اور ہماری مشکلیں آسان کردیں۔ وہ گمنام رہے مگر ہمیں نیک نامی عطا کی یہ ان کا کرم ہے اور اس کے لئے ہم ان کے شکر گذار ہیں۔

ضلعی سطح پر یہ سبھی فائنل پروگرام منعقد کرنا مشکل مرحلہ ہے جب تک مقامی طور پر کوئی ہستی تعاون نہیں کرتی۔ کفالت اپنے ذمہ نہیں لیتی کسی مقام پر پروگرام منعقد کرنا یا ضلعی سطح کا سینٹر قائم کرنا امر محال ہے مگر ضلع رائے گڈھ کے لئے جناب اسمٰعیل دفعدار ضلع رتناگری کے لئے جناب رفیق نائیک۔ ضلع تھانہ کے لئے جناب محمد علی مقدم اور بمبئی عظمیٰ کے لئے جناب فیروز منتری میونسپل کونسلر نے کفالت فرمائی اور ناگوٹھنہ میں جناب ارشاد کنکلے صاحب اور ان کے ساتھی اساتذہ، چپلون میں جناب مغل اقبال صاحب اور ان کے ساتھی اساتذہ و اسکول انتظامیہ کے اراکین تھانہ میں جناب داؤد چوگلے پرنسپل سید عثمان صاحب و جناب شیخ محمد اقبال اور کرلا میں جناب ایچ بی مقدم پرنسپل خلیق الرحمٰن اور ہیڈ مسٹریس محترمہ زہرہ خان صاحبہ نے انتظام و انصرام اسی حسن و خوبی سے انجام دیا کہ پروگرام جاندار ہی نہیں بلکہ شاندار ثابت ہوئے ان سبھوں کا ہم جتنا شکریہ ادا کریں کم ہے۔

ہم شکر گذار ہیں ان علم دوست حضرات کے جنہوں نے مقابلوں کے لئے ٹرافیاں عنایت فرماکر مقابلہ کے جوش و خروش کو اور بڑھا دیا ہے۔

حسب سابق امسال بھی کوکن کے سبھی ہائی اسکولوں میں اول آنے والے طالب العلم یا طالبہ کو انعام دیا گیا بلکہ لڑکوں Boy Student، کے مقابلہ میں طالبہ کو ڈیڑھ گنا انعام دیا اور تعلیم النسواں کی قدر بڑھائی ہے۔ یہ انعامات صدر مدرسین کے معرفت بذریعہ منی آرڈر مذکورہ طلباء تک پہنچائے گئے ہیں اور اس کے لئے حافانا ہمسٹ اینڈ کرنیئرنے

اشاعت کا رواں سال

ماہنامہ اردو/انگلش
نقش کوکن بمبئی

رکن انڈین لنگویجیز نیوز پیپرس ایسوسی ایشن

جلد نمبر ۲۳ ۔ شمارہ ۲ فروری ۹۵

مدیر: ڈاکٹر عبدالکریم نائیک

معاون مدیر: فقیر محمد مستری / مبارک کاپڑی

اعزازی نمائندے

ابراہیم بغدادی (انگلینڈ)
سید حسن (ساؤتھ افریقہ)
اقبال کاپڑی و صدیقہ کھیرٹکر (دبئی)
قمرالدین قاضی (پاکستان)
محمد کامل سبنوے (بحرین)

شیخ اسماعیل (ایسٹ افریقہ)
ابراہیم وانگڑے (سعودی عربیہ)
حسن عبدالکریم چوگلے (دوحہ قطر)
فرمان علی پانگر (ابوظہبی)
مختار مروڈکر (دارالسلام)

رتناگری: آئی / دائی / سولکر عبدالمجید دائی بھگاڈکر نئی بمبئی: محمود حسن قاضی

ملکیت: نقش کوکن پبلی کیشن ٹرسٹ (رجسٹرڈ نمبر E 3006)

درون ہند سالانہ، ساٹھ روپے ۔ دیگر ممالک ساڑھے تین سو روپے

خلیجی ممالک تین سو روپے

خط و کتابت اور ترسیل زر کا پتہ: نقش کوکن ۴۲ اماے نواگر نیر ڈاکیارڈ ریلوے اسٹیشن بمبئی نمبر ۴۰۰۰۱۰

مقام طباعت: ایلورو اپرنٹرز بائیکلہ بمبئے

پرنٹر پبلشر: ڈاکٹر عبدالکریم نائیک

تاریخ اشاعت: یکم فروری

کتابت: زبیر احمد، جاوید ندیم

اس ماہ کے
نقوش

انسان کی زندگی میں ہر طرح کے دور آتے ہیں۔ خوشی کے بھی، رنج کے بھی۔ خوشی کے موقع پر تقریبات ہوتی ہیں۔ شادی بیاہ، عقیقہ، ختنہ، بسم اللہ، ختم قرآن، امتحان میں کامیابی، بیرون ملک روانگی، وطن میں آمد، حج و زیارت ... ان سب سے یادیں جُڑی ہوتی ہیں۔ اور ہر یاد کے ساتھ کسی مٹھائی کی یاد وابستہ ہوتی ہے۔ رنج کے موقع پر سوگ ہوتا ہے، وفات، چہلم، فاتحہ، قرآن خوانی ... ان سب سے یادیں جُڑی ہوتی ہیں اور ہر یاد کے ساتھ کسی مٹھائی کی یاد وابستہ ہوتی ہے۔

ایک موسم آتا ہے، دوسرا جاتا ہے: باران، گرما، خزاں، سرما، بہار۔ ان سب سے یادیں جُڑی ہوتی ہیں اور یاد کے ساتھ کسی مٹھائی کی یاد وابستہ ہوتی ہے۔ تہواروں کا دور مدام چلتا ہے: عید، بقرعید، محرم، شب برات، میلاد النبی، ماہِ رمضان ... ان سب سے یادیں جُڑی ہوتی ہیں اور ہر یاد کے ساتھ کسی مٹھائی کی یاد وابستہ ہوتی ہے۔

بھائی کی شادی میں تو تمام طرح کی مٹھائیاں تھیں۔ دوست کے ہنی مون پر افلاطون۔ قرآن خوانی میں نان خطائی۔ باراں میں برفی، سرما میں گاجر کا حلوہ۔ رمضان میں مالپوہ۔ عید میں شیر خرما۔

اور ہر مٹھائی سے لُطف اندوز ہونے کے بعد سوال پوچھا جاتا ہے کہ "بھئی مٹھائی کہاں سے خریدی؟" تو

سلیمان مٹھائی والے کا نام بے ساختہ زبان پر آجاتا ہے۔ یعنی ہر مٹھائی کے ساتھ سلیمان مٹھائی والے کی یاد جُڑی ہوتی ہے اسی لئے جب کبھی مٹھائی کا ذکر چھڑتا ہے، سلیمان مٹھائی والے کی بات ہوتی ہے۔ سلیمان مٹھائی والے ہمہ اقسام، ہمہ اصناف، ہمہ رنگ، ہمہ اشکال، ہمہ اجناس اور ہمہ مواقع مٹھائیاں بناتے ہیں۔

آئیے، اپنی یادوں کی یاد میں کوئی مٹھائی نوشِ جان فرمائیے۔

جب کبھی مٹھائی کا ذکر چھڑتا ہے سلیمان مٹھائی والے کی بات ہوتی ہے

سلیمان مٹھائی والے

شاہوں کے شایانِ شان مٹھائیاں بنانے والے

مینارہ مسجد

۳۱ ایف/جی محمد علی روڈ، بمبئی ۴۰۰۰۰۳

فون: ۸۵۵۵۸۵۸۰/۸۵۰۳۲۲۳۴

کہتا ہوں سچ ......

معجزۂ جزو کُل

شرف کمالی

اقبالؒ کی مشہور نظم شکوہ کا شعر ہے

رحمتیں ہیں تری اغیار کے کاشانوں پر
برق گرتی ہے تو بیچارے مسلمانوں پر

اقبالؒ نے بیچارے مسلمان کہہ کر ہاتھ پر ہاتھ دھرے منتظرِ فردا نام نہاد بے عمل مسلمان کی عبرتناک زندگی پر طنز کی وہ ضربِ کاری لگائی ہے کہ حسّاس دل اس کی کسک محسوس کئے بنا نہیں رہ سکتا۔

بیچارے مسلمان سے مراد وہ مسلمان ہے جو عملاً اسلام سے کوسوں دور ہے اور اسی وجہ سے اللہ تعالیٰ کے قہر و غضب کا شکار بھی ہے۔ اقبال کا مردِ مومن گرمئ نگاہ سے زائچہ تقدیر بدل سکتا ہے۔ ضربِ اِلّا اللہ سے زنجیرِ غیر اللہ کو پگھلانے کی صلاحیّت اس میں مضمر ہے وہ اپنے زورِ بازو سے نوشتۂ تقدیر کا پانسہ پلٹ دیتا ہے اس کا نشّۂ خودی فہم و ادراک سے بالاتر نیز اس کی منزل چرخِ نیلی فام سے پرے ہے اس کا کارواں اس قدر تیز گام کہ ستارے اس کی گردِ راہ ہیں ناظمِ کائنات خود اس سے پوچھتا ہے کہ بندے تیری رضا کیا ہے۔ جہدِ مسلسل اس کی زندگی کا شیوہ ہے اقبال کافر و مومن کا فرق یوں بیان فرماتے ہیں کہ کافر تو شمشیر پہ کرتا ہے بھروسہ اور مومن بے تیغ بھی لڑتا ہے سپاہی۔ مومن جہادِ فی سبیل اللہ سے زندہ و سلامت لوٹے تو غازی کہلائے ورنہ جامِ شہادت نوش فرمائے تو شہید کا درجہ پائے اور جنّت کا حقدار بن جائے!

لہٰذا شاعر کے ذہن پر مردِ مومن کی شبیہہ جو مرتعش ہے وہ کردار و عمل کی مجسّم تصویر مردِ مجاہد کی ہے کہ وہ دلِ زندہ رکھتا ہے اور اپنی دنیا آپ پیدا کرتا ہے ان بلند تخیّلات کے برعکس مسلمان کی نامسلمانی اسلام کی شاہراہِ عمل سے انحراف غیر اللہ کے لئے سجدہ ریزی اصنامِ عصر کے سامنے جبیں سائی اور اسی باعث در آئی ہوئی بزدلی دیکھ کر قلبِ اقبال تڑپ اٹھتا ہے کہ وہ اسی نام نہاد مسلمان کو مخاطب فرماتے ہیں کہ

تیرے دریا میں طوفاں کیوں نہیں ہے
خودی تیری مسلماں کیوں نہیں ہے
عبث ہے شکوۂ تقدیرِ یزداں
تو خود تقدیرِ یزداں کیوں نہیں ہے

اپنے پیچھے ایک شاندار تاریخ رکھنے والی قوم جس کے اسلاف کے رزم و بزم کے سبق آموز واقعات سے تاریخ بھری پڑی ہے جن کے آباواجداد نے دِلوں پر حکومت کی، وہ جنہوں نے سر جھکانے پر سر کٹانے کو ترجیح دی انہیں مجاہدین اور سرفروشوں کے نام لیوا بے دست و پا بن کر ذلّت خواری اور رسوائی کی شرمناک زندگی گزارنے پر مجبور ہیں۔ موردِ الزام گناہگاروں کے ساتھ معصوم و بے گناہ

افراد بلا وجہ فردِ جرم عائد کر کے جیلوں میں ٹھونسے جا رہے ہیں لیکن ان سیاہ کارانِ ازل کی زبانیں نہ جانے کیوں گنگ ہیں بیچارے باطل کا ہر ظلم سہنے پر مجبور ! ان کے لیڈران یہ سب کچھ دیکھتے ہوئے ایسے خاموش ہیں جیسے انہیں سانپ ڈس گیا ہے ان میں اتنی بھی جرأت نہیں ہے کہ وہ صاحبانِ اقتدار سے کہدیں کہ اپنے گریبان میں جھانکنے کے بعد بلا تردّد گناہ گاروں پر فردِ جرم عائد کریں لیکن وہ بے گناہ جو بر بنائے تعصّب ناکردہ گناہوں کی سزائیں بھگت رہے ہیں رہا کئے جائیں۔ زبانِ خلق نقارۂ خدا ہے آپ کے بارے میں روزانہ کیسی کیسی خبریں آ رہی ہیں وہ سب غلط ہیں۔ اس لئے کہ آپ برسرِ اقتدار ہیں۔ اپنے دِل خراش بیانات سے فسادات کے شعلے بھڑکانے والے آزاد گھوم رہے ہیں اپنی شعلہ بیانی سے فسادات کی آگ بھڑکانے والے لیڈر اتنی ساری تخریب کاری کے باوجود شبیر بنے بیٹھے ہیں انہیں گویا کھلی عام اجازت ہے کہ وہ اپنا نیک کام جاری رکھیں۔ گندم نمائی اور جَو فروشی اسی کو کہتے ہیں کیا اسی بے راہ روی کا نام آزادی ہے یہ ستم دورِ غلامی نے بھی توڑھایا نہیں تم تو اپنے ہو ہمیں غیروں نے ٹھکرایا نہیں حقیقت یوں ہے کہ نقلی شیروں سے شر نژاد خائف ہیں جنہیں صفحۂ عالم سے مٹانے کی دھمکیاں دی جا رہی ہیں۔ شیروں کی روح مُردہ ہو چکی ہے آخر اس مُردنی کی کیا وجہ ہے اس سوال کا جواب تلاشنا ہے تو مُردہ ضمائر کو جھنجھوڑ دیجئے۔ واضح ہو جائے گا کہ یہ ذلت یہ رُسوائی و خواری ہمارے اپنے کرتوت کے پھل عین منشائے الٰہی کے مطابق ہیں جب تک ہمارے دلوں میں اللہ کا خوف تھا دنیا کی نقش کو کونے

ظالم طاقتیں ہم سے ڈرتی رہیں۔ ہزاروں کے لشکر کے سامنے ہم بہتّر بھاری تھے لیکن ہم نے اللہ تعالیٰ کے احکامات سے روگردانی کی، پیغامِ رسالت سے مُنہ موڑا اور یہ دن دیکھنا نصیب ہوئے کہ ہمارے سامنے بلّی کھڑی ہے جسے ہم خواہ مخواہ شیر سمجھ رہے ہیں واقعی یہ ذلت کا انتہائی درجہ ہے۔ ہمارا قرآن درس دے رہا ہے کہ قدرتِ الٰہیہ کے قوانین سب کیلئے یکساں ہیں۔ کیا ہندو، کیا سِکھ، کیا مُسلمان، کیا پارسی کیا بُدھ اور جین سب اللہ کے بندے ہیں وہ سب کا داتا سب کا رب ہے اُسے ربُّ العالمین کہتے ہیں ساری دنیا کی مخلوق اس کا کُنبہ ہے وہ خبیر و بصیر و علیم ہے اسے برابر خبر ہے کہ کون کیا کر رہا ہے، کون راہ راست پر گامزن ہے اور کون صراطِ مستقیم سے بھٹکا ہوا ہے۔ ہم نے احکاماتِ ربّانی سے مُنہ موڑا اسی غلط روی کی سزا ہمیں مِل رہی ہے اس کی ہدایات پر عمل کرنے والا فلاح کا مستحق ہے اس کے لئے مسلم ہونا شرط نہیں جو قوم مُسلم آئین ہو جائے ان انعاماتِ ربّانی کی مستحق ہو سکتی ہے۔ بقول اقبال مسلم آئین ہوا کافر تو ملے حور و قصور ! اگر آج بھی ہم سنبھل گئے ہمارے سینوں میں ابراہیمی ایمان پیدا ہوا تو آگ اندازِ گلستاں پیدا کر سکتی ہے

مختلف اجزاء کے اتّصال کا نام کُل ہے

مثلاً آنکھیں، ناک، کان، چہرہ، ہاتھ، پاؤں اور سائر اندرونی و بیرونی اعضا مل کر ایک جسم بنتا ہے کسی انگلی پر ذرا سی خراش آ جائے آنِ واحد میں اس درد کا دائرہ پس جسم کے ہر عضو تک پہنچ جاتا ہے دیکھئے درد انگلی میں ہے مگر آنکھ اشک آلود ہو گئی ہے۔ نغمہ بار سماعت کان کہتا ہے انگلی درد میں مبتلا ہے نغمہ ناگوارِ خاطر فوراً بند کیا گیا۔

پاؤں نے کہا انگلی بے قرار ہے ہم چل نہیں سکتے۔ ملاحظہ
فرمایا کرشمۂ یک جہتی! جُز کا کُل سے مربوط رہنے کا فائدہ
عقل کا ڈاکٹر کہتا ہے مرہم پٹی ہوجائے چنانچہ پلک جھپکتے
ہی مرہم پٹی ہوئی راحت محسوس ہوئی انگلی نے راحت
پائی اب سائرِ اعضا بھی چین محسوس کرنے لگے۔

؎ زندگی کیا ہے عناصر میں ظہورِ ترتیب
موت کیا ہے؟ انہیں اجزا کا پریشاں ہونا۔

جسم سے کٹ کر علیحدہ ہونے والے ہاتھ
کو جس قدر چاہیئے نار یئے پیٹیئے کُل کو یا اس کے کسی جُز کو
ذرّہ برابر احساس نہیں ہے اس لئے کہ ہاتھ کا جسم سے رشتہ
برقرار نہیں ہے اس کی اذیت کوشی اس کے کُل کو محسوس
نہیں ہورہی ہے۔ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
ہے کہ میں اللہ کے نور کا مظہر ہوں اور کائنات کی ہر شئے
میرے نور کی بدولت ہے یعنی سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم
مصدرِ کُل اور ہر ذی روح اِس مصدرِ کُل کا جُز ہے۔ اس
مصدرِ کُل سے جُڑے رہنے کا نام زندگی ہے اور انقطاع
موت! اگر ہمارے افعال واعمال اُسوۂ حسنہ کے مطابق
ہیں تو ربِ کائنات ہماری امداد فوراً فرمادیں گے ہمارے
اسلاف کہ جو باعمل تھے یہ انعامات پاتے رہے۔ کعبۃ اللہ
پر حملہ آور ابرہہ کو ابابیل کی فوج بھیج کر اُسی طاقتِ الٰہی نے
تاراج کیا جنگ بدر میں تین سو تیرہ حق پرستوں کی امداد
کے لئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا پر اللہ تعالیٰ نے
فرشتوں کی فوج بھیج دی ایسی صدہا مثالیں اتحاد جُز و
کُل کی برکتوں پر دال ہیں۔ اجزا کا اتحاد کُل کی رحمتوں
کا حقدار ہے۔ آج ہم مختلف خانوں میں بٹے ہوئے ایک
دوسرے سے غیر مربوط ہیں مسلمان کم ہیں وہابی، سنّی، شیعہ،
رافضی، خارجی، زیادہ ہیں۔ ہمارے آپس کے اختلافات
نقش کوکن

ہمیں امدادِ غیبی سے محروم رکھتا ہے۔ ہم مسلمان تو ضرور ہیں
لیکن صرف نام کے۔ بالفرض اگر ہماری کثرت وحدت
کو برقرار رکھے تو ہماری طاقت کا اندازہ نہیں کیا جاسکتا
سچ ہے ؎ کی محمدؐ سے وفا تو نے تو ہم تیرے ہیں
یہ جہاں چیز ہے کیا لوح و قلم تیرے ہیں

اللہ عالم کا رب ہے غیر مسلم بھی اس کی سزا
اور انعام کے مستحق ہیں انسانی غلطیوں پر تادیبًا ربّانی
سزا کی صورت میں اس کی جبّاریت وقہاریت کے نمونے
ہم نے دیکھے ہیں۔ مساجد ہوں یا منادر دونوں اللہ کو
یاد کرنے کی جگہیں ہیں۔ یہ مقدس مقامات احترام کے
مراکز ہیں۔ سیاسی ابوجہلوں اور شیباؤں نے سیاسی
مقاصد کی خاطر ان تقدیس گاہوں کو اپنا موضوع بنالیا
انہیں منہدم کرکے رام اور رحیم کے صحیح اسپرٹ کو ملیامیٹ
کیا نتائج جو بھی ہوئے اظہر من الشمس۔ پنوتی (نحوست)
ہاتھ دھوکر پیچھے پڑی ہے

؎ گندم از گندم بروید جَو ز جَو
از مکافاتِ عمل غافل مشو!!

عوام کیا ہندو کیا مسلمان ایک دوسرے کی
عبادت گاہوں کا احترام ہی کرتے ہیں۔ تاریخ شاہد ہے
کہ ہم اس ملک میں ہمیشہ ایک بن کر رہے ہیں۔ مراٹھوں کے
ساتھ مسلمانوں کا دوستانہ سلوک رہا چھترپتی شیواجی
مہاراج نے کیلشی ضلع رتناگری کے حضرت یعقوب شاہ
سروری رحمۃ اللہ علیہ کو اپنا گیارہواں گرو مانا اور پانچ
سو ایکڑ زمین عطا فرمائی۔ مہاراج کے ذاتی محافظ
(BODY GUARDS) مسلمان تھے بیوی مسلمانوں کی
تھی وہ نہایت مسلم دوست تھے بالکل اسی طرح مغل
بادشاہ اورنگ زیب بھی ہندو دوست رہے۔ الہ آباد

سنگم کے مندر کو شہنشاہ نے بھی جاگیر بخشی ہے۔ ان
تاریخی شواہد کی تحقیق و تصدیق ہو چکی ہے مگر مغربی
مؤرخین کے فن تاریخ نویسی کی داد دینا ضروری ہے کہ
کذب و بہتان کی ایسی جھوٹی داستانیں مذکورہ دونوں
حکمرانوں کے بارے میں لکھ چھوڑیں کہ اسی لکیر کو سانپ
سمجھ کر ہم پیٹے جا رہے ہیں۔ ضروری ہے کہ یہ جھوٹی
ڈِوائیڈ اینڈ رُول، کے گندے مقصد کے تحت لکھی ہوئی
تاریخ کی کتابیں بحرۂ عرب میں غرق کر دی جائیں اور
ہندو مسلم دوستی کی تاریخ نئی نسل کے ہاتھوں میں دی
جائے لیکن سیاسی گرگے ایسی نیک تحریک کامیاب
نہیں ہونے دیں گے کیوں کہ اسی فرنگی کذب و افترا پر مبنی
تاریخ پر ان کا سیاسی دھندا چلتا ہے۔ یہی غلط باتیں
ان کے پیٹ بھرنے کا سادھن ہیں وہ کہیں گے ہندو مسلم
لڑنا جھگڑنا بند ہوں تو پھر ہم کھائیں گے کیا؟ ان
مطلب برآروں کو دیکھئے الکشن آیا، شاہ بانو کا ٹریل
مسئلے آئے۔ عوام ان کے بہکاوے میں آگئے یہ نہیں
سوچا کہ ایک معمّر دس وکیل اپنی ستر سالہ بیوی کو تین طلاق
کی سند دے رہا ہے۔ کوئی تو وجہ ہوگی! لیکن وہ کیوں
سوچتے بے وقوف جو ٹھیرے! ابوالکلام آزاد نے کہا
ہے " جمعیتِ بشری کی فطرت کا تقاضہ ہے اکثریت
بے وقوفوں کی ہوا کرتی ہے۔ سیانا اِکّا دُکّا ہوتا ہے
ماننے پر آئیں تو گائے کو خدا مان لیں اور انکار پر اُتر
آئیں تو حضرت مسیح (عیسیٰ علیہ السلام) کو سولی پر چڑھا دیں۔"
اپنے مطلب کیلئے بابری مسجد کا قضیہ جاری رکھا ہے۔
بی جے پی اور آر ایس ایس والوں نے اسے منہدم کیا
جو بھی اس کے ذمّہ دار ہوں آپ یقین رکھئے یہ سب سیانے
مل کر ہمیں بے وقوف بنا رہے ہیں۔ ورنہ مندر مسجد ایک
نقش کر کے

ہیں جن کو ذرا بھی گیان ہے وہ تمہارا مرتبہ ہے یہ ہماری
شان ہے کعبہ ٹوٹے تو مضائقہ نہیں کہ وہ بنائے خلیلؑ
ہے لیکن انسان کا دل گزرگاہِ ربِّ جلیل ہے! مراٹھی
کی ایک کہاوت زبان زدِ خاص و عام ہے " بھٹو با !
کھا شیل تیوہاں ز ا نشیل!!" مطلب یہ کہ خود کرو تو
تجربہ پاؤ گے چنانچہ دنگے/ فساد/ بم بلاسٹ کر کے
اعضا کُل سے جُدا ہوئے اور خدائے قہار و جبار کا وہ
قہر نازل ہوتے ہوئے ہم نے دیکھا کہ اِذَا زُلْزِلَتِ
الْأَرْضُ زِلْزَالَهَا چوتّن گاؤں ایک ہی لمحے میں
زلزلے سے تباہ ہو گئے! چلتی ٹرین میں آگ کا شعلہ
دکھائی دیا اور سینکڑوں مائیں بہنیں چھلانگ لگا کر سامنے
سے تیز رفتار آنے والی ٹرین کی زد میں آگئیں روزمرّہ
بڑھتی ہوئی مہنگائی اژدہا بن کر ڈس رہی ہے غلط لوگوں
کو پروردگارِ عالم نے ہم پر مسلّط کر رکھا ہے یہ ساری
سزائیں جز کے کُل سے الگ ہونے کے سبب ہیں۔ ہمارے
اعمالِ مذمومہ اور افعالِ قبیحہ کی وجہ اللہ تعالیٰ ہم سے
رضامند نہیں۔ ہم توبہ کریں تو وہ توبہ قبول فرماتے ہیں
اور اگر ہم توبہ پر آمادہ نہیں ہیں تو اللہ تعالیٰ نے انسان
راہِ راست پر آنے تک مختلف بلاؤں اور وباؤں کو
ایک لمبی قطار میں تیار رکھا ہے طاعون! ملیریا!!
گیسٹرو!!! وہ جب یہ سوچیں کہ یہ لوگ زمین پر فتنہ و
فساد برپا کرنا نہیں چھوڑیں گے تو اس پر بھی قادر ہیں
کہ ہم سب کو ایک ساتھ تباہ و برباد کر کے نئے اچھے لوگ
ہماری جگہ پیدا کریں۔ قومِ ثمود اور قومِ عاد کے ساتھ یہی
ہوا وہ فرماتے ہیں

دیکھا نہیں کیا ان لوگوں نے :: قوموں کو مٹایا ہے ہم نے
جو مٹ گئے صفحۂ عالم سے :: وہ لوگ پلٹ کر آنہ سکے

ان سب کو بروزِ حشر مگر :: میرے ہی سامنے آنا ہے
دُنیا سے جو لے کر آئے ہیں :: سارا قصّہ دُہرانا ہے
(ماخوذ از صحیفۂ حکمت)

یہ تو عام بات ہوئی اب تجزیہ کل سا جائزہ مسلمانوں سے متعلق ملاحظہ فرمائیے جن کو علامہ اقبالؔ نے "بیچارے مسلمان" کے لقب سے سرفراز فرمایا ہے! شہر میں دارو (شراب) کے اڈوں میں اکثریت ہماری ہے! مٹکے کا اڈہ معتبر دھندہ اس لائن میں بھی ہمارا شہرہ!! حکومت ہم کو ایس۔ ای۔ ایم بھی بناتی ہے ایسے ہی ایک ڈگرو، جو ہمارے محلّے کے بھائی (پہلے بھائی نہیں "دادا" کہلاتے تھے) ہیں کہا کہ بھائی آپ یہ دھندے چھوڑ دو، بولے، کیسے دھندے؟ میں نے کہا 'یہ غلط دھندے'، فرمایا میاں، جو آپ کے نزدیک غلط دھندے ہیں وہی آج کل بھلے ملتے جاتے ہیں ہم ایس۔ ای۔ ایم ہیں آپ کو شرافت کے بدلے کیا ملا؟" سرکاری ملازمتوں میں ہمارا تناسب دو فی صد ہے تو کیا پرواہ،، ہم مشہور بھائی ہیں اس بھائی پن کے دھندوں میں ہمارا تناسب خدا کے فضل وکرم سے ساٹھ فی صد ہے! تو یہ ہے وہ منزل جس کا ذکر اقبالؔ نے کیا ہے کہ ؎ "پرے ہے چرخِ نیلی فام سے منزل مسلماں کی!" بُرائی کے خلاف آواز اٹھانا جہاد ہے کیا ہم نے بھائی کو غلط دھندوں سے روکنے کی کوشش کی؟ نہ ماننے پر اس کا سوشل بائیکاٹ کیا؟ نہیں کبھی نہیں! بھائی گیارہویں کی نیاز کرتے ہیں ان کے ساتھی اور وہ نعرے لگاتے ہیں "غوث کا دامن نہیں چھوڑیں گے"! ان سے کہیے کہ دامن پکڑتے تو غلط دھندے نہ کرتے! ہمارے دینِ ملّا فی سبیل اللہ فساد والے مولوی صاحب وعظ کے بعد دعا فرماتے ہیں اے ربِّ کریم...... بھائی کے کاروبار میں دن دونی رات چوگنی ترقی عطا فرما۔

ہم کچھ نہیں کہتے آپ ہی سوچیے آپ ہی فیصلہ فرمائیے ہم نے حضور کو نیک و بد سمجھا دیا ہے ⁂

سقراط

جب سقراط کو زہر کا پیالہ دیا گیا تو اس کے شاگرد زار و قطار رونے لگے۔
سقراط نے پوچھا: "تم لوگ رو کیوں رہے ہو؟" شاگردوں نے کہا: "آپ بے گناہ مارے جا رہے ہیں۔ اس لئے۔"
سقراط نے کہا: "پھر تو یہ خوشی کی بات ہے کیا تم لوگ یہ چاہتے ہو کہ میں کسی گناہ پر مارا جاؤں؟"

فرشتے

آدم نصرت

نقشِ کوکن اکتوبر ۹۴ء کے شمارے میں مذہب اسلام میں علم کی اہمیت کے عنوان سے جناب شکیل احمد کنڈو کا ایک مضمون چھپا ہے جس میں آپ فرماتے ہیں۔

"جو حضرات یہ کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے بندے کو اپنی بندگی کے لئے دنیا میں بھیجا ہے تو میں اس خیال سے اتفاق نہیں کرتا۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اس کی خالص بندگی کے لئے فرشتوں کو پیدا کیا ہے جو دن رات اس کی عبادت و ریاضت میں مشغول رہتے ہیں۔"

ایسا لگتا ہے کہ کنڈو صاحب اس مشہور شعر سے

دردِ دل کے واسطے پیدا کیا انسان کو
ورنہ طاعت کے لئے کچھ کم نہ تھے کروبیاں

کو کھونٹا بنا کر اس کے اردگرد چکر لگا رہے ہیں۔ اس قسم کے اور بھی مہمل اشعار اردو میں تلاش کئے جاسکتے ہیں مثلاً یہ شعر

ستاروں سے آگے جہاں اور بھی ہیں
ابھی عشق کے امتحان اور بھی ہیں

جو ایک مہمل شعر ہے اور مغرب کے فلسفہ باطلہ کی دین ہو سکتی ہے۔ قرآنِ حکیم میں طبقاتِ سبعہ سماوات والارض (ارض واحد) کا ذکر آیا ہے۔ ہماری اس دنیا کی طرح (ستاروں سے آگے) بھی کوئی اور دنیا ہے۔ اس کا ذکر نہیں ہے۔ پھر ستاروں سے آگے بھی کوئی اور جہاں (دنیا) ہے یہ کیوں کر قابل قبول کہا جاسکتا ہے؟

خدا تعالیٰ قرآن میں کہتا ہے۔ **وماخلقت الجن والانس الا لیعبدون۔**
"یعنی میں نے جن اور انسان اس لئے پیدا کئے ہیں کہ وہ میری عبادت کریں۔"

جناب کنڈو صاحب کے مضمون میں ہمیں خامیاں تلاش نہیں کرنی ہیں۔ اس وقت ہمیں قرآن و حدیث کی روشنی میں لفظ فرشتہ کے صحیح معنی اور مطالب اور اس کی حقیقت بیان کرنی ہے۔ کیونکہ بہت کم لوگ (صاحبِ کشف) اس کائنات ارضی پر گذرے ہیں جنہوں نے وراء الوراء کائنات ملکوتی کو پانے کی کوشش کی اور کامیاب ہوئے۔

جناب کنڈو صاحب کا مضمون دوسرے بہت سے ارباب قلم کی طرح ان کی محدود اور سطحی مطالعہ پر دلالت کرتا ہے جو وہ لفظ فرشتہ کے اصل اور حقیقی مفہوم کو پانے سے قاصر نظر آتے ہیں دراصل ہم میں پائے جانے والی اس کمی اور کوتاہی کی اصل وجہ ہمارا وہ زنگ آلودہ ماحول ہے جس کی کیچڑ میں ہم سب رہ رہے ہیں اور ہمارا وہ بگڑا ہوا معاشرہ ہے جو اپنی اوقات کھو چکا ہے۔ اپنا سب کچھ پیچھے چھوڑ آیا ہے اور یہی اسباب ہیں جو ہماری نئی نسل کے مسلم نوجوانوں کا تعلیم یافتہ طبقہ بہت سی دوسری اہم دینی باتوں کے ساتھ لفظ فرشتہ کے صحیح معنی و مفہوم سے ناواقف نظر آتا ہے جو ایک افسوسناک حقیقت ہے۔ خدا تعالیٰ اپنے

کلام پاک میں فرماتا ہے۔

لیس کمثلہ شئی وھو السمیع البصیر

یعنی خدا کے مثل کوئی شے نہیں اور کچھ ایسا ہی معاملہ روح
اور ملائکہ کے ساتھ بھی ہے

ملک و ملائکہ

فرشتوں کو کہتے ہیں اور چونکہ خدا تعالیٰ کے فیوض وانعامات
ہم انسانوں تک پہنچانے کے لئے درمیان میں وسایط
وذرائع کا کام دے رہے ہیں اس لئے ان کو ملائکہ کہتے
ہیں۔

خدا تعالیٰ کا قانون قدرت ہم پر ثابت کر رہا ہے
کہ جس قدر ستاروں نے قوتیں وقوائے واجسام کو فیض اس
ذات مبداء الفیوض سے پہنچایا ہے وہ بعض چیزوں کی
توسط سے پہنچاتا ہے۔ مثلاً ہماری آنکھوں کو روشنی
وہی بخشتا ہے مگر وہ روشنی آفتاب کے توسط سے ہم
کو ملتی ہے اسی طرح وہ ہوا کے ذریعہ سے کانوں تک
آواز پہنچاتا ہے۔ پس جسمانی سلسلہ سے یہ روحانی کام
اس کا عین مطابق ہے جو روحانی کانوں کو اپنی آواز
فرشتوں کے ذریعے سے (جو ہوا کے قائم ہیں پہنچا دے)
اور ضرور ہے کہ جسمانی اور روحانی سلسلہ دونوں باہم
مطابق ہوں اور یہی دلیل قرآن شریف نے پیش کی
ہے۔ خدا تعالیٰ قرآن شریف میں فرماتا ہے۔

ان کل نفس لما علیھا حافظ

" یعنی ہر ایک نفس پر ایک فرشتہ نگہبان ہے "

خدا تعالیٰ نے چاہا کہ اس کی قدرتیں اسباب کے توسط
سے ظاہر ہوں اور اس طرز سے انسانوں میں حکمت
اور علم پھیلے اگر اسباب کا توسط درمیان نہ ہوتا تو نہ دنیا
میں علم ہیئت ہوتا نہ نجوم نہ طبابت اور علم نباتات،
نقش کرکن

یہ اسباب ہی ہیں جن سے علم پیدا ہوئے۔

جو شخص علم معرفت سے لگاؤ رکھتا ہے وہ یقیناً
جانتا ہوگا کہ ہر ایک ذرہ خدا تعالیٰ کے ارادے کے موافق
کام کر رہا ہے تمام ذرات اور سیارات وغیرہ ایک قسم کے
فرشتے ہیں جو دن رات خدمت میں مشغول ہیں کوئی انسان
کی خدمت میں مشغول ہے اور کوئی روح کی خدمت میں

فرشتوں کو زیادہ وسیع اور بہتر طریق پر سمجھنے
کے لئے یہاں ان حقائق کا لکھ دینا دلچسپی سے خالی نہ
ہوگا کہ اللہ کی چار صفتوں پر یعنی ربوبیت، رحمانیت، رحیمیت
اور صفت مالکانہ جزا و سزا۔ چار فرشتے موکل ہیں۔ جو
خدا تعالیٰ کی یہ چار صفات دنیا پر ظاہر کرتے ہیں اور ان
کے چار ستارے جو رب النوع کہلاتے ہیں اور جس کو
وید میں دیوتا کے نام سے پکارا گیا ہے۔ یہ چار دیوتا یعنی
آکاش، سورج۔ چاند اور دھرتی ہیں جو خدا کے
عرش کو اٹھا رہے ہیں اس جگہ فرشتوں سے مراد یہ
چار دیوتا ہیں ان دیوتا پر اور طاقتیں مسلط ہیں جو ملائک
کے نام سے موسوم ہیں۔ جو ان دیوتاؤں کی طاقت کو قائم
رکھتے ہیں جن میں سے زبان شرع میں کسی کو جبریل کہتے
ہیں کسی کو میکائیل۔ کسی کو عزرائیل اور کسی کو اسرافیل
کہتے ہیں۔

یہ بات بھی یاد رکھنے کے قابل ہے کہ فرشتے کا
لفظ قرآن شریف میں عام ہے جو چیز اس کی آواز سنتی ہے
اور مطیع ہے وہ بھی اس کا فرشتہ ہے پس دنیا کا ذرہ
ذرہ اس کا فرشتہ ہے کیوں کہ وہ اس کی آواز سنتے ہیں
اس کی فرماں برداری کرتے ہیں۔

حضرت نوح و موسیٰ و ابراہیم علیہم الصلوٰۃ والسلام
کے دوستوں و دشمنوں میں ان اشیاء نے کس طرح
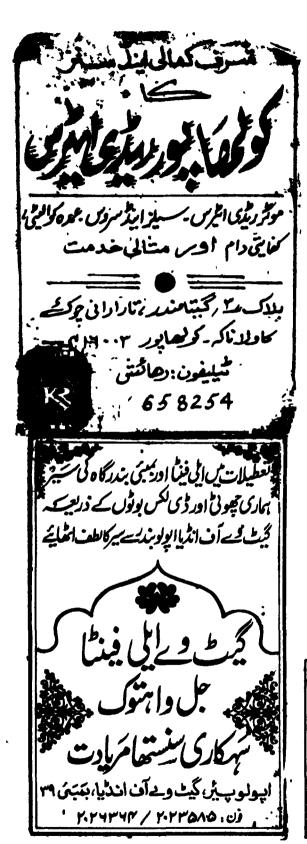
تمیز کر کے ایک گروہ کو پکڑ لیا اور دوسرے کو چھوڑ دیا۔ یہ
بات بھی سوچنے اور سمجھنے کی ہے۔

عارف اپنے انتہائی مقام پر روحانی آنکھوں سے
خدا تعالیٰ کو دیکھتے اور اس کی باتوں کو سنتے ہیں۔ افسوس
ان لوگوں کی حالت پر ہے جو فلسفہ باطلہ کی ظلمت سے
متاثر ہو کر ملائک و شیاطین کے وجود سے انکار
کرتے ہیں۔

ترنگا جھنڈا کا بقیہ

صفحہ ۱۹ سے آگے

انگریزی مظالم کی خونچکاں داستان سنانے بیٹھوں تو
کئی کتابیں تیار ہو سکتی ہیں۔ میرے تار تار میں ان گنت
تاریخی واقعات پوشیدہ ہیں۔ میرا ہرا رنگ خوشحال
کا مظہر ہے وہ ہندوستان کی سرسبز اور لہلہاتی ہوئی
زمین کی طرف اشارہ کرتا ہے۔ سفید رنگ امن و شانتی
کے مقدس جذبہ کی یاد دلاتا ہے۔ زعفرانی رنگ کے
حب الوطنی اور ایثار کا پیغام دیتا ہے۔ میرا اشوک چکر
مذہب، اخلاق اور ترقی کا چکر ہے جو اپنی خاموش
گردش سے یہ پیغام دیتا رہتا ہے کہ حرکت کا دوسرا
نام زندگی ہے اور ٹھہراؤ موت ہے۔ اچھا!

جے ہند

شاہ بھورمل آئی دان مل جی اینڈ کمپنی
گورنمنٹ منظور شدہ
ایرکنڈیشن شوروم
ڈونگری جیل روڈ، غلام محمد بلڈنگ، ڈونگری بمبئی ۴۰۰۰۰۹
فون: ۳۷۵۸۹۷، ۳۷۶۸۱۴
۳۷۲۳۰۹۲
خوش آمدید
خوش آمدید
۵۱ برس سے آپ کی سیوا کر رہا ہے۔ ایک بھروسے کا نام
شاہ بھورمل آئی دان مل جی اینڈ کمپنی جویلرس
تجربہ کار کاریگروں کے ہاتھوں سے بنے ہوئے قدیم و جدید فیشن پر سونے کے
کے ڈی ایم کے زیورات ——— عید ہو یا دیوالی، شادی ہو یا جنم دن ——
کسی بھی خوشی کے موقع پر سونے کی دنیا میں ایک ہی چمکتا ستارا
پتہ:- شاہ بھورمل جویلرس
گورنمنٹ منظور شدہ
ایرکنڈیشن شوروم
ڈونگری جیل روڈ، مرچنٹ بلڈنگ، دوکان نمبر ۲، بمبئی ۴۰۰۰۰۹
مزید پیش کش
سارے یہاں سے خریدے ہوئے (کے، ڈی، ایم،) K.D.M. کے زیورات آپ جب بھی
بیچنا چاہیں ہم بازار کی قیمت پر واپس لیتے ہیں:۔

غزلیں

ساحر شیوی (انگلینڈ)

خداؤں کی خدائی کو بھی دیکھو
ہنتوں پر چڑھائی کو بھی دیکھو

تمہارے حلق پر جس کی چھری ہے
خدارا ایسے بھائی کو بھی دیکھو

وضو کر کے چلے ہیں میکدے میں
فقیہہ کی پارسائی کو بھی دیکھو

غموں کو لے کے ہم نے دل دیا ہے
ہماری دل ربائی کو بھی دیکھو

گریباں پرزے پرزے ہو گیا ہے
ہماری جگ ہنسائی کو بھی دیکھو

زمانے سے میں ساحر لڑ رہا ہوں
میری زور آزمائی کو بھی دیکھو

نعیم الدین نعیم (مرودٹ)

تم چمکتے ہو اندھیروں میں اُجالوں کی طرح
ہم اُجالوں میں بھٹکتے ہیں خیالوں کی طرح

تم تو شاداب ہو گلشن میں نہالوں کی طرح
ہم ہراساں ہیں بیاباں کے غزالوں کی طرح

نظر غائر کی تمنا میں تری آج تلک
زینتِ طاق بنا ہوں میں رسالوں کی طرح

فاصلے دل کے مٹانے کی مری کوشش پر
مجھ کو لوگوں نے چبایا ہے نوالوں کی طرح

سُن کے باتوں کو تری لوگ یہ کہتے ہیں نعیم
تیرا ہر لفظ ہے سنگین سوالوں کی طرح

عبدالرحیم نشتر (امبیت)

کب کہا تھا مرا بانکپن چھین لے
راحتیں بخش فکرِ سخن چھین لے

خطے خطے کو مرا جہاں کر دیا
تجھ سے کی تھی دعا اک وطن چھین لے

بے لباسی تھی لیکن کسے خوف تھا
کب کسی کا کوئی پیرہن چھین لے

سیف الدین سیف (بوطلماندٹل)

راز افشاں ہو گیا دردِ جگر کے سامنے
دی ہوا شعلوں کو لیکن بے خبر کے سامنے

طورِ سینا جل گیا دیدار کی ضد میں مگر
ہو گئے بے ہوش موسیٰ جلوہ گر کے سامنے

راس آئی نہ کبھی مجھ کو محبت کی فضا
کیا نہ کر گذرے صنم مری نظر کے سامنے

اے خدا تری نوازش کا بہت ہی شکریہ
مل گئے اعزاز اکثر فتنہ گر کے سامنے

انقلاب دہر نے ثابت کیا اس راز کو
ہیں عبث دنیا کی دولت اب ہنر کے سامنے

لے گئی دیوانگی سجدوں کی رَو میں سیف کو
رکھ دی اُلفت میں جبیں اس سنگِ در کے سامنے

کوکن ریلوے

سرنگوں اور پلوں کے کام میں تیزی

ترجمہ: ناہید جہانی

کوکن ریلوے لائن کے کام کی شروعات اکتوبر ۱۹۹۲ء سے ہو چکی ہے جو کہ مارچ ۱۹۹۵ء تک ختم کرنا ہے۔ لہٰذا کام تیز رفتاری سے جاری ہے۔ رتناگری، سندھو درگ کے علاقوں میں زمین کو ہموار کرنے کا کام ۷۰ فیصد ہو چکا ہے۔ سرنگوں کا کام ۵۵ فیصد مکمل ہو چکا ہے۔ پلوں کے کاموں کی رفتار تیز ہے راجہ پور روڈ اور کنکولی ریلوے اسٹیشنوں کی تعمیر جاری ہے یہی نہیں بلکہ جنوبی حصے میں لائنیں بچھانے کا کام بھی جاری ہو چکا ہے۔ آئیے الگ الگ کاموں کا جائزہ لیں۔

سرنگیں: کوکن کا علاقہ چونکہ پہاڑی سلسلوں سے گھرا ہوا ہے لہٰذا یہاں ریلوے لائن کے لئے بہت زیادہ سہارا لینا پڑے گا۔ رتناگری ضلع میں ۵۵ کلو میٹر سرنگ کے کام میں سے ۲۲ کلو میٹر کھدائی کا کام مکمل ہو چکا ہے۔ رتناگری ضلع میں دو کلو میٹر سے زیادہ لمبی سرنگیں ذیل کے مطابق ہیں:

۱۔ کامتھے ——— ۲۶۳ کلو میٹر
۲۔ پرچوری ———
۳۔ ساورڈے ——— ۳۶۵ کلو میٹر
۴۔ ٹکے ——— ۴ کلو میٹر
۵۔ بیرڈے واڑی ——— ۴ کلو میٹر
۶۔ کربوڈے ——— ۶۵ کلو میٹر

اس طرح یہ چھ سرنگیں کافی لمبی ہیں۔ کربوڈے کی سرنگ ایشیا کی سب سے لمبی سرنگ ہے۔ کامتھے کی سرنگ کا کام جولائی ۱۹۹۳ء میں مکمل ہو چکا ہے۔ کرتولی کی ۷۵۰ میٹر لمبی سرنگ پچھلے مہینے مکمل ہو چکی ہے۔ تمام چھوٹی سرنگوں کا کام جولائی ۹۴ء تک مکمل ہوا اور لمبی سرنگوں کی تکمیل دسمبر ۱۹۹۴ء تک

سرنگوں میں ہوا کے انتظامات: لمبی سرنگوں میں چلنے والی ڈیزل گاڑیوں کی وجہ سے مسافروں کو سانس لینے میں دشواری پیدا نہ ہو۔ صاف اور تازہ ہوا مسافروں کو میسر ہو سکے۔ اس بات کے پیش نظر سرنگوں میں پنکھے نصب کئے گئے ہیں۔ سرنگوں کے لئے جن درختوں کی کٹائی ہو چکی ہے اس کے عوض درخت اگاؤ مہم بھی جاری کی گئی ہے۔

کھائیوں پر پلوں کا انتظام: رتناگری ضلع میں کھائیوں پر پلوں کی تعمیر کا نصف کام مکمل ہو چکا ہے جن میں شاستری اور گڑنڈی کے پل کافی بڑے ہیں۔ جب کہ پانبوڑ کے پل کی اونچائی ۶۵ میٹر ہے۔ مٹی کی بھرتی اور چھوٹے پلوں کے کام برسات سے پیشتر نیز بڑے پلوں کے کام برسات کے بعد مکمل ہو جانے کی امید ہے۔

ریلوے اسٹیشنوں کا قیام: راجہ پور روڈ، کنکولی اور لانجہ کے نزدیک ریلوے اسٹیشنوں کی تعمیر کا کام مکمل ہو چکا ہے جب کہ رتناگری اور چپلون جو کہ اس اعتبار سے کافی اہمیت کے حامل ہوں گے۔ یہاں ریلوے اسٹیشنوں کی تعمیر کا کام جلدی

شروع ہو جائے گا۔ کوکن کے جغرافیائی حالات اور برسات
کے پیش نظر یہاں اسٹیشنوں کی چھتیں ڈھلوان بنائی
جائیں گی تاکہ برسات میں مسافروں کو کسی قسم کی تکلیف نہ
ہو۔ جنوبی حصے میں ریلوے لائن بچھانے کے کام کی
شروعات ہو چکی ہے۔

جدید ٹیکنالوجی: کوکن ریلوے ایشیا کا ایک اہم
منصوبہ ہے۔ اس منصوبہ کی تکمیل کے لئے انتہائی جدید
ٹیکنالوجی کا استعمال کیا جا رہا ہے جس تیز رفتاری کے
ساتھ یہ منصوبہ پایۂ تکمیل کو پہنچ رہا ہے اس کی مثال
شاذ و نادر ہی کہیں دیکھنے کو ملے گی۔ حکومت اس منصوبہ
کو مارچ ۱۹۹۵ء تک مکمل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔
قرض، مختلف ذرائع سے حاصل ہونے والی آمدنی جو کہ
۱۴۰۰ کروڑ ہے۔ اس منصوبے کے لئے استعمال کی جا رہی
ہے۔ کام کی رفتار جنوری ۱۹۹۴ء سے تیز تر کر دی گئی ہے۔

گرمی کے موسم میں پیدا ہونے والے مسائل: جب یہ
سوال کیا گیا، آیا گرمی کے موسم میں چوں کہ پانی کی قلت
ہوتی ہے اس کے اثرات منصوبے کی رفتار پر مرتب ہوں
گے یا نہیں؟ اس کا جواب دیتے ہوئے چیف انجینیئر شری
ملکرنی نے کہا کہ مارچ سے مئی تک مزدوروں کو پانی کی
حصولیابی کے لئے کافی دور جانا پڑتا ہے۔ کانکریٹ کے
کاموں کے لئے بہت زیادہ پانی کی ضرورت ہوتی ہے جو
ٹینکروں کے ذریعے کافی دوری سے لانا پڑتا ہے اس لئے
اس کے اثرات کام کی رفتار پر کچھ تو مرتب ہوں گے ہی
لیکن اس کے اثرات کام کی تکمیل میں/کام کی نوعیت پر
مرتب نہیں ہوں گے۔

موسم برسات میں کام: موسم برسات میں
چھوٹے پلوں اور بھرتی کا کام مکمل طور پر بند ہوتا ہے۔
بڑے پلوں کے کام بھی زیادہ تر بند کرنا ہی پڑتا ہے مگر
سرنگوں کے کاموں میں کسی قسم کی رکاوٹ نہیں ہو سکتی۔
یہ کام برسات میں بھی جاری رہے گا۔ کوکن ریلوے منصوبہ
کی تکمیل میں کسی قسم کی رکاوٹ نہیں ہو گی۔

مقامی لوگوں کا تعاون: کوکن ریلوے کے لئے
زمین کی حصولیابی میں کسی قسم کی دشواری پیش نہیں آئی۔
بلکہ مقامی لوگوں میں اس ضمن میں جوش و خروش پایا گیا۔
اور ان کا تعاون بھی مل رہا ہے۔ صنعتی شعبے نیز عوام میں
اس منصوبے نے خوشی کی لہر دوڑا دی ہے۔

ریلوے گاڑیوں کی رفتار: شروعات میں
کوکن ریلوے ۱۰۰ کلومیٹر فی گھنٹے کی رفتار سے چلیں گی۔
پھر دو تین ماہ کے بعد چند گاڑیوں کی رفتار ۱۲۰ کلومیٹر
فی گھنٹہ ہو جائے گی۔ چھ ماہ کے بعد جب گاڑیوں کے
انجن اور خصوصی ڈبے حاصل ہو جانے کے بعد رفتار ۱۶۰
کلومیٹر فی گھنٹہ کر دی جائے گی۔ فی الحال بس کے ذریعے
سفر کیا جائے تو بمبئی سے رتناگری کے لئے ۸ یا ۹ گھنٹے
درکار ہوتے ہیں مگر اب ریلوے کی ۱۲۰ کلومیٹر فی گھنٹہ
کی رفتار سے ساڑھے چار یا پانچ گھنٹے درکار ہوں گے اور
اگر ۱۶۰ کلومیٹر فی گھنٹہ کی رفتار ہو تو یہ سفر ساڑھے تین یا
چار گھنٹے کا ہی ہو گا۔

کوکن ریلوے کیلئے مزید انتظامات: ریلوے شروع

کرنے کے لیے کافی انتظامات درکار ہوتے ہیں جس کیلئے
مختلف قسم کی ٹریننگ کی ضرورت پیش آتی ہے جس
کیلئے ریلوے ڈپارٹمنٹ سے کچھ تجربہ کار افراد حاصل
کیے جائیں گے اسی کے ساتھ کوکن ریلوے تعمیر کے کام
میں شامل افراد کو تربیت دے کر ایک نظام قائم کیا جائیگا۔ جس کے متعلق ریلوے تربیتی ڈپارٹمنٹ کو گوشوارہ
پیش کیا جا چکا ہے۔ توقع ہے کہ یہ تربیتی پروگرام ماہ
جون سے شروع ہو جائے گا۔

خوابوں کی تعبیر کیلئے انتظامات

کوکن ریلوے، مہاڈ، شمالی و جنوبی رتناگری، سندھودرگ ان چاروں
علاقوں میں کام کی رفتار بتدریج بڑھتی جا رہی ہے۔
مشنری کے ضمن میں ہر ماہ، واشی بیلاپور میں میٹنگوں کا
انعقاد ہوتا ہے تاکہ اس خواب کو مقررہ وقت تک شرمندۂ
تعبیر کیا جا سکے جو کوکن کے عوام کے لئے کسی نعمت سے کم نہ ہوگا۔

جناب شرف کمالی
معرفت نقش کوکن

نقش کوکن دسمبر ۹۴ء کے
شمارے میں آپکی کوکنی شاعری "آسُوں دیا" پڑھ کر خوشی ہوئی
لگتا ہے کہ آپ نے کوکنی کلام سے ظریف مرحوم کا جو ورثہ آپنے
جاری رکھا ہے اس سے کوکن کے مسلم سماج میں اصلاح کا
کام ہوگا ایسا میرا اپنا خیال ہے۔ مذکورہ اشعار میں ایک شعر میں
برسبیل تذکرہ ایک ترمیمی اضافہ کرنے کو جی چاہتا ہے۔

گاواں ہے مسجد چیا اذانی شیں بھی برکت
اک رام چا مندر بھی شیراز چیا دائریت اسوں دیا

بہرکیف آپکی شاعری پر مبارکباد حسین دلوائی وکیل
چیرمین مہاراشٹرا اسٹیٹ اقلیتی کمیشن

بیچارے فرشتے

بچوں کے ادب میں کوکن کی پیش رفت

عبدالکریم صابر و جہی پنڈیری

ڈاکٹر یونس اگاسکر نے سہ ماہی "ترسیل"، بمبئی کے تازہ شمارے میں بچوں کے ادب کی کمی پر تاسف کا اظہار کرتے ہوئے اسے علمی و ادبی روایات کے زوال سے تعبیر کیا ہے۔ ان کی رائے میں بچوں کے ادب پر فوری توجہ دینے کی ضرورت ہے۔ کوکن کے اہل قلم کی مطبوعات کا جائزہ لیں تو ان میں بچوں کی کتابیں نہیں دکھائی دیتیں۔

خوشی کی بات ہے کہ ڈاکٹر عبدالرحیم نشتر (ساوتری مادھیامک ودیا مندر، آمبیت (ضلع رائیگڈھ، مہاراشٹرا) نے اس طرف خصوصی توجہ کی اور سنجیدگی کے ساتھ بچوں کا ادب تخلیق کرنا شروع کیا۔ گذشتہ پانچ برسوں میں نشتر صاحب کی جو نظمیں خیراندیش، بچوں کی دنیا، نرالی دنیا، امنگ، زمین کے تارے اور اردو ٹائمز میں شائع ہوئیں اب ان کا ایک خوبصورت انتخاب "بیچارے فرشتے" کے نام سے شائع ہو گیا ہے۔

مشہور آرٹسٹ شکیل اعجاز کے معنی خیز اور پرکشش سرورق اور صاف ستھری کتابت و طباعت سے مزین یہ کتاب بچوں کے ادب میں کوکن کی پیش رفت کا اعلان کیا ہے۔ فارمولا موضوعات سے ہٹ کر آسان زبان، دلچسپ پیرائے اور مترنم بحروں میں نشتر صاحب کی نظمیں بچوں کے لئے ایک قابل تحسین قدم ہے۔

"بیچارے فرشتے" خطہ کوکن کے اردو طالب علموں کے لئے کوکن کے مشہور شاعر ڈاکٹر عبدالرحیم نشتر کا ایک گراں قدر تحفہ ہے جسے مصنف نے کوکن کے نونہالوں اور نقش کوکن ٹیلنٹ فورم کے نام سے منسوب کیا ہے۔

کتاب کی قیمت صرف دس روپئے ہے بچوں کی سیرت و کردار سازی، رجحان طبع، دلچسپی اور زبان و بیان کے لحاظ سے "بیچارے فرشتے" بچوں کے لئے ایک بہترین اور کارآمد کتاب ہے۔

ترنگا جھنڈا

مینا منہار۔ ۱۰ ایجول

آپ سب مجھے جانتے اور پہچانتے ہیں اسکول کے بچوں سے لے کر ملک کے صدر تک سبھی میرا احترام کرتے اور عقیدت میں اپنا سر جھکاتے ہیں۔ میں ہوا میں لہرا لہرا کر ملک کی عظمت اور شان و شوکت کو بڑھاتا رہتا ہوں۔ میری کہانی بہت پرانی ہے ایک طرح سے ملک آزادی کی تاریخ بھی ہے مجھے ۱۸۵۷ء کی آزادی کی وہ تحریک اچھی طرح یاد ہے جب میرے پرستاروں نے انگریزی حکومت کے خلاف جنگ شروع کی تھی۔ وہ خون میں ڈوبی ہوئی داستان ہے میری عظمت اور برتری کو بلند رکھنے کے لئے مادر وطن کے سپوتوں نے انگریزوں کے آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر ان کے خونی پنجوں کو گرفت میں لے لیا اور ظلم و استبداد کی کلائی موڑ دی تھی۔ اس وقت میرا رنگ بالکل سبز تھا چاروں طرف سنہری کناری لگی ہوئی تھی۔ یہ سنہرا حاشیہ آزادی کی شیدائیوں کی سنہری آرزوؤں کا مظہر تھا۔

میری شکل و صورت کئی بار تبدیل ہو چکی ہے مہاتما گاندھی نے میری طرف خاص توجہ دی تو میرا روپ پھر بدل گیا۔ انھوں نے مجھے تین حصوں میں تقسیم کر دیا اوپر سرخ درمیان میں سفید اور نیچے سبز پٹی تھی سفید پٹی کے آر پار چرخا نظر آنے لگا ۱۹۳۱ء میں زعفرانی رنگ نے سرخ رنگ کی جگہ لے لی اور ۲۲ جولائی ۱۹۴۷ء کو چرخے کی جگہ "اشوک چکر" نے حاصل کر لی۔ اس وقت سے آج تک میرے روپ میں کوئی تبدیلی نہیں ہوئی۔

اسطرح ۱۸۵۷ء سے ۱۹۴۷ء تک کے جنگ آزادی کے واقعات میں نے اپنی آنکھوں سے دیکھے

گوش بر آواز

قارئین کے خطوط

نقش کوکن دن بدن ترقی کی منازل طے کر رہا ہے
خدا اسے نظر بد سے بچائے، دسمبر ۹۴ء کے شمارہ
میں تمام مضامین اور کلام معیاری ہے۔ خاص کر
شمس پیرزادہ کا زلزلہ اور شرف کمالی صاحب کا شاہوں
سے فقیرا چھے پسند آئے۔ انجم عباسی نے خطیب
شہابی کے کلام کا جائزہ لیا ہے جو قابل تحسین ہے ان
کے قلم میں جادو ہے ان سے کوکن کے ادباء و شعراء پر
مضمون لکھوائے تاکہ کوکن کے فن کاروں کو ادب میں
مقام مل جائے۔

ساحر شیوی ۔ لوٹن ۔ انگلینڈ

نقش کوکن برابر موصول ہو رہا ہے۔ سرورق کی
اشاعت بہت ہی زیدہ زیب ہوگئی ہے اردو رسائل
کی خوبصورت اشاعت دیکھ کر دل جھوم اٹھتا ہے۔
مبارکباد قبول کریں۔

نذیر فتحپوری ۔ پونہ

نومبر ۹۴ء کا نقش کوکن بصیرت افروز ہوا
پوری دلکشی کے ساتھ معنوی، معلوماتی، علمی ادبی خوبیوں
سے آراستہ و متصف، محاسن ناقابل بیاں کوکنے
وا بالیان کوکن کا ترجمان قابل تعریف ہے۔
تاثرات قلمبند ہیں۔
سرورق کیا پیش کرتا ہے
بحر ناپیدہ کنارہ کا منظر، دور افق سے چھوتا ہوا ساحل
کوکن کے ایک گوشہ میں ناریل کے تین پودے۔
(۲) تثلیث میں توحید، تین عمارتیں دو رو یہ دو ایک
عقب میں، وسط میں ایک فوارہ۔ قریب ایک گھوڑی کار
جس میں سوار ہو کر آئے ہوئے دو جوڑے منظر سے
لطف اندوز ہو رہے ہیں۔ درون رسالہ نشان دہی
کی گئی ہے۔ لال باغ رتناگری کی تعمیرات کی تصویر ہے
عمارات کی ساخت بہر حال دلکشی کے لئے ہے
نقش کوکن کا ٹائٹل پیج میں جدیدیت برائے
تعارف علاقہ کوکن لانے کا جو سلسلہ گذشتہ چند
ماہ سے جاری ہوا ہے ایسا ہے کہ نام و مقام کی حد بندی
نہیں کرتا بلکہ دلدادگان سیاحت کو ہند کا جغرافیہ معلوم
کر لینے پر مجبور کرتا ہے۔ خطہ کوکن کا یہ انوکھا اسلوب
بہت پیارا ہے رسالہ کھول کر لطف لینا دور کی بات
رہی پہلے اس ہی کی سیر کیجئے۔ جھومئے، سر دھنئے
قابل مبارکباد ہیں ایسے انتخاب عمل میں لانے والے
اصحاب خواہ کوئی ہوں
حرا کی گود کا گوہر نور سیرا
حضور کی آمد کے وقت دنیا کے حالات قسط
ساتویں جناب محمد سعید صاحب ٹولکر (دوبئی)
لبریز از معلومات اسلام احسنت مرحبا بالاقساط
اس تصنیف سے قارئین نقش کوکن کو مستفید و
مستفیض کرنے کا کام ادارہ نقش کوکن انجام دے رہا
ہے کار ثواب ان اللہ لا یضیع اجر المحسنین
غزلیات و مضامین تمام باغ و بہار ہیں چند
نئے نام اپنے کلام کی روشنی کشش سامانی کا مظہر ہیں
کہانی رنگ لائی ہے حنا خاصی داد طلب ہے
اشک ندامت، اختر راہی صاحب کے عکس کوکن کی

سرچ لائٹ کوکن کی دیگر مشعلوں کو ماند کرتی نظر آرہی ہے۔ مخلص۔ محمد عبدالغفور ساقی توڑیلوی

تازہ نقش کوکن میں قوم کے نونہالوں کی ستاروں پہ کمند ڈالنے کے لئے تیار کرنے کی کوشش میں مصروف پر خلوص چہرے دیکھ کر بڑا سکون ملا۔ ابراہیم بغدادی صاحب کے توسط سے مغرب میں اپنی صلاحیتوں اور لیاقتوں کا سکہ جمانے والی ہماری نئی پود کی کامیابیوں کا "لیکھا جوکھا" پڑھ کر حیرت آمیز مسرت سے دوچار ہوگیا۔ یہ دونوں سلسلے مستقل جاری رہیں یہی دعا ہے۔
ڈاکٹر یونس اگاسکر

بھائی عبدالرحمٰن پاروکر نے ایک انتہائی اہم بات اور موضوع کا بہت مدلل اور جائزہ انداز سے مخلصانہ آغاز کیا تھا۔ مگر محسوس یہ ہوتا ہے کہ متعلقین اپنے ذاتی تحفظ کے پیش نظر اپنے موقف اور دفاع کے لئے محض منطقی جواز ہی کی بیساکھیوں کا سہارا لیتے ہیں۔ بنیادی بات اور اصل مقصد کو نظر انداز کرنے کے بعد رونما ہونے والے تباہ کن نتائج اور اثرات سے اپنی قطعی بے تعلقی کا اظہار کرتے ہیں۔ اس سے مایوسی ہوتی ہے اور لگتا ہے۔ جانے کیونکر خشت بنے اور کیسے کام چلے۔
جاوید دردے بمبئی

اپنا خط صاف، خوشخط اور ہو سکے تو ان لانڈ لیٹر (پوسٹل) پر لکھئے۔ مرسل کا نام پتہ اور پن کوڈ نمبر ڈالنا بھی نہ بھولیے۔

نقش کوکن سے آپ کے علاقہ کی مسلم سرگرمیوں کے تعلق سے معلومات میں اضافہ ہو رہا ہے طباعت اور کتابت معیاری ہے خدا کرے اس سے اردو والوں کو زیادہ سے زیادہ فائدہ پہنچے۔
القدس روانہ کرتے رہوں گا۔ چند دنوں سے اخبار بیمار ہے حالات کے زد میں ہے حکومت کی مہربانی ہے۔ مقدمات کی الجھن میں مبتلا ہے۔
شمس الہدیٰ
القدس ماہنامہ، بنگلور

بمبئی مرکنٹائیل کوآپریٹیو بینک کی علی گڑھ شاخ کا افتتاح حال ہی میں ہوا۔ بینک کے چیئرمین جناب غلام غوث اس موقع پر تقریر کرتے ہوئے دکھائی دے رہے ہیں ـــــ آپ کے دائیں جانب پدم بھوشن ظہور قاسم ممبر پلاننگ کمیشن، جناب شمیم کاظم مینیجنگ ڈائرکٹر، جناب رضوان فاروقی وائس چیئرمین اور جناب ایدلجی تریل بینک کے ڈائرکٹر اور بائیں جانب جناب شمیم احمد ایکٹنگ وائس چانسلر علیگڑھ مسلم یونیورسٹی تصویر میں دکھائی دے رہے ہیں۔.....

N.K.T.F. کا جشن سالانہ

حسب الاعلان ۱۵ جنوری ۹۵ء کی صبح ۹ بجے داؤد فضل بھائی ہال کھڑک ممبئی میں نقش کوکن ٹیلنٹ فورم کا آل کوکن تعلیمی مقابلہ کا فائنل اور تقسیم انعامات و اعزازات کا بارہواں جشن نہایت کامیاب رہا۔ پورا ہال کھچا کھچ بھرا ہوا تھا بلکہ جگہ کی تنگی کی وجہ سے لوگ باہر تک کھڑے تھے۔ N.K.T.F. کے اس جلسہ کی صدارت کے لئے پونہ سے جناب پی اے انعامدار تشریف لائے تھے۔ عالمی شہرت کے مالک جناب ڈاکٹر ایم کیو ولوی بطور مہمان معزز شریک محفل تھے تو لندن سے آئے ہوئے جناب بہاؤالدین پرکار (سابق صدر کوکنی مسلم ورلڈ فاؤنڈیشن، ٹورنٹو (کینیڈا) سے آئے ہوئے جناب منصور ہرزک ملاوی وسطی افریقہ سے آئے ہوئے جناب غنی مقدم۔ ساؤتھ افریقہ لیتھیا کے جناب ابراہیم خلیل سلوجی (جو نیلسن منڈیلا کے قریبی ساتھی ہیں) کی شرکت نے محفل کو انٹرنیشنل حیثیت عطا کی ان تمام معززین کے ساتھ ملکی سطح کے پروگراموں کے کفیل جناب مقدم صاحب جناب اسمٰعیل وفعدار کے ساتھ فورم کے فعال رکن کیپٹن نفیر محمد مستری (پروگرام کے کفیل جناب) جناب حسن چوگلے دوحہ قطر کی نمائندگی کرتے ہوئے ڈائس پر تشریف فرما تھے۔

جناب عبدالمطلب ٹوپی (منیجر نقش کوکن) نے تلاوت قرآن پاک سے جلسہ کا افتتاح فرمایا۔ جناب ایچ۔ بی مقدم نے جلسہ کی غرض و بیان کی اور کارکنان کا تعارف دیا ڈاکٹر نائیک صاحب نے مہمانوں کا استقبال فرمایا۔ امسال مقابلوں میں اردو اسکول کے طلبہ کی شرکت اور اول انعام پانے والے امیدوار کے استاد کو انعام اضافی آئیٹم تھے جناب مبارک کاپڑی کی محنت، ذہانت اور انتظامی صلاحیتوں نے مقابلوں کو مقبول عام بنادیا ہے مقابلوں میں کامیاب طلبہ کے نام درج ذیل ہیں۔

تقاریر:

اول انعام: حاجی داؤد امین ہائی اسکول کالستہ کی طالبہ نسیم انصار پرکار

دوم انعام: شکشن پرسارک منڈل اردو ہائی اسکول راجیواڑی کی طالبہ پروین عبدالستار کوچالی۔

سوم انعام: انجمن خیرالاسلام اردو ہائی اسکول گوریگاؤں کا طالب العلم ذاکر حسین ساجد انصاری

اس طرح اول انعام پانے والی طالبہ کے ہائی اسکول کو نفیر محمد مستری ٹرسٹ کی جانب سے پیش کردہ ڈاکٹر ایم او شیخ اردو ٹرافی عطا کی گئی۔

←

جنرل نالج :

اوّل انعام: انجمن خیرالاسلام اردو بوائز ہائی اسکول مہاگری تھانہ کے طلبا ر آصف محمد علی اور سید احمد ریحان حسین

دوم انعام: حاجی داؤد امین ہائی اسکول کالسنہ کی طالبات جبین یوسف پرکار اور شبانہ اسمٰعیل چوگلے

سوم انعام: انجمن خیرالاسلام اردو گرلز ہائی اسکول مہاگری تھانہ کی طالبات شہناز عظمت اللہ خان اور صبا قیوم چپیوڈکر

اس طرح اول انعام پانے والے طلبا کے ہائی اسکول کو آدم نور ٹرافی دی گئی ۔

انگریزی زباندانی :

اوّل انعام: حاجی داؤد امین ہائی اسکول کالسنہ کی طالبہ جبین یوسف پرکار

دوم انعام: انجمن اسلام جنجیرہ اردو ہائی اسکول مسلہ کی طالبہ نکہت عبدالحمید فقاضی۔

سوم انعام: مہاراشٹر ہائی اسکول چپلون کا طالب العلم نقش کوکرے شاکر حسن لسنے

اس طرح اوّل انعام پانے والی طالبہ کے ہائی اسکول کو محمد علی مقدم ٹرافی دی گئی ۔

میتھمیٹکس (ریاضی)

اوّل انعام: فجندار ہائی اسکول دسپور کا طالب العلم عظیم نواب جوانے ۔

دوم انعام: سوشل سوسائٹیز ہائی اسکول مورب کا طالب العلم فیاض محمود راؤت ۔

سوم انعام: حاجی ایس ایم مقدم ہائی اسکول کھیڈ کا طالب العلم غلام جیلانی انتولے

اس طرح اول انعام پانے والے طالب العلم کے ہائی اسکول کو حوا بائی مستری میموریل ٹرافی دی گئی ۔

پرائمری (جنرل نالج)

اوّل انعام: حاجی ایس ایم مقدم ہائی اسکول کھیڈ کی طالبہ شاکرہ حاجی رحمان خان مہاڈک

دوم انعام: سٹیزن ہائی اسکول اُورن کا طالب العلم مبین اسمٰعیل مقدم۔

سوم انعام: آئیڈیل پرائمری اسکول رابوڑی تھانہ کی طالبہ شگفتہ ایم شیخ

اس طرح اوّل انعام پانے والی طالبہ کے اسکول کو رحمانی فاؤنڈیشن ٹرافی دی گئی ۔

مقابلوں کی دلچسپی نے لوگوں کے دل جیت لئے اور اسی بنا پر لوگ ڈھائی بجے تک ہال میں جمے رہے ۔ مہمان خصوصی کی تقریر اور خطبۂ صدارت دلنشیں پروگرام میں سونے پہ سہاگہ کا کام دے گئے اور فورم کے سکریٹری جناب ابراہیم سندیلکر صاحب کے اظہار تشکر کے بعد جلسہ برخاست ہوا۔

اوپر کی دنیا

حسنا پبلی کیشن لکھنؤ کے زیر اہتمام سلسلۂ مطبوعات کی دوسری کتاب 'اوپر کی دنیا' شائع ہو کر آگئی ہے جو حضرت مولانا عبدالکریم پاریکھ صاحب کی تازہ تصنیف ہے۔

اس کتاب میں مولانا موصوف نے عالم بالا کے بارے میں قرآن کے بیانات و اطلاعات کی وسعت و صداقت کا اظہار کیا ہے ۔ اور ماہرین فلکیات اور سائنسدانوں کو غور و فکر و تدبر کرنے کی دعوت دی ہے ۔

ڈاکٹر رضوان قاضی کے اعزاز میں منعقدہ جلسہ تہنیت کی ایک جھلک۔ ڈاکٹر اسحاق جمخانہ والا ڈاکٹر رضوان قاضی کو ایوارڈ پیش کرتے ہوئے نظر آتے ہیں۔ جب کہ وزیر تعلیم زکریا صاحب خوشی کا اظہار کرتے ہیں۔۔۔

ڈاکٹر رضوان قاضی کا اعزاز

پروفیسر اے اے قاضی اور محترمہ رشیدہ قاضی کے فرزند ڈاکٹر رضوان اے قاضی ایم ڈی (میڈیسن)، ڈی این بی (میڈیسن)، ڈی ایم (گیسٹرو انٹرولوجی) کے اعزاز میں نیو ہورائزن فاؤنڈیشن لندن اور آچرہ ایجوکیشن اینڈ ویلفیئر ایسوسی ایشن بمبئی کی جانب سے یکم جنوری کو الماطیقی ہال میں صدر انجمن اسلام ڈاکٹر محمد اسحاق جمخانہ والا کی زیر صدارت ایک پُر وقار تہنیتی تقریب کا اہتمام کیا گیا تھا۔ عالی جناب سلیم زکریا وزیر تعلیم حکومت مہاراشٹر بطور مہمان خصوصی مدعو تھے۔ دیگر مہمانان اعزازی میں سابق میئر آف بمبئی اور ڈاک یونین کے لیڈر ڈاکٹر شانتی پٹیل شعبۂ اردو بمبئی یونیورسٹی کے فی الوقت سربراہ ڈاکٹر یونس اگاسکر، جسٹس علی قاضی، پرنسپل سہیل لوکھنڈوالا، کارپوریٹر ناظم قاضی، ڈاکٹر ضمیر خطیب، ڈاکٹر علی دلوی جیسے اکابرین شامل تھے۔ سیکڑوں کی تعداد میں عمائدین شہر شریک تھے جن میں ڈاکٹروں، وکیلوں اور شعبۂ تعلیم و تدریس سے منسلک افراد کی اکثریت تھی۔ حسب روایت قاری عبدالخالق صاحب کی وجد آفریں تلاوت کلام اللہ سے جلسے کا آغاز ہوا۔ حضور رسالت مآبؐ کی بارگاہ میں نعت پیش ہوئی۔ ڈاکٹر یو اے قاضی اکیڈمک ڈائریکٹر نیو ہورائزن فاؤنڈیشن نے حاضرین کا خیر مقدم کیا اور نیو ہورائزن فاؤنڈیشن کے اغراض و مقاصد بیان کئے۔ ڈاکٹر یونس اگاسکر نے صاحب اعزاز ڈاکٹر رضوان کو حاضرین سے متعارف کیا۔ ڈاکٹر اگاسکر نے تالیوں کی گونج میں یہ انکشاف کیا کہ ڈاکٹر رضوان پورے مہاراشٹر میں گیسٹرو انٹرولوجی میں ڈاکٹریٹ کرنے والے دوسرے مسلمان ہیں۔

ڈاکٹر شانتی پٹیل نے ڈاکٹر رضوان کی حاصل کردہ ڈگری ڈی این بی کی اہمیت و افادیت کی صراحت کی۔ مہمانِ خصوصی عالی جناب سلیم زکریا صاحب نے اپنی عالمانہ تقریر میں ڈاکٹر رضوان کی تحقیق و مطالعہ کے موضوع کو اجاگر کرتے ہوئے کہا کہ اس باصلاحیت ڈاکٹر نے پیٹ کی تمام تر بیماریوں کا بغور مطالعہ کر کے ریاضت کے ساتھ شراب نوشی کے مضر اثرات پر سیر حاصل مقالہ قلمبند کیا ہے۔ آپ نے ڈاکٹر رضوان کو دعاؤں سے نوازا کہ وہ نہ صرف پیٹ کی بیماریاں بلکہ پاپی پیٹ سے پیدا

کووارڈ نمبر ۸ کوسہ کا مائناریٹی سیل حلقہ کے کارپوریٹر جناب محمد یسین
کا میں ... اس کی ... نے کی تھی۔ ..

سے ... برائیاں دور کرنے پر بھی
قادر ہو جائیں اس موقعہ پر ڈاکٹر
رضوان کو گرانقدر ایوارڈ دیا گیا اور
شریکِ محفل افراد اور اداروں نے
ڈاکٹر رضوان کو گلدستہائے عقیدت
و محبت کے انبار لگا دیئے۔ صدر جلسہ
ڈاکٹر محمد اسحاق جمخانہ والا نے ڈاکٹر
رضوان کی غیر معمولی تعلیمی ترقی کی
ستائش کی۔ پروفیسر اے اے قاضی
صاحب اعزاز کے والد صدر آچرہ
ایجوکیشن اینڈ ویلفیر اسوسی ایشن
کی ادائیگی رسم شکریہ کے ساتھ جلسہ
اختتام پذیر ہوا۔ تمام شرکاء جلسہ
کی پر تکلف کھانے سے تواضع کی
گئی۔ اس موقعہ پر ایک دیدہ زیب
سوونیر کا بھی اجرا ہوا۔ تقریب تہنیت
میں نظامت کے فرائض پرنسپل
ابراہیم خان طالب نے بحسن و خوبی
ادا کیے۔ (درسلہ: پرنسپل رشیدہ قاضی) ..

سیّد عبدالغفار کی تقرری

ممبرا کوسہ میں مسلمانوں
بالخصوص اقلیتوں کی بڑھتی ہوئی تعداد
کے پیشِ نظر تھانہ شہر کانگریس آئی
مائناریٹی سیل کے صدر مدیر فوزان
جناب سلمان ماہمی نے کوسہ ممبرا کے
معروف سوشل ورکر جناب سید عبدالغفار
نقش گوکر نے

قدیم فنصوپ اردو اسکول کا جشن طلائی

رتنا گری سے قریب قدیم
فنصوپ نامی ایک چھوٹی سی بستی
ہے ۲۸ دسمبر ۹۴ء کو اردو اسکول
قدیم فنصوپ کو پچاس سال پورے
ہونے کی خوشی میں جماعت المسلمین
قدیم فنصوپ کی جانب سے جشنِ
طلائی کی تقریب منعقد کی گئی جس کی
صدارت راجہ بھاؤ طیئے (صدر ضلع
پریشد رتناگری) تو مہمان خصوصی
جناب فرنائیک حسین خان موجود تھے۔
رتناگری کے صحافی ڈاکٹر شیکا بن
اور قرب و جوار کے سبھی اردو اسکولوں
کے نمائندے حاضر تھے۔
جناب اسماعیل سولکر (صدر مدرس)
نے آئے ہوئے مہمانوں کا تعارف
کیا تو جناب حسن میاں ابراہیم مقادم
نے گلپوشی فرمائی۔ اسکول کے معاون
استاد جناب عبدالحمید ہوڑیکر نے
۴۴ء تا ۹۴ء تک اسکول کی
کارگذاری سنائی۔ دیگر حضرات
میں بشیر محمد قادری جو اسکول کے
ابتدائی مدرس تھے۔ اپنے خیالات کا
اظہار کیا۔ جس میں انہوں نے پرانی یادوں
کو دہرایا۔ جناب عبدالرحمٰن وستانے
اپنی تقریر میں گیارہ سالہ محنت اور
لوگوں کا تعاون پر روشنی ڈالی۔ جناب
عبدالحمید مجگاؤنکر صاحب جو یہاں کے
شاگردوں میں سے بھی ہیں اور یہاں کے

معاون مدرس بھی تھے اپنے نیک خیالات پیش کئے اور ایک گھڑی تحفے میں دی۔ گاوڑے صاحب (بی۔ ای۔ او) نے اسکول کی تعلیمی سجاوٹ و تعلیمی سرگرمی کو دہراتے ہوئے ساوتری پھلے اسکیم کے تحت اسکول کی بہترین کارناموں کا ذکر کیا۔

ڈاکٹر شکیا بین نے اردو زبان کی شیرینی کا ذکر کرتے ہوئے یہاں ثانوی تعلیم شروع ہونے پر زور دیا۔ جناب حسین خان فنڑ نائیک نے اسکول کی ضروریات کو پورا کرنے کی یقین دہانی کی۔ انہی کے ہاتھوں "کہکشاں نرسری" کا افتتاح عمل میں آیا۔

خطبۂ صدارت میں جناب راجہ بھاد لیکے نے کہا کہ یہ علاقہ میرا ہے۔ لہٰذا تعلیم یا دیگر امور میں پیش آنیوالی مشکلات کو حل کرنے کے لئے میری طرف سے آپکو پورا تعاون ملے گا۔

اس موقع پر فنصوب سوسائٹی کی طرف سے دس ہزار قیمت کے اسکولی بنیچ دیئے گئے۔ جماعت المسلمین قدیم فنصوب (بمبئی کمیٹی) نے تین ہزار مالیت کی ایک الماری تحفے میں دی۔ جناب قاسم نقش کوکنے احمد مجگاونکر (صدر جماعت کرلا) نے دو سو روپے اور جناب عبداللطیف مجگاونکر (سبکدوش مدرس) نے ایک سو پچیس روپے عنایت فرمائے۔

نظامت کے فرائض جناب عبدالحمید علی نے اپنے خاص انداز میں بحسن و خوبی انجام دیئے۔

تقریب میں صدر جلسہ رتناگری ضلع پریشد کے صدر شری راجہ بھاد لیکے (تقریر کرتے ہوئے) ان کے دائیں ضلع پریشد تعلیمی صدر جناب حسین خان فنڈ نائیک، جناب بشر قادری، شری گاوڑے صاحب، بائیں بازو رتناگری ضلع مچھی مار سنگھ کے صدر جناب رشید بھائی مجگاونکر، فنصوب گرام پنچایت کے سرپنچ اور ساوی صاحب نظر آتے ہیں ــــ ــ

ناڈکر ہسپتال کا اجراء

ڈاکٹر آدم حسین ناڈکر ایم/ بی/ بی الیس اور ان کی بیگم ڈاکٹر خدیجہ آدم ناڈکر ایم بی بی ایس متوطن سنگلٹ نے ۲۹ جنوری ۹۵ء کو کھیڈ ضلع رتناگری میں "ناڈکر ہسپتال" کے نام اپنے نرسنگ ہوم کا اجراء کیا جس میں مختلف امراض کے ماہرین کو کئی ڈاکٹرز بمبئی سے مدعو تھے ــ۔

ڈاکٹر دلاور دلوی کو مبارکباد

بروز اتوار ۸ جنوری ۹۵ء کو فدائی باغ اندھیری میں جناب سعید احمد سلیمان دلوی متوطن گھاٹجول۔ رتناگری جو BARC سے سبکدوش ہوگئے ہیں کے فرزند ڈاکٹر دلاور دلوی کی شادی کوکن مرکنٹائل بنک کے وائس چیئرمین ڈاکٹر علی عبدالقادر دلوی کی دختر غزالہ کے ساتھ انجام پائی۔ ڈاکٹر دلاور دلوی نے امسال B فارما وکالت کا امتحان بھی کامیاب کیا ہے۔ سلسلۂ تعلیم جاری رکھتے ہوئے (بی یو ایم ایس میں کامیابی کے بعد) آپنے ہاسپٹل ایڈمنسٹریشن کا پوسٹ گریجویٹ ڈپلومہ D.H.A ۱۹۹۱ء میں پاس کیا تھا اور اب وکالت کی بھی سند حاصل کرلی ہے۔

ہم انہیں ان کی کامیابی پر دلی مبارکباد پیش کرتے ہیں۔

بزم اُردو چپلون کی جانب سے
یک بابی ڈراموں کے مقابلے:

۱۴ جنوری ۹۵ کو شب میں اندرا گاندھی سائنٹفک کیندر چپلون میں بزم اردو چپلون کی جانب سے یک بابی ڈراموں کے مقابلے لئے گئے۔ مہاراشٹر ہائی اسکول چپلون کی امداد کے لئے کئے گئے ان ڈراموں کے مقابلے کی صدارت چپلون کے ایک مشہور صنعت کار جناب ابراہیم دلوائی نے فرمائی۔ بطور مہمان خصوصی شری پرمود کھیڈیکر، الامین بنک کے منیجر جناب سلیم دلوی۔ شریبہ بنک کے ڈائرکٹر جناب افوارے اور کھیڈ کے جناب آر ڈی خطیب حاضر تھے۔

بزم اردو کے چیئرمین جناب مغل اقبال اختر (پرنسپل) نے بزم اردو چپلون کی جانب سے ہر سال ہونے والے مختلف پروگراموں کی معلومات دی۔ سلور جوبلی کمیٹی کے چیئرمین جناب طاہر سنگے، بزم اردو کے نائب صدر جناب شیخ احمد وانگڑے، وائس چیئرمین اعجاز خان اور خازن طاہر شرملکر کے ہاتھوں گلدستے دئے گئے۔

اوّل گروپ کو انعام:

الامین اسلامک فائنانس۔ کارپوریشن کی جانب سے دیا گیا

اول انعام: پیلی حویلی۔
مہاراشٹر ہائی اسکول چپلون -/۵۰۱ روپے

دوم انعام: سائیڈ بزنس۔
مستری ہائی اسکول رتناگری
-/۳۰۱ روپے

سوم انعام: انگوٹھا چھاپ۔
مقادم ہائی اسکول کھیڈ -/۲۰۱ روپے

دوم گروپ کو انعام:

اجو سیلس کارپوریشن چپلون کی جانب سے دیا گیا۔

اول انعام: ہم بھی کچھ کم نہیں۔
مہاراشٹر ہائی اسکول چپلون -/۵۰۱ روپے

دوم انعام: منحوس قدم۔
حاجی مقادم ہائی اسکول کھیڈ -/۳۰۱ روپے

سوم انعام: رانگ نمبر۔
آدرش ہائی اسکول کرجی -/۲۰۱ روپے

سوم گروپ کو انعام:

ذکر کنسٹرکشن چپلون کی جانب سے دیا گیا۔

اوّل انعام۔ سویرا
کہکشاں گروپ رتناگری -/۵۰۱ روپے

دوم انعام: وہ کون تھی؟۔

استاد گروپ دادر محلہ ۲۰۱/- روپے
سوم انعام: اناڑی پروار۔
ڈی ایڈ کالج کالستہ ۲۰۱/- روپے

بہسٹ اداکار انعام:

جناب آر۔ ٹی خطیب کی جانب سے دیا گیا۔
اوّل گروپ۔ اول: مجاہد
ابراہیم ہوڑیکر۔ مستری ہائی اسکول
رتناگری ۱۵۱/- روپے۔
دوم: سرفراز فاروق پٹیل۔
مہاراشٹر ہائی اسکول چپلون ۱۰۱/- روپے
سوم: سرفراز عبدالغنی مقری۔
حاجی مقادم ہائی اسکول کھیڈ۔ ۷۵/- روپے

دوم گروپ۔ اول۔
ظہیر عباس اقبال مغل۔ مہاراشٹر
ہائی اسکول چپلون ۱۵۱/- روپے
دوم۔ پروین حسن راول۔
مقادم ہائی اسکول کھیڈ ۱۰۱/- روپے
سوم۔ عبدالقیوم ہوڑیکر۔
نائیک ہائی اسکول رتناگری ۷۵/- روپے

سوم گروپ۔ اول۔
سراج احمد خان۔ کہکشاں گروپ
رتناگری ۱۵۱/- روپے
دوم۔ منصور خان۔ ڈی ایڈ
کالج کالستہ ۱۰۱/- روپے
سوم۔ مجاہد میئر۔ ینگ فائٹر جمرکنڈہ
۷۵/- روپے

نقش کوکن

بہسٹ ڈائرکٹر انعام۔

شاہ نواز شاہ کی جانب سے دیا گیا۔
اول گروپ۔ جمال الدین یوسف
بندرکر (پیلی حویلی) مہاراشٹر ہائی
اسکول، چپلون
دوم گروپ۔ حسین حسن حمدولے
(ہم بھی کچھ کم نہیں) مہاراشٹر ہائی
اسکول چپلون۔
سوم گروپ۔ بیبین پوار۔
(سویرا) کہکشاں گروپ رتناگری۔
اس کے علاوہ مقابلوں میں
حصہ لینے والے ہر ڈرامہ کے بیسٹ
اداکار کو شریفہ اسلامک فائنانس
کارپوریشن کی جانب سے فی کس
۵۱/- روپے بطور انعام دیے گئے۔
اسی طرح اول گروپ کے بیسٹ
ڈرامہ کو آکسفورڈ ٹیوشن کلاسیس
چپلون کی جانب سے اور دوم و
سوم گروپ کے بیسٹ ڈرامے
کو شریفہ اسلامک فائنانس کی طرف
سے شیلڈ سے نوازا گیا۔
جناب آپا سلاگرے، شکیل
شاہ جہاں (مہلہ)، حق صابر
(بورلی پنجتن) اور عبدالحمید ہوڑیکر
نے جج کے فرائض انجام دیئے۔
صبح پانچ بجے تک جاری اس پروگرام
میں چپلون، کھیڈ، رتناگری اور دیگر
دور دراز علاقوں سے بڑی تعداد میں
ڈرامہ کے شائقین موجود تھے۔
• پروگرام کی نظامت جناب
اندرے ابراہیم آزر اور جمال الدین
بندرکر نے فرمائی۔ ••

ادارہ قافلۂ حج کا افتتاح

نہرو سینٹر ورلی کے افسر
جناب لطافت قاضی صاحب نے
جناب محمود عبداللہ نائیک اور جمیل شیخ
صاحب کے اشتراک سے قافلۂ حج
نامی ایک ایسے ادارہ کا اجراء کیا ہے
جو عازمین حج بیت اللہ کے لیے
ٹور کا انتظام کرے گا۔
ڈاکیارڈ روڈ کی مسجد کی
دکان نمبر ۱۶، ۲۸۴ گن پاؤڈر روڈ)
میں اس کا آفس ہے۔ فون نمبر ہے:
3754796/3766688
بعد نماز جمعہ بتاریخ
۶ جنوری ۹۵ء کو اس کا افتتاح
عمل میں آیا۔ جس میں انجمن اسلام
بمبئی کے صدر ڈاکٹر محمد اسحاق
جمخانہ والا تشریف لائے
تھے۔ ••

شریوردھن کی اسکول پارلیمنٹ

انجمن اسلام جنجیرہ بانے اسکول شریوردھن کی اسکول پارلیمنٹ میں سکینہ زاہدہ لانبے اکثریتی ووٹوں سے وزیر اعظم منتخب ہوئیں اور رمیز حسین ملاک نائب وزیر اعظم چنے گئے۔ کابینہ اسپیکر نجف اقبال آرائی نے حلف دلایا۔ کابینہ کے دیگر وزراء اس طرح ہیں۔

(۱) رضوانہ عابد سوگے اور حسین عرفان شاہ (۲) فرحین غلام محی الدین جلال، امجد امان اللہ برودٗ (۳) شہزادی محمد جیورک تنویر جوگلے (۴) انسیم پادسکر اور سمیر کمار (۵) سیمین شہاب الدین سرکھوت اور رمزمل صبقولے (۶) عبدالمجید برودٗ، متین جمال آرائی (۷) عظمیٰ عبدالغفار کردے، راشد عبدالرحیم کردے (۸) فوزیہ عبدالشکور نارکر، عمران نظیر (۹) شازیہ شوکت دستے اور مدیان حنیف کھمکر (۱۰) فرحت جوہر علی برودٗ، ضمیر منٹاگرے

اسکول نے ۳ر دسمبر ۹۴ء نفیس کوکن ٹیلنٹ فورم کے مقابلوں میں فرحت جوہر علی برودٗ اور نفیس کوکن سرشار ابراہیم رفاعی نے شریک ہو کر نام کمایا۔ ۴ر دسمبر ۹۴ء بزم ملت مروڈ کے کل رائے گڈھ سیرت النبیؐ نعتیہ و تقریری مقابلوں میں نوشین عقیل جلال۔ لبنیٰ شاہنواز کھمکر، آسماء شفیع لوگڈے اور سرشار ابراہیم رفاعی نے حصہ لیا۔ نعت گوئی میں سرشار ابراہیم رفاعی اول اور آسماء لوگڈے نے تیسرا نمبر حاصل کیا ۶ر دسمبر ۹۴ء کو سائنسی نمائش میں سیمین محمد صاحب آرائی، تسکین زاہد لانبے، رباخ سلیم کردے اور فاطمہ محمد صاحب قاضی نے حصہ لیا۔ اور انعام کے حقدار ہوئے۔

الامین کی نئی شاخ بھیونڈی میں

الامین اسلامی مالیاتی کارپوریشن کی نئی شاخ کا افتتاح ۱۶ر دسمبر ۹۴ء کو ٹیمن بی کوارٹر گیٹ بھیونڈی میں ہوا۔ الامین کی مہاراشٹر میں یہ آٹھویں برانچ ہے اس ادارے کا مقصد سودی نظام کو ختم کرنا ہے دو تین سال کے اندر مزید پانچ شاخیں قائم کرنے کا ارادہ ہے۔ یعنی غیر سودی نظام کی مقبولیت بڑھ رہی ہے

قطر میں ادبی سلسلے

مجلس فروغ اردو ادب نے جناب مشتاق یوسفی کی شام کا دسمبر ۹۴ء کے اوائل میں اہتمام کیا جس میں قطر کی اردو نواز تنظیمیں اور شہر کے اردو نواز لوگوں کی شمولیت کثیر تعداد میں تھی۔ ایک شاندار شام کی نظامت خوشنود بخاری نے کی۔ بزم اردو کے جنرل سکریٹری شمیم حیدر نے مشتاق احمد یوسفی پر مقالہ بصورت تعارف پڑھا جناب مصیب الرحمٰن بانی مجلس نے ابتداء میں اظہار تشکر فرمایا۔

۱۴ر دسمبر کی شام "شام فراز" کے نام سے "مجلس فروغ اردو ادب" نے منعقد کی فراز قطر کے مختصر دورے پر پہلی بار آئے تھے قطر کی حکومت نے کتابوں کی نمائش کا اہتمام کیا تھا۔ بہت قلیل وقت میں مجلس نے اس شام کا اہتمام غزال کلب میں کیا۔

بزم اردو قطر نے محمد ممتاز راشد کی کتاب جو قطعات کا مجموعہ ہے تیری خوشبو سے دل مہکتا ہے کا اجراء ۲۲ر دسمبر ۹۴ء کو "شیزان ہوٹل" کے ہال میں کیا جس کی نظامت بزم کے سکریٹری شمیم حیدر نے کی۔ قاضی فراز احمد نے قطعات کے مجموعے سے تعارفی

قطعات راشد کے انٹرویو کے انداز
میں مکالماتی صورت میں پڑھے
جناب شہاب بانکوٹی کی شرکت
خاص واقعہ تھا۔ قطر کے حلقہ ادب
اسلامی نے جناب شہاب
بانکوٹی کی صدارت اور اعزاز میں
ایک پروگرام رکھا جس میں دینی
تقریریں اور دینی نظمیں پڑھے
گئیں۔

کوتوال صاحب کے لئے الوداعی جلسہ

ڈسٹرکٹ انفارمیشن آفیسر
ضلع تھانہ جناب بشیر کوتوال کی
سبکدوشی پر ایک الوداعی جلسہ
۲۸۔ نومبر ۹۴ء کی شام پتر کار سنگھ
تھانہ (ممبرا) کی جانب سے تھانہ
ضلع یوتھ کانگریس کے سکریٹری
جناب اسلم جلگاؤنکر کے آفس میں
منعقد ہوا جس کی صدارت جناب
ہارون اشرفی صاحب نے فرمائی
حلقہ کے معروف سوشل ورکر
بزنس مین اور ۔ یم۔ ج۔ ک۔ ر کے
رکن جناب داؤد چوگلے کی تلاوت
سے جلسہ کا آغاز ہوا۔ مدیر فرزان
اور تھانہ شہر کے اقلیتی سیل کے
چیئرمین جناب سلمان ہاشمی نے
نقش کرکر
صاحب اعزاز کوتوال صاحب کے
تعارف میں تقریر کی انگریزی ہفتہ وار
کے مدیر جناب
مسعود پیش امام میزبان جناب اسلم
جلگاؤنکر اور جناب داؤد چوگلے نے
بھی اپنے خیالات کا اظہار فرمایا۔
نظامت کے فرائض جناب محمد صادق
صاحب نے انجام دیئے۔ جناب
شکیل شیخ صاحب نے اظہار تشکر
فرمایا اور پروگرام کے اختتام کے
بعد اسلم جلگاؤنکر کی جانب سے
حاضرین کو پرتکلف عشائیہ
دیا گیا۔

ایزان بجلی پروجیکٹ

ضلع رتناگیری کی تحصیل
دابھول میں ایزان بجلی پروجیکٹ قائم
ہو رہا ہے جس کو امریکہ کی امداد حاصل
ہے اس پروجیکٹ کے ذریعہ نہ
صرف بجلی کی پیداوار میں اضافہ ہوگا
بلکہ ہزاروں مقامی بے روزگار نوجوانوں
کو ملازمت بھی ملے گی اس کے باوجود
مخالف پارٹیاں اس فائدہ مند
پروجیکٹ کی مخالفت کر کے کوکن کی
ترقی میں رکاوٹ پیدا کر رہی ہیں۔
ان خیالات کا اظہار محکمہ توانائی
کے ریاستی وزیر پربھاکر دھارکر
نے گوہاگر کے ایک جلسہ میں کہا۔
اس جلسہ میں رتناگری کے وزیر رابطہ
(پالک منتری) لکشمن راؤ ہٹنکر بھی
موجود تھے۔ انہوں نے کہا کہ اس
پروجیکٹ کے ذریعہ ماہیگری، جنگلات
پھل، پھول اور ماحولیات کو نقصان
پہنچنے والا نہیں ہے اور نہ ہی زہریلی
گیس کا اخراج ہوگا۔ ان تمام حقائق
کے باوجود اس کی مخالفت ہو رہی
ہے۔

اس جلسہ میں تعلقہ کی تمام گرام
پنچایتوں کے سرپنچ۔ ماہیگیر اداروں
اور سوسائٹیوں کے صدور، کسان
کاشت کار ایزان کمپنی کے نمائندے
ممبران ضلع پریشد اور پنچایت سمیتی
نیز سابق ممبران اسمبلی شنی کانت
جوشی۔ ٹی بی کدم۔ ہری بھاؤ نیالا
اور سبھاپتی چندر کانت بھائی موجود
تھے۔

ماس MAAS کی تقریب

مسلم ایسوسی ایشن فار
ایڈوانسمنٹ آف سائنس جس کا
مخفف ماس ہے نے بڑے
پریسیڈنٹ بمبئی میں ایک تقریب
کا انعقاد کیا۔ جس میں ملک کے
نوجوان مسلم سائنسدانوں کو سال رواں

سے دوران ان کے تحقیقی سائنسی
خدمات اور عالمانہ مقالات کے
لئے انعامات و اسناد پیش
کیں۔

بمبئی سائیکاٹریسٹ ایسوسی
ایشن کے صدر اور مدیر نقش کوکن
ڈاکٹر عبدالکریم نائیک کی خیرمقدمی
تقریر سے جلسہ کا آغاز ہوا۔ بھابھا
اٹیمک ریسرچ سینٹر کے ڈائرکٹر
ڈاکٹر اے این پرساد تاتا انسٹی
ٹیوٹ آف فنڈامنٹل ریسرچ سینٹر
کے ڈائرکٹر پروفیسر ویریندر سنگھ
نے مسلم سائنسدانوں کے ماضی
اور حال پر بڑی معلومات آفریں
تقریریں کیں۔

پلاننگ کمیشن آف انڈیا کے
رکن اور جامعہ ملیہ کے سابق وائس
چانسلر و ملک کے نامور محقق اور
بحری علم کے ماہر ڈاکٹر سید ظہور قاسم
مہمان خصوصی تھے اور علی گڈھ مسلم
یونیورسٹی کے سابق پروفیسر
جناب معین فاروقی صدر نشین تھے
ڈاکٹر رفیق سرخواص نے نظامت
کے فرائض انجام دیئے۔ شہر بمبئی
کی عالم شخصیتیں کثیر تعداد میں شریک
مجلس تھیں۔

شبینہ چیولکر

۱۵ر جنوری ۹۴ء کو داؤد
فضل بھائی آڈیٹوریم میں M.K.T.B.
کے زیر اہتمام منعقدہ جلسۂ عام میں
آل کوکن بیسٹ گرل کا اعزاز پانے
والی شبینہ چیولکر ہیں جنہیں مارچ ۹۴ء
کے ایس ایس سی امتحان میں
۶۲۰/۷۰۰ نمبر حاصل تھے۔ سلسلۂ تعلیم
جاری رکھتے ہوئے اس ہونہار طالبہ
نے شری رام ٹیکنیکل کالج ایرولی
نئی بمبئی میں الیکٹرانک انجنیرنگ
میں داخلہ لیا ہے۔ ہماری دعا ہے کہ
اس کورس میں بھی اللہ اسے
امتیازی شان کے ساتھ کامیاب
کرے۔ ساتھ ہی ہم جناب عبدالغنی
چیولکر صاحب وان کے خاندان کو
مبارکباد پیش کرتے ہیں۔ جنہوں
نے بچوں کی تعلیم بالخصوص تعلیم
النسواں پر دھیان دیا اور اپنے
بچوں کو زیور تعلیم سے سرفراز فرمایا۔
خیال رہے کہ آپ کی بڑی
دختر فہمینہ چیولکر بھی ۱۹۹۱ء کو ایس ایس سی
امتحان میں امتیازی شان کے
ساتھ کامیاب ہو کر آل کوکن بیسٹ
گرل منتخب ہوئی تھیں۔

روزگار

گلف (خلیجی) ممالک میں
برائے روزگار دنیا کے اکثر لوگ
اچھی تنخواہ اور بہتر مواقع حاصل کرنے
کی غرض سے رخ کرتے ہیں ہندوستان
میں عموماً اور کوکن میں خصوصی نوجوان
طبقہ گلف ممالک جانے کے لئے
متلاشی رہتا ہے۔ کوکنی حضرات کی
ایک بڑی تعداد اپنی زمین جائیداد
کی قربانی دے کر وہاں پہنچ چکے
ہے اور آج بھی اسی تگ و دو
لگی ہوئی ہے۔ اس سلسلے میں
مرول آئیڈیل سوشل فورم ایک
پروجیکٹ رپورٹ تیار کر رہی ہے
تاکہ جن پریشانیوں سے روزگار
کے متلاشیوں کو گذرنا پڑتا ہے
اس سے انہیں نجات مل جائے گی
اور امت زیادہ سے زیادہ فیضیاب
ہوں گی۔

اور سیز مین پاور مارکیٹ
میں تین طرح کے ویزہ دستیاب
ہیں۔

(۱) مفت ویزہ۔ ٹکٹ و دیگر
اخراجات کمپنی برداشت کرتی ہے
بلکہ ایجنٹ کا سروس چارج بھی
دیتی ہے۔

(۲) مفت ویزہ لیکن ٹکٹ و دیگر
اخراجات امیدوار کو برداشت
کرنا ہوتا ہے۔ جو تقریباً ۱۵۔۱۶ ہزار
تک ہیں۔

(۳) تیسری قسم میں کل ملا کر ۲۸،
۳۰ ہزار خرچ آتا ہے اور
چالیس تک ہوتا ہے

بمبئی میں بیرون مین پاور
مارکیٹ میں موجودہ ضرورتوں میں
۵۰٪ فیصد ضرورتیں پہلی اور دوسری
قسم کی رہتی ہیں اس ضمن میں ہمارے
تجربہ و معلومات سے فائدہ اٹھایا
جا سکتا ہے۔

UN - SKILLED

امیدواروں کے لئے جو
چالیس ہزار تک خرچ کرنے پر
مجبور ہیں انہیں صرف ایک مہینہ
کی تربیت دینے پر وائرمین۔ پلمبر
موٹر وائنڈر۔ مالی۔ میسن۔ آر سی سی
فٹر۔ ویلڈر۔ اسکرین پرنٹر وغیرہ
کاموں پر بھیجا جا سکتا ہے

نقش کوکن
عبدالمطلب شیخ مبیکن۔ مرول ۵۹
فون: ۸۳۴۸۴۴۸۶

کوکنی مسلم ورلڈ فاؤنڈیشن انگلینڈ کا نفرنس

۱۶ر اکتوبر ۹۴ء صبح ۹ بجے سے
شام ۶ بجے تک یہ کانفرنس لیسٹر
کمیونٹی ہال میں بہت ہی کامیاب
اور پرجوش رہی۔ فاؤنڈیشن
کی یہ دوسری شاندار کانفرنس
تھی۔ اس میں انگلینڈ کے مختلف و متعدد
جگہوں سے تمام کوکنی اداروں کے
ممبران شریک ہوئے اور پہلی مرتبہ
اتفاق اتحاد اور
یکجہتی کا ثبوت دیا۔ اس کانفرنس
کے تمام اخراجات "الٹریڈرس"
کے ڈائرکٹر جناب علی میاں مقدم
نے برداشت کئے۔ بہت سی معزز
شخصیتوں نے شرکت کی اور ان
کی موجودگی سے اس کانفرنس
میں چار چاند لگ گئے۔

کانفرنس کی ابتداء تلاوت
قرآن شریف سے جناب حافظ قاری
علیم کیر کرنے کی۔ اس کانفرنس کو
تین حصوں میں تقسیم کیا گیا تھا۔ پہلا
حصہ "انگلستان میں تعلیم کا اثر ہمارے
معاشرہ پر" دوسرا حصہ قوم کے
اقتصادی حالات اور تجارت"
تیسرا حصہ فلوٹنگ آف دی کمپنی
اور فیسرز کا تھا۔

پہلے اور دوسرے حصہ کی
ابتداء ڈاکٹر عبدالسلام پٹھان نے
کی۔ پہلے حصہ میں یہ بتلاتے ہوئے
کہ انگلستان کے معاشرے میں رہتے
ہوئے ہمارے بچے اور ہم سب
یہاں کی کلچرل بیماریوں میں آسانی
سے مبتلا ہو سکتے ہیں۔ چنانچہ سرپرستوں
کو خوب توجہ رکھنی چاہئے۔ تاکہ
ڈرگس، ناچ، گانے، شراب اور
دوسری گندگیاں ہم میں نہ آئیں
ماں، باپ کو چاہئے کہ وہ اپنے
لوکل جماعتوں سے رابطہ قائم کریں۔

دوسرے حصہ میں تجارت کی
سماج میں اہمیت کو سمجھایا۔ تاجر ہی
ایک قوم کو جگا سکتا ہے اور بہت
سے روزی کے دروازے کھول
سکتا ہے۔

ندیم شمیم صاحب جو کہ ڈائرکٹر
آف اسلامک فاؤنڈیشن ہیں نے
تعلیم پر زور دیتے ہوئے کہا کہ آج
کی دنیا کو جیتنے کے لئے طاقت کی
ضرورت نہیں ہے بلکہ عقل و شعور
سے جیتا جا سکتا ہے۔

پروفیسر آصف حسین صاحب نے بھی انگلستان کے معاشرے کو سمجھنے کی ہدایت کی اور بتلایا کہ ہمارا نوجوان طبقہ اپنے مستقبل کو سنوارے۔

جناب حسین مقادم صاحب نے ماں۔ باپ سے مخاطب ہوتے ہوئے کہا کہ اگر ہم اسلام کو مانتے ہیں تو اس میں بوسیدگی نہ اختیار کریں۔ ہمارے بچے بھی بہت ہی فخر سے کہیں کہ ہم مسلم ہیں اور کسی احساس کمتری میں مبتلا نہ ہوں۔

جناب نعیم صاحب جو یوتھ گائڈ ہیں کہا کہ ہمارے نوجوانوں کو سوشیل کلب، یوتھ کلب بنانے اور اس میں اسلامی اصول اور اپنے دین کے فرائض کو انجام دیتے ہوئے اپنی قوم کو صحت مندانہ ماحول میں ترقی دیں۔

جناب بیرسٹر پرکار صاحب نے اس بات پر زور دیا کہ زیادہ سے زیادہ ہم کوکنی مسلم ورلڈ فاؤنڈیشن کے ممبر بنیں تاکہ ہم نوین بھائی چارگی اور تعاون کر کے ترقی کے منزل پر گامزن ہوں۔

تمام اسپیکرز نے متفق ہو کر اس بات کو ظاہر کیا کہ ہم سب

نقش کوکن

اپنی اپنی لوکل جماعتوں سے مل کر ہاتھ بٹائیں اور ایک سائے تلے اپنے آپ کو ورلڈ فاؤنڈیشن کا ممبر بنا کر تمام کار خیر میں حصہ لیں خود جاگیں اور قوم کو جگائیں۔

آخری سیشن میں جناب علی میاں مقادم صاحب نے اپنی نئی کمپنی کے شیئرز کو فلوٹ کیا اور کافی لوگوں نے اس میں دلچسپی کا اظہار کیا۔

کانفرنس کے اختتام پر جناب ڈاکٹر عبدالسلام پٹھان صاحب نے تمام حاضرین کا شکریہ ادا کیا۔

لیشرکی جماعت نے کھانے کا انتظام کیا تھا اور لوگ بہت ہی جوش و خروش کے ساتھ آخری حصہ تک اپنی نشستوں پر جمے رہے اور یہی کانفرنس کی کامیابی کی علامت ہے۔

تہذیبی وراثت کا امین، اردو!

جناب علی عبداللہ مالونکر متوطن مہاپرل تعلقہ منڈن گڈھ نہ صرف ضلع رتناگری جنتا دل کے ایک معروف رہنما ہیں بلکہ اپنی ادب دوستی کی بدولت بھی خاصے مقبول ہیں۔ گذشتہ ۸ رجنوری کو علی بھائی کی لخت جگر آنسہ مسعودہ عرف کشوری کا

عقد مسنون جناب عبدالمجید مالونکر کے فرزند سجاد کے ساتھ انجام پایا ۸ رجنوری ۱۹۹۵ء کی شب میں

"چائے پان" کی تقریب کے بعد ایک شعری نشست ڈاکٹر عبدالرحیم نشتر صاحب کی صدارت میں منعقد ہوئی جس میں ہاشم نوگانوی، محمود حسن ماہر، نوگل بھارتی اور منظر فیض آبادی کو بار بار سنا گیا۔

اس موقع پر ماہر صاحب نے اس بات پر زور دیا کہ اگر ہم اپنے دیہاتوں میں شعر و ادب کی محفلوں کا اسی طرح انعقاد کرتے رہیں تو اردو زبان کو پھلنے پھولنے کے مواقع ملیں گے انہوں نے اردو زبان کو اپنی تہذیبی وراثت کا امین قرار دیا۔

دارالعلوم احمد رضا گونڈیورہ میں جلسہ

دارالعلوم امام احمد رضا گونڈیورے ضلع رتناگری میں تعلیم پاکر فارغ ہونے والی طالبات کی دستار بندی کا پروگرام ۸ رجنوری کو منعقد کیا گیا جس میں شعبہ عالمیت ۹۔ حفظ ۷ قرات ۳۔ اور شعبہ امامت کے لئے ۷ لڑکیوں کو اسناد سے نوازا گیا

۱۰ رجنوری ۱۹۹۵ء کو لڑکوں کی

دستار بندی کی گئی دوپہر وعظ سلام۔ دعا کے بعد لنگر شریف ہوا دونوں تقریبات میں سیکڑوں سے افراد نے شرکت فرمائی۔
(قاضی ابراہیم مقبول پرنسپل ادارہ ہذا)

بشیر موسیٰ پٹیل سماج وادی پارٹی میں

مسلم لیگ کے واحد رکن اسمبلی بشیر موسیٰ پٹیل ۱۱ر جنوری ۹۵ء کو مسلم لیگ سے مستعفی ہو کر ملائم سنگھ یادو کی سماج وادی پارٹی میں شامل ہو گئے۔
بشیر پٹیل کے ساتھ عمرکھاڑی وناگپاڑہ علاقہ کے مسلم لیگی ورکرز اور ریاستی مسلم لیگ کے سکریٹری دل حسن صدیقی۔ آفس سکریٹری نظام الدین فاروقی، اختر حسین، حیدر انصاری یوتھ لیگ کے عرفان سرنگ اور سی ایم قادر بھی شامل ہیں
نقش کوکن
مسلم لیگ کے سابق کارپوریٹر یعقوب مرچنٹ نے بھی سماج وادی میں شمولیت اختیار کر لی ہے اور انہیں عمرکھاڑی حلقہ میں پارٹی کا صدر بنا دیا گیا ہے۔

کرکٹ کا انعامی مقابلہ

۳۱ر دسمبر ۹۴ء اور یکم جنوری ۱۹۹۵ء دو دن ڈرولی تعلقہ مانگاؤں ضلع رائے گڈھ میں برائٹ اسٹار کلب ڈرولی کے زیر اہتمام تعلقہ سطح پر کرکٹ کے انعامی مقابلے منعقد ہوئے ان مقابلوں میں اول تا سوم نمبر سے کامیابی حاصل کرنے والے ٹیموں کو جناب احمد صاحب شیخ عبداللہ دھنشے کے زیر صدارت جناب عبدالستار عبداللہ ہرگے کے ہاتھوں انعامات سے سرفراز کیا گیا فاتح ٹیموں کے نام معلوم نہیں ہوئے۔

بزم فروغ ادب کوکن کا مشاعرہ

۷ر جنوری ۱۹۹۵ء کی شب میں مہاپرل تعلقہ منڈن گڈھ ضلع رتناگری میں علی عبداللہ مالوکر صاحب کے دولت کدہ پر بزم فروغ ادب کوکن کے زیر اہتمام ڈاکٹر عبدالرحیم نشتر کے زیر صدارت مشاعرہ منعقد ہوا جس میں ڈاکٹر عبدالرحیم نشتر، ہاشم توگاڑی محمود الحسن ماہر، نوگل بھارتی منظر فیض آبادی، اختر حسین اختر اور حمزہ ضمیر ضیائی مہاپرلوی وغیرہ نے پہلے دور میں مرصع نعتیں اور دوسرے دور میں معیاری غزلیں پیش کر کے سامعین کرام سے داد و تحسین حاصل کیں۔ محمود الحسن ماہر صاحب نے نظامت کے فرائض انجام دئے۔
(نوگل بھارتی)
(ناظم نگراں۔ بزم فروغ ادب کوکن)

انجمن اسلام کا کامیاب ثقافتی پروگرام

حسب سابق امسال بھی انجمن اسلام سیف طیب جی گرلز ہائی اسکول اینڈ جونیر کالج آف آرٹس اینڈ سائنس میں سالانہ ثقافتی پروگرام اور جلسۂ تقسیم انعامات ۲۵ر دسمبر ۹۴ء کو بڑی شان سے منایا گیا۔ اسکول کی موجودہ پرنسپل محترمہ نجمہ قاضی کی رہنمائی میں ہونے والا یہ پہلا جلسہ تھا جس میں نرملا سامنت پربھاولکر اور صدر جلسہ کی حیثیت سے ڈاکٹر اسحاق جمخانہ والا (صدر انجمن) نے شرکت کر کے جلسے کی رونق بڑھائی۔

اراکین انجمن، بمبئی کی متعدد درسگاہوں کے پرنسپل اور کئی اہم شخصیات رونق افروز تھیں ان کے علاوہ انعام پانے والی طالبات اور ان کی والدات جلسے میں مدعو کی گئی تھیں۔

ثقافتی پروگرام کے تحت طالبات نے اردو، انگریزی اور مراٹھی زبان میں اعلیٰ معیار کے ڈرامے، نیز مختلف رقص اور پیرامڈ جیسے خوبصورت آئیٹم پیش کئے جلسۂ تقسیم انعامات کے تحت سالانہ امتحان ایس ایس سی اور ایچ ایس سی میں نمایاں کامیابی حاصل کرنے والی طالبات کو انعامات سے نوازا گیا۔ اس موقع پر ایس ایس سی اور ایچ ایس سی کی وہ معلمات بھی انعامات کی مستحق بنیں جن کے مضامین کا بورڈ رزلٹ سو فیصد رہا۔

اقلیتی تنظیم اردو مدرسین ضلع رتناگری کا تعلیمی اجتماع

اقلیتی تنظیم ضلع رتناگری کا تعلیمی اجتماع کرلا اردو اسکول کے وسیع میدان میں منعقد کیا گیا جس کا افتتاح عالی جناب حسین خان نفش کوکر فرنائیک (سبھاپتی شعبۂ تعلیم ضلع پریشد رتناگری) نے فرمایا۔ صدارت جناب شمس الدین چکوڑے (صدر اقلیتی تنظیم مہاراشٹر) نے سنبھالی مہمانِ خصوصی میں شریمتی ناگویکر (گٹ شکشن ادھیکاری) شری ایس این پوار فنصوپکر صاحب، گاوڑے صاحب فاروق پٹیل صاحب۔ اس کے علاوہ کولہاپور، سانگلی، شولہ پور، اچل کرنجی سے راٹے گڈھ وغیرہ سے تنظیم کے نمائندے حاضر تھے۔

حافظ منصور دردے کے تلاوت کلام پاک سے تقریب کا آغاز ہوا۔ اموری صدر جناب عبداللطیف مرکر نے مہانوں کا تعارف اور گلپوشی کی۔ فرنائیک صاحب نے اپنی تقریر میں اردو مدرسین کے مسائل کو حل کرنے کا اور ہر طرح سے تعاون دینے کا ذکر کیا۔ محترمہ ناگیویکر صاحبہ نے اردو مدرسین کے قومی کاموں کی سراہنا کی فنصوپکر صاحب اور گاوڑے صاحب نے اردو مدرسوں کے کام اور عمارتوں پر روشنی ڈالتے ہوئے مدرسوں کو مبارکباد پیش کی اور ضلع رتناگری میں اردو اسکول (سینئر اسکول) کل تعداد میں سترہ بننے کی خوشخبری سنائی۔

تعلیمی اجتماع میں محترمہ ناہید شیخ صاحبہ (معلمہ عزیزہ داؤد گرلز اسکول) نے اردو کی چھٹی کتاب اور نصاب تعلیم پر رہبری کی۔

اجتماع کا دوسرا دور ظہرانے کے بعد شروع ہوا۔ جناب شبیر کھوت نے گذشتہ احوال سنایا۔ کافی بحث ومباحثے کے بعد منظوری دی گئی۔ اس نشست میں چکوڑے صاحب نے تنظیم کی کارکردگی کا احوال سنایا نظامت کے فرائض جناب عبدالحمید بوڑیکر (صدر اقلیتی تنظیم تعلقہ رتناگری) نے انجام دئے۔

ایک روزہ تعلیمی اجتماع کو کامیاب بنانے کے لئے جناب شوکت عبداللہ قاضی (سکریٹری تعلیمی تنظیم تعلقہ رتناگری) جناب عبدالحمید بوڑیکر۔ جناب عبداللطیف مرکر۔ جناب عبدالمجید بھاونکر، وزیر راجوڑاکر۔ محترمہ خاتون ناکاڈے جناب فقیر محمد الجی۔ جناب حسین میاں وستا، جناب اسماعیل سولکر، جناب ابوبکر بھالکر، جناب حسن میاں بھاونکر ساتھ ہی ساتھ کرلا کے دونوں اردو اسکولوں کے صدر مدرس ومعلمون اساتذہ نیز طلباء وطالبات نے بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔

راشٹر گیت سے اس تعلیمی اجتماع کا اختتام ہوا

شادی خانہ آبادی

سمیرہ خان ۔ نثار تیلیسکر

★ جناب غیاث الدین احمد تیلیسکر متوطن تیسہ تعلقہ کھیڈ (جو کویت ایرویز میں کمپونٹ کنٹرول اسپشلسٹ ہیں) کے فرزند نثار تیلیسکر (آپ بھی کویت ایرویز کے محکمہ فائنانس میں ہیں) کی شادی سمیرہ بنت معری خان ابراہیم سرگروہ کے ساتھ ۱۷ دسمبر ۹۴ء کو فدائی باغ اندھیری ممبئی میں انجام پائی۔

(مرسلہ اے کے آئی تامبے)

ثمیر ۔ نبیلہ ملاجی

★ مراٹھی کے معروف فلمساز جناب روپ قادر (متوطن بانکوٹ) کے فرزند ثمیر کی شادی نبیلہ بنت فقیہہ عبداللہ ملاجی کے ساتھ انجام پائی اس سلسلہ میں ۲۷ جنوری ۹۵ء کی شام ہوٹل سی پرنس جوہو میں ایک شاندار استقبالیہ تقریب منعقد ہوئی۔ جسمیں ولیمہ بھی دیا گیا۔۔۔

نقش کوکن

زاہد تامبے ۔ لطیفہ تیلیسکر

★ ریٹائرڈ انسپکٹر آف راشننگ جناب عبدالقادر تامبے کے فرزند زاہد کی شادی لطیفہ بنت جعفر تیلیسکر کے ساتھ ۲۹ جنوری ۹۵ء کو کھیڈ میں بحسن وخوبی انجام پائی۔

نیلم اوکئے ۔ عبدالقادر بیگ

★ گودی مزدوروں (بی پی ٹی) کے سابق رہنما اور وڈالا حلقہ کے سماجی کارکن جناب عمر اسماعیل اوکئے کی دختر نسیلم کی شادی عبدالقادر ابن محمد بیگ متوطن ساونت واڑی کے ساتھ ۲۹ جنوری ۹۵ء کو نادکرنی پارک وڈالا میں بحسن وخوبی انجام پائی۔۔۔

{ساؤتھ افریقہ سے موصولہ شادی کی خبریں}

محسن مقدم ۔ ممتاز پرکار

★ ماپ چیلون کے جناب عبدالقادر حنیف مقدم کے فرزند محسن کی شادی، جناب شیخ علی پرکار کی دختر ممتاز کے ساتھ

۲۵ دسمبر ۹۴ء کو کیپ ٹاؤن میں انجام پائی۔۔۔

یٰسین ملا ۔ شکیلہ بانو

★ زمبابوے کے جناب شعیب ملا کے فرزند یٰسین کا عقد مسعود کراونی اسٹیٹ کے جناب فقیہہ نور محمد کی دختر شکیلہ بانو کے ساتھ یکم جنوری ۹۵ء کو حسینی مسجد میں انجام پایا۔

حسین خان مہاڈک
نور جہاں پنگارکر

★ گراسی پارک کے جناب عمر خان حاجی محی الدین خان مہاڈک کے فرزند حسین خان کی شادی ہیٹن اسٹیٹ کے حاجی اسماعیل عبدالغنی پنگارکر کی دختر نور جہاں کے ساتھ ۸ جنوری ۹۵ء کو انجام پائی۔۔

(نامہ نگار: ابراہیم دیسائی)

نقش کوکن میں اموات کی خبریں مفت شائع کی جاتی ہیں۔۔۔

انجمن اسکول مہسلہ کی سلور جوبلی تقریبات

آج مسلمان تعلیمی میدان میں بہت پیچھے ہیں لیکن اس پسماندگی کے ہم خود کتنے ذمہ دار ہیں یہ ہمیں نہیں بھولنا چاہیے اپنی ذمہ داریوں کو پرے رکھ کر صرف حکومت کو الزام دینا مناسب نہیں ہے یہ وہ الفاظ ہیں جو انجمن اسلام جنجیرہ اردو ہائی اسکول و جونیر کالج مہسلہ رائے گڈھ کی سلور جوبلی تقریب کے موقع پر وزیر تعلیم سلیم زکریا صاحب نے بحیثیت مہمان خصوصی ادا کئے۔

پروگرام کا آغاز تلاوت کلام پاک سے ہوا۔ مہمانوں کا تعارف مشتاق ورزی جوائنٹ سکریٹری انجمن نے کیا۔ اس موقع پر شری ولاس ساونت، رویندر راؤت، ڈاکٹر پاٹنکر، انیس علی خان لقمان پٹھان، عبدالستار انتولے فاطمہ لقمان پٹھان موجود تھے۔ افتتاحی تقریر میں انجمن اسلام جنجیرہ کے جنرل سکریٹری عبدالرحمٰن دفعدار صاحب نے انجمن کی تاریخ بیان کی۔ ولاس راؤ ساونت اور رویندر راؤت نے انجمن اسلام جنجیرہ کی ترقی اور کامیابی کے لئے نیک خواہشات کا اظہار کیا محمد علی پاٹنکر نے اپنی تقریر میں اردو ذریعۂ تعلیم کو عام کرنے پر زور دیا۔

پروگرام کے صدر انجمن اسلام جنجیرہ کے چیرمین غلام محمد پیش امام صاحب نے اپنے صدارتی خطبے میں پرائمری ایجوکیشن کو مستحکم بنانے پر زور دیتے ہوئے مشورہ دیا کہ پانچویں تا ساتویں جماعت کے طلبہ کو اردو مراٹھی، انگریزی اور ہندی زبان سکھانے پر زیادہ توجہ دینی چاہیے۔

مہمان خصوصی سلیم زکریا صاحب کے ہاتھوں مہسلہ اسکول کے سابق پرنسپل مشتاق ورزی اور فاطمہ لقمان پٹھان کو ان کی مجموعی خدمات کے عوض خصوصی ایوارڈ دیا گیا ان کے علاوہ سلور جوبلی تقریبات کے موقع پر انجمن کے دیگر تمام اسکولوں کے کھیل کود اور ثقافتی پروگراموں کے مقابلے مہسلہ اسکول میں منعقد ہوئے۔ اول آنے والے طلبہ و طالبات کو بھی مہمان خصوصی کے ہاتھوں انعامات تقسیم کئے گئے تمام اسکولوں کے مقابلے میں سب سے نمایاں کامیابی پر انجمن اسکول مہسلہ کو چیمپین ٹرافی دی گئی۔ پروگرام کے آخر میں مہسلہ اسکول کے انچارج پرنسپل شاہد صدیقی نے آئے ہوئے مہمانوں کا شکریہ ادا کیا۔

شکیل شاہ جہاں

(مہسلہ رائے گڈھ)

جشن افتتاح

۱۰ ردسمبر ۹۴ء کو عوامی لائبریری گوریگاؤں ضلع رائے گڈھ میں مراٹھی ہفت روزہ "دکھشن لوگ" کے مالک و مدیر شری دوشنی دگیل کے زیر صدارت شری وسنت پالکر کی کتاب "سون پنکھی" کا افتتاح عمل میں آیا۔ مراٹھی کے ناقد پروفیسر ماڈھو راؤ پوندار نے دیپ جلا کر حاضرین کا استقبال کیا اور فلمی نغمہ نگار و موسیقار شری پردین دوبے جی کتاب کا افتتاح فرمایا۔

(نامہ نگار نو گل بھارتی)

> "لوگوں سے کوئی بات انکی سمجھ سے بالاتر نہ کہو۔ کہو گے تو کسی نہ کسی کے لئے فتنہ بن جائے گی"
>
> (حضرت عبداللہ بن مسعود)

ماھنامہ نقش کوکن کے خریدار بنے کر جن حضرات و خواتین نے پچھلے ماہ نقش نوازی کا ثبوت دیا ادارہ ان کا شکر گذار ہے ۔ ــــ ــــ ــــ ــــ ــــ ــــ ــــ ـ ـ ـ ادارہ ۔

درون ہند خریدار

نام	مقام
محترمہ نورجہاں سعید احمد دلوی	وتی پرار
جناب نصیر الدین خان	ضلع بستی (یوپی)
ماسٹر مدثر سعید دردے	بمبئی ۸
ماسٹر اسد غفور بربلکر	باریاڑہ ۔
جناب محمد شفیع پورکر	مہاڈ
جناب بی سہراب جی	باندرا
جناب شمس الدین عبد الغفور ٹھوکن	دالوی
محترمہ مہ جبین اوکے	مروڈ جنجیرہ ۔
محترمہ صغریٰ شبیر پیش امام	مروڈ جنجیرہ ۔
اردو پرائمری اسکول	ساتیاتی ۔
جناب عبد الغنی عبد اللطیف چیٹولکر	کلوا ۔
جناب وحید جی ایم پرکار	اندھیری
محترمہ عزیزہ اے پرکار	کرلا ۔ بمبئی
فردوس لائبریری	فردوس ۔
جناب ایاز پرکار	گورلیگاؤں ۔ بمبئی
محترمہ فاطمہ مظفر شیخ	رابوڑی ۔ تھانہ
جناب دل ور مہاڈکر	کرلا ۔ بمبئی
مس فرح بلوکر	ممبرا ۔
جناب سلیم ملک	نندور بار ۔
جناب سید شبیر علی	بمبئی ۳۶
جناب فقیہہ عباس آرائی	تریوردھن
جناب کے ایم عارف	ورلی ۔
جناب عبد الغفور حاجی نظام الدین ٹھاکور ۔	نورباغ بمبئی
حاجی اسماعیل عثمان ٹھاکور ۔	اندھیری
جناب عمر آدم راوت ۔	والوی ۔
جناب مقصود شفیع ٹبلے ۔	والوی
جناب امان اللہ محمد علی ٹھوکن ۔	دالوی ۔
جناب عمر عبد الرحمٰن بیلے ۔	والوی
جناب عبد الستار عبد الغفور آمٹے ۔	والوی
جناب اقبال اسماعیل ہسپاٹیل ۔	والوی
جناب جی ایم ایچ چوگلے ۔	نیرول
جناب جاوید میمن	پونہ
جناب نثار ساغر	پونہ
اکمر ٹریڈرز	پونہ
ڈاکٹر اے آر شیخ	پونہ

دولا نچیں زیرِ آب

۶ جنوری ۹۵ء کی شب میں رتناگری بندرگاہ کے مرکز باڑہ علاقہ میں اس قدر زوردار طوفان آیا کہ اس میں آدرش مچھی مار سوسائٹی کے چیرمین جناب حسن میاں راجپورکر کی ماہی گیر لانچ اور بھاٹیہ کے جناب داؤد آدم بھاٹکر کی ایک لانچ غرقاب ہو گئی قریب پاس لنگر انداز دیگر کچھ لانچوں کو بھی نقصان پہنچا اسطرح ۵/۶ گھنٹوں کے قیامت خیز طوفان میں ماہی گیروں کا تقریباً دس لاکھ کا نقصان ہو گیا۔

وکیشنل گائیڈنس (پیشہ ورانہ رہنمائی) کا سیمینار

مہاراشٹر اردو ہائی اسکول کرٹوئی میں سال نو ۱۹۹۵ء کے روز اول یعنی یکم جنوری کو نہم دہم اور فارغ طلبہ و طالبات کو پیشہ ورانہ رہنمائی کے لئے معاون مدرس جناب شمس القمر کی رہنمائی و نگرانی میں سیمینار منعقد کیا گیا یہ تقریب صبح دس بجے سے شام ساڑھے چار بجے تک چلتی رہی۔

اس محفل کا آغاز جناب مولانا محمد عمر پٹیل کی تلاوت قرآن پاک سے ہوا۔ ادارہ کے صدر معلم ایم ایم ملا صاحب نے جلسے کے مقاصد پر روشنی ڈالی۔ صدارت جناب خطیب صاحب صدر معلم ماڈرن ہائی اسکول کونڈیورے نے فرمائی۔

اس جلسہ کے لئے رونق خاص جناب مبارک کاپڑی صاحب (نفش کوکن) ٹیلنٹ فورم کے روح رواں۔ نیز تشہیری ادارہ کرنیوا ڈس کے مالک اکو مدعو کیا گیا تھا۔ کولہاپور سے وکیشنل گائیڈنس کے افسر تارگاونسکر صاحب اور حلقۂ تعلیم کے ای ڈی آئے جناب فاروق پٹیل بھی موجود تھے۔

اپنی ڈھائی گھنٹہ کی تقریر میں جناب مبارک کاپڑی صاحب نے نوجوان طلبہ کی روشن مستقبل کے لئے فی الحال میسر کورسس کی تفصیل اور ان میں داخل ہونے کے شرائط پر روشنی ڈالی۔

تارگاونسکر صاحب اور پٹیل صاحب نے بھی بچوں میں یہ احساس پیدا کیا کہ انہیں اپنی راہیں پہلے ہی متعین کر لینی چاہیئے۔ تارگانسکر صاحب نے نفش کوکن نے مبارک کاپڑی صاحب کی معلومات اور مہارت کی خوب داد دی۔

بچوں کے والدین و سرپرست خواتین و حضرات بڑی تعداد میں موجود تھے۔ جنہوں نے معززین سے سوالات کر کے تشفی بخش جواب پائے۔

اس جلسے کی کامیابی میں گاؤں کی سرکردہ ہستیوں کا بڑا ہاتھ رہا آخر میں شمس القمر صاحب نے حاضرین کا شکریہ ادا کیا۔ اس نوعیت کا یہ تیسرا سیمینار اس ادارے میں منعقد کیا گیا تھا۔

جناب محمد علی پلوکر کا اعزاز و استقبال

۱۸ دسمبر ۹۴ء کو مہاڈ پولادپور مسلم امن کمیٹی کے نائب صدر جناب شیخ حسین قاضی صاحب کے مکان پر جناب محمد علی پلوکر کو مہاڈ نگر پالیکا کا وائس پریسیڈنٹ منتخب کئے جانے پر استقبالیہ تقریب انعقاد پذیر ہوئی جس کی صدارت ڈاکٹر اے اے دیشمکھ صاحب نے فرمائی۔ مہمان خصوصی صدر نگر پالیکا تیری سدھاکر راؤ ساونت تھے۔ امن کمیٹی کے جنرل سکریٹری جناب غلام محمد شیلی نے استقبال فرمایا۔

صاحب اعزاز بلوکر صاحب
کے علاوہ ساونت صاحب چندر
کانت دیشمکھ صاحب، وجے سنگھ
جادھو صاحب، ارون دیشمکھ صاحب
مانک جگتاپ صاحب سبھاپتی
مہاڈکر صاحب اور بشیر چچکر صاحب
کی گلپوشی کی گئی۔ اس کے بعد
سلسلۂ اظہار خیال شروع ہوا
صدر امن کمیٹی جناب عبدالرشید
احسانے۔ چندر کانت دیشمکھ
ارون دیشمکھ، وجے سنگھ جادھو
مانک جگتاپ، سبھاپتی مہاڈکر اور
بشیر چچکر نے اپنے الگ الگ
انداز میں تقاریر کیں اور صاحب اعزاز
کو مبارکباد پیش کی۔

ڈاکٹر دیشمکھ صاحب نے
بلوکر صاحب کی گلپوشی کی اور ایک
شاندار تحفہ قلم کا سیٹ موصوف
کی خدمت میں پیش کیا ازاں بعد
خطبۂ صدارت دیا۔

اجلاس کے اخیر میں جناب
نظام الدین انتولے صاحب نے
اظہار تشکر کی پھلواری مہکائی۔ اجلاس
کی نظامت مختار احمد خامے صاحب
نے کی۔

اجلاس کے انعقاد و کامیابی
کے لئے امن کمیٹی کے نائب صدر
نفشو کوکر

جناب ابراہیم تاج سیٹھ۔ جناب
شیخ حسین قاضی صاحب اور قازن
داؤد سیٹھ پانساری صاحب نے
مثالی تعاون مرحمت فرمایا۔

مرسلہ جی ایم پٹیل سکریٹری

گرام ابھیان میں ممبکہ کا تعاون

۲ اکتوبر تا ۲ دسمبر تک حکومت
مہاراشٹر کے اعلان کردہ گرام ابھیان
کے دوران باشندگان ممبکہ نے
پرائمری اردو اسکول ممبکہ کو تقریباً
۲۷۰۰۰/ روپئے قیمت کی مالیت کے
عطیات پیش فرما کر اچھا خاصہ تعاون
فراہم کیا۔ ان میں مندرجہ ذیل اشخاص
سرفہرست ہیں۔

۱۔ جناب یوسف شریف مقادم (تین میز تین کرسیاں اور جازم)
۲۔ جناب محمود حاجی میاں انتولے (سرپنچ) (تین کرسیاں)
۳۔ جناب شرف الدین ابراہیم ڈوڈکے (چیرمین) ۶ فوٹو رہنماؤں کے
۴۔ جناب احمد علی انتولے (پولس پاٹل) (ایک ٹیبل)
۵۔ جناب علی ضیاء الدین انتولے (الماری)
۶۔ جناب محمد صالح داؤد انتولے (1)
۷۔ رگھوناتھ سالیکر۔ (پوری اسکول کی سفیدی)
۸۔ محترمہ شریفہ عبدالقادر ٹانکے (ایک پنکھا)
۹۔ عظیم اسمٰعیل شریف مقادم (اسٹیل ٹانکی)
۱۰۔ ڈاکٹر انیل پادھے، زاہد قاضی (دو کمپاس باکس)

جماعت المسلمین دودوپے محلہ
اور انتولے محلہ نے مین روم کا پارٹیشن
کیا۔

ریاض جھٹام بی۔ ای (ای اینڈ ٹی)

پروفیسر جی ایم جھٹام صاحب
جو فی الوقت مالدار گروپ آف کمپنیز
میں چیف ایگزیکیوٹو ہیں۔ ریاض جھٹام
ان کے فرزند ارجمند ہیں۔ ریاض نے
ایم۔ جی۔ ایم۔ سی۔ ای۔ ٹی کالج نیرول
سے بی۔ ای (E T) میں فرسٹ
کلاس میں کامیابی حاصل کی ہے
ایس۔ ایس۔ سی اور ایچ۔ ایس۔ سی میں
بھی وہ فرسٹ کلاس ہی میں کامیاب

ہوئے تھے فی الوقت وہ پارسن
الیکٹرونکس میں اعلیٰ عہدہ پر فائز ہیں
ماہر تعلیم پدر بزرگوار کی گراں قدر
رہنمائی کے ساتھ ساتھ ریاض کی
تربیت میں ان کی والدہ محترمہ کا بڑا
ہاتھ ہے جو تعلیمی میدان میں گراں
بہا خدمات انجام دے چکی ہیں اور
اب سبکدوش ہیں۔

ریاض کو انگریزی، اردو ہندی
پر عبور حاصل ہے اور فرنچ بھی جانتے
ہیں انفارمیشن سسٹم مینجمنٹ میں بھی
ڈپلوما حاصل کیا ہے اور انجینئرنگ
کے کئی جدید مخصوص شعبوں میں مہارت
حاصل ہے۔ ان کے لئے یہی دعا
ہے کہ

تو شاہیں ہے پرواز ہے کام تیرا
ترے سامنے آسماں اور بھی ہیں

واوے میں جلسۂ اعزاز

۱۱ جنوری ۱۹۹۵ء کو
فجندار ہائی اسکول واوے
تعلقہ پولادپور میں ایڈمنسٹریٹیو
آفیسر غلام محمد پٹیل جناب کی صدارت
میں استقبالیہ تقریب انعقاد
پذیر ہوئی جو جناب احمد پٹیکر صاحب
کی ساؤتھ افریقہ سے وطن واپسی
پر دیا گیا صاحب اعزاز ۲ سال
سے افریقہ میں بزنس کر رہے ہیں
مدرسہ ہٰذا کے صدر مدرس
ایاز رے عبدالرحمن صاحب نے
مہمانان کرام کا پرتپاک استقبال
کیا و گلہائے عقیدت پیش کئے۔
مہمان خصوصی نے دلنشیں
انداز میں وطن واپسی اور اپنے
گاؤں میں ہائی اسکول کی تعلیمی
سرگرمیوں کو دیکھ کر مسرت کا اظہار
کیا اور اسکول کے لئے پانچ ہزار
روپے نقد عطیہ چیئرمین اسمٰعیل کوبکر
صاحب کی خدمت میں پیش کیا ساتھ
ہی موصوف نے ایک گشتی ٹرافی ہشتم
تا دہم میں نمایاں کامیابی حاصل کرنے
والے طالب علم یا طالبہ کے لئے اور
گشتی ٹرافی پرائمری سیکشن کے
لئے کا اعلان کیا۔ دینی مدرسے کو
فراموش نہ کرتے ہوئے چار سو
روپئے عطیہ کا اعلان کیا۔ خصوصی
کا یہ ایثار قابل تحسین ہے

پروگرام میں شریک شکیل احمد
پٹیکر صاحب و فوزیہ جوگے صاحبہ
نے بالترتیب ایک ہزار پانچ سو روپئے
کے عطیہ کا اعلان کیا۔ دوران پروگرام
چندہ اور عطیات بند لفافوں کی شکل
میں موصول ہوئے۔

پروگرام کی نظامت کے
فرائض فجندار ہائی اسکول کے
ٹیچر جناب عبداللہ شیخانگ صاحب
نے بحسن و خوبی انجام دئے۔

پرویز گانسورکر

گرام پنچایت دھولی تعلقہ
مانگاؤں ضلع رائے گڑھ کے جواں عزم
و جواں سال رکن جناب پرویز سیٹھ
حاجی حسن گانسورکر حلقہ میں بے لوث
سماجی خدمتگار ہیں۔ نقش کوکن کے
خیر خواہ ہیں اور ٹی۔ ایم۔ ٹی۔ کی
سرگرمیوں میں گہری دلچسپی رکھتے
ہیں پچھلے سال جماعت المسلمین
دھولی کے صدر بھی رہ چکے ہیں۔

(نامہ نگار توگل بھارتی)

اپنی تخلیقات :

صاف، خوش خط اور کاغذ
کے ایک طرف تحریر فرمائیں تاکہ
کتابت میں غلطیوں کا امکان نہ رہے۔

۔مدیر

انتقالِ پُر ملال

عبدالقادر رنگاری کا انتقال

رابوڑی تھانہ کی ہر دلعزیز شخصیت عبدالقادر عبدالرزاق رنگاری کا طویل علالت کے بعد ۴ر جنوری ۹۵ء کو ناناوتی اسپتال میں انتقال ہوگیا۔ ان کی عمر ۵۵ سال کی تھی۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ..

جاوید دروے کو صدمہ

۱۳ر دسمبر ۹۴ء کی صبح جناب جاوید دروے کی والدہ محترمہ شہر بانو زوجہ کیپٹن ابراہیم دروے ستّر سال کی عمر میں ان کے وطن، بانکوٹ میں رحلت فرما گئیں ..

عثمان گھنسار کا انتقال

آڑہ تعلقہ داپولی کے جناب عثمان گھنسار کا بمبئی میں طویل علالت کے بعد ۲۴ دسمبر ۹۴ء کو انتقال ہوگیا۔ مرحوم ایس ٹی ڈپو داپولی سے طویل مدت تک وابستہ تھے ۔ ..

نقش کوکن

مدھولیمائے کا انتقال

۸ جنوری ۹۵ء کو نئی دہلی کے رام منوہر لوہیا ہسپتال میں ملک کے سرکردہ سوشلسٹ رہنما شری مدھولیمائے دل کا شدید دورہ پڑنے سے انتقال کر گئے۔ وہ ۷۲ سال کے تھے۔ ..

ڈاکٹر اکبر سرگروہ نہیں رہے

کھیڈ ضلع رتناگری کے معروف ڈاکٹر اکبر سرگروہ ۵ر جنوری ۹۵ء کو راہیٔ عدم ہوگئے۔ کوکن میں اوّلین اردو ہائی اسکول کے بانی خانصاحب منیر خان سرگروہ کے تینوں بیٹے ڈاکٹر بنے جن میں ڈاکٹر اکبر سب سے بڑے تھے۔ منجھلے ڈاکٹر نور حسن کا پچھلے سال چپلون میں انتقال ہوا تھا اور ڈاکٹر صغیر داپولی میں پریکٹس کرتے ہیں۔

ڈاکٹر اکبر کا جسدِ خاکی ان کے وطن داپولی لیجا کر تدفین عمل آئی۔ جلوسِ جنازہ میں ہزاروں کی تعداد میں ہندو مسلم شریک تھے۔ .. ..

عثمان قاضی کو صدمہ

بزمِ تعلیم گورےگاؤں کے سرپرست، اردو ایجوکیشن سوسائٹی کے فعال رکن اور گورےگاؤں کے سماجی معاملات میں پُرخلوص تعاون دینے والی شخصیت جناب عثمان احمد قاضی کے جواں سال فرزند ابراہیم ۴ر جنوری ۹۵ء کو راہیٔ عدم ہوگئے۔

عبدالقادر کوتکر حادثہ میں ہلاک

ضلع تھانہ کے رہنے والے جناب عبدالقادر کوتکر کا پیر ۲۶ر دسمبر ۹۴ء کی شام کو ایک حادثہ میں انتقال ہوگیا وہ منور سے لاری میں بیٹھ کر مہاپولی کی سمت جا رہے تھے کہ واڑہ کے قریب تھانہ سے پال گھر جانے والی ایس ٹی بس سے ٹکر ہوگئی۔ لاری میں رکھا ہوا بھاری سامان ان پر آگرا۔ جس میں دب کر وہ جائے واردات ہی پر جاں بحق ہوگئے۔ ..

شاکر سوپاروی کو صدمہ

جناب شاکر سوپاروی کے خسر جناب محمود میاں عبدالحمید رنگاری کا ۲۶ر دسمبر ۹۴ء کو تلوجہ ضلع رائیگڈھ میں ۷۲ سال کی عمر میں انتقال ہوگیا۔ دو روز بعد شاکر صاحب ماموں سسرے، حاجی عبدالرزاق کومولے کا اچانک حرکتِ قلب بند ہونے سے پیرامادنٹ اسپتال پنویل میں انتقال ہوگیا۔ مرحوم کی عمر ۵۷ سال تھی۔ ۱۵ر دسمبر ۹۴ء کو شاکر صاحب کے سگے خالہ زاد بھائی محمد عباس

کاسکر کا ۸۴ سال کی عمر میں اچانک
حرکتِ قلب بند ہونے سے باندرہ
میں انتقال ہو گیا۔۔

روشن رائبا کر کا انتقال

گورے گاؤں ضلع رائیگڈھ
میں محترمہ روشن اسماعیل رائبا کر کا
۳ جنوری ۹۵ء کو انتقال ہو گیا۔
وہ ۶۵ سال کی تھیں۔۔
(مرسلہ: ایم داگھو)

ابراہیم قاضی مرحوم

نقش کوکن کے دیرینہ
خریدار حاجی ابراہیم محمد قاضی (متوطن
ماکھجن) کا ۸ جنوری ۹۵ء کو بمبئی
میں حرکتِ قلب بند ہو جانے سے
انتقال ہو گیا۔۔

کراچی سے موصولہ موت کی خبریں

• مرچینٹ نیوی کے سیکنڈ انجینئر
جو ملکی جہاز راں کمپنی میں اور آخری
دنوں میں غیر ملکی جہازوں پر پیشہ ورانہ
خدمت انجام دیتے تھے ۱۹ دسمبر ۹۴ء
کو اچانک رحلت فرما گئے۔
• جناب محمد حسن بٹیل (جو تقسیم
ہند سے پہلے کیماری کراچی میں مقیم تھے)
پاٹل صاحب ضعیف العمری میں ۲۲ دسمبر ۹۴ء
کو راہیٔ ملکِ عدم ہو گئے۔ مرحوم کی
بذلہ سنجی ایسی کہ چھوٹے بڑے سبھوں
میں مقبول تھے اور کبھی ایسا نہیں محسوس
ہونے دیا کہ ان کی عمر ۸۰ سال ہے۔۔

پروین شاکر کا انتقال

برصغیر ہند و پاک کی مشہور و
ممتاز شاعرہ محترمہ پروین شاکر کا
۲۶ دسمبر ۹۴ء کو اسلام آباد (پاکستان)
میں ایک سڑک حادثے میں انتقال ہو گیا۔
وہ ابھی صرف ۴۲ سال کی تھیں۔
پروین شاکر نے انگریزی ادب
اور پھر انگریزی لسانیات میں ایم اے
کیا۔ پاکستانی سول سروسز کا امتحان بھی
پاس کیا اور محکمہ کسٹمز میں ملازمت کی۔
۱۹۷۶ء میں ان کے کلام کا پہلا مجموعہ
"خوشبو" کے نام سے شائع ہوا
جسے بے پناہ مقبولیت حاصل ہوئی۔
اس کے بعد "صد برگ"، "خود کلامی"
اور "انکار" کے نام سے تین اور مجموعے
منظرِ عام پر آئے۔
پروین شاکر نے اردو شاعری
کو پہلی بار عورت کے ایسے حسی اور جذباتی
تجربات و کیفیات سے آشنا کیا جسے
ان کا عطائے خاص کہا جا سکتا ہے۔
ان کا کمال یہ تھا کہ انہوں نے ذاتی تجربات
کو اپنی پوری شعری روایات سے اتنا
ہم آہنگ کر کے اظہار کیا کہ استعارات
اور کنایوں کے نئے پن کے باوجود
ان کی آواز بہت زیادہ مالوف اور
مانوس معلوم ہوتی ہے۔۔

یعقوب راہی کو صدمہ:

مشہور شاعر اور صدر مدرس
جناب یعقوب راہی کی والدہ ضعیف
العمری میں علیل تھیں۔ بمبئی میں
علاج ہوتا تھا مگر بے سود رہا۔
بالآخر ان کے وطن سائی تعلقہ مانگاؤں
ضلع رائے گڑھ لے جایا گیا جہاں
۳۰ دسمبر ۹۴ء کو ان کا انتقال ہو گیا۔

مستری ہائی اسکول رتناگری کا جشنِ سیمیں:

تعلیمی امدادیہ کمیٹی کے زیر اہتمام اتوار
۲۲ جنوری ۹۵ء کی صبح حاجی داؤد
اسماعیل مستری آڈیٹوریم رتناگری میں
مستری ہائی اسکول رتناگری کا جشنِ
سیمیں نہایت شان کے ساتھ انعقاد
پذیر ہوا۔ ریٹائرڈ جج علی قاضی
صاحب جلسہ کی صدارت کی اور ایک
مجلہ کی اشاعت بھی عمل میں آئی۔۔

۱۹۴۵ سے پہلے جاپانی ایک لڑاکا قوم کی حیثیت رکھتے تھے۔ دوسری جنگ عظیم میں انہوں نے وحشیانہ بہادری کی حد تک اپنے جنگی جنون کا ثبوت دیا۔ مگر ۶ اگست ۱۹۴۵ کو جب ایٹم بم نے ان کے دو صنعتی شہروں کو تباہ و برباد کر دیا تو اس کے بعد جاپان میں ایک نیا ذہن ابھرا جس کو انہوں نے عمل معکوس (Reverse course) کا نام دیا۔ یعنی جنگ کے طریقہ کو چھوڑ کر امن کے طریقہ سے اپنی زندگی کی تعمیر کرنا۔ عمل معکوس کی یہ تدبیر نہایت کامیاب رہی۔ جاپان جنگ کے ذریعہ جو کچھ حاصل کرنے میں ناکام رہا تھا۔ اس کو اس نے امن کے ذریعہ زیادہ شاندار طور پر حاصل کر لیا۔

یہ عمل معکوس (ریورس کورس) اپنی تدبیری نوعیت کے اعتبار سے عین وہی چیز ہے جو اسلام کی تاریخ میں "صلح حدیبیہ" کی صورت میں پائی جاتی ہے۔ حدیث میں آیا ہے کہ حکمت مومن کا گم شدہ مال ہے۔ جہاں وہ اس کو پائے تو وہی سب سے زیادہ اس کا حقدار ہے (الحکمۃ ضالۃ المومن فاین وجدھا فھوا حق بھا) اس اعتبار سے یہ جاپانی حکمت عین اسلامی حکمت ہے اور اہل اسلام سب سے زیادہ یہ حق رکھتے ہیں کہ وہ اس کو اپنی تعمیر نو کے لئے استعمال کریں۔

مسلمان سو سال سے بھی زیادہ عرصہ سے دوسروں کی طرف مارچ کا تجربہ کر رہے ہیں —— مرہٹوں اور سکھوں کی طرف مارچ، ہندوؤں کی طرف مارچ، حکمرانوں کی طرف مارچ، نئی دہلی اور اجودھیا کی طرف مارچ، دوسروں کی طرف مارچ کی اس سیاست میں مسلمانوں نے کھویا تو بہت ہے، مگر پایا کچھ نہیں ہے۔ اب میں مسلمانوں کے سامنے یہ تجویز پیش کرتا ہوں کہ وہ "ریورس کورس" کے اصول پر عمل کریں۔ وہ دوسروں کی طرف مارچ کے طریقہ کو چھوڑ دیں اور اپنی طرف مارچ کے طریقہ کو اختیار کریں۔ دوسروں کی طرف مارچ میں انہوں نے اگر ڈیڑھ سو سال ضائع کئے ہیں تو اپنی طرف مارچ میں صرف دو سال لگا دیں، اور اس کے بعد دیکھیں کہ کون سا طریقہ زیادہ مفید ہے۔ دوسروں کی طرف مارچ کا یا اپنی طرف مارچ کا۔

دوسروں کی طرف مارچ میں مسلمانوں کا قافلہ ایک قدم بھی آگے نہیں بڑھا۔ مگر اپنی طرف مارچ میں ہر قدم اگلا قدم ہے اس میں ناکامی کا کوئی سوال نہیں۔

ان من الجمال لحب

نفسِ فکر

full & classes empty Where a cycle reaches faster than a car Where everyone think himself to be a Star Where skyscrapers ovrlook the slum Where houses collapse as the mansoons came where Doordarshan tries to compete with CNN Where the policeman looks like businessman Where people act first and then think Where there is more water in the pen than ink Where the roads see-saw in the mansoon Where the beggars became rich soon Where the road are levelled when the minister arrive. Otherwise it is like an Essel world drive Where money says its better than words Where a person is priced after he dies Where the food served is enriched with flies Where college admission mean hard cash Where cement is frequently mixed with ash This is Bombay My Dear. But don't ear come here every year

By Rizwan Rakhangi. Abu-Dhabi

ISLAMIC QUIZ FOR STUDENTS

1. What are the five pillars of Islam?
2. Where is the Prophet s mosque?
3. When & Where was our Prophet Muhammad (SAW) born?
4. Who was the father of Muhammad (SAW)?
5. Who was Ameenah?
6. Who was Haleemah?
7. Who was Abu Talib?
8. Who was Abdul Muttalib?
9. What was Isa(AS)'s mother s name?
10. Who are the following Jibreel. Izreel. Israfeel & Mikaeel?
11. Where did Prohphet's mother die?

Prepared by Parvez Tanaji Bombay-10

ush your entries to Naqshe Kokan before 20th ebruary for Indian & 3rd March for foreigner The ame of the correct entry sender will be published in he next issue

FEATURES OF THE EXEMPLARY BEHAVIOUR OF PROPHET MUHAMMAD (PBUH)

e bore with patience all the pain & hurt inflicted on im never speaking an unpleasant word to those who aused such pain & hurt● Patient & forebearing. he as everready to pardon● He was very generous & never turned away beggars empty handed. If necessary he would borrow to provide● He was courageous. riding into battle upon a mule At the battle of Hunayn. he charged the enemy all by himself. when his companions retreated● He suited his behaviour to great and small● He was kind to children and showed more affection to the poor than the rich He was tender and compassionate to the weak and to strangers His kindness and compassion extended to all Allah's creation● He was humble His seat was a mat of straw. his mount a donkey● He used to visit poor people and non Muslims when they were sick● He used to serve in the house. helping the members of his family● He would knead the dough. sweep the house sew his own garments. milk the goats He used to eat with his servants whom he helped with some of the servants tasks● There was none so just trustworthy and truthful as our beloved Prophet (saw)● Let us spare no efforts in modelling our charactaer on that of the noble Messanger of Allah

OBITUARY

Haji Ebrahim Mohamed Kazi (Makhjan) passed away on 8th January '95 in Bombay of Heart Attack

Noted poet & Principal Yaqoob Rahi's mother passed away on 30th December '94 at Sai Tal Mangaon. Dist Raigad

NEWS FROM ABROAD

SHOURA COUNCIL IN N. AMERICA.

North America's four main Islamic organisations have agreed to establish a Shoura (consulative) Council in order to further strengthen their activities & consolidate unity among them The decision was announced during the 31st conference of the Islamic league for North America held recently in Chicago The conference was attended by more than 16,000 muslims of the US & Canada

BOSNIA'S ORIENTAL LIBRARY DESTROYED.

The world of Islam is saddened with the news of destruction of the Oriental Institute Gazi Husrev Beg Library & the National library of Bosnia & Herzegovina during the ongoing war against the Muslim republic in the heart of Europe Revealing the heritage value of the institute & library the IRCICA Journal from Istanbul said the Oriental Institute was the only archieves in Bosnia that was concerned with the preservations of the historical documents dating from the Ottoman period The Institute had collection of documents in different fields of knowledge raging from administration economy transport as well as international relations It stored nearly 7000 manuscripts in oriental language on subjects from law of medicine The Institute was established in 1950 & had collected works from various archives & libraries There were 256 manuscripts on Tafsir Qiraat & Tajweed from 12th century onwards The Institute was destroyed in bombings by Serbs in May 1992

IMRAN KHAN "FUNDAMENTALIST AT PAR".

Many of the British newspapers termed Imran Khan, the world famous Pakistani Cricketer a Fundamentalist Imran Khan's only fault was that he declined an invitation to be one of the judges at 1994 Miss World contest held at Sun City in South Africa during last month "It is against Islamic Principles of female dignity" Imran Khan asserted & declined the offer The contest organisers had also offered an honorarium of US $25,000 for a few hours of gazing work Now a days he is busy in collecting fund for the Cancer Hospital and advising youth to come back to their root He also promised to marry this year with a Muslim girl

AUSTRALIAN MUSLIMS

Australia has 1,50,000 Muslims, almost one percent of the population who are mainly immigrants from Lebnon & Turkey The country has 57 mosques These facts are contained in a study by sociology professor Gary Bouma of Melbourne's Monash University The report says that while Muslims had become more visible & more numerous, there have been increased number of cases of harassment Some women interviewed for the study, said that wearing the Hijab made it difficult for them to get jobs The report found that Muslims had the highest marriage rate in Australia, the lowest rate of divorce & the lowest rate of women with no children

IRAN'S DIAL-A-VERSE SERVICE

Sex-phone lines offering erotic conversations may be the rage in other countries, but in Iran the latest telephone service features recitations from the Holy Quran Tehran residents can now dial 114, then punch the chapter & Verse number to listen to an Iranian Quran-reciter go through their favourite part of the holy book

THIS IS BOMBAY

A city where everything is possible. Especially the impossible Where lovers love first & then marry Where there is place for every Tom, Dick & Harry Where telephone bills make a person ill Where a person can not sleep without a pill Where Carbon dioxide is more than Oxygen Where the road is considered to be a dustbin Where college canteens are

Executive of the Public Sector Undertakings for many years & being well connected with Social, Cultural, Educational organisations & Commmercial Establishments, it is felt that his asociation with M T N L will be useful

DR NAIK'S VISIT TO MALAYSIA

Dr Abdul Karim Naik had been to Malaysia in the month of December He was invited as an Indian delegate by JUST World Trust to attend the International Conference on 'Rethinking Human Values & Rights The key not address was given by the Prime Minister of Malaysia Hon Mahatir Bin Mohammad More than 350 activists had taken part in the conference Dr Chandra Muzaffar, the General Secretary of JUST & the Chairman Haji S M Mohd Idris briefed the delegates all the activites of the JUST Trust The seminars, group discussions & lectures were held in full 2 days on 6th & 7th December Dr Naik also visited the International Islamic University Kuala Lumpur & shared with most of the activists who were interested in Islamiyat & Human Rights On the whole the conference was a great success & many interesting & thought provoking papers have been brought by Dr Naik & those who are interested for knowing more about the conference can write to Dr Naik on Naqshe Kokan address

ADV. HAYDER PATHAN'S TRIBUTE TO LATE M.D. NAIK

Dear Dr Naik,

The destiny desire in the divine prudence that I should say these few words of consolation on sad demise of Mehmood Naik Whenever I thought of him I had certain feeling that he gave life more than he received from it It was a great quality which made him true & better Muslim and also a passport to Magferat and entrance of Jannatul Firdose He was a torch lighted & egulfing darkness on path of life indicating guidance to many for vistas & wide horizons In his death we all have lost a light house in difficult & tribulant sea of time Allah in his divine prudence has called him when we need him most We can't be remorse or heart broken for it but learn to fear Allah in his unseen form and hope of his grace to be bestowed May Allah shower his choicest grace on departed noble soul eternally

Note In fact we received many letters of tribute but due to lack of space we could publish this letter only

AL-AMEEN ISLAMIC FINANCIAL & INVESTMENT CO. (I) LTD.

A function was organised by Al-Ameen Islamic Financial & Investment Corporation (I) Ltd & Al-Ameen Medipro Services to inaugurate their respective branches in Bhiwandi by Dr Mumtaz A Khan, founder & Mr K Rehman Khan, Managing Director on 20th January '95 at Bhiwandi

WEDDINGS :

Kunhammed s/o Mr T P Imbichammad the General Secretary of All India Muslim Education Society got married with Leenaz d/o Mr A V Abdul Samad on 8th January '95 at Calicut

Anjumara d/o Abutahir Pathan got married with Mohammed Mustafa s/o Mohammed Mubarak Dandeli on 16th October at Vasai Road (w)

Neelam d/o Mr Oomer Islami Ukaye got married with Abdul Kader s/o Mohammed Beg on 29th January 95 at Bombay

Nadeem s/o Mr Mohd Suleman Baug got married with Siddiqa d/o Mushtaaq Baghdadi on 26th January 95 at Ratnagiri

Mehboob of Motivation Adv P Ltd b/o Siraj of Gazelle Offset & Apurva Printers and s/o Mr Karim Ebrahim Merchant got married with Mohaddisa d/o Mr Shabanali Patel on 19th January at Bombay

Samiya d/o Mahmood A Rahman Chilwan got married with Javed s/o Hussain Kadir Patel on 30th December '94 at Bombay

Zahid s/o Mr A Kadir Tambe got married with Latifa d/o Mr Jafer Tisekar on 29th January 95 at Khed

Sameer s/o Mr Roop Kader got married with Nabeela d/o Mr Fakih Abdulla Fakih Umar Mullaji

village from seven miles away In fact that strange objects were bobbins used for weaving for cloth The alleged atrocities committed by the police on the family became widely known following the intervention of former Maharashtra Chief Minister A R Antulay

PERSONALITY

Mr. Hassan Haji of Calicut Wins National Award.

AIMES Treasurer Mr Hassan Haji who is the Secretary of well-known JDT & Islam Orphanage Calicut has received Award for the outstanding services for the welfare of the children This award is instituted by Central Women & Child Welfare & Development Board The award carries Rs 50 000 cash & also a citation Mr Hassan is a guide philosopher & friend to one and all Really speaking he is computer & encyclopedia for reference especially on Islamiyat & Muslim problems He is not Maulvi nor Aalim but he implements the Islamic principles in the practical way He has created history by making many orphan needy young boys from Kerala to create a position of status in their life like technocrate professional & big businessman He is not only a national figure but an international figure useful for muslims in particular and others in general Mr Hassan Haji is also connected with number of social and charitable institutions and he is a prominent leader of MES in Kerala He is presently the treasurer of AIMES His address is JDT Islam. P B No 1702. Calicut 673 012

SILVER JUBILEE OF MISTRY HIGH SCHOOL

A function was organised by Ta alimi Imdadiah Committee to celebrate the Silver Jubilee of Mistry High School. Ratnagiri on January 95 at Ratnagiri Justice Ali Abdul Karim Kazi (Retd) presided over the function Mr F H Lala (Rtd Judge) is the president of TIC They have big projects of vocational guidance Philonthropist are requested to donate generously Contact Gen Secretary Mr M D Mistry Tel No 361 1086/3266

JAMAAT-E-ISLAMI HIND

A public meeting was called by Jamaat-e-Islami Hind (Bombay Division) on 'Supreme Court Qashes Ban on Jamaat-E-Islami Hind' on 11th January 95 at K C College. Churchgate Maulana Abdul Azeez. Maulana Mohammad A Qayyum. Prof Shekhar Sonalkar Mr Tajammul Hussain spoke on the occasion Dr Fazlur Rahman Faridi presided over the meeting

OPENING CEREMONY OF NADKAR HOSPITAL

Opening Ceremony of Nadkar Hospital of Dr Adam Hussain Nadkar & Dr (Mrs) Khadeja Adam Nadkar held on 29th January '95 at Khed. Dist Ratnagiri Dr Nazir Joulay. Dr A H Lambay Dr Ashique Rawal Dr & (Mrs) Khalil Mukaddam. Mr Sayyed Mushtaque Qadiri. Dr Nagesh Todkari. Mr Prakash Patne Mr Hira Bhai Butala. Mr Laluseth Musa & Mr Ahmed Mukaddam were the Hon ble Guests

ANJUMAN-E-ISLAM JANJIRA

The Prize Distribution Function in honour of teachers with distinguished performance and meritorious students of the High Schools and Junior Colleges of Anjuman-E-Islam Janjira was held on 29th January 95 at Murud-Janjira under the auspices of Mr Gulam Mohammed Peshimam

ISLAMIC LITERATURE IN ENGLISH & MARATHI

The following books in English are available on sale 1 Islamic Tales (Rs 25). 2 1400 years of Islam (Rs 100). 3 Sharia. Its Substance & Significance (Rs 100) The books available in Marathi are 1 Quran Karim (Rs 100) 2 Quran Mazid (Rs 250) 3 Hadis (Rs 25) 4 Usmaaul Mubaarakaa (Rs 10) 5 Usmaaul Husnaa (Rs 10) 6 Islamchya Nitikatha (Rs 25) The books are available at Dr M A Dalvi. Gulistan 2 Shankershet Road. Pune-411 042 (India) Tel 650085

MR DADARKAR ON M.T.N.L. PANEL

Mr Sayeed Dadarkar. Retd General Manager of Mogul Line & Shipping Corporation of India. has been nominated on the Advisory Committee of M T N L . Bombay Having worked as a Senior

education he said that teachers pay more attention to the tution rather than school. He requested the teachers to taken an oath to be genuine to their profession for preparing at least five best students every year & help them to reach the summit If every teacher does so then muslim community will no more be backward Muslim students have talent but they are lacking proper guidance, which the teacher can give best Appreciating the work being done by Dr Abdul Karim Naik of bringing the whole community together he pointed out that such persons are rare in society & we must make use of them He added that Dr Naik is not one of those who donates once in a year & keeps himself way for a whole year but he himself takes keen interest in educational field & always strives to give proper education to the students He mentioned the attendance of woman & participation of female students in the function as a revolution in the society Mr P A Inamdar imphasised that a man should not only be devoted but he should be committed and his devoted & committed work should be continuous to bring the better result When one man is committed & continuous there is a quality & good result & an individual or institution can compete with the whole world Mr P A Inamdar stressed the importance of English as an international language. Math requires for computer, electronic & scientific knowledge & GK requires for information Mr P A Inamdar praised the Chief Co-ordinator of NKTF Mr H B Mukaddam who is 78 years old telling that he is the youngest, enthusiastic & dynamic & one should take lessons from the persons like H B Mukadam & similar attribution were given to Capt F M Mistry & Dawood Chougle, who are the active members

Dr M Q Dalvi speaking as a Guest of Honour clarified the importance of education in today's world He appreciated the function with the remark that these days the teaching of science, General Knoweldge, Math & English is very important This will help us to face the competition of the world Dr A K M Naik chaired the function & speaking on the occasion he thank Mr P A Inamdar, Dr M Q Dalvi & others for taking all the troubles to attend the function He clarified in his speech that it is the wish & will of one of their sponsor that Capt F.M Mistry must be the Chief Guest & though not willing he occupied the chair Dr. Naik also mentioned that though he got the name as a Captain of the team the real credit goes to the players i e to the other trustees of NK. the members of NKTF & the figures like Mr A Kays who had given them the idea of starting this function. Some Guests from foreign who attended the function. are Mr Iqbal Khalil Saloji of South Africa, Mr Abdul Gani Mukaddam of Malavi, Mr Mansoor of Canada & Mr B A Parkar of London The President & all the guests gave the prizes Unfortunately there was no time for the foreign guests to speak but they did appreciate the performace & promised of their guidance & help Mr P A Inamdar & Dr M Q Dalvi advised the audience to give the helping hand to the activities of NK & NKTF

Mr I A Sandilkar, Secretary of NKTF in his farewell speech thank all the guests, students, teachers, audience & the members of NKTF for making the function successful & fruitful

MUSLIM PASS CIVIL SERVICES EXAM.

Twenty one muslim candidates out of 789 have been selected for Civil Services in 1993-94 There are two women among them Prof Usman Adhani, Director, Hamdard Study Circle, New Delhi who is engaged in training the Civil Services aspirants for the last three years observed this was a result as poor proportion of Muslims to their population He said "We have talents but our students are behind due to lack of proper guidance" Out of 21 passed muslims candidates 14 were from Hamdard Study Circle Delhi & one from Madina Study Circle Hyderabad

FIVE SHRIVARDHAN POLICEMEN SUSPENDED.

In what is perceived as a minor victory for residents of Shrivardhan taluka, the state police have suspended five policemen involved in the investigation & harassment of the residents of Walvati Haspatek family were taken into custody when policemen found some strange objects & they deemed that obects as lethal "Afghan" rockets "capable of destroying

For many physical illness, doctors ask the patients to fast and it helps to eliminate the toxins and diseases from the body In old days, for many diseases, fasting was the only treatment

Fasting helps one to know himself because through fasting he always think to make himself better & righteous in the eyes of Allah and to gain the reward after the death Besides, a man becomes charitable minded and charity helps the person to think of others and to think of others itself helps his nearer relatives, friends and the needy persons In the extended way, if everybody thinks of charity it covers the whole society and when whole needy society is helped, it helps to remove the poverty which is a crime in today s socio-economical life, and once the socio-economical problems are solved, man automatically thinks for his better life and his mind becomes alert to himself A muslim is supposed to give Zakaat i e taxation on the whole year's income and this taxation is spent only to needies and deserving Zakaat means purification & it purifies soul mind & body

Though the fast is compulsory in Islam a person suffering from Carnic diseases, stomach trouble or incurable illness is exempted from fasting But the person who can not fast can give Fidiya i e he can feed two needy persons The travelling person whose fasting may affect his health is exempted from it but he must keep the same number of fast at some other time If the journey is short & does not disturb him then he can keep the fast Kaza should be observed for the number of days when fast was not kept while on journey Pregnant woman, nursing or breast feeding woman may or may not fast depending on their physical condition or on the advise of Dr Of course a woman in menses is exempted from the fast There might be similar questions on fast which should be referred to the person who has the knowledge of Quran & Sunnah & the condition of the situation of the person It is seen that the man who prays regularly 5 times, keep one months fasting, gives Zakaat & performs Haj that man is usually healthy & happy And of course he has less psychosometic or tension problems Of course man has to die one day so aging problems & death can not be avoided Muslims should take full advantage to make himself better muslim in the month of Ramadaan through fast, meditation prayers & resolutions NK wishes Ramadaan Mubaarak & Eid Mubaarak to all its' readers & all other muslims

NEWS

ANNUAL FUNCTION OF NKTF

The Annual Function lof NKTF was held on 15th January '95 at Dawoodbhoy Fazalbhoy Auditorium Bombay This year the function was historical for many reasons Activities of NKTF were increased The competition of General Knowledge, English & Math were appreciated by all The quality of the students participated & winners were better Then above all the presidential speech of Mr P A Inamdar was thougt-provoking and worth-noting The final of Elocution, General Knowledge, Math & English was held at the outset of the function The winners of this competition were awarded with trophy & cash The students specially from rural areas spontenously responded & participataed in the function

Mr P A Inamdar presided over the function In his presedential speech he stressed the need of education for woman He asserted that the total negligent at woman's education since the Mogul reign resulted in the backwardness of the community in socio-economic & religious fields He clarified his views on education with a fine illustration that the education to the woman should be given not only for the purpose of employment but if she makes use of her education for the better bringing up of her children & makes one Collector & another a Judge, that would be the best reward of her education & later when that Collector & Judge serve for the community they will produce more philanthropist persons, in this way Muslim community will make progress in socio-economic & religious fields Mr P A Inamdar used very lucid & simple language in his speech so as to inculcate his sayings in the minds of students & teachers He asked the teachers to be more dedicated to their profession in encouraging & inspiring the youngsters who are a ray of hope of their future Attacking the commercialization of the

"Declare: Good things and bad things are not equal, though the abudance of bad things may dazzle you! So, fear Allah, O you who understand, so that you may prosper."
(Holy Qur'an 5 100)

NAQSHE KOKAN
English Supplement

Editor	Dr Abdul Karim Naik
Associate Editors	F M Mistry & Ajaz Malik
Sub-Editor	I Patni
Consultant Editor	A kays

EDITORIAL

RAMADAAN

Ramadaan is a holy month of the Islamic calender. It is the month in which the Quran was sent down. It is the month in which more meditation is done. It is a month in which more prayers are offered. It is the month in which more piety is shown. It is a month of charity. It is a month of resolutions. It is a month of righteousness and most important attribution is that it is a month of fasting which is one of the pillars of the fundamentels of Islamic faith and fasting is prescribed in all the divine religions. Fasting is a must for every religion. Only thing it differs in its application. According to Islam all the prophets were directed to prescribe fasting. In Surah Baqara, Chapter 2 following Verses say. Verse 183: "O you who believe! Fasting is prescribed to you as it was prescribed to those before you that you may (learn) self-restraint.

Verse 184 says: (Fasting) for a fixed number of days. But if any of you is ill, or on a journey the prescribed number (should be made up) from days later. For those who can do it (with hardship) is a ransom the feeding of one that is indigent. But he that will give more, of his own free-will it is better for him. And it is better for you that you fast if you only knew.

Verse 185 says: Ramadaan is the month in which was sent down the Quran as a Guide to mankind, also clear signs for guidance & judgement (between right & wrong). So every one of you who is present (at his home) during that month should spend it in fasting, but if anyone is ill or on a journey the prescribed period (should be made up) by days later. Allah intends every facility for you. He does not want to put you to difficulties (He wants you) to complete the prescribed period and to glorify Him in that He has guided you, and perchance you shall be grateful.

Verse 186 says: When My servants ask you concerning Me, I am indeed close (to them). I listen to the prayer of every suppliant when he calls on Me. Let them also, with a will listen to My call and believe in Me that they may walk in the right way.

From all the above verses we come to know the importance of fasting. In the month of Ramadaan most of the muslims know the rules, regulations, timing and precautions to be taken during fast. I am not elaborating on it. One has to be without food just before sunrise to sunset. Continuous fasting or 30 days it helps one to create the conditioning of good habits & diets. For example if somebody wants to leave drinking he can do so because the intentive motivation of not drinking in the month of Ramadaan does help him to leave drinking. Similarly, if he has other bad habits like smoking or eating continuousluy or other bad habits like drug adiction, gambling etc. could be treataed because of the condition of leaving those things for continuously one month. That is why there are continuous fasting for 30 days. Importnce of fasting is well known to physicians & psychotherapists. In the month of Ramadaan the atmosphere of Taqwah or righteousness is created and that also helps in meditation and from meditation one can improve his thought process. When we start thinking rightly the right thought helps to have the right feeling and right feeling is automatically followed by right actions. All these thinking, feeling and actions are to be practised in the light of Quran & Sunnah. The purpose of fasting is to establish the spiritual health or the physical health also. Fasting being an exercise for a month it helps to abstain from unnecessary foods, drinks & sexual gratifications which are the disturbing stincts in the man's life. Self control and self discipline through fasting inclucates in man's soul to gain spirituality over his mortal body & promotes piety & righteousness in men.

اشاعت کا رواں سال

ماہنامہ اردو / انگلش

نقش کوکن بمبئی

رکن انڈین لنگویجیز نیوز پیپرس ایسوسی ایشن

جلد نمبر ۲۳ ۔ شمارہ ۳ ۔ مارچ ۹۵

مدیر: ڈاکٹر عبد الکریم نائیک

معاون مدیر: فقیر محمد مستری / مبارک کاپڑی

زرنگری: آل اوال سوکر عبد المجید دالی مجگاؤنکر نئی بمبئی: محمود حسن قاضی

ملکیت: نقش کوکن پبلی کیشن ٹرسٹ (رجسٹرڈ نمبر E 3006)

درون ہند سالانہ، ساٹھ روپے ۔ دیگر ممالک ساڑھے تین سو روپے

خلیجی ممالک تین سو روپے

خط و کتابت اور ترسیل زر کا پتہ، نقش کوکن ۲۴۲ الف نواگر نیر ڈاکیارڈ روڈ ریلوے اسٹیشن بمبئی نمبر ۴۰۰۰۱۰

مقام طباعت: اپلوروا پرنٹرز بائیکلہ بمبئے

پرنٹر پبلشر: ڈاکٹر عبد الکریم نائیک

تاریخ اشاعت: یکم مارچ ۹۵ء

کتابت: زبیر احمد، جاوید ندیم

اس ماہ کے

نقوش

نیک خواہشات کیساتھ
عیدالفطر کی پُرخلوص مبارکباد
مارکو
انجینیرنگ ورکس
پتہ
۷، سیتا پھل واڑی مجگاؤں بمبئی ۴۰۰۰۱۰
فون : ۳۷۲۴۶۳۳

زکوٰۃ

اسلام میں زکوٰۃ نکالنے کو اس درجہ اہمیت کیوں دی گئی ہے؟ اس کے مادی و دنیوی فوائد کیا کیا ہیں؟ اس سے سماج کی اقتصادی اور معاشی حالت پر کیا اثرات مرتب ہوتے ہیں؟

کم و بیش ہر قوم میں اقتصادی اعتبار سے تین طبقات پائے جاتے ہیں۔ اعلیٰ متوسط، ادنیٰ۔ اعلیٰ طبقہ سے مراد وہ طبقہ ہے جس کے پاس ضرورت سے زیادہ دولت پائی جاتی ہے اور عیش و آرام کا ہر سامان مہیا ہوتا ہے۔ متوسط طبقہ سے مراد وہ طبقہ ہے جو اپنی روز مرہ کی سماجی و خانگی ضرورتوں کی تکمیل میں دوسروں کی مدد کی احتیاج رکھتا ہو۔ ادنیٰ طبقہ سے مراد وہ طبقہ ہے جو تنگدستی اور عسرت و افلاس کا شکار ہو اور جس کو زندگی گذارنے کے اسباب مہیا کرنے میں دوسروں کے آگے دستِ سوال دراز کرنے پر مجبور ہونا پڑے، یہی وہ طبقہ ہے جو ہر لحاظ سے دولتمند طبقے کی طرف سے امداد و اعانت کا بجا طور پر مستحق ہوتا ہے۔ فقرا مساکین، مسافر، عامل اور بیوہ و یتامیٰ جملہ مستحقینِ صدقات اسی طبقہ میں آتے ہیں۔

اس طبقہ کی مالی و اقتصادی حالت کو مستحکم بنانے کی غرض سے اسلام نے نظامِ صدقات و زکوٰۃ قائم کرکے جو ٹھوس اور موثر اقدامات کئے ہیں انکی نظیر کسی اور مذہب میں نہیں ملتی۔ لیکن اس کے باوجود دیگر اقوام کی بہ نسبت مسلم سماج میں بدحالی و پسماندگی، غربت و افلاس اور جہالت و ضلالت کی کیفیت کچھ زیادہ ہی پائی جاتی ہے اس کا سبب اس کے سوا اور کیا ہو سکتا ہے کہ ہندوستان جیسے غیر اسلامی ملک میں صدقات و زکوٰۃ کو جمع کرنے اور اس کو مستحق حضرات تک پہنچانے کا ہمارے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔ اس میں دو رائے نہیں ہو سکتی کہ اگر مسلمان صدقات و زکوٰۃ کو پوری ایمانداری کے ساتھ نکالنے کے لئے کمربستہ ہو جائیں اور ان کو مستحقین تک پہنچانے کے لئے ضلعی، صوبائی اور ملکی سطحوں پر مربوط و منظم ادارے قائم ہو جائیں۔ تو آج بھی مسلمانوں کے اندر سے غربت و افلاس اور پسماندگی اور جہالت کے دور کا خاتمہ اور ایک خوشگوار اقتصادی خوشحالی اور قومی ترقی کا ماحول پیدا ہونا ممکن ہے۔ زکوٰۃ نکالنے والے جب مال زکوٰۃ کسی ادارہ یا مدرسہ کو دیں تو اس کی تحقیق تھوڑی بہت ضرور کر لیں کہ آیا اس کا وجود بھی ہے یا نہیں۔ اگر وجود ہے تو کیا واقعی وہاں نادار غریب اور یتیم بچے تعلیم بھی پاتے ہیں؟ اگر ایسا ہے تو ایسے اداروں کی ہر ممکن امداد ہونا چاہیئے۔ کیونکہ آج کے پُرآشوب دور میں دینی اداروں اور مدرسوں کی بقا اس طرح ممکن ہے مگر زکوٰۃ کا یہی تو ایک مصرف نہیں؟ زکوٰۃ تو وہ اہم ترین عبادت اور وہ بے مثال نظام زندگی ہے جس کے ذریعہ بہت سے سماجی و ملّی فلاح کے کام مؤثر طور پر انجام دیئے جا سکتے ہیں مثلاً:

- مسلم سماج کے اندر سے بھیک مانگنے کی ذلّت انگیز لعنت ختم کی جا سکتی ہے۔
- بے سہارا، تنگدست اور اشکبار بیواؤں کو ایک پُرمسرت اور آسودہ زندگی کی لذّتوں سے آشنا کیا جاتا ہے۔
- غریب اور نادار بچّوں کو اعلیٰ تعلیم کے زیور سے آراستہ کرکے ایک تابناک مستقبل کی راہ پر گامزن کیا جا سکتا ہے۔

نقش کوکنی

• اسپتال قائم کرکے ان کے ذریعے غریب بیماروں کے معقول علاج مناسب دیکھ بھال اور مفت دواؤں کا انتظام کرکے ایک اشد ضرورت کی تکمیل کی جاسکتی ہے۔

• ہنگامی حالات میں بھی مال زکوٰۃ سے مسلمانوں کے جان و مال کے تحفظ اور متاثرین کی امداد کا کام بجا طور پر انجام دیا جاسکتا ہے۔ اگر ہم کھلی آنکھوں سے مسلم سماج کی موجودہ ناگفتہ بہ حالات کو دیکھیں تو ہم مذکورہ امور کی اہمیت سے کسی بھی قیمت پر انکار نہ کرسکیں گے۔ اور ہر حساس دل اور بالغ نظر شخص یہ کہنے پر مجبور ہوگا کہ یہ سارے کام روبہ عمل لانا چاہیئے لیکن یہ سارے کام روبہ عمل کے لئے کیا طریقۂ کار اختیار کیا جائے؟ تو اس کا جواب صرف اور صرف یہ ہے کہ ہم ہر سطح پر بیت المال یا بیت الزکوٰۃ کے نام سے ادارے قائم کریں یہ ادارے ایماندار، متقی، فعال اور دانشور افراد کی نگرانی میں قائم کئے جائیں جو شریعتِ مطہرہ کے مطابق مذکورہ بالا کاموں میں پوری ایمانداری اور دیانتداری کے ساتھ زکوٰۃ و صدقات کے اموال کو صرف کریں۔

یہ ایک حقیقت ہیکہ کسی ادارہ یا سوسائٹی کے ذریعہ جب کوئی نیک اور بامقصد کام انجام دیا جاتا ہے تو اس کے نتائج و اثرات بڑے ہی دوررس اور مفید ثابت ہوتے ہیں۔ اس کلیہ کے تحت اگر مسلمان اجتماعی طور پر یہ عہد کریں کہ اب ہم اپنی زکوٰۃ خود نہ خرچ کریں گے تو اس کا نتیجہ یہ نکلے گا کہ یہ ادارہ مستحکم ہوگا اور پھر مذکورہ بالا فلاح بہبود اور رفاہِ عام کے کام بآسانی انجام دیئے جاسکیں گے۔ بہرکیف! زکوٰۃ کی ہمہ گیر افادیت و اہمیت سے انکار نہیں کیا جاسکتا لیکن شرط صرف یہ ہیکہ ہمارا اعلیٰ اور دانشور طبقہ اسکی اہمیت و افادیت کو مدنظر رکھتے ہوئے اپنی ذمہ داریوں کو انجام دینے کیلئے پوری طرح کمربستہ رہیں۔۔

نقش کوکنی

امام محمد بن ادریس شافعی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

پروفیسر محمد اجتباء ندوی

اسلام کا یہ معجزہ ہے کہ اس کا کوئی دور کسی بڑی شخصیت، مفکر، داعی، فقیہ اور عالم سے خالی نہ رہا۔ سب نے علم و عمل کے ذخیرہ میں اضافہ کیا اور مسلم دانشوری کو اپنے افکار و آراء اور خیالات و نظریات سے مالا مال کیا، اور مسلمان ہر زمانہ میں ان کے علم و فکر سے استفادہ کرتے رہے۔ انہیں دانشوران اسلام میں سے ایک غیر معمولی شخصیت امام شافعی کی تھی، جنہوں نے اپنی بے پایاں کاوشوں اور اعلیٰ درجہ کی ذہانت اور نکتہ رسی سے ایک فقہی مسلک کی بنیاد ڈالی۔

آپ کا اسم گرامی محمد، والد کا نام ادریس بن عباس شافعی تھا۔ کنیت ابوعبداللہ، اور قبیلہ قریش کی شاخ بنو مطلب سے نسبی تعلق تھا۔ والدہ محترمہ یمن کے مشہور قبیلہ بنو زاد سے تعلق رکھتی تھی۔ فلسطین کے شہر غزہ میں ۱۵۰ھ میں پیدا ہوئے۔ پیدائش کے کچھ ہی دنوں کے بعد والد کا انتقال ہو گیا، والدہ نے ان کی پرورش اور تعلیم و تربیت کے خیال سے اپنے گھرانہ کے پاس مکہ مکرمہ واپس آجانا مناسب خیال کیا۔ یہاں انتہائی عسرت، تنگدستی، غربت اور یتیمی میں زندگی بسر کرنے لگے۔ مگر والدہ محترمہ نے انتہائی ہمت و حوصلہ کے ساتھ بڑی اچھی تربیت کی، اعلیٰ اخلاق اور نیک سیرت اختیار کرنے کے لئے بڑی کڑی نگرانی کی۔ اللہ تعالیٰ نے امام شافعیؒ کو غیر معمولی ذہانت، محنت، جفاکشی، دور اندیشی اور بصیرت عطا کی تھی۔ بچپن ہی میں قرآن مجید حفظ کر لیا اور مکہ مکرمہ کے علمائے حدیث سے حدیث کی روایت اور کتابت شروع کی، حافظہ پر اعتماد زیادہ کیا، لکھنے کی ضرورت پیش آئی تو کسی کھال کے ٹکڑے پر لکھ لیا۔ اگر مزید ضرورت پڑی تو سرکاری دفتر جا کر لکھے ہوئے بیکار کاغذ مانگ لاتے اور اس کی پشت پر حدیثیں نوٹ کر لیتے، امام شافعیؒ نے علم حدیث کے ساتھ ساتھ عربی زبان درست اور صحیح لب و لہجہ میں سیکھنے کا اہتمام کیا اس کے لئے انہوں نے صحرائی علاقوں میں جا کر قبیلہ ہذیل کے ساتھ رہائش اختیار کی، خود فرماتے ہیں:

"میں مکہ سے روانہ ہوا، صحرا میں جا کر قبیلہ ہذیل کی صحبت اختیار کی، اس کی زبان اور بود و باش سیکھی، کیونکہ یہ قبیلہ عربوں میں سب سے زیادہ فصیح و بلیغ تھا ان کے ساتھ سفر و حضر میں رہتا تھا۔ مکہ مکرمہ واپس آیا تو اشعار و ادب اور خبریں بیان کیں، صحرا میں زبان و ادب کے ساتھ تیر اندازی بھی سیکھی، نشانہ کبھی خطا نہیں ہوتا تھا، مکہ مکرمہ واپس آنے کے بعد علماء و محدثین کے حلقوں میں حاضر ہونے لگے۔ خاص طور سے اپنے استاذ مسلم بن خالد زنجی سے مسائل و فتویٰ کی مشق کی، تھوڑے ہی عرصہ کے بعد مسلم بن خالد نے کہا "ابوعبداللہ! اب فتویٰ دینے کے اہل ہو چکے ہو" لیکن امام شافعی نے ابھی طالب علم ہی رہنا پسند کیا، اس اثنا امام مالک کے تفقہ کی خبر پہنچی، ان کی کتاب "موطا" کی دھوم مچی ہوئی

ہوئی تھی ، مکہ مکرمہ کے ایک عالم سے موطا مستعار لیکر پڑھی اور زبانی یاد کرلی ، پھر امام مالکؒ سے استفادہ کے لئے مدینہ طیبہ روانہ ہوئے ۔ مفلسی کی وجہ سے سفر بڑا دشوار گذرا ، امام مالکؒ نے دیکھتے ہی اپنی چشم بصیرت سے پہچان لیا فرمایا: اے محمد ! خدا کا تقویٰ اختیار کرو اور گناہوں سے احتراز کرو ۔ تم ایک عظیم الشان مرتبہ پر فائز ہو گئے ۔ اللہ تعالےٰ نے تمہارے دل کو نور سے بھر دیا ہے ، اسے گناہ کے ذریعہ خالی نہ کر دینا ۔ امام مالکؒ نے انہیں موطا پڑھنے کی اجازت دے دی ۔ بیان کرتے ہیں ۔

"صبح سویرے امام مالک کی مجلس میں پہنچ گیا اور موطا زبانی پڑھنی شروع کی حالانکہ کتاب میرے ہاتھ میں تھی ۔ جب مجھے خیال آیا کہ اب امام مالکؒ تھک گئے ہوں گے تو پڑھنا روکنا چاہا ، انہیں میرا پڑھنا اور صحیح عبارت خوانی اتنی پسند آئی کہ فرمایا : اے نوجوان ! اور پڑھ ، چنانچہ میں نے چند روز میں موطا ختم کرلی ۔"

اس کے بعد امام شافعی ، امام مالکؒ کی وفات ۱۷۹ھ تک ان کے ساتھ رہ کر فتویٰ ، مسائل اور استدلال واستنتاج کا علم سیکھتے رہے ، امام مالک کی وفات کے بعد انہیں کسی کام یا ملازمت کا خیال آیا تاکہ مناسب طور سے گذر بسر ہو سکے ، نجران کے گورنر سے مدینہ منورہ میں ملاقات ہو گئی وہ اپنے ساتھ امام شافعیؒ کو نجران لے گئے اور وہاں کا قاضی مقرر کیا ۔ بہت انصاف ، عدل اور جرأت کے ساتھ فرائض منصبی ادا کئے ۔ گورنر کے ساتھ بھی کوئی رعایت نہیں کی ۔ اس کے بعض ظالمانہ اقدامات پر سخت تنقید کی اور اس کے خلاف فیصلہ دیا ۔ اس نے غضبناک ہو کر ان پر بغاوت کا الزام لگا دیا ۔ اور خلیفہ ہارون رشید کے پاس کارروائی کیلئے نقش و کرت

بغداد بھیج دیا ۔ اس وقت امام محمد بن حسن منصب قضا پر فائز تھے ، ان کی سفارش سے بری قرار دیئے گئے ، امام شافعیؒ ، امام محمد کے علم وتفقہ سے اس قدر متاثر ہوئے کہ انکی شاگردی اختیار کرلی ، اور عراقی مکتب فقہ میں گہرائی اور بصیرت حاصل کی ، وہاں سے فارغ ہو کر مکہ مکرمہ واپس آئے اور حرم مکی میں نو برس تک درس دیا ، اسی دوران امام احمد بن حنبل مکہ مکرمہ آئے اور ان سے استفادہ کیا ، امام احمد ان سے اس قدر متاثر ہوئے کہ ہم وقت سایہ کی طرح ان کے ساتھ رہتے ، امام شافعیؒ جب ۱۹۵ھ میں بغداد گئے تو امام احمد بن حنبل نے ان کا بڑا اعزاز کیا ، اور ان کے علم وفقہی مسلک کی ترویج واشاعت میں نمایاں حصہ لیا ۔ امام شافعیؒ بغداد سے ۱۹۹ھ میں مصر روانہ ہوئے اور وہاں مستقل سکونت اختیار کرلی ، مصر میں انہیں کام کے مواقع اور بڑی محبوبیت حاصل ہوئی ۔ اللہ تعالیٰ نے رزق کے دروازے کھول دیئے اور آخر عمر میں آرام میسر آیا ۔ جب مصر روانہ ہونے کا ارادہ کیا تو ایک شعر ان کی زبان پر تھا جس کا ترجمہ پیش ہے :

"میرے دل کو مصر تڑپا رہا ہے اور بیتاب کئے ہوئے ہے ، حالانکہ وہاں پہونچنے میں بڑے دشوار گذار صحرا اور میدان حائل ہیں ، خدا کی قسم ! مجھے یہ نہیں معلوم کہ مصر کے لئے میری یہ تڑپ کامرانی اور دولت کے لئے ہے یا میں اپنی قبر کی جانب روانہ ہو رہا ہوں ۔"

مصر میں امام شافعیؒ کو مزید تجربات ، نئے حالات ، جدید مسائل کا سامنا ہوا ، جس کے نتیجہ میں ان کے غور و فکر اور فقہی استنتاج واستخراج مسائل میں بڑی تبدیلی رونما ہوئی اور ایک جدید فقہی مسائل کی بنا پڑی ، اسی

وجہ سے امام شافعیؒ کے دو فقہی مسلکوں کی روایت پائی جاتی ہے ۔ ایک قدیم مسلک جس کی ترتیب مصر آنے سے قبل مرتب ہوا، اور دوسرا جدید مسلک ہی کو رواجِ عام حاصل ہوا اور مصر میں اسے ہمیشہ اہمیت حاصل رہی۔

مصر میں امام شافعی نے بڑی مستقل مزاجی اور اطمینان کے ساتھ تصنیف و تالیف اور درس و تدریس کی خدمت انجام دی، ان کی فکری و علمی گہرائی اور شعر وادب کے وسیع مطالعہ و معرفت نے بڑا فیض پہنچایا، وہ فرمایا کرتے تھے کہ "جس نے قرآن پاک کا علم حاصل کیا اس کو عظمت واہمیت حاصل ہوگی اور جس نے حدیث سیکھی، اس کا استدلال قوی اور طاقتور ہوگا، جس نے علوم فقہ میں کمال پیدا کیا، اس کو قدر و منزلت حاصل ہوگی اور جس نے زبان وادب میں مہارت پیدا کی، اس کا مزاج لطیف اور ذوق اعلیٰ و ستھرا ہوگا اور جسے حساب کا علم ملا اس کی رائے میں وزن پیدا ہوگا اور جس نے اپنی آبرو نہ بچائی تو اس کا علم اسے کام نہ آئے گا۔"

حضرت امام شافعیؒ کے اس قدر گراں نظریہ، اعلیٰ ذوق، گہری بصیرت اور عظیم خدمات نے انہیں اعلیٰ مقام اور عظیم مقبولیت عطا کی، مصر میں ان کے حلقۂ درس کا نظام کچھ اس انداز سے تھا: (فجر کی نماز کے بعد مجلس میں قرآن پاک کا درس ہوتا تھا، سورج نکلتے ہی حدیث پڑھنے والے طلبہ آجاتے تھے، حدیث اور اس سے متعلق علوم کا درس ہوتا تھا، سورج کچھ بلندی پر آجاتا تو یہ طلبہ چلے جاتے، پھر فقہ اور اس کے علوم حاصل کرنے والے آتے اور مسائل پر غور و فکر اور بحث و مذاکرہ ہوتا، چاشت کے بعد یہ لوگ واپس ہوتے اور عربی زبان و ادب اور نحو و عروض پڑھنے والے طلبہ حلقۂ درس میں شامل ہوتے۔ اور یہ درس دوپہر تک جاری رہتا۔)

امام شافعیؒ نے مسلمانوں کو علمی ذخیرہ میں دو اہم اور قیمتی کتابوں کا اضافہ فرمایا۔ دونوں اپنے موضوع پر بے مثال ہیں، پہلی کتاب "الرسالہ" کے نام سے ہے۔ مصر آنے سے پہلے عبدالرحمٰن بن مہدی کیلئے یہ رسالہ تصنیف کیا تھا، اور مصر آنے کے بعد اس پر نظرِ ثانی کر کے رواجِ عام کر دیا، یہ رسالہ علم اصول الفقہ سے متعلق ہے اس میں فقہ کے قواعد و ضوابط اور طریقۂ استنباط پر بحث کی ہے۔ امام شافعیؒ پہلے عالم ہیں کہ جنہوں نے اصول فقہ مرتب کئے اور علمائے مجتہدین کے لئے آسانی و سہولت فراہم کر دی۔

دوسری کتاب "الأم" ہے اس کتاب کو ان کے شاگرد ربیع بن سلیمان مرادی نے روایت کی ہے۔ یہ فقہ اسلامی کا دائرۃ المعارف ہے اس میں امام شافعیؒ کے اجتہادی مسائل اور فتوے ہیں، یہ فقہ کا مفید ترین مجموعہ ہے۔

ان کے مشہور شاگردوں میں امام احمد بن حنبلؒ، ابو ثور بغدادی، ربیع بن سلیمان مرادی، حسن بن محمد زعفرانی اور یوسف بن یحییٰ مصری وغیرہ ہیں۔

امام شافعیؒ نے مصر میں ۲۰۴ھ میں ۵۴ برس کی عمر میں وفات پائی، آخر میں ان کے بارے میں امام احمد بن حنبلؒ کا یہ تاثر پیش ہے

"نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت ہے کہ اللہ عزوجل اس اُمت کے لئے ہر سو سال پر ایک شخص پیدا کرے گا جو اس کے دینی معاملات کو درست کرے گا۔ پہلے سو سال پر حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ پیدا کئے گئے تھے اور مجھے توقع ہے کہ دوسرے سو سال کے لئے امام شافعیؒ کا انتخاب ہوا ہے"

نوشاد مونس (تونڈیل)

در پردہ ہی پہنچی ہے صنم بات کہیں اور
اپنی ہی نظر سی نہیں ہے ذات کہیں اور
یہ داغ بتائیں گے نہ زخموں کی حقیقت
تم دور بہت دور رکھو ہاتھ کہیں اور
دیکھے نہیں جاتے ہیں جو شعلوں میں نشیمن
پھر ڈھونڈ تحفظ کی سیہ رات کہیں اور
دیکھی ہے بہت ہم نے شریفوں کی شرافت
رہتی ہے نظر اور کہیں گھات کہیں اور
الفت کے تقاضوں کو وہ کیسے نبھائے گا
رکھتا ہے کہیں دل تو جذبات کہیں اور
مونس یہ رفیقوں کا عجب لطف و کرم ہے
اٹھے ہیں کہیں ابر تو برسات کہیں اور

تسنیم انصاری (راجیوالی)

غبار آئے گا، دھوپ آئے گی، ستارا بھی آئے گا
میں آؤں گا تو پھر آوازۂ صحرا بھی آئے گا
یہاں مجھ سے ملنے آ گئے ملو گے میری میت سے
وہاں سے پھر ذرا آگے مرا مدفن بھی آئے گا
میں اک اجڑے ہوئے گھر کی سلیقہ مند لڑکی ہوں
نجومی یہ بتا ناکیا مرا رشتہ بھی آئے گا
انہیں معلوم ہے جب تو کمانیں تان رکھی ہیں
کہ اک تشنہ لب صحرا لب دریا بھی آئے گا
اتارو گود سے اور اپنا رستہ آپ چلنے دو
اسے جینا بھی آئے گا اسے مرنا بھی آئے گا
یونہی کہتے رہو تسنیم کہنے میں قباحت کیا
جناب من! تمہیں اک روز فرمانا بھی آئے گا

عبدالحق صابر بدنیروی (پانگلولی)

نفرت سے پُر یہ قلب میرا کون کر گیا
بہنوں کو بھائیوں سے جُدا کون کر گیا
انصاف بھی مقتول کا قاتل نے کر دیا
تھا کام کس کا اور ادا کون کر گیا
تم بھی قصوروار نہیں وہ بھی بے خطا
پھر بابری مسجد کو فنا کون کر گیا
اب پھول بھی کانٹوں کی طرح ہیں انہیں لگے
چبھنے کا ہنر ان کو عطا کون کر گیا
مورت بنے ہوئے ہیں سراپا خلوص کی
پھر ہم پہ جفاؤں پہ جفا کون کر گیا
صابر یہ ہند تھا جو محبت کا اک نشاں
نفرت کی آگ دل میں بپا کون کر گیا

قاضی فراز احمد (دوحہ قطر)

قطعات

۱ دل ہے کہ آج دل ہی کے اندر اداس ہے
شب تاب سی ردا میں قلندر اداس ہے
آوارگی کا شوق کہاں ختم ہو گیا
ٹھہری ہوئی ہے موج سمندر اداس ہے

۲ زخم بہتے لہو کو لپٹائے
چھاتیاں کوٹ کوٹ کر روئے
خشک آنکھوں کا سوگ تھا لیکن
آبلے پھوٹ پھوٹ کر روئے

۳ کام کرنے لگے قاتل بھی کرایے کر
اپنا احساس درندہ نہیں ہونے دیتے
دفن کرتے تھے وہ لڑکی کو جنم لیتے ہی
آج ہم چاہیں تو پیدا نہیں ہونے دیتے

۲۸۰ کلو سونے سے بنا
خانۂ کعبہ کا صدر دروازہ

خانۂ کعبہ کا صدر دروازہ
اسلامی فن تعمیر کا ایک نادر نمونہ ہے جو ۲۸۰ کلوگرام خالص سونے سے مزیّن ہے۔ جس کی تعمیر پر تقریباً ایک کروڑ ۳۴ لاکھ ۲۰ ہزار سعودی ریال صرف ہوئے۔

خانۂ کعبہ کے موجودہ دروازہ کی تعمیر شاہ خالد بن عبدالعزیز کے دور میں مکہ میں کی گئی اور اسے ۱۳۹۹ ہجری (بہ مطابق ۱۹۷۹ء) میں مشرقی دیوار میں نصب کیا گیا۔

یہ دو پلّہ دار دروازہ تین میٹر اونچا، دو میٹر چوڑا اور آدھا میٹر موٹا ہے۔ دروازہ دوہرا ہے ایک خارجی اور دوسرا داخلی۔ بنیادی طور سے دروازہ ایک خاص قسم کی لکڑی کے ۱۰ سینٹی میٹر موٹے تختوں سے بنایا گیا ہے۔ جس کے اوپر سونے کی پٹیاں چسپاں ہیں دروازے لکڑی دھوپ اور بارش کی مدافعت کی اہلیت رکھتی ہے۔

خانۂ کعبہ کے مغربی دیوار پر ایک عقبیٰ دروازہ ہے جسے باب التوبہ کہا جاتا ہے۔ صدر دروازہ کی ایک خصوصیت یہ ہے کہ یہ اسلامی فن تعمیر کا ایک نادر و نایاب نمونہ ہے اس میں سنہرے پتھروں کے ذریعے قرآنی آیات و اسمائے باری تعالیٰ (اللہ تعالےٰ کے ننانوے ۹۹ نام) رقم کئے ہوئے ہیں۔

اس دروازے کی تعمیر نو کا کام وقفے وقفے سے انجام دیا جاتا رہا ہے۔ اسلام کے عروج سے قبل شاہ حمیار نے ۲۰۰ (ق م) میں زمین پر اس دروازہ کو نصب کیا تھا۔ حضرت محمدؐ کی پیدائش کے ۳۵ سال بعد یعنی نبوت حاصل ہونے سے پانچ سال قبل قریش نے خانۂ کعبہ کی مرمّت کے دوران اس دروازہ کو زمین سے اوپر کر دیا تاکہ بارش کے پانی کے چھینٹے کعبہ کے اندر داخل نہ ہوسکیں جب ۹۴ ہجری میں عبداللہ بن زبیر نے خانۂ کعبہ کی مرمّت کروائی تو انہوں نے باب التوبہ کی بھی تعمیر کرائی۔

اس کے دس سال بعد عبدالملک بن مروان کے دورِ حکومت میں حجاج یوسف الثقفی نے دروازوں کی مرمّت کروائی تو انہوں نے عقبیٰ دروازہ کو بند کروا دیا اور صدر دروازہ کو پھر اونچا کیا۔ خلیفہ الولید بن عبدالملک کے دور میں دروازے پر ۲۶۰۰۰ دینار کی مالیت کے سونے کے پتر آویزاں کئے گئے۔ اس کے علاوہ عہدِ عباسیہ کے خلیفہ محمد الامین بن ہارون الرشید کے دور میں اس کی تزئین و آرائش پر ۱۸۰۰۰ دینار صرف کئے گئے۔

۵۵۰ ہجری میں عباسی خلیفہ المقتفیٰ لی امر اللہ نے ایک نیا دروازہ بنوا کر نصب کرایا پھر ۷۷۳ ہجری میں بھی شاہ النصیر محمد بن کالعوت نے کعبہ مقدس کیلئے چاندی کا ایک نیا خوبصورت دروازہ تعمیر کرایا۔ سلطان سلیمان القانونی نے دروازے پر زرّیں کام کروایا اور بعد میں ۱۰۴۵ ہجری میں سلطان مراد نے ایک نئے دروازہ کی تعمیر کرائی جس میں ۱۶۶ پونڈ چاندی کو سونے کی ملمع کاری کے ساتھ استعمال کیا گیا تھا۔ ۱۳۶۳ ہجری میں شاہ عبدالعزیز بن سعود نے پھر ایک نیا دروازہ بنوایا جسکو مکمل طور پر سونے کی ملمع کاری والے چاندی کی چادروں سے ڈھانک دیا گیا تھا۔

خانۂ کعبہ کے موجودہ دروازہ پر ایک مخصوص قفل لگا ہوتا ہے جس کی کنجی خانہ کعبہ کے دربان کے پاس ہی ہوتی ہے۔ دربان کا تعلق ہمیشہ شیبان قبیلہ سے ہوتا ہے۔ یہ دروازہ سال میں صرف دو بارہ کھولا جاتا ہے۔

نقش کوکن

رعایتی نرخ پر اشتہارات کیلئے کلاسیفائیڈ کالم

نقشِ کوکن کے محترم قارئین موقتی تقاریب مثلاً شادی، سالگرہ یا کامیابی پر مبارکباد دینا چاہیں یا اظہار تعزیت کرنا ہو یا خرید و فروخت کا اعلان ہو تو اس سہولت سے استفادہ کر سکتے ہیں۔

اشتہار میں بلیک اینڈ وھائٹ تصویر بھی شائع ہو سکے گی۔

۵ سینٹی میٹر کے کالم میں ۵ سینٹی میٹر تک کا مسودہ (۳۰ الفاظ سے زیادہ کا نہ ہو) کا رعایتی نرخ ۵۰ روپے پیشگی ادا کرنا ہوگا۔ زائد سائز کے مسودہ کیلئے چارج اسی تناسب سے زائد لیا جائے گا۔

۵×۵ سینٹی میٹر تصویر کے لئے پچاس روپے الگ سے لئے جائیں گے۔

یہ رعایت صنعتی یا تجارتی مصنوعات یا خدمات کے اشتہار کے لئے نہیں ہے

۱۶۰-۱۶۴ ابراہیم رحمت اللہ روڈ، بمبئی ۳ فون ۳۷۵۰۰۵۹، ۳۷۵۷۹۶۶ سلیمان عثمان بیکری: ۲۲-۳۰ محمد علی روڈ، نزد جامع مسجد بمبئی ۳ فون ۳۴۱۷۸۴۲

Fax: 009122-6341635 Telex 011 79341 BARI IN

WITH BEST COMPLIMENTS FROM

OYSTER TRAVELS & TOURS PVT. LTD.

206, Ram-Nimi, 2nd Floor, 8 Mandlik Road, Colaba, Bombay - 400 001

Telephone 204 39 82, 204 15 35, 204 15 40 Fax 91-22-285 4224

Telex: 011-81007 OTT IN CABLE VICEGERENT BOMBAY

حرا کی گود کا کوہِ نور ہیرا ـــــــ دسویں قسط

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ کا مفہوم

محمد سعید علی ٹولکو (دبئی)

قارئینِ کرام نے پچھلی تین قسطوں میں پڑھا ہے کہ حضورؐ کے نبی مبعوث ہونے تک اہلِ کتاب نے کس طرح اپنی آسمانی کتابوں کو افسانوں، روایتوں اور قصص و اساطیر میں بدل دیا تھا، کس طرح برہمنیت، یہودیت اور عیسائیت نے ہر سو ہر جگہ فساد کی شعلہ ریزیوں سے پوری دنیا کو دہکتا ہوا انگارہ بنا ڈالا تھا کہ ہر نفس اس کی وحشت و دہشت سے کانپ رہا تھا۔ کس طرح عرب کے جاہل قبائل و شعوب ایکدوسرے کے خون کے پیاسے تھے اور کس طرح انہوں نے پورے جزیرۂ عرب کو انسانی سبعیت و بربریت، سرکشی و تمرّد اور ہلاکت و بربادی کا شعلہ بار جہنّم اور انسانیت سوز آتش فشاں بنا یا تھا۔ یہ ایک ایسا وقت آیا تھا کہ بساطِ گیتی کے کسی بھی گوشے میں زندگی کی شگفتگی باقی نہیں رہی تھی اور انسانیت ظلم و تشدد، مصائب و نوائب کی تلاطم خیزیوں میں گھِر چکی تھی۔ زمین کے تقریبًا ہر گوشے پر مظلوم و مقہور انسان سِسک سِسک کر رحم کیلئے حسرت بھری نگاہوں سے آسمان کی جانب نظریں مرکوز کئے ہوئے تھے کہ رحمت اب برسنے ہی والی ہو۔ آخر گردشِ ساعت اس نقطہ پر آن پہنچی جہاں ان کی حسرتوں نے رنگ لایا۔ مایوس دلوں کی آہوں اور پژمردہ روحوں کی پکاروں میں ایسی طاقتِ پرواز آئی کہ یک لخت اس کی رسائی عرشِ معلّٰی تک ہوئی اور اسی آن جواب آیا کہ "بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم"

ترجمہ: ("اے انسانو! گھبراؤ نہیں) اللّٰہ اپنی رحمٰن رحیم صفات (حسنہ) کے ساتھ (تم پر رحم فرماتے)"۔

یہ تھا ان مظلوم، معصوم اور مقہور انسانیت کے مایوس دلوں اور پژمردہ روحوں کی پکار کا جواب جس کا نزول عدالتِ صمدیت کی جانب سے دنیا کے انسانِ اعظمؐ کے زمزم و کوثر اور زعفران و عنبر سے دُھلے قلبِ اطہر پر ہوا تھا۔ اُس انسان کے قلبِ اطہر پر جس کے دل میں سارے جہاں کا درد تھا، اس انسان کے قلبِ اطہر پر جو حرا کی گود میں کرب و اضطراب کے عالم میں ظلم و ستم سے تڑپتی ہوئی انسانیت کیلئے پورے سوز و گداز کے ساتھ رحم کا طلب گار تھا۔ اس انسانؐ کے قلبِ اطہر پر جو دنیا کا سب سے زیادہ ہی خواہ اور سب سے زیادہ رحمدل انسانؐ تھا۔ یہ پیغام کوئی معمولی پیغام نہیں تھا۔ یہ پیغام مظلوموں اور مقہوروں کیلئے سائبانِ رحمت اور سحابِ نعمت تھا۔ دکھی انسانوں کے درد کا مداوا تھا۔ ان کے قلوبِ مضطرب کو سکون و طمانیت کی جنّت گاہ بنانے والا پیغام تھا۔ اسی پیغام کی وجہ سے دنیا پہلی بار رحمٰن، رحیم، رحم اور رحمت سے واقف ہوئی اور یہ سب اس آفتابِ جہاں تاب کی ضیاء باریوں کا تصدق یا یوں کہئے کہ حرا کی گود کے کوہِ نور ہیرا کی نکہت بیزیوں کا رہینِ منّت۔

ذرہ خاک نے اس آیتِ مقدسہ کا جو ترجمہ کیا ہے وہ قرآن پاک کے نزول کیوقت کے حالات کو پیشِ نظر رکھتے ہوئے کیا ہے۔ اس کا ایک ترجمہ یہ بھی کیا جاتا ہے کہ "شروع کرتا ہوں میں اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان اور نہایت رحم والا ہے" قرآن پاک کے کسی بھی آیت کا ترجمہ سرسری، سطحی، عبوری، عمومی، نظری اور لفظی تو ہو سکتا ہے مگر ایسے ترجموں سے قارئین تذبذب میں مبتلا ہو سکتے ہیں۔ ایسے ترجمے کرنے سے اس آیت کا مضمر مفہوم مکمل اُجاگر نہیں ہو سکتا۔ قرآن پاک ہے ہی ایسی عجیب کتاب! غالبًا اسی لئے اقبالؒ نے پورا قرآن پڑھنے کے بعد یوں فرمایا کہ

فاش گویم آنچہ در دِل مضمر است
ایں کتابے نیست چیزے دیگر است

علامہ اقبالؒ ہی کیا، کوئی بھی انسان جب پورے یکسوئی اور دل کے کامل اطمینان، لگن اور خلوصِ نیت سے قرآن پاک کا تدبرانہ مطالعہ کرے تو اس کتاب مقدس کی پہلی ہی آیت کو سرچشمۂ فیض جان کر ایسا متاثر ہوگا جیسے اسے کائنات کا سب سے بڑا خزانہ نصیب ہو گیا ہو۔ پورا قرآن تو ہے ہی بامفہوم مگر صرف اسی پہلی آیتِ مقدس کے مفہوم کی وسعت، گہرائی اور گیرائی ایسی ہے کہ قیامت کے قریبی دور کا آخری انسان بھی اسے اپنے ادراک میں پورا نہیں لا پائیگا۔ اس کا اعتراف اس کے مضر مضمون کو پڑھنے کے بعد قارئین کرام کو بھی ہوگا انشاء اللہ اور پھر ان میں بصیرت اور بصارت بھی پیدا ہوگی یہ میرا یقین ہے۔

چونکہ اللہ کے آخری پیغامات (احکامات قرآن) ہی انسانی زندگی کے اہم مسائل کا حتمی اور یقینی حل نقش کو کرنے

پیش کرتے ہیں، اس لئے اِن پر بنظرِ تعمق غور و تدبر کر کے ہی ان کا مفہوم اُجاگر ہو سکتا ہے اور اس کی تاکید خود اللہ تعالٰی نے بھی فرمائی ہے (سورۂ محمدؐ آیت ۲۴) قرآن پاک قیامت تک کیلئے انسانوں کیلئے ضابطۂ حیات ہے، اس لئے جیسے جیسے انسان کی علمی اور عقلی سطح کو وسعت ملیگی۔ ہر دور میں اس کے پیغامات کے مضمر مفہوم وا ہوتے جائیں گے۔ اس سائنسی دور میں انسان کی علمی اور عقلی سطح کافی ترقی کر گئی ہے اس لئے قرآن کو اسی علمی سطح پر انسانوں کے سامنے واضح کرنا ضروری ہے تاکہ اس کے رموز آشکار ہونے کے بعد وہ خود (خاص کر غیر مسلم) پکار اٹھیں گے کہ قرآن ہی حق ہے (حٰمٓ سجدہ آیت ۵۳)

آئیے حرا کی گود کے کوہِ نور سیراؐ کے قلب منور پر نزول شدہ آیت "بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم" کا اصلی مفہوم موجودہ عقلی اور علمی سطح پر جان لینے کی کوشش کریں اور پھر اس پر عمل پیرا ہونے سے کس طرح حضورؐ اور صحابۂ کرامؓ نے صرف ۵۰ سال کی قلیل مدت میں آدھی سے زیادہ دنیا میں رحمت کے دریا بہائے، کس طرح انہیں نصرتیں، فتح اور کامرانیاں حاصل ہو کر لوگ جوق در جوق پرچم اسلام تلے آنے لگے یہ معلوم کریں۔

بِ، اِسْمَ، اللّٰہ، الرَّحْمٰن، الرَّحِیْم ۝

اللہ تعالٰی نے اس آیتِ مقدسہ میں اپنا ذاتی نام اور دو اہم صفات کا انتخاب کر کے اسے قرآن پاک میں سب سے اوّلین جگہ نیز اوّلین درجہ عطا فرمایا ہے۔ اللہ تعالٰی کی کل ۹۹ صفاتِ حسنہ ہیں جو قرآن پاک کی متعدد سورتوں میں بیان فرمائی گئی ہیں۔ اللہ تعالٰی نے قرآن پاک کی اس پہلی آیتِ مقدسہ میں ہی اپنی ان

دو صفات حسنہ یعنی الرحمٰن الرحیم کا ہی ایک ساتھ کیوں انتخاب کیا ؟ یہ ایک قابلِ غور بات ہے حالانکہ کئی سورتوں میں ایک ہی ساتھ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ، رؤف رحیم، عَزِیْزُ الرَّحِیْم، تَوَّابُ الرَّحِیم اور رَبُّ الرَّحِیْم صفات بھی بیان فرمائی ہوئی ہیں۔ لیکن ان مذکورہ صفات میں سے کسی ایک کو بھی قرآن پاک کے اوّلین آیت کا مقام نہیں ملا اور نا ہی سب سے اوّلین پیغام "اِقْرَاْ" کو اوّلین جگہ دی گئی۔ آخر کیوں ؟ کچھ تو سبب ہوگا ہی۔ چونکہ قرآن پاک قیامت تک کے انسانوں کیلئے ضابطۂ حیات ہے۔ اور یہ کتاب کامل دانائی کی کتاب ہے اس لیئے یہ ضروری ہوا کہ اللہ تعالیٰ اپنے ذاتی نام کے ساتھ اپنی ان دو صفات حسنہ کو بیان کر کے اپنی عظمت نیز اپنے بے کراں رحم اور رحمت کو انسانوں پر آشکار کر کے ابتدا ہی میں اِسے ان سے تسلیم کرائے۔

قرآن پاک کا تدبرانہ مطالعہ کرنے کے بعد کسی بھی انسان کے دھیان میں یہ بات آسکتی ہے کہ یہی دو اہم صفات ایسی ہیں جو آخری کتاب کی اوّلین آیت میں رکھنے کے لئے قطعی موزوں (SUIT) ہیں۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ اللہ کی ہر صفت حسنہ اپنی اپنی جگہ اہم اور موزوں ہے، مگر الرحمٰن الرحیم ان دو صفات کی عظمت اور مفہوم درجہ کے لحاظ سے نہایت وسیع ترین اور اہم ترین ہے۔ قرآن پاک میں جہاں اللہ تعالےٰ کو عفو و درگذر کی بات پیش کرنا ہوتی ہے تو وہ اپنا مقصد بیان فرما کر پھر غفورٌ رحیم یہ صفت جوڑ دیتا ہے جو قطعی اسی جگہ موزوں ہوتی ہے۔ ایسی متعدد صفاتِ حسنہ اپنی اپنی جگہ پر قطعی موزوں اور معنی نقش کرکے

غیر ہیں۔ جیسے سمیعٌ بصیرٌ، لطیفٌ خبیرٌ، تَوَّابُ الرحیم، علیمٌ حکیمٌ، غنیٌّ حمیدٌ، علیمٌ حلیمٌ، عزیزٌ حکیمٌ، واسعٌ علیمٌ، علیمٌ حفیظ۔ ذوالفضلِ العظیم وغیرہ۔ اس آیتِ مقدسہ میں الرحمٰن الرحیم ان دو اہم صفات سے پہلے اللّٰہ یہ مقدس لفظ آیا ہے جو اللہ کا ذاتی نام ہے یا اس کا اسمِ خاص ہے۔ اس وجہ سے بھی یہ آیت اپنے اندر ایک بلند مقام، ایک خاص مفہوم، ایک خاص درجہ اور ایک وسیع ترین حکمت کی حامل ہے۔ انسان اس آیتِ مقدسہ کا مفہوم سمجھے بغیر آگے تو بڑھ سکتا ہے۔ مگر ایسا کرنا گویا مفہوم کا اقرار کئے بغیر آگے بڑھنا ہوگا ایسا کرنا گویا اللہ اور اس کی دو اہم صفات کا اقرار کئے بغیر آگے بڑھنا ہوگا۔ ایسا کرنا گویا حرا کی گود کا کوہِ نور بیرا کے رحمۃٌ لِلعٰلمین اس مغز مفہوم کا اعتراف کئے بغیر آگے بڑھنا ہوگا۔ پورا قرآن ایک حکمۃٌ البالغہ (سورۂ قمر آیت ۵) ہے اور اس کی حکمت (WISDOM) اسی وقت سمجھ میں آسکتی ہے جب انسان اوّلین آیتِ مقدسہ کی حکمت اور مفہوم سمجھے۔ اس آیت کے مفہوم کی وسعت، گہرائی اور گیرائی ہر دور میں اُجاگر ہوتی رہیگی، مگر اس کی حکمت کو اجاگر کرنے کی تشنگی، آخری دور کا آخری انسان بھی محسوس کریگا۔ اللہ تعالیٰ کے بارے میں مشرکینِ مکہ اور کفارِ قریش نے جب عجیب عجیب سوالات کرنے شروع کئے تو ان کے جواب میں اپنی عظمت اور تقدس نیز اپنے بے کراں رحم و کرم کا اندازہ لگانے کیلئے انسانوں کے سامنے یہ آیت نازل کی کہ

"(اے انسانو!) زمین پر جتنے بھی درخت ہیں ان سب کے قلم بنائے جائیں اور سارے سمندروں کی
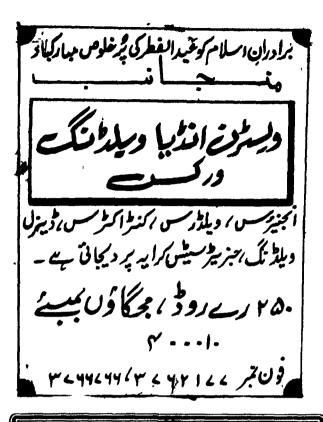
سیاہی (بنادو) مزید ان میں (بے کراں) سات سمندر ملائے جائیں اور (اللہ الرحمٰن الرحیم کی تعریف وتوصیف لکھنا شروع کی جائے) تب بھی (سیاہی ختم ہوگی) لیکن اس کی (اللہ کی) باتیں ہرگز ختم نہیں ہونگی" (سورۃ لقمان آیت ۲۷) یہ آیت کفار قریش اور مشرکین مکہ کے لئے ہی چیلنج کا درجہ نہیں رکھتی بلکہ قیامت تک آنیوالے ہر دور کے انسان کیلئے ہے۔ آخری دور کے آخری انسان کیلئے بھی یہی پیغام ہے۔ لہٰذا ثابت یہ ہوا کہ اللہ کی عظمت، اس کا تقدس، اس کا رحم اور اس کا کرم اتنا بے کراں ہے کہ اس کی باتیں قیامت تک منکشف ہوتی رہیں گی پھر بھی ختم نہیں ہونگی۔ سورۃ لقمان کی یہ آیت اپنے اندر ایک گہری حقیقت رکھتی ہے۔ اس آیت کے مفہوم کا اندازہ آپ اس سے لگا سکتے ہیں کہ انسان اللہ کی بنائی ہوئی کائنات (ارض وسموٰات) کا صرف تھوڑا سا حصہ ابتک دیکھا ہے یا دریافت کیا ہے۔ اتنا چھوٹا کہ اس کیلئے یہ مثال دی جاسکتی ہے جیسے سات بے کراں سمندروں میں سوئی کی نوک پر لیا ہوا پانی کا قطرہ۔ انسان نے اللہ کی اسی وسیع کائنات میں ہماری زمین سے ۱۲ ارب نوری سال (یعنی ۱۲ ارب سال کے سیکنڈ ـــــ ×۱۸۶۰۰۰ = ـ ـ ـ ـ میل) کے فاصلہ پر کے سیارے دریافت کئے ہیں تو تقریباً ۲۵ لاکھ کہکشائیں (ـــ GALAXY ـ) دریافت کئے ہیں یاد رہے کہ سائنسدانوں نے یہ بھی دریافت کیا ہے کہ ہر کہکشاں میں ۲ ارب سورج گردش کرتے ہیں۔ (باقی اگلی قسط میں)۔۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کا مفہوم جاری ہے۔۔

غزلیں

مبین پلوکر (جوئی)

اپنی آنکھوں کو حسیں خواب دکھاؤں کیسے
وہ تو ہے مجھ سے خفا اسکو مناؤں کیسے

نہ ملوں روز تو فرقت میں اضافہ ہوگا
مضطرب دل ہے اسے آج رُلاؤں کیسے

انکی یادوں کی تڑپ ہی نے بنایا شاعر
اپنے محسن کا یہ احسان بھُلاؤں کیسے

بات تو نظروں ہی نظروں میں ہوا کرتی ہے
فکر اب یہ ہے انہیں پاس بُلاؤں کیسے

میں تو شبنم ہوں یہی آس لگی ہے دل میں
اپنے محبوب کو پھولوں سے سجاؤں کیسے

شاداںؔ موربوی (کلیان)

بس اور کوئی نہیں ذمہ دار مالی ہے
چمن کی موسمِ گُل میں جو خستہ حالی ہے

بھری ہیں نوٹوں سے اسکی تجوریاں لیکن
تمہیں پتہ ہے کہ پیٹ اسکا اب بھی خالی ہے

امیر اور زیادہ امیر، غریب اور غریب!
امیر زادوں نے ترکیب وہ نکالی ہے

وہ نفسا نفسی کا عالم ہے کیا قیامت ہے
یہاں غریب کا داتا نہ کوئی والی ہے

وہ آڑے وقت بہت کام آگئی شاداںؔ
زہے نصیب کہ ماں باپ کی دعا لی ہے

تسنیمؔ انصاری (گوریگاؤں)

وجد میں جب گردبادِ رہ گذر آنے لگے
سامنے اسرارِ عرفانِ سفر آنے لگے

امتناعی حکم ہے یا حکم قتلِ عام ہے
پہرہ داروں کو ہمارے گھر نظر آنے لگے

اے ظفر! تیرا الم میرا مقدر بن گیا
سامنے مقتول شہزادوں کے سر آنے لگے

اس قدر بے سود آوازوں کا ہنگامہ ہے کیوں
چپ رہو شاید صدائے معتبر آنے لگے

اب ہمیں کرنا ہے اک خونخوار جنگل کا سفر
اب ہمارے سامنے دیوار و در آنے لگے

میں کہ اب تک دردِ محرومی کے انگاروں پہ ہوں
تم اشاروں سے بلاؤ تو شجر آنے لگے

آفتاب عالمؔ خان (کرلا)

ارمانوں آرزوؤں کی محفل میں آگیا
جب بھی تیرا خیال میرے دل میں آگیا

ناکام حسرتوں کا کبھی جوشِ انتقام
طوفاں لئے ہوئے دلِ بسمل میں آگیا

کس طرح پُرسکون تھی دنیا تمہارے ساتھ
دامن تمہارا چھوڑ کے مشکل میں آگیا

ماضی کے اختلاف کی صورت لئے
آئینہ رازِ غم کا مقابل میں آگیا

سازش مزورِ غیر کی اس قتل میں ہوئی
اتنا کہاں سے حوصلہ قاتل میں آگیا

کچھ اور منزلوں کے بھی عالمؔ نشاں ملے
ایسا مقام بھی میری منزل میں آگیا

کوکنی شاعری

پانی

شرف کمالی

مَچُل پانی، گدُل پانی، نِلا چاپَل کُٹا، پانی
پچپا! تملا بھی مانوَلا ہے ممبئی چا کھرا پانی

امی کھیتی بنیلوں گاوان ڈاکٹر چے بھروشا ور
پچپا مرحوم لا کیلی 'میرز' لاپَن دوا پانی

سہادری چیا زوَل گھاٹیت امچو گاوں وسلو ہے
گھرا چے سامنے ہے کوئنا چیا دھانوتا پانی

گھران رگ رگ نکو گھر کام پن کرنا ضروری ہے
میاں، شہراں خود بیگم لا دیتانت ناشتا پانی

مُریدی بایکو چی ٹھیک ہے، پن کائے لازم ہے
تچا آئے چے گھرا بن چیلی نی یاراں بھرا پانی

پگار تھوڑو، کُٹم موٹھو، نی مہانگے ہے قیامت چی
غریباں لا مھگون رشوت چو ہے اک آسرا پانی

ندی اک "جگ بڑی" ہے، ناوُں تچا ہے وانکری کھاری
سَرل پانیات واشِشٹی چیا ملتے وانکرا پانی

تمی پاوُں رائیگڈھ والے انی رتناگری امچی
جی تمچیا کرمٹا پانی، تی امچیا سُمسُما پانی

شرف کس لی ہوا نی کس لا پانی سائے می سانگوں!
پچپا ایلانت ممبئی لا بدلیالا ہوا پانی!!

غزل

نہال حفیظ بمبئی

ہو جو میرا شریک بہار ہو نہ سکا
چمن میں کوئی بھی سینہ فگار ہو نہ سکا

ضرور بات ہے کچھ برق آ کے لوٹ گئی
جو آشیانہ میرا شعلہ زار ہو نہ سکا

یہ کیا کہ صاف ہیں زنداں کی ساری دیواریں
کسی کے خون سے نقش و نگار ہو نہ سکا

ادائے خاص سے کی اس نے میری دلجوئی
کہ ایک لمحہ کو میں بے قرار ہو نہ سکا

نہالؔ سہہ کے بھی رسوائیاں بہر صورت
زہے نصیب غریب الدیار ہو نہ سکا

ائمہ مساجد کی تنخواہیں!

عبدالرزاق پٹیل، پنویل۔

اگست ۱۹۹۳ء کے پہلے ہفتہ میں وزیراعظم جناب نرسمہاراؤ نے دہلی کی مساجد کے اماموں سے فرمایا کہ قلیل تنخواہوں کی وجہ سے انکی مالی حالت عام طور پر خراب ہوتی ہے، اسے بہتر بنانے کی ایک تجویز ان کے زیرِ غور ہے۔

ہماری قومی حکومت کے لئے ہندوستان جیسے کثیر المذاہب سیکولر ملک میں مسلم اقلیت کے دینی اداروں کی مدد کرنا، خصوصًا ائمہ مساجد کو تنخواہ دینا بہت مشکل ہے۔ پھر بھی اس مسئلہ پر وزیرِ اعظم کی خصوصی توجہ مفکرینِ امّت، ماہرینِ قانون و فقہ، مالیات و معاشیات کے جاننے والوں کے لئے دعوتِ فکر کا اذنِ عام ہے۔

فی الحال مساجد کے اخراجات ایک وسیع مالیاتی مسئلہ ہے، اماموں کی تنخواہ اس کا صرف ایک حصّہ ہے۔ ہندوستان کے طول و عرض میں لاکھوں مسجدیں ہیں، ان کے اخراجات ائمہ مساجد، موذن، معلم اور خدّام کی تنخواہوں کے علاوہ روشنی، پانی، صفائی، طہارت خانے، رنگ روغن تعمیر و مرمت وغیرہ بھی شامل ہیں۔ یہ سارے اخراجات ہر مسجد کے اپنے اوقاف کی مستقل آمدنی سے پورے کئے جاتے ہیں۔ گھاٹے کی صورت میں اس مسجد میں نماز پڑھنے والے مصلی چندہ سے پورا کرتے ہیں۔

شروع شروع میں مساجد کے اپنے اوقاف ان کے تمام اخراجات کو پورا کرنے کے لئے کافی تھے، اور آج کے بدلے ہوئے حالات میں بھی کافی ہوسکتے ہیں بشرطیکہ ان کا صحیح انتظام کیا جائے جس سے سیکڑوں مسجدیں اپنے پاؤں پر کھڑی ہوسکتی ہیں۔ مساجد اور مدرسوں کے اخراجات کو مستقل طور پر چندوں کے ذریعے چلانا معیوب فعل ہے۔ ان کے لئے پُرانے اور نئے ذرائع آمدنی ابھار کر خودکفیل بنانا ازحد ضروری ہے۔

تمام اوقاف رجسٹرڈ ہوتے ہیں۔ تمام رجسٹرڈ اوقاف کی حفاظت و نگرانی حکومت کی ذمہ داری ہوتی ہے جس کے لئے چیاریٹی کمشنرز ہوتے ہیں، اس طرح حکومت ہر ٹرسٹ کا ایک رکن ہوتی ہے۔ ایک فقہی اور قانونی مسئلہ ہے کہ مساجد اور ان کے اوقاف کی ملکیت، مال و متاع اور آمدنی وقف کی شرائط اور مقاصد سے ہٹ کر استعمال نہیں کی جاسکتی، نہ ہی اوقاف کی زمین جائداد، مکان دوکان بیچے جاسکتے ہیں اسکی خلاف ورزی شرعًا حرام اور قانونًا منع ہیں۔

مساجد کی تعمیر مرمت اور اخراجات کے لئے انہیں کی مدد قبول کی جاتی جو مسجد کو اللہ کی عبادت کی جگہ مانتے ہیں، اس کے علاوہ وہاں اور کچھ نہ ہوگا۔ اس لئے اس کا انتظام و اخراجات صرف مسلمانوں کی ذمہ داری ہے۔

دورِ سلاطین کے جاگیردارانہ نظام میں مساجد اور خانقاہوں کی خوشحالی حکمرانوں اور جاگیرداروں کی رہینِ منت تھی ملوکیت کی مصلحت انگیزی نے دینِ متین کی تعلیمات کو مسخ کر دیا تھا۔ خود پرستی نے خدا پرستی کے تصوّر کو بدل ڈالا تھا۔ دنیاداری نے روحانیت اور آخرت کو چاٹ ڈالا تھا، حق و صداقت کی پرواز جھول کھا گئی۔ دعوتِ حق و شہادت غصب ہوکر رہ گئی۔

دامن خود ہدمو بن کر رہ گئے۔ ذلّت و مسکنت کی طرف
کوچ تیزی سے جاری تھی کہ مغرب سے ایک طلاطم خیز
طوفان اٹھا۔ جس نے اس اُمّت کو جھنجوڑ کر رکھ
دیا۔ ملوکیت کا طلسم ٹوٹا، خود فریبی اور حکمرانہ
شاہی کا نشہ ہوا ہُوا، طفیلیوں نے اپنا بستر گول
کیا اس وقت تک مغرب کا لکڑ بھگا اُمّت کے
شکار پر خوب شکم سیر ہو چکا تھا، اسنے عدم مداخلت
کھوہ میں پاؤں پسارے پھر کہیں اس محاذ پر سکون
ہوا۔ اُمّت نے پھر ایک مرتبہ فقر کو گلے لگایا، صبر و
شکر کو زادِ راہ بنایا اور حیاتِ ابدی کی راہ پر چل نکلی۔
ساری انسانیت کی نجات و سلامتی اس کے پیشِ نظر ہے
ہندوستانی مسلمان کی اوسط آمدنی ملک
کی عام اوسط آمدنی کے برابر نہیں ہے۔ جس کا اثر مساجد
کے اخراجات پر بھی ہونا لازمی ہے۔ مساجد کی مالی
حالت مسلمانوں کی مجموعی مالی حالت کا عکس ہوتا ہے۔
اگر اس پس منظر میں دیکھیں تو عام غریبی، بے کاری،
بے روزگاری کا مسئلہ ابھر کر سامنے آتا ہے۔ اس لئے
ایسی اسکیم جو ملک، قوم، کمیونیٹی، اور اس کے مساجد
کے اماموں کے مفاد میں ہو تو توجہ کی مستحق ہے۔ ۔ ۔

تزکیہ نفس کے بعد عید الفطر اللہ کا انعام ہے

★ جو شخص احسان کرتا ہے اسے
چپ رہنا چاہیئے لیکن جس پر احسان
کیا گیا ہو اسے بولنا چاہیئے ۔ ۔ ۔ ••

دعائے ہم نشیں

ابراہیم خاں طالب

گنہ گار بندے دعا مانگتے ہیں
اماں تجھ سے ہم اے خدا مانگتے ہیں
عطا کر ہمیں دین و ایماں کی دولت
کریں دل سے یارب تری ہم عبادت
برائی سے ہر دم بچانا الٰہی
ہمیں نیک رستہ دکھانا الٰہی
ہمارے گناہوں کو تو بخش دینا
ہماری خطائیں فراموش کرنا
ہماری بلاؤں کو تو دور کرنا
ہمارے دلوں کو تو مسرور کرنا
جو بے کار ہیں اُن کو روزی عطا کر
مریضوں کو تو بے نیاز دوا کر
محبت کا ہم کو سبق تو سکھانا
ہمارے دلوں سے تو نفرت مٹانا
رہے اے خدا اتحاد ہم میں قائم
کریں کام ملت کا مل جل کے دائم
ہمارا ہو صالح ہر اک کام یارب
ہو لب پر ہمارے ترا نام یارب
کرم ہم پر اتنا تو کرنا اے مولیٰ
لحد کے عذابوں سے ہم کو بچانا
محمدؐ کے صدقے میں ہم کو خدایا
قیامت کے دن اپنا جلوہ دکھانا

از: محمد سعید علی ٹولکر مجاہد (دوبئی)

غزل

بارِ گراں ہے آپ کی چپ منہ تو کھولئے
لٹکائے منہ کھڑے ہیں ابھی کچھ تو بولئے
انگڑائی لیگا آپ کا سویا ہوا ضمیر
اُمّ الکتاب فکر و تدبر سے کھولئے
حق نے حصار کھینچا ہے اب آپ کے لئے
گھنکار یئے اسی میں اسی میں ہی ڈولئے
یہ سنگ زنی ہم کو غنچوں سے کم نہیں ہے
تھک جائیے حضور تو اوروں کو بولئے
چہرے یہ ان کے اب بھی کئی داغ ہویدا ہیں
واویلا ہیں مچائے کہ واللہ دھولئے
مردِ مجاہدِ اسلام کے لئے...
اسلام کا خمار نہ ہو؟" آہستہ بولئے
جن تلخ دواؤں سے شفا پا رہے ہیں آپ
ان تلخ دواؤں میں شکر کم ہی گھولئے
کھوٹا ہے یا کھرا یہ پتہ چل ہی جائیگا
میزانِ عدل میں جو مجاہد کو تولئے

از ـ ـ ـ ـ ـ ـ ـ ـ ـ جاوید درو ے

مصروف مشینیں

اچھا معالج محض اپنی دواؤں سے ہی مریض کو اچھا نہیں کرتا بلکہ مریض سے پیار و محبت اور اپنائیت کا جو رابطہ پیدا کرتا ہے وہ کام کر جاتا ہے۔ ڈاکٹر کے دو پیارے میٹھے بول جادو کا اثر کر جاتے ہیں۔ ضروری ہے کہ آج کا ہر ڈاکٹر نفسیات کی تعلیم لے۔ باڑھ کی مانند پھیلتی آبادی، ڈاکٹروں، اسپتالوں اور دواؤں کی کمی نے مریضوں کے لئے مسائل ہی پیدا کر دیئے ہیں۔ بے پناہ مصروفیت نے خود کئی ڈاکٹروں کو ذہنی مریض بنا دیا ہے۔ اکثر تو اپنے مریضوں سے یوں حاکمانہ اور تلخ لہجہ استعمال کرتے ہیں کہ مریض اور بھی مایوس ہو جاتا ہے اور یہ صورتحال تقریباً ہر پیشے میں آئے دن ایسے ایسے عجیب و غریب واقعات اور حادثات رونما کرتی ہے کہ کبھی کبھار ان پر ہنسی بھی آجاتی ہے مگر اکثر تو رونا ہی آجاتا ہے۔

" ایک مریض کا آپریشن ہو چکا تھا۔ ابھی اسے ہوش آ ہی رہا تھا کہ اس نے اپنے قریب دو نرسوں کو بات چیت کرتے سنا ایک نے کہا، " اس مریض کا ڈاکٹر جب پہلی بار آپریشن کیا تھا تو اپنی چھری اندر بھول گیا تھا۔ ابھی یہ نرسیں باتیں کر ہی رہی تھیں کہ ڈاکٹر دھاندلی سے اس کمرے میں داخل ہوا اور پوچھا، " کیا کسی نے میرا ہیٹ دیکھا ہے "؟ یہ سننا تھا کہ بیچارہ مریض پھر سے بے ہوش ہو گیا۔ ۔ ۔

" حکمتِ عملی "

کچھ چیزوں کا عین ضرورت کے وقت، بہت مناسب اور کارآمد استعمال کرنا بھی ایک فن ہے۔ یوں بھی یہ کام ہر ایک کے بس کی بات نہیں۔ مگر کچھ لوگ تو اس فن میں اپنا جواب نہیں رکھتے۔

" ایک شخص کی ایک ٹانگ لکڑی کی تھی۔ ایک روز اس کی بیوی خیراتی اسپتال میں گئی اور ڈاکٹر سے یہ کہہ کر کر، اس کے شوہر کی لکڑی والی ٹانگ ٹوٹ گئی ہے۔ دوسری ٹانگ لے آئی، کچھ دنوں بعد وہی خاتون پھر اسپتال گئی اور لکڑی کی ٹانگ چوری ہونے کا بہانا کر کے ایک اور ٹانگ لے آئی اس کے بعد اور دوبارہ جھوٹ موٹ کے بہانے بنا کر وہ اور دو لکڑی کی ٹانگیں حاصل کر سکی۔

ڈاکٹر نے ایک روز اس خاتون کے پڑوسی عورت سے پوچھا کہ لکڑی کی ٹانگ والا تمہارا پڑوسی آج کل کیا کر رہا ہے۔ اس خاتون نے کہا وہ آج کل ہمارے لئے ایک قیمتی اور خوبصورت ڈائننگ ٹیبل بنانے میں مصروف ہے "

" خبط "

طویل طویل تقریریں کرنے کا مرض تو لا دوا ہے مگر انہیں برداشت کرنے اور سننے کا عذاب ۔ ۔ ۔ کا دریا ہے اور ڈوب کے جانا ہے "

ایک خود ساختہ لیڈر کو تقریریں کرنے کا پاگل پن کی حد تک شوق تھا۔ ایک بار وہ کسی جلسے میں بڑی دیر سے بولے ہی جا رہے تھے اور لوگ بری طرح بور ہو رہے تھے وہ حضرت یہ بات محسوس کر گئے۔ کہا "سامعین، یہ ساری باتیں جو میں تمہیں اس وقت کہہ رہا ہوں، یقین کرو، تمہاری آنے والی نسلوں کے حق میں، بے پناہ کارآمد ثابت ہوں گی۔" پچھلی صف سے ایک شخص چلّایا، "حضور، تقریر جاری رکھئے، آنیوالی نسلیں بس ابھی جلسہ گاہ میں پہنچنے ہی والی ہیں"۔

●

طویل تقریریں کرنے کے شوق کے مریض، ایک صاحب، کسی تقریب میں تقریر کرنے کھڑے ہو گئے اور بولتے ہی چلے گئے۔ سامعین بور ہو ہو کر پہلو بدلنے لگے۔ آخر بڑی مشکل سے انکی تقریر ختم ہوئی۔ حاضرین کے چہروں پر ناگواری محسوس کر کے تو معذرت چاہتے ہوئے کہنے لگے۔ "معاف کرنا، آج غلطی سے میں اپنی گھڑی بھول آیا، اس لئے وقت کا صحیح اندازہ نہ کر سکا۔" مجمع میں سے ایک شخص نے بلند آواز سے کہا "حضور! سامنے دیوار پر لگے کیلنڈر ہی کو دیکھ لیا ہوتا۔"

●

مقرر کی جان لیوا طویل اور انتہائی بور تقریر سے تنگ آکر، ایک ایک کر کے سارے لوگ جلسہ گاہ سے اٹھ کر چلے گئے۔ جلسہ گاہ خالی ہو گیا۔ البتہ تقریر بدستور جاری رہی۔ وجہ یہ کہ ایک شخص بیچارہ آگے سر جھکا کر بیٹھا تھا۔ مقرر نے اس کو مخاطب کر کے کہا، "شاباش ہے تم پر، میں تمہارے جذبے کی قدر کرتا ہوں۔

نقش کوکن

مجھے خوشی ہے کہ یہاں تم ہی وہ واحد بیدار ذہن شخص ہو، جو میری انقلاب آفریں تقریر کو سنتا رہا۔" اس شخص نے کہا "نہیں صاحب! ہم تو بالکل ان پڑھ آدمی ہیں۔ ہم تقریر کیا سمجھیں، اصل میں یہ غالیچہ ہماری دکان سے کرایہ پر لایا ہوا ہے اور آپ کی تقریر ختم ہوتے ہی اسے مجھے دوسری جگہ لے کر جانا ہے، اسی لئے رکا ہوں"۔ ●●

بیان بابت ماہنامہ "نقش کوکن" برائے ملکیت و دیگر تفصیلات

فارم نمبر ۴ رول نمبر ۸

(۱) مقام اشاعت: ۱۴۳ اے، نوانگر۔ ڈاکیارڈ روڈ بمبئی ۴۰۰۰۱۰

(۲) وقفہ اشاعت: ماہانہ

(۳) طابع کا نام: ڈاکٹر عبدالکریم محمد نائک

قومیت: ہندوستانی

پتہ: ۴۴ جیل روڈ ایسٹ۔ بمبئی ۴۰۰۰۰۹

ملکیت: نقش کوکن پبلیکیشن ٹرسٹ۔

رجسٹر نمبر E3006 بمبئی۔

میں عبدالکریم محمد نائک اقرار کرتا ہوں کہ مندرجہ بالا معلومات میرے علم و یقین کے مطابق صحیح ہیں۔

مورخہ یکم مارچ ۱۹۹۵ء

دستخط (ایڈیٹر پرنٹر پبلیشر)

"ہلدی لگے نہ پھٹکری رنگ چوکھا آئے"

ف بن صاد

جمعہ کا روز تھا میں اپنے دفتر میں جلدی جلدی کام نپٹا کر نماز کے لئے اٹھنے کی کوشش میں تھا کہ ایک صاحب دفتر میں وارد ہوئے۔ وہی خندہ پیشانی اور منکسر المزاجی جوان کا خاصہ ہے۔ میں نے بھی بڑھ کر ان کا استقبال کیا حالانکہ خوشی اور استعجاب میں ڈوبا ہوا تھا۔ اس لئے کہ پچھلے تیس سالوں میں پہلی بار انہوں نے دفتر میں قدم رنجہ فرمایا تھا۔ اس کا مطلب یہ نہیں کہ وہ ہم سے دور رہتے ہیں! نہیں!! بلکہ اس قدر قریب کہ شاید ہمارا حافظہ جواب دے جائے مگر انہیں پوری طرح یاد رہتا ہے کہ فلاں صاحب کے تعلق سے کونسے سال ہمارے ہاں ایک مضمون چھپا تھا۔ اور بھی کہ جب چار سال قبل فلاں صاحب نے ایک مضمون لکھا تھا تو لطفی کو کاتب نے طفلی کر دیا تھا۔

مجھے اچھی طرح یاد ہے کہ یہ حضرت پرچہ کے خریدار نہیں ہیں پھر خدا جانے وہ یہ سب کہاں پڑھ لیتے ہیں۔ خیر کچھ بھی ہو یہ کیا کم ہے کہ وہ ہمارے پرچہ کا باریک بینی کے ساتھ مطالعہ کرتے ہیں۔ میں نے انہیں کرسی آفر کی وہ دفتر کا معائنہ کرنے لگے اور میں سوچنے لگا کہ آج یہ شانِ نزول کیوں کر ہوا ہے۔

موصوف کی یہ خوبی ہے کہ وہ برادری کے ادنیٰ چوکیدار و چپراسی سے لیکر افسرانِ اعلیٰ، وزیروں، امیروں، ڈاکٹر یا وکیل جیسے پیشہ وروں اور ادبا و شعراء بلکہ اساتذہ سے بھی بخوبی راہ و رسم رکھتے ہیں اور بقول خود نقش کوکن اپنی برادری کے مقبول و ہر دلعزیز فرد ہیں۔ سماجی پلیٹ فارم ہو یا سیاسی جلسہ میں نے ہمیشہ انہیں ڈائس پر یا ڈائس کے آس پاس بیٹھتے دیکھا ہے۔ بلکہ بارہا ایسا بھی ہوا ہے کہ کسی کے اعزاز میں جلسہ منعقد ہو تو وہ ناظم مجلس کے اردگرد چکر لگاتے رہتے ہیں تا کہ انہیں بھی دو جملے کہنے کا موقعہ ملے اور جب مائیک پر آجاتے ہیں تو یہ تاثر دینے سے بالکل نہیں ہچکچاتے کہ آج کے جلسہ کے انتظام و انصرام میں ان کا بھی تعاون شامل ہے اور یہی ان کی شہرت و مقبولیت کا راز ہے۔

دفتر کے معائنہ کے بعد جب انہوں نے اپنی خوشی کا اظہار کیا اور مبارکبادی تو میں بھی اپنے طلسم خیال سے باہر نکل آیا اور یہ رسمی گفتگو کے بعد میں نے آنے کی وجہ پوچھی۔ غالباً وہ بھی نماز کے لئے جانے کی جلدی میں تھے فوراً ہی اپنے مقصد پر آگئے اور پوچھا کہ فلاں ڈاکٹر نے ایم ڈی کا امتحان پاس کیا ہے کیا آپ ان کے اعزاز میں جلسہ منعقد کریں گے۔ میں نے نفی میں سر ہلا دیا تو کہنے لگے ارے واہ! ہر سال آپ کوکن کے بچوں کی کامیابی پر جلسہ منعقد کرتے ہیں انہیں انعام و اعزاز عطا کرتے ہیں پھر یہ کامیابی تو ہماری برادری کے لئے باعثِ صد افتخار ہے اس پر جلسہ کیوں نہیں منعقد کرتے اور پھر آپ تو ان کے والد محترم کے قریبی دوست ہیں۔ میں نے کہا "مستند ہے آپ کا فرمایا ہوا" مگر آپ نے اس پر غور نہیں فرمایا کہ کوکن کے کامیاب طلبہ کے اعزاز میں ہم جو جلسہ منعقد کرتے ہیں،

اور ہمت افزائی و عزت افزائی کرتے ہیں وہ اس لئے کہ ہمیں تمام ہائی اسکولوں سے نتائج کی تفصیل موصول ہوتی ہے اور ان موصولہ تفاصیل کو تین ماہرین تعلیم پوری جانچ پڑتال کے بعد یہ نتیجہ اخذ کرتے ہیں کہ کون کون سے کس ہائی اسکول نے کس مضمون میں شاندار کارکردگی دکھائی ہے۔ اسی طرح کس طالب علم نے کس مضمون میں آل کوکن سب سے کثیر نمبر حاصل کئے ہیں۔ تو اس نتیجہ کو بنیاد بنا کر ہم بیسٹ ٹیچر اور بیسٹ اسٹوڈنٹ کو بمبئی بلا کر انہیں اعزاز دیتے ہیں انعام دیتے ہیں اس میں کسی سے ہماری دوستی کا دخل نہیں ہوتا۔ فیکٹس اور فیگرز کے مطابق یہ کام انجام پاتا ہے۔ اگر ہم ایک دوست کے صاحبزادہ کی کامیابی پر جلسۂ اعزاز منعقد کریں اور دوسرے دوست کے فرزند نیک ارجمند کے کامیابی کی ہمیں خبر ہی نہ ملے اور اس لاعلمی کی وجہ سے ہم جلسہ منعقد نہیں کر پائے تو دوسرا دوست ہماری مجبوری کو نہیں سمجھتا بلکہ ہمارے تعلق سے Anti Propaganda کرتا ہے۔ بر جبہ بر غصہ اُتارتا ہے اور دشمن بن جاتا ہے۔ لہٰذا ہم یہ خطرہ مول لینے کو تیار نہیں۔ مگر آپ تو ڈاکٹر کے عزیز ہیں، رشتہ دار ہیں اور کوکن کی مقبول شخصیت ہیں آپ کیوں نہیں جلسہ منعقد کر لیتے۔

خشمگیں ہو کر انہوں نے کہا "فے بن صاد صاحب، جلسہ کرنا کوئی معمولی بات تو ہے نہیں۔ ہزاروں کا خرچہ ہے میں کہاں سے لاؤں اتنا پیسہ۔ سوچا کہ آپ جلسہ کرنے والے ہوں تو میں بھی اپنی جانب سے پچیس ۲۵ روپے والا ایک ہار پیش کر سکوں اور آپ کے پروگرام کے انعقاد میں تعاون دوں"۔

نماز کا وقت قریب آگیا تھا لہٰذا میں بھی اٹھنا چاہتا تھا اور وہ بھی نکلنے کے لئے دروازہ دیکھ رہے تھے۔ ہم ساتھ ساتھ دفتر کی سیڑھیاں اُترنے لگے اور یکبارگی یہ محاورہ یاد آیا "ہلدی لگے نہ پھٹکری رنگ چوکھا آئے" اور یہی ان کی کامیابی کا راز ہے اور اسی مقبولیت پر یہ حضرت زندہ ہیں۔ ۔۔

نقش کوکن

خانۂ کعبہ کا بقیہ صفحہ ۳۱ سے آگے

جب خاصی تعداد میں مسلمان اندر داخل ہوتے ہیں اور اندرونی حصہ کو غسل دیتے ہیں۔ غسل دلانے والوں کی قیادت مکہ کا گورنر کرتا ہے اور ان کے ہمراہ تقریباً تمام ممالک کے سفراء بھی ہوتے ہیں ؛؛

(فیچر اینڈ نیوز سروس)

محمود راکھے
مسعود راکھے
اعجاز راکھے
ٹیکنیکل آٹو ویلڈنگ ورکس
راکھے انجینیئرنگ ورکس
آر آر انجینیئرنگ ورکس
اجنتا آٹو انڈسٹریز
کیجانب سے
فرزندانِ توحید کو عید مبارک
۳۶۲-ایس وی پی روڈ۔ بمبئی نمبر: ۴۰۰۰۰۴
فون: ۳۸۶۹۱۴۳ — ۳۸۷۰۲۲۶

ڈاکٹر ابراہیم خلیل

ساحر شیوی کا پانچواں مجموعۂ کلام موسوم بہ "پانچواں آسمان" میرے پیشِ نظر ہے۔ اس سے قبل ساحر چار آسمانوں کی سیر کرا چکے ہیں ان کا پہلا مجموعۂ کلام "نیم شگفتہ" دوسرا "وقت کا سورج" تیسرا "صحرا کی دھوپ" (جس پر بہار اردو اکیڈمی نے انہیں انعام سے سرفراز کیا) چوتھا "سلسلہ منتشر خیالوں کا" اور اب پانچواں "پانچواں آسمان" کے نام سے زیورِ طبع سے آراستہ ہوا ہے۔

ان کے کلام سے اندازہ ہوتا ہے کہ انہوں نے آزاد اور پابند دونوں قسم کی شاعری آزادانہ طور پر اس اہتمام کے ساتھ کی ہے کہ پابند شاعری کی پابندیوں کو حتی الوسع نبھانے کی کوشش کی ہے۔ ساحر کے سوانح سے پتہ چلتا ہے کہ وہ "سیلف میڈ" آدمی ہیں۔ وہ سرد و گرم زمانہ چشیدہ ہیں۔ انہوں نے خاصی محنت کی ہے اور جہد و کوشش سے مقام پیدا کیا ہے۔ ان کے کلام میں اس کی جھلکیاں واضح طور پر نظر آتی ہیں۔ اس کے ساتھ ہی انہوں نے جد و جہد کے فوائد، حصولِ منزل کے آزمودہ نسخے اور کلیدِ کامیابی کی بھی نشاندہی کی ہے، اور بتایا ہے کہ مشکلات سے کس طرح نبرد آزما ہوا جاتا ہے وہ کہتے ہیں کہ ؎

زبر کو زیر کیا زیر کو زبر ہم نے
کیا ہے سختیٔ حالات میں سفر ہم نے

وہ جہدِ مسلسل کے قائل ہیں ؎

کوئی منزل تو ملے گی ساحر
دم بدم شوق سے چلتے جانا

آدمی تو آدمی کہتے ہیں کہ چاند، سورج کو بھی مشکلات سے دوچار ہونا پڑتا ہے وہ بھی گہن میں آجاتے ہیں۔ ساحر کہتے ہیں کہ آدمی کو مشکلات پیش آئیں تو اسے اپنا حوصلہ بلند رکھنا چاہئے ؎

جب کڑا وقت آئے انساں پر
کاش جینے کا حوصلہ آئے

اور اس کے ساتھ ہی وہ جہد کی تلقین کرتے ہیں ؎

توڑ کر پاؤں بیٹھنا ہے برا
وقت کس پر بُرا نہیں آتا

وہ مشکلات سے نبرد آزما ہونے کے ساتھ خود اعتمادی اور بلند حوصلگی کا یقین رکھتے ہیں۔ وہ زندگی میں کبھی ہارتے نہیں جن کے

وجود پختہ ارادے بلند ہوتے ہیں

اور وہی شخص کامیابی حاصل کرتا ہے جو ؎

ڈگمگاتا ہے مگر بڑھتا ہے
منزلِ زیست کو پانے والا

ساحر کامیاب زندگی گزارنے کا گر بتاتے ہیں ؎

عزت سے ہر اک شخص سے ملنا سیکھو
پھولوں کی طرح دہر میں کھلنا سیکھو
ٹھہرے نہ رہو ایک جگہ پر ساحر
منزل کو اگر پانا ہے ہلنا سیکھو

اردو شاعری پر مسدس میں جو اعتراضات کئے گئے ہیں ان کا اطلاق ساحر کے کلام پر نہیں ہوتا بلکہ کچھ کہنا چاہیئے

کہ ساحر، حالی کے رائٹ لیفٹیننٹ ہیں۔

شاعر عام آدمی سے زیادہ حساس ہوتا ہے۔ اس لئے حسن ہو یا بدصورتی دونوں سے عام آدمی کے مقابلہ میں زیادہ متاثر ہوتا ہے۔ اس کا یہی حال دوسرے شعبوں میں بھی ہوتا ہے۔ ملکی / سیاسی۔ سماجی / اقتصادی غرض کہ جس قسم کے بھی حالات ہوں شاعر کی زود حس طبیعت ان سب سے متاثر ہوتی ہے۔ اس لئے ساحر لیڈروں کے جھوٹے اور بے بنیاد وعدوں سے سخت متنفر نظر آتے ہیں اور ان پر بھرپور طنز کرتے ہیں ؎

کھوکھلے وعدوں کا بنیاد مت بنا ساحر
اس طرح تیرا بڑا ہونا بہت مشکل ہے

وہ لیڈروں کی بدعہدیوں / بے اعتدالیوں اور بے راہ رویوں سے نالاں ہیں۔ کہتے ہیں کہ ؎

رہنما کا نہ اعتبار رہا
لوگ بدظن ہوئے رہنمائی سے

یہ لیڈروں کی ہی کرامت ہے کہ جس نے بھائی کو بھائی کے خون کا پیاسا بنا دیا۔ وہ ہندوستان جس کی فضائیں ہندو مسلم بھائی بھائی کے نعروں سے گونج رہی تھیں / وہاں ان سیاسی لیڈروں کی بدنیتوں کی بنا پر آج بھائی بھائی کا خون بے محابا اور بے دریغ بہا رہا ہے۔ ساحر اس پر تڑپ اٹھتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ؎

کس قدر خون ہو گیا ہے سفید
آج لڑتا ہے بھائی بھائی سے

فسادات نے شہروں کو بری طرح متاثر کیا ہے اور تعصب نے مہیب فسادات کو جنم دیا ؎

نہ راس آئی ترے شہر کی فضا مجھ کو
ملی تو صرف تعصب کی فضا مجھ کو
نقش کوکن سے

فرقہ پرست شہر کو بدنام کر گئے
دوزخ سے بھی خراب یہ جنت لگی

وہ کہتے ہیں کہ ؎

جینے نہ دیں گے ہم کو یہ فرقہ پرست لوگ
رہتی نہیں کسی کو یہاں پر کسی کی فکر

وہ مذہب کے نام پر لڑنے والوں سے کہتے ہیں کہ مذہب نہیں سکھاتا آپس میں بیر رکھنا اور اقبال کے اس قول کی ترجمانی کرتے ہیں ؎

یہ فرقہ پرستی یہ تعصب کا جہاں
کیوں خون خرابوں میں پھنسا ہے انسان
آپس میں رکھیں بیر سکھاتا نہیں دھرم
جی لے جو سلیقے سے تو جیتا انسان

لیکن اس کشیدگی کی فضا، ان خوں آشام صبح و شام اور رات و دن کی قتل و غارت گری سے متاثر ہو کر کہتے ہیں ؎

زمیں میرے لئے تنگ ہو گئی ساحر
بتادو چاند پہ جانے کا راستا مجھ کو

ساحر چاند پر تو نہ جا سکے ممکن ہے بیرون ملک جانے کی وجوہ میں سے ایک وجہ یہ بھی ہو لیکن باہر کی فضا بھی جنت ثابت نہ ہوئی۔ وہاں کے حالات بھی کچھ زیادہ خوش آئند نہیں نظر آتے۔ سنئے کہتے ہیں ؎

دنیا کے کسی کونے میں امن کہاں اب
ہر شہر میں تلخئ فسادات بڑی ہے

لیکن ساحر بہت بلند حوصلہ رکھتے ہیں۔ حالات کے آگے سپر ڈالنے کو تیار نہیں اس لئے کہتے ہیں ؎

آندھی میں دیا اپنا جلانا ہے مجھے : طوفاں میں سفینہ بھی چلانا ہے مجھے
میں نیند سے بیدار ہوا ہوں ساحر : خوابیدہ زمانے کو جگانا ہے مجھے

وہ بتاتے ہیں کہ شہروں اور دیہات کو فسادات اور ان
کے بے نہایت نقصانات سے بچانے کا آسان نسخہ یہ ہے
کہ ؎

وہ شہر ہو کہ گاؤں نہ ہوگا کوئی فساد
کرنے لگے گا آدمی جب آدمی کی فکر

ساحر شاعر ہیں۔ زاہد خشک نہیں، وہ ملکوتی
جذبات سے فزوں تر محبت کے جذبات اور احساسات
کے بھی حامل ہیں وہ انسان کو صرف جد و جہد کی آہنی
مشین نہیں سمجھتے بلکہ لطیف اور خوبصورت جذبات اور
نازک اور پُر کیف احساسات کا حامل بھی سمجھتے ہیں۔
ان کے یہاں جد و جہد اور کوشش و کاوش کے ساتھ عشق
و محبت کی سرشاریاں بھی نظر آتی ہیں وہ انہیں بھرپور
زندگی کا حصہ تصوّر کرتے ہیں وہ عشق و محبت کی لطف
انگیزیوں سے واقف ہیں کہتے ہیں کہ ؎

ہے رہنا جہاں میں اگر دوستو
بساؤ محبت کا گھر دوستو

آنکھ لڑ جائے کچھ مزا آجائے
کھولدو کھڑکیاں ہوا آجائے

وہ محبوب کی صرف ایک حسین اور دلکش مسکراہٹ کے
متمنی ہیں وہ کہتے ہیں کہ محبوب انہیں صرف ایک بار مسکرا
کے دیکھ لے یعنی محبت بھری نظر ڈال لے پھر جو ہو سو ہو ؎

بس ایکبار مجھے مسکرا کے تم دیکھو
پھر اس کے بعد جو چاہو مجھے سزا دینا

اس لئے کہ جب محبوب نے ایکبار مسکرا کے دیکھ لیا۔
یعنی اس کی نظر میں محبت اور چاہت کی چمک نظر آگئی
تو گویا وہ دوست ہوگیا۔ اب دوست کی تمام لغزشوں
سے صرفِ نظر کرنا دوست کا فرض بن جاتا ہے۔ ؎

اسے جو دل سے دوست بنایا ہے اس کی
کیا ہے ساری خطاؤں کو درگذر ہم نے

ساحر کہتے ہیں کہ خطاؤں سے درگذر کرنا محبوب پر
کوئی احسان نہیں یہ تو عاشق کے فرائض میں داخل ہے ؎

فرض اپنا تھا ہم نبھا آئے ؞ ان کے قدموں پہ سر جھکا آئے۔

وہ محبوب کے جذبات اور احساسات سے واقف
ہیں۔ وہ بات کی تہہ تک نہ صرف پہونچنے کی صلاحیت رکھتے
ہیں بلکہ اس کی ان کہی باتوں کو بھی اچھی طرح سمجھتے ہیں ؎

بس فراق ملن ہو تو انکی آنکھوں میں
بیان کرنے کو افسانے چند ہوتے ہیں

اور یہی فراق اگر طویل ہوجائے تو گھبرا جاتے ہیں اور انہیں
بہار میں خزاں کا منظر نظر آتا ہے ؎

پھول گلشن میں کچھ فسردہ ہیں ؞ ہے خزاں موسم بہار میں کیا

ڈاکٹر مظفر حنفی نے ان کے کلام پر تبصرہ کرتے ہوئے
بالکل صحیح لکھا ہے کہ "انکی نظموں اور بالخصوص غزلوں کے اشعار
میں ہے وہ تخلیقی اپج اور نادرہ کاری، بہر دوسرے گنگا جمنی انداز
میں آمیز ہوتی نظر آتی ہیں جو صرف [illegible] کرنے سے
وجود میں نہیں آسکتی خالص اردو ماحول سے دور زندگی بسر
کرنے کی وجہ سے انکی زبان میں ایک نوع کی ناہمواری اور کچا پن
ضرور ملتا ہے لیکن اس کی تلافی ان افکار تازہ نے کردی ہے
جو زبان کے اصل سرچشمے سے کسی قدر دور رہ کر تجرباتِ نو کی شکل
میں شاعر کے ہاتھ لگے ہیں!"

میرے خیال میں اس پہلو سے صرفِ نظر نہیں کرنا
چاہیئے کہ اردو دنیا کی تیسری بڑی زبان تسلیم کی جاتی ہے
اس کی وسعت اور ہمہ گیری کا اندازہ اس امر سے بخوبی
لگایا جاسکتا ہے کہ یہ ہندوستان اور پاکستان کے علاوہ
عرب امارات، یورپ، امریکہ اور افریقہ کے نوآبادکاروں
کے ایک بڑے حلقے میں بولی اور سمجھی جاتی ہے۔ بیرون برصغیر
اکثر مقامات پر اس کی انجمنیں ہیں جن کے تحت نہ صرف

مشاعرے، تنقیدی نشستیں، ادبی محفلیں منعقد ہوتی ہیں بلکہ کتب جرائد اور اخبار بھی شائع ہوتے ہیں۔ اس صورت میں اردو کو دلی اور لکھنؤ کا پابند کرنا اس کے قدرتی بہاؤ پر بند باندھنے، اس کے فطری ارتقا میں رکاوٹ ڈالنے کے مرادف ہوگا۔ انگریزی کو دیکھئے دوسرے ممالک کے علاوہ یورپ اور امریکہ میں بولی جاتی ہے۔ مؤخرالذکر دونوں علاقوں کے لہجہ، تلفظ، طرز ادا حتی کہ ادائیگی میں بھی فرق ہے پھر بھی اس پر کوئی اعتراض نہیں پھر اردو کو کیوں پابند سلاسل کیا جائے۔ ••

اللہ تعالیٰ قارئین نقش کوکن کو ہزار ہزار عیدیں نصیب کرے۔ آمین

كُلُّ عَامٍ وَّ اَنْتُمْ بِخَيْرٍ
One who tries to help a widow and the poor is like a warrior in the way of Allah (Hadith)
WITH BEST COMPLIMENTS
FROM
N.K. Travel Agency
TRAVELLING & MANPOWER CONSULTANTS
Approved by Govt. of India
253, LAXMI BLDG., SHOP NO B-3,M AZAD ROAD,
P O BOX NO. 4633, NAGPADA, BOMBAY - 400 008.
Tel : 307 25 96 / 308 81 73 / 309 55 09
Telex · 011- 73863 COIS IN 011 - 78247 KHAN IN
Fax : 307 06 53

عیدالفطر کے مبارک موقعہ پر ہم نے بچوں کے لئے یا بچوں کے لکھے ہوئے مضامین کیلئے صفحۂ اطفال شروع کیا ہے۔ اُمید کہ اس سلسلے کو پسند کیا جائے گا۔ (ادارہ)...

علم

کوثر انصاری (بمبئی)

علم سے ہی زندگی۔ ہے زندگی
علم سے ہی آدمی ہے آدمی
علم سے کرلو بچوّ جو دوستی
کوئی قسمت کا نہیں تم سا دھنی
علم ہی ایسا خزانہ ہے کہ جو
خرچ جتنا ہو بڑھے گا اور بھی
علم ہی کی ہے عطا جس کے طفیل
چاند پر بھی جا کے آیا آدمی
علم کا حاصل جہاں کی نعمتیں
علم کا حاصل جہاں میں برتری
علم میں جو جی لگاتا خوب ہے
امتحاں میں اوّل آتا ہے وہی
کرلو حاصل علم، ہیں فرصت کے دن
علم شئے بچوّ ہے سب سے قیمتی

احساسِ امانت اور پاسِ ادب

خالد افسر

سرزمینِ ہند پر جتنے بھی حکمراں گذرے ہیں اُن میں سے کچھ ہی ناصرالدّین جیسے تھے۔ سلطان التمش کا بیٹا جہاں مہماتِ سلطنت کی انجام دہی میں طاق تھا۔ وہیں خدا کی اطاعت و بندگی بھی مکمل ادا کرتا تھا۔ اور ایسا کیوں نہ ہوتا۔ پسر نمونۂ پدر کے مطابق تہجد گذار حاکمِ وقت کا فرزندِ ارجمند تھا۔ یہ وہی ناصرالدین ہے۔ جو کلامِ ربانی کی کتابت کر کے گذارا کیا کرتا تھا اور ہندوستانی وسیع سلطنت زیرِ نگیں ہونے کے باوجود سرکاری خزانہ سے ایک پائی اپنے اوپر خرچ نہ کرتا تھا۔ بلکہ حضرت داؤدؑ کی طرح قوتِ بازو سے کما کر کھانے کی نقل کر رہا تھا۔ اور اُمت کے سامنے یہ نمونہ پیش کرتا تھا کہ سرکاری خزانہ اللہ کی امانت ہے۔ اس میں ذرا سی بھی خیانت کرنا زبردست جُرم ہے۔ اور یہ سال چھ مہینے کی بات نہیں۔ ۲۲ سال کا طویل قصہ ہے۔ ملکہ خود کھانا پکاتی تھی۔ گھر میں جھاڑو دیتی اور گھر کے سارے کام کرتی تھی۔ ایک مرتبہ روٹی پکا رہی تھی۔ اسی دوران ہاتھ جھلس گیا۔ شوہر سے بولنے لگی کہ خزانہ بھرا ہوا ہے کم از کم میرے لئے ایک لونڈی تو خرید لیجئے کچھ آرام کی میں بھی تو مستحق ہوں۔ ناصرالدین نے برجستہ کہا یہی سوال تو فاطمۃ الزہراؓ نے بھی حضورِ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کیا تھا۔ اس لئے تو کبھی ایسا ہرگز مت سوچنا میں تو سلطنت کا ایک ادنیٰ سا خادم اور خزانے کا نگہبان ہوں۔ شاہی خزانہ کا روپیہ اپنے آرام و آسائش پر خرچ نہیں کر سکتا۔ یہ

مانتا ہوں کہ تمہیں بہت تکلیف ہے لیکن میں کیا کر سکتا
ہوں۔ صبر کرو۔ اللہ آخرت میں اس کا پھل عطا فرمائیگا
احساسِ امانت کا یہ درد تھا

ناصر الدین جیسے بادشاہ کا درباری جب
تین دن تک غیر حاضر رہا تو خود بادشاہ کو فکر لاحق
ہوئی کہ ماجرا کیا ہے؟ کئی روز تک کے بعد جب
درباری آیا۔ تو دریافت کیا! کیوں کئی دن تک نظروں
سے اوجھل رہے۔ جواب دیا بادشاہ سلامت!
اُس روز آپ نے تاج الدین کہہ کر پکارا تو مجھے یہ خیال
ہوا کہ آپ مجھ سے ناراض ہیں اور مجھے میرے نام سے
پکارنا بھی گوارا نہیں کرتے۔ پچھلے کئی روز سے میں
یہی سوچ کر پریشان ہوں کہ آپ کی ناراضگی کا سبب
کیا ہے سبحان اللہ! ناصر الدین نے کہا واللہ! میں
تم سے ناراض ہوں یہ ہو نہیں سکتا بلکہ میں اس وقت
باوضو نہیں تھا اس لئے میں نے گوارہ نہیں کیا کہ محمد
(صلی اللہ علیہ وسلم) جیسا نام بے وضو اپنی زبان سے
نکالوں اس لئے تمہارا نام میں نے بالقصد نہ لیا۔ تاریخ
کی کتابوں میں لکھا ہے کہ اس درباری کا محمد نام تھا۔
دیکھا آپ نے کہ بے وضو نام لینا گوارہ نہیں
تو بے وضو کلام پاک کا پڑھنا کیسے درست ہو سکتا ہے۔
جبکہ مصحف کو بے وضو چھونے کی ممانعت صراحتاً
موجود ہے۔۔۔

لَا یَمَسُّهٗۤ اِلَّا الْمُطَهَّرُوْنَ

مصحف پاک کو نہ چھوئے مگر طاہر ہو کر (قرآن)

اُردو

سمیر عباس کھوت
ڈی ایڈ کالج، کالسہ

★ اُردو زبان کا سب سے پہلا ناول ڈپٹی نذیر احمد کی کتاب "مراۃ العروس" ہے

★ اُردو خطوط پہلا مجموعہ مرزا غالب کا "اردوئے معلّٰی" ہے۔

★ اُردو کا سب سے پہلا تذکرہ میر تقی میر کی کتاب "نکات الشعراء" ہے۔

★ اُردو کا سب سے پہلا ڈرامہ امانت کا "اندر سبھا" ہے۔

★ اُردو کی سب سے پہلی آپ بیتی محمد جعفر تھانوی کی "کالا پانی" ہے۔

★ اُردو کی سب سے پہلی سوانح حیات حالی کی "یادگارِ غالب" ہے۔

★ اُردو کی سب سے پہلی تنقیدی کتاب خواجہ الطاف حسین حالی کی مقدمہ شعر و شاعری ہے۔

★ اُردو کی سب سے پہلی مثنوی [illegible] خواجہ بندہ نواز گیسو دراز کی "معراج العاشقین" ہے

★ اُردو کی سب سے پہلی داستان میر امن کی "باغ و بہار" ہے۔

★ اُردو کی پہلی ادبی کتاب "سب رس" ہے۔

★ اُردو کا پہلا اخبار کلکتہ سے ۱۸۳۰ء میں جاری ہوا۔۔۔

بچو! اُردو پڑھو، لکھو، بولو، سیکھو،
اور دوسروں کو بھی سکھاؤ۔۔۔۔

تبصرہ

کتاب کا نام : ______ قطار میں آئیے (بچوں کے ڈرامے)
مصنف و ناشر : ______ شکیل شاہ جہاں
طباعت و قیمت : ______ شاہین پریس، گجری بازار، کامٹی، ناگپور۔ قیمت: چالیس روپے ۴۰
تقسیم کار : ______ تمثیل آرٹ گروپ کامٹی، ناگپور۔ مکتبہ جامعہ علی گڑھ، نئی دہلی، بمبئی
پتہ : ______ وسنت راؤ نائیک آرٹس اینڈ کامرس کالج، مہسلہ ضلع رائیگڈھ (مہاراشٹر)
تبصرہ نگار : ______ شرف کمالی

مہاراشٹر اردو اکیڈمی کے مالی تعاون سے منصۂ شہود پر آنیوالی بچوں کے ڈراموں کی دوسری کتاب "قطار میں آئیے" تبصرہ کے لئے جب راقم الحروف کے پاس پہنچی تو بڑی خوشی ہوئی کہ ہمارے نوجوان قلم کار ڈرامے کی طرف تیزی سے مائل ہو رہے ہیں یعنی ع جس طرف دیکھا نہ تھا اب تک ادھر دیکھا تو ہے۔ مسرت بانو شیخ جس طرح درس و تدریس سے وابستہ ہیں۔ "قطار میں آئیے" کے قابل نوجوان مصنف شکیل شاہ جہاں بھی استادانہ پروفیسر ہیں۔ اسکولوں اور کالجوں میں سالانہ گیدرنگ کے رنگین پروگراموں کے لئے ڈراموں کی ضرورت ہوتی ہے اور ضرورت ایجاد کی ماں ہے۔ علاقائی کلچر لئے ہوئے ڈرامے جو حسب حال ہوں کمیاب نہیں بلکہ نایاب ہیں۔ اسی لئے قابل اساتذۂ کرام خود اس طرف مائل ہوئے اور ۱۹۹۴ء ایک ہی سال میں بچوں کے ڈراموں کی دو کتابیں ہمارے سامنے ہیں۔ خوشی کی بات یہ ہے کہ ان معیاری کتابوں کے قابل مصنفین کی ہمت افزائی مہاراشٹر اردو اکیڈمی نے کی ہے۔ ہمدردی غیر میں ہے اپنا بھی بھلا پڑا ڈھلنے سے ہاتھ بھی ڈھلتا ہے کے مصداق علاقۂ کوکن میں اردو کو فروغ حاصل ہوا تو اردو کے کئی نامور ادیب و شاعر مختلف علاقوں سے کوکن میں آئے اور کوکن والوں نے انہیں اپنا سمجھا۔ نقش کوکن

شکیل شاہ جہاں بھی کامٹی سے یہاں وارد ہوئے ہیں جن کے تحریر کردہ ڈراموں میں ناگپور کے سنتروں کی لذت ہے تو رائے گڈھ کے ہاپوس آم کی خوشبو بھی آپ یقیناً محسوس کریں گے۔ شکیل شاہ جہاں کے طربیہ نوعیت کے ڈرامے اس لئے قابلِ داد ہیں کہ روزمرہ زندگی کی ایک چھوٹی سی بات کو ڈرامائی انداز میں پیش کرنے کا جو ڈھنگ ہے اس سے قاری یقیناً محظوظ ہوتا ہے۔ 'دعوت' میں کھانے کے شوقین شوہر شریف اور بیگم کی نوک جھونک بڑے مزے کی ہے۔ مختصر سے ڈرامے میں شریف کو جو سزا اس کے دوستوں کی طرف سے ملتی ہے بالکل مناسب ہے۔ 'امتحان' میں ایک عادل بادشاہ کی عقل و فراست کی عکاسی بہت خوب ہے۔ کہیں کہیں مصنف نے طنز کے ایسے نشتر چبھوئے ہیں کہ انکی کسک محسوس کیجا سکتی ہے۔ انگریزی میڈیم اسکولوں کے طریقۂ کار پر 'سکنڈ ہینڈ کوٹ' میں ایسی ہی تلخ حقیقت کی مختصر مگر جامع وضاحت ہے۔ آخر میں ڈرامے کا کردار مخزو اپنی بیگم سے کہتا ہے "سمجھنے کی کوشش کرو بیگم! آج ہم کو اس کوٹ کی زیادہ ضرورت ہے اپنا منو بھی اب انگریزی میڈیم اسکول میں پڑھنے جاتا ہے اب میں اس کوٹ کو پہن کر منو کا ٹیوشن لیا کروں گا اس کا ہوم ورک کیا کروں گا" سچ ہے انگریزی میڈیم والوں کی یہی کہانی ہے۔

کہ ساری محنت والدین سے کروائی جاتی ہے اور کریڈٹ کے
حقدار اساتذہ ہوتے ہیں۔ بن بُلائے مہمان۔ مسافر اور
قلی اور اس معیاری کتاب کا ہر ڈرامہ سبق آموز ہے۔ کتابت
اور طباعت معیاری ہے قیمت بھی مناسب ہے مجھے یقین
ہے جو بھی اس کتاب کو دیکھے گا اس کی پذیرائی ضرور کریگا۔
شکیل شاہ جہاں جن سے میں براہِ راست واقف نہ سہی
لیکن وہ معروف ادیب ہیں اس لئے غائبانہ تعارف ہے۔
اللہ کرے ان کے زورِ قلم سے ڈرامائی ادب میں اضافہ ہو۔۔

ش۔ک

قارئین کے خطوط کا اقتباس

نذیر فتحپوری کی نظم واقعی مٹی ہے

"نقش کوکن" پچھلے ۶-۷ شمارے اپنی تزئین و دامن طباعت کی وجہ سے دلکش و دلربا ہوگیا ہے یہ سب آپ کی محنت شاقہ کا ہی ثمرہ ہے اللہ آپ کو مزید قوت فراہم کرے۔

نظم "قومی یکجہتی" جس کے خالق برادرم نذیر فتحپوری صاحب نے نظم میں بے کار ہی کی لگا دی یہ کہہ کر یہ مٹی جس میں تفریق و تعصب کا نہیں عنصر ہویدا ہے اسی مٹی سے یکجہتی کا ہر منظر۔ آپ ہی بتائیے کہ ہندوستان کی سرزمین مسلمانوں کے لئے کب منفعت بخش رہی ہے اس ملک کی مٹی میں آزادی کے بعد وہ پہلے تعصب کا عنصر شامل رہا ہے کبھی یہ کہہ کر اورنگ زیب رحمۃ اللہ متعصب بادشاہ تھا لیکن لوگ باگ کو یہ معلوم ہونا چاہیے کہ ان کا جبر مذہبی تھا نہ کہ قومی تعصب پر مبنی خیر۔ مٹی کا استعمال یہاں بطور استعارہ ہوا ہے۔ نتیجے کے دو مصرع نذیر صاحب کے خیال کا بطلان کرتے ہیں

اسی مٹی سے مندر کے در و دیوار بنتے ہیں
اسی مٹی سے مسجد کے حسین مینار بنتے ہیں

شاعر کو اور اتنا تو احساس ہونا چاہیے تھا کہ ۶ دسمبر ۹۲ء کے دن کو یاد رکھتے تو شاید ان کی زبان سے ایسے شعر نہیں نکلتے یہ تو منافقت کی نشانی ہے اور عمر فاروقؓ نے ایک مرتبہ فرمایا تھا لوگ جس محفل میں جاتے ہیں اور ان کی جیسی باتیں کرتے ہیں وہ منافقت کرتے ہیں اور خوشامد کرنا بھی منافقت کی نشانی ہے

صرف مقابلہ نظم برائے قومی یکجہتی میں انعام حاصل کرنے کے لئے شاعر قلم کو اپنا قلم و ذہن گروی نہیں رکھنا چاہیے آج جس تیزی سے حالات کروٹ لے رہے ہیں اس کا اثر فنکار و قلم کار زیادہ پڑتا ہے چونکہ قلم کار لوگ باگ سے زیادہ حساس و باخبر ہوتا ہے۔ شاید نذیر فتحپوری صاحب حساس ہونے کے لئے اپنے ذہن پر منفی اثر لے رہے ہیں اسی لئے وہ اس کا خمیازہ بھگت رہے ہیں۔

وما توفیقی الا باللہ

مبین انصاری۔ پونہ

فروری ۹۵ء

نقش کوکن

نیا سال مبارک۔ ماہ رمضان کی آمد مبارک

آپکا خط ملا۔ سنہ ۱۹۸۳ میں ہم نے ۱۵۰۰ ڈیڑھ ہزار روپئے ادا کئے تھے اس لئے کہ اس وقت لائف ممبر شپ کی شرح یہی تھی (اس طرح ۱۱ سال تک پرچہ سے لطف اٹھایا) اگر اسی وقت تین ہزار روپئے بھی رکھتے تو ہو سکتا ہے جن کو لائف ممبر بنانا تھا

مارچ ۹۵ء

وہ تین ہزار روپئے بھی ادا کر سکتے تھے بہر کیف خط
کے مطابق نقش کوکن کو جاری رکھنے کے لئے
دس پونڈ روانہ کر رہا ہوں ۔

حسن کمال الدین دلوی (لندن)

میری رفیقۂ حیات زوجہ شبیر بانو دردے
۱۳ دسمبر ۱۹۹۴ء کو اس دار فانی سے رحلت
کر گئیں ۔ کرم فرماؤں کی جانب سے تعزیتی رقعات و
مراسلات کا لامتناہی سلسلہ جاری ہے میں ان
سب کا دل کی عمیق گہرائی سے جذبۂ تشکر کا اظہار
کرتا ہوں ۔ خدا ان سب کی دعاؤں کے طفیل مرحومہ
کی مغفرت کرے ۔ مشکور و ممنون

کیپٹن ابراہیم دردے ۔ بانکوٹ

اکتوبر ۱۹۹۴ء کا شمارہ نظر سے گذرا صفحہ نمبر ۱
اور نمبر ۳۳ پر دو جگہ علامہ اقبال (شاعر مشرق) کا شعر
غلط انداز سے لکھا گیا ہے ۔ صحیح شعر اسطرح ہے

خدا نے آج تک اس قوم کی حالت نہیں بدلی
نہ ہو جس کو خیال خود آپ اپنی حالت کے بدلنے کا

ساتھ ہی علامہ اقبال کا ایک قطعہ روانہ کر رہا ہوں امید
کہ نقش کوکن کے صفحہ کی زینت بنے

کہا اقبال نے شیخ حرم سے
تہ محراب مسجد سو گیا کون
ندا مسجد کی دیواروں سے آئی
فرنگی بتکدہ میں کھو گیا کون

شوکت علی مقدم جدہ

صفحہ ۲۷ پر جو شعر لکھا گیا ہے اس میں سہو کتابت
نقش کوکن
سے "آپ" لکھنا رہ گیا ۔ ہاں صفحہ ۱۳ پر خودی کی جگہ
آپ لکھنا صحیح ہوتا مگر آپ کا تحریر کردہ شعر بھی صحیح نہیں
ہے وزن سے خارج ہے ۔ اسی طرح قطعہ میں
محراب کے ہجے غلط ہیں آپ نے "مہراب" لکھا ہے ۔

مدیر

نقش کوکن میں مختلف موضوعات پر مضامین
کی اشاعت دلآویز ہے ۔ ہمارے خطہ میں آج بھی لوگ
اخبار بینی کی افادیت اور اس کی ضرورت سے اس
قدر قریب نہیں ہیں ۔ ان حالات میں نقش کوکن مناسب
انداز سے اس کمی کو ایک حد تک پورا کرتا ہے ۔
حکومت، ضلع پریشد اور نیم سرکاری سطح پر
نئی نئی اسکیموں اور پلانوں کا اعلان ہوتا رہتا ہے
اس سے ہماری قوم کے نوجوان بڑی حد تک مستفیض
ہو سکتے ہیں مناسب ملازمتوں کو پا سکتے ہیں لہذا
ان اعلانات کو نقش کوکن پابندی سے شائع کرتا رہے

معین عبدالقادر پٹیل بانکوٹ ضلع رتناگیری

نقش کوکن پچھلے تینتیس ۳۳ سالوں سے حتی المقدور
یہ خدمت انجام دیتا آیا ہے ۔ اب ضرورت اس بات
کی ہے کہ لوگ نقش کوکن کے خریدار بنیں تاکہ یہ خبریں
کثیر تعداد میں قارئین تک پہنچ جائیں اس سلسلہ میں
آپ کے تعاون کے لئے ہم شکر گذار ہونگے ادارہ

نقش کوکن کی تاحیات خریداری کو منقطع کرنے
کے سلسلے میں خط موصول ہوا آپ لوگوں کی رائے سے میں کلی متفق
ہوں اور میں سالانہ خریداری کے لئے ڈرافٹ ارسال کر رہا ہوں
میرے لئے یہ پرچہ جاری رکھیں ۔ دعاگو ہوں کہ اللہ نقش کوکن کو دن دونی
رات چوگنی ترقی عطا کرے پرچے کی ہر لحاظ سے ترقی دیکھکر دلی خوشی ہوتی ہے

محمد اسحاق عبدالغفور بجاروے ابوظبی یو اے ای

مسلم دُنیا کی خبریں

اہرام مصر سے زیورات کا دفینہ برآمد!

قاہرہ (فانا) قاہرہ کے جنوب میں واقع ہرم میں ماہرینِ آثارِ قدیمہ نے 3900 سال قبل کی ایک ملکہ کے زیورات کا ایک انمول دفینہ دریافت کیا ہے۔

سپریم کونسل برائے نوادرات کے ڈائرکٹر علی حسن نے بتایا کہ دہشور میں واقع بارہویں سلسلۂ شاہی کے فرعون سن یوزرٹ ثالث کے ہرم کے نیچے گذرگاہ کی دیوار میں بنے ایک خفیہ طاق سے یہ زیورات برآمد کئے گئے ہیں۔

یہ دفینہ دو نیلم کے بھونروں کی شکل پر تراشے گئے دو جواہر پارے، طلائی کمربند وانیوں، قیمتی جواہرات سے بنے ہاروں، عقیق جڑے ہوئے طلائی آویزوں اور سیتروں جیسی ڈیزائن والے دو طلائی لاکٹوں پر مشتمل ہے۔

علی حسن کے بقول یہ زیورات محض انمول ہی نہیں بلکہ بارہویں سلسلۂ شاہی کی تاریخ نگاری نیز بھونرا نما جواہر پاروں کے استعمال کی تاریخ کے لحاظ سے انتہائی اہمیت کے حامل ہیں۔ دیگر اہرام مصر کی طرح سن یوزرٹ کے ہرم کی نوادرات کو بھی لوٹا گیا لیکن لٹیروں کی نگاہ شاید یہ طاق اوجھل رہ گیا۔۔

(فیچر اینڈ نیوز لائنس)

جرمنی کے اسکولوں میں اسلامی تعلیمات کا نظم

بون (فانا) جرمنی کے سب سے زیادہ گنجان آباد والے صوبے نارتھ رائن ویسٹ فیلیا میں اب مسلم طلباء دینی تعلیم حاصل کر سکیں گے، بشرطیکہ کسی اسکول میں ایسے طلباء کی تعداد کم از کم 12 ہو۔ جرمنی کے موقر اخبار ڈیلی 'بلڈ' کو انٹرویو دیتے ہوئے صوبائی وزیر برائے مذہبی امور مسٹر ہیس اسکیویر نے اس امر کا انکشاف کیا۔ دس سے بارہ سال کی عمر کے طلباء مجوزہ اسلامی تعلیم سے مستفید ہو سکیں گے۔
رپورٹ کے مطابق جرمنی میں نوجوانوں کی ایک تہائی تعداد غیر عیسائیوں پر مشتمل ہے۔۔

آتش گیر تیل دینے والا پیڑ:

قاہرہ (فانا) حکومت مصر ایسے درختوں کی شجرکاری کے لئے سرمایہ مختص کر رہی ہے جن سے آتش گیر تیل (نفط) دستیاب ہو سکتا ہے۔ اسیوط یونیورسٹی کے سائنسدانوں نے اس بات کی تصدیق کر دی ہے کہ اس درخت کے آلو جیسی جسامت والے پھلوں سے آٹو موبائیل نیز صنعتوں میں استعمال کے تیل نکالا جا سکتا ہے۔ مصر کے مؤقر روزنامے 'الاہرام' کا کہنا ہے کہ اس درخت کے بیجوں میں ۴۰ فیصد مٹی کا تیل اور ۲۰ فیصد چربیلا ترشہ ہوتا ہے۔ نیم صحرائی علاقے میں اس درخت کی نشاندہی ایک کسان نے کی تھی۔ سائنس دانوں کے مطابق یہ تیل ناقابل خوردنی ہے لیکن اسے پٹرولیم اور کوئلے کے متبادل کے طور پر استعمال میں لایا جا سکتا ہے۔

اسیوط کے گورنر نے اس حیرت انگیز درخت کی شجرکاری کے لئے ۱۰۰۰ ایکڑ زمین مختص کر دی ہے۔۔

فرانس میں ایک نئی مسجد کی تعمیر!

لائنس (فاناا) فرانس کے دوسرے سب سے بڑے شہر میں گذشتہ ستمبر کو انتہائی معروف فرانسیسی وزیر برائے امور داخلہ چارلس پاستوا نے ایک تقریب میں نئی مسجد کا افتتاح کیا۔ ۵۴ لاکھ امریکی ڈالر کی لاگت سے تعمیر شدہ یہ مسجد تقریباً گیارہ سال میں مکمل ہوئی۔ مقامی حکام نے مسجد کی تعمیر کے لئے ایک قطعۂ آراضی ۲۰ سنٹ سالانہ علامتی کرایہ پر ۹۹ سالہ پٹے پر مہیا کی ہے۔

لائنس میں دو لاکھ مسلمان آباد ہیں جن میں بیشتر شمال افریقی عرب اصل کے لوگ ہیں۔ مسجد کی تعمیر کے سلسلے میں حکام اور مقامی مسجد کمیٹی کے مابین سخت تکرار بھی رہی لیکن عدالت نے مقامی لوگوں کی مخالفت کو کالعدم قرار دیتے ہوئے مسجد مذکورہ کو پٹے پر قطعہ اراضی دئے جانے کے حق میں فیصلہ صادر کر دیا۔ اس تعمیر میں سعودی عربیہ، تیونس، متحدہ عرب امارات اور فرانسیسی مسلمانوں نے مالی تعاون دیا ہے۔

عید الفطر کے موقع پر مبارکباد

ہمہ اقسام کی لکڑی کے مشہور تاجر

چھاپرا ٹمبر ٹریڈنگ کمپنی

۵۲۔ سنت ساوتا مارگ (مصطفیٰ بازار) بمبئی ۴۰۰۰۱۰

فون : ۳۷۲۲۲۲۷ ۔ ۳۷۲۹۳۵۱

عید کی پر خلوص مبارکباد

شرف کمالی اینڈ سنز کا

کولہاپور ریڈی ایٹرس

موٹر ریڈی ایٹرس سیلز اینڈ سروس۔ عمدہ کوالیٹی کفایتی دام اور مثالی خدمت!

بلاک ۳ گیتا مندر، تارارانی چوک
کاولاناکہ، کولہاپور ۴۱۶۰۰۳
ٹیلیفون رہائش
۶۵۸۲۵۴

عید کی پر خلوص مبارکباد

منجانب :۔

اسمٰعیل قاسم دادن

دادن الیکٹریکل انجینئرنگ ورکس

پلاٹ نمبر ۳۹ سیکٹر 1 اے ایرولی
سروس انڈسٹریز تھانہ، بیلاپور روڈ ایرولی
ضلع تھانہ ۴۰۰۷۰۸

فون آفس : ۷۶۹۲۲۹۵ رہائش : ۵۳۴۲۴۵۲

بیچارے فرشتہ کا اجراء

ساونتری ماوڈھیک وویانند
امبیت ضلع رائے گڈھ میں اردو
کے استاد جناب عبدالرحیم نشتر
کی بچوں کے لیے لکھی گئی کتاب
"بیچارے فرشتہ" جسے موصوف
نے نقش کوکن ٹیلنٹ فورم کے
نام منسوب کیا ہے رسمی طور پر اس
کا اجراء ۲۲ جنوری ۹۵ء کو انجمن
اسلام ہائی اسکول وفی پرار کے
گراونڈ میں آراستہ شامیانہ
میں عالیجناب علی ایم شمسی صاحب
کے ہاتھوں انجام پایا۔ نقش کوکن
کے نائب مدیر اور فورم کے روح
رواں کیپٹن نقیر محمد مستری نے نشتر
صاحب کی گلپوشی فرمائی اور صاحب
صدر جناب علی ایم شمسی صاحب
نے ایف ایم مستری ٹرسٹ کی
جانب سے ۱۰۰ نسخے خریدنے اعلان
کیا۔ فورم کے سینئر ممبر جناب ا
نقش کوکن
ایچ بی مقدم نے فورم کے لئے
کتابیں خریدتے ہوئے مبلغ ایک
ہزار روپیہ نشتر صاحب کی نذر کئے
کوکن بائر ایجوکیشن یونٹ جس کے انتظامیہ
کے اراکین کے تعداد ۵۰ ہے یونٹ
کے سکریٹری جناب عبدالوہاب دھنشے
نے ۲۵ کتابیں خریدیں اسطرح
نہایت سادگی مگر پرکاری کے ساتھ
کتاب کا اجراء عمل میں آیا۔

اقلیتی ایکتا کمیٹی رتناگری اسمبلی الیکشن میں حصہ لے گی

اودھم نگر رتناگری میں منعقدہ اقلیتی
ایکتا کمیٹی کی میٹنگ میں فیصلہ کیا گیا کہ
آنے والے اسمبلی الیکشن چناؤ میں
پسماندہ طبقات کے ساتھ اتحاد کرکے
چناؤ میں حصہ لیا جائے گا اور ضلع کے
تمام اسمبلی حلقوں سے ایکتا کمیٹی کے
امیدوار چناؤ لڑیں گے۔
یہ جلسہ بالا ٹنکر کی صدارت
میں منعقد ہوا تھا جس میں ضلع بھر کے
تقریباً پانچسو نمائندوں نے شرکت
کرکے اقلیتی ایکتا کمیٹی کو مضبوط کرنے
کا اعلان کیا۔ اس موقعہ پر ایکتا کمیٹی
کے صدر نظیر سیٹھ نائیک جنرل
سکریٹری بشیر مرتضیٰ۔ تاج الدین ہوڑیکر
الناصر قاضی، رشید مجگاؤنکر اور ڈاکٹر
سید وغیرہ نے اپنے خیالات کا اظہار
کیا۔ نمائندوں نے اپنے جذبات کا اظہار
کرتے ہوئے کہا کہ اسمبلی، میونسپلٹی
ضلع پریشد اور پارلیمانی چناؤ میں
بھی دیگر پسماندہ طبقات کے ساتھ
مل کر حصہ لینا چاہیے۔ ہمیں اب سیاسی
لیڈروں کے وعدوں پر بھروسہ
کرنے کے بجائے اپنے مسائل حل
کرنے کے لیے خود میدان میں آنا چاہیے
نمائندوں کے تاثرات سننے کے بعد
آنے والے اسمبلی چناؤ میں حصہ لینے
کا فیصلہ کیا گیا اور یہ بھی اعلان کیا گیا کہ
ضلع کے تمام مقامات پر الپ سنکھیا
ایکتا سنگھٹنا کی شاخیں قائم کی
جائیں گی۔

امتحان مقابلہ برائے دینیات

۸ جنوری کو الامین اسلامک
فائنانشل اینڈ انویسٹمنٹ کارپوریشن
چپلون کی کفالت میں اسکالرشپ
امتحان کا انعقاد عمل میں آیا جس میں

عید مبارک

ALUX
GENUINE SPARES OF LANTERNS & STOVES
NMW
NOREX
NOORANI MECHANICAL WORKS
MANUFACTURERS OF LANTERNS STOVES & SPARE PARTS

ضلع پریشد کے ۱۴ اداقرب و جوار کے اردو اور انگریزی ذریعہ تعلیم کے ۱۴ ثانوی اداروں کے کم و بیش دو سو طلبہ و طالبات نے حصہ لیا۔ ادارہ مہاراشٹر اردو ہائی اسکول کرڈوی کا نتیجہ صد فی صد رہا۔

اس ادارے کی پرائمری سطح کے طلبہ و طالبات میں نمایاں نمبرات حاصل کر کے مدثر محبوب ملا اول۔ جنید عبد الحمید کونڈکری دوم اور قسانتہ فاروق پٹیل نے سوم نمبر حاصل کیا۔ ثانوی گروپ میں امتیازی نمبرات حاصل کرکے مظفر محمود بوروندکر نے اول مبشر شمس القمر ہاشمی نے دوم اور محمد عثمان صدیقی نے سوم مقام حاصل کیا۔ جماعت نہم کے طالب علم مظفر محمود بوروندکر نے مقابلے کے شریک کل ۲۰۰ طلبہ و طالبات میں تیسرا مقام حاصل کر کے ادارے کے سنہری روایات کا ایک اور نیا ورق کھول دیا۔ ۱۴ر جنوری ۹۵ء کو کامیاب طلبہ کو ٹرافی اور اسناد سے نوازا گیا۔ اس کامیابی سے خوش ہو کر ایجوکیشن سوسائٹی کرڈوی کے چیرمین جناب عبد الرحمٰن موڈک نقش کوکن صاحب نے کامیاب ہر طالب علم کو سو روپے کا نقد انعام پیش کیا۔

ادارے کے معیاری و صد فی صد کامیابی جناب مولانا اقبال پٹیل صاحب اور جناب مولانا محمد عمر پٹیل صاحبان کی کاوشوں کا نتیجہ ہے

کرجی میں پیشہ وارانہ رہنمائی کا

"شاندار سیمنار"

آدرش ہائی اسکول، کرجی میں ۱۲ر جنوری ۱۹۹۵ء کو "پیشہ ورانہ رہنمائی کا سیمنار" بڑے ہی تزک و احتشام کے ساتھ اختتام پذیر ہوا۔ جس میں اسکول ہذا کے علاوہ نیشنل ہائی اسکول سونس کے نہم و دہم کے طلبہ و اساتذہ نے بھی شرکت کی گاؤں کے معزز حضرات نے بھی شامل ہو کر اس سیمنار کی رونق کو دوبالا کیا۔

جناب قاضی بی۔ ایم دکیریر ماسٹر (Career Master) نے تمام مہمانان کا تعارف کروایا۔ گلپوشی فرمائی اور سیمنار کے اغراض و مقاصد بیان کیے۔

اس جلسہ میں شامل ماہرین حضرات میں سے جناب ستار صاحب (معاون مدرس، نوبھارت ہائی اسکول، انبولی) نے بچوں کے I. Q. ٹسٹ کے بارے میں بھرپور معلومات دی۔ کرجی اسٹیٹ بینک آف انڈیا شاخ کے منیجر شری اے وی۔ وینگنکر نے بینک میں ملازمت حاصل کرنے کے لئے مطلوبہ تعلیم اور مختلف امتحانات کے بارے میں اہم معلومات فراہم کیں۔ اور ساتھ ہی ساتھ اعلیٰ اعلیٰ تعلیم حاصل کرنے کے لئے بینک کی جانب سے دیے جانے والے قرضہ جات کے متعلق تفصیلی معلومات بھی دیں۔ مسلون کر صاحب (پوسٹ ماسٹر) نے پوسٹ کے متعلق سیر حاصل معلومات بچوں کو بتلائیں

شمس القمر صاحب (مدرس کرڈوی) کسی وجہ سے جلسہ میں شریک نہ ہو سکے لیکن ان کے بھیجے ہوئے مختلف چارٹس سے بچوں کو دسویں جماعت کامیاب ہونے کے بعد مختلف کورسس کے تعلق سے بھرپور معلومات حاصل ہوئیں۔

قارئین نقش کوکن

کو

عید کی دلی مبارکباد

رمضان المبارک
رُوح کی پاکیزگی کا مہینہ
شربت رُوح افزا
روزہ کی حالت میں تمام دن کچھ نہیں کھایا پیا جاتا،
اس لیے بدن میں پانی، شکر اور نمکیات کی کمی ہو جاتی ہے اور کئی
شکایتیں پیدا ہو سکتی ہیں۔ افطار کے وقت ایک دم پانی پینے یا بے سوچے
سمجھے کوئی بازاری شربت پینے سے قے، دست جیسی تکلیفیں بھی آگھیرتی ہیں۔
ان سے بچنے کے لیے افطار کے وقت یا رات کو کسی بھی وقت پیاس میں
صرف شربت رُوح افزا لیجیے
اگر آپ کو دودھ یا دہی کی لسی پینی ہو تو اس میں چینی کی جگہ
صرف روح افزا لیجیے۔ روح افزا ملک شیک کے علاوہ
روح افزا سے آپ آئس کریم، فالودہ، کسٹرڈ، فیرنی (کھیر)
اور فروٹ سلاد بھی بنایئے!
افطار کے وقت رُوح افزا کو نہ بھولیے
۸۰ سال سے بھی زیادہ مدّت سے
سب کا من پسند
شربت رُوح افزا
جڑی بوٹیوں، حیات بخش عناصر اور
قدرتی وٹامنز کا نادر مرکّب
رُوح افزا کب استعمال کریں؟
رمضان المبارک میں افطار کے وقت یا رات کو کسی بھی وقت
پیاس میں۔ اس کے علاوہ گرمی کے عام دنوں میں پیاس،
تھکن، لُو لگنا، دردِ سر، چکر آنا، سستی، کمزوری وغیرہ میں۔
سنکارا
روزہ داروں کے لیے الکحل سے پاک،
لازمی بنیادی عناصر، وٹامنوں اور جڑی بوٹیوں کا نادر مرکب
عبادت و ریاضت کے اس خاص مقدس مہینے میں صحت و قوت کی
بحالی کے لیے سنکارا لیجیے اور معدہ کو طاقت حاصل کرنے کی نیت سے
غیر ضروری چیزوں سے پرہیز کیجیے۔ سنکارا اس کے لیے بہت ہے۔
جدید سائنٹفک تحقیقات سے بھی ثابت کر دیا ہے کہ سنکارا طالب علموں،
جوانوں، بوڑھوں، دفتر میں کام کرنے والوں، سخت قسم کی جسمانی محنت کرنے
والوں، عورتوں اور مردوں سب کے لیے ہر موسم میں یکساں مفید ہے۔
سنکارا پابندی سے لیجیے اور اطمینان سے روزے رکھیے!
رمضان المبارک میں سنکارا کے اوقاتِ استعمال افطار، سحر اور تراویح کے
بعد تنہا یا پانی یا دودھ میں ملا کر بڑوں کے لیے دو چمچے، کم عمر والوں کو
ایک بڑا چمچہ۔
cinkara
سنکارا
مشہور عالمی ٹانک
ہر موسم میں سب کے لیے
گھر بھر کی صحت کے لیے ہر موسم میں گھر کے ہر فرد کے لیے
ہمدرد
CLBD-HWL 4592 URD/RZN

لمبی بلنٹائر ملاوی کے مقدم برادران
عبدالغنی اور جمال

افریقہ میں ایک مدت سے آباد ہندوستانی نژاد باشندوں میں کئی نامور ہندوستانی تاجر ہیں جو بین الاقوامی سطح پر اپنی بزنس پھیلائے ہوئے ہیں۔ آئی۔ ایف۔ اے لمیٹیڈ بلنٹائر ملاوی مقدم برادران کا تجارتی مرکزی نوعیت کا ہے جس کی معرفت ملاوی میں درآمد ہونیوالا اسباب CARGO یہاں آتا ہے اور برآمد اسباب یہیں سے باہر روانہ ہوتا ہے۔ اس کے مالکان میں عبدالغنی مقدم اور ان کے بھائی جمال مقدم جو تجارتی حلقے میں میک مقدم کے نام سے پہچانے جاتے ہیں۔ عبدالغنی مینجنگ ڈائرکٹر ہیں اور عقابی فطرت کے ان کے برادر خورد جمال اس کے روحِ رواں ہیں۔ مذکورہ ادارے کے اپنے کئی ویرہاؤسز ہیں۔ مقدم برادران کا فرازی فارم میکانائزیشن دوسرا ادارہ ہے جہاں ہر قسم کے انجینیرنگ آلات دستیاب ہیں ان کے تجارتی رابطے دیگر ممالک کے ساتھ ہندوستان سے بھی ہیں۔ عبدالغنی مقدم ملاوی نیشنل زکوٰۃ فنڈ کے ایکزیکیوٹو ممبر ہیں اور لائنز کلب آف بلنٹائر کے خازن ہیں بعینہٖ جمال مقدم ملاوی کافی (COFFEE) کوالٹی کنٹرول بورڈ آف ڈائرکٹرز کے معتبر رکن ہیں۔ ملاوی کے چائے کے باغات مشہور ہیں۔ انھیں برادران کی معرفت یہاں چائے اور کافی کی نیلامی و نکاسی ہوتی ہے۔ جمال اسکول بورڈ آف گورنرز سینٹرل ہائی اسکول کے ایکزیکیوٹو ڈائرکٹر ہیں اور ماؤنٹ ریو پرائمری اسکول بورڈ کے معتمد رکن ہیں۔ ان برادران کی فطرتِ انکسار اور خلق کی وجہ ملاوی میں انھیں خصوصی مقبولیت ہے جہاں کئی سماجی فلاحی اور دینی اداروں کو اُن کی سرپرستی حاصل ہے۔ اپنے وطن میں بھی تعلیمی اداروں کی طرف توجہ فرمائی ہے۔ جناب عبدالغنی مقدم اِس سال ہندوستان تشریف لائے تو ہماری دعوت پر نقشِ کوکن ٹیلینٹ فورم کے سالانہ جلسۂ تقسیم انعامات میں تشریف فرما تھے۔ اسلامی ریسیرچ سینٹر کا معائنہ ڈاکٹر محمد نائک، ڈاکٹر ذاکر نائک اور شرف کمالی صاحب کے ساتھ فرماکر اظہارِ اطمینان کیا اور وعدہ فرمایا کہ کوکن کے انقلابِ نو میں ڈاکٹر عبدالکریم نائک کی گراں قدر خدمات سے متاثر ہوکر ہمیشہ عملی طور پر شریک رہنے کو رہنے کو اعزاز سمجھیں گے۔

ان کی شریکِ حیات رحمت اور جمال کی بیگم خدیجہ شاعرِ کوکن شرف کمالی کی بیٹیاں ہیں جو لمبی بلنٹائر میں تبلیغی ذہن کی وجہ حلقۂ خواتین میں بہتر خدمات انجام دے رہی ہیں۔ مقدم برادران کا آبائی گاؤں پنگاری تحصیل داپولی ضلع رتناگری ہے جہاں ہندوستان میں آمد پر وہ ضرور پہنچتے ہیں۔ سچ ہے:

؏ خارِ وطن از سنبل و ریحاں خوشتر

نقش کوکن میں اموات کی خبریں مفت شائع کی جاتی ہیں ۔۔۔

رتناگری میں ۷ اردو اسکولوں کو منظوری

رتناگیری ضلع پریشد کے صدر راجہ بھاد لے نے کہا کہ حکومت مہاراشٹر نے ضلع رتناگیری ۲۲۴ مراٹھی اور ۷ اردو سینئر اسکولوں کو منظوری دی ہے۔ انہوں نے تفصیل دیتے ہوئے کہا کہ منڈنگڈہ کھیڈ، چپلون، سنگمیشور، رتناگیری اور راجہ پور ہر تحصیل میں دو، داپولی میں تین گوھاگر اور لانجہ تحصیل میں ایک ایک اردو اسکول کیندر قائم کرنے کی اجازت ملی ہے۔

جدید ترین کمپیوٹر سینٹر کا قیام

کوکن مسلم ایجوکیشن سوسائٹی تھانہ ۶۶ سال پرانہ ادارہ ہے جس کے تحت کئی اسکولیں، ہائر سیکنڈری اسکول ڈگری کالج اور تکنیکی علوم سے متعلق درس گاہیں جاری ہیں۔ وقت کی نبض پر دست فعال رکھے اراکین ادارہ نے جدید ترین کمپیوٹرس پر مشتمل نقش کوکن عقیل مشتاق قعبہ کمپیوٹر سینٹر قائم کیا جو کمپیوٹر ہال اور اس سے منسلک لکچر ہال پر مشتمل ہے جہاں مختلف نوعیت کے ڈپلومہ کی تدریس جاری ہو چکی ہے۔ ابتدائی طلباء سے لے کر تعلیم یافتہ امیدواروں تک اور مختلف پیشے سے تعلق رکھنے والے افراد کے لئے حسب ضرورت کورسیس کو ترتیب دیا گیا ہے۔ فیس میں رعایت اور اوقات میں سہولت بھی دی جارہی ہے۔

(محمد ظفر اللہ خان سروتس۔ بھیونڈی)

نورالاسلام ٹرسٹ واشی کی قبرستان کمیٹی

کسی شاعر نے بالکل صحیح کہا ہے

کہ بستی بسانا کھیل نہیں ہے
بستے بستے بستی ہے

نئی بمبئی میں سات بستیاں بسی ہوئی ہیں جن میں واشی سب سے اول ہے۔ یہاں فرزندان توحید نے نورالاسلام ٹرسٹ قائم کیا اور اس کے زیر اہتمام ایک مسجد کی بنیاد ڈالی حضرت مولانا علی میاں ندوی صاحب کے ہاتھوں اس کا سنگ بنیاد رکھا اور ماشاء اللہ ایک کشادہ اور خوبصورت مسجد تعمیر ہوگئی ہے۔ اب چونکہ CIDCO نے قبرستان کے لئے جگہ مہیا کی اس کے لئے کمپاؤنڈ تعمیر کیا، غسل خانہ اور نماز جنازہ کے لئے ایک عمارت بھی باندھ کر دی ہے تو نورالاسلام ٹرسٹ نے اس کی دیکھ بھال کے لئے قبرستان کمیٹی تشکیل دی۔ ٹرسٹ کی یہ ذیلی مجلس ہے جو صرف قبرستان اور اس سے متعلق مسائل کی نگرانی کریگی

۷ر دسمبر ۹۴ء کو نورالاسلام ٹرسٹ کے صدر جناب دادا امین ملا کے زیر صدارت منعقدہ میٹنگ میں قبرستان کمیٹی تشکیل پائی ہے جس کے اراکین حسب ذیل ہیں۔

صدر۔ جناب عبدالرحیم کھتری۔ واشی

نائب صدر۔ (۱) جناب شرف عالم عرف عالم بھائی (ترببھے اسٹوز)
(۲) جناب سیف اللہ سبحانی
(۳) جناب عبدالحفیظ قریشی (ہنومان نگر)

سکریٹری:۔ (۱) جناب اشرف ابراہیم کاپڑی واشی۔ (۲) ڈاکٹر ثناء احمد خان (ترببھے) (۳) ڈاکٹر سراج پرکار واشی

خازن:۔ جناب حسین احمد وسگرے (واشی)

ایکزیکٹیو ممبرز:۔ جناب مراد خان جناب خلیل احمد سبحانی، جناب عبدالرشید قریشی

جناب موسیٰ بھائی ٹیلر (سیکریٹری)
جناب عباس شیخ (سیکریٹری) جناب
مبارک ملاّ (سیکریٹری)، جناب مبین قریشی
(آمدر انگر)، جناب زاہد قریشی (سیکریٹری)
جناب منصور پٹیل

اوکیشنل گائیڈنس سینٹر

۲۶ جنوری ۹۵ء یوم جمہوریہ ہند کے موقعہ پر مرول بیت المال کی جانب سے مرول ایمپلائمنٹ اینڈ اوکیشنل گائیڈنس سینٹر کا افتتاح مدیر نقش کوکن عالیجناب ڈاکٹر عبدالکریم نائیک صاحب کے ہاتھوں انجام پایا صدر محترم جناب محمد حنیف صاحب (داؤد اینڈ کمپنی مرول ناکہ) کے اظہار تشکر کے بعد تقریب کا اختتام ہوا۔

پنہالجہ میں کھیلوں کے مقابلے

انجمن خیرالاسلام اردو ہائی اسکول پنہالجہ تعلقہ کھیڈ ضلع رتناگیری میں طلباء اور طالبات کے درمیان کھیلوں کے مقابلے بڑے خوش و خروش سے اختتام پذیر ہوا۔ ۹ جنوری ۱۹۹۵ء کو کھیل کی اہمیت پر روشنی ڈالتے ہوئے اسکول کے صدر مدرس جناب شیخ اسرار نے طلباء اور طالبات نقش کوکن کو ہدایت فرمائی۔ مقابلے کا افتتاح پنہالجہ کی معروف شخصیت جناب عبدالغنی نادکھاؤنکر کے ہاتھوں ہوا۔ گاؤں کے صدر جناب داؤد حسین اور سکریٹری یوسف خان اور دیگر ممبر یونس چوپلوکر شریف خان سرگروہ و کھیل کے شوقین دیگر حضرات بھی میدان پر موجود تھے ان مقابلوں کی ذمہ داری اسکول کے فیزیکل ٹیچر آصف محمد علی بیدریکر اور بشیر مجاور نے تمام ٹیچروں کے تعاون سے حسن وخوبی سے انجام دی۔

عبداللہ قاضی

آئیڈیل ایجوکیشن سوسائٹی رتناگیری (مقیم بمبئی) کے تحت چلنے والے بیگم عزیزہ داؤد نائیک گرلز ہائی اسکول رتناگیری کے نئے ہیڈ ماسٹر کی حیثیت سے جناب عبداللہ عیسیٰ قاضی ایم اے بی ایڈ نے ۱۶ جنوری ۹۵ء سے اپنے عہدہ کا چارج سنبھالا ہے (مرسلہ لائین عبدالکریم قاضی)

ہندوستانی بحریہ میں بھرتی

پریس انفارمیشن بیورو۔

(ڈیفنس ونگ) کے ایک پریس اعلامیہ کے مطابق برانچ ریکروٹنگ آفس قلابہ میں ملاحوں (سیلرس) کی بھرتی کے فارم دستیاب ہیں جو ہر سنیچر کو حاصل کئے جاسکتے ہیں۔ ۸ اگست ۷۵ء تا ۷ اگست ۷۸ء کے دوران پیدا ہونے والے افراد جنہوں نے میٹرک کا امتحان ۵۵ فیصد نمبروں سے پاس کیا ہو سیلرس بھرتی کے فارم حاصل کرسکتے ہیں۔

انجمن فروغ ادب کا انتخاب نو

انجمن فروغ ادب جنجیرہ کا سالانہ اجلاس عام ۲۵ جنوری ۹۵ء کو شب میں احاطہ انجمن میں اسمٰعیل عثمان بودلے صاحب (صدر انجمن فروغ ادب جنجیرہ) سکریٹری کے ذریعہ روداد اور حسابات کی پیشی ہوئی جو متفقہ رائے سے منظور کئے گئے اور پھر عہدیداران کا انتخاب ہوا جو حسب ذیل ہے۔

مہر مصلائی صاحب — اعزازی سرپرست
اسمٰعیل عثمان بودلے — صدر
ریاض انصاری — نائب صدر

مارچ ۹۵ء

نعیم الدین عبدالعظیم شیخ . سکریٹری
شکیل علی کرو . نائب سکریٹری
اقبال عبدالرحمن مرزا خازن
اراکین منتظمہ :-
(۱) حفظ الرحمن شیخ (۲) عبدالقادر تپلے
(۳) خلیل ہاشمی (۴) سیف اللہ فرفرے
(۵) شمس الدین پینگارکر (۶) قاضی عبدالستار سہلانی
(۷) لیاقت کاسکر

اس کے بعد ادبی نشست کا انعقاد عمل میں آیا۔

مہاراشٹر ہائی اسکول چپلون کی شاندار کامیابی

بزم اردو چپلون کی جانب سے ۱۴ جنوری ۹۵ء کو اندرا گاندھی سانسکرتک کیندر چپلون میں لئے گئے یک بابی ڈراموں کے مقابلوں میں مہاراشٹر ہائی اسکول چپلون کے طلباء نے شاندار کامیابی حاصل کی۔ اول گروپ میں جناب غلام حسین خان (معاون مدرس) کا تحریر کردہ ڈرامہ "پیلی حویلی" نے اول نمبر کا انعام حاصل کیا۔ الامین اسلامک فائنانس چپلون پرائیویٹ کی طرف سے رکھا ہوا ۵۰۱/- روپئے کا انعام اور سرٹیفکٹ سے اس ڈرامہ نقش کوکن کے اداکاروں کو نوازا گیا۔ سرفراز پٹیل نے اول گروپ میں بسٹ ایکٹر کا دوم نمبر کا انعام حاصل کیا۔ جناب جمال الدین بندرکر نے اس ڈرامہ کو ڈائریکٹ کیا تھا۔

دوسرے گروپ میں اسکول کے صدر مدرس جناب مغل اقبال اختر کا تحریر کردہ "ہم بھی کچھ کم نہیں" ڈرامہ نے اول انعام حاصل کیا۔ ظہیر عباس اقبال مغل کو بیسٹ ایکٹر کے ایوارڈ سے نوازا گیا۔ ہدایت کار جناب حسین حسن حمدولے تھے۔ اس ڈرامہ نے اول پوزیشن کا اتو سیلس کارپوریشن کی جانب سے رکھا ہوا ۵۰۱/- روپئے کا نقد انعام اور شیلڈ حاصل کی۔

تمام گروپ میں جناب حسین حسن حمدولے کا تحریر کردہ ڈرامہ "وہ کون تھی" اسٹار گروپ دادر محلہ نے کھیلا۔ جس میں اسکول کے سابق اور حالیہ طلباء و طالبات نے حصہ لیا۔ مغل اقبال اختر صاحب نے ہدایت کاری کے فرائض انجام دئے تھے۔ اس ڈرامہ نے دوم انعام حاصل کیا اور ذکر کنسٹرکشن چپلون کی جانب سے رکھا ہوا ۳۰۱/- روپئے کا نقد انعام اور سرٹیفکٹ حاصل کیا۔ ان ڈراموں کو جناب جمال الدین بندرکر نے میوزک دی تھی۔

کہکشاں گروپ کا سویرا
بہترین ڈرامہ

۱۴ جنوری ۹۵ء کی شب میں بزم اردو چپلون کی جانب سے منعقد کردہ یک بابی ڈراموں کے مقابلوں میں "کہکشاں گروپ" رتناگیری کی جانب سے سراج احمد خان کا تحریر کردہ ڈرامہ "سویرا" نمایاں کامیابی سے ہمکنار ہوا۔ سویرا نے اول نمبر کے ساتھ ساتھ دیگر انعامات بھی حاصل کئے۔ اس ڈرامے کے فن کار سراج احمد خان، راشد قادری، ساجدہ بیجاپوری اور عبدالکریم مجگاؤنکر نے اپنی بہترین اداکاری کے جوہر دکھائے۔ ہدایت کاری بپن پوار کی تھی

بہترین اداکاری کا اول انعام سراج احمد خان نے حاصل کیا اور بہترین ہدایت کاری کا اول انعام بپن پوار لے گئے۔ شیلڈ اسناد اور نقد رقوم کی صورت میں چار انفرادی انعامات کے علاوہ بہترین ڈرامے کا اول انعام پانے

میں بھی "سویرا" نے جو نمایاں
کامیابی حاصل کی ہے اور "کہکشاں"
گروپ، رتناگیری کو لگاتار دوسرے
سال بھی بھرپور کامیابی سے ہمکنار
کیا ہے اس کے لئے اس ڈرامے
کے تمام فنکاروں کو ہر حلقے سے
مبارکباد دی جاتی ہے۔

مستری ہائی اسکول، رتناگیری
کے طلبہ نے پیش کردہ "سانڈ بزنس"
اس اردو یک بابی ڈرامہ نے
دوم انعام حاصل کیا ہے اس ڈرامہ
کی تحریر جناب سراج احمد خان کی تھی
اور ہدایت سے نوازا تھا جناب سید
معین الدین سکندر نے۔

۱۴ر جنوری ۹۵ء کو رات
۹ بجے بزم اردو چپلون کے زیر اہتمام
اندرا گاندھی سنسکرت تک کیندر
چپلون میں ایک بابی ڈرامہ مقابلہ کا
انعقاد کیا گیا تھا اس مقابلہ میں
مستری ہائی اسکول رتناگیری کے
پرائمری گروپ کا طلبہ نے پہلی بار
حصہ لیا اور "سانڈ بزنس" نامی
ڈرامہ کو دوم انعام حاصل کرنے میں
کامیاب رہے۔ اس ڈرامہ میں بہترین
اداکاری کا انعام ماسٹر مجاہد ابراہیم
ہوڑیکر نے حصہ لیا۔

IRF

اسلامک ریسرچ فاؤنڈیشن کا آڈیٹوریم

نقش کوکن
مدیر نقش کوکن اور سوشل
ریفامر ڈاکٹر عبدالکریم نائیک کے
فرزند نوجوان ڈاکٹر ذاکر نائیک نے
اسلامک ریسرچ فاؤنڈیشن نامی
تنظیم اس مقصد سے قائم کی ہے کہ مسلم
اور غیر مسلم دانشمند طبقہ کے ذہنوں
سے اسلام سے متعلق غلط فہمیاں
دور کی جائیں اور انہیں قرآن مجید کی
صحیح تعلیمات بہم پہنچائی جائیں اس
سلسلہ میں تقاریر اور سیمیناروں
کا اہتمام کیا جاتا ہے بحث و مباحثے
ہوتے ہیں جن میں دنیا بھر کے
علماء اور اسکالروں نے شرکت کی
ہے۔ خود ڈاکٹر ذاکر نائیک نے دنیا
کے کئی ممالک کا دورہ کیا اور مذاہب
کے تقابلی مطالعہ پر مبنی سائنسی انداز
اور افہام و تفہیم کے ذریعہ باتیں
سمجھائی ہیں۔

اب تک I.R.F. اسلامک
ریسرچ فاؤنڈیشن کے دفتر میں آنے
والے بدیسی اور غیر مسلم، مسلم حضرات
کا ایک محدود طبقہ ہی اس سرگرمی سے
فیض پاسکتا تھا لہذا ۱۳ر جنوری ۹۴ء
کی شام جدید سہولتوں سے لیس ایک
آڈیٹوریم کا افتتاح عمل میں آیا ڈاکٹر
محمد نائیک نے تنظیم کی سرگرمیوں سے
حاضرین کو متعارف کرایا۔ مستقبل کے
پروگراموں کا خاکہ پیش کرتے ہوئے
انہوں نے کہا کہ I.R.F. ایک
تحقیقی لائبریری بھی قائم کرنے کا
ارادہ رکھتا ہے جس میں ہر مکتب فکر
کے لوگ حوالہ کے لئے آئیں گے۔
جسٹس قاضی نے بھی اس
موقعہ پر تقریر کی۔ جناب امین سایانی
بھی شریک مجلس تھے۔ سوال و جواب
کی نشست میں لوگوں نے کئی
سوالات کئے جن کے ڈاکٹر ذاکر نائیک
نے مدلل اور تشفی بخش جوابات
دئیے

فرانسیسی صنعتی وفد کا دورۂ ہندوستان شروع

فرانس کے تیس سے زائد
صنعتکاروں اور بینک مالکان کا ایک
وفد ہندوستان پہنچ گیا ہے۔ جو
۱۵ر فروری تک یہاں قیام کرے گا

وفد بمبئی، دہلی، بنگلور اور مدراس جائے گا۔ فرانس سابق وزیر اور کنفیڈریشن آف فرینچ انڈسٹریز اینڈ سروسز دسی این پی ایف (کے چیرمین مسٹر فرینکوئس زوبیر اور ٹوٹی اور سی این پی ایف انٹرنیشنل کی انڈیا کمپنی کے چیرمین مسٹر مائکل سیلارڈ وفد کا قائد ہیں ہیں۔

اس وفد میں فرانس کی مختلف صنعتوں کے نمائندے شامل ہیں سی این پی ایف انٹرنیشنل ایک ایسا وسیع ادارہ ہے جس میں مختلف ورتوں کی ۵ الاکھ صنعتیں رکن ہیں۔

نذیر جمال الدین دستے

نذیر جمال الدین دستے متوطن ولوتہ تعلقہ منڈن گڈھ ضلع رتناگیری نے جس کی عمر ابھی صرف پانچ سال ہے پانچ مہینوں کے قلیل عرصہ میں ناظرہ کے ساتھ قرآن شریف پورا کیا۔

نقش کوکن

انجمن جنجیرہ کی تقسیم انعامات کی تقریب

انجمن اسلام جنجیرہ جس کے زیر اہتمام سات ہائی اسکول، چار جونیر کالج ایک ٹیکنیکل انسٹی ٹیوٹ جاری ہیں ان کے اساتذہ کی نمایاں کارکردگی کی قدردانی اور ہونہار طلبہ کی حوصلہ افزائی کی غرض سے انجمن کے بمبئی حلقہ نے انعامات و اعزازات کا سلسلہ شروع کیا ہے۔ تقسیم و انعامات کی ایک شاندار تقریب ۲۹ جنوری ۹۵ء کو مروڈ جنجیرہ میں انجمن کے صدر عالی جناب غلام محمد پیش امام کی صدارت میں منعقد ہوئی۔

تلاوت قرآن مجید اور نعت سے تقریب کا آغاز ہوا۔

انجمن اسلام جنجیرہ بمبئی حلقہ کے سکریٹری جناب عبدالوہاب دلوی نے حاضرین کا پُرتپاک خیر مقدم کیا اور اپنے مخصوص انداز میں مہمانوں اور معززین کا تعارف پیش کرتے ہوئے بمبئی حلقہ کی اس نئی کارگزاری سے حاضرین کو متعارف کیا۔

مارچ ۹۴ء کے ایس ایس سی اور ایچ ایس سی کے امتحانات کے نتائج کی بنیاد پر انجمن کے تمام اسکولوں کے درمیان ہر مضمون میں جن اساتذہ کی کارکردگی بہترین قرار دی گئی ایسے سولہ اساتذہ کو توصیفی اسناد اور فی کس ۵۰۰ روپے نقد کے ایوارڈ سے نوازا گیا۔ اسی طرح دونوں امتحانات کے ہر مضمون میں سب سے زیادہ نمبر حاصل کرنے والے طلباء اور طالبات کو اور ہر اسکول میں اول آنے والے نیز ٹیکنیکل کے ہر ٹریڈ (I.T.I.) میں اول آنے والے طلباء (جملہ ۲۷ طلبہ) کو سرٹیفکٹ اور میڈل صدر جلسہ اور انجمن کے دیگر عہدیداران کے ہاتھوں تقسیم کئے گئے۔

اسی طرح انجمن کے مہسلہ ہائی اسکول اور جونیر کالج کی پرنسپل صاحبہ محترمہ فاطمہ لقمان پٹھان جو حال ہی میں ریٹائرڈ ہوئی ہیں انہیں شال دے کر اعزاز کیا گیا۔

بمبئی حلقہ کے صدر جناب ابراہیم احمد سندیلکر نے تقریر کرتے ہوئے کہا کہ نقش کوکن ٹیلنٹ فورم کے نقش قدم پر چلتے ہوئے بمبئی حلقہ نے انجمن کے اسکولوں اور اداروں کے اساتذہ کی قدردانی اور طلبہ کی حوصلہ افزائی کی خاطر

انعامات واعزازات کا یہ پروگرام شروع کیا ہے انھوں نے ایس ایس سی اور ایچ ایس سی کے امتحانات کی بنیاد پر اساتذہ کی کارکردگی کے جانچنے کے طریقہ کار پر مفصل روشنی ڈالی اور اساتذہ سے اس سلسلہ میں مشورے بھی طلب کئے۔

انجمن کے جنرل سکریٹری جناب عبدالرحمن دفعدار نے اپنی تقریر میں بمبئی حلقہ کو مبارکباد پیش کی اور کہا کہ اس کارگزاری سے طلبا اور اساتذہ کی حوصلہ افزائی ہوگی۔ مروڈ جنجیرہ حلقہ کے صدر جناب سلیم داماد نے اپنے خیالات پیش کرتے ہوئے بمبئی حلقہ کی کارگزاری کو سراہا۔

کوکنی مسلم ورلڈ فاؤنڈیشن لندن کے سکریٹری جناب سید علی قادری نے جو اس تقریب میں شریک تھے۔ حاضرین سے خطاب کیا۔ انجمن اسلام جنجیرہ کی تاریخی خدمات کو سراہتے ہوئے آپ نے حاضرین سے اپیل کی کہ وہ قوم کے تعلیمی اور فلاحی کاموں میں زیادہ سے زیادہ حصہ لیں۔ انھوں نے اپنے طور پر انجمن کے کاموں میں اپنا تعاون و مدد پیش کرنے کا یقین دلایا۔

صدر تقریب جناب غلام محمد پیش امام نے اپنے خطبۂ صدارت میں انعامات حاصل کرنے والے طلباء وطالبات کو مبارکباد اور اعزاز حاصل کرنے والے اساتذہ کو ان کی نمایاں کارکردگی پر داد تحسین پیش کی۔ آپ نے اسکولوں میں معیار تعلیم کو بلند کرنے پر زور دیا اور اساتذہ کو اس سلسلہ میں زیادہ محنت سے کام کی ترغیب دی۔

اس تقریب میں بمبئی سے نقش کوکن ٹیلنٹ فورم کے اراکین سے جناب ایچ۔ بی مقدم، جناب مبارک کاپڑی اور پروفیسر علیم مختارے بطور خاص شریک تھے۔

ڈاکٹر عبدالشکور قادری نے اظہار تشکر کیا اور جناب عبدالحمید قاضی نے نظامت کے فرائض انجام دئے۔

تقریب کے انتظامات مروڈ حلقہ نے اپنے ذمہ لے کر بحسن وخوبی انجام دئے۔ صدر حلقہ جناب سلیم داماد۔ جوائنٹ سکریٹری جناب مشتاق درزی اور خازن جناب زین العابدین عیدروس پیش پیش تھے۔ اساتذہ اور دیگر اراکین نے بھی بھرپور تعاون دیا۔

ووکیشنل گائیڈنس کیمپ

کوکن ہائر ایجوکیشن یونٹ کی جانب سے انجمن اسلام جنجیرہ اردو ہائی اسکول مہسلہ رائیگڈھ میں ووکیشنل گائیڈنس کیمپ کا انعقاد عمل میں آیا جس کی صدارت رائے گڈھ مسلم ایجوکیشن سوسائٹی کے سکریٹری جناب محمد علی دفعدار نے کی۔ مبشر جمعدار نے آئے ہوئے مسلمانوں کا تعارف پیش کیا ووکیشنل گائیڈنس کیمپ کے انچارج عبدالوہاب دھنسے نے یونٹ کا تعارف پیش کیا۔ شکیل احمد کروتے ووکیشنل گائیڈنس کی تعریف اور مقاصد پر روشنی ڈالی۔ پروگرام کے خصوصی مقرر نقش کوکن ٹیلنٹ فورم کے سکریٹری مبارک کاپڑی صاحب نے ووکیشنل گائیڈنس کی افادیت اور مختلف پیشہ وارانہ شعبوں میں داخلہ سے متعلق تفصیل سے معلومات فراہم کی۔ دوسری خصوصی مقرر اسمٰعیل یوسف کالج بمبئی کے شعبۂ عربی کے صدر پروفیسر علیم مختارے نے مذہب اسلام کی روشنی میں علم کی اہمیت و افادیت پر اظہار خیال کیا۔ محمد علی دفعدار صاحب نے اپنے

نقش کوکن

صدارتی خطبے میں طلبہ وطالبات کو مختلف پیشہ وارانہ شعبوں میں داخلہ لینے پر زور دیا اس پروگرام میں انجمن اسلام اور اطراف کی اسکولوں کے طلبہ و طالبات، سرپرست اور ہیڈ ماسٹر صاحبان نے شرکت کی۔

نامہ نگار۔ تشکیل شاہجہاں
مہسلہ رائے گڈھ

رائے گڈھ میں تشکیل شاہجہاں کے ڈراموں کی گونج

علاقہ کوکن اردو زبان کے فروغ میں نمایاں کام انجام دے رہا ہے جہاں ایک طرف اردو اسکولیں اور کالج جاری ہو رہے ہیں وہیں دوسری جانب اہل کوکن تہذیبی اور ثقافتی پروگراموں کو منعقد کرنے میں بھی پیش پیش نظر آتے ہیں۔

اردو کے پروگرام میں سامعین کا مجمع امڈ آتا ہے مشہور ڈرامانویس تشکیل شاہجہاں کے ڈراموں کے دو مجموعے "کبھی ایسا بھی ہوتا ہے" اور "قطار میں آیئے" (بچوں کے ڈرامے) منظر عام پر آچکے ہیں مختلف اسکولوں اور کالجوں کی سوشل گیدرنگ کے موقع پر پیش کئے گئے سکامرسا کالج مہسلہ کی سوشل گیدرنگ اور بابراہ پرائمری اسکول کی جانب سے اردو ڈراموں کا ایک پروگرام میں بھی تشکیل شاہجہاں کے ڈرامے شامل تھے انجمن اسلام جنجیرہ اردو ہائی اسکول گونڈگھر کی سالانہ سوشل گیدرنگ کے موقع پر مختلف تہذیبی اور ثقافتی پروگرام پیش کئے گئے۔ اس پروگرام میں تشکیل شاہجہاں کے ڈرامے جن میں دعوت بھی (کوکنی میں ترجمہ) پیش کیا گیا۔ یعقوب خان کی سرپرستی اور تشکیل شاہجہاں کی ہدایت میں "ڈراما" عجیب تیری سرکار "کو لوگوں نے بے حد پسند کیا۔

نقش کوکن

فرحت بیگم مہسلہ رائے گڈھ

رومانی ٹریولس کی چپلون برانچ کا افتتاح

۲۹ جنوری ۹۵ء بروز اتوار سہ پہر میں بمبئی کے قابل قدر ٹریول ایجنٹ رومانی ٹریولس کی نئی شاخ کا افتتاح جناب حسین عمر دلوی صاحب کے ہاتھوں خیر النساء ٹاور بمقابل کوکن بینک چپلون انعقاد پذیر ہوا اس موقع پر سابق کارپوریٹر جناب طاہر سنگے جناب عبداللطیف پیویکر (واگھیورے) جناب مقبول الوارے اور جناب ناصر دلوی (چپلون) موجود تھے۔

غنی غازی، منترالیہ پترکار سنگھ کی ایگزیکیٹیو کے ممبر منتخب

روزنامہ اردو ٹائمز کے سینیر اسٹاف رپورٹر اور نقش کوکن ٹیلنٹ فورم کے رکن جناب غنی غازی کو منترالیہ اور ودھان پترکار سنگھ کی ایگزیکیٹیو کمیٹی کا بلا مقابلہ رکن منتخب کر لیا گیا ہے۔ منترالیہ کے منی تھیٹر میں ہوئے سالانہ چناؤ میں پترکار سنگھ کے صدر کی حیثیت سے اجے وید یا (ترون بھارت) نائب صدر منو بھائی جوشی (جنم بھومی) سکریٹری ہرشد پاٹل (آج دنانک) اور انیکیت جوشی (کرشی ول) منتخب کئے گئے جبکہ مجلس عاملہ کے رکن میں غنی غازی کے علاوہ علی محمد مونڈیا (ہندوستان)

وجے ویدیا، ہیش مہاترے، سنیل تل بے اور راجو ویرنیکر کا شمار ہے۔

جناب ٹی اے خان ڈپٹی مینیجنگ ڈائرکٹر مقرر

بمبئی مرکنٹائیل کوآپریٹیو بینک کے بورڈ آف ڈائرکٹرس نے اپنی ۲۵ر جنوری ۱۹۹۵ء میں جناب تصدق علی خان کو ترقی دے کر بینک کا ڈپٹی مینیجنگ ڈائرکٹر بنا دیا ہے۔

راجستھان پولس بھرتی میں مسلم فرقہ سے ناانصافی

اے جی راٹھور کے ذریعہ

جے پور (فانا) راجستھان میں ہوئی حالیہ پولس بھرتی کے وقت دو ہزار کانسٹبلوں میں صرف ۵۰ پچاس مسلمانوں کو بھرتی کیا گیا حالانکہ مرکزی حکومت کی طرف سے جاری کردہ ہدایت کے مطابق مسلم نمائندگی ۲۰ فیصد ہونا چاہئے ریاست میں مسلم آبادی ۱۲ فیصد ہے لیکن ایک بھی مسلمان پولس سپرنٹنڈنٹ نہیں ہے۔

ریزرویشن کا معاملہ میں بھی کم و بیش یہی رویہ اپنایا گیا ہے۔

عثمان بھائی کو بیسٹ ورکر کا خطاب

مرکزی حکومت کے وزارت ڈیفنس کے محکمۂ رابطۂ عامہ بمبئی کے فعال کارکن جناب سید عثمان سید محمد کو امسال حکومت نے "بیسٹ ورکر" کے نوازا ہے۔ یہ اعزاز ایک سند امتیاز اور نقد رقم کا حامل ہوتا ہے۔

عثمان بھائی ۱۹۶۶ء میں اس محکمہ میں آئے اور عمر کے پچاسویں سال بھی تندرست و توانا ہیں۔

مسلم ایمبولنس کا افتتاح

امبرناتھ مسلم جماعت ایمبولنس کا افتتاح تھانے ضلع دیہی پولس سپرنٹنڈنٹ مسٹر ایس۔ ایم مشرف کے ہاتھوں ہوا۔ اس موقعہ امبرناتھ اور بیرون شہر کے سیاسی سماجی شخصیتیں بھی موجود تھیں

کلیان سے مراٹھی روزنامہ کا اجراء

کلیان سے شائع ہونے والے مراٹھی روزنامہ جن مت کا اجراء تھانے میونسپل کارپوریشن کے میئر مسٹر اننت ترے کے ہاتھوں ہوا اس طرح یہ کلیان شہر سے شائع ہونے والا واحد مراٹھی روزنامہ اخبار ہے اس سے قبل یہ اخبار ہفت روزہ تھا۔

اس موقعہ پر جگن ناتھ پاٹل (ایم ایل اے)

نقش کوکن

مارچ ۹۵ء

صابر شیخ (ایم ایل اے)، آرپی سنگھ، غفور سید، سدام بھونیر ارجن کدم و دیگر سماجی و سیاسی شخصیات کو مدعو کیا گیا تھا۔

ایگزیکیٹو آفیسر جناب ابراہیم خان طالب نے کمیٹی ہذا کی رپورٹ پیش کی. صدر جلسہ کے ہاتھوں اسکول کے رنگین اور دیدہ زیب سووینئر کا اجراء عمل میں آیا۔ اسکول کے تدریسی اور غیر تدریسی اسٹاف ممبران کو جن کی خدمات اسکول میں ۱۸ سال سے زائد ہیں کمیٹی کی جانب سے صدر جلسہ اور دیگر مہمانانِ خصوصی کے ہاتھوں مومنٹو پیش کر کے ان کا اعزاز کیا گیا اعزاز یافتہ معلمین میں اسکول کے سابق صدر مدرس جناب آئی. وائی سولکر، سابق نگراں جناب اے آئی پٹھان، حالیہ صدر مدرس جناب عبداللطیف حسین مقادم، حالیہ نگراں جناب عبدالقادر ٹھیٹے، مدرسین میں جناب عبدالرحمٰن عبدالقادر فنصوپکر، جناب ابوبکر خطیب، جناب سراج احمد خان، محترمہ نجم النساء قدنائیک اور غیر تدریسی اسٹاف میں سینئر کلرک جناب عبدالمجید قاضی، چپراسی جناب محمد عبدالقادر پٹیل. (نائیک) جناب جناب علی حسین گرمکری صاحبان شامل ہیں۔

مستری ہائی اسکول رتناگری کا جشن سیمیں

تعلیمی امدادیہ کمیٹی رتناگری (بمبئی) کے زیر اہتمام مستری ہائی اسکول کا "جشن سیمیں" ۲۲ جنوری ۱۹۹۵ء کو ہائی اسکول کے حاجی داؤد اسماعیل مستری آڈیٹوریم میں باتزک و احتشام منایا گیا۔ جسٹس علی عبدالکریم قاضی صاحب (ریٹائرڈ جج) نے صدارت فرمائی۔ استقبالیہ اور ترانہ مستری دبستان اسکول کے حالیہ طلبہ اور طالبات نے خوش الحانی کے ساتھ پیش کیا معزز مہمانان کا تعارف اور استقبال اسکول کے معلم جناب عبدالرحمٰن فنصوپکر نے کیا. صدر معلم جناب عبداللطیف حسین مقادم نے اسکول کی رپورٹ پیش کی اور تعلیمی امدادیہ کمیٹی کے

مہمان خصوصی جناب
علی عبدالکریم قاضی اور چیف ایکزیکیٹو
آفیسر جناب ابراہیم خان طالب نے
نونہالان قوم کے لئے ہمت افزائی
تقریریں کیں۔

اسکول کی معلمہ محترمہ فریدہ
مستری صاحبہ نے تمام حاضرین
کا اور پروگرام کو کامیاب بنانے
میں مدد و معاون تمام خواتین و حضرات
کا شکریہ ادا کیا اور قومی ترانے کے
ساتھ ہی جشن سیمیں کے پہلے دور کا
اختتام ہوا۔ اس کے فوراً بعد جناب
ابراہیم خان طالب صاحب کی
صدارت میں مقامی شعراء پر مشتمل
ایک شعری نشست منعقد کی گئی
جن میں جناب مغل اقبال اختر،
جناب عبدالرزاق پٹھان رہبر، جناب
پرویز باغی، جناب صابر مجگانوی،
جناب سراج احمد خان سراج، جناب
ثاقب کرلوی، جناب انوار احمد انور
صاحبان نے اپنے کلام بلاغت
نظام سے حاضرین کو محظوظ کیا۔

اخیر میں فن نقاشی، سائنس
سلائی اور دست کاری پر مشتمل تصاویر
اور ماڈل کی نمائش کا اہتمام کیا
گیا۔ طلبہ اور طالبات کی فنی قابلیت
اور ہنرمند صلاحیتوں کو دیکھ کر حاضرین
نقش کوکن

اور معزز مہمانان خصوصی نے انہیں
بھرپور داد و تحسین سے نوازا۔ اس
طرح ۲۲ جنوری کی صبح جو حاضرین کے
لئے ایک خوبصورت اور شاندار تقریب
لے آئی تھی۔ حسین اور ناقابل فراموش
لمحات بن کر دلوں پر انمٹ نقوش
چھوڑ گئی۔

الشایا ناصر ٹریولز (نزد میٹرو سینما دھوبی تلاؤ، بمبئی)

کے منیجر جناب محمد شریف قاضی
متوطن مجگاؤں رتناگیری۔ ہمدرد قوم
اور خدمت خلق میں مخلص انسان
ہیں۔ وہ حصول روزگار کے لئے ان
کے دفتر کے ذریعہ خلیجی ممالک میں
جانے والے ورکروں کی بلا اجرت
رہنمائی کرتے ہیں بلکہ ہر ممکن تعاون
دیتے ہیں۔

ان کا ادارہ حج و عمرہ اور
زیارت کے لئے لوگوں کو سہولیات
فراہم کرنے والا سینیئر ادارہ ہے
۱۹۸۰ء سے اس ادارے نے خلیجی
ممالک میں لوگوں کو ملازمت دلانے
کا کام شروع کیا اور اپنی قابل اعتماد
خدمات کی وجہ سے سعودی عربیہ
عراق، ایران، شام، مصر، یمن اور
اردن نیز کویت، بحرین، اومان
متحدہ عرب امارات اور قطر کے لئے
ویزا حاصل کرانے میں اسے امتیازی
خصوصیت حاصل ہے۔

ایسے قابل قدر ادارہ میں
بطور منیجر خدمت انجام دینے والے
جناب شریف قاضی نے حلقہ میں اپنی
شناخت بنالی ہے۔

کوکن ہائر ایجوکیشنل یونٹ کے زیر اہتمام "ووکیشنل گائیڈنس کیمپ" جنوری ۱۹۹۵ء میں

خطۂ کوکن کے اردو میڈیم اداروں
کے ایس ایس سی و ایچ۔ ایس سی
کے طلباء و طالبات و سرپرستوں
کے لئے "ووکیشنل گائیڈنس کیمپ"
کا انعقاد کیا گیا۔ یہ کیمپ پنویل، مہاڈ
ناگوٹھنہ، ونی پرار، مہسلہ اور مروڈ
ان مراکز پر منعقد ہوئے۔ تقریباً
ایک ہزار طلباء و طالبات نے اس

سے فیض پایا اور خطۂ کوکن کے عام لوگوں نے بھی اس کی اہمیت و افادیت کے تحت اس کو سراہا ان کیمپ پر گائیڈنس کے لئے جن حضرات نے ماہرین کے طور پر کام کیا وہ ہیں:

(۱) جناب مبارک کاپری (مشیر نقش کوکن ٹیلنٹ فورم بمبئی)
(۲) پروفیسر پی۔ ڈی۔ سانٹھے (پرنسپل انسٹی ٹیوٹ آف پیٹرو کیمیکل انجنیرنگ لونیرا۔ مانگاؤں)
(۳) جناب شکیل احمد کڑو (چیرمین ووکیشنل گائیڈنس کمیٹی یونٹ نقش کوکن)، کے مدیر ڈاکٹر عبدالکریم نائیک نے اپنا قیمتی وقت ناگوٹھنہ سینٹر کو دے کر ممنون و مشکور کیا یونٹ کے صدر محترم علی ایم شمسی صاحب نے خصوصی وقت دے کر وہی پمرار مرکز کے کیمپ کو رونق بخشی اس کیمپ کے تمام مراکز پر جناب ایچ بی مقدم صاحب بمبئی نے پرخلوص و بھرپور تعاون دیا اسی طرح ہر مرکز کے ادارے کی اسکول کمیٹی کے ممبران، ہیڈ ماسٹرس و ٹیچرز حضرات نے بھرپور تعاون دیا خطۂ کوکن کے تمام طلباء و طالبات و باشندوں سے عاجزانہ اپیل ہے کہ وہ تعلیمی لحاظ سے ہر قسم کے تعاون کے لئے آفس کے پتے پر کسی بھی وقت رابطہ قائم کریں۔

جنرل سکریٹری
کوکن ہائر ایجوکیشنل یونٹ مدینہ منزل
شری وردھن ۴۰۲۱۱۰

تصحیح

ڈاکٹر ایم کیو دلوی صاحب سے متعلق نقش کوکن ٹیلنٹ فورم کے خصوصی ضمیمہ جنوری ۹۵ء میں جلسہ کے معزز مہمان جناب ڈاکٹر ایم کیو دلوی کے تعارف میں ان کی جائے رہائش واگھیورے بتائی گئی ہے جبکہ واگھیورے ڈاکٹر صاحب موصوف کی جائے پیدائش ہے۔ واگھیورے ڈاکٹر صاحب کا ننھیال ہے ان کا آبائی وطن وابھیل ہے۔ ہم جناب عبدالرحمٰن اسمٰعیل دلوی مقیم سہیل ماہم بمبئی کی شکر گذار ہیں کہ انھوں نے اس خبر کی تصحیح فرمائی۔

انجمن خیر الاسلام پنہالجہ

انجمن خیر الاسلام اردو ہائی اسکول پنہالجہ تعلقہ کھیڈ، ضلع رتناگیری یوم جمہوریہ کے موقع پر ۲۶ جنوری ۹۵ء کو ایک شاندار ثقافتی پروگرام کا انعقاد ہوا۔

صدر مدرس جناب شیخ اسرار صاحب نے ٹھیک ۸ بجے پرچم کشائی کی اسکول کے طلباء و طالبات کی پریڈ ہوئی جس کی قیادت جناب آصف بیدر یکہ صاحب نے کی اس کے بعد ثقافتی پروگرام کی۔ صدارت جناب عبدالرحیم خان صاحب نے کی۔ پروگرام کا آغاز مولانا محبوب عالم قاسمی صاحب کے تلاوت کلام سے ہوا۔ مہمان خصوصی جناب روشن خان بابا خان لورے تھے عالی جناب داؤد ہارون سین، یوسف احمد خان صاحب، قمرالدین خان صاحب کے ہاتھوں انعامات تقسیم کئے گئے، سینیر ٹیچر عالی جناب مقصود احمد خان صاحب نے آئے ہوئے مہمانوں کا تعارف پیش کیا اور صدر مدرس جناب شیخ اسرار صاحب نے اسکول کی رپورٹ پڑھی۔

شب میں ۹ بجے شاندار ثقافتی پروگرام شروع ہوا جس میں تمثیلی پروگرام پیش کیا گیا۔ خاص طور پر عوام نے "گھر گھر کی کہانی" اور "بھارت بند" بہت پسند کیا۔ اس کے علاوہ قوالی، نظمیں، غزلیں اور قومی گیت پیش کئے گئے۔

نقش کوکن

بچوں کا ایک پر لطف مشاعرہ بھی ہوا۔ پروگرام تقریباً صبح ۵ بجے اختتام کو پہونچا۔ سردی ہونے کے باوجود بھی سامعین کی بھیڑ میں کسی طرح کی کمی نہیں ہوئی۔

اس پروگرام میں پنہالو کی پرائمری اسکول کے طلباء اور طالبات نے بھی حصہ لیا۔

پروگرام کی تیاری میں اسکول کے معزز اساتذہ اور استانیوں نے حصہ لیا جن کے اسمائے گرامی ذیل میں درج ہیں۔

(۱) جناب بشیر احمد مجاور (۲) محترمہ ثمینہ شیخ (۳) محترمہ رحیمہ انعامدار (۴) محترمہ افسانہ مقصود (۵) محترم آصف بیدریکر (۶) شاہد حسین صاحب (۷) محترم مقصود احمد خان۔

نظم و ضبط

عوام میں نظم و ضبط قائم رکھنے کی ذمہ داری شیخ اعجاز احمد صاحب اور شاہد قریشی صاحب نے بڑے حسن و خوبی سے انجام دیا۔

عبداللہ پٹیل ہائی اسکول کوسہ جلسہ تقسیم انعامات و اسناد

عبداللہ پٹیل ہائی اسکول (برائے طالبات و طلبہ) عبداللہ پٹیل پرائمری اسکول اور نرسری کلاسس (اردو اور انگریزی میڈیم) کا سالانہ جلسہ تقسیم انعامات و اسناد محترم نعیم خان (سابق میئر تھانہ) کی صدارت میں منعقد ہوا۔ مختلف کلچرل آئیٹمز پیش کئے گئے جو بے حد پسند کئے گئے پرنسپل نسرین شیخ صاحبہ نے معزز مہمانان کا پرتپاک خیر مقدم کیا اور اسکول کی مختصر سالانہ رپورٹ پیش کی۔ امسال اسکول میں طلبہ و طالبات کی تعداد تقریباً تین ہزار سے زائد ہے اور ہر سال بڑھتی جارہی ہے اس لئے مینجمنٹ نے طلبہ کے لئے علیحدہ عمارت تعمیر کرنے کا طے کیا ہے۔ گذشتہ سال ایس ایس سی کا رزلٹ ۸۹ فیصد رہا۔ ایس ایس سی امتحان اور غیر تدریسی مقابلوں میں کامیاب طلباء کو انعامات دئے گئے۔

جناب عبدالسلام راول (چیرمین)، جناب اسمٰعیل گھی والا جناب عزیز کرم علی، جناب اسمٰعیل وزیرانی (ٹرسٹی صاحبان) اور پرنسپل ابراہیم خان طالب (چیف ایگزیکیٹو آفیسر) کا شکریہ ادا کیا گیا۔ جو اسکول کی ترقی اور ترویج میں اور دیگر مسائل حل کرنے میں ہمیشہ پیش پیش رہتے ہیں۔ نعیم خان صاحب نے اپنی تقریر کے دوران اعلان کیا کہ مینجمنٹ آئندہ سال جونیر کالج آف آرٹس و کامرس کھولنے کا ارادہ رکھتے ہیں۔

اسکول کے چیرمین جناب عبدالسلام راول نے اسکول کی کارکردگی کو سراہا اس جلسے میں پرنسپل دلفروز خان، محترمہ سعیدہ کانٹریکٹر اور محترمہ سعیدہ راول نے شرکت فرمائی۔

نظامت کے فرائض محترمہ رضوانہ انصاری نے انجام دئے اور محترمہ ساجدہ چوگلے (سپروائزر) نے شکریہ ادا کیا۔

تعلیمی میدان میں الامین کی اور پیشکش

الامین کے زیر اہتمام ممبرا کوسہ پرائمری اسکول کے اجراء کے بعد الامین چپلون شاخ نے ۸ر جنوری ۹۵ء کو ایک دینیات کے موضوع پر تین ضلعی (رتناگری، سندھودرگ، رائے گڈھ) سطح پر تحریری مقابلہ منعقد کیا تھا۔ اس مقابلہ کا نسب العین اپنے بچوں میں

دین کا شعور کو بیدا کرنا تھا اس
مقابلہ میں چپلون، کھیڈ، داپولی
رتناگیری، سنگمیشور، گوہاگر،
منڈن گڈھ، مہاڈ، شریوردھن
مروڈ سے ۲۱۵ طلباء وطالبات
نے حصہ لیا۔ یہ مقابلہ تین زبانوں
انگلش ہندی اور اردو۔ اور
تین گروپ۔ پہلی تا چہارم پنجم تا
ہفتم اور ہشتم تا دہم) میں رکھا
تھا۔

۲۱۵ طلباء وطالبات میں سے
ماشاء اللہ ۳۷ طلباء وطالبات
نے نمایاں کامیابی حاصل کی تینوں
گروپ میں اول دوم اور سوم آنے
والے۔ گروپ اول (۱) عامر محمد سلیم
دلوی (۲) عادل محمد سلیم دلوی۔
(۳) ناظمہ عباس شرلکر
گروپ دوم: نداء محمد سلیم دلوی
(۲) سحر محمد سلیم دلوی (۳) عمران
نور محمد پلناک
گروپ سوم: رضوانہ عبدالرحمن کھڑس
(۲) گلنار سلطان مستری (۳) مظفر محمد
بروندکر۔

الامین اسکالر ۹۵-۱۹۹۴ء
کی شیلڈ اسی بچے کو دی جاتی
ہے جس نے تینوں گروپ میں سب
سے زیادہ مارکس لیے ہوں اور
وہ تھا عامر محمد سلیم دلوی۔

گذارش ہے کہ آئندہ سال
کے اسی طرح کے مقابلے میں بچے
زیادہ سے زیادہ تعداد میں حصہ لیں
اگلے سال کا مقابلہ مندرجہ
ذیل ۴ سینٹروں پر منعقد ہونے والا
ہے۔ (۱) چپلون (۲) ممبرا (۳) پونہ
(۴) ناگپور۔
تفصیلی معلومات کے لئے ہماری
ان شاخوں سے رابطہ قائم کریں۔

برانچ منیجر الامین
محمد سلیم دلوی
پرکار کامپلکس۔ چپلون

مروڈ میں سالانہ جلسہ تقسیم اسناد وانعامات

۲۵ جنوری ۹۵ء کو انجمن
اسلام جنجیرہ ایگری کلچرل ہائی اسکول
اینڈ جونیر کالج آف سائنس مروڈ کا سالانہ
جلسہ تقسیم اسناد وانعامات منعقد
ہوا۔ جلسہ کی صدارت صدر انجمن محترم
غلام محمد پیش امام کے ذمہ تھی۔ مگر کچھ
ناگزیر وجوہات کے سبب صدر موصوف
رونق محفل نہ ہو سکے۔ لہٰذا صدارت
سابق صدر انجمن جناب عبداللہ علمے
گھر نے فرمائی۔
مہمانان کا خیر مقدم وتعارف جناب
لئیق الدین شیخ نے کیا۔ گیدرینگ
سکریٹریز عبدالحمید باقر اور نوشین
دوناک نے مہمانان کی خدمت میں
گلدستے پیش کئے۔ کارگذار پرنسپل
محترمہ رضیہ خانزادہ نے اسکول کی
سالانہ رپورٹ پیش کی بعدازاں
امتحانات میں نمایاں نمبروں سے کامیابی
حاصل کرنے والے اور کھیل کے مقابلوں
میں جیتنے والے طلباء وطالبات کو
مہمان خصوصی محترم سید علی قادری
کے ہاتھوں اسناد وانعامات سے
نوازا گیا۔ تقسیم انعامات کا سلسلہ ختم
ہونے کے بعد تقاریر شروع ہوئیں
جلسہ کے اعزازی مہمان پرنسپل
یوسف خان (وسنت راؤ نائیک کالج)
نے مدلل تقریر کے ذریعہ نصیحت آموز
باتیں بتائیں اور حوصلہ بلند کیا۔ بعد
ازاں صدر جلسہ نے اپنا بصیرت
افروز خطبہ صدارت پیش کیا۔ جناب
شکیل احمد کڑوے نے شکریہ ادا کیا۔
جلسہ کی نظامت جناب نعیم الدین
شیخ نے انجام دی۔

اسٹاف سکریٹری
(شکیل احمد کڑو)

نقش نواز

ماہنامہ نقش کوکن کے خریدار بن کر جن حضرات و خواتین نے پچھلے ماہ نقش نوازی کا ثبوت دیا ادارہ ان سبھوں کا شکرگذار ہے

درون ہند خریدار

نام	مقام
ڈاکٹر ایم قاسم ناگوری	بمبئی ۸
جناب اسمٰعیل نور محمد پیٹنی	مانڈوی بمبئی
″ نثار اے لالہ	بمبئی ۱۰
″ عبدالحمید سلیمان شیخ	ڈونگری بمبئی
″ ڈی اے مُلّا	موربہ
″ عبداللطیف دادن	بمبئی ۱۰
″ طاہر عمرانی	باندرہ
″ گلزار مراد سین	بانکوٹ
محترمہ عذرا چھاپرا	باندرہ
اردو اسکول دونویلی	دونویلی
جناب سیف الدین محمد سلاٹھے	بانکوٹ
″ سمیر یوسف خان	نورباغ بمبئی
محترمہ رخسانہ اے چوگلے	بمبئی ۹
″ رشیدہ سرکھوت	کوسہ ممبرا
جناب سید جاوید احمد	لکھنؤ
محترمہ ڈاکٹر فرحت چھاپرا	باندرہ
جناب عبدالغفار ہرزک	ملاڈ
″ رفیق احمد کلدانے	جوگیشوری
″ احمد نور محمد ببلے	گربہ۔ دیوگڈھ
محمد حسین ضیغمی	وڈالا

نام	مقام
جناب عبدالستار پاؤسکر	ڈونگری بمبئی
″ افسر اسمٰعیل ملّا	واشی
″ سلیمان بارگیر	اندھیری
محترمہ طاہرہ زین الدین شیخ	باندرہ
جناب سید شبیر احمد عبدالعزیز	پونہ
″ سیف الحق شیخ	بمبئی ۱۱
″ حبیب شکری	بمبئی ۸
محترمہ عائشہ عبداللہ سروے	بمبئی ۸
جناب محمود حسین کاپڑی	کرلوی

بیرون ہند خریدار

نام	مقام
جناب عبداللطیف مقدم	جدّہ
″ عثمان خان	منامہ بحرین
″ عنایت حمزہ ہرزک	کیپ ٹاؤن
محترمہ رقیہ خلیل سالوجی	ٹرانسوالے
جناب شہاب الدین توشیکر	جدّہ
″ گل احمد بگین	ماریشش
″ اے ہرزک	کینیڈا
″ عبدالستار عباس حاجو	عمان
″ ایس ایم عارف رضوی	عمان
″ عبدالحمید پرکار	لندن
محترمہ شاہدہ عبدالرشید جمعدار	دیرا دوبئی

محمد حسین ضیغمی
نقش کوکن

انتقالِ پُرملال

پرنسپل شیخ کو صدمہ

فاروق ہائی اسکول جوگیشوری کے پرنسپل جناب شرف الدین شیخ کے خسر اور ہیڈ مسٹریس محترمہ رخسانہ شیخ صاحبہ کے والد جناب محمد اسمٰعیل فصلے ۲۷ جنوری ۹۵ء کو حرکتِ قلب بند ہو جانے سے انتقال کر گئے۔

ایوب سید کا انتقال

۲۵ جنوری ۹۵ء کو انگریزی ہفت روزہ "کرنٹ" کے ایڈیٹر ایوب سید کا طویل علالت کے بعد دہلی میں ایک اسپتال میں انتقال ہو گیا۔

مسٹر ایوب سید علاج کے سلسلے میں امریکہ بھی گئے تھے جہاں سے ڈاکٹروں نے بتایا تھا کہ وہ پھیپھڑوں کے کینسر میں مبتلا ہیں۔ مسٹر ایوب سید ۳۲ برسوں تک صحافت کے پیشے میں رہے اور کرنٹ کا ایڈیٹر بننے سے قبل انہوں نے سپریٹ نفسی کوکن نامی اخبار کے لئے کام کیا۔ ان کے پسماندگان میں دو بیٹے اور اہلیہ شامل ہیں جو بمبئی یونیورسٹی میں پروفیسر رہ چکی ہیں۔

الفرید بھاروے کو صدمہ

ای بی انڈسٹریز کے مالک اور کیپٹن فقیر محمد مستری کے بھتیجے الفرید کی خوشدامن اور جماعت المسلمین سارنگ کے سابق صدر جناب عبدالقادر بانگی کی بہن خدیجہ بی زوجہ حاجی محی الدین بھاروے کا ناگہانی طور پر حرکتِ قلب بند ہو جانے سے ۲۷ جنوری ۹۵ء کی شب میں انتقال ہو گیا۔ تدفین گولی بار قبرستان سانتا کروز میں ۲۸ کی صبح عمل میں آئی۔

عبدالرزاق مایکر کو صدمہ

ڈپٹی کمشنر آف لیبر ناسک جناب عبدالرزاق مایکر متوطن مہاڈ ضلع رائے گڈھ کی رفیقہ حیات (ڈمپالہ کے جناب عبدالغفور مقدم کی دختر) طویل علالت کے بعد ۱۵ جنوری ۹۵ء کو رحلت فرما گئیں۔

نامہ نگار

این اے واحد

صبا شیخانی کو صدمہ

مروڈ جنجیرہ (ضلع رائے گڈھ) کی معروف شخصیت جناب عبداللہ ظفر (صبا) شیخانی کی اہلیہ محترمہ خیرالنساء ۲ فروری ۹۵ء کو بمبئی میں انتقال کر گئیں۔ تکفین و تدفین مروڈ میں ہوئی۔

عبدالمجید مقادم مرحوم

ماڈل انگلش ہائی اسکول سیطوڑہ تعلقہ ضلع رتناگری کے پرنسپل جناب عبدالمجید مقدم کا ۲۶ جنوری ۹۵ء کو انتقال ہو گیا وہ ۵۲ سال کے تھے۔ مرحوم نے ہائی اسکول سے ملحق آئی ٹی آئی کورسیس اور بچیوں کے لئے سلائی کلاس کی شروعات کی تھی۔ ضلع پریشد رتناگری نے انہیں آدرش شکشک کا اعزاز عطا کیا تھا۔

فاطمہ پاؤسکر کا انتقال

بازار محلہ ہرنئی کے مرحوم کپتان علی صاحب پاؤسکر کی زوجہ محترمہ فاطمہ بی کا طویل علالت کے بعد ۳ فروری ۹۵ء کی صبح ہرنئی میں انتقال ہوا۔

ایڈووکیٹ فقیر محمد ٹھاکور کو دوہرا صدمہ

کوکنی مسلم یوتھ فیڈریشن کے صدر اور حلقۂ مجگاؤں بمبئی کے جواں سال وکیل ایف ایم ٹھاکور (متوطن توانگر ترلوت تعلقہ دیوگڈھ) کے بڑے بھائی جناب قاسم ٹھاکور طویل علالت کے بعد اکتوبر ۹۴ء میں راہیٔ عدم ہوئے تھے ابھی یہ غم تازہ ہی تھا کہ ان کی والدہ محترمہ بھی حرکت قلب بند ہو جانے سے ۲۱ جنوری ۹۵ء کو داغ مفارقت دے گئیں۔

شہر بمبئی کے معروف ادب نواز میٹرو پلیئنگ کارڈز کمپنی کے مالک محسنِ اردو شام کشن نگم کا ۱۶ فروری ۹۵ء کو انتقال ہوگیا۔ مرحوم فالج کے حملہ کا شکار ہوگئے تھے مگر آخری وقت تک اردو دوستی اور ادب نوازی کا ثبوت دیا۔

نقش کوکن

حادثۂ جانکاہی

حج کمیٹی کے سابق ایگزیکیٹو افسر جناب محی الدین ایف سرگروہ کی چچا زاد بہن محترمہ عائشہ گلزار خان سرگروہ متوطن ہوڑکھار ۲۶ جنوری ۹۵ء کے روز مانگاؤں ضلع رائے گڈھ سے قریب ایک جیپ حادثہ میں انتقال کر گئیں۔ ان کا جسد خاکی بمبئی لا کر کرلا میں تدفین عمل میں آئی ان کا فرزند شبیر جوان اسکے ساتھ تھا بری طرح زخمی ہوا۔

اس حادثۂ جانکاہی سے قبل مرحومہ کا ۲۴ سالہ فرزند الیاس مسقط (خلیج العرب)، میں ایکسیڈنٹ سے واصل حق ہوا تھا جبکہ ہفتہ عشرہ میں اس کی شادی ہونے والی تھی۔

سید حسن کو صدمہ

ساؤتھ افریقہ میں نقش کوکن کے خصوصی نمائندہ جناب سید حسن کے پدر بزرگوار ۱۵ فروری ۹۵ء کو ناگہانی طور پر حرکتِ قلب بند ہو جانے سے انتقال کر گئے۔

جناب شیخ محمد علی سروے کا ۱۸ نومبر ۹۴ء کو کیپ ٹاؤن ساؤتھ افریقہ میں انتقال ہوگیا۔

منصور درویش مرحوم

۲۱ سالہ نوجوان منصور ابراہیم درویش برین ٹیومر کے آپریشن کے بعد جسلوک ہسپتال میں وسط فروری میں انتقال کر گئے۔

ابراہیم ہرزک کو صدمہ

پینشیا ساؤتھ افریقہ میں جناب ابراہیم ہرزک کی خوشدامن پچھلے مہینہ راہیٔ عدم ہو گئیں۔

شرف الدین کاپڑی کو صدمہ

میرا موڈل کولہاپور کے مالک حاجی شرف الدین کاپڑی متوطن کرولی تعلقہ سنگمیشور کی والدہ حجن فاطمہ بی زوجہ محمد صاحب کاپڑی مختصر علالت کے بعد بعمر ۹۲ سال ۱۹ دسمبر ۹۴ء کو راہیٔ عدم ہوئیں۔ مرحومہ عرصہ دراز سے کولہاپور میں مقیم تھیں۔

نظیر احمد پینکر کا انتقال

تعلقہ مہسلہ ضلع رائیگڑھ کی ہر دلعزیز شخصیت جناب نظیر احمد حاجی محمد علی پینکر کا ۱۲ فروری ۹۵ء کو حرکت قلب بند ہوجانے سے انتقال ہوا۔

ڈاکٹر محمود حسین خطیب کا انتقال

۱۸ فروری کو وردھہ کے مشہور ماہر تعلیم اور معلم ڈاکٹر محمود حسین خطیب کا پربھنی میں انتقال ہوگیا۔

ڈاکٹر خطیب برسوں گورنمنٹ کالج ناگپور (وردھہ مہاودیالیہ) میں کیمسٹری کے صدر شعبہ اور پرنسپل رہے۔ سرکاری ملازمت سے ریٹائرمنٹ کے بعد وہ مولانا آزاد کالج اورنگ آباد منتقل ہوکر میں بھی پرنسپل کے عہدے پر فائز رہے۔ مرحوم نے کئی سال تک ناگپور یونیورسٹی میں بھی درس و تدریس کے فرائض انجام دئے۔ ڈاکٹر خطیب کا شمار وردھہ کی اہم اور ممتاز شخصیتوں میں ہوتا تھا۔

مرول بیت المال ویلفیئر سینٹر

رحمانی فاؤنڈیشن کے زیر اہتمام مندرجہ بالا سینٹر میں خواتین کے لئے سلائی کا کلاس شروع کیا گیا ہے جس میں چار مشینیں فاؤنڈیشن نے عطا کی ہیں۔ ۱۲ فروری ۹۵ء کو فاؤنڈیشن کے صدر ڈاکٹر عبدالکریم نائیک صاحب نے سینٹر کا دورہ کیا تو آپ نے ویلفیئر سینٹر کے امپلائمنٹ اینڈ وکیشنل گائیڈنس کے لئے رحمانی فاؤنڈیشن کی جانب سے پانچ ہزار روپئے عنایت فرمائے

تابڑ توڑ کی واپسی

نقش کوکن کے دیرینہ خریدار جانتے ہیں کہ آپ کے اس محبوب رسالہ میں سوال و جواب کا کالم تھا "آپ پوچھیں ہم بتائیں گے" جس میں مسٹر تابڑ توڑ قارئین کے پوچھے ہوئے سوالات کا دلچسپ انداز میں جواب دیا کرتے تھے۔ عرصہ تک یہ سلسلہ جاری رہا۔ قارئین نے اسے بے حد پسند بھی کیا مگر مسٹر تابڑ توڑ کی اچانک روانگی کی بنا پر ہم اسے منقطع کرنے پر مجبور ہوئے اب مسٹر تابڑ توڑ لوٹ آئے ہیں تو انشاء اللہ یہ سلسلہ پھر شروع ہوگا۔ قارئین کی دلچسپیاں لوٹ آئیں گی۔

قارئین سے گذارش ہے کہ وہ اسی کالم کے لئے اپنے سوالات ارسال فرمائیں۔

سوالات کارڈ یا انلانڈ لیٹر پر اپنے پورے پتے کے ساتھ درج ہوں

ادارہ

اپنی تخلیقات :- صاف، خوشخط اور کاغذ کے ایک طرف لکھ کر ارسال فرمائیں تاکہ کتابت میں غلطیوں کا امکان نہ رہے۔

مدیر

کوکن ٹور اینڈ ٹراویل کارپوریشن

حج وعمرہ ٹورز بمبئی کا قدیم اور مخلص ادارہ

حج سنہ ۹۵ء ۳۵/۴۰ دن — عمرہ ۹۵-۹۴ سنہ ۱۵ دن

-/۶۲،۰۰۰ روپیہ — نومبر اور رمضان میں -/۲۸،۰۰۰ روپیہ

اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے اور آپ تمام حضرات کی دعاؤں کی برکت سے ہم آج ساتویں سال میں قدم رکھتے ہوئے آپکی خدمت میں پھر اس سال حاضر ہیں۔ ہم آپ کیلئے تین ٹور کا پروگرام بنائے ہوئے ہیں جو اس طرح ہیں : ۱۔ عمرہ ٹور اکتوبر، نومبر سنہ ۹۴ء میں۔ ۲۔ رمضان عمرہ ٹور سنہ ۹۵ء (اس ٹور میں اعتکاف کرنے والوں کے لئے خصوصی انتظام ہے) ۳۔ حج ٹور سنہ ۱۹۹۵ء

ہمارے ٹور کی اسپیشل خدمات !

آپ کے سفر کی تمام ذمہ داریاں اور خدمات ہمارے ذمہ صرف عبادت آپ کے ذمہ • تجربہ کار رہنما (مردوں کیلئے مرد عورتوں کیلئے عورت) جو ذاتی طور سے جدّہ، مکہ، مدینہ میں رہ چکے ہیں انکی خدمات کے ساتھ حج عمرہ کیجئے • تجربہ کار رہنما اردو، انگریزی، گجراتی، کوکنی اور عربی جاننے والے دوران سفر ہر وقت آپ کے ساتھ ہوں گے جو آپکے خادم کی طرح ہوں گے • لذیذ، عمدہ صحت بخش کھانے ناشتہ اور دو وقت کی چائے (کبھی کبھی پھل فروٹ لسی شربت وغیرہ) • تمام سفر ایر کنڈیشنڈ بسوں میں ہوگا • پردے کا خصوصی اہتمام کیا جاتا ہے۔ • اس ٹور میں سیکھنا سکھانا بھی ہوتا ہے • خلیجی، افریقی اور یورپی ممالک سے آنیوالے حاجی صاحبان مکہ، مدینہ میں ہماری خدمات حاصل کر سکتے ہیں جس کیلئے جدّہ میں ٹیلیفون نمبر = ۶۶۷۱۵۰۰ (کوکن ٹور) فیکس : ۶۶۹۰۴۰۳

نوٹ : اس سال سے کچھ لوگ ہمارے نام سے نقل کر رہے ہیں ان سے ہمارا کوئی تعلق نہیں ہے اور نہ ہی انہیں تجربہ ہے ہوشیار رہئے۔

حج اور عمرہ کی بکنگ شروع ہے جس کی پہلی نیت اس کا پہلا نمبر۔۔۔

• یہ سفر انٹرنیشنل پاسپورٹ اور F.T.S. کے تحت ہوگا • کسی بھی عمر کے بچوں کیلئے الگ پاسپورٹ ہونا ضروری ہے
• جن صاحبان کے پاس پاسپورٹ نہیں ہے وہ بھی خدمات حاصل کر سکتے ہیں • تفصیلی معلومات کیلئے ایکبار ہم سے ضرور ملئے پھر فیصلہ کیجئے۔

اسلم مثال (B.A. HONS) • آصف مثال • سعید مُلّا (کیلے والے) • وصی پٹیل

KOKAN TOUR & TRAVEL CORPORATION — کوکن ٹور اینڈ ٹراویل کارپوریشن۔

آفس : ۲۶۳، شیخ میمن اسٹریٹ، جامع مسجد کے سامنے بمبئی ۲۔ ٹیلیفون : 3440245/3422941 فیکس 3756662

گھر کا پتہ : روپین اپارٹمنٹ، پاپڑی، وسئی ویسٹرن ریلوے ویا بمبئی ٹیلیفون : 712324918/324918 (0252)

برانچ آفس بھیونڈی : وقار رہبر مال (نیشنل منڈپ کنٹراکٹر) 49 II نظام پورہ نزد چاند تارا مسجد فون : 34325 (02522)

دیندار نمائندوں کی ضرورت ہے۔

اشاعت کا ۲۳واں سال

ماہنامہ نقش کوکن بمبئی

اردو/انگلش

رکن انڈین لنگویجیز نیوز پیپرس ایسوسی ایشن

جلد نمبر ۲۳ | شمارہ ۴ | اپریل ۹۵ء

مدیر: ڈاکٹر عبد الکریم نائیک

معاون مدیر: فقیر محمد مستری / مبارک کاپڑی

اعزازی نمائندے

ابراہیم بغدادی (انگلینڈ)
سید حسن (ساؤتھ افریقہ)
اقبال کاپڑی و صدیقہ کھیر ٹکر (دوبئی)
قمر الدین قاضی (پاکستان)
محمد کامل سیقوے (بحرین)

شیخ اسماعیل (ایسٹ افریقہ)
ابراہیم وانگڑے (سعودی عربیہ)
حسن عبد الکریم چوگلے (دوحہ قطر)
فرمان علی پانگکر (ابوظبی)
مختار مرود کر (دار السلام)

رہنمائی: آئی/دائی سوکر عبد المجید دائی جنگاؤ نکر نئی ممبئی: محمود حسن قاضی

ملکیت: نقش کوکن پبلیکیشن ٹرسٹ (رجسٹرڈ نمبر E 3006)

درون ہند سالانہ، ساٹھ روپے۔ دیگر ممالک ساڑھے تین سو روپے

خلیجی ممالک تین سو روپے

خط و کتابت اور ترسیل زر کا پتہ، نقش کوکن ۴۲ اے نواگر نیڑا کیا روڈ ریلوے اسٹیشن بمبئی نمبر ۴۰۰۰۱۰

مقام طباعت: اپوروا پرنٹرز بائیکلہ بمبئی

پرنٹر س پبلشر: ڈاکٹر عبد الکریم نائیک

تاریخ اشاعت: یکم اپریل ۹۵ء

کتابت: زبیر احمد، جاوید ندیم، مجاہد

اس ماہ کے

نقوش

انسان کی زندگی میں ہر طرح کے دور آتے ہیں۔ خوشی کے بھی، رنج کے بھی۔ خوشی کے موقع پر تقریبات ہوتی ہیں۔ شادی بیاہ، عقیقہ، ختنہ، بسم اللہ، ختم قرآن، امتحان میں کامیابی، بیرون ملک روانگی، وطن میں آمد، حج وزیارت ... ان سب سے یادیں جُڑی ہوتی ہیں۔ اور ہر یاد کے ساتھ کسی مٹھائی کی یاد وابستہ ہوتی ہے۔ رنج کے موقع پر سوگ ہوتا ہے، وفات، چہلم، فاتحہ، قرآن خوانی ... ان سب سے یادیں جُڑی ہوتی ہیں اور ہر یاد کے ساتھ کسی مٹھائی کی یاد وابستہ ہوتی ہے۔

ایک موسم آتا ہے، دوسرا جاتا ہے: باراں، گرما، خزاں، سرما، بہار۔ ان سب سے یادیں جُڑی ہوتی ہیں اور یاد کے ساتھ کسی مٹھائی کی یاد وابستہ ہوتی ہے۔ تہواروں کا دور مدام چلتا ہے، عید، بقرعید، محرم، شب برات، میلاد النبی، ماہِ رمضان ... ان سب سے یادیں جُڑی ہوتی ہیں اور ہر یاد کے ساتھ کسی مٹھائی کی یاد وابستہ ہوتی ہے۔

بھائی کی شادی میں تو تمام طرح کی مٹھائیاں تھیں۔ دوست کے ہنی مون پر افلاطون۔ قرآن خوانی میں نان خطائی۔ باراں میں برفی، سرما میں گاجر کا حلوہ۔ رمضان میں مالپوہ۔ عید میں شیر خُرما۔

اور ہر مٹھائی سے لُطف اندوز ہونے کے بعد سوال پُوچھا جاتا ہے کہ "بھئی مٹھائی کہاں سے خریدی؟" تو

سلیمان مٹھائی والے کا نام بے ساختہ زبان پر آجاتا ہے۔ یعنی ہر مٹھائی کے ساتھ سلیمان مٹھائی والے کی یاد جُڑی ہوتی ہے اسی لئے جب کبھی مٹھائی کا ذکر چھڑتا ہے، سلیمان مٹھائی والے کی بات ہوتی ہے سلیمان مٹھائی والے ہمہ اقسام، ہمہ اصناف، ہمہ رنگ، ہمہ اشکال، ہمہ اجناس اور ہمہ مواقع مٹھائیاں بناتے ہیں۔

آیئے، اپنی یادوں کی یاد میں کوئی مٹھائی نوشِ جان فرمایئے۔

جب کبھی مٹھائی کا ذکر چھڑتا ہے سلیمان مٹھائی والے کی بات ہوتی ہے

سُلیمان مٹھائی والے

شاہوں کے شایانِ شان مٹھائیاں بنانے والے

مینارہ مسجد

۱۳۰ ایف، حاجی محمد علی روڈ، بمبئی ۳۰۰۰۰۳

فون: ۵۵۸۵۸ / ۵۲۲۳۳ ۳۴۲۵ (؟)

مہاراشٹر کے نئے وزیر اعلیٰ

مسٹر منوہر گجانن جوشی

● مہاراشٹر میں شیو سینا اور بی جے پی کی مشترکہ قانون ساز پارٹی کے لیڈر مسٹر منوہر جوشی 1990 میں مہاراشٹر کی تشکیل کے بعد بمبئی شہر سے پہلے وزیر اعلیٰ منتخب ہوئے ہیں۔ مہاراشٹر کی وزارت عالیہ پر متمکن ہونے والے آپ کوکن کے دوسرے وزیر اعلیٰ ہیں۔ ان سے قبل بیرسٹر عبدالرحمٰن انتولے وزیر اعلیٰ چنے گئے تھے اور اتفاق یہ کہ دونوں ضلع رائے گڈھ کے باشندے ہیں۔

مسٹر منوہر جوشی کی پیدائش 2 دسمبر 1937 کو رائے گڈھ کے ضلع ندوی گاؤں کے ایک قدامت پسند ہندو گھرانے میں ہوئی تھی۔ بعد میں وہ اور ان کے والدین روزی روٹی کی تلاش میں اس صنعتی شہر میں آگئے۔ مسٹر جوشی نے آرٹس میں گریجویشن کیا اور قانون کی تعلیم حاصل کرنے سے قبل ایم اے کی ڈگری حاصل کی۔ انہوں نے سب سے پہلے بمبئی یونیورسٹی سینیٹ کی رکنیت کے لئے مقابلہ کر کے سیاست میں قدم رکھا۔ مسٹر جوشی کو شروع سے تدریس کا شوق تھا اس لئے انہوں نے پوولر کوہ نور ٹیوٹوریل کلاسیز شروع کئے جو اتنے مقبول ہوئے کہ لوگ انہیں پرنسپل جوشی کہنے لگے۔ یہی وہ زمانہ تھا جب بال ٹھاکرے نے مہاراشٹر کے لوگوں کو متحد ہونے کے لئے کہا اور لوگوں سے اپیل کی کہ وہ مہاراشٹر کی بنیاد پر یکجا ہوں۔ بال ٹھاکرے کی اس اپیل پر سب سے پہلے شامل ہونے والوں میں مسٹر جوشی تھے۔ 1968 میں کارپوریشن کیلئے چنے گئے اور جلد ہی کارپوریشن میں وہ اپوزیشن لیڈر بن گئے۔ مسٹر جوشی 77-1976 میں بمبئی کے میئر بنے اور اسی دوران وہ آل انڈیا میئر کونسل کے سربراہ بھی چنے گئے۔ آپ بمبئی کرکٹ ایسوسی ایشن کے نائب صدر اور بمبئی یونیورسٹی ایکزیکیٹو کونسل کے سینیٹ ممبر ہیں۔ ●

شاہ بھورمل آئی دان مل جی اینڈ کمپنی
گورنمنٹ منظور شدہ
ایر کنڈیشن شوروم
ڈونگری جیل روڈ، غلام محمد بلڈنگ، ڈونگری، بمبئی ۴۰۰۰۰۹
فون: ۳۷۶۸۱۶/۳۷۶۵۸۹۷
۳۷۲۳۰۹۲
خوش آمدید
خوش آمدید
۵۱ برس سے آپ کی سیوا کر رہا ہے۔ ایک بھروسے کا نام
شاہ بھورمل آئی دان مل جی اینڈ کمپنی جویلرس
تجربہ کار کاریگروں کے ہاتھوں سے بنے ہوئے قدیم و جدید فیشن پر سونے کے
کے ڈی ایم کے زیورات —— عید ہو یا دیوالی، شادی ہو یا جنم دن —
کسی بھی خوشی کے موقع پر سونے کی دنیا میں ایک ہی چمکتا ستارا
پتہ:- شاہ بھورمل جویلرس
گورنمنٹ منظور شدہ
ایر کنڈیشن شوروم
ڈونگری جیل روڈ، مرچنٹ بلڈنگ، دوکان نمبر ۲، بمبئی ۴۰۰۰۰۹
مزید پیش کش
ہمارے یہاں سے خریدے ہوئے (کے، ڈی، ایم،) K.D.M. کے زیورات آپ جب بھی
بیچنا چاہیں ہم بازار کی قیمت پر واپس لیتے ہیں:۔

حرا کی گود کا کوہِ نور ہیرا — گیدہویں قسط

"بسم اللہ الرحمٰن الرحیم" کا مفہوم

از: محمد سعید علی ٹولکر (دبئی)

اللہ رحمٰن الرحیم کا رحم اور کرم صرف ہماری زمین تک ہی محدود نہیں ہے بلکہ وہ تو بساطِ کائنات کے ہر گوشے تک محیط ہے۔ اسی لئے اللہ نے سورۃ لقمان کی آیت ۲۷ میں انسانوں کو کائنات کا اندازہ کرنے اور اپنی رحمٰن اور رحیم صفاتِ حسنہ کی بے کراں وسعت پر غور کرنے کا اشارہ دے دیا ہے۔ آیئے دیکھیں کہ اللہ تعالیٰ کی بے پایاں رحمتوں کی بارش فضائے بسیط میں کہاں کہاں اور کیسی کیسی ہو رہی ہے۔ تاکہ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کا مفہوم ہماری سمجھ میں آنے میں آسانی ہو۔ اللہ کی بنائی ہوئی سلطنت (ارض وسمٰوٰت) کا ایک بہت ہی چھوٹا سا حصّہ اب تک انسان نے دریافت کیا ہے۔ اس نے اب تک ۲۵ لاکھ کہکشائیں دریافت کی ہے تو ہر کہکشاں میں ۳ ارب سورج ڈھونڈ نکالے ہیں جو اس میں محوِ خرام ہیں۔ ہمارا نظام شمسی بھی کہکشاں میں محو خرام ہے جو ایک بہت ہی چھوٹا حصّہ ہے۔ نظام شمسی میں ہمارا ایک سورج اور اس کے اطراف طواف کرنے والے ۹ سیارے ہیں جن میں ہماری زمین بھی ہے۔ ہمارے نظام شمسی کا سب سے دوری پر کا یا آخری سیارہ PLOTO ہماری زمین سے ۴۷۲ کروڑ کلو میٹر کے فاصلے پر محوِ طواف ہے۔ یہی سیارہ سورج کا ایک چکر ۲۴۸ سالوں میں پورا کرتا ہے جب کہ ہماری زمین ایک چکر ۳۶۵ دنوں یا ایک سال میں پورا کرتی ہے۔ ہمارا سورج اتنا بڑا ہے کہ اس پر ہماری زمین جیسی ۱۳ لاکھ زمین بچھائی جاسکتی ہیں۔ سائنسدانوں نے یہ بھی انکشاف کیا ہے کہ ہمارے سورج میں روزانہ ۴ کھرب میٹرک ٹن گندھک جل رہا ہے اور اسی گندھک کے جلنے سے پیدا ہونے والا اجالا ہماری زمین تک آتا ہے۔ ہمارے سورج کا پڑوسی سورج بھی اتنی دوری پر ہے کہ اگر ہماری زمین سے برقی رفتار سے (فی سکینڈ ایک لاکھ چھیاسی ہزار میل سے) ایک طیارہ چھوڑا جائے تو اس تک پہنچنے میں ۴ سال درکار ہوں گے۔

اب تک دیکھے گئے سیاروں تک اسی رفتار سے طیارہ پہنچنے کے لئے کئی ارب سال درکار ہوں گے۔ یہ تو رہی انسان نے دیکھی ہوئی کائنات کے ایک چھوٹے سے حصّہ کی بات۔ باقی کائنات کتنی بڑی ہے اس کا اندازہ لگانا فی الحال تو اس زمانے کے انسان کے بس کی بات نہیں۔ پھر فضائے بسیط میں محوِ خرام موجود کائنات ہی صرف کائنات نہیں بلکہ اب بھی نئی نئی کائناتیں بن جانے کا عمل اللہ تعالیٰ کی طرف سے جاری اور ساری ہے اور ان میں اضافے پر اضافے ہو رہے ہیں اور کائناتیں بڑھ رہی ہیں (سورۃ فاطر آیت ۱) اسی لئے اللہ نے اپنے آپ کو ربّ العالمین (کائناتوں کا رب) ظاہر کیا ہے۔

اللہ تعالیٰ کے کمالِ رحم کا اندازہ اس سے ہوتا ہے کہ یہ پوری کائنات جس میں اربوں، کھربوں کہکشائیں، سورج، سیارے، ستارے، زمینیں موجود ہیں وہ تمام کے تمام فضا میں جامد نہیں ہیں بلکہ گردش کر رہے ہیں یا تیر رہے ہیں (سورۃ لیسٓ آیت ۴۰) یہ تو رہی کائنات مگر اسی کائنات میں اللہ کی تخلیق کردہ کتنی مخلوق ہے، وہاں کون کونسی نعمتیں اتر رہی ہیں، وہاں کیسی کیسی رحمتیں نازل ہو رہی ہیں اور وہاں کس طرح کا رحم برس رہا ہے اسے تو اللہ ہی جانتا ہے۔ اسی لئے حرا کی گود سے نیز قرآن کے نزول کے دوران بھی آپؐ آسمانی کروں کا بار بار مشاہدہ کرتے اور تھک جانے تک کرتے اللہ کی بنائی ہوئی سلطنت اور اس میں تخلیق کردہ بوقلمونیاں، نیرنگیاں اور رعنائیاں آپؐ کیلئے ایک حیرت کدہ بنے تھے۔ آخر آپؐ کو سمجھانے کیلئے اللہ تعالیٰ کو یہ پیغام بھیجنا پڑا۔ "اللہ کی بنائی ہوئی اس کائنات میں تو کوئی نقص نہیں دیکھے گا، پھر نگاہ ڈال۔ کیا اس (تخلیق) میں تجھے کوئی کمی بیشی نظر آ رہی ہے؟ بار بار دیکھتے جا پھر بھی تیری نگاہ تھک ہار کر تیری طرف واپس ہوگی۔ (یعنی کائنات اتنی بڑی ہے کہ دیکھتے دیکھتے تو تھک جائیگا) سورۃ الملک آیت ۳-۴)۔ ہمارے بعض مسلم بھائی انہیں آیتوں کو میت کو کفن پہنانے کے بعد سناتے ہیں۔ کاش اس کی زندگی میں ان آیتوں کو سمجھانے اس کا مفہوم بتاتے تو شاید مرنے والا کوئی بڑا سائنسداں یا عالم فلکیات یا کوئی بڑا عالم یا عالم حیاتیات ہوتا۔ انہیں آیتوں کا چھلکے سے فائدہ اٹھا کر اسرائیل کی قوم اب سائنسدانوں کی قوم بن گئی ہے جو اپنے پاس دو ہزار ایٹم بم اور ۵۰۰ ہائیڈروجن بم بنا چکا ہے۔

اس کے برخلاف ہماری قوم میں صرف ایک ڈاکٹر عبدالسلام ہی ایک سائنسداں بن سکے ہیں۔ قرآن پر تدبر پر توجہ نہ دینے سے صحابۂ کرامؓ کے بعد سے ہمارا حشر آج تک یہی ہوتا چلا آ رہا ہے۔ جہاں اسرائیل کی قوم سائنسدانوں کی قوم بن گئی ہے، وہاں ہماری قوم شاعروں کی قوم بن گئی ہے جہاں اسرائیل نے اپنی دفاع کیلئے اور مسلمانوں کو ختم کرنے کیلئے ہزاروں بم تیار رکھے ہیں۔ وہاں ہماری قوم کے ۵۵ اسلامی ملکوں میں اب تک یہ بھی صلاحیت نہیں ہے کہ وہ ٹینس یا کرکٹ کا ڈھنگ کا ایک بال (BALL) بنا سکتے ہیں۔ اسی لئے تو اقبالؒ جیسے قرآن پر تدبر و غور و فکر کرنے والے شاعر نے اپنی قوم کا ماتم یوں کیا ہے ؎

دینِ کافر فکر و تدبیرِ جہاد
دینِ مُلّا فی سبیل اللہ فساد

کائنات کے بابت انسان کا علم اور دائرۂ تحقیق کتنا کم ہے اس کے بارے میں ایک یہودی، (اسرائیلی) سائنسداں اتیجھاک کی نیوٹن لکھتا ہے۔ "کائنات (UNIVERSE) جو ہم تے اب تک دیکھی ہے اس کی مثال ایسی ہے اور اس بارے میں ہمارا علم یوں ہے جیسے علم کے سمندر کے کنارے ہم بچوں کی طرح سیپ اور گھونگھے اکٹھے کرنے سے آگے نہیں جا پائے ہیں۔" (BOOK-THE UNIVERSE)

سر جیمز جینیز جو ایک اسرائیلی علم الافلاک کا سب سے بڑا ماہر تسلیم کیا جاتا ہے، جیسے ہم زیادہ سے زیادہ روشنی کی ایک مدھم سی کرن دیکھ پائے ہیں، اور اسی سے زیادہ ہم کوئی دعوٰی نہیں کر سکتے۔ اور ہو سکتا ہے کہ یہ کرن بھی فریبِ نگاہ ہی ہو"

نفسیاتی کو کرے

BY- JAMES JINS (BOOK-THE MYSTER-
IOUS UNEVESE)

ایک تابندہ اور قومی روایت سے یہ پتہ
چلتا ہے حضورؐ نے کہکشاں میں ۱۲ سیاروں کے
مشاہدہ کرنے کا انکشاف صحابہ کرامؓ کے سامنے کیا
تھا۔ چودہ سو سال پہلے اس طرح کا انکشاف کوئی معمولی
بات نہیں۔ ایک نبی اپنی زبانِ مقدس سے جو بات نکالتا
ہے اس میں بھرپور حکمت ہوتی ہے۔ اللہ کا کوئی بھی نبی
صرف ایک داعی ہی نہیں ہوتا بلکہ وہ ایک انقلابی وجود
بھی ہوتا ہے۔ وہ انسانوں میں اللہ کی پہچان کرانے کیلئے
اللہ ہی کی بنائی ہوئی کائنات کی محسوس اور ٹھوس اشیاء
کے ثبوت پیش کرتا ہے وہ کائنات کی ہر شئے کا بغور
مشاہدہ کرتا ہے۔ حضرت ابراہیمؑ بھی پوری کائنات کا
مشاہدہ کیا کرتے تھے (سورۃ الانعام آیت ۷۶ سے ۸۰ تک)
(انبیاء علیہ السلام کا کائنات کا مشاہدہ کرتے اور ان مذکورہ
آیات سے ثابت ہوتا ہے کہ اسلام میں خانقاہیت
اور تصوف کیلئے قرآن سے کوئی سند نہیں ملتی)

حضورؐ حرا کی گود میں آرام فرمانے نہیں جاتے
تھے۔ آپؐ وہاں جا کر غور و فکر میں لگے رہتے۔ خاص کر
رات کی تاریکیوں میں آسمانی دنیا کا غور سے مطالعہ
کرتے، اسے پڑھتے تھے۔ اسی دوران آپؐ کو ان
بارہ ۱۲ سیاروں کا انکشاف ہوا تھا جس کا ذکر آپؐ نے
بعد میں قرآن کے نزول ہونے کے دوران کیا تھا۔ ان
بارہ سیاروں کا انکشاف جو آپؐ نے کیا تھا۔ وہ کیا
تھا وہ کوئی خاص سیارے ہونے چاہئیں کہ جن پر اللہ کی
الرحمٰن الرحیم صفتوں کے رحم کا خاص نزول ہوتا ہو نیز
ان میں کوئی خاص زندہ مخلوق بھی وجود پذیر ہو۔ چونکہ
نقش کوکب

حضورؐ کا یہ تابندہ تھا کہ ایسی غیبی اور راز بھری باتوں
کو صحابہ کرامؓ کے سامنے بیک لخت ظاہر نہیں کرتے تھے تاکہ
انؓ کا ایمان متزلزل نہ ہو۔ اس لئے آپؐ نے صرف ۱۲
سیارے کے مشاہدہ کا ہی ذکر کیا۔ ان کے بابت مزید
معلومات نہیں بتائی۔ اس جیسی ایک مثال یہاں دی
جا سکتی ہے۔ جنگِ بدر میں مسلمانوں کیلئے ۵ ہزار مسلح
(ہتھیار بند) فرشتوں کی مدد کی خبر جنگ سے پہلے اللہ
تعالیٰ نے آپؐ کو دی تھی (سورہ آل عمران آیت ۱۲۳ سے
۱۲۵) لیکن آپؐ نے اس کے بابت صحابہ کرام کو بیک لخت نہیں
بتایا کہ شاید وہ گھبرا جائیں یا اس پر ایمان نہ لائیں۔
لیکن جنگ ختم ہونے کے بعد خود صحابہ کرامؓ نے اپنے تاثرات
بیان کرنا شروع کئے اور بتایا کہ بسا اوقات ایسا ہوتا
تھا کہ ہم دشمن پر گھاؤ لگانے سے پہلے ہی وہ مردہ
ہو کر زمین پر گرتے تھے، تب آپؐ نے اس نصرت کی
خوشخبری انہیںؓ سنائی ہے کہ ان میں ضرور کوئی زندہ مخلوق
ہو جو با عقل، شعور بھی رکھتی ہو اور وہاں اللہ کی الرحمٰن
الرحیم صفات کا رحم بھی کارفرما ہو۔ ذرۂ خاک کے اس
خیال کی تائید قرآن پاک کی سورۃ الطلاق کی مندرجہ
ذیل آیات ملتی ہیں جن میں فرمایا ہے اللہ تعالیٰ
نے فرمایا کہ " (اے انسانوں) اللہ نے سات سمٰوٰت
(متعدد کائناتیں) تخلیق کی ہیں اور ان میں زمین کی طرح
ہی متعدد زمینیں (سیارے) بھی، اور ان میں اللہ کا
امر (فرمان) بھی نازل ہو رہا ہے (ان کا مشاہدہ کرنے کے
بعد) لوگوں کو معلوم ہو کہ اللہ ہر چیز کی تخلیق کرنے پر قادر
ہے اور اللہ کے علم میں ہر شئے ہے "
(سورۃ الطلاق آیت ۱۱-۱۲)
انہیں دو آیتوں کے بابت ابن عباسؓ

نے جو مفہوم پیش کیا ہے وہ بڑا ہی بصیرت افروز ہے۔
حضرت ابن عباس رضؓ کائنات کا مشاہدہ سب صحابہ رضؓ سے زیادہ کیا کرتے تھے اور اس پر غور بھی۔ جب سے آپ نے اس آیت پر تدبرانہ غور کیا کہ

خَلَقَ اللّٰهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِالْحَقِّ ۭ اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰیَةً لِّلْمُؤْمِنِیْنَ ؑ

(العنکبوت ۴۴) ("اللہ تعالےٰ نے آسمانوں اور زمینوں کو حق کے ساتھ پیدا کیا ہے اور ان میں والوں کے لئے دلائیل ہیں")

اس آیت سے متاثر ہو کر حضرت ابن عباس رضؓ نے سورۃ طلاق کی آیت ۱۱ اور ۱۲ کے بارے میں ایک دن صحابہ رضؓ کے حلقے میں فرمایا "اگر ان آیات کا مفہوم میں آپ کے سامنے بیان کروں تو شاید آپکا ایمان متزلزل ہوگا اس لئے میں خاموش رہوں گا۔ صحابہ کرام کے اصرار پر آپ نے (ابن عباس رضؓ نے) فرمایا کہ جس طرح ہماری زمین پر انسان نام کی زندہ مخلوق ہے، سورۂ طلاق کی بیان کردہ ان زمینوں (سیاروں) پر بھی کوئی زندہ مخلوق ہے جو باشعور ہے، احساس وارادہ بھی رکھتی ہے۔ اللہ کی عبادت بھی کرتی ہے اور وہاں بھی ہماری زمین کی طرح "کعبہ" موجود ہیں" وہاں بھی اللہ کا رحم اُترتا ہے (حضرت ابن عباس نے جو کعبہ لفظ استعمال کیا ہے، ذرۂ خاک کے نزدیک اس کا مطلب بالکل ہمارے زمین پر حضرت ابراہیمؑ کا تعمیر شدہ کعبہ کی طرح ماہی پیکر نہیں رکھتا بلکہ اس کا مطلب یہ ہوگا کہ ان زمینوں پر بھی کعبہ یعنی توحید کے مراکز موجود ہیں) حضرت ابن عباس رضؓ کے انکشاف سے ظاہر ہے کہ اللہ تعالےٰ نے صحابہ کرام رضؓ کو کس کمال درجہ کی ذہانت و فطانت سے بہرہ ور اور کس طرح ایقان افروز تصورات سے آراستہ کیا تھا کہ جس وقت سائنس کا بھی وجود نہیں تھا، وہ سائنسدانوں سے بھی بڑھ کر انکشافات کرتے تھے — کائنات میں زندہ مخلوق دیگر سیاروں پر ہیں اس کا قطعی ثبوت الشوریٰ کی آیت ۲۹ میں ملتا ہے — .. (باقی آئندہ جاری ہے)

غزل

نہ جوز میں کیلئے ہے نہ آسماں کیلئے ؛ وہ بارِ غم ہے مرے قلب ناتواں کیلئے
کبھی مجھکی نہ جھکے گی کسی کی چوکھٹ پر ؛ مری جبیں ہے فقط تیرے آستاں کیلئے
نہ جانے اُن کو اڑا لے گئی کہاں آندھی ؛ جو چار تنکے چنے میں نے آشیاں کیلئے
وہیں پھر اپنا نشیمن بنا کے چھوڑوں گا ؛ تڑپ رہی ہے جہاں برق آشیاں کیلئے
فقط گلوں سے نہیں ہے چمن کی آرائش ؛ یہ خار و خس بھی ضروری ہیں گلستاں کیلئے
وہ میرے تلوؤں کے بوسوں چومتے لیتے رہے ؛ بچھے تھے راہ میں کانٹے جو امتحاں کیلئے
ہر ایک حادثہ تقدیر ہی کا حصہ ہے ؛ بہانا کوئی تو ہو مرگِ ناگہاں کیلئے

خطیب چلئے اکیلے ہی جانب منزل
رُکیں نہ راہ میں اب اور کارواں کے لئے

غزل

مہر مسلائی

حسن کی برتری ہو تو میں کیا کروں ؛ عشق کی ابتری ہو تو میں کیا کروں
آپ کے ہر اشارہ پہ چلنا پڑا ؛ یہ بھی وارفتگی ہو تو میں کیا کروں
جی رہا ہوں میں دنیا پہ تکیہ کئے ؛ موت سر پر کھڑی ہو تو میں کیا کروں
کاش مرنے سے ہو جائے قصہ تمام ؛ اور اک زندگی ہو تو میں کیا کروں
سوچا کل اک جنازہ کو کندھا دئے ؛ جب سواری مری ہو تو میں کیا کروں
عمر بھر ساتھ دیتی رہی بے بسی ؛ قبر میں بھی یہی ہو تو میں کیا کروں
راہ سیدھی میسر ہوئی غیب سے ؛ اس پہ بھی کجروی ہو تو میں کیا کروں

یوں تو دنیا سمجھتی رہی پارسا
مہر کچھ اور ہی ہو تو میں کیا کروں

چپلوں کی نظمیں

شرد ھالو

جیون کی اس چلت پھرت نے
بھٹکایا، چپّل گھسوائی
آنکھوں نے سب کچھ دکھلایا
پیٹ نے بھی چکی پسوائی

تن تھا پیاسا، روح تھی پیاسی
دھوپ نگر کا وہ اک باسی
اٹھ کر آیا تیری جانب
بھیک سے چلّو بھر پانی کی
ہاتھ پسارے آج کھڑا ہے
ترا شرد ھالو واشِشٹی!
ترے کنارے آج کھڑا ہے

واشِشٹی

چھوٹی تتلی، بڑی گلہری
چھوٹا چاند اور بڑا ستارہ
حسن کی ساری علامتیں ہیں
حسن ہی پانی حسن کنارہ

دیکھتی آنکھیں بولتے چہرے
سوچ میں الجھے دھیان میں ڈوبے
ذہن ہمارے ذہن تمہارے
بوڑھے ہو جاتے ہیں لیکن
یہ ندی بوڑھی نہیں ہوتی
یہ پانی بوڑھا نہیں ہوتا!

**

آپ کا اسمِ شریف؟

از: حنیفہ پرکار

خدا تعالیٰ نے اپنی بنائی ہوئی اس کائنات کی سیکڑوں مخلوقات میں حضرتِ انسان کو اشرف المخلوقات ہونے کا شرف بخشا ہے۔ تمام مخلوقات میں افضل یہ چیز جب عدم سے وجود میں آتی ہے تو ظاہر ہے اس کا کوئی نام نہیں ہوتا۔ یہ چیز محض ایک انسان ہوتی ہے۔ دنیا میں اس کے تشریف آوری سے پہلے ہی اس کے ورثا اس کا نام تلاش اور تجویز کر کے رکھ لیتے ہیں۔

نام رکھنا ایک رسم ہی نہیں ہے یہ انسانی تہذیب کا ایسا ضروری امر ہے جس کی انجام دہی سے ہم نہ صرف مہذب کہلاتے ہیں بلکہ نام انسانی کردار کے نمو پانے میں اہم رول ادا کرتا ہے۔ اگر انسانوں کے نام نہ ہوتے تو ذرا سوچئے، ہمیں ہر ایک کو "اے" یا "او" کہتے ہوئے کیسا لگتا؟ ہم کتنوں کو اس طرح آواز دیتے اور ایک "اے" پر کتنے سر ہماری طرف گھوم جاتے؟ نہ معلوم نام رکھنے کا رواج ابتدائے آدم سے ہی یا بعد کے زمانے میں رائج ہوا۔ قرآن پاک میں، ہابیل و قابیل اور ہاروت و ماروت وغیرہ پڑھ کر تو یہی ثابت ہوتا ہے کہ نام رکھنے کی اہمیت سے خدا تعالیٰ نے اپنے بندوں کو روزِ ازل سے ہی روشناس کرا دیا تھا۔

نام آدمی کے کسی خاص مذہب سے تعلق کو اجاگر کرتا ہے مگر فی زمانہ ہم بادی النظر میں بیشتر لوگوں کو کسی مخصوص قوم سے منسوب نہیں کر سکتے۔ اول ظاہری نقش و کر سے ظاہری پوشاک کے اختلاط کی وجہ سے اور دوم بعض ناموں کے مخلوط ہونے کے سبب ــــ بچے کے لئے بہتر اچھا نام تجویز کرنا چاہیئے۔ نبی کریمؐ کا ارشاد ہے کہ قیامت کے روز تمہیں اپنے اپنے ناموں سے پکارا جائے گا اس لئے بہتر نام رکھا کرو (ابو داؤد) پیغمبروں کے ناموں پر بھی نام رکھنے کی ہدایت کی گئی ہے (ابو داؤد، نسائی) یا ایسا نام ہو جو معنوی اعتبار سے بہتر ہو ــــ ترمذی شریف میں ہے کہ حضورؐ ناخوشگوار نام بدل دیا کرتے تھے چنانچہ ایک لڑکی جس کا نام عاصیہ (گناہ گار) تھا، آپؐ نے بدل کر جمیلہ (خوبصورت) رکھا اسی طرح آپؐ کو خود پسندانہ بھی ناپسند تھے۔ ایک بار ایک عورت کا نام "برّہ" بدل کر زینب رکھ دیا۔ یہ کہتے ہوئے کہ اللہ بہتر جانتا ہے کہ کون برّہ (متقی) ہے (مسلم)

ہمارے پُرکھوں میں یہ رواج عام تھا کہ دادا اور نانا، نیز دادی و نانی کے نام ان کی تیسری نسل کو دیئے جاتے تھے۔ اسی طرح عقیدت کے اظہار کے طور پر ایک خاندان کے سربراہ کا نام اس کی تمام اولادوں کے ایک ایک بچے سے موسوم کرنا بھی اسی رواج کا حصہ تھا آج بھی پرانی اقدار کو سینے سے لگائے رکھنے والے لوگ اس رواج کو نبھاتے ہیں مگر کوئی ان سے پوچھے کہ جس شخص سے آپ کو بے پناہ عقیدت ہو، مثال کے طور پر ایک صاحب کا اسم شریف، محمد ہاشم خان تھا

لوگ ان کی بڑی عزت کرتے تھے۔ مارے احترام کے نام بھی نہ پکارتے بلکہ انہیں خان صاحب کہتے۔ یہ ہردلعزیز شخصیت ہر ذی روح کی طرح ایک دن دوسری دنیا کو سدھار گئی ــــ ان صاحب کے فرزند ارجمند کو اپنے والد ماجد سے بےحد لگاؤ تھا۔ انہوں نے اس محبت کے عملی اظہار کے طور پر اپنے بیٹے کا نام محمد ہاشم رکھ دیا اور لگے پکارنے "ارے ہاشم، ادھر تو آ"

ــــ ہاں تو کوئی ان سے پوچھے کہ جس شخص سے آپ کو بے پناہ عقیدت ہو، اس کے نام کو یوں بے ادبی سے پکار کر کون سی تعظیم جھلکتی ہے؟ ہم یہ نہیں کہتے کہ بیٹے کو بھی ہاشم صاحب کہہ کر پکاریں۔ ہم یہ پوچھنا چاہتے ہیں کہ بیٹے کو اس کے دادا/نانا کا نام دینا کیا ضروری ہے۔

ہماری نئی نسل نت نئے ناموں کی بازیابی کے لئے پاکستانی افسانوں سے استفادہ کرتی ہے۔ چونکہ پاکستان کی نئی افسانہ نگار خواتین میں ناموں کے سلسلے میں ایک مقابلے کا سا رجحان عرصے سے چلا آرہا ہے۔ (یہ خواتین اپنے ہر افسانے میں ہیرو اور ہیروئن کو ایسا نام دینے پر کمربستہ نظر آتی ہیں جو پہلے کبھی نہ سنا گیا ہو) چنانچہ ہماری بہنوں کو "رومیلہ، زارا، زدیا اور جاذب" جیسے نام ذرا سی تلاش سے میسّر آجاتے ہیں۔ افسانہ نوردی سے لئے گئے ان ناموں کی حقیقت یہ ہے کہ یہ جتنے جدید لگتے ہیں اتنے ہی بے معنی بھی ہوتے ہیں۔ جبکہ ضرورت اس بات کی ہے کہ نام صرف بامعنی ہی نہ ہو بلکہ اچھے معانی رکھتا ہو۔ "احمر" (سُرخ) اور ثانیہ (لمحہ/دوسرا) جیسے نام رکھنے والے واضح طور پہ نام کی صرف ظاہری خوبصورتی کو دیکھتے ہیں مطلب نقش کو کف

سے کوئی غرض نہیں ہوتی ــــ اسی طرح "اِرَم" نام رکھنے والوں کو یہ تو غالباً معلوم ہوگا کہ یہ جنت کا نام ہے مگر کونسی جنت؟ وہ جو شداد نے خدائی کا دعویٰ کرکے اپنے لئے تیار کروائی تھی اور جس میں داخل ہونا تک اسے نصیب نہیں ہوا تھا ــــ نام رکھتے وقت ہمیں ناموں میں ندرت کے ساتھ اس کے اچھے معانی کی اہمیت کو نہیں بھولنا چاہیئے۔ محض جدت پسندی ہی سب کچھ نہیں ہوتی۔

عام خیال ہے کہ نام انسانی کردار پر بہت حد تک اثر انداز ہوتا ہے چنانچہ جب ہم بچوں کے نام رکھیں جن کا ان پر اچھا اثر ہو۔ حضورؐ کا ارشاد ہے کہ جب تم ایک بچے کو نام دو تو ایسا دو جس سے وہ اللہ کا بندہ ظاہر ہو۔ اللہ تعالےٰ کے نزدیک بہترین نام عبداللہ اور عبدالرحمٰن ہیں ــــ نام کا کردار پر اثر انداز ہونا یوں بھی ثابت ہے کہ اگر بچہ کالا ہے، معمولی نقوش کا حامل ہے اور اس کے والدین اس کا نام جمیل، وجیہہ یا اسی طرح خوبصورت معانی والا نام رکھیں۔ یا ماہ رخ (چاند سا چہرہ) اور قمرالنسا (عورتوں کا چاند) قسم کا نام کسی کالی کلوٹی بچی کو دیا جائے تو یقیناً سننے والا نہ صرف دل میں ہنسے گا بلکہ کوئی دل جلا بچے کے سامنے مذاق اڑائے گا کہ صورت تو دیکھو اور نام سن لو ــــ اس طرح بچہ اپنے نام کے تئیں شرمندگی محسوس کرنے لگے گا وہ لوگوں کو اپنا نام بتاتے ہوئے جھجک جائے گا اسے اپنے کالا یا بدصورت ہونے کا احساس بھی شدید تر ہوگا اور ایک مستقل احساسِ کمتری اس میں پیدا ہوگی۔

نام رکھنے کے معاملے میں سب سے اہم بات

یہ ہے کہ نام آدمی کے مذہب کا مظہر ہو یعنی سننے والا اس الجھن میں نہ پڑے کہ یہ شخص کون سے مذہب سے تعلق رکھتا ہے۔ مسلمانوں اور بالخصوص عورتوں میں کچھ نام ایسے ہیں جیسے سیما، ماہا، انیلا وغیرہ۔ مذکورہ بالا نام ہندو عورتوں میں بھی پائے جاتے ہیں۔ ہمارے پاس ناموں کی کمی تو نہیں ہے۔ ہماری کتابوں میں اسلامی ناموں کی قلت تو نہیں پھر ہم ایسے نام کیوں رکھیں جسے سن کر کوئی سوچتا رہ جائے کہ جانے کس مذہب سے تعلق رکھتی یا رکھتا ہے۔

بعض والدین نام رکھتے وقت طول طویل نام رکھتے ہیں مثلاً نورالعین، کشور سلطانہ وغیرہ پھر یہی نام گھٹ کر نور اور کشور رہ جاتے ہیں۔ جہاں تک اسمائے الحسنیٰ (اللہ تعالیٰ کے صفاتی نام) کا تعلق ہے۔ انہیں مختصر نہیں کرنا چاہیئے۔ کیونکہ اس طرح نام کا مفہوم ہی بدل جاتا ہے مثلاً اگر ہم نے بچے کا نام عبدالہادی رکھا ہے تو اسے پورے نام کے ساتھ پکاریں یعنی ہدایت دینے والے کا بندہ۔ اگر ہم صرف ہادی کہیں گے تو خدانخواستہ شرک کے گناہگار ہوں گے ۔۔۔ بعض والدین اپنے تمام بچوں کے نام ہم وزن رکھنے کے خواہشمند ہوتے ہیں لہٰذا وہ ناموں کو ترازو میں تولنا نہیں بھولتے۔ بعض کو یہ خو بری لگتی ہے چنانچہ ان کے تمام بچے مختلف قافیہ ردیف والے ناموں کے حامل ہوتے ہیں۔

خوبصورت اور بامعنی ناموں میں بڑا سحر اور کشش ہوتی ہے۔ نفسیاتی طور پر اچھے الفاظ کا انسان پر اچھا رد عمل ہوتا ہے وہ نازیبا الفاظ سن کر ذہنی اور روحانی اذیت اور میٹھے الفاظ سے طمانیت محسوس کرتا ہے اسی لئے ناموں کے انتخاب میں ہمیشہ اس بات کو مدنظر رکھنا چاہیئے کہ نام انسانی نفسیات و کردار پر اچھا اثر ڈالیں۔ ایسا نام جس سے اس کی عظمت ظاہر ہو، جس سے انسان کی نجابت عیاں ہو۔ جس سے دل میں پیار پیدا ہو اور جس سے انسان اسم بامسمیٰ بننے کا متمنی ہو۔

ضرورت اس بات کی ہے کہ اچھے اچھے ناموں پر مشتمل ایک ایسی ضخیم کتاب یا ڈکشنری ہو جس میں زیادہ سے زیادہ ناموں کا احاطہ کرتے ہوئے ان کے معانی دیئے جائیں۔ اس سلسلے میں چھوٹی چھوٹی کتابیں تو دستیاب ہوتی ہیں جن کی خانہ پُری "بسم اللہ بیگم" "دل آرام بیگم اور حیرت النساء" جیسے مضحکہ خیز ناموں سے کی جاتی ہے، ایسی کوئی قابل قدر کتاب بہنوں کو اچھے اور نئے ناموں کی فراہمی میں آسانی پیدا کر سکتی ہے مگر ۔۔۔ بھلا ہو ہماری بہو بیٹیوں کا۔ تان وہیں آکر ٹوٹتی ہے کہ نام نیا ہو۔ ظاہر جب ایسی کتاب کے تمام نام بھی عام ہو جائیں گے تو ندرت کہاں باقی رہے گی؟ لہٰذا یہ بیبیاں پھر اچھوتے ناموں کی تلاش میں سرگرداں ہو جائیں گی۔ یہی وہ نہج ہے، یہی وہ سوچ ہے جو آجکل کے والدین کو ۔۔۔ بلکہ نئی نسل کی نام نہاد ادیباؤں کو اور ان کے توسط سے والدین کو اپنے بچوں کے "عامش" اور "غارب" جیسے نام رکھنے پر اکساتی ہے۔

الغرض اسلامی نقطہ نظر سے بچے کو ایسا نام دیا جائے جو انسانی فطرت اور ظاہری صورت کے لحاظ سے معقول ہو، میٹھا ہو، متین ہو، جس سے ظالمانہ فطرت کا اظہار نہ ہو اور جو اللہ سے قرب کا مظہر ہو۔

★★

نوشین پلازہ
علاوہ ازیں صنعتکاروں اور کارخانہ داروں کے لئے سنہری موقع
نشیمن انڈسٹریل کمپلیکس
ملئے: حاجی عبدالسلام راول چیئرمین اینڈ منیجنگ ڈائریکٹر
نشیمن بلڈرس پرائیویٹ لمیٹڈ نشیمن کالونی، کوسہ، ضلع تھانے
فون آفس: ۵۳۵۲۰۸۱/۵۳۵۴۱۲۲ فون رہائش: ۵۳۵۲۰۲۰/۵۳۵۲۱۲۱

بمبئی دیکھی

مئی ۱۹۹۵ء

قاضی فراز احمد
بطرز
اکبر الہ آبادی

●

سپنی سپائی نگری دیکھی ؛ آ کہ ہم نے بمبئی دیکھی
پنجابی، مدراسی دیکھی ؛ بوری شن لی کھولی دیکھی

●

جو دیکھا ہے حال سنائیں ؛ آؤ تمہیں بھی ہم دکھلائیں

●

وی ٹی کا اسٹیشن دیکھا ؛ فارس روڈ کا جنکشن دیکھا
سگنل دیکھا کاشن دیکھا ؛ سڑکوں پر تھا بھاشن دیکھا

●

پکچر کھیل تماشے دیکھے ؛ غنڈے شہدے لاشے دیکھے
مٹر اور مہاشے دیکھے ؛ بجنے والے تاشے دیکھے

●

گاؤں سے آتے لشکر دیکھے ؛ فٹ پاتھوں کے بستر دیکھے
رستہ گھیرے بے گھر دیکھے ؛ بیوی بچے شوہر دیکھے

●

کٹیا، چھپر، جھونپڑ پٹی ؛ گھر گھر دارو گھر گھر بھٹی
بات ہو کڑوی یا ہو کھٹی ؛ سچ بولیں تو آپ کی چھٹی

●

سادھو اور قلندر دیکھے ؛ ناچنے والے بندر دیکھے
بھاؤ توتے سندر دیکھے ؛ ہیچڑے اور سکندر دیکھے

●

سڑکوں پر ہیں بھوجن بھوگی ؛ اپنا مرہم اپنے روگی
چاند سے چہرے رات سہوگی ؛ اونچی بلڈنگ اونچے بوگی

●

کیا کیا دیکھا کیا بتلائیں ؛ آؤ تمہیں کچھ اور سنائیں

نقش کوکن

●

تھیلے والے چیلے دیکھے ؛ راشن شاپ کے میلے دیکھے
لوگوں کے تھے ریلے دیکھے ؛ سب کھاتے ہیں کیلے دیکھے

●

چور اور چوری مار کٹائی ؛ دیکھے ہم نے رات میں نائی
باپ اور بیٹا بہن اور بھائی ؛ ایک ہی بستر ایک رضائی

●

کھیری چاپ کیلبی دیکھی ؛ لسی سینخ جلیبی دیکھی
پان اور نان خطائی دیکھی ؛ ہم نے بھی کچھ کھائی دیکھی

●

نیلامی کو لاٹ کو دیکھا ؛ مسکینوں کے ٹھاٹ کو دیکھا
بنیا بھیا جاٹ کو دیکھا ؛ ملباری کے ٹاٹ کو دیکھا

●

پیپر اور رسالے دیکھے ؛ نقلی مال مسالے دیکھے
بے رشتے ہیں سالے دیکھے ؛ نالے اور پرنالے دیکھے

●

سرکاری بیپار بھی دیکھے ؛ کاروں میں بے کار بھی دیکھے
بیکاروں کی کار بھی دیکھے ؛ ہم نے پاکٹ مار بھی دیکھے

●

فلموں کے اسکینڈل دیکھے ؛ مارنے والے بنڈل دیکھے
ہاتھ میں چپل سینڈل دیکھے ؛ آنکھ میں جلتے کینڈل دیکھے

●

تبلا تا ہوں اور میں بھاگی ؛ دن گزرا اور رات جو آگی

●

مجمع دیکھا گردی دیکھی ؛ قتل ہوا بے وردی دیکھی
جب پولس کی وردی دیکھی ؛ بھیڑ کو لگتی سردی دیکھی

●

ہم نے فراز کی بمبئی دیکھی ؛ آپ نے سندر موبمبئی دیکھی

۹۵ء

اُردو غزل کے خدمتگار
ڈاکٹر وِنئے وائی کر

علی اسماعیل قاضی ۔ واشی نئی ممبئی۔

غزل اردو شاعری کا ایک حصہ ہے ۔ اسے اردو شاعری کی عزت اور آبرو کہا جاتا ہے ۔ غزل کو جذبات اور الفاظ کا بہترین مجموعہ بھی کہتے ہیں ۔ غزل اردو شاعری کا بہت ہی مقبول، شیریں، دل کش اور رسیلا انداز ہے ۔ اس کی مقبولیت اردو داں طبقے تک ہی محدود نہیں ہے بلکہ دیگر زبانوں کے جاننے والے بھی غزل سنتے ہیں، داد دیتے ہیں، پسند فرماتے ہیں اور لطف اندوز ہوتے ہیں غزل کی مقبولیت دن بدن بڑھتی جا رہی ہے ۔ دورِ جدید میں اردو غزل کی خوبیوں کو لوگوں تک صحیح انداز میں پہنچانے کے اعتبار سے اور مقبولیت کو بڑھانے میں جن لوگوں نے خدمات انجام دی ہیں ان میں ناگپور کے ڈاکٹر ونئے وائی کر کا نام پیش پیش ہے ۔ ڈاکٹر ونئے وائی کر کی پیدائش ۱۷ جون ۱۹۴۰ء میں ہوئی ۔ آپ کی ابتدائی تعلیم مدھیہ پردیش میں بالاگھاٹ کے مقام پر ہوئی ۔ اپنی ابتدائی تعلیم پوری کرنے کے بعد ناگپور میں ایم ۔ بی ۔ بی ۔ ایس کی ڈگری کے لئے داخلہ لیا ۔ آپ کے والدین کو ادب سے دل چسپی تھی اور گھر کے ادبی ماحول کی وجہ سے آپ نے بھی اردو غزل میں دل چسپی لی ۔ بنیادی طور پر ڈراموں، موسیقی اور ادب سے لگاؤ ہونے کی وجہ سے کالج کے کئی کلچرل اور سماجی پروگراموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا ۔ ۱۹۶۳ء میں ناگپور یونیورسٹی سے ایم ۔ بی ۔ بی ۔ ایس کی ڈگری حاصل کی اور فوج میں بھرتی ہوئے ۔

فوج میں رہتے ہوئے پونا یونیورسٹی سے انستھیسیولوجی کا ڈپلومہ حاصل کیا ۔ ۱۹۶۳ء، ۱۹۶۵ء اور ۱۹۷۱ء کی جنگ میں حصہ لیا ۔ ۱۹۷۲ء میں فوج کے میجر کے عہدے سے سبکدوش ہوئے اور ناگپور میں بحیثیت انستھیسولوجسٹ اپنی طبی مشق جاری رکھے ہوئے ہیں ۔

اب آیئے دیکھتے ہیں کہ ایک ڈاکٹر جو مریضوں کا علاج کرتا ہے اور فوج میں میجر کے عہدے پر فائز رہا ہے اس نے اردو غزل کی ایسی کونسی خدمات انجام دی ہیں جس کی وجہ سے ہم اُسے غزل کا خدمت گار کہہ سکتے ہیں ۔

آپ کو مراٹھی، ہندی، اردو اور انگریزی پر عبور حاصل ہے ادب سے اور خصوصاً غزل سے لگاؤ ہے ۔ آپ یہ چاہتے کہ اردو غزل کو اس کے حقیقی روپ میں سمجھا جائے اور اس کی خوبیوں کو سراہا جائے غزل لکھتے وقت شاعر جو الفاظ استعمال کرتے ہیں ان میں سے کئی الفاظ کے معنی معلوم نہ ہونے کی وجہ سے اشعار کا مفہوم سمجھ میں نہیں آتا ورنہ غزل کی مقبولیت اور بھی بڑھ جاتی ۔ اردو غزل کو سمجھنے میں صرف غیر اردو داں طبقے ہی کو دقت نہیں ہوتی بلکہ ایک بڑے اردو داں طبقہ کو بھی یہ دقت درپیش آتی ہے ۔ آپ اس بات پر زور دے کر کہتے ہیں کہ جب تک الفاظ کے معنی کا پتہ نہ ہو غزل کے اشعار کا مفہوم سمجھ میں نہیں

[illegible] اور جب تک مفہوم سمجھ میں نہیں آئے گا غزل کی خوبصورتی اور دیگر خوبیوں کو نہیں دیکھ سکتے اور اس سے محظوظ نہیں ہو سکتے۔

اسی خیال کو مدِ نظر رکھتے ہوئے ڈاکٹر وائی کر صاحب نے ایک کتاب "آئینہ غزل" لکھی ہے اور کئی مراٹھی، ہندی اور انگریزی جاننے والوں کا اس کتاب کے ذریعے اردو غزل سے تعارف کیا ہے اور انہیں قریب لا کر غزل کا مدّاح بنایا ہے۔

اس کتاب کے لکھنے میں ناگپور کے ایل۔ اے ڈی کالج کی سابق صدر شعبۂ اردو۔ فارسی مرحومہ زرینہ ثانی صاحبہ نے ڈاکٹر وائی کر کا کافی ساتھ دیا۔ مگر افسوس کہ اس کتاب کے مکمل ہو کر منظرِ عام پر آنے سے پہلے ہی ڈاکٹر زرینہ ثانی صاحبہ اس دنیا سے رحلت فرما گئیں۔ دونوں نے مل کر اس کتاب کو لغت کے طور پر لکھا ہے۔ اردو الفاظ کو دیوناگری میں لکھا ہے جس سے غیر اردو داں حضرات کو الفاظ پڑھنے میں اور تلفظ ادا کرنے میں آسانی ہوگی۔ اردو الفاظ کے معنی سمجھانے کے لئے پہلے لفظ لکھا پھر اس لفظ کے مراٹھی، ہندی اور انگریزی معنی لکھے اور پھر اس لفظ کا موزوں استعمال بتلانے کے لئے ایسے شعر کا انتخاب کیا جس میں وہ لفظ استعمال کیا گیا ہو۔ جو حضرات اردو سے ناواقف ہیں مگر اردو شاعری اور خصوصاً غزل سے دلچسپی رکھتے ہیں اس کتاب کا استعمال کریں تو اردو غزل کو سمجھنے میں بہت ہی آسانی ہوگی۔ آئینۂ غزل کے علاوہ آپ نے "غزل درپن" اور "گلستانِ غزل" بھی لکھی ہے "غزل درپن" میں اردو کے مختلف مائیہ ناز اور چوٹی کے شاعروں کی تقریباً ۱۵۶ غزلوں کا انتخاب کیا ہے اور ہر شعر کا مراٹھی میں مطلب سمجھایا ہے۔ یہ کتاب بھی دیوناگری میں لکھی ہے۔ "گلستانِ غزل" جو ابھی شائع نہیں ہوئی ہے آپ کی غزل کے موضوع پر تیسری کتاب ہے۔ اس کی لکھائی بھی دیوناگری اور زبان مراٹھی ہے۔ اس کتاب میں آپ نے غزل کی تاریخ، خوبصورتی، خوبیوں اور دیگر غزل کی تاریخ، خوبصورتی خوبیوں اور دیگر پہلوؤں پر روشنی ڈالی ہے۔ اسی کتاب میں ایوت مال کے آنند آڑے صاحب نے غزل لکھنے کے قوانین اور صرف و نحو پر ایک بہت ہی اہم باب لکھا ہے۔ غزل کی بحروں اور گنتی کو سمجھایا ہے۔ ڈاکٹر صاحب ہمیشہ غزل کو لوگوں میں عام کرنے میں منہمک رہتے ہیں۔ غزل کے متعلق پروگرام منعقد کرتے ہیں اور کئی پروگراموں کی نظامت کی ذمہ داریوں کو نبھا چکے ہیں۔ حال ہی میں یعنی ۱۷ فروری ۱۹۹۵ء کو یونیورسٹی کالینا کیمپس کے رانا ڈے بھون میں شعبۂ مراٹھی نے ڈاکٹر وائی کر صاحب کا اردو غزل پر ایک لکچر منعقد کیا تھا۔ ڈاکٹر صاحب کی دعوت پر راقم الحروف نے بھی اس پروگرام میں شرکت کی۔

ڈاکٹر صاحب یہ تمام خدمات اپنی دلچسپی کی وجہ سے کرتے ہیں۔ انہیں کسی شہرت یا نام و نمود کی خواہش نہیں، تمنا نہیں۔ کام کرتے رہتے ہیں اور نام خود بخود ہو جاتا ہے یوں تو ڈاکٹر صاحب بمبئی اور کوکن سے دور ناگپور میں رہتے ہیں مگر ڈاکٹر صاحب اپنی خدمات کی وجہ سے اس علاقے کے غزل پریمیوں کے دل میں گھر کر جائیں گے میں نقش کوکن کے ذریعہ اردو شعرا غزل خواں، اساتذہ، اردو اکیڈمی سے متعلقین اور عام اردو داں طبقے سے گزارش کرتا ہوں کہ ڈاکٹر ونے وائی کر کی اردو غزل کی خدمات کو سراہیں، ان کے لکچر منعقد کریں، قدر کریں۔ کیونکہ انہیں لوگوں کی وجہ سے اردو غزل کی مقبولیت قائم رہ سکتی ہے اور اردو غزل ترقی کر سکتی ہے واقعی یہ خدمت گار اکیڈمی یا اردو کی ترقی میں کوشاں انجمنوں کے ایوارڈ اور اعزازات کا مستحق ہے۔ اردو اکیڈمی مہاراشٹر نے آپ کی کتاب "آئینۂ غزل" کیلئے آپ کو ایوارڈ دے کر آپ کے ساتھ انصاف کیا ہے۔

••

ادب

محمد اقبال احمد خان دیشمکھ (انیگنڈ)

جدید دور میں لوگ ہر چھپی ہوئی چیز کو ادب سمجھتے ہیں اور بڑے ذوق و شوق کے ساتھ پڑھتے ہیں پڑھنے والوں کے سامنے دلچسپی ہی معیار کا درجہ رکھتی ہے۔ اس لئے بُری کتابیں، جس میں عریانیت بھری ہو جسے شیطانی کتابیں بھی کہہ سکتے ہیں جاسوسی ناول وغیرہ کا مطالعہ آجکل بڑھتا جا رہا ہے۔ فلمی کتابوں کو بھی آجکل پڑھے لکھے لوگ بڑے پیار سے پڑھتے ہیں۔ کیا ہم ایسی کتابوں کو ادب کا نام دے سکتے ہیں۔ کیا ہمیں ان کتابوں کے پڑھنے سے سیدھی راہ مل سکتی ہے؟ کیا یہ فلمی میگزین اور جاسوسی ناول ہماری زندگی کو کامیاب واطمینان بخش بنا سکتے ہیں؟ کیا وہ ہماری رہبری کر سکتے ہیں اس کا جواب منفی ہوگا۔ کوئی ادب زندگی کے بغیر زندہ نہیں رہتا۔ دنیا کے کسی بھی ادب نے کبھی مظلوم کے مقابلے میں ظالم کا ساتھ نہیں دیا۔ اس لئے ادب انسانی زندگی کے لئے ہم سفر بھی ہے اور راہ بر بھی۔ محبت و نفرت، خود پسندی اور ایثار ہمدردی اور لاتعلق رحم، بے رحمی یہ تمام متضاد کیفیتیں انسانی دل پر گزرتی ہیں۔ ادب انہیں احساسات کا آئینہ دار ہے۔ یہ صرف عکاسی نہیں کرتا بلکہ اپنی طرف سے اس میں رنگ آمیزی بھی کرتا ہے۔ دل کے حالات اور اس کی کیفیت کو بیان کرتا ہے۔ ادیب کے لئے ایک قطرہ دریا نظر آتا ہے۔ اس بات کو آپ سمجھ سکتے ہیں "ادب کا ایک قطرہ انسان کو ادیب بنا دیتا ہے"! اردو زبان میں بھی کئی ایسے ادیب پیدا ہوئے جنہوں نے دوسروں کو صحیح راہ بتا دی۔ اپنے مضامین اور افسانوں میں تہذیب و تمدن کے ساتھ سماج کے حقیقی روپ کو دکھایا۔

نقش کوکب

انہوں نے اپنی زندگی اُردو کو فروغ دینے میں صرف کر دی۔ مثلاً مولانا ابوالکلام آزاد، سر سیّد احمد خان، محمد علی، انصاری، ڈاکٹر علامہ اقبال، غالب، ڈاکٹر سیّد حسین، منشی پریم چند وغیرہ۔ دنیا کی بے شمار زبانوں میں اچھے ادیب پیدا ہوئے جیسے ہومیر، ارسطو، سوفوکلیز، کالی داس، شکسپیئر، فردوسی، ٹالسٹائی، ٹیگور اور گاندھی جی کو بھی شامل کیا جاتا ہے۔ اسی طرح کئی لوگوں نے حقیقت کو پیش کرتے ہوئے انسانی زندگی کو کامیاب بنانے کی کوشش کئی لوگوں نے کی، اس بارے میں بھی، آج ان ادیبوں کے نام لئے جا رہے ہیں۔

آجکل دنیا میں کئی کتابیں شائع ہو رہی ہیں مگر ان میں سے ادب کائنات اور حقیقت کو سامنے لانے والے ہمیں بہت ہی کم نظر آتے ہیں۔ تعجب کی بات یہ ہے کہ جو اہلِ کتاب ہیں وہ بھی اپنے علم کے ذریعے کسی کو نفع پہنچانے سے خوف کھا رہے ہیں۔ جس کی وجہ سے انسان اپنے حقیقت کو وجود کو مذہب کو بھول چکا ہے اور وہ مذہب سے منحرف ہو رہا ہے۔ دورِ جدید کی ترقی میں اتنا گر چکا ہے کہ اسے مراطِ مستقیم پر لانا کافی مشکل ہو گیا ہے مگر کوئی ادیب، ادبی ڈھنگ سے اس کی تنقید نہیں کر رہا۔ جس کی وجہ سے شیطانیت زور پکڑ رہی ہے ایسے رائٹر سامنے آ رہے ہیں جو نہ مصنف ہیں نہ ادیب بلکہ اپنے آپ کو اور قارئین کو جہنّم کی طرف لئے جا رہے ہیں۔

بات ادب کی ہے تو اسلامی، مقدّس

کتاب "قرآن مجید" مذہبی ادب کے ساتھ آفاقی ادب ہے۔ اس کا مخاطب انسان ہے اس کا موضوع انسان ہے یہ ایسا ادب ہے جو انسان کو ہر قسم کے تعصبات سے نجات دلاتا ہے۔ یہ ادب علم کے حقیقی منبع سے تعلق رکھتا ہے۔ یہ شک و شبہ اور بے اعتمادی کی الجھنوں سے پاک ہے۔ پوری کائنات ذاتِ واحد کی تخلیق ہے اور پوری انسانی برادری کے درمیان وحدت واخوت سکھاتا ہے۔ رنگ و نسل / زبان و علاقے سے پیار و محبت سکھاتا ہے۔ نفرت نہیں بلکہ انہیں ایک خدا کی تخلیق قرار دیتا ہے۔ سب کچھ انسان کیلئے وجود میں آیا ہے۔ دنیا و آخرت کا حال کتاب میں بیان کیا ہے۔ اس سے بڑھ کر دنیا کی کوئی بڑی کتاب نہیں اس لئے دنیا میں اس وقت بھی سب سے زیادہ پڑھی جانے والی کتاب اور زیادہ زبانوں میں ترجمہ شائع ہونیوالی کتاب صرف "قرآن مجید" ہے جس کا مطالعہ کر کے ہر زبان کے ماہرین نے اس کی ادبی حیثیت کے انسانوں کے لئے "انسانی ادب" ہے۔ یہ ایسا لٹریچر ہے جو نیچر کو مانتا ہے۔ حقیقت بیان کرتا ہے۔ انسان کو سیدھی راہ دکھلاتا ہے اور اسکی روح کو سکون و اطمینان بخشتا ہے۔ اس سے بڑا کونسا ادب ہے؟ جو ہم میں ادبی صلاحیت پیدا کرے۔۔۔

کوئی ہندو ہو یا مسلمان ہو
ایک ہی سب خدا کے بندے ہیں
اس حقیقت کو بھولنے والے
عقل کے نا بکار اندھے ہیں۔
(امیر چند بہار)

ماتم

عبدالحمید سوسکر ظہور

(۱)

کس کی یہ آہ و فغاں ہے　سُن کے لرزاں آسماں ہے
شور یہ کیسا مچا ہے؟　ہر کوئی حیرت زدہ ہے
ایک بڑھیا کا سہارا　چل بسا ہے کس بیچارہ
تھا وہ مزدوروں کا لیڈر　تھا بہادر زور آور
حق کی خاطر لڑ رہا تھا　ظلم ہر دم سہہ رہا تھا
خون میں لت پت پڑا ہے　راہ میں کچلا گیا ہے
کس کی سازش؟ کس کا ظلم؟　ہر طرف ماتم ہی ماتم

(۲)

مفلسی سے تنگ آ کر　بیٹھے ہیں کوٹھے پہ جا کر
یہ گلی بدنام گندی　جسم کے ناسور جیسی
بک رہے ہیں جسم کتنے　گھُٹ رہے سینے میں سپنے
ایک عورت بن سنور کر　بیٹھی ہے آنکھیں بچھا کر
عُمر بیتی اس گلی میں　تھک چکی ہے زندگی میں
بن نہ پائی وہ سہاگن　کس قدر ہے یہ ابھاگن
دل میں حسرت آنکھ پُر نم　ہر طرف ماتم ہی ماتم

(۳)

یہ سڑک پہ بسنے والے　جھونپڑی میں رہنے والے
دُکھ بھرا ہے اِن کا جیون　یہ بھی ہیں انسان لیکن
اِس طرح سے جی رہے ہیں　غم کے آنسو پی رہے ہیں
کچھ ہیں ننگے کچھ ہیں بھوکے　گھونٹ پیتے ہیں لہو کے
سُکھ نہیں جیون میں اُن کے　کس قدر لاچار بندے
خواب ہیں ان کے ادھورے　کب بھلا ہوں گے وہ پورے
کب تلک سہتے رہیں غم　ہر طرف ماتم ہی ماتم

نقش کوکن

(۴)

غم سے بوجھل ایک لڑکی　راہ تکتی ہے کسی کی
عُمر اُس کی ڈھل رہی ہے　فکر سے وہ گھل رہی ہے
کس قدر قسمت نے مارا　جہیز کی لعنت نے مارا
گھر میں بیٹھے سڑ رہی ہے　جیتے جی وہ مر رہی ہے
کس قدر مفلس بیچارے　جی رہے ہیں بے سہارے
کس قدر لاچار ہیں یہ　جاں سے بیزار ہیں یہ
سہہ رہے ہیں کب سے یہ ظلم　ہر طرف ماتم ہی ماتم

DEVELOPMENT CO-OPERATIVE BANK LTD.

(A Multi State Scheduled Bank)

204, Raheja Centre, Nariman Point,
Bombay - 400 021

Invest in

DEVELOPMENT UNITS &
AUTOMATIC RENEWAL DEPOSITS

We are a

HIGHLY COMPUTERISED BANK

WITH

A.T.M & TELEBANKING

facilities.

خدیجہ شبیر برھان

★

جب کبھی ہماری نگاہ راہ چلتے کسی ایسی غیر مذہب کی عورت پر پڑتی ہے جس کے بدن پر پہنے کپڑے ہر کسی کو دعوتِ نظارہ دیتے ہوں تو فطری طور پر ہماری نظریں شرمندگی سے جھک جاتی ہیں اور اندر ہی اندر ہم اس خدائے پاک کا شکریہ ادا کرتے ہیں جس نے ہمیں ایک ایسے دینِ اسلام سے نوازا جو اس طرح کی بیہودگی سے منع کرتا ہے اور عورت اس کی مقرر کردہ حدود میں رہ کر عزت سے جینے کا سلیقہ عطا کرتا ہے۔ کچھ حد سے زیادہ حساس لوگ رہ نہیں پاتے اور فوراً کاغذ پر "اسلام میں پردہ اور خواتین..." وغیرہ کے تحت زبردست تحریر قلم بند کر کے اپنے کسی بھی من پسند اردو رسالے میں چھپنے کے لئے بھیج دیتے ہیں تاکہ دوسری مسلمان عورتیں بھی اسے پڑھیں اور عبرت حاصل کریں۔

گو کہ ہزاروں مضامین اس طرح کے مختلف عنوان کے تحت رسالوں اور اخباروں میں آئے دن چھپتے رہتے ہیں جو کہ بہت ہی اچھی بات ہے کہ ہماری قوم اب بھی ایسے لوگوں سے زندہ ہے جو اسلام کے اصولوں پر سختی سے پابند ہیں

لیکن ! اب جو سوال میں اٹھانے جا رہی ہوں۔ وہ یہ ہے کہ کیا آپ نے کبھی انہی اردو رسالوں کے سرورق کو غور سے دیکھا ہے جس میں پردہ اور عورت، یا پھر عورت اور میک اپ کی حد بندی یہاں تک کی جاتی ہے کہ کسی بھی نامحرم کی نظر عورت کی ایک جھلک بھی نہ دیکھ پائے، انہی سرورق اخبار پر ہر مہینے کسی نا کسی خاتون یا دوشیزہ کی تصویر مع میک اپ۔ "حیادار پلکیں جھکائے ستواں ناک لئے اور دو آتشی لب نیم وا۔" کئے ضرور چھپی ہوتی ہے چونکہ یہ اردو رسالہ خواتین کے لیے ہے اسی لئے اس پر خواتین کی تصاویر بھی ضروری سمجھی جاتی ہیں اور یہی رسالے جب مختلف ممالک میں کتب فروشوں کی دکان کی زینت بنتے ہیں تو کیا محرم اور نامحرم سب ہی نظروں کی زد میں وہ "خاتونِ مشرق" اسلام کی وہ بیٹی ہوتی ہے۔ جس کی کانچ جیسی عزت کی حفاظت کے ایمن اپنی کوشش میں ہزاروں صفحات ضائع کرتے ہیں۔ پھر بھی بچا نہیں پاتے۔

قول و فعل کا اتنا بڑا تضاد کیا کہیں دیکھنے میں آتا ہے ؟ کیا یہ بات قابلِ غور نہیں ؟ کیا تک ہے ان ایڈیٹروں کی جو اس قسم کی فضولیات کو بڑھاوا دیتے ہیں ؟ اور بات صرف یہیں پر ختم نہیں ہوتی بلکہ بعض رسالے تو اس حد تک آگے نکل چکے ہیں کہ سرورق پر چھپی کسی بھی خوبصورت لڑکی کی تصویر پر "شاعرانہ مقابلہ" کرنے سے بھی نہیں چوکتے بلکہ انعامات بھی رکھے جاتے ہیں کہ "بڑھے اشتیاق اور زیادہ۔"

ظاہر ہے جب اس طرح کی دعوتِ عام ملے تو پھر مرد بھی پیچھے کیوں رہیں۔ لہٰذا "قلمی دوستی" "آپ کے خطوط" "غائبانہ تعارف" وغیرہ وغیرہ میں فطری طور پر حصہ لیتے ہیں۔ اور وہ رسالے جو بطورِ خاص خواتین کے لئے شائع ہوتے ہیں۔ یا جن کے اشتہار "صرف خواتین" کے لئے۔ کا پراپوگنڈا کر کے عوام کی نظروں میں دھول جھونکتے ہیں۔ کبھی بھی صرف خواتین کے نہیں رہتے

آخر میں ایک اور توجہ طلب بات ان بہنوں کے لئے ہے
جو اپنے انٹرویو دیتے وقت مختلف تصاویر کھنچواتی ہیں جو بظاہر
سر پر دوپٹے اوڑھے ہوتی ہیں ۔ لیکن کیا یہ سب ضروری ہے ؟
جب آپ اپنے کام سے اتنی جانی پہچانی جاتی ہیں تو پھر تصاویر کی
کیا تک ہے ۔

لہٰذا میری ان ایڈیٹروں اور پبلشرز سے اور تمام بہنوں
سے بھی گذارش ہے کہ جب دینِ اسلام نے ہمیں ان لغویات سے
منع کیا ہے ۔ جب ہم خود ان تمام باتوں سے جن سے ہم واقف
ہیں اور دوسروں کو روکتے ہیں تو وہی سب غلط راستے ہم کیوں
خود نمائی کو اتنا اہم قرار دیں کہ غلط بھی صحیح لگے ۔

اور یہ نقطہ خاص کر تمام اُردو کے ایڈیٹر نوٹ کرلیں
کہ جن ماؤں بہنوں اور بیٹیوں کے پردے کے لئے آپ اپنے
رسالوں میں اتنے اچھے اچھے مضمون چھپواتے ہیں انہی بہنوں
اور بیٹیوں کو اس طرح سب کے سامنے رسوا نہ کریں ۔ اگر
عورت یا صنفِ نازک کے رسالے کے سرورق کو خوبصورت
بنانا ہی ہے تو عورت کی مشابہت بھی یہ کام کرسکتی ہے مثلاً
اگر آپ اس کی خوبصورتی چاہیں تو وہ نظاروں میں ملے ۔
ہمت چاہیں تو پہاڑوں میں ملے ۔ غصّہ کی روانی ۔ دریا کے
بہتے پانی ، مسکراہٹ پھولوں اور کلیوں میں ملے ۔ اس کا
مزاج شبنم کی بوندوں میں ملے ۔ غرضکہ ضروری نہیں
عورت ہی کو چھاپا جائے بلکہ دنیا کے ہر نظارے میں عورت
چھپی ہے ۔ صرف دیکھنے اور پرکھنے کی ضرورت ہے ۔
شکریہ

نقش کوکن

اسلامی ٹی وی چینل کے قیام میں پیش رفت

اسلامی سیٹلائٹ ٹی وی اور ریڈیو اسٹیشن کے قیام کے منصوبہ پر عمل شروع ہو چکا ہے۔ جو ایک عرصے سے زیر گفتگو تھا۔ اس ضمن میں حال ہی میں لندن میں "مڈل ایسٹ براڈ کاسٹنگ سروس" نام سے ایک ادارہ قائم کیا گیا۔ جس کے تحت ساری دنیا میں ریڈیو اسٹیشن اور ٹی وی چینل شروع کیے جائیں گے۔ ابتدائی مرحلہ میں یہ ٹی وی چینل یورپ، افریقہ اور ایشیا کے ایک حصہ کا ہی احاطہ کرے گا۔ لیکن جلد ہی اس کے پہنچ کا دائرہ امریکہ اور ایشیاء کے بقیہ علاقوں تک پھیلا دیا جائے گا۔

سعودی گزٹ کی رپورٹ کے بموجب کمپنی جس کا مخفف نام ایم بی ایس (M.B.S) ہے۔ بی بی سی کے سابقہ عملے کا تقرر کرنے میں بھی کامیاب ہوئی ہے۔

نقش کوکن سے

سنگاپور میں اردو کو نئی حیثیت حاصل

نئی دہلی (فانا) ہانگ کانگ کے بعد ایشیاء کی ایک اور ترقی یافتہ ریاست سنگاپور (جو صرف ایک شہر پر محیط ہے) میں اردو زبان کو ایک نئی حیثیت مل گئی ہے۔ اب وہاں کے اسکولوں میں اردو کو بحیثیت دوسری زبان پڑھا جا سکتا ہے۔ اس کا اعلان حال ہی میں سنگاپور کی وزارت تعلیم نے کیا۔ اردو کو یہ مقام دلانے میں "اردو ڈیولپمنٹ سوسائٹی" کی کاوشوں کا بڑا دخل ہے۔ اس سلسلے میں ایک برس قبل ہندوستان، پاکستان، افغانستان، اور ملائشیا سے تعلق رکھنے والے ۲۰ نوجوانوں نے اردو زبان کی تحفظ و بقا اور اسکی ترویج کیلئے ایک گروپ تشکیل دیا تھا۔ ان نوجوانوں کو یہ خدشہ تھا کہ اس تجارتی شہر (سنگاپور) میں اردو اپنا وجود کھو دے گی۔

پی ٹی آئی کے بموجب سوسائٹی کے سکریٹری محمد اسلم نے کہا کہ ہماری کوششیں رنگ لائیں۔ اب ملک میں پہلی مرتبہ طلباء کو اردو بحیثیت دوسری زبان اختیار کرنے کی اجازت مل گئی ہے۔

مسٹر اسلم کے بقول سے سنگاپور کی ۳۰ لاکھ آبادی میں ۲۰ ہزار لوگ اردو بولتے ہیں۔

حیدرآباد میں قلی قطب شاہ کے دور کی نایاب لفٹ

سابق ریاست حیدرآباد کے نظام کی املاک و جائیداد میں ایک ایسی بیش قیمت لفٹ موجود ہے جس کے بارے میں یہ یقین ہے کہ یہ ۴۰۰ سال پرانی ہے۔ یہ لفٹ نظام کے پرانی حویلی محل میں نصب ہے۔ پچھلے دنوں اس لفٹ کا پتہ اس وقت چلا جب نظام کے چار محلوں کو عوام کے نظارے کے لئے کھول دیا گیا۔

یہ لفٹ جسے رسیوں کے ذریعہ کھینچا جاتا ہے۔ قلی قطب شاہ کے دور کی ہے جس نے شہر حیدرآباد بسایا تھا۔ اور اس زمانے کے ایک ممتاز صوفی بزرگ میر مومن کے لئے پرانی حویلی محل تعمیر کرایا تھا حویلی کے جس گوشہ میں حضرت میر مومن قیام فرمایا کرتے تھے وہ حصہ آج بھی محفوظ ہے۔

اسی طرح وہاں یہ لفٹ بھی چالو حالت میں ایستادہ ہے۔ جس سے نصف درجن افراد کو اوپر لے جانے اور نیچے لانے کی گنجائش ہے۔ یہ لفٹ ایک چرخی کی مدد سے اوپر اور نیچے آتی ہے۔ جسے رسیوں کے ذریعہ کھینچنا پڑتا ہے۔ لیکن یہ کوئی خود کار لفٹ نہیں ہے کہ بٹن دباتے ہی چند ثانیوں کے اندر آپ اپنی مطلوبہ منزل پر پہنچ جائیں۔ بلکہ اسے چلانے کے لئے افرادی قوت درکار ہوتی ہے۔

ریاست دکن کے تیسرے نظام سکندر جاہ (۱۸۲۹ء-۱۸۰۳ء) نے اپنی رہائش کے لئے پرانی حویلی محل کی پھر تعمیر کرائی تھی۔ بہرحال یہ لفٹ دکن کے آصف جاہی سلطنت کی ایک نادر و نایاب یادگار ہے۔

لطف تشبیہ کوکب

عمان میں سب سے بڑی مسجد کی تعمیر

خلیج کی ریاست عمان کے دارالحکومت مسقط میں ملک کی سب سے بڑی مسجد کی تعمیر کا منصوبہ بنایا گیا ہے اس مسجد میں ۱۵ ہزار نمازیوں کی بیک وقت گنجائش ہو گی اور اس کی تعمیر ۱۹۹۷ء تک مکمل ہو جائے گی۔ عمانی خبر رساں ایجنسی کے بموجب مسجد کی سرگرمیاں محض عبادات تک ہی محدود نہیں رہے گی۔ بلکہ یہ اسلامی ثقافتی سرگرمیوں کا مرکز بھی ہوگی۔ مسجد کی ڈیزائن اسلامی فن تعمیر

پلاسٹک

از ڈاکٹر محمد اسلم پرویز
مدیر: اُردو ماہنامہ "سائنس"، ذاکر نگر نئی دہلی

پلاسٹک آج ایک گھریلو نام ہے، ہماری زندگی کا کوئی شعبہ ایسا نہیں ہے جس میں پلاسٹک کو دخل نہ ہو، بچوں کے کھلونے ہوں یا کتابیں رکھنے کے بستے، ہمارے کپڑے ہوں یا استعمال کے برتن، بجلی کا سامان ہو یا کوئی الیکٹرانک آلہ غرض کوئی چیز ایسی نہیں ہے جس میں کسی نہ کسی شکل میں پلاسٹک موجود نہ ہو۔ اگرچہ پلاسٹک کی موجودہ شکل کی ایجاد کو ابھی محض پچاس سال ہی ہوئے ہیں لیکن اس مختصر سی مدّت میں اس عجیب و غریب مادّے نے اتنی شکلیں بدلی ہیں اور اتنے انواع و اقسام کے سامان مہیّا کئے ہیں کہ بڑا تعجب ہوتا ہے۔

پلاسٹک درحقیقت کیمیائی مادّوں کے جس خاندان سے یہ تعلق رکھتا ہے ان کو پولی مرس (POLYMERS) کہا جاتا ہے، ان مادّوں کے سالمے (مالیکیول) جو کہ بہت بڑے بڑے ہوتے ہیں بہت سے چھوٹے چھوٹے سالموں سے مل کر بنتے ہیں جس طرح ریل گاڑی کے ڈبّے ایک دوسرے سے جُڑنے کے بعد ایک لمبی سی ٹرین بنا دیتے ہیں۔ اسی طرح بہت سے چھوٹے چھوٹے سالمے ایک دوسرے سے جُڑ کر بہت بڑا سالمہ بناتے ہیں۔ جس کو پولی مر کہتے ہیں، ان بڑے سالموں کے خواص و خصلات ان کو بنانے والے چھوٹے سالموں سے الگ ہوتی ہے۔ ان میں ایک خاص بات یہ ہوتی ہے کہ ان کو مختلف شکلوں میں ڈھالا جا سکتا ہے۔ اس بات کی وضاحت مثال کی مدد سے بخوبی کی جا سکتی ہے بانس تو آپ نے دیکھے ہوں گے اگر آپ ایک پتلا بانس لے لیں اور اس کا ایک انچ لمبا ٹکڑا کاٹ لیں تو یہ چھوٹا سا ٹکڑا اپنے طور پر کافی سخت ہوگا اگر آپ اسکو موڑنا یا لچک دینا چاہیں تو یہ ناممکن ہوگا برخلاف اس کے اگر اسی موٹائی کے ایک لمبے بانس کو آپ لیں تو اسکو موڑا بھی جا سکتا ہے۔ اور اس میں لچک بھی کافی ہوتی ہے۔ پالی مرس بھی چونکہ لمبے اور بڑے سالمے ہوتے ہیں اس لئے ان کی شکل و صورت بدلنا نسبتاً آسان ہوتا ہے پولی مرس ہم کو مختلف قدرتی شکلوں میں بھی ملتے ہیں مثلاً شہد کی مکھی کے چھتے سے حاصل ہونے والے ریزن جو کہ وارنش اور رنگ سازی میں استعمال ہوتے ہیں، قدرتی طور پر پودوں میں پائے جانے والے پولی مر ہیں۔

پودوں میں پایا جانے والا ایک اور پولی مر ربڑ ہے۔ ربڑ اپنے درخت کی چھال میں دودھ کی مانند ایک سفید رقیق مادّے کی شکل میں ہوتا ہے اسکو

اکٹھا کرنے کے لئے درخت کی چھال میں ایک ڈھال دار نشتر لگا دیا جاتا ہے، جس کے نیچے ایک برتن باندھ دیا جاتا ہے۔ رقیق ربڑ جس کو لیٹیکس کہتے ہیں۔ بہتا ہوا اس برتن میں جمع ہو جاتا ہے
ربڑ کا پہلا استعمال ۱۸۲۳ء میں ہوا تھا۔ جب اسکاٹ لینڈ کے چارلس میک انتوش نے نیفتھا نامی کیمیائی مادے میں ربڑ کو گھول کر اس کی تہہ دو کپڑوں کے درمیان لگائی تھی اس طرح تیار کردہ کپڑا پانی سے بھیگتا نہیں تھا۔ اور اس طرح برساتی بنانے کی شروعات ہوئی تھی۔

۱۸۳۲ء میں ایک اور امریکی چارلس گڈائیر کے ہاتھوں ہونے والے ایک حادثے نے ربڑ کی ایک اور خصلت عیاں کر دی اپنی تجربہ گاہ میں گڈائیر کے ہاتھ سے ربڑ اور گندھک کا رقیق گھول ایک گرم چولہے پر گر پڑا، اس ربڑ کو فوراً کھرچ دیا اور ٹھنڈا ہونے دیا بعدازاں اس نے دیکھا کہ یہ مادّہ ایک لچکیلے اور گداز مادّے میں، تبدیل ہو چکا ہے، جو کہ اپنی اس خاصیت کو اچھے خاصے درجۂ حرارت تک برقرار رکھتا ہے۔ اور دیگر مادّوں سے اثر انداز بھی نہیں ہوتا۔ گڈائیر کے اس اتفاقی عمل کو بعد میں وولکا نائزیشن کا نام دیا گیا۔ اسی ترکیب کی مدد سے گاڑیوں کے ٹائر تیار کئے جاتے ہیں۔

سب سے پہلے انسان کا سابقہ ان قدرتی پولی مرس سے ہی پڑا تھا، ان کی گوناگوں خصوصیات اور ان کے مختلف اور استعمال کی کثرت کی وجہ سے ان پر تحقیقات کا سلسلہ زور پکڑتا گیا، پولی مرس
نقش کو کرنے

کے متعلق تمام تر تفصیل سے آگاہ ہونے کے بعد سائنس داں مصنوعی پولی مر بنانے لگے۔ کیونکہ قدرتی پولی مر کے خزانے بہرحال محدود تھے جو کہ بڑھتی ہوئی مانگ کو پورا نہیں کر سکتے تھے، پہلا مصنوعی پولی مر انیسویں صدی کے اواخر میں ایک امریکن سائنسداں جان ویزلی ہیاٹ کے ہاتھوں بنا تھا۔ اس کو ہم سیلولائیڈ کے نام سے جانتے ہیں اگر آپ نے اس سے بنی کوئی اور چیز نہیں دیکھی ہوں تو کم از کم فوٹو گرافک فلم تو ضرور دیکھی ہوں گی، جس پلاسٹک پر فوٹو کے نیگیٹو تیار ہوتے ہیں وہ بھی سیلولائیڈ ہے۔ اس کی ایجاد نے فوٹو گرافی اور فلم سازی کے میدان میں جو انقلاب بپا کیا ہے وہ کسی تعارف کا محتاج نہیں ہے بعدازاں ریشوں اور چھال سے کئی دیگر اقسام کے پولی مر تیار کیے گئے، مثلاً سیلوفین جس کو عرف عام میں ہم پنی کہتے ہیں، رنگ برنگی چمکدار پنیاں آج مختلف کاموں میں استعمال ہوتے ہیں، کتابوں کی جلدوں پر چمکدار تہہ بھی انھیں کی مدد سے لگائی جاتی ہیں جس کو لیمی نیشن کہتے ہیں۔

رے یان نامی دھاگہ بھی اسی عمل سے بنتا ہے جس سے بنے کپڑے ہم لوگ خوب پہنتے ہیں۔ تاہم ان تمام قسم کے پولی مرس میں کسی نہ کسی شکل میں قدرتی ریشوں یا مادّوں کا استعمال ہوتا تھا، یعنی قدرتی وسائل پر ان کا انحصار برقرار تھا، پوری طرح سے کیمیائی عمل سے بننے والی پہلی پلاسٹک بیکالائٹ تھی جو کہ ۱۹۰۸ء میں بیلجیم کے ایک سائنسداں نے تیار کی تھی۔ آج بجلی کے سامان

اور گھریلو سامان میں اس کا بے انتہا استعمال
ہے، کھانا پکانے کے کوکر کا دستہ جس کالی پلاسٹک
کا ہوتا ہے وہ بیکالائٹ ہی ہے۔

پولی مرس کی سائنس نے اتنی ترقی کرلی ہے
کہ آج ہر قسم کے پولی مرس صد فیصد مصنوعی سامان
سے بنائے جاتے ہیں۔ جن میں قدرتی خزانے کی
کوئی چیز بھی استعمال نہیں ہوتی، نقل کرنے کے
اس فن میں انسان نے اتنی مہارت حاصل کرلی ہے
کہ اب ربڑ بھی مصنوعی طریقے سے بنائی جاتی ہے
ان تمام اقسام کے مصنوعی چیزوں کو پلاسٹک کے
نام سے جانا جاتا ہے، پلاسٹک کی بنیادی طور پر
دو قسمیں ہوتی ہیں، ایک قسم وہ ہے جو کہ گرم کرنے
پر بالکل نہیں پگھلتی اور نہ ملائم ہوتی ہے اس کو
تھرموسیٹ کہتے ہیں۔

ہماری روزمرّہ کی زندگی میں تھرموپلاسٹ قسم
کی پلاسٹک زیادہ استعمال ہوتی ہے، ان میں
سب سے زیادہ مستعمل نائیلون ہے جو کہ سنہ ۱۹۳۴ء
میں کیروتھنس نامی امریکن نے ایجاد کی تھی، اس کا
سب سے پہلا استعمال موزے بنانے کے لئے
ہوا تھا آج یہ کس کس طرح استعمال ہوتی ہے، ہم
سبھی جانتے ہیں بادبان کی رسیوں سے لے کر پیراشوٹ
تک، برش سے لیکر کپڑوں تک نائیلون کا استعمال
نظر آتا ہے۔ نائیلون کی کامیابی نے مزید اقسام کے
مصنوعی دھاگوں کی ایجاد کا سلسلہ چلا دیا۔
ان میں اورلون ایکرائی لک دھاگوں نے بے حد
مقبولیت حاصل کرلی۔ ان سے بنے ہوئے سویٹر
جیکٹ اور دیگر ملبوسات آج خوب استعمال ہوتے
ہیں۔ سچ تو یہ ہے کہ ایکرائی لک دھاگے نے
اون کی چھٹی کردی۔ اون کی بہ نسبت ان دھاگوں
کے کپڑے زیادہ دیرپا ہوتے ہیں اور آسانی
سے دھوئے جاسکتے ہیں۔ پولی تھائی لین سے
بنی تھیلیاں آج ہر دوکاندار کے پاس نظر آتی ہیں۔
سچ تو یہ ہے کہ ان تھیلیوں نے ہم کو ایک نئے
طرزِ زندگی سے روشناس کیا ہے، جو کہ آج کی
معروف زندگی کے مزاج کے عین مطابق ہے، اب
آٹے دال سے لیکر، گھی تیل مکھن، دودھ اور جوس
تک آپکو پالی پیک میں دستیاب ہے۔ انڈوں کے ٹرے
اور پھلوں کے کارٹن بھی اب پلاسٹک کے نظر آتے ہیں
یہ دیرپا بھی ہوتے ہیں اور ان کی تیاری میں پیڑ
پودوں کا استعمال بھی نہیں ہوتا۔ پلاسٹک کے اس
ہمہ گیر استعمال نے روئی، جوٹ، بانس اور پیڑ کے
پودوں پر پڑنے والا دباؤ کم کردیا ہے۔ پلاسٹک
کی ایک اور قسم جسکا نام ٹیفلون ہے، آج کل کافی مقبول
ہے، آپنے ریڈیو اور ٹیلیویژن پر ایسے برتنوں
کے اشتہارات ضرور سنے یا دیکھے ہوں گے جنمیں
کوئی چیز چپکتی نہیں، ان برتنوں کے اندرونی حصے
پر ٹیفلون کی پرت چڑھی ہوتی ہے جس کی وجہ سے
کوئی چیز ان پر چپک نہیں پاتی۔

پلاسٹک کا استعمال محض زمین تک ہی محدود
نہیں ہے، ہماری زمین سے بہت اوپر خلا میں
سفر کرنے والے خلائی جہازوں میں بھی اب پلاسٹک
استعمال ہوتی ہے۔ ایسی ہی پلاسٹک سلی کون ہے
جو کہ شیشے کی طرح شفاف ہوتی ہے، لیکن مضبوطی
کا یہ عالم ہے کہ بالکل نزدیک سے چلائی گئی گولی بھی

اسں پر اثر نہیں ڈال سکتی اس کے علاوہ سمندر کی گہرائیوں میں بھی انسان پلاسٹک کو استعمال کر رہا ہے سلی کون ربڑ ایک ایسی پلاسٹک ہے جو جھلی کی مانند پتلی ہوتی ہے یہ جھلی پانی کو روک لیتی ہے لیکن ہوا کو اپنے اندر سے گذرنے دیتی ہے۔ اس کے اندر بیٹھ کر انسان پانی سے محفوظ رہتا ہے اور ہوا بھی ملتی رہتی ہے، اس کی مدد سے اب پھیپھڑے تیار کئے گئے ہیں جو کہ لمبے آپریشن کے دوران مریض کو تازہ ہوا مہیا کرتے ہیں، پلاسٹک کی اقسام اور ان کے استعمال کی فہرست اتنی طویل ہونے کے باوجود ابھی اس میں مزید فروغ ہو رہا ہے، جس رفتار سے یہ تحقیقات چل رہی ہے ان سے تو ایسا لگتا ہے کہ شاید مستقبل میں ہمارے اردگرد کی ہر چیز پلاسٹک کی بنی ہوگی۔

آپ پوچھئے ہم بتائینگے

مسٹر تابڑتوڑ کی واپسی پر قارئین نے اپنی مسرت کا اظہار کیا اسکے لئے ہم بے حد خوش ہیں اور شکرگذار بھی۔ اب انشاءاللہ اگلے شمارہ ماہ مئی ۹۵ء سے آپ اپنے پوچھے گئے سوالات کے جواب پاسکیں گے۔ سوالات بھیجتے وقت درج ذیل باتوں کا خیال رکھئے

(۱) سوال مختصر، دلچسپ اور ایسا ہو جس کا جواب نہ صرف آپکے بلکہ دیگر قارئین کی معلومات میں بھی اضافہ کرسکے۔

(۲) دو سوالوں کے درمیان جگہ چھوڑ کر لکھیں۔

(۳) تحریر صاف اور خوشخط ہو۔ (۴) سوال کاغذ کے ایک طرف روشنائی یا بال پین سے لکھے ہوئے ہوں۔ پنسل سے لکھے یا کانٹ چھانٹ کرکے لکھے گئے سوالات پر غور نہیں کیا جائیگا (۵) بیہودہ اور اخلاق سے گرے ہوئے سوالوں کے جواب نہیں دیئے جائینگے۔ (۶) ایک وقت میں زیادہ سے زیادہ تین سوال پوچھے جائیں۔

بچوں کو ان سے دور رکھئے

بچوں کے رسالے، بڑوں کے اخبار اور رسالوں سے مختلف ہوتے ہیں، چھوٹے بچے قصے کہانی کے رسیا ہوتے ہیں۔ لطیفے، چٹکلے، پہیلی، بھول بھلیوں اور عام معلومات سے ان کا دل بھی بہلتا ہے اور انہیں کچھ ضروری معلومات بھی مل جاتی ہے، اس طرح درسی کتابیں پڑھنے اور اسکول سے لوٹنے پر مزاج میں ایک قسم کی خشکی اور اکتاہٹ سی جو پیدا ہو جاتی ہے، قصے کہانی پڑھنے سے ان کا ازالہ ہو جاتا ہے، کچھ تفریح ہو جاتی ہے، اور طبیعت تازہ ہو کر پھر سے اسکول جانے اور سبق پڑھنے کے لئے آمادہ ہو جاتی ہے۔ لیکن ادھر ایک عرصہ سے بچوں کے لئے لکھی گئی ننھی منی کتابوں اور ان کے لئے مخصوص اخبارات کے کالم اور صفحات پر اس قسم کا سنسنی خیز ادب پیش کیا جا رہا ہے۔ جس سے کورس کی کتابیں پڑھنے سے بچوں کا ذہن اچاٹ ہو جاتا ہے، اور وہ بس انہیں قصے کہانیوں کے خوگر ہو کر رہ جاتے ہیں۔

سنسنی خیز ادب سے ہماری مراد جن، بھوت، دیو، پری اور جادو نگری کے من گھڑت قصے اور بھوت پریت اور روح اور آسیب کے وہ فرضی واقعات ہیں۔ جنہیں پڑھ کر عام طور پر بچے توہم پرستی، انجانے خوف، دہشت، بزدلی اور کم ہمتی کا شکار ہو جاتے ہیں۔ ان کا عزم و حوصلہ جواب دے جاتا ہے، اور زندگی کے میدان میں جہاں قدم قدم پر ہمت، ارادے اور سوجھ بوجھ کی ضرورت پڑتی ہے، اس قسم کی کہانی سے متاثر بچہ بہت جلد مایوسی کا شکار ہو جاتا ہے اور تھک ہار کر میدان چھوڑ دیتا ہے اور زندگی کے میدان میں ناکام اور نامراد ہو کر رہ جاتا ہے۔

جادو اور چھو منتر کی کتابوں کا اثر، جنوں، دیووں، اور آسیبی کہانیوں سے زیادہ مہلک ہوتا ہے۔ ان قصوں کا پڑھنے والا بچہ ابتدا سے احمقوں کی جنت میں رہتا ہے شیخ چلی کی طرح سوتے جاگتے خواب دیکھتا ہے، اور محنت مشقت کرنے کے بجائے دل سے یہ چاہتا ہے کہ جس طرح قصے کہانی کا ہیرو، کوئی نکما اور کام چور ہونے کے باوجود، محض کسی جن، پری، تخت سلیمانی یا جادو کی چھڑی کی بدولت راتوں رات امیر کبیر بن جاتا ہے۔ راتوں رات وہ بھی مالدار بن جائے، اور ہاتھ پاؤں ہلائے بغیر دیکھتے دیکھتے اس کے سارے دکھ درد بھی دور ہو جائیں!

بچپن میں دلچسپ، چٹپٹی، رنگین کہانیاں پڑھ کر جب یہی لڑکے ذرا بڑے ہوتے ہیں تو یہ جاسوسی و رومانی ناول، گندے اور عریاں افسانے اور جرائم جیسے پرچوں کے رسیا بن جاتے ہیں چونکہ اس قسم کی کتابیں گوند کی طرح پڑھنے والوں کے ہاتھوں سے چپک جاتی ہیں

اور ان کے دل و دماغ اور حواس پر چھا جاتی ہیں،
اور ان کے نزدیک ان کا مزہ شہد سے زیادہ میٹھا
اور دودھ سے زیادہ شیریں اور لذیذ ہوتا ہے، اس لئے
اب ان لڑکوں کو کورس یا دین و مذہب کی کتابیں،
روکھی پھیکی نظر آتی ہیں اس لئے ان کے شب و روز
انہیں قصّے کہانیوں اور افسانوں کی نذر ہو جاتے
ہیں۔ یہاں تک کہ اسکول اور کالج میں کلاس کے
دوران اور کارخانوں میں کام کرتے ہوئے بھی یہی کچھ
ان کے ہاتھوں میں دبا ہوتا ہے، جس سے نہ پڑھائی
میں ان کا دل لگتا ہے، نہ کام کرنا انہیں اچھا لگتا ہے۔
یہی وجہ ہے کہ اسکول سے فیل ہو کر اور کارخانوں سے
نکال باہر کئے جانے کے بعد اس قماش کے بچے، سڑکوں،
چوک بازاروں، ہوٹلوں، دکانوں اور گلی کوچوں میں
آوارہ گردی کرتے نظر آتے ہیں اور جاہل کے جاہل بنے
رہتے ہیں، اس لئے ان کی زندگی بار برداری حمالی اور
چھوٹی موٹی محنت مزدوری میں گزر جاتی ہے، اور جب
تک یہ زندہ رہتے ہیں، اپنے ماں باپ کے لئے کلنک کا
داغ اور دھرتی کی پیٹھ پر بوجھ بنے رہتے ہیں۔

اس لئے بچوں سے ہماری گذارش ہے کہ وہ
شروع سے قصّے کہانیوں اور مضامین اور کتابوں کے
انتخابات میں احتیاط برتیں، اور ایسی کتابوں کو ہرگز
ہاتھ نہ لگائیں، جن سے درسی اور دینی کتابیں انہیں
خشک اور بے مزہ معلوم ہوں۔ اس لئے کہ ایسی کتابیں
ان کے حق میں میٹھا زہر ثابت ہوں گی اور پھر یہ
کہیں کے نہیں رہیں گے۔ ••

نقشِ کوکن ٹیلینٹ فورم

روشن مستقبل کی جانب پیش قدمی!

مبارک کاپڑی کے قلم سے

مسلمانوں کے حالات کا رونا رونے کے لئے پلیٹ فارم کئی بنے۔
سیمینار کئی ہوئے، کانفرنس و محفلیں کئی سجیں۔
مگر بنیادی وجوہات پر بہت کم غور کیا گیا۔
اور بنیادی وجہ تھی تعلیم کا فقدان اور بچوں کی ذہانت ابھارنے وسنوارنے کے لئے وسائل کی کمی۔
ہم بڑی خوشی وبڑے اعتماد کے ساتھ لکھ رہے ہیں۔
کہ نقشِ کوکن ٹیلنٹ فورم نے اس کمی کو پورا کرنے میں خصوصًا کوکن کے علاقے میں پہلا قدم اٹھایا۔
اور نت نئے مضمون سے آج وہ طلبا و طالبات میں چھپے ٹیلنٹ کو ابھارنے کے لئے بھرپور کوشش کر رہے ہیں۔
اور آج آپ سبھی اس حقیقت سے بخوبی واقف ہیں
کہ نقشِ کوکن ٹیلنٹ فورم کوکن کا واحد غیر سیاسی پلیٹ فارم ہے۔
جہاں سے مسلم طلبا و طالبات اساتذہ ووالدین غرض کہ مسلم سماج کی صحیح معنوں میں خدمت ہو رہی ہے۔
مگر یہ تعلیمی میدان، تعلیمی معیار کو بلند کرنا، طلبا کی ذہانت کو ابھارنا اساتذہ کی قدر دانی۔!!!
ان سب میں کیا "فائدہ" ہے۔؟
"ہمیں گھاٹے کا سودا منظور" ہے۔
اس لئے کہ ہمیں اللہ کو جواب دینا ہے۔!
اور ہمیں صرف اپنے لئے جیتے رہنا منظور نہیں۔
اس لئے ہم نقشِ کوکن ٹیلنٹ فورم کے اس سماجی پلیٹ فارم سے

اپنی استطاعت کے مطابق ہماری قوم کو احساس کمتری سے بچانے کے لئے
اور ہماری قوم کے بچوں میں اعتماد پیدا کرنے کا سلسلہ جاری رکھیں گے۔

گیارہ سال کا عرصہ گذر چکا ہے ہمیں یہ فورم قائم کئے ہوئے۔
مضمون نویسی، تقریری مقابلے ایس ایس سی کے نتائج کی بنیاد پر ہم اساتذہ اور طلبا کا انتخاب کرتے آئے ہیں
نیز ۲۵ رسالہ تدریسی خدمات والے ہیڈ ماسٹر صاحبان کی قدردانی وغیرہ۔
پھر ہم نے شروع کیا جو اردو دنیا میں بالکل نئی بات تھی۔!
اردو میں عام معلومات (جنرل نالیج) کے مقابلے۔!
بچوں میں بیداری پیدا کرنے کی ایک مہم۔!
انگریزی میں مہارت حاصل کرانے کے لئے ہم نے انگریزی زباندانی کا مقابلہ ترتیب دیا۔
اور ہمارے اسکولوں کے نتائج کی بہتری کے لئے ریاضی کا مقابلہ۔
اور اب اپنی نوعیت کا انوکھا پرائمری اسکول کے بچوں کا جنرل نالیج کا مقابلہ!
اس دوران اردو، انگریزی اور ریاضی کے اساتذہ کے لئے ورکشاپ بھی منعقد ہوئے ہیں۔

مگر یہ ہماری منزل نہیں
ہمیں مزید نئے تجربات کرنے ہیں، ہمارے قوم کے بچوں کی بہتری کے لئے۔!
ہمارے تعلیمی اداروں کو بامقصد بنانے کے لئے!!
نیز ہماری موجودہ سرگرمیوں کو ہم مزید توانائی دینا چاہتے ہیں۔
اور اسی غرض سے
ہم ایک تفریحی امدادی پروگرام ترتیب دینا چاہتے ہیں۔
تاکہ ایک مخصوص فنڈ ہمارے پاس جمع ہو جائے۔
اور ہماری سرگرمیاں جاری وساری رہ سکیں۔
ہماری سرگرمیوں کو جلا بخشنے کے لئے ہمارا یہ پہلا امدادی پروگرام ہوگا۔
مگر ہمیں ہمارے خیر خواہ حضرات جنہوں نے کئی مرتبہ ہمارے پروگرام اسپانسر کئے ہیں۔
اور کسی نہ کسی طرح ہمارے کاز میں ہاتھ بٹایا ہے
ان سے امید ہے کہ وہ اس پروگرام کو ایک کامیاب ترین پروگرام بنائیں گے۔

تاکہ ہمارے مستقبل کے منصوبوں کو ایک نئی زندگی ملے۔
تفصیلات، نیز اس پروگرام کے لئے بننے والی مقامی کمیٹیوں
نیز بیرونی ممالک میں بننے والی کمیٹیوں
کا اعلان ہم آئندہ شماروں میں کریں گے!
البتہ ہمارے بہی خواہوں کی قیمتی آراء (مثلاً پروگرام کی نوعیت وغیرہ) کا ہمیں
انتظار رہے گا۔

گوشہ بر آواز

قارئین کے خطوط کا اقتباس

کوکن ہائیر ایجوکیشنل یونٹ نے پچھلے ایک سال سے اپنی سرگرمیاں شروع کر دی ہیں۔ یہ بھی کوکن مسلم قوم کی ترقی کی راہ میں ایک مثبت قدم ہے۔ کیونکہ تعلیم کے میدان میں گامزن طلبہ و طالبات اور ساتھ ہی ساتھ اساتذہ کرام کی جب تک بھرپور حوصلہ افزائی نہ ہوگی ہماری نئی پود تعلیم کے میدان میں ترقی نہ کر پائے گی۔

پچھلے مہینے یونٹ کی سالانہ میٹنگ کے دوران "بورڈ آف مینجنگ کمیٹی" کا قیام میں آنا یکجہتی کی سمت میں ایک اہم قدم ہے امید ہے اس بورڈ کے ذریعہ اردو میڈیم اسکولوں کو درپیش جملہ مشاکل کو حکومت سے حل کرانے میں بڑی مدد ملے گی۔ ساتھ ہی ساتھ تعلیم یافتہ بے روزگار نوجوانوں کو بھی اس کے ذریعہ کچھ حد تک استفادہ ہو سکے گا۔

مختلف اسکولوں میں زیر تعلیم طلبہ و طالبات کی (SSC) لیول تک بے حد حوصلہ افزائی اور بھرپور رہنمائی کی جاتی ہیں۔ لیکن یہی بچے جب ڈگری کالج کی کھلی ہوا میں سانس لینے لگتے ہیں۔ تو ان کے قدم ڈگمگا جاتے ہیں اور رفتہ رفتہ وہ اپنی راہ سے بھٹک جاتے ہیں۔ خوش قسمتی سے ان بچوں کے خاندان میں اگر کوئی شخص اس قابل ہو جو ان کی رہنمائی کر سکے تو کچھ حد تک سنبھل بھی جاتے ہیں۔ ورنہ ان کا تو خدا ہی حافظ۔ ایسے نوجوانوں کی رہنمائی کے لئے کوکن ہائیر ایجوکیشنل یونٹ کا قیام میں آنا وقت کی اہم ضرورت تھی۔

پچھلے ایک سال کے دوران یونٹ کے بے حد کامیاب رہیں اور لوگوں نے ان کی بھرپور تائید کی۔ اس ضمن میں یونٹ کے صدر عالیجناب علی ایم شمسی صاحب اور سکریٹری جناب عبدالوہاب دھنسے صاحب و جملہ اراکین کی خدمت میں مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ اور دعاگو ہوں کہ اللہ تعالیٰ اس یونٹ کو دن دوگنی رات چوگنی ترقی عطا کرے۔

طالب الخیر قمرالدین آدم مانڈلیکر
دوحہ قطر۔

ماہنامہ نقش کوکن قابل قدر ہے۔ مگر نقش کوکن صرف خاص خاص لوگوں اور چند

لائبریریوں میں ہی کیوں آتا ہے[۱] - اسے بک اسٹالوں پر بھی فروخت کے لئے دیا جائے[۲] اسے مہاراشٹر ہی نہیں ہندوستان کا مقبول و محبوب ماہنامہ بنائے۔

کوکن مرکنٹائل بینک کی ایک شاخ بھیونڈی میں بھی کھولی گئی[۳] تو ہر مسلمان کے لئے اس کے دروازے کھلے ہوں گے[۴]۔ اکثر مسلمانوں کی معاشی حالت اس لئے خراب ہے کہ وہ اپنے بچوں کے مستقبل کی فکر نہیں کرتے ان کے لئے بچت نہیں کرتے۔

(ہندی سے ترجمہ) اسماعیل انصاری
کیئر آف قادر سردار کنزی بھیونڈی ضلع تھانہ۔

س۱ - نقش کوکن انہیں لوگوں کو بھیجا جاتا ہے جو اس کے خریدار بنتے ہیں۔ ان میں خاص و عام کی کوئی تخصیص نہیں ہے۔ اور مہاراشٹر اسٹیٹ اردو اکیڈمی کی جانب سے جن لائبریریوں کو خریدار بنایا جاتا ہے انہیں ہر ماہ بلاناغہ نقش کوکن مل جاتا ہے۔ آپ خریدار بنئے اور اپنی کسی لائبریری کے نام پرچہ جاری کروائیے ہم اس تعاون کے لئے آپ کے شکر گذار ہوں گے۔

س۲ - شہر بمبئی میں جہاں اردو اخباروں کی کھپت ہے۔ ان بک اسٹالوں پر نقش کوکن ضرور مل جائے گا۔ ہاں بھیونڈی جیسے دور دراز علاقے تک ہماری رسائی نہیں ہے۔ اگر آپ ایجنسی سے رابطہ قائم کروائیں تو انشاء اللہ نقش کوکن وہاں بھی ہم پہنچا دیں گے۔ کوشش کیجئے ہم آپ کے شکر گذار ہوں گے۔

س۳ - کوکن بینک کی بھیونڈی میں شاخ قائم کرنے کے لئے آپ اپنے حلقہ کی ممتاز شخصیتوں سے مل کر بینک کے چیرمین اور بورڈ آف ڈائرکٹرز کے نام عریضہ بھیج دیجئے۔ حالات موافق رہے تو انشاء اللہ وہاں بھی شاخ قائم ہو سکے گی۔

س۴ - آپ یہ کیوں سمجھتے ہیں کہ یہ بینک صرف کوکنی مسلمانوں کی ہے۔ بینک کے حصص داروں میں عام مسلمان ہی کیا غیر مسلم بھی خاصی تعداد میں ہیں۔

• فروری کا شمارہ نقش کوکن باصرہ نواز ہوا۔ محترم شرف کمالی صاحب کا مضمون پسند آیا۔ شرف صاحب میں دردمند دل کے ساتھ ملت کے چاک داماں کی رفوگری کا ہنر بھی خوب ہے۔ طبیعت خوش ہوئی۔

• محترم ساحر شیوی کے سحر انگیز تخیل کا سحر مسحور کر گیا۔ اگر ساحر صاحب اپنے تخیلات کے سحر سے دین کی رفیع و منیع حقیقتوں کو بھی واشگاف کرنے کی جانب رجوع کریں تو ملت کی شب تاریک کی سحر کرنے میں وہ معاون ثابت ہوں گے۔ اللہ کرے

فکرِ سخن اور بھی بسیار ۔

• محترم آدم نصرت کا "فرشتے" میں فرشتوں کی ماہیت و حقیقت کو موجودہ علمی و عقلی سطح پر سمجھانے کا اسلوب پسند آیا ۔ آدم صاحب نے معاشرہ کے بابت جو لکھا ہے وہ بجا و درست مگر اپنے معاشرہ سے ایک اعتزالی لاحول کے ساتھ منہ موڑ لینے سے کچھ نہیں ہوگا ۔ اس کے لئے ہمیں سب کو مل بیٹھ کر اس کی اصلاح کی سبیل ڈھونڈ لینی چاہیئے ۔ آدم صاحب "ستاروں کے آگے جہاں اور بھی ہیں" اس تخیل کو مغرب کے فلسفۂ باطل کی دین لکھتے ہیں ۔ "نیز ستاروں کے آگے بھی کوئی اور جہاں (دنیا) ہے یہ کیوں کر قابل قبول ہے" ۔ ان کے اس دعویٰ کو دلائل کی کسوٹی پر پرکھا جا سکتا ہے ۔ فرمان ہے کہ؎

" وَمِنْ آيٰتِهٖ خَلْقُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَثَّ فِيْهِمَا مِنْ دَآبَّةٍ ؕ وَهُوَ عَلٰى جَمْعِهِمْ اِذَا يَشَآءُ قَدِيْرٌ
(سورۃ الشوریٰ آیت ۲۹)

ترجمہ :- "اور اللہ کی نشانیوں میں سے یہ بھی ہے کہ اس نے آسمان اور زمین پیدا کئے اور ان میں جاندار مخلوق پھیلا دی ۔ اور انہیں ایک ساتھ جمع کرنے (ملا دینے) پر قادر ہے" ۔

اس آیت مقدسہ میں لفظ فِيْهِمَا جو کہ غائب تثنیہ جمع متصل کا صیغہ ہے قابل غور ہے ۔

سورۃ الطلاق میں آیت (۱۲) میں تو بات اور بھی لکھ کر سامنے لائی گئی ہے ۔ فرمان ہے "اللہ ایسا ہے کہ جس نے سات آسمان پیدا کئے

نصرت محمود

اور انہیں کی طرح زمین بھی اور ان تمام میں اللہ اللہ کا امر (احکامات) نازل ہوتے ہیں" ۔

مطلب صاف ہے کہ زمین کے ماسوا بعض آسمانی کروں میں بھی زندگی (آباد دنیا) ہے ۔ اس کے لئے مزید آیتیں بھی دیکھی جا سکتی ہیں ۔ سورۃ النحل آیت نمبر ۴۹ ، سورۃ آل عمران آیت نمبر ۸۳ سورۃ النور آیت نمبر ۴۱ ، سورۃ بنی اسرائیل آیت نمبر ۴۴ وغیرہ ۔ اسی قرآنی تصور کے پیش نظر علامہ اقبال نے فرمایا؎

نہیں زندگی سے تہی یہ فضائیں
یہاں سینکڑوں کارواں اور بھی ہیں

علامہ اقبال کی تلاطم خیز شاعری نے زوال سے امت کی ہمہ گیر تیرگی میں امید کی روشنی پیدا کی ۔ مسلمانوں کو خودی کی حکمت سے آگاہ کیا مسلم جوانوں کو اپنی آہ سحر عطا کی ۔ اپنے حکیمانہ ارشاد سے محکوم اقوام کو آزادی کے جذبے اور ولولے دیئے ۔ اپنے علم و فضل سے مغربی تہذیب اور فلسفے کی بنیادیں ہلا ڈالیں ایسے صاحب حکمت ، نابغۂ روزگار کے اشعار کو "مغرب کے فلسفۂ باطلہ کی دین ہو سکتی ہے" سمجھنا ہماری دانائی نہیں بلکہ دنائت ہے ۔ اور حق و انصاف کی مٹی پلید کرنا بھی ۔ سچ تو یہ ہے کہ کندن کو پہچاننے کے لئے نگہ جوہر شناس چاہیئے ۔

ستاروں سے آگے فضائے بسیط میں
اور جہاں نہیں ہیں اور یہ سب مایا (سراب)

ہے یا بھگوان کا سایہ" یہ تصور ہندوؤں کے
فلسفۂ "ویدانت" بودھوں کے فلسفۂ "نروان"
یہودیوں کے فلسفۂ "زہار" اور عیسائیوں کے
فلسفۂ "رہبانیت" کی دین ہے۔ جو سب کے
سب ایک ہی تھیلی کے چٹے بٹے ہیں۔ اور
جو اپنے تصورات کی دنیا میں بیٹھے حسین ترین
ہوائی قلعے تعمیر کرتے ہیں اور بس۔ اور اللہ
تعالےٰ نے تو انسان کو ہاتھ پر ہاتھ دھرے بیٹھ
جانے کے بجائے پوری کائنات (ما فی السموٰت
وما فی الارض جمیعا منہ) کو مسخر کرنے
کی خاص تاکید کی ہے۔

(سورۃ الجاثیہ آیت ۱۳)

• محمد سعید علی ٹولکر
ٹول خرد ضلع رائے گڑھ

نقش کوکن ہم سب کا ہے۔
اگر ہم نے اسے اپنا نہ سمجھا تو میں سمجھوں
گا کہ ہم کوکنیوں نے اپنی ضرورت
کو نہیں سمجھا۔ نقش کوکن کی بقا میں
کوکنیوں کی تاریخ ہے۔
اللہ پاک اسے دن دونی
رات چوگنی ترقی دے۔

صغرا احمد ڈانگے
نالا سوپارہ
ضلع تھانہ

الوداعی نظم

نتیجۂ فکر
شیخ نعیم الدین نعیم
• انجمن اسلام جنجیرہ ایگریکلچرل ہائی اسکول اینڈ

عرض کرتا ہوں حال میں جنکا
سن سے بچپن تو دل ہے بچپن کا
ہیں بہت نرم وہ طبیعت کے
پر شہنشاہ ہیں ظرافت کے
وہ تو یاروں کے یار ہیں یارو
خلق کے غم گسار ہیں یارو
گو حسب میں نسب میں عالی ہیں
گلشن انجمن کے مالی ہیں
مثل شعلہ کبھی، کبھی شبنم
سر پہ رہتے سوار وہ ہر دم
وہ جو بے باک بے تکلف ہیں
ہاں وہی خانزادہ یوسف ہیں
لوٹ کر وہ خلوص سے ہر دل
کر گئے دور زیست کی مشکل
جا رہی ہے بہار گلشن سے
شاخ سے گل شرار گلخن سے
گرچہ مکتب سے وہ نہاں ہونگے
پردۂ دل پہ وہ عیاں ہونگے
التجا ہے نعیم کی اتنی
ہو نہ شرمندہ دوستی اپنی
ہے دعا خوش رکھے خدا تم کو
دہر میں خیر ہو عطا تم کو

اسلامی ملکوں کا سرسری جائزہ

ریاست قطر

قطر عرب دنیا کی جزیرہ نما ایک چھوٹی سی ریاست ہے آج سے تیس سال پہلے یہاں آبادی بہت کم تھی۔ مقامی عرب باشندوں کا پیشہ اونٹ بکریاں پالنا سمندر میں غوطہ لگا کر مونگا موتی نکالنا تھا یہاں پہلے بہت غربت تھی۔ اس ملک میں انگریزوں نے ۱۹۶۰ء میں تیل نکالا جب سے قطر کی مالی حالت اچھی ہوگئی ابھی اس وقت عربستان میں جو تیل نکلتا ہے ان میں کویت عراق اور سعودی عرب کے بعد قطر تیل برآمد کرنے والا چوتھا ملک ہے۔ قطر کا سرسری جائزہ ذیل میں ملاحظہ فرمائیے۔

صدر مقام: دوحہ
رقبہ: ۱۱,۰۰۰ مربع کلو میٹر
آبادی = ۳۰۵,۰۰۰
زبان: عربی
مذہب: اسلام
سکہ: ریال
۳.۶۴ ریال = ایک امریکی ڈالر کے برابر ہے
سالانہ فی کس آمدنی = ۲۰.۶۹ ڈالر

خلیج فارس میں قطر ایک جزیرہ نما ہے جو ۱۶۰ کیلو میٹر یعنی ایک سو میل لمبا ہے۔ اس کے تین جانب خلیج فارس کا سمندر ہے اور اس کے جنوب میں سعودی عرب واقع ہے۔ یہ ملک ۱۹۷۱ء میں آزاد ہوا۔ اس وقت برطانیہ خلیج فارس سے دفع ہوگیا تھا۔ قطر میں بادشاہت قائم ہے۔ آبادی کا بڑا حصہ دوحہ اور اس کے آس پاس آباد ہے۔ پاکستان۔ ایران اور عمان سے آئے ہوئے لوگوں کی تعداد مقامی آبادی سے کہیں زیادہ ہے۔ قومی آمدنی کا ۹۰ فیصد حصہ کو روزگار ملتا ہے۔ بری راستوں سے قطر سعودی عرب سے ملا ہوا ہے اور فضائی راستوں سے اس کا ساری دنیا سے رابطہ قائم ہے۔

امیر: سلطان خلیفہ بن حماد الثانی
وزیر اعظم = ولی عہد شیخ خلیفہ بن حماد الثانی

ڈاکٹر رفیعہ شبنم عابدی کو "ڈی لٹ" کی ڈگری

مشہور شاعر، نقاد اور مہاراشٹرا کالج کے شعبہ اردو کی سربراہ ڈاکٹر رفیعہ شبنم عابدی کو بمبئی یونیورسٹی نے ان کی کتاب "ملا وجہی اور انشائیہ" پر ڈاکٹر آف لٹریچر کی ڈگری تفویض کی ہے۔

رفیعہ شبنم عابدی کے دو شعری مجموعے شائع ہو چکے ہیں جن میں تازہ ترین مجموعہ "اگلی رت کے آنے تک"، حال ہی میں منظر عام پر آیا ہے جبکہ دو تنقیدی مجموعے اور بچوں کے ادب پر بھی ان کی کتابیں شائع ہو چکی ہیں

قرأت کا مقابلہ

حسب سابق اس ماہ رمضان میں قرآن پاک کی قرأت کے مقابلے

نقش کوکن

اور افطاری کا اہتمام کوکنی مسلم کلب نیروبی نے ۱۸ر فروری ۹۵ء شنبہ کو ایسوسی ایشن ہال میں منعقد کیا تھا۔ منصفین جناب محمود خان اور جناب شمس الدین دلوی تھے۔ درج ذیل کو انعامات کا مستحق قرار دیا۔

نرسری

اول : وسیم پرکار
دوم : اجمل کھابیٹے

پرائمری

(۱۔۲) : اول : نبیل مراد
(۳۔۴) دوم : شاذمہ مقری
(۳۔۴) اول : سہیل پرکار
دوم : عدنان خان
(۵۔۸) اول : فرحانہ بغدادی
دوم : سید وسیم

(مرسلہ : شیخ اسمٰعیل)

سدھار کمیٹی سوپارہ

سدھار کمیٹی سوپارہ نے عوامی خدمات کے سات سال مکمل کر لئے ہیں۔ یہ ادارہ ہر ماہ بیواؤں کو سو روپیوں کا وظیفہ دیتا ہے۔ غریب نادار طلباء و طالبات کو ہر سال یونیفارم سلوا کر اعانت کرتا ہے۔ نیز غریب محتاج مریضوں کو ادویات کے لئے نقد رقم دے کر مدد کرتا رہتا ہے۔ سالانہ امتحان میں اول نمبر سے کامیاب ہونے والے طلباء کی حوصلہ افزائی کے لئے قیمتی انعامات بھی دیئے جاتے ہیں۔ اس کے علاوہ مریضوں کی ضروریات مثلاً استنجاء کے پاٹ، پانی کی تھیلیاں، تھرمامیٹر، میڈیکل ایڈ اور دیگر سامان فراہم کرتا ہے سیرۃ النبیؐ کے جلسے کا انعقاد کر کے بچوں کو انعامات سے نوازا جاتا ہے نیز مظلوموں کی ہمہ وقت مدد و حمایت کر کے حق و انصاف کے پرچم کو بلند رکھنا بھی ادارہ ہذا کے مقاصد میں شامل ہے۔

یہ سارے کام قوم کے مخیر حضرات کے تعاون سے ہی انجام دئے جاتے ہیں جو اپنی زکوٰۃ کی رقوم، عطیات، چرم قربانی اور نقدی رقمیں ادارہ کو عنایت کرتے رہتے ہیں جس میں حاجی محمود سلاٹ صاحب، حاجی محمد شفیع مقری صاحب

اور ہمارا اور ان [illegible] مسز آمنہ زوجہ محمد قاسم صاحبان نے یونیفارم کا کپڑا اور نقدی رقوم دے کر ادارہ کی اعانت کی ہے ان کے علاوہ کئی اہل خیر حضرات کے دست تعاون سے ادارہ روز افزوں ترقی کر رہا ہے

مرسلہ شاکر سوپاروی
سکریٹری

نیلم حارث کی کامیابی

تھانہ ضلع کے معروف ایڈوکیٹ جناب اختر حارث (سوپارہ) کی دختر نیلم نے بمبئی انٹر کالجیٹ انگریزی تقریری مقابلہ میں پچھلے مہینہ جو خلافت ہاؤس بمبئی میں منعقد ہوا تھا۔ اول انعام حاصل کیا۔

کلیان میں الوداعی جلسہ

جناب غلام نبی مومن کی رضا کارانہ سبکدوشی پر الوداعی جلسہ ہیڈ مسٹریس رضیہ قاضی کی صدارت میں منعقد ہوا مولانا فضل اللہ قاسمی کی تلاوت کے بعد پرنسپل سجادی صاحب نے سبکدوش معلم کی گلپوشی کی اس موقعہ پر متین ڈولارے شہناز مرزا۔ عبدالودود صدیقی، نقش کوکن لطیف خان وغیرہ نے ان کی خدمات پر روشنی ڈالی۔

اختر سلطانہ سبکدوش

انجمن خیر الاسلام اردو گرلز ہائی اسکول مدنپورہ کی پرنسپل اختر سلطانہ خان نے اسکول میں اپنی سروس کے ۲۰ سال مکمل کرنے کے بعد اسکول کو خیر باد کہا۔ اس موقع پر الانا ہال میں ایک الوداعی تقریب کا اہتمام کیا گیا۔ جس میں انجمن خیر الاسلام اسکولوں کے تمام پرنسپل حضرات اس ادارے کے ٹرسٹیان، انجمن خیر الاسلام سیف طیب جی کی پرنسپل مسز نجمہ قاضی خلافت ہاؤس ٹریننگ کالج کی پرنسپل مس مسرت عبدالقادر، ایجوکیشن انسپکٹر مسز زیبا ملا اور دوسری ساتھی اساتذہ بھی موجود تھیں۔ اسکول کی موجودہ پرنسپل مسز زہرہ محمد علی نے مس اختر خان کے بحیثیت پرنسپل اسپروائزر اور ٹیچر ان کے کارہائے نمایاں پر روشنی ڈالی۔

اسکول کے تمام اسٹاف کی جانب سے محترمہ کی خدمت میں ۲۵ ہزار روپئے کا چیک پیش کیا۔ انتظامیہ کی جانب سے ۵ ہزار روپئے اور تمام پرنسپل حضرات نے ۱۰۰۱ روپئے کا چیک پیش کیا۔ اس کے علاوہ اسکول کی تمام طالبات نے محترمہ کو تحائف دے کر اپنی عقیدت کا اظہار کیا۔

کوکن مسلم ویلفیر ایسوسی ایشن اندھیری کا انتخاب نو

ادارۂ ہذا کی مجلس منتظمہ کی میٹنگ ۱۹۔ فروری ۹۵ء کو ڈاکٹر شکیل رومانی کے مطب اوکاز شاپنگ سینٹر۔ ملت نگر، اندھیری ویسٹ میں کیپٹن قمر فقیر محمد جولے صاحب کی صدارت میں منعقد ہوئی جس میں نئی کمیٹی تشکیل دی گئی۔

کیپٹن قمر فقیر محمد جولے (صدر)
ڈاکٹر شکیل رومانی اور جناب حسین سین (نائب صدر)
جناب شیخ عبداللہ حمزہ (اعزازی سکریٹری)
جناب مبین عبداللطیف حاجی اور ڈاکٹر دلاور دلوی (جوائنٹ سکریٹری)
جناب سعد فقیہہ (خازن)
ایڈوکیٹ نورالدین داؤد بھاٹکر۔ جناب محمود زین الدین ماپارے جناب غیاث الدین فقیر محمد مقدم، لائن عبدالکریم قاضی (قانونی مشیر) جناب خلیل عمر شیخ، جناب عثمان قاضی، ڈاکٹر اشتیاق شیخانی (ایڈوائزری کمیٹی)

جناب علی عبدالغفور سرگروہ
جناب الطاف حسین چوگلے
نامہ نگار، مبین عبداللطیف حاجی
سات بنگلہ

کویت کے بھارتی سفارتخانے میں یوم جمہوریہ پر کامیاب مشاعرہ

کویت میں بھارتی تارکین وطن کی سماجی تنظیم اپکار کے زیراہتمام بھارت کے یوم جمہوریہ کے موقع پر ایک محفل مشاعرہ سفارتخانۂ ہند کے خوبصورت آڈیٹوریم میں منعقد ہوئی جس میں کم و بیش اردو اور ہندی کے تیس سے زائد شعراء نے شرکت کی۔ سامعین کی تعداد ساڑھے تین سو کے قریب تھی۔ اُپکار کے صدر اتل گپتا نے حاضرین کا شکریہ ادا کیا اور بھارتی سفیر جناب پریم سنگھ نے اپکار کی خدمات کو سراہا۔ مشاعرے کی نظامت معروف ادیب و شاعر و مترجم جناب نور پرکار نے بحسن و خوبی انجام دی۔

مشاعرے کے صدر جناب عمر بیگ نے اپکار کی کاوشوں کو سراہا۔
جن شعراء نے اپنے کلام سے
نقش کوکن
سامعین کو محظوظ فرمایا ان میں نیاز بنارسی نور پرکار، عبداللہ ساجد، ایوب قاسم کرجیکر، اسلم عمادی، مبشر افغانی، مسرور عابدی، یوسی شرما، منور کانپوری سعید نظر کڑپوی، حشمت اللہ شاہین، احمد علی عرفان، سعید روشن، فاروق علی تبسم، منظر عالم، ایوب راز، محمد علی وفا، نظر بریلوی، عبداللہ اطہر امیر الدین منیر، راز شرما، حسین عالم الٰہ آبادی، محمد اسمٰعیل انصاری، جبیر سنگھ دیمان این ایس سیٹھی، محترمہ ریتا سبروال، اروند ربنا اور رچی کے سکسینا کے نام قابل ذکر ہیں۔ اس مشاعرے میں ڈاکٹر صالح جواد موسیٰ، محمد صالح بر ودٹ، ڈاکٹر مسعود، ایوب داؤد بڑے، محمد علی کرڈ اور عبدالسلام غوری نے خصوصی شرکت کی۔ (رپورٹ، ایوب قاسم کرجیکر)

چپلون سیلس کارپوریشن کا افتتاح

۱۴ر دسمبر ۱۹۹۴ء کو شہر چپلون میں سینٹری ساز و سامان کی اپنی طرز کی پہلی دکان کا افتتاح نور مسجد ڈونگری بمبئی کے امام صاحب حضرت مولانا ولی اللہ صاحب کے ہاتھوں عمل میں آیا اس افتتاحی تقریب کے لئے جناب عبدالقادر احمد ملاجی بطور خاص ساؤتھ افریقہ سے تشریف لائے تھے۔ اس موقعہ پر مولانا قاری ولی اللہ صاحب نے ایمان افروز تقریر فرمائی۔
ریلائنس کمپلیکس چنج ناکہ پر شروع کی گئی اس دکان میں ماربل گرینائٹ، ٹائلس، گلیزڈ ٹائلس باتھ روم فٹنگ اور سینٹری کا جملہ سامان عمدہ کوالیٹی اور معروف کمپنیوں کا حاصل ہے۔ دکان مالکان میں چپلون کے نوجوان سرجن ڈاکٹر اسحاق خطیب کے بھائی لیاقت محمد خطیب کے ساتھ اشرف عبدالقادر خطیب اور فاروق امین الدین خطیب شامل ہیں۔
(نامہ نگار عبدالقادر مقدم)

داؤد آدم کیلئے الوداعی تقریب

بزم احباب حلقہ اندھیری، جوگیشوری کے زیراہتمام گذشتہ مہینہ صدر مدرس اندھیری نمبر ا میونسپل اردو اسکول جناب سولکر داؤد آدم کی سبکدوشی ملازمت کے سلسلے میں الوداعی تقریب کا اہتمام کیا گیا جس میں شیخ بشیر احمد اسمٰعیل سپرنٹنڈنٹ اردو مدارس زون ا اور بندل الرحمٰن (سپرنٹنڈنٹ اردو مدارس زون ۲) نے شرکت کی۔ جناب اے آر کے آغا بطور خصوصی مہمان شریک جلسہ تھے۔ نظامت کے فرائض جناب محمود خان نے ادا کئے۔

اردو ہائی اسکول ناگوٹھنہ

ناگوٹھنہ ایجوکیشن سوسائٹی کا قیام ۲۶ اپریل ۱۹۸۸ء کو عمل میں آیا اور اس کے تحت ایک اردو میڈیم ہائی اسکول کا افتتاح ۲۰ جون ۱۹۸۸ء کو ہوا ادارہ ہذا نے اسکول کی عمارت کی تعمیر کا کام مئی ۸۹ء میں شروع کیا۔ ہمدردان قوم اور مخیر حضرات سے عطیات جمع کر کے اس اسکول کی تین منزلہ عمارت کا (R.C.C. ورک) مکمل ہو چکا ہے جس کا کل خرچہ ۱۵ لاکھ روپئے ہوا ہے۔ اسکول کی تصویر ملاحظہ ہو۔ فی الحال معاشی حالات ناساز گار ہونے کی وجہ سے یہ عمارت ادھوری ہے گرچہ کہ گراونڈ فلور کے کچھ کمروں میں طلباء زیر تعلیم ہیں

اب اس عمارت کی تکمیل کا مسئلہ سوسائٹی کے سامنے درپیش ہے ایک منزلہ کے لئے ۵ لاکھ روپیے کے حساب سے تین منزلہ کی کل لاگت ۱۵ لاکھ روپیہ ہے۔ اس عمارت کی تکمیل کے بعد اس اسکول میں تقریباً ۵۰۰ طلباء کے۔ جی سے لے کر ایس۔ ایس۔ سی تک زیور تعلیم سے آراستہ ہوں گے ساتھ ہی ساتھ اس سوسائٹی کا نصب العین یہ بھی ہے کہ اردو کے ساتھ ساتھ دینی تعلیم شروع کریں اور دور جدید کے تقاضوں کو جانتے ہوئے ٹیکنیکل اسکول انجینئرینگ کالج۔ جونیر کالج وغیرہ شروع کریں۔ لڑکیوں کے لئے مختلف کورسس مثلاً۔ سلائی۔ بنائی۔ کشیدہ کاری اور مہندی کے کلاسس وغیرہ شروع کر کے لڑکیوں کو خود کفیل بنانے کا عزم رکھتی ہے۔

نقش کرکے

لہٰذا مخیر حضرات اور ہمدردان قوم سے دردمندانہ اپیل ہے کہ وہ اس ہائی اسکول کے تعمیری کام کے لئے حسب توفیق و استطاعت کشادہ دلی کے ساتھ عطیات سے نوازیں اور اس عظیم منصوبہ کو پورا کرنے میں ہماری بھرپور مدد فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اس کا اجر عظیم عطا فرمائے۔

فجزاکم اللہ خیرا الجزاء

(نوٹ) اپنے عطیات چیرمین ناگوٹھنہ ایجوکیشن سوسائٹی کے نام ارسال کریں

الملتمس

چیرمین ناگوٹھنہ ایجوکیشن سوسائٹی

ناگوٹھنہ۔ تعلقہ۔ روہا

ضلع رائے گڈھ۔ 402106

اطلاع

جن حضرات کا سالانہ زر تعاون ختم ہو چکا ہے ان کو برابر خطوط ارسال کئے جا رہے ہیں۔ ان سے گذارش ہے وہ اپنا زر تعاون جلد ارسال کریں۔

"ادارہ"

تعارف

• علم و ہنر میں سند یافتہ نوجوانوں کا تعارف پیش کرنا ان کی پبلسٹی نہیں ہے بلکہ ہمارا مقصد بچوں کی حوصلہ افزائی کرنا ہے۔ تاکہ اس کی تقلید میں دیگر نوجوان بھی آگے بڑھنے کی کوشش کرتے رہیں گے۔ نیز ان تعارفات کی بدولت قوم کی بیداری کا بھی پتہ لگتا ہے۔ آگے چل کر یہی بچے قوم و ملک کیلئے درخشاں ستارے ثابت ہوں گے۔ لہذا برطانیہ میں آباد کوکنی حضرات سے التماس ہے کہ اپنے بچوں کی حوصلہ افزائی کے لئے جناب ابراہیم بغدادی سے (جو یوکے میں ہمارے نمائندے خصوصی ہیں۔ رابطہ قائم کریں۔ ان کا پتہ ہے۔

Ibrahim Baghdadi - 40, Boland Street, Blackburn BB1 6LL Phone (0254) 56868

ذیل میں چند نوجوانوں کا تعارف درج ہے۔

• ادارہ •

• پولیس آفیسر جناب نظیر خان عمر خان، متوطن توڑیل تعلقہ مہاڈ ضلع رائے گڈھ، حال مقیم برنلے BARNLEY نزد بلیک برن یوکے کی پیدائش ۱۹۶۱ء میں تنزانیہ مشرقی افریقہ میں ہوئی تھی۔ اور یہ ۱۱ سال کی عمر میں اپنی فیملی کے ساتھ ترک سکونت

نقشہ کوکن

مکانی کرکے ۱۹۷۲ء میں بلیک برن اکر آباد ہوئے۔ سیکنڈری تعلیم کے بعد اپنے بلیک برن کالج سے فرسٹ ایئر میں سٹی اینڈ گلڈ سے ٹکنالوجی اور ڈیزائن میں کامیابی حاصل کی۔ اور بعد ازاں الیکٹریکل اینڈ الیکٹرونک انجینئرنگ میں TEC کا ڈپلومہ حاصل کیا اور اس پروفیشنل شعبہ میں مختلف فرموں میں کام کرتے رہے۔ مگر دل میں قومی خدمات کا جذبہ موجزن ہونے کے سبب محکمہ پولیس کی ٹریننگ حاصل کرکے فی الوقت یہ لنکا

لنکا شائر کی برنلے برانچ میں پولیس آفیسر کے اعلےٰ عہدے پر فائز ہیں۔ اور انہیں بلیک برن کی کوکنی برادری میں سے پہلے پولیس آفیسر بننے کا شرف حاصل ہے۔

موصوف کا یہاں برطانیہ میں آباد جملہ ایشیائی نوجوانوں کو مشورہ ہے کہ وہ دیگر شعبہ ملازمت کے علاوہ محکمہ پولیس میں بھرتی ہونے کی کوشش کرتے رہیں۔ تاکہ یہاں پہ پھیلے ہوئے نسلی امتیاز اور نسلی حملوں سے اپنے

لوگوں کی حفاظت کرسکیں ۔ نیز
خصوصاً ان کی اپنی جملہ کوکنی
قوم کے نوجوانوں سے پرزور
التماس ہے کہ وہ دیگر تعلیمی سرگرمیوں
محکمہ پولیس میں بھی زیادہ بھرتی
ہونے کی کوشش کریں تاکہ اپنے
ادھر ہونے والے فرقہ وارانہ
فسادات پر آسانی سے قابو
پایا جاسکے ۔ پولیس کا محکمہ
ایک باعزت اور باوقار محکمہ
ہوتا ہے ۔ جس میں قانون
کی رکھوالی کرنے کے ساتھ سماج
میں پھیلے ہوئے جرائم اور
برائیوں کا بھی تندہی سے
صفایا کیا جاسکتا ہے ۔ اس
پیشہ میں ایماندار اور وطن پرور
لوگوں کے آجانے سے خوش
آئند تبدیلی آنا یقینی ہے ۔
ہم موصوف کے بلند ارادے
کی پذیرائی کرتے ہوئے دلی
مبارکباد پیش کرتے ہیں ۔

● مرسلہ ابراہیم بغدادی
(یو کے)

ساجد اکبر سنگے

● بلیک برن انگلینڈ کے
انصار کوکنی

معروف تاجر یعنی " مانخرونہ
آٹو اسپیئرس "، "موٹنس موٹر ایکسپورٹس"
کے مالک جناب حاجی اسمٰعیل
سنگے کے پوتے جناب ساجد
اکبر سنگے متوطن مانخرونہ، تعلقہ
مانگاؤں، ضلع رائے گڈھ
صرف چودہ سال کی عمر میں حافظ
قرآن کی سند حاصل کرچکے
ہیں ۔ اور بفضل خدا اس سال
۹۵ء میں بلیک برن کی "مسجد
المومنین" میں تراویح پڑھانے
کی خدمات انجام دے رہے
رہے ہیں ۔ مسجد ھذا کوکنی
مسلم ویلفیر سوسائٹی بلیک برن"
کا ادارہ ہے ۔ جو خالص شافعی
مسلک سے تعلق رکھتا ہے قابل
ذکر امر موصوف کی پیدائش ۲۴ر
فروری ۸۰ء میں ہوئی تھی۔ اسی
لحاظ سے نرسری کے بعد پرائمری تعلیم
جاری رکھتے ہوئے صرف
شام پانچ بجے سے شام سات
بجے مقامی مسجد نورالاسلام میں
دینی تعلیم کا سلسلہ جاری رکھا
تھا ۔ اور گذشتہ سال جون ۹۴ء
کو سند حاصل کرچکے ہیں ۔
موصوف فی الوقت ڈارون
ویلے ہائی اسکول میں درجہ
چہارم میں زیر تعلیم ہیں اور
وہ دینی تعلیم کی طرح دنیاوی
تعلیم میں بھی اعلیٰ تعلیم حاصل
کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں ۔
لہٰذا ہم موصوف کی کامیابی
پر دلی مبارکباد پیش کرتے
ہوئے آئندہ کی کامیابی کے
لئے بھی نیک دعاؤں کا اظہار
کرتے ہیں ۔

● مرسلہ ابراہیم بغدادی

سلیم محمود بدرالدین متوطن
شیرل تعلقہ چپلون ضلع رتنا
گری حال مقیم بلیک برن
انگلینڈ کی ابتدائی تعلیم مقامی
اسکولوں میں پوری ہوکر بلیک
برن کالج سے میتھس، کیمسٹری
اور بائیولوجی میں اے لیول

کر کے یونیورسٹی آف لنکاسٹر
میں داخلہ لیا ۔ وہاں سے
گذشتہ سال جون ۹۴ء میں
سائنس سبجیکٹ میں سیکنڈ
گریڈ سے بیچلر آف سائنس
(B.S.C) کی اعلیٰ ڈگری حاصل
کر چکے ہیں ۔ اس دوران تعلیم
میں موصوف نے ریڈیولوجی
(ایکسرے) کا بھی ڈپلومہ حاصل
کر چکے ہیں ۔ اور فی الوقت
لنکاسٹر ہسپتال میں اپنی خدمات
انجام دے رہے ہیں ۔

موصوف کا اپنی کوکنی
قوم کے تمام نوجوانوں کو پُر
خلوص مشورہ ہے کہ وہ دیگر
تعلیمی سرگرمیوں کی طرح خصوصاً
طبی محکمہ میں بھی توجہ دینے
کی کوشش کرتے رہیں کیوں
کہ یہ ایسا وسیع محکمہ ہے جس
طرح قدرت کاملہ نے ہمارا
جسم مختلف عضوات سے تشکیل
فرمایا ہے ظاہر ہے ان کے
علاج و معالجہ کے لئے بیسوں
محکمے ہسپتالوں میں پھیلے ہوئے
ہیں ۔ مثلاً ڈاکٹر اور سرجن کے
کے علاوہ ڈینٹس، اوپٹیمس،
نفتش کوکن

ناک اور کان کے ڈاکٹر، ہڈی
اور عمر رسیدہ کے اسپیشلسٹ،
پیتھالوجسٹ، ہماٹولیجسٹ، فزیو
تھراپی، فارمسٹ، نرسس،
میڈ وائف وغیرہ ان میں کسی کا
بھی پروفیشنل بن کر اپنی معاشی
خوشحالی کے ساتھ بنی نوع انسانی
کی خدمات بھی خوب انجام دے
سکتے ہیں ۔ تعلیمی قابلیت کے
کے علاوہ موصوف فٹ بال
میں گہری دلچسپی رکھتے ہیں ۔ ہم
ان کی دونوں کامیابیوں پر دلی
مبارکباد پیش کرکے نیک دعاؤں
کا اظہار کرتے ہیں ۔

● مرسلہ ابراہیم بغدادی
یو کے

مس مہ جبین المرحوم منیر
انڈرے متوطن بورلی پنچتن
ضلع رائے گڈھ حال مقیم

بلیک برن یو کے نے اپنی جملہ
ابتدائی اور ثانوی تعلیم مقامی
اسکولوں میں پوری کرکے "سینٹ
میری کالج" بلیک برن سے پولٹیکل
سوشیالوجی اور موڈرن ہسٹری
میں اے لیول کرکے "یونیورسٹی
آف سینٹرل انگلینڈ" برمنگھم سے
گذشتہ سال ماہ دسمبر ۹۴ء میں
صرف ۲۱ رسال کی عمر میں
کارپوریٹ لاء میں ایل ایل بی
(LLB) کی اعلیٰ ڈگری حاصل
کر چکی ہیں ۔ اس سند کا تعلق
"بزنس لاء" سے ہے ۔ اسے
اتفاق کہئے یا قدرت کی نوازش
اس سال اور ماہ میں موصوفہ
کی والدہ خدیجہ صاحبہ بھی پوسٹ
گریجویٹ کر چکی ہیں ۔ جن کا
تعارف زیر نظر ہے ۔

مہ جبین منیر اور منیر
انڈرے کی تیسرے نمبر
کی صاحبزادی ہیں ۔ اور ان کی
دیگر دختران بھی مختلف کورس
میں کالج اور یونیورسٹیز میں
زیر تعلیم ہیں ۔ موصوفہ اپنی والدہ
کی طرح انسانی خدمات کا جذبہ
رکھتی ہیں اور اپنی کوکنی قوم کے

سبھی بہن بھائیوں کو اعلیٰ علم و ہنر حاصل کرنے کا پر خلوص مشورہ دیتی ہیں۔ موصوفہ کی ڈگری سیرمنی ۱۰ فروری ۹۵ء کو برمنگھم میں ہوئی۔ ہم ان کی کامیابی پر دلی مبارکباد دیتے ہوئے نیک دعاؤں کا بھی اظہار کرتے ہیں۔

• محمد صالح ابراہیم بغدادی (یو کے)

خدیجہ انڈرے

دنیا میں بعض ایسے بھی لوگ ہوتے ہیں جنہیں زندگی کا سکھ اور چین نصیب نہیں ہوتا۔ ایسی ہی کچھ حالت محترمہ خدیجہ المرحوم منیر انڈرے صاحبہ کی ہے جنہوں نے عمر کی ۱۶ بہاریں دیکھی تھیں کہ والد (داؤد انڈرے) کا سایہ سر سے اٹھ گیا اور اپنی بیوہ ماں اور پانچ چھوٹے بہن بھائیوں کا بوجھ ان کے نازک کندھوں پر آنے کے سبب آغاخان ہائی اسکول دارالسلام تنزانیہ سے میٹرک تک تعلیم نفنشن کو کمن پاکر سلسلہ منقطع کرنا پڑا اور ایک کماؤ پوت کی طرح گھر کے اخراجات اور بہن بھائیوں کی پڑھائی کا بوجھ اٹھاتی رہیں۔ کچھ سال بعد ان پانچوں کے ہوش سنبھالنے پر ۲۱ سال کی عمر میں ۶۸ء میں جناب منیر حسن میاں انڈرے، متوطن بورلی پچین ضلع رائے گڈھ سے رشتہ ازدواجی میں منسلک ہوئیں۔ ابھی کچھ اطمینان کا سانس لیا ہی تھا کہ ملکی سیاسی حالات بدلنے پر یہ نوجوان جوڑا دارالسلام سے ترک مکان کر کے ۶۹ء میں بلیک برن انگلینڈ میں آکر آباد ہوا۔ دونوں میاں بیوی میں کچھ علمی قابلیت تھی لہٰذا ملازمت کے ساتھ سوشیل کاموں میں بھی دلچسپی لیتے رہے اور اسی دوران مرحوم ۷۷-۷۸ء میں کوکن مسلم ویلفیر سوسائٹی بلیک برن کے صدر بھی منتخب ہوئے۔ اسی طرح یہ جوڑا نہایت خوش و خرم زندگی کے دن گذار رہا تھا۔ مگر لڑکے کی آرزو میں انہیں ایک کے بعد دیگرے پانچ لڑکیاں عنایت ہوئیں۔ اور چھٹے بار برخوردار محمد حسن کی آمد۔ صرف چھ ماہ کے بعد منیر صاحب کا ۸۵ء میں صرف بیالیس سال کی عمر میں عارضہ قلب سے انتقال ہوا۔ شومئی قسمت محترمہ یتیمی کے بعد جوانی میں ہی بیوہ بن کر رہ گئیں۔

یتیمی کے تلخ تجربات نے بتا دیا تھا کہ دنیا میں یتیموں کا کوئی پرسان حال نہیں ہوتا۔ بلکہ ایسے بے سہارا بچے عموماً معاشرہ میں آوارہ اور بدچلنی کا نشانہ بنائے جاتے ہیں اور قسمت کی ماری کوئی بیوہ اپنے بچوں کی کفالت کے لئے جدوجہد کرنے لگے تو سماج کی انگلیاں اٹھنے لگتی ہیں۔ بہر حال ان فرسودہ باتوں کا خیال نہ کرتے ہوئے اپنے بچوں کا مستقبل سنوارنے کیلئے محترمہ نے بیوہ پنشن اور بینی فٹ Beni fit کی پرواہ نہ کرتے ہوئے دوران ملازمت پارٹ ٹائم ۸۶ء میں سوشیل ورک میں عملی قدم اٹھا کر ۸۹ء میں یونیورسٹی آف سنٹرل لنکاشائیر

یو کے سے سرٹیفکیٹ آف کوالیفکیشن
سوشل ورک سرٹیفکیٹ حاصل
کیا۔ اور ۹۲ء ایپروڈ پریکٹس
ٹیچر Aprored Practice
Teacher میں بی اے کی سرٹیفکیٹ
حاصل کی۔ بعد ازاں مذکورہ
یونیورسٹی سے گذشتہ سال
دسمبر ۹۴ء میں "ایپروڈ سوشیل
ورکر ان مینٹل ہیلتھ" میں پوسٹ
گریجویٹ کر چکی ہیں۔ اس ۷ کا
تعلق براہ راست کسی بھی ذہنی
مریض کو موصوفہ کے بلا اجازت
وتصدیق جبری طور سے مینٹلی
Mentaly اسپتال میں داخل نہیں
کیا جا سکتا۔ اس ضمن میں موصوفہ
سے تصدیق نامہ لینا ضروری ہوتا
ہے۔ لہٰذا اس محکمہ میں کام
کرنے والی پورے بلیک برن
ایریا میں واحد ایشین (Asian)
خاتون ہیں مزید سلسلہ تعلیم جاری
رکھتے ہوئے محترمہ فی الوقت
مانچسٹر یونیورسٹی میں مینٹلی
ہیلتھ ریسرچ ایم ایس سی پارٹ
ٹائم زیر تعلیم ہیں۔ اور فی الوقت مذکورہ
محکمہ میں استانی کی خدمات
انجام دے رہی ہیں۔ موصوفہ
نقشہ کوکت

چھ زبانیں اردو، انگلش، کوکنی
گجراتی، پنجابی اور سواحیلی روانی
سے بولتی ہیں۔
قابل ذکر امر موصوفہ کا اپنے
چھ بچوں کی پرورش کرکے انہیں
مختلف اسکولوں اور کالجز میں
خود کی کار سے لانا لیجانا اور
دوبارہ چھوٹے بچوں کو شام پانچ
بجے دینی تعلیم کے لئے مدرسہ
چھوڑنا اور پھر سات بجے واپس
گھر لانا اپنے مصروف حالات میں
موصوفہ کا تعلیم حاصل کرنا قابلِ
ستائش امر ہے۔
برطانیہ جیسے خود کار ملک
میں گھر کا کام کاج کرنے کے
لئے کوئی ہاؤس بوائے ہوتا ہے
اور نہ ہی آیا میسّر ہوتی ہے۔ یہاں
تک "باتھ روم" اور بیت الخلاء
کی صفائی کے لئے بھنگی (مہتر)
تک نصیب نہیں ہے۔ البتہ گھر
کا کوڑا کرکٹ اٹھانے کے لئے
ہفتہ میں ایک بار میونسپل کی
گاڑی ضرور آتی ہے۔ مگر
گھر کا جمع شدہ کوڑے کرکٹ
کی ٹرولی Trolly نما ڈسٹبن
Dust bin کو گھر سے باہر لے

جاکر رکھنا مالک مکان کی ذمہ
داری ہوتی ہے۔
موصوفہ کا کہنا ہے ہماری
قوم نہایت ہوشیار ہے مگر
سماج کی بے جا پابندیوں نے
انہیں جکڑ کر رکھا ہے جس
کی اصلاح ازبس ضروری ہے۔
ہم موصوفہ کی بلند ہمتی
کی سراہنا کرتے ہوئے مبارکباد
پیش کرتے ہیں۔
• مرسلہ ابراہیم بغدادی

مِس کوثر بنت الحاج محمد صاحب
پردیسی، متوطن بورلی پنچن، تعلقہ
شریوردھن، ضلع رائے گڈھ
حال مقیم لندن کی جملہ ابتدائی
اور ثانوی تعلیم مقامی اسکولوں
میں پوری ہو کر امسال سنہ ۹۵ء
میں ہمرسمتھ اینڈ ویسٹ لندن

کالج سے بزنس اینڈ فائنانس میں اسپیشلائزنگ ان پرسنل مینجمنٹ" میں پاسٹ گریجویٹ ڈپلوما (P.G.D.M) حاصل کر چکی ہیں۔ اور سلسلہ تعلیم جاری رکھتے ہوئے انہیں مضامین میں اعلیٰ ڈگری کرنے کا ارادہ رکھتی ہیں۔

قابل ذکر امر موصوفہ کے آبائی وطن میں اور یہاں کے پردیسی خاندان کے جملہ لڑکوں اور لڑکیوں میں اعلیٰ تعلیم حاصل کرنے والی آپ پہلی دوشیزہ ہیں۔ اور موصوفہ کا اپنے تمام کوکنی برادری کے نوجوان لڑکے اور لڑکیوں کو پر خلوص مشورہ ہے کہ وہ کسی نہ کسی شعبہ میں مقبول علم و ہنر حاصل کرنے کی جدوجہد کرتے رہیں۔ اسی میں ہی معاشی خوشحالی، اخلاق بلندی اور اچھے شہری بننے کی ترغیب حاصل ہوتی ہے۔

ہم موصوفہ کی حالیہ کامیابی پر دلی مبارکباد پیش کر کے آئندہ کی کامیابی کے لئے بھی نیک دعاؤں کا اظہار کرتے ہیں۔

• ھوسلہ ابراہیم بغدادی

جناب عبدالستار عمر ساکھر کر

جناب عبدالستار عمر ساکھر کر گورے گاؤں ضلع رائے گڈھ کے باشندے ہیں۔ وہ بمبئی میونسپل کارپوریشن کے محکمۂ تعلیم میں ایک عرصہ تک صدر مدرس کے فرائض انجام دینے کے بعد ۳۱ جنوری ۱۹۹۵ء کو سبکدوش ہوئے۔ منکسر المزاج اور نرم طبیعت انسان کا وڈالا ناگرکنی پارک اردو اسکول میں جب تقرر عمل میں آیا تو اس وقت مذکورہ اسکول گمنامی کے پردے میں تھا مگر ساکھر کر صاحب کی جانفشانیوں اور عزم و یقین کی وجہ سے ایک قلیل عرصے میں تقریری مقابلوں اسپورٹس، تعلیمی معیار، قلمی رسالہ اور دیگر تحریکات میں اسکول نے کافی ترقی کی اور ممتاز اسکولوں میں شمار ہونے لگا۔

۲۷ جنوری ۱۹۹۵ء کو ان کے اعزاز میں ایک شاندار الوداعی تقریب منعقد کی گئی جس کی صدارت میونسپل اردو اسکولس زون ۸ کے سپرنٹنڈنٹ جناب بشیر احمد انصاری نے فرمائی۔ اس موقع پر زون ۷ کے سپرنٹنڈنٹ جناب بذل الرحمٰن نے خراج تحسین پیش کرتے ہوئے کہا کہ ساکھر کر صاحب کی شرافت نفسی یہ ہے کہ وہ اپنے فرائض منصبی میں کبھی قابل روا نہیں رکھتے اور اطاعت گزاری میں کبھی کوتاہی نہیں برتی۔

صدر جلسہ بشیر صاحب، ناگرکنی پارک اردو اسکول کی سابق ڈپٹی صدر محترمہ شمیم بھابھی، جناب انجم عباسی اور دیگر حضرات نے بھی ساکھر کر صاحب کی معاملہ فہمی اور حسن انتظام کو سراہا۔ اس تقریب میں بیٹ آفسران جناب عبدالرحیم صاحب، جناب عبدالستار بیگ صاحب، جناب حسین اسحاق صبح بولے، محترمہ شمیم مولوی اور محترم عبداللہ خان دلیشکو نے بھی شرکت فرمائی۔ اسکول کی ایک چھوٹی سی طالبہ نے اظہار عقیدت کے طور پر جو تقریر کی اس نے تمام حاضرین کو متاثر کیا۔

ساکھر کر صاحب کی تعلیمی اور سماجی خدمات ایک عرصے تک لوگوں

کے دلوں پر مرتسم رہیں گی وہ بزم تعلیم گوریگاؤں (ضلع رائے گڑھ) کے ۱۹۷۴ء سے صدر ہیں اور مختلف سماجی امور میں بڑھے رہتے ہیں۔

کنڈوم کلچر

خاندان کو بالکل تباہ کر دے گا

جو لوگ کنڈوم کے استعمال کو عوامی بنا رہے ہیں وہ بہانہ یہ کرتے ہیں کہ لوگ "ایڈز" سے محفوظ ہو جائیں گے۔ یہ لوگ عوام کو ایک ایسی دوزخ کی طرف لے جا رہے ہیں جہاں سے باہر نکلنا مشکل ہے۔

اس وقت پورے ملک میں سرکاری اور نیم سرکاری طریقوں پر لوگوں کو قیمتاً یا مفت "کنڈوم" کی سپلائی ہو رہی ہے اگر یہ سلسلہ جاری رہا تو اخلاقیات کا جنازہ نکل جائے گا۔ مسلمانوں کی بڑی ذمہ داری ہے کہ وہ شراب و کنڈوم کے خلاف تحریکیں چلائیں۔ مسلمانوں کی خاموشی نہ صرف ان کے لئے بلکہ پورے ملک کے لئے مہلک ثابت ہوگی۔

"ایڈز" کی بیماری سے اگر حفاظت ممکن ہے تو اس کا صرف ایک ہی طریقہ ہے کہ دینی اور اخلاقی نفس کو کن

تعلیم عام کی جائے اس کے علاوہ جو بھی تدبیر کی جائے گی وہ ناکام ہوگی۔

"احتیاط علاج سے بہتر ہے" کے مصداق صحت کے بارے میں جانکاری رکھنا ضروری ہے۔ تندرستی ہزار نعمت ہے۔

اننت ترے
تیسری بار تھانے کے میئر منتخب

۹ مارچ کے تھانے میونسپل کارپوریشن کے میئر الیکشن میں شیوسینا کے امیدوار اننت ترے نے لگاتار تیسری بار کامیابی حاصل کی۔ انہوں نے کانگریس (آئی) کے امیدوار سبھاش بھوئیر کو محض تین ووٹ سے شکست دی۔

کارپوریشن ذرائع کے مطابق اننت ترے کو ۷۱ اور بھوئیر کو ۶۸ ووٹ حاصل ہوئے تھے۔ تھانے میونسپل کارپوریشن میں ۸۰ اراکین ہیں۔ ان میں کانگریس کے ۲۲، شیوسینا کے ۴۲، بی جے پی کے ۹، جنتا دل کے ۲، آر پی آئی کا ایک اور ۱۲ آزاد کارپوریٹر ہیں۔

٭٭٭

قرآن، صراط مستقیم پر چلنے کا واحد ذریعہ

ہندوستان کے غیر مسلموں میں اسلام کے بارے میں کافی غلط فہمیاں پائی جاتی ہیں۔ معمولی پڑھے لکھے کو تو چھوڑیئے تعلیم یافتہ لوگ بھی اسلام کی عظمت سے ناواقف ہیں۔ ان غلط فہمیوں کو دور کرنے کی ماضی میں کچھ کوششیں کی گئیں مگر چونکہ بیشتر کتابیں اردو میں شائع ہوتی رہیں ان سے یہ لوگ نابلد تھے کوئی خاطر خواہ نتیجہ نہیں نکلا۔

جناب عباس محمود چوگلے (متوطن راجہ پور) جو ایڈوکیٹ اور نوٹری پبلک ہیں۔ پہلے ایک کتاب "خیرات" "اللہ کو قرض" ہندی میں شائع کر چکے ہیں۔ انہوں نے اپنی دوسری کتاب "قرآن"

صراط مستقیم پر چلنے کا
واحد ذریعہ ... میں شائع کرکے
ان غلط فہمیوں کو دور کرنے کی
کوشش کی ہے۔ کتاب خوبصورت
سرورق اور عمدہ چھپائی کے ساتھ
انہوں نے اپنے ذاتی خرچ سے
شائع کی ہے اس کتاب میں انہوں
نے قرآنی آیتوں کے ذریعہ اس
بات کو واضح کیا ہے کہ اللہ نہ صرف
مسلمانوں کا بلکہ ہر مذہب کے ماننے
والوں کا خدا ہے اور حضرت محمدؐ تمام
کائنات کے پیغمبر ہیں اور قرآن پورے
انسانیت کے لئے رہبر ہے۔

اس کتاب کے ذریعہ امید
ہے کہ جو غلط فہمیاں فرقہ پرستوں
نے مسلمانوں اور دیگر مذاہب کے
ماننے والوں میں پھیلائی ہوئی ہے انکا ازالہ
ہو سکے گا موجودہ ناسازگار حالت
میں یہ کتاب وقت کی اہم ضرورت
ہے اور امید کی جاتی ہے کہ یہ ہاتھوں
ہاتھ لی جائے گی

جناب عباس ہٹو کر صاحب
کی خواہش ہے کہ ان کا یہ مشن ہر خاص
وعام میں بلا معاوضہ پہنچے وہ چاہتے
ہیں کہ اس کتاب کا ہندوستان
کی اہم زبانوں میں ترجمہ ہو تاکہ اسلام
اور مسلمانوں کے بارے میں پھیلی
غلط فہمی کو کم

کتاب کا سرورق

ہوئی غلط فہمیوں کو ختم کیا جاسکے وہ
تمام حضرات جو اس نیک کام میں تعاون
کرنا چاہتے ہیں ان سے درخواست ہے
کہ وہ مندرجہ ذیل پتے پر رابطہ قائم
کریں۔

ایڈوکیٹ عباس محمود منوکر
ارمان۔ مجگاؤں کوآپریٹیو ہاؤسنگ
سوسائٹی لمیٹڈ۔
فلیٹ نمبر ۶۰۳۔ بے روڈ بمبئی ۱۰
ٹیلیفون آفس: ۲۰۶۵۴۴۴
2065444
رہائش: ۳۷۶۸۵۱۷ / ۳۷۶۸۷۸۱
3768517/3768781

مروڈ میں الوداعی جلسہ

انجمن اسلام جنجیرہ انگلش
ہائی اسکول و جونیئر کالج مروڈ
ضلع رائے گڈھ کے ہر دلعزیز
معلم جناب یوسف ابراہیم خانزادہ
کے اعزاز میں ۱۸ر جنوری ۹۵ء کو
ایک الوداعی تقریب انجمن حلقہ مجلس
مروڈ کے صدر جناب سلیم
محمد داماد کی صدارت انعقاد
پذیر ہوئی۔ جس میں جناب نثار
احمد طالب (سکریٹری جماعت المسلمین
محلہ پیٹھ) بحیثیت مہمان خصوصی
جلوہ افروز ہوئے۔ صاحب اعزاز
نقشہ کوکن

جناب یوسف میاں خانزادہ کی
مدرسہ ہذا میں اکتیس (۳۱) سالہ تدریسی
خدمات کے بعد سبکدوشی پر یہ
تقریب منعقد تھی۔ ہائی اسکول
کے طلبہ و طالبات اسٹاف کے
اراکین، سابق طلبہ وغیرہ نے اپنی
تقریروں میں موصوف کی خدمات
کو بے حد سراہا۔ صاحب صدر
نے اپنے خطبہ صدارت میں کہا
کہ صاحب اعزاز ادارۂ انجمن
اسلام جنجیرہ کے رکن دوامی بنالئے
گئے ہیں۔

صاحب اعزاز نے اپنی جوابی
تقریر میں اپنی دختر کے نام سے
جماعت دہم میں اول آنے والے
طالب العلم کو عائشہ یوسف
ایوارڈ دینے کا اعلان کیا۔ نیز
مدرسہ کے لئے فرسٹ ایڈ باکس
ایزی چیئر وغیرہ ساز و سامان
عطا کیا اور اپنی نیک خواہشات
کے ساتھ حسب استطاعت ادارہ
کی خدمات کا وعدہ فرمایا۔

منجانب عبدالحمید باقر
گنبد رنگ سکریٹری

● بمبئی مرکنٹائل کوآپریٹو بینک نے حال ہی میں جوگیشوری میں کمزور طبقے کے لوگوں ایک کروڑ پچاس لاکھ روپئے کے لون کریڈٹ کیمپ تقسیم کئے ۔ بینک کے وائس چیرمین جناب رضوان فاروقی اس موقع پر تقریر کرتے ہوئے دکھائی دے رہے ہیں ۔ آپ کے دائیں جانب مینجنگ ڈائریکٹر جناب شمیم کاظم، ڈائرکٹر جناب ایدولجی اور جناب قاسم صالح اور بائیں جانب بینک کے کوچیرمین جناب وسیم الدین اعظمی فلم اسٹار دھرمیندر اور ڈپٹی مینجنگ ڈائریکٹر جناب ڈی اے خان ہیں۔ ●

کوکن یونٹی سینٹر کے زیراہتمام شاندار پروگرام

۲۶ رجنوری ۹۵ء صبح ۱۰ بجے انجمن اسلام کرلا ہائی اسکول میں کوکنی یونٹی سینٹر کے زیر اہتمام معیار دسویں تا بارہویں طلبہ کے لئے ووکیشنل گائیڈنس کا پروگرام منعقد کیا گیا اس تقریب کی صدارت کوکن یونٹی کے صدر جناب شرف الدین قاضی صاحب نے انجام دی ۔ حلقہ کی محترم شخصیت جناب ایچ بی مقدم صاحب مہمانِ خصوصی تھے ۔ محترم عبدالوہاب دلوی صاحب نے مہمان کا تعارف کراتے ہوئے پروگرام کی غرض وغایت پر روشنی ڈالی ۔ بعد ازاں محترم مبارک کاپڑی صاحب نے اپنے موثر انداز میں مدلل حوالوں سے نیز سوالات کے جوابات سے روشناس کرایا ۔ ہائی اسکول کے کے ساتھ طلبہ کی صحیح رہنمائی کی ۔ پروگرام کے انعقاد میں جناب عبدالحمید لوٹلے، جناب محمود قاضی جناب پروفیسر کینتکر صاحب جناب نثار میرجکر اور دیگر اراکین کمیٹی پیش پیش رہے اور طلبہ کی کثیر تعداد کو اپنے ذہن مشوروں

پرنسپل جناب خلیق الرحمٰن صاحب
شکریہ کے مستحق ہیں کہ آپ
نے پروگرام کے لئے اسکول میں
جگہ دی ۔ اور اس پروگرام میں
نظامت کے فرائض کو جناب
صبیح بولے صاحب نے بحسن خوبی
سرانجام دے کر پروگرام کو پایہ
تکمیل پہنچایا ۔

منجانب عبدالمجید ٹولے
سکریٹری کوکن یوتھ سینٹر

جونیر کالج کا اجراء

سوشل ایجوکیشن سوسائٹی
کالسۃ (چپلون کے لیڈی شریف
امین ڈی ایڈ کالج کے نتائج امسال
۹۵ فیصد اور سنئے نصاب کا رزلٹ
صد فیصد رہا ۔ گذشتہ دنوں پونا
بورڈ کی جانب سے رزلٹ جاری
کئے گئے تھے ۔ اس ادارے کے
زیر اہتمام جون ۹۵ء سے گیارہویں
کے لئے آرٹس اور کامرس کالج
کا بھی اجراء ہورہا ہے ۔ یہ کیوں کہ
اقلیتی ادارہ ہے لہٰذا ۵۰ فیصد
داخلے انتظامیہ کے تحت ہونگے ۔
چیرمین سوسائٹی ایم اے امین
کی اطلاع کے بموجب ڈی ایڈ
اور جونیر کالج میں داخلے کے لئے
بالترتیب ۵۰ اور ۴۵ فیصد سے
زائد مارکس ضروری ہے ۔

نقش کوکن

روزہ دار

واشی نئی بمبئی میں نقش
کوکن کے نمائندہ خصوصی جناب
محمود حسن قاضی نے اطلاع دی
ہے کہ درج ذیل بچوں نے امسال
ماہِ رمضان کا پورا مہینہ روزہ
رکھے ۔ بچوں کا ذوق و شوق
اور ان کے والدین کا دینی
تربیت قابل مبارکباد ہے ۔

(۱) گلزارا احمد عبدالرشید عمر ۱۱ سال
(۲) تبسم عبدالرشید پٹھان عمر ۹ سال
(۳) عمران محمود قاضی عمر ۱۲ سال
(۴) تہذیب اشرف کاپڑی عمر ۷ سال
(۵) فہد اشرف کاپڑی عمر ۹ سال
(۶) تسنیم اقبال بوٹ عمر ۷ سال

اس نے گذشتہ سال بھی
پورا مہینہ روزہ رکھے تھے ۔ اردو
اسکول کرناوٹ کے صدر معلمہ نے
حسب ذیل اطلاع دی ہے ۔

(۱) محسن لیاقت غسانی عمر ۳ سال
(۲) سلیل سلیم مہاتے عمر ۵ سال
(۳) عبداللطیف عبدالعزیز غسانی عمر ۶ سال

بسما مکاندار

نقش کوکن کے منیجر
جناب عبدالمطلب بوڑے
کے برادر نسبتی جناب فاروق
مکاندار (مقیم نالاسوپارہ ضلع تھانہ)
کی دختر بسما نے بعمر ۷ سال
امسال ماہ رمضان المبارک
کے سبھی روزے رکھے ۔

عقیقہ و بزم مشاعرہ

۱۱ر مارچ ۹۵ء کی شب
میں مہاپرل تعلقہ منڈنگڑھ
ضلع رتناگیری میں مشرق افریقہ
(نیروبی) اور لندن اپنے کاروبار
اور سماجی خدمات کی وجہ سے
مقبولیت حاصل کرنے والے
جناب علی میاں مقدم (اکابو)
کی لاڈلی پوتی سمیرہ کے عقیقہ
کے موقع پر ایک بزم مشاعرہ

کا انعقاد کیا گیا جس کی صدارت جناب علی ایم شمسی صاحب (سابق چیرمین کوکن بینک) نے فرمائی کوکن کے تقریباً ۱۸ شعراء شریک محفل تھے۔ جن میں بمبئی سے جناب عارف احمدی، یعقوب راہی، محمود الحسن ماہر اور انجم عباسی تشریف لائے تھے۔ نو بانکوٹ سے عارف سیمابی، شریوردھن سے خطیب شہابی، مرُوڈ سے نعیم الدین نعیم، راجیواڑی سے تسنیم انصاری گورے گاؤں سے عبداللطیف ادیب، دڈولی سے نوگل بھارتی، دہور سے عاجز دہوری اور ہزل گو کامل دہوری پرار سے نورجہاں ناز، توڑیل سے موش اعظمی شیوں ضلع رتناگری سے ساحر شیوی (کوکن اردو رائٹرز گلڈ کے چیرمین جو افریقہ سے حال ہی میں ہندوستان آئے ہیں) جوئی سے عبدالمجید شاغل، پندیری سے صابر اور تعلقہ کھیڈ سے جمال صاحب شرکت فرما تھے۔ جناب تسنیم انصاری نے نظامت کے فرائض انجام دیئے۔ خطبہ صدارت میں جناب علی ایم شمسی نے اردو کے تعلق سے ایسی دلنواز تقریر کی کہ شب کے تین بجے تک سامعین مسحور ہو کر بیٹھے رہے اس میں کچھ حد تک سحر شعراء کے کلام بلاغت نظام کا بھی رہا۔ بالخصوص ناظم مشاعرہ تسنیم انصاری اور ان کے ساتھ آئے ہوئے راجیواڑی کے دو شعراء نے ترنم کے ساتھ ایسی مرصع غزلیں سنائیں کہ بمبئی سے دور خطۂ کوکن میں جہاں پوری طرح غیر اردو ماحول ہے اسی شعری نشست نے اردو کی جاذبیت کا لوہا منوایا۔

ضلع رائے گڈھ میں بزم فروغ ادب کوکن اردو کے تعلق سے ایک فعال ادارہ ہے اور ہندوستان سے دور افریقہ کی سرزمین پر کوکن اردو رائٹرز گلڈ نے کوکن کے شعراء و ادباء کی تخلیقات کو منصۂ شہود پر لانے کا جو بے مثال خدمت دی ہے اسی سے خوش ہو کر بزم کے نمائندہ جناب نوگل بھارتی نے گلڈ کے روح رواں جناب ساحر شیوی اور جناب علی میاں مقدم کو نیز گلڈ کی بمبئی شاخ کے سکریٹری جناب انجم عباسی کو صدر مجلس علی ایم شمسی صاحب کے ہاتھوں شالیں پیش کیں۔

نیگھرہ میں جلسۂ تہنیت

۵ر مارچ ۱۹۹۵ء کو جماعت المسلمین نیگھرہ تعلقہ مرُوڈ کی جانب سے ڈاکٹر شکیل محمود پردیسی (B.U.M.S) عالم قاری ارشاد حسن ڈانڈیکر اور فیروز نصر اللہ خان (B.com) ان فارغین کے اعزاز میں تہنیتی جلسہ منعقد کیا۔ صدر جماعت المسلمین نیگھرہ جناب شکیل احمد کڈو نے فارغین کی جماعت کی جانب سے گل پوشی کی بعد ازاں مہمانِ خصوصی جناب حفیظ الرحمٰن شیخ کے ہاتھوں صاحبانِ اعزاز کو شالیں پیش کی گئیں۔ صدرِ جلسہ جناب زین العابدین عیدروس کے ہاتھوں بزم عقاب کی جانب سے فارغین کو تحائف پیش کئے گئے۔

اعزازی مہمان جناب یوسف میاں خانزادہ کے اظہارِ خیال کے بعد مہمان خصوصی نے علم کی اہمیت پر مدلل تقریر کی۔ صدرِ جلسہ نے اپنے خطبۂ صدارت میں فارغین کو مبارکباد پیش کی اور شیگھرہ جماعت نے اس اقدام کو سراہا۔ آخر میں سکریٹری جماعت المسلمین شیگھرہ جناب منصور دلوی نے حاضرین کا شکریہ ادا کیا۔

(شاہنواز فتے)
سکریٹری بزم ثقافت شیگھرہ

بزم اردو چپلون کی جانب سے منعقدہ یک بابی ڈراموں کے مقابلوں میں جناب سراج احمد خان کا تحریر کردہ کہکشاں گروپ رتناگری کا ڈرامہ "سویرا" نمایاں کامیابی سے ہمکنار ہوا۔ "سویرا" نے اول نمبر کے ساتھ دیگر انعامات بھی حاصل کئے۔ ڈرامہ کے فنکار سراج احمد خان، راشد قادری، ساجدہ بیجاپوری اور عبدالکریم جگاڈو نکر نے بہترین اداکاری کا نمونہ پیش کیا۔

تصویر میں سراج احمد صاحب دائیں سے دوسرے اپنے ساتھیوں کے ساتھ نظر آرہے ہیں۔

جناب منا خان کی ۵ سالہ بچی نکہت آرا (عرف نِکی) نے ماہ رمضان المبارک کا روزہ رکھ کر اپنے گھرانے کا اسلامی ماحول پیش کیا۔ بچی کی ماں اور باپ شکریہ کے حقدار ہیں۔

مرسلہ: مجاہد حسین صدیقی
قریش نگر ہلے رحیم شاہ

ننھی روزہ دار نیلا

۵ سالہ ننھی روزہ دار نیلا نے ماہ رمضان میں روزے رکھے۔ بابِ عمرہ کے قریب الشبیکہ مکہ معظمہ میں آپ کے والد جناب کلو خان اور والدہ عائشہ گزشتہ بیس سالوں سے رہتے ہیں۔ ہندوستان سے حج پر جانے والے زائرین کی مہمان نوازی اور مشکلات میں ان کی رہنمائی اور مدد کے تعلق سے پیش پیش رہتے ہیں۔

نقش کوکن

نقش نواز

● ماہنامہ نقشِ کوکن کے خریدار بن کر جن حضرات و خواتین نے پہلے ماہ نقش نوازی کا ثبوت دیا ادارہ ان سبھوں کا شکرگذار ہے۔ ● ۲۳۶ عدد ●

درونِ ہند خریدار

جناب عمر اے ساونت — نیرول نئی ممبئی
ڈاکٹر مشتاق پرکار — بگاؤں ممبئی
جناب ناصر حسین دلوی — چپلون
جناب محی الدین امین ٹھاکری — چپلون
جناب عمر اسماعیل ادکے — دڈالا
جناب نوید باسط غزالی — کرلا ممبئی
جناب محمد یٰسین داؤد کوتوڑیکر — ساکھر ترہ
جناب نثار حسن راجپوکر — ساکھر ترہ
محترمہ نور محمد شریف قاضی — ڈاکیارڈ ممبئی
جناب مبارک آدم لاجباڑے — انٹاپ ہل وڈالا
جناب نور محمد شیخ اسماعیل — کرلا ممبئی
جناب عمر یوسف قاضی — واشی نئی ممبئی
جناب فقیہہ حسن قریشی — درسوا
جناب قاضی محمد حسین ابراہیم — بگاؤں ممبئی
قاضی برادرس — ہرڈی گورےگاؤں
جناب عباس محمد ٹھاکر ایڈووکیٹ — بگاؤں ممبئی
اردو اسکول — کونڈے ترہ
محترمہ فریدہ وجیہہ الدین پرکار — اندھیری ممبئی
جناب نوگلو بھارتی — وڈولی
محترمہ حلیمہ اشرف علی منیار — شرگاؤں رتناگیری

محترمہ سمیعہ حسن میاں ہرزک — ہرکول
محترمہ نازنین عنایت ہرزک — ہرکول
محترمہ انیسہ یوسف ہرزک — ہرکول
محترمہ ناظمہ احمد ہرزک — ہرکول
جناب غلام غوث عبدالقادر ناچن — بڑگھاپوریولی
جناب رفیق سعید پرکار — جوگیشوری
جناب محمد شریف پوپیرے — ناندوی
جناب داؤد صاحب کڈو — ناندوی
جناب زین الدین ڈونکر — ٹول خرد
جناب شاہجہاں محمود کاردنکر — سندیری
جناب حسن عبداللہ لامے — دیولی
جناب عبدالغفور کاردنکر — داسگاؤں
جناب عبداللہ کھڑنکر — سائی
جناب نظام الدین سرکھوت — ونی برار
ڈاکٹر مانوٹنکر — لینی واوے
جناب وارث توڑیلوی — توڑیل
جناب قاضی عبدالرشید (وڈالا) جناب محمد صغیر خان (جوگیشوری)
جناب محمود اسماعیل پالیکر (ترپھشیو) انگلش میڈیم اسکول (شیولی تعلقہ کھیڈ)

بیرونِ ہند خریدار

جناب عبدالقادر عبداللہ پرکار (جدہ) جناب اکبر حسین کاپڑی (دبئی)
جناب ظفریاب حسن شیخ (دبئی) محترمہ نجمہ عبدالمطلب (لندن)

ووکیشنل گائڈنس کے موضوع پر مبارک کاپڑی کے لیکچرز

• آج مسلم طلباء و طالبات اور والدین کو درپیش نظر سب سے اہم مسئلہ ہے کیریئر کا انتخاب اس سلسلے میں مناسب رہنمائی کے فقدان کی بنا پر طلباء کی ایک بڑی تعداد اپنے مستقبل کے تعلق سے غلط فیصلے کرتی ہے ۔ اس کمی کو پورا کرنے کے لئے مبارک کاپڑی صاحب نے ووکیشنل گائڈنس کے لیکچر ایک تحریک کی صورت میں شروع کئے ہیں اور اس موضوع کی اہمیت کو سمجھتے ہوئے طلبا و طالبات کی ایک کثیر تعداد ان کو سننے کے لئے حاضر رہتی ہے ۔

گذشتہ دنوں ان کا اس سلسلے کا پہلا لیکچر آئیڈیل ہائی اسکول والوڑی ضلع تھانے میں منعقد ہوا ۔ اس کے بعد مہاراشٹر ہائی اسکول کرطوتی ضلع رتناگری میں جہاں کی ایک کثیر تعداد میں غیر مسلم طلباء و نقشیے کو کن سے طالبات نے بھی آپ کے لیکچر سے فیض حاصل کیا ۔ اس کے بعد رائے گڈھ ضلع میں کوکن مائیر ایجوکیشنل یونٹ اور نقیش کوکن ٹیلنٹ فورم کے باہمی اشتراک سے کئی مقامات پر لیکچر کا سلسلہ جاری رہا وہ مقامات ہیں ۔

یعقوب بیگ ہائی اسکول پنویل، انجمن حمایت الاسلام ہائی اسکول مہاڈ، انجمن اسلام ہائی اسکول وی ویرار، انجمن اسلام جنجیرہ ہائی اسکول، مروڈ، انجمن اسلام جنجیرہ ہائی اسکول مہسلہ، این ای ایس اردو ہائی اسکول ناگوٹھنہ ان سبھی مقامات پر دور دراز کے گاؤں سے طلباء و طالبات و والدین کی بڑی تعداد نے حاضر رہ کر رہنمائی حاصل کی ۔ ان لیکچرس میں خصوصی طور پر حاضر رہ کر محظوظ ہونے والوں میں جناب غلام محمد پیش امام، ڈاکٹر عبدالکریم نائیک، جناب عبدالصمد ادھیکاری ۔ جناب عبدالرزاق مایکر، جناب فقیر محمد مستری، جناب ایچ بی مقدم، جناب علی ایم شمسی، ڈاکٹر اے اے دیشمکھ، جناب گلزار مستری، جناب محمد علی مقدم جناب این اے واحد اور ڈاکٹر بورکر وغیرہ کے نام شامل ہیں ۔

ووکیشنل گائڈنس کے ہی سے موضوع پر ۲۶ رفروری بروز اتوار کو آپ کا ایک لیکچر کوکن یونٹی سینٹر کے زیر اہتمام انجمن اسلام ہائی اسکول کرلا (بمبئی) میں منعقد ہوا ۔ جہاں طلبہ و والدین سے کھچا کھچ بھرے ہال میں مبارک صاحب نے روزے کے حالت میں مسلسل ۴ر گھنٹوں تک لیکچر دیا ۔ طلبہ و والدین کی دلچسپی کا یہ عالم تھا کہ صبح ۱۰ ½ بجے سے شروع ہوئے لیکچر میں دوپہر ۲ ½ بجے تک بھی ہال میں تل دھرنے کی جگہ نہیں تھی ۔ لیکچر کے آخر میں طلبہ و والدین نے کئی سوالات کئے مبارک صاحب نے جن کے مفصل اور تشفی بخش جوابات دیئے ۔ اس لیکچر کے انعقاد میں جناب عبدالوہاب دلوی، جناب شرف الدین قاضی، جناب عبدالحمید لوٹے، پرنسپل علیق الرحمٰن وغیرہ حضرات کی کوششیں شامل تھیں ۔

ووکیشنل گائڈنس کے موضوع

پرنگوٹکر [illegible] صاحب پورے
مہاراشٹر میں واحد مسلم ہیں.
اس لئے انہیں مہاراشٹر کے
کئی علاقوں سے، اس موضوع
پر لیکچر
دینے ور رہنمائی کرنے کے
لئے دعوتیں موصول ہو رہی ہیں۔
لہٰذا اس سلسلے کے چند لیکچر
مستقبل قریب میں منعقد ہوتے
جا رہے ہیں۔
مسلم طلبا و طالبات میں بیداری
کی اس لہر کو پیدا کرتے پرمبارک
صاحب کے ان کوششوں کی کافی
قدردانی ہو رہی ہے۔

عبدالستار قاضی صاحب سبکدوش

ضلع پریشد پرائمری اردو
اسکول گھاٹیولا کے صدر مدرس
جناب عبدالستار عبداللطیف
قاضی، صاحب (متوطن ترگاؤں)
۲۸ر فروری ۱۹۹۵ء کو اپنے
عہدے سے سبکدوش ہوئے
اسکول کے اساتذہ کرام اور
جماعت المسلمین گھاٹیولا کی
جانب سے گھاٹیولا جماعت
کے صدر عالیجناب سلیمان
بشیر گاؤ نگر کی صدارت
نقش کوکن

میں الوداعی جلسہ کا اہتمام کیا گیا۔
نامہ نگار سعید کنولے

ہرنئی میں الوداعی تقریب

نیشنل ہائی اسکول ہرنئی
کی دسویں جماعت کی چھٹی بیچ کی
الوداعی تقریب ہائی اسکول کے
چیرمین جناب عبدالغنی عثمان پاوسکر
کی صدارت میں منعقد ہوئی۔
بندر محلے کے پیش امام
صاحب نے تلاوت قرآن شریف
سے تقریب کا آغاز کیا۔ اور
اسکول کے صدر مدرس نے
مہمان کا استقبال کیا اور تقریب
کی اہمیت پر اظہار خیال فرمایا۔
۱۳ر طلبہ اور ۱۳ طالبات پر
مشتمل ۲۶ر اسٹوڈنٹس میں دو
غیر مسلم طالب علم بھی ہیں جو
آٹھویں جماعت ہی سے اسی اسکول
میں زیر تعلیم ہیں اور عربی کے
مضمون کے ساتھ شریک امتحان
ہو رہے ہیں۔ جلسہ میں نویں اور
دسویں طلباء و طالبات کے علاوہ
اساتذہ کرام نے بھی شریک امتحان
ہونے والے طلباء کے لئے
نیک خواہشات کا اظہار کیا۔ بعد میں
ایک پارٹی کا اہتمام کیا گیا تھا۔

موربہ میں الوداعی تقریب

حسب سابق ۹ر مارچ
1995ء کو ایم ایس کے سی
ہائی اسکول و جونیر کالج موربہ
میں جلسہ تقسیم اسناد و
الوداعی تقریب کا انعقاد
حسن سلیمان داکھوے کی
صدارت میں ہوا۔
پرنسپل ابوالکلام خان اور
اراکین انتظامیہ نے بچوں کی ہمت
افزائی کی اور انعام یافتگان
کو مبارک باد پیش کیں اور
آرٹس جونیر کالج شروع کرنے کا
عزم ظاہر کیا۔ ویسے اس اسکول
میں پانچویں تا دسویں اردو ذریعۂ
تعلیم ہے اور آٹھویں تا دسویں
مراٹھی بھی ذریعہ تعلیم ہے۔ یہ اسکول
قومی یکجہتی کا اچھا نمونہ ثابت ہو اس
لئے اراکین انتظامیہ نے پانچویں
سے بھی مراٹھی کلاس شروع کرنے
کا عزم ظاہر کیا۔
سلیمان داؤد گنگریکر کے حق میں
دعائے خیر کی گئی جن کے برادر نسبتی الحاج
عبداللہ حاجی محمد اسحٰق گنگریکر
نے 1982ء میں گنگریکر
میموریل ٹرسٹ قائم کر کے
ہر سال بچوں کو انعامات سے

سے نوازتے ہیں۔ ہر سال پانچویں تا بارہویں جماعت میں اول، دوم اور سوم، آنے والے طلبا و طالبات کو بالترتیب ۷۵، ۵۰ اور ۲۵ روپئے نقدی گنگر یکر ٹرسٹ کی جانب سے دیئے جاتے ہیں اور سند و تعلیمی لوازمات سے بچوں کو نوازا جاتا ہے۔

(مراسلہ نگار)

• انصاری مختار احمد محمد بشیر

عوامی اردو ہائی اسکول

وسئی اب خدیجہ اردو ہائی اسکول

وسئی ضلع تھانہ ۱۹۸۲ء میں عوامی اردو ہائی اسکول سے کی بنیاد ڈالی گئی اس اسکول میں ۵ ویں سے دسویں جماعت تک انگریزی مضمون کے ساتھ تعلیم دی جارہی ہے۔ تقریباً ۲۰۰ بچے زیر تعلیم ہیں۔ الحاج رضوان حارث، ایڈووکیٹ احمد آفندی اور سمیع اللہ شیخ جمعدار اور کئی مخیر افراد کی مدد سے عنقریب ۲۰ لاکھ خرچ سے اس جگہ پر خدیجہ اردو ہائی اسکول کا سنگ نقش کو کرو بنیاد رکھا جائے گا۔ زمین کی خریداری کے لئے نشا اور حسن بھائی نینسی ٹرسٹ نے ۵ لاکھ روپیوں کا گراں قدر عطیہ دیا ہے۔

آئی وائی سولکر کی تقرری

رتناگیری ضلع کانگریس کے صدر گووند اؤنکم نے جناب آئی وائی سولکر کا تقرر ضلع کانگریس کے جنرل سکریٹری کے طور پر کیا ہے۔

نند کشور پوار، شریمتی یوگندرا پرکاش، راج شرکے، شنکر راؤ ویلکر نند کشور پوار کے ذمہ چپلون کھیڈ گوہاگر، داپولی اور منڈل گڑھ کے تعلقے دیئے گئے ہیں۔ وہ چپلون آفس کا کام سنبھالیں گے آئی وائی سولکر کے ذمہ رتناگیری، سنگمیشور لانجہ، راجہ پور تعلقہ کی ذمہ داری ہے۔ اس کے علاوہ مانٹا رنی ٹیل کی ذمہ داری سنبھالیں گے۔

یوگندرا راج شرکے کے ذمہ خواتین اور بچوں کی فلاح و بہبودی کی ذمہ داری سونپی گئی ہے۔ جبکہ شنکر راؤ ویلکر پسماندہ طبقوں کے مسائل اور تنظیمی کام انجام دیں گے۔

آئی وائی سولکر کیرلا گاؤں سے تعلق رکھتے ہیں فی الوقت وہ رتناسی فوڈ کے ایڈیشنل منیجر ہیں اور کئی سماجی اداروں سے منسلک ہیں۔ آپ نے مستری ہائی اسکول کے صدر مدرس کے طور پر ۲۴ سال خدمت انجام دی ہے۔

کلیان کارپوریشن ۴ جون کو چناؤ

مہاراشٹرا کے الیکشن کمشنر کے اعلان کے مطابق کلیان میونسپل کارپوریشن کا چناؤ ۴ جون کو ہوگا رائے دہندگان کی فہرست کا مسودہ ۱۵ اپریل کو شائع کیا جائے گا۔ فہرست ۱ مئی کو شائع کی جائے گی۔ امیدواروں کے پرچہ نامزدگی داخل کرنے کی آخری تاریخ ۱۶ مئی ہے۔ ۲۴ مئی تک نام واپس لئے جاسکتے ہیں جن لوگوں کے نام فہرست رائے دہندگان میں نہیں ہیں وہ چھپے فارم پر درخواست دے سکتے ہیں۔

ضلع تھانہ کے سات میونسپلٹی اور نئی ممبئی میونسپل کارپوریشن کے چناؤ ۱۶ اپریل (اتوار) کو ہوں گے اور دوسرے روز ووٹوں کی گنتی کے بعد نتائج کا اعلان کیا جائے گا انہوں نے مزید کہا کہ الہاس نگر، بھیونڈی، بدلاپور، امبرناتھ، نالاسوپارہ اور ڈہانو میونسپلٹیوں کے چناؤ ساتھ ہونگے

انتقال پر ملال

عبدالوہاب کاسکر کا انتقال

چپلون کے مشہور بزرگ عبدالوہاب حسن میاں کاسکر کا ۱۸ ر فروری ۹۵ء کو انتقال ہوگیا وہ زہریلے جانور کے کاٹنے کا روحانی علاج کرتے تھے۔

ایچ بی مقدم کو صدمہ

نقش کوکن کے مربی اور ٹیلنٹ فورم کے چیف جناب ایچ بی مقدم متوطن ٹول کے ماموں زاد بھائی جناب حسین میاں ہرزک متوطن ناندوی جنہیں عرف عام میں کلکٹر کہا جاتا تھا۔ ۴ ر مارچ ۹۵ء کی شب میں بعمر ۸۰ سال راہی عدم ہوگئے انتقال کی خبر پاکر جناب مقدم صاحب اور ان کے فرزند انفل عبدالکریم نائیک اور کیپٹن فقیر محمد مستری ناندوی پہنچے جاوس جنازہ میں قرب و جوار کے کئی گاؤں دیہاتوں سے لوگ آکر شریک تھے۔

محمد یوسف رئیس مرحوم

تھانہ ضلع کی معزز شخصیت اور منور کی قابل تعظیم ہستی تھانہ ضلع دیہی تنظیم کے بانی، صدر اور ڈاکٹر ندیم رئیس کے عم محترم الحاج محمد یوسف رئیس عرف بابو سیٹھ ۲۰ ر جنوری ۹۵ء کو راہی عدم ہو گئے۔ مرحوم ۸۵ سال کے تھے وہ پہلو دار شخصیت اور کامیاب بزنس مین تھے۔

بابو سیٹھ کا گھرانہ فیاضی اور مخیر گھرانہ ہے۔ بھیونڈی میں رئیس ہائی اسکول کی عمارت ان کے والد نے تعمیر کی۔ بابو سیٹھ نے بھی ذاتی طور پر تقریباً ۱۵ ہائی اسکولوں کی تعمیر میں تن من دھن سے حصہ لیا تھا۔

آپ نے گیارہ سال تک تنظیم کے ذریعہ ضلع کے دیہی علاقوں کے مستحق لوگوں کی بے دریغ خدمت کی۔ آپ منور تعلقہ پالگھر کے رہنے والے تھے خان بہادر سردار حاجی امیر صاحب رئیس کے فرزند تھے جن کے نام سے بھیونڈی کا پہلا ہائی اسکول منسوب ہے خود آپ کوکن مسلم ایجوکیشنل سوسائٹی آف تھانے ڈسٹرکٹ کے نائب صدر رہ چکے ہیں اور نیشنل ہاسٹل بورڈی تحصیل ڈھانو ۔ برسہا برس آپ کے زیر نگرانی رہا۔ وہاں انگلش میڈیم اسکول کی بنیاد بھی آپ ہی نے ڈالی اور اس اسکول کو جونیئر کالج تک پہنچا دیا آپ نے اپنے برادران کے تعاون سے مہاراشٹر کالج بمبئی میں اپنی والدہ بیگم میمونہ امیر صاحب رئیس کے نام پر ایک ہال بنوایا۔

شیخ محمد ہارون اشرفی کا انتقال

ممبرا وکوسہ کی مختلف تعلیمی سیاسی اور سماجی انجمنوں کے روح رواں جناب شیخ محمد ہارون اشرفی کا بتاریخ ۲۵ ر فروری کو حرکت قلب بند ہوجانے کے باعث انتقال ہوگیا وہ ہندو مسلم اتحاد کے حامی تھے

ممبرا میں جلوس عید میلاد النبیؐ کی شروعات اور اس میں ہندو بھائیوں کی بڑی تعداد میں شرکت ہارون صاحب کی ہندو مسلم دوستی کے جذبہ کی رہین منت ہے سماجی ایکتا کے اس کارنامہ پر ممبرا لائنس کلب نے انہیں اعزاز سے نوازا تھا وہ اگرچہ پیشے کے لحاظ سے ایک بلڈر تھے مگر اردو ادب اور شعر و شاعری سے بھی انہیں لگاؤ تھا۔ انہوں نے جھالسی سے ایک ہفتہ وار "انکشاف" جاری کیا تھا جو آج بھی عزیز جھالسوی کی ادارت میں روزنامہ کی صورت میں شائع ہو رہا ہے۔ عید بعد وہ اپنی اہلیہ اور بیٹی کے ساتھ حج بیت اللہ جانے والے تھے۔ ٹکٹ بھی آ گئے تھے مگر اللہ تعالی نے ہمیشہ کے لئے اپنے پاس انہیں بلا لیا۔

صفیہ بیگم قادری کا انتقال

نیروبی مشرقی افریقہ میں محترمہ صفیہ بیگم زوجہ المرحوم محمد سعید قادری کا ۵ فروری ۹۵ء کو انتقال ہو گیا۔ مرسلہ

(ملا اسماعیل شیخ)
نقش کوکن

عبد اللہ گیرے رحلت فرما گئے

جناب عبد اللہ بالا میاں گیرے متوطن بورلی پنچنن ضلع رائے گڑھ ۲۲ فروری ۹۵ء عارضۂ قلب سے بعمر ۷۵ سال بلیک برن انگلینڈ میں رحلت فرما گئے۔

مرسلہ (ابراہیم بغدادی)

عثمان کیول مرحوم

جامع مسجد بمبئی کے سابق ناظر جناب عثمان عبد الحمید کیول متوطن نالا سوپارہ جو ممبرا میں سکونت پذیر تھے۔ ۲۸ فروری ۹۵ء کو حرکت قلب بند ہو جانے سے بعمر ۶۵ سال راہی عدم ہو گئے۔ مرحوم چوکی محلہ مسجد بمبئی کے ناظر اور میرا داتار ٹرسٹ بمبئی کے ٹرسٹی تھے اسسٹنٹ کمشنر آف کسٹمز اینڈ ایکسائز جناب عبد الحمید مرشد کر مرحوم کے ہمزلف ہیں۔

(مرسلہ اقبال چونا والا)

کیپٹن جولے کا انتقال

کیپٹن محمود ابراہیم جولے متوطن کرڈوئی تعلقہ سنگمیشور جو مجگاؤں بمبئی میں سکونت پذیر تھے۔ ۱۲ مارچ ۹۵ء کو انتقال کر گئے۔

اشرف دلوائی کو صدمہ

حکومت مہاراشٹر کے ڈپٹی سکریٹری جناب اشرف دلوائی کے چھوٹے بھائی اسماعیل کا ۱۴ مارچ ۹۵ء کو ناگہانی طور پر انتقال ہو گیا۔ مرحوم کالسہ کے باشندے تھے اور ابو کے نام سے جانے جاتے تھے۔

لندن سے اموات کی خبریں

⁂ محترمہ نصیربی زوجہ المرحوم عبد اللہ الوری متوطن ہردیت تعلقہ شریوردھن ضلع رائے گڑھ ۴ فروری ۹۵ء کو ضعیف العمری میں رحلت فرما گئیں۔

⁂ نقش کوکن کے دیرینہ سرپرست جناب علی حسن فوپلونکر متوطن ناگاؤں نزد بورلی پنچنن تعلقہ شریوردھن ضلع رائے گڑھ طویل علالت کے بعد ۲۸ فروری ۹۵ء کو

رمضان المبارک ۱۴۱۵ھ بعمر ۸۱ سال لندن میں رحلت فرما گئے

* محترمہ شارا حسین دلوی متوطن تمسنگی ضلع رتناگیری ضعیف العمری میں لوٹن انگلینڈ ۳ مارچ ۹۵ کو رحلت فرما گئیں۔

مرسلہ ابراہیم بغدادی

ڈاکٹر کھتکھتے کو صدمہ

فیزو تھیراپی کے ماہر ڈاکٹر زاہد کھتکھتے کی والدہ کا بروز سنیچر ۱۱ مارچ ۹۵ء کو ضعیف العمری میں انتقال ہوا۔ وہ ۸۰ سال کی تھیں۔

پرویز گالسورکر کو صدمہ

عمرام پنچائت دھولے تعلقہ مانگاؤں کے رکن جناب پرویز سیٹھ حاجی حسن گالسورکر کے بہنوئی اور مورب کی ہر دلعزیز شخصیت حاجی محمود عثمان راؤت ۲۳ فروری ۹۵ء کو رحلت فرما گئے۔ مرحوم بمبئی میں زیر علاج تھے مگر شفایاب نہ ہو سکے۔ تدفین ان کے وطن مورب میں نقشہ کو کن

ہوئی۔ مرحوم جامع مسجد مورب کے مثالی موذن تھے۔

مرسلہ محمد شریف بڑے
(دوحہ قطر)

داؤد دوستا کا انتقال

رتناگیری سے شائع ہونے والے ہفت روزہ نئی دنیا سے وابستہ جناب نظام الدین دوستا کے والد اور ریشمین جنرل اسٹور مرکز باڑہ کے مالک جناب داؤد اسمٰعیل دوستا ۲۲ فروری ۹۵ء کو انتقال کر گئے۔ ان کی عمر ۶۳ سال کی تھی۔ وہ علاقہ کے سرکردہ اور بزرگ سوشل ورکر تھے۔

نو شکتی کے ایڈیٹر کا انتقال

بمبئی کا مراٹھی روزنامہ نو شکتی کے ایڈیٹر اشوک پدبدری کی ۱۰ مارچ ۹۵ء کو حرکت قلب بند ہو جانے کے سبب موت واقع ہو گئی۔ وہ ۶۵ برس کے تھے۔ ۴۵ برس تک صحافت کے پیشے سے جڑے رہے۔ انہوں نے کمیونسٹ لیڈر ڈانگے کے ساتھ متحدہ مہاراشٹر تحریک میں حصہ لیا تھا وہ کچھ عرصہ مراٹھی روزنامہ سامنا کے بھی ایڈیٹر رہے۔

داؤد علی شرپور دھنکر نہیں رہے

ہرنئی ایجوکیشن سوسائٹی (جس کے زیر اہتمام اردو ذریعہ کا ایک ہائی اسکول ہرنئی ضلع رتناگیری میں جاری ہے۔) کے صدر اور مشہور بزنس مین جناب داؤد علی شرپور دھنکر جنہوں نے N.K.T.F کی سرپرستی بھی کی ہے۔ مختصر سی علالت کے بعد ۱۹ مارچ ۹۵ء کو بمبئی ہسپتال میں راہی عدم ہو گئے۔ آپ کا جسد خاکی ہرنئی لیجا کر سپرد خاک کیا گیا۔

آئی ٹی پرکار کو صدمہ

فروس تعلقہ کھیڈ کے جناب آئی ٹی پرکار کے بڑے بھائی عبدالعزیز تاج الدین پرکار عمر ۶۲ سال کا ۱۷ رمضان المبارک ۱۴۱۵ھ مطابق ۱۸ فروری ۹۵ء کو دبئی میں ان کی دختر رقیہ عبدالکریم پرکار کے مکان پر حرکت قلب بند ہو جانے سے انتقال ہو گیا۔ مرحوم تقریباً ۲۰ سال سے سعودیہ عربیہ میں کام کر رہے تھے۔ اور ۱۹۸۴ء سے مستقل اپنے وطن

فردوس میں رہ رہے تھے۔

ڈاکٹر علی محمد ناز کا انتقال

بمبئی میونسپل کارپوریشن کے میئر ڈاکٹر علی محمد ناز ۱۹ مارچ ۹۵ء کو انتقال کر گئے۔ ڈاکٹر صاحب عارضہ قلب میں مبتلا تھے۔ تین ماہ قبل ان پر فالج کا حملہ بھی ہوا تھا۔ ڈاکٹر ناز ۷۰ سال کے تھے۔

ڈاکٹر علی محمد ناز نے ۲۵ سال تک بمبئی میونسپل کارپوریشن میں کونسلر کے فرائض انجام دیئے۔ جنتا پارٹی سے ۱۹۸۱ء-۸۲ کے دوران وہ میئر بھی رہے۔

حسن ابوبکر قاضی صاحب کو صدمہ

جناب قاضی حسن (متوطن شرگاؤں) کے جواں سال فرزند عرفان کا مختصر سی علالت کے بعد بعمر ۲۲ سال میرج کے اسپتال میں ۲۸ فروری ۱۹۹۵ء کو انتقال ہوا۔ یہ غم کچھ کم نہیں تھا کہ تیسرے روز ماں جائی بی کا سایہ بھی سر سے اٹھ

نقوش کوکن

گیا۔ دونوں مرحومین کی تدفین شرگاؤں قبرستان میں عمل میں آئی۔

(نامہ نگار سعید کنول)

مسز ہاشمی کو صدمہ

فاروق گرلز ہائی اسکول جوگیشوری کی وائس پرنسپل کے شوہر جناب ظہیر الدین ہاشمی (متوطن بھوپال) کا حرکت قلب بند ہو جانے سے ۲۱ مارچ ۹۵ء کو بمبئی میں انتقال ہو گیا۔

محمود چلوان کو صدمہ

نقوش نواز جناب محمود چلوان متوطن سیوڑہ ضلع رتناگری کے بھائی اسماعیل عرف عبدالقادر عبدالرحمٰن چلوان کا ۱۸ دسمبر ۹۴ء کے روز طویل علالت کے بعد انتقال ہو گیا۔

کیا آپ کے دونوں گردے سلامت ہیں؟

جب سے روزنامہ اردو ٹائمز انقلاب اور ٹائمز آف انڈیا میں مشہور سرجن ڈاکٹر عاشق احمد راول کے تعلق سے خبر چھپی ہے بمبئی کے کرافورڈ مارکیٹ، ڈونگری، مجگاؤں بائیکلہ وناگپاڑہ حلقہ میں وہ لوگ جن کا یا جن کے رشتہ داروں کا کبھی کوئی آپریشن ہوا ہے آپس میں یہی سوال دہراتے سنے گئے کہ "کیا آپ کی دونوں کڈنیاں (گردے) سلامت ہیں؟"

ڈاکٹر راول پہ لگایا ہوا الزام غلط ہے یا صحیح یہ تو وقت ہی بتائے گا (خدا کرے یہ غلط ثابت ہو) مگر فی الوقت لوگ پریشان ہیں اور اس فکر میں سرگرداں ہیں کہ آپریشن زدہ مریضوں کا (خوش خبر ہے اب تندرست بھی ہو گئے ہیں) میڈیکل چیک اپ کرا کے اس بات کی تصدیق کرالیں کہ ان کے جسم میں دونوں دکیڈنیاں (گردے) موجود ہیں کہ نہیں۔

سیلائٹ فیشن
ریڈی میڈ کپڑوں کے صنعت کار و برآمد کار
پروپرائٹر:- غلام دستگیر پرکار
فیکٹری: وجے انڈسٹریل اسٹیٹ
آئی بی پٹیل روڈ، گورے گاؤں (ایسٹ)
بمبئی نمبر ۴۰۰۰۶۳
فون نمبر:

10 **Who was called Asadullah (Lion of Allah)?**

By Parvez Tanaji

Rush your entries to Naqshe Kokan before 20st April for Indian and 28th April for foreigner The name of the correct entry sender will be published in next issue

Answers to the Quiz No 1 1) Qualma Salah, Zakah Roza Hajj 2) Madinah 3) Makkah 571 4) Abdullah 5) Mother of Mohammed (SAW) 6) Wet Nurse of Muhammed (SAW) for 4 years 7) Uncle of Muhammed (SAW) 8) Grand-father of Muhammed (SAW) 9) Maryam 10) Angels 11) Abwa

Correct entry sender of Quiz # 1 1) Malik Akhtar Ansari PO Panglolı Raigad 2) Mujtaba Dange Nalla Sopara (W) 3) Sumaiya Mahiyar Shirgaon Ratnagiri 4) Asma Mukadam Jeddah Saudi Arabia 5) Zeenat Tisekar Jeddah Saudi Arabia

NEWS FROM AFRICA

QURA'N RECITATION COMPETITION

The Annual Qura n recitation competition-cum Iftari programme was organised during the Holy month of Ramadhan by Kokni Muslim Club Nairobi It was held on the 18th Februry 1995 and the judges Mr Mahmood Khan Pathan and Mr Shamsuddin Dalvi declared the following as the winners - Nursery 1st Waseem Parkar 2nd Ajmal Khambiye Primary (1-2) 1st Nabil Murad 2nd Shazma Mukri (3-4) 1st Suhail Parkar 2nd Adnan Khan (5-8) 1st Farhana Baghdadi 2nd SAyed Wasim

WEDDING

FARAH d/o Mr Abbas Parkar of Nakuru married to HUSSEIN s/o Mr Mahmood Modak of Luton England in Nairobi Kenya on 25th December 1994

Mohsin s/o Mr & Mrs Abdul Kader Hanif Mukadam of Mapchiplen India got married to Mumtaz d/o Shaikh Ali Parkar of cravenby Estate on 25th December 94 at Kensington Cape Town

Yaseen s/o Mr & Mrs Shuaibmulla of Zimbabwe got married to Shakeela banu d/o Mr & Mrs Faki Noor Mohamed of Cravenby Estate on 1st January 95 at The Husami Mosque Cravenby Estate

Hoosain khan s/o Mr & Mrs Omar khan Haji Mohidien khan (Mahadik) married to Noorjehan d/o Mr Haji Ismail A Gani Pangarker on 8th Jan 95 at Retret Civic Centre

OBITUARY Safia Begum Mohd Saeed Kadri of Shriwardhan passed away on 5th February 95 in Nairobi, East Africa

OBITUARY

Sheikh Abdullah Abdul Ghani Khayyat, Imam of the Ho Mosque in Makkah passed away on January 15 May All give him Jannat He was 88 The respectable Sheikh wa member of the Supreme Council of Ulema He studied the Holy Mosque in Makkah and his distinction in reciti the Quran was such that he fascinated King Abdul A with his beautiful melodious voice and Quranic recitatio He led the prayers in the Holy Mosque in Makkah for o 30 years

Dr Ali Mohd Naaz ex-mayor of Bombay passed away 19th March 1995 at Bombay He was active in musl politics education & welfare

Mr Dawood Ali Shrivardhankar, President Hon educational & welfare Society and renowned businessm passed away on 19th March 95 in Bombay

Mr M M Mulla, Principal Maharashtra Urdu High Sch Kadwai passed away on 18th March It is a great loss to educational fields

Mr Ab Majid Mukaddam the Headmaster of Mo English High School Saitwade Tal Ratnagiri passed aw on 26th January at the age of 52

Ismail Dalvi b/o Ashraf DAlvi from Cape Town passed aw on 15th March Ismail DAlvi had come to Bombay w his family and was staying at Ashraf DAlvi's house

Mother of physiotherapist Dr Zahid Khatkhatye pas away on 11th March in Bombay

Captain Mehmood Ibrahim Juavale from Kadvai pa away on 14th March in Bombay

Mr Usman Kidwai of Nala Sopara Ex-Nazir of Jama Mas Bombay passed away on 28th February 95 at the age of He was the trustee of Mira Datar and Nazir of Chow Mohalla Masjid Bombay

The editor of Marathi daily Navshakti Mr Ash Padhibhare passed away on 10th March of heart attack the age of 65

Nasreena bi Abdulla Ansari hailing from Harne I Shrivardhan passed away on 4th February 95 in Londo

Mr Ali Hasan Foplonkar, the regular reader of NK hail from Nagaon Tal Borli Panjtan passed away on 2 February in London

Mrs Sahera Husain Dalvi of Tisangi Dist Ratnagiri pas away on 3rd March 95 in Luton England

dy Abbas Hetavkar 'Arman'. Mazgaon Co-op Hsg Ltd
lat No 603 Mazgaon . Bombay-10 Tel 376 8781/8517

INAUGURATION

OLLEGE Haji Gulam Mohammed Azam Education Trust Maharashtra Medical Education & Research centre Pune nd arranged the inauguration function of Unani Medical ollege & Hospital Buildings which is financed by angoonwala Foundation Mr Husseinseth Allana was the uest of Honour & Justice M M Kazi presided over the nction

LINIC The inauguration function of Dr Afroz s Clinic as held on 12th March 1995 at Sakinaka Bombay Mr aj Babbar film Star and MP inaugurated the clinic Mr haq Sarguroh Justice M M Qazi and Mr Mehmood abi (Executive Editor Blitz Urdu) were present on the casion

MBULENCE The ambulence of the Muslim Jamat of mbernath was inaugurated by Mr S M Mushrif the police perintendet of Thane rural The DCP Mr Jadhav was the ief guest at the function

r Ayyub pathan explained that the van is equipped with various facilities to maintain the stability of the patient

AQEEQAH

qeeqah ceremony of SAMEERA D/O Mr Ismail ukadam and grand-daughter of Mr Ahmyan Ebrahim ukadam was held at Mahapral. Dist Ratnagiri on 11th rch 95 Aqeeqah was followed by a Poetry Symposium ich was inaugurated by Mr Ali M Shamsi The session s chaired by the Chief Guest Mr Sahir Shiwee who had ecially come from London to attend and grace this ction Ahmia Mukadam now based in Berminghton and t and Businessman Mr Sahir Shiwee are the founder of du writers guild 'Tarseel' is also being published arterly under their control

LETTER TO THE EDITOR

isited India four years ago and observed the total lack of iatives on the part of parents leaders and in particular teachers to uplift our children s careers or future The al areas are the most backward educationally It is a edy that our aims are muddled with a 'Visa' to the ddle East and not aiming our sights to prepare our ldren with the ability to face the future with truly aquired cation and skills

as stunned to find children being promoted from one s to another at primary level without being able to read or write properly. but are taught to memorise lessons I spoke to some teachers and was told that no one takes any interest in the school The teaching fraternity seem resigned to the fact that their pay cheques and careers are secured I feel the teachers should do their utmost and impart knowledge to their pupils and derive spiritual satisfaction

I was also told that teacher s efforts are not appreciated and they become demoralised How can we expect our children to enroll for higher qualifications when they are not properly educated I have sensed this happens even at high schools when the child is enrolled he is academacially not able to cope due to his poor school record Our children are not in a position to further their education because their basic knowledge is either very poor or not enough for entrance to university Due to these fundamental shortcomings our children cannot achieve any success in their studies I wonder how can these problems be addressed? Unfortunately such schools happened to be of Urdu medium Could our leaders please take interest in this dilemma Is our educational system geared properly My humble appeal to our educationists is to pay attention to the future of our children Could our teachers be motivated? Our teachers be awakened from their slumber? Please!! let our community do something to rectify this state of neglect!

Ahmia Latief Firfiray

2) I am in receipt of your circular explaining the problems the trust has been facing in respect of the cost of publication of our magazine Naqshe Kokan and the continues rise in the postage The decision of the trust to abolish old system of subscription for life is right and welcome in order to keep the magazine afloat Yes with pleasure, I am sending my first annual subscription enclosed herewith in the form of $10/- PO which will realise the cost Any additional amount please use it as donation

Mohammad S Anwari London

ISLAMIC QUIZ # 2 (FOR STUDENTS)

1. To whom did Allah give Zabur?
2. To whom did Allah give Tawrah?
3. To whom did Allah give Injil?
4. To whom did Allah give Qur an?
5. Who are the first man and first woman?
6. Who was Khadijah(RA) s slave?
7. Who were i)Zainab Ruqayyah Umm-Khultum & Fatimah?
   ii) Al-Qasim Abdulla and Ibrahim?
8. Who was Ali (RA)?
9. Who were the sons of Ali?

Mr Salim Zakaria, the state education minister praising the distinguished academic record of Dr Rizwan exhorted Muslims to strive hard in education to end the community's backwardness

The functin was graced by Justice Kazi Principal Sohel Lokhandwala, Dr Zameer Khatib, Dr Yunus Agaskar the corporator Nazim Kazi Mr Rauf Majeed and others

DEPARTMENT OF URDU, BU.

The Department of Urdu University of Bombay had organised An Evening with Narayna Surve an eminent poet and president of Marathi Sahitya Sammelan Dr S D Karnik Vice-Chancellor was the Guest of Honour and Dr Ali Sardar Jafree presided over the function

APPEAL FOR JAME MASJID, MHASLA

A fund is being raised to renovate and extend the present mosque of Mhasla to meet the space and place required for the increasing number of Namazis An estimated cost of renovation of Masjid is Rs 1500 000/- (Rupees Fifteen Lakhs) as submitted by an architect Please send your donation by a D D in favour of Tausi Jama Masjid Mhasla. A/c No 3248 Mahad Co-Op Urban Bank Branch Mhasla. 402105 Dist Raigad Maharashtra India

SEERATH-UN-NABI CELEBRATIONS

Tamilnadu Muslim Graduates Association Madras had arranged Seerath-Un-Nabi Celebrations' and the Function to honour the students on 29th January '95 at Madras Janab Moosa Raza Sahib I A S Secretary Ministry of Steel Govt of India delivered the Seerath Oration and Janab S Munir Hoda Sahib I A S Secretary MMDA felicitated the students and distributed the prizes

"QURAN-STRAIGHT PATH TO LIFE - RETOLD"

Advocate Abbas Hetavkar

Advocate Abbas Mahmood Hetavkar, in his lucid and flowing Marathi language has written and published an elegantly printed and attractively cover designed book titled "Quran Straight Path to Life - Retold' He discloses with the help of the verses of Quran how Quran is the Book for entire humanity and how Allah is the God of all

Your God is one So praise Him alone and serve Him alone Have faith on Him and do good and avoid evil That was message given by God (Allah) to the first human being Adam (A S) and thereafter to all the innumerable Prophets send by him And lastly Revealed to the last prophet Muhammed (SAS) The Quran retold the same message which was given at the earliest to the humanity The message which leads the human race to the straight pa (The Siratal Mustaquim)

There is a belief in non-muslims that the Quran is the Bo for Muslims alone and Allah is the God of Muslims alo

Say ' Will you dispute with us about Allah seeing that is our Lord and Your Lord That we are responsible for o doings and you for yours and that we are sincere (in o faith) in him" - Quran 2 139

With the help of such and several other verses from Qur Advocate Abbas Hetavkar has explained in that sense he Islam is the Religion of entire humanity and how Proph Muhammed is the prophet of the whole mankind

' And Oh Muhammed We have sent You as favour to t whole Universe' Quran 21 107

Thus the religion of Islam and the Message of Quran explained by Advocate Abbas Hetavkar in Marathi a requested to study Quran which is the Divine Message humanity in its purest form

The rift between communities and religions all over t world are widening The communal and facist politi parties for their own political gains are thriving on the enm created between different Religions The approach adopt in the book is most positive and not only in the interest unity of Nation but in the interest of entire human ra This book is written and published at most appropriate ti and will be widely acclaimed

It is the wish of author that the positive approach adopt in his book be conveyed to the nook and corner of our Nat which is multi Religious The book is very small and pre and should be translated in all the languages of India e Urdu Hindi Gujrathi Kannad, Tamil and Malyalam e and be distributed free of cost Advocate Abbas has start this Tabligh by writing and publishing the book at his o cost Those who are interested in this Mission of Daw (Tabligh) must come forward and share their responsibili of carrying The Message to all the people That is t Tabligh in the real sense

To remove 'Fitnah' (mischief, misunderstanding enm from amongst the people and help in establishing pe (aman/or salam) is what Islam stands for Islam stands peace

Incidentlly the cover of the book is very attractive and m appealing 'Minazzulamati Ilannoor' from Darkness Light Those who want so share in this Mission of Al should contact the author at the following address

THE FIFTH INTERNATIONAL CONFERENCE ON ISLAMIC MEDICINE.

The fifth International & First American Conference on Islamic Medicine will be held in conjunction with the spring ... meeting of the IMA IN Florida from April 14-17 1995. The keynote speakers will be Hakim Mohammed Said Chancellor Hamdard University and President Hamdard Foundation Pakistan and Seyyed Hossein Nasr Professor Islamic Studies George Washington University Washing...

The Conference has been arranged by The International Institute of Islamic Medicine and The Islamic Medical Association.

ISLAMIC UNIVERSITY

The First Islamic University in the United States will be opened here under the auspices of the American International Pacific University. A delegation from the ...har will attend the opening ceremony alongwith a large number of scholars from various parts of the world and the ...amic Ambassadors to the U S

WAMY OFFICE IN AMERICA

The Riyadh-based World Assembly of Muslim Youth (WAMY) will open an office in South American city of Buenos Aires. It will distribute books and other Islamic publications and organise youth camps

JAVED KHAN'S MILESTONE

One of the Bombay's leading exponents of the Koreal martial art of taekwondo Javed Khan achieved another milestone ... his feats of strength at the Anjuman High School on Sunday. Khan broke 2 000 roofing tiles in five minutes 37 seconds to stake a claim for the *Limca Book of Records*. Khan who also hopes to enter the *Guiness Book of Records*, ...s dedicated his feat to his master Master Hee Il Cho and all martial artistes around the world

WORLD'S TINIEST ROBOT

Japan's Seiko Corporation has renewed its claim to the record for creating the world's smallest robot by producing a new model which is about half the size of last year's ...tion

The tiny robot-named "Nino" meaning "child" in Spanish- is just 10 3 millimetres long 8 5 millimetres wide and 8 6 millimetres tall. The machine weighs only 3 7 grams

Like its predecessor the model looks like a small bug with a little tail and two antenna runs on a low power drive integrated circuit and has light sensors built into its ' eyes

Attracted to light. the robot can move up to 16 millimetres per second and can manage a five degree slope. Last year's record-breaking robot was unveiled in March 1993 of which 1 000 have so far been sold

SUNIL GAVASKAR NEW SHERIFF OF BOMBAY

World record holder and Little Master Sunil Gavaskar has been selected as the Sheriff of Bombay by the outgoing government of Maharashtra in the month of February. Now Gavaskar offers to quit his post if the new Government of SS-BJP nominates someone as a Sheriff

HERBAL DRUG TO CURE HEART DISEASES

The well-known cardiologist Brig B N Shahai said in a paper presented at the Asia-Pacific Military Medical Conference' in New Delhi that according to a survey on 50 heart patients 60 percent of them got completely recovered from angina and reversal of ECG changes in the stress test after taking the herbal drug T Arjuna. Thirthy percent of the patients got significantly ameliorated from angina

HONOUR

Mr F T Khorakiwala has been unanimously elected as the President of Indian Merchants' Chamber (IMC) for the year 1995-96

J.D.T. ISLAM ORPHANAGE, CALICUT

J D T Islam Orphanaage is a cosmopolitan charitable institution established in 1922 for sheltering the orphan victims of Malabar Rebellion of 1921. More than 10 000 orphans and destitute children have been fed sheltered and educated in the institution so far. A good number of them are leading decent life as Doctors Engineers Technicians Pharmacists Teachers and in various other fields in and out of India. Every year a considerable number do continue their higher studies in various Universities including Riyadh University. The Present strength of the orphanage is 1 125 out of which 405 are girls

DR. RIZWAN KAZI FELICITATED

A function to honour Dr Rizwan Kazi MD (medicine), DNB (medicine) and DM (Gestroentrology) was held at Alma Latifi hall in Bombay under the aegis of New Horizon Foundation London and Achra Education and Welfare Association

The function began with the Quranic recitation by Qari Abdul Khalique

no one who is financially or culturally disadvantaged should feel himself irrevocably the prisoner of his circumstances He should banish despair 'for there is no end to possibilities in this world It is simply a question of his being determined to make the best use of them

THE MUSLIM WORLD LEAGUE URGES MUSLIMS TO SEEK CLOSER CONTACT WITH GOD AND TO WORK FOR MAXIMUM SOLIDARITY

God Almighty says in HIs Glorious Book (Ramadhan is the (month) in which was sent down the Qur an as guidance to mankind also clear (signs for guidance) and judgment (Between right and wrong) | Sura 2 Vrs 185

On the occasion of the advent of the Holy month of Ramadhan the Secretariat Gebneral of Muslim World League has extended its nearest congratulations to Muslim peoples all over the world and called upon them to view and contemplate events taking place around them and to strive harder for solidarity in order to solve their various problems

The month of Ramadhan the Secretariat said presents a spiritual opportunity for the Muslim to entrench the implications of servitude to God celebrated be His name and cultivate the feeling of perpetual link with the Almighty and His willing in everything The link between the Ummah and its creator the League said is a fundamental actor of the unity of Muslims which alone could provide them with the strength and the protection they need against slipping away as well as against aggression God says (And hold fast to the rope of Allah and disperse not|

The league further made it clear that Ramadhan comes along with many implications which the Muslims needs to take advantage of especially the ability to sense the predicaments of oppressed Muslims who are exposed to tyranny and aggression such as in Bosnia-Herzogovina Chechnya Kashmir Burma and the Philippines etc etc For Muslims in these areas are badly in need of emergency help and support and muslims must seize the opportunity of the blessed month to extend donations and other material assistance to these helpless brothers

Furthermore the League urged Muslims to follow the example of the Islamic humanitarian agencies such as the International Islamic Relief Organization in displaying the highest degree of solidarity towards their hapless brethren by providing them with relief items Moreover in lauding the efforts of HRH Prince Salman's Supreme Fund Ra[illegible] Commission for Bosnia-Herzogovina and Somalia, League stressed that the example of the unswerving sup[illegible] this Fund extends to afflicted Muslims should be follow[illegible] by others especially affluent Muslims During this glori[illegible] month in which the Qur'an was sent down Muslims sho[illegible] double their charitable deeds give out alms purify th[illegible] souls and intensify their supplication to Allah celebra[illegible] be His name He is most responsive and the best supp[illegible]

NEW GOVERNMENT IN THREE STATE

The Ruling Congress Government lost ground in two ma[illegible] states viz Maharashtra and Gujrat to their nearest ri[illegible] BJP and Shiv Sena while in Orissa Congress setback Ja[illegible] Dal by winning 80 seats out of 147

In Maharashtra in an unprecedent victory Shiv-Sena a[illegible] Bharatiya Janata Party combine at last fulfilled their dre[illegible] of Saffron Flag on State Assembly by defeating their nea[illegible] rival Congress (I) led by Sharad Pawar Though there [illegible] clear majority for SS-BJP combine in state assembly ele[illegible] but since Congress didn't claim to form the governm[illegible] their was no hurdle for SS-BJP to form the governme[illegible] Mr Manohar Joshi the seniormost part leader of Shiv S[illegible] has been sworn in as the Chief Minister of Maharasht[illegible] while Mr Gopinath Munde of BJP has been sworn in as Deputy Chief Minister of Maharashtra in a ceremony [illegible] at Shivaji Park Shiv Sena Chief reiterated that though [illegible] is not CM he has remote control in his hand

In Gujrat State Assembly Election Bharatiya Janata P[illegible] won the Election by a clear majority defeating their nea[illegible] rival Congress (I) The Senior Leader of BJP Mr Kesh[illegible] Patel has been sworn in as the Chief Minister of Guj[illegible] While in Orissa Mr J B Patnaik of Congress (I) has b[illegible] sworn in as the Chief Minister of Orissa

MALAYSIA APPLIES ISLAMIC ECONOMY

Malaysia has attained the highest growth rate in econo[illegible] development in the world because it is applying Isla[illegible] economic laws according to the religious affairs mini[illegible] of the Malaysian state of juhor. Al-Haj Ahmad Abdul[illegible] In a recent press interview published in Cairo, the mini[illegible] said the government has made it obligatory on all Musl[illegible] to pay Zakah The annual revenues from Zakah h[illegible] reached about 250 million Egyptian pounds The mini[illegible] said the learning of Arabic language has been m[illegible] compulsory in all schools

LOW WHAT HAS BEEN REVEALED TO YOU FROM YOUR
D, (I E THE HOLY QURAN) AND FOLLOW NOT BESIDES
ANY AWLIYA "

)

D THOSE WHO CHOOSE AWLIYA BESIDES HIM (SAY):
SERVE THEM (THE AWLIYA) ONLY (AS A "WASEELAH")
HAT THEY MAY BRING US NEARER TO ALLAH. SURELY
AH WILL JUDGE BETWEEN THEM IN THAT IN WHICH
Y DIFFER "

3)

NAQSHE KOKAN

English Supplement

ditor — Dr Abdul Karim Naik

ssociate Editors — F M Mistry & Ajaz Malik

ub-Editor — I Patni

onsultant Editor — A Kays

EDITORIAL

STAND UP FOR CHECHNYA

hist World Trust urges nations which value freedom justice to persuade the government of Boris Yeltsin in cow to stop the bombing of Chechnya and start serious otiations with the government of that small republic in northern Caucuses

wrong of the Russian leadership to argue that the aration of independence of the Chechen people is ctly an internal matter Since declaring independence n the Russain Federation three years ago, the Chechens displayed a tenacious commitmment to freedom They e managed to organise their affairs with a high degree ell-reliance The international community should not ne their desire and determination to be independent atever the costs and the consequences

er all the Chechens, like some of other inhabitants of Caucuses, have always cherished their independence y fought long years against the autocratic power of the sian Tsars Later they resisted the dictatorial domination he Kremlin Inspite of Stalin s attempt to destroy them ough brutal deportation, the Chechens continued to ggle for their independence Now the Yeltsin ernment is trying to crush their spirit of independence ough the use of force

ill not work Many influential groups and individuals Russia itself realise that the flexing of its military muscle ld well prove to be counter productive Russia could be sucked into a war that it might not be able to win Other states in the region could get drawn into the conflict This is why it is in Russia's own interest to negotiate with Chechnya

Needless to say negotiating with Chechnya means giving due recognition to its goal of self-determination

BANISH DESPAIR

One of Einstein's biographers writes "We can take heart that it is not necessary to be a good student to become Einstein Considering that Professor Albert Einstein (1879-1955) brought about a veritable revolution in twentieth-century science this statement would seem to be something of a paradox But it is quite true One of his teachers summed him up as a "lazy dog" and he was even once expelled from school, so inept was he in his studies. He was not even able to gain admission to the Zurich Polytechnic at the first try because his marks were not high enough It took a whole further year of hard work to get him his admission

No signs of his extraordinary genius appeared until he was twenty years of age But then he began to work really hard, and ended by outstripping all other contemporary scientists With the passage of time his fame if anything has continued to grow

It is remarkable that a child of ordinary parents in humble circumstances should have been so successful But history abounds in instances of men starting with nothing yet scaling phenomenal heights of success The thing which they have in common is their dedication to a goal Einstein certainly falls into his category for he lived a very simple life remaining engrossed in his work until late at night Offered the presidentship of Israel he refused saying that politics was the cancer of humanity When he left Germany in 1933, Hitler s government put a 20 000 mark price on his head That was a very large sum of money in those days, but such was the awe and reverence which Einstein commanded that no one dared come forward to make a bid for his prize

When we consider the drawbacks in Einstein's early life- the lack of financial resources his inability to speak at all until he was three the hostility of his school environment- we must marvel at his late attainments We must also see in this the lesson that adverse circumstances can arouse latent potential and act as a spur to greater and more determined action That great souls are the product not of ease but of adversity is borne out by history This being so,

اشاعت کا ۴۴ واں سال

ماہنامہ نقش کوکن بمبئی

اردو / انگلش

رکن انڈین لنگویجز نیوز پیپرس ایسوسی ایشن

جلد نمبر ۴۴ ۔ شمارہ ۵ ۔ مئی ۹۵

مدیر: ڈاکٹر عبدالکریم نائیک

معاون مدیر: فقیر محمد مستری / مبارک کاپڑی

اعزازی نمائندے

ابراہیم بغدادی (انگلینڈ) — شیخ اسماعیل (ایسٹ افریقہ)

سید حسن (ساؤتھ افریقہ) — ابراہیم دانگڑے (سعودی عرب)

اقبال کاپڑی و عبداللہ کھیرٹکر (دبئی) — حسن عبدالکریم جوگلے (دوحہ قطر)

قمرالدین قاضی (پاکستان) — فرمان علی پانکر (ابوظہبی)

محمد کامل سیفولے (بحرین) — مختار مرووڈکر (دارالسلام)

رہنمائی: آئی وائی سولکر، عبدالمجید دائی جھگاکو، کرنی بمبئی: محمود حسن قاضی

ملکیت: نقش کوکن پبلی کیشن ٹرسٹ (رجسٹرڈ نمبر E 3006)

درون ہند سالانہ، ساٹھ روپے ۔ دیگر ممالک ساڑھے تین سو روپے

خلیجی ممالک تین سو روپے

خط وکتابت اور ترسیل زر کا پتہ: نقش کوکن ۴۲ ۔ اے نواگر نیرڈ اگیارو ڈ ریلوے اسٹیشن، بمبئی نمبر ۴۰۰۰۱۰

مقام طباعت: اپوروا پرنٹرز بائیکلہ بمبئی

پرنٹر، پبلیشر: ڈاکٹر عبدالکریم نائیک

تمام متنازعہ امور میں حق سماعت صرف عدالتہائے بمبئی کو ہوگا۔

تاریخ اشاعت: یکم مئی ۹۵

کتابت: الفاظ مرکز کتابت

اس ماہ کے

نقوش

منا یوم مہاراشٹر

• یکم مئی ۱۹۶۰ء کو جب مہاراشٹر کا قیام عمل میں آیا تو شری چوان ہی ریاست کے پہلے وزیرِ اعلیٰ مقرر ہوئے۔ اس سلسلے میں ایک سنجیدہ اور قابلِ ذکر نکتہ یہ ہے کہ سمیکت مہاراشٹر کی تحریک کے لیڈروں نے اس نئی ریاست کے قیام کیلئے بطورِ خاص یکم مئی کا انتخاب کیا۔ سب جانتے ہیں کہ یکم مئی پوری دنیا میں "مزدوروں کے دن" کے طور پر منایا جاتا ہے۔ چونکہ سمیکت مہاراشٹر تحریک کے بیشتر رہنما مزدور تحریکوں سے وابستہ تھے اور ان کے نزدیک مزدور طبقے کی جو اہمیت تھی وہ کسی اور طبقے کی نہیں تھی اس لئے انہوں نے مہاراشٹر کے قیام کیلئے اسی دن کو موزوں ترین دن سمجھا۔ ان دنوں مزدور تحریکوں کے سلسلے میں بمبئی کو مرکزی حیثیت حاصل تھی: بمبئی کے مزدور لیڈر پورے ملک میں پھیلی ہوئی مزدور یونینوں کی قیادت کرتے تھے اس طرح ہمارے ان بزرگوں نے یوم مہاراشٹر سے یکجا کرکے دراصل معاشرے کو ایک نئی معنویت عطا کرنے کی قابلِ تعریف کوشش کی۔ ابھی مہاراشٹر پوری طرح اپنے قدموں پر کھڑا بھی نہیں ہو سکا تھا کہ ۱۹۶۲ء میں چین نے اچانک ملک پر حملہ کر دیا۔ اس وقت کے وزیرِ دفاع کرشنا مینن کو پنڈت نہرو سے اپنی غیر معمولی قربت کے باوجود مستعفی ہونا پڑا۔ وہ ایک زبردست بحرانی دور تھا۔ شری یشونت راؤ چوان کے علاوہ ملک بھر میں کوئی دوسرا ایسا مردِ آہن نہیں تھا جو ملک کو اس غیر متوقع دفاعی بحران سے نکال سکتا۔ چنانچہ پنڈت نہرو نے انہیں مرکزی وزیرِ دفاع کی حیثیت سے دہلی طلب کر لیا۔

اگرچہ شری چوان کے جانشینوں خصوصاً آنجہانی وسنت راؤ نائک نے اپنے گیارہ سالہ دورِ اقتدار میں ریاستی ترقی کے لئے زبردست جد و جہد کی اور صنعتی اعتبار سے مہاراشٹر نے نمایاں ترقی بھی کی لیکن سیاسی اور سماجی حالات بگڑتے چلے گئے۔ آج ہم جس مہاراشٹر میں سانسیں لے رہے ہیں وہ ہرگز ہرگز یشونت راؤ چوان، گاڈگل، ایس ایم جوشی اور اچاریہ اترے کے خوابوں کی تعبیر نہیں ہے ——— اگر ہمیں واقعی یوم مہاراشٹر کی تکریم کا پاس ہے اور اگر ہم اپنی ریاست کو واقعی ایک مثالی ریاست بنانا چاہتے ہیں تو آج کے دن ہمیں ٹھہر کر اور ٹھنڈے دل کے ساتھ اپنا اور اپنے اعمال کا محاسبہ کرنا ہوگا۔ ہمیں سوچنا چاہئے کہ ہم آج جو کچھ بھی کر رہے ہیں وہ ملک کے حق میں عموماً اور مہاراشٹر کے حق میں خصوصاً مفید یا مضر ہے: بمبئی مہاراشٹر کا دارالخلافہ یا ملک کا صنعتی دارالخلافہ ہی نہیں بلکہ ہندوستان کا دل ہے۔ اس دل پر جو کچھ گزرتی ہے اس کی دھمک پورے ملک میں ہی نہیں پوری دنیا میں سنائی دیتی ہے۔

"یوم مہاراشٹر" کے انعقاد سے آج اگر ہم کوئی سبق حاصل کر سکتے ہیں تو وہ سبق یہی ہے کہ ہمارا اجتماعی مفاد مل جل کر رہنے اور آگے بڑھنے سے ہی وابستہ ہے کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ تنگ نظری اور عارضی فائدوں کی لالچ ہمیں ایسی گہری کھائی میں گرا دے جہاں سے واپس نکلنا مشکل ہو جائے۔ سمیکت مہاراشٹر تحریک کے اہم لیڈروں کے نقشِ قدم پر چل کر اور ان کی نظریاتی وسیع المشربی کو اپنا کر ہی ہم یوم مہاراشٹر کے انعقاد کو مثبت اور معنی خیز بنا سکتے ہیں۔۔

مہاراشٹر ... زندہ باد

شاہ بھورمل آئی دان مل جی اینڈ کمپنی
گورنمنٹ منظور شدہ
ایئرکنڈیشن شوروم
ڈونگری جیل روڈ، غلام محمد بلڈنگ، ڈونگری بمبئی ۴۰۰۰۰۹
فون: ۳۷۶۵۸۹۷/ ۳۷۶۸۷۱
۳۷۲۳۰۹۲
خوش آمدید
خوش آمدید
۵۱ برس سے آپ کی سیوا کر رہا ہے۔ ایک بھروسے کا نام
شاہ بھورمل آئی دان مل جی اینڈ کمپنی جویلرس
تجربہ کار کاریگروں کے ہاتھوں سے بنے ہوئے قدیم و جدید فیشن پر سونے کے
کے ڈی ایم کے زیورات —— عید ہو یا دیوالی، شادی ہو یا جنم دن ——
کسی بھی خوشی کے موقع پر سونے کی دنیا میں ایک ہی چمکتا ستارا
پتہ:- شاہ بھورمل جویلرس
گورنمنٹ منظور شدہ
ایئرکنڈیشن شوروم
ڈونگری جیل روڈ، مرچنٹ بلڈنگ، دوکان نمبر ۲، بمبئی ۴۰۰۰۰۹
مزید پیش کش
سارے یہاں سے خریدے ہوئے (کے، ڈی، ایم،) K.D.M. کے زیورات آپ جب بھی
بیچنا چاہیں ہم بازار کی قیمت پر واپس لیتے ہیں:۔

حرا کی گود کا کوہِ نور ہیرا ——— بارہویں قسط

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ کا مفہوم

از محمد سعید علی ٹولکر (دبئی)

B.B.C. LONDON
HINDI SECTION
18 - 6 - 94

سورۃ الشوریٰ میں اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے کہ

وَمِنْ اٰیٰتِهٖ خَلْقُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَثَّ فِیْهِمَا مِنْ دَآبَّةٍ وَهُوَ عَلٰی جَمْعِهِمْ اِذَا یَشَآءُ قَدِیْرٌ ۝

(سورۃ الشوریٰ آیت ۲۹)

"(اے انسانو) اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے یہ بھی ہیں کہ اس نے اَرْضٌ وسَمٰوٰت (کائنات) کی تخلیق کی اور ان میں (اَرْضٌ وسَمٰوٰت میں) جاندار مخلوق پھیلا دی ہے (نیز) وہ اس پر بھی قدرت رکھتا ہے کہ انہیں (مختلف سیاروں پر پھیلی ہوئی مخلوق کو) کسی وقت بھی ایکدوسرے سے ملا دے" یہ آیتِ مقدسہ بڑی ہی غور طلب ہے۔ اس آیت میں لفظ "فیہما" استعمال کیا گیا ہے جو کہ غائب تثنیہ جمع کیلئے ضمیر متصل کا صیغہ ہے یعنی ارض وسمٰوٰت دونوں کیلئے اگر صرف زمین پر ہی زندہ مخلوق ہوتی تو اس کے اظہار کیلئے ضمیر متصل صیغہ واحد تثنیہ "فیہما" استعمال ہوتا جو صرف زمین کے لئے ہی ہوتا۔ لیکن "فیہما" اس صیغہ کے استعمال سے یہ بات قطعی ثابت ہوئی کہ زمین کے ماسوا کائنات کے دوسرے سیاروں پر بھی اللہ تعالیٰ نے زندہ مخلوق کی تخلیق کی ہے اور پھر اسی آیت میں یہ بھی اظہار کیا گیا ہے کہ مختلف سیاروں پر پھیلی ہوئی مخلوق کو کسی وقت ایکدوسرے سے ملا دیا جائیگا۔ اس دلیل سے اب شبہ کی گنجائش باقی ہی نہیں رہتی۔ اسی بیسویں صدی میں حال ہی میں سائنسدانوں نے امریکہ کی "NASA" مشاہدہ گاہ سے یہ انکشاف کیا ہے کہ کائنات میں ایسے سیارے موجود ہیں جن میں انسان سے بھی زیادہ باشعور مخلوق آباد ہے۔

چونکہ اللہ تعالیٰ نے انسان کو صرف محدود علم دیا ہے (سورہ بنی اسرائیل آیت ۸۵) اسی لئے وہ اسی ایک ہی دور میں کائنات کے رموز وا کرنے میں نااہل ہے لیکن جیسے جیسے انسان کی علمی اور عقلی سطح بلند ہوتی جائیگی، وہ ان رموز کو وا کرتے جائے گا۔ لیکن اس بات کا ثبوت خود اللہ تعالیٰ نے سورہ حٰمٓ السجدہ آیت ۵۳ میں دیا ہے کہ سَنُرِیْهِمْ اٰیٰتِنَا فِی الْاٰفَاقِ وَفِیْٓ اَنْفُسِهِمْ حَتّٰی یَتَبَیَّنَ لَهُمْ اَنَّهُ الْحَقُّ ۝ "ہم انہیں (انسانوں کو) آفاق میں اور خود ان کے وجود میں ایسی علامتیں دکھاتے جائیں گے کہ وہ تسلیم کریں گے قرآن حق ہے"

اللہ تعالیٰ نے اس زمین پر انسان جیسی باشعور مخلوق پیدا کر کے اس کے سامنے پوری کائنات اسے مسخر کرنے کیلئے رکھدی ہے۔ مثلاً ایک جگہ فرمانِ الٰہی ہے کہ "وَسَخَّرَ لَکُمُ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ دَآئِبَیْنِ (سورہ ابراہیم آیت ۳۳)

"(اے انسانو) ہم نے تمہارے سورج اور چاند مسخر کئے ہیں، تمہارے فائدہ کیلئے" ۲۱ جولائی ۱۹۶۹ء میں انسان نے چاند پر قدم رکھ کر اللہ کی اس آیت مقدسہ کی صداقت کا ثبوت دیا ہے۔ رہی خدمات لینا، اسے قبضہ میں کرنا اور اس سے فیض یاب ہونا بھی ہوتے ہیں۔ سورج سے بہت سے

نقش کوکن

سے فوائد حاصل کر رہا ہے اس کا نہیں علم ہے ہی۔ ایک جگہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے کہ "اے انسانو) زمین میں جو کچھ بھی ہے اسے ہم نے تمہارے لئے مسخر کر دیا ہے (سورۃ الحج آیت ۶۵) ہم جانتے ہیں کہ ابتک انسان نے زمین کے ہر جاندار پر تصرف حاصل کیا ہے تو بر، بحر اور فضا میں بھی کر دیا ہے" (سورۃ الجاثیۃ آیت ۱۳) اسی آیت میں اگلا جملہ بڑا ہی قابلِ غور ہے جس میں فرمایا گیا ہے "اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰیٰتٍ لِّقَوْمٍ یَّتَفَكَّرُوْنَ" یعنی "بے شک اس میں (کائنات کے رموز میں) غور و تدبر کرنے والی قوم کے لئے بڑے دلائل ہیں" اس جملہ میں حامل قرآن قوم سے کائنات پر غور و فکر کی خاص اپیل کی گئی ہے۔ مگر ہائے افسوس! ہمارے مُلّا نے چودھویں صدی میں قیامت ہوگی یہ اعلان کر کے قوم پر ایسی قیامت ڈھائی ہے کہ مُلّا کے اس بے دلیل اور وضعی ارشاد پر یقین کر کے قوم نے سوچنا، سمجھنا اور غور و فکر کرنا ہی چھوڑ دیا نیز اپنے اعلیٰ منصب و مقصد کو فراموش کر کے "اب تو آرام سے گذرتی ہے، عاقبت کی خبر خدا جانے۔" والا جذبہ اپنایا ہے۔ اس طرح مُلّا کی وجہ سے دنیا میں اور کائنات میں بھی انقلاب پیدا کرنے والی ایک جاوید قوم اب جامد قوم بن کر رہ گئی جو ایک ہزار سال سے زندگی کے ہر شعبہ میں پیچھے ہٹتی چلی جا رہی ہے۔ جبکہ دیگر قومیں بہت آگے نکل گئی ہیں۔ آجکل تو مُلّا، مسلم قوم کی ان صلاحیتوں کو بھی جنہیں اللہ تعالیٰ نے ان کے اندر بخشی ہیں، معدوم کرنے کے پیچھے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے دیئے ہوئے اس جوہرِ گراں بہا کو (صلاحیتوں کو) اگر ختم کیا جائے تو قوم میں بزدلی اور نکماپن آجائیگا اور پھر ہوگا وہی کہ ؎

حفاظت پھول کی ممکن نہیں ہے

اگر کانٹوں میں ہو خوئے حریری !!

نقش کوکن

قیامت کے بارے میں وہ کب آئیگی، اللہ تعالیٰ نے صاف صاف ان الفاظ میں انسانوں کو آگاہ کیا ہے کہ (اے محمدؐ) لوگ آپؐ سے قیامت کے بارے میں پوچھتے ہیں کہ کب ہوگی؟ آپؐ انہیں جواب دیجئے کہ قیامت کب ہوگی اس کا علم صرف اللہ ہی کو ہے۔ (سورۃ الاحزاب آیت ۶۳) پتہ نہیں اتنا صاف صاف بیان قرآن میں موجود ہو کر مُلّا کو قیامت کی اتنی جلدی کیوں پڑی ہے! حالانکہ قیامت کے بارے میں جلدی مچانے والوں کیلئے اللہ تعالیٰ کمزور یقین والا انسان ظاہر کرتا ہے اور اپنی کتاب مقدس میں فرماتا ہے "جن لوگوں کا یقین کمزور ہے (بلکہ جو یقین رکھتے ہی نہیں) وہی قیامت کے بارے میں جلدی مچاتے ہیں" (سورۃ الشوریٰ آیت ۱۸) قیامت کے بارے میں اللہ تعالیٰ کے بعد سب سے اچھا جواب حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے دیا ہے۔ جب ایک شخص نے آپؐ سے دریافت کیا کہ "اے محمدؐ قیامت کب ہوگی؟" آپؐ نے جواب میں فرمایا "قیامت کیلئے کیا تیاری کی ہے تم نے؟" اس جواب میں جو حکمت ہے اسے بڑے بڑے دانشور ہی سمجھ سکتے ہیں (قیامت کے بارے میں مزید پُر دلائل معلومات ذرّہٴ خاک زیرِ تصنیف کتاب "اللہ اور مُلّا" میں آپکو پڑھنے کو ملیگی۔ انتظار کیجئے)

اب ذرا اس قوم کے بھی کارنامے اور کائنات کو مسخر کرنے کے جذبہ کو بھی دیکھئے جسے قرآن پاک کی الف اور ب کا بھی پتہ نہیں، لیکن غیر محسوس طور پر وہ کس طرح اس کے قریب آرہے ہیں اور اللہ تعالیٰ کی رحمٰن الرحیم صفاتِ حسنہ کا اعتراف کرتے ہوئے سورۃ الجاثیہ کی آیت ۱۳ کے ترجمان ثابت ہو رہے ہیں۔ ایک یوروپی سائنسدان نیز ماہر فلکیات "SIR FRANCIS YOUNG" لکھتے ہیں "سائنس سے ہم آخر الامر جو سبق سیکھتے ہیں وہ یہ ہے کہ

ہم کائنات کے متعلق سب کچھ معلوم کر سکیں گے۔ اتنی وسیع کائنات کے متعلق ایسی بہت بڑی قوت ہے جو ہماری نگاہوں سے پنہاں ہے لیکن اسی قوت نے جو رحم و کرم کی حامل ہے کائنات میں جو رحم برسائے انہیں جان لینے کی آرزو ہمارے دل میں ہمیشہ مچلتی ہے اور مچلتی رہے گی۔ کائنات میں بکھرے رموز آواز دیکر آگے بلا رہے ہیں اور ہم طوعاً و کرہاً ان کی طرف بڑھتے چلے جا رہے ہیں اور اس تگ و تاز میں ہمیں اس کا صلہ بھی مل سکے گا۔ کائنات کے بارے میں ہمارا ذہن اور کاوش جستجو جتنی گہری ہوتی جائے گی، اتنا ہم اپنے آپ کو بلندیوں پر پائیں گے۔ لہٰذا ہمیں اس میدان میں آگے بڑھنا ہے اور ہم آگے ہی بڑھتے جائیں گے کبھی رک کر کھڑے نہیں ہوں گے۔ بلانے والے کی آواز میں کچھ ایسی دلکشی ہے کہ ہمارے قدم مجبوراً اس کی طرف اٹھتے چلے جائیں گے" (BOOK THE GREAT DESIGN, PAGE 259

BY SIR FRANCIS YOUNG)

جناب FRNCIS کے اس جملہ پر کہ "بلانے والے کی آواز میں کچھ ایسی دلکشی ہے" قابل غور ہے بے شک اللہ تعالیٰ ہی اس دلکش انداز میں انسانوں کو آواز دیکر اپنی تخلیق کردہ کائنات کی ہر شئے پر غور کرنے کی اپیل کر رہا ہے SIR FRANCIS کے جملہ میں گویا اللہ تعالیٰ کی اس آیت کی تفسیر کی جھلک صاف دکھائی دیتی ہے جس میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ "اَفَلَا یَنْظُرُوْنَ اِلَی الْاِبِلِ کَیْفَ خُلِقَتْ ۝ وَاِلَی السَّمَآءِ کَیْفَ رُفِعَتْ ۝" (سورۃ الغاشیہ آیت ۱۸) "کیا انسان نے اونٹ پر غور ہی نہیں کیا کہ ہم نے اسے کیسا عجیب تخلیق کیا ہے؟ اور آسمانوں کو کس طرح بلند و بالا اور وسیع تر تخلیق کیا ہے!" آج تک اونٹ کے بارے میں یہ انکشافات ہوئے ہیں کہ

عربی میں اونٹ کیلئے تقریباً سات ہزار الفاظ ملتے ہیں اور ہر لفظ کی خصوصیت الگ ہے اور ہر لفظ والے اونٹ کی صفت میں لطیف فرق ملتا ہے۔ اونٹ کی ایک خصوصیت یہ بھی ہے کہ وہ صحرا میں ہزاروں میل کا دور دراز راستہ سفر کے دوران بھولتا نہیں اور ہر وقت ریگستان سے گذرتے وقت اسی راستے اپنے مالک کو اپنی منزل تک پہنچا دیتا ہے۔ بعض اونٹوں میں یہ خاصیت بھی ہے کہ وہ صحرا میں پانی کی جگہ متعین کر سکتے ہیں مثلاً اگر صحرا میں اور ریگستان میں اپنے اونٹ کو پاؤں سے زمین کھرچتے وقت دیکھا جائے تو سمجھا جاتا ہے کہ وہاں پانی مل سکتا ہے اور اگر اسی جگہ کھود دیا جائے تو بہت قریب ہی زمین میں پانی ملتا ہے۔ اونٹ کے معدے میں اللہ تعالیٰ نے ایسی صلاحیت رکھی ہے کہ اس میں مہینوں تک پانی باقی رہتا ہے اور وہ خراب نہیں ہوتا۔ لوگ اپنے سفر میں پانی نہ ملنے کی صورت میں ایسے اونٹوں کو ذبح کر کے شفاف پانی بھی پیتے تھے اور گوشت بھی کھاتے تھے۔ اونٹ کی ایک جنس وہ بھی تھی جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو ہجرت کے دوران مکہ سے مدینہ منورہ تک لیکر گئی اور خود ہی اپنی ہی مرضی سے بغیر کسی کے روکے ہوئے ابو ایوب انصاریؓ کے آنگن میں جا بیٹھی۔ اسی سال دبئی میں یوروپین سائنسدانوں نے ایک اونٹنی کے بچہ دانی میں ایک وقت میں دو نر اونٹ بچے بنانے کا تجربہ کیا جو کامیاب رہا، حالانکہ اونٹنی ایک وقت میں صرف ایک ہی بچہ دیتی ہے۔ بھارت میں راجستھان کرشی مہاودیالیہ میں کافی ریسرچ کے بعد اونٹ کو دنیا کا سب سے عجیب ترین جانور قرار دیا ہے۔ مستقبل میں نہ جانے اللہ کی بنائی ہوئی اس عجیب مخلوق میں کتنے رموز کھل کر سامنے آسکتے ہیں۔ رہی اسی آیت Mr. FRANCIS اور وسیع آسمانوں پر غور کرنے کی بات اور

کے بقول دلکش آواز (پیغام) کی بات تو آجکل کائنات کے رموز کھولنے کیلئے انسان نے فضا میں چھلانگ لگائی ہی ہے۔ قریب ہی عنقریب زہرہ اور مشتری سیاروں پر اترنے کی تیاری کر رہا ہے۔ اب رہی جناب FRANCIS کی اللہ برسائے ہوئے رحم کی بات تو اس کا اظہار قرآن پاک کی پہلی ہی آیت اظہار کرتی ہے کہ کائنات میں اللہ کا رحم ہی رحم برس رہا ہے۔ سائنسدانوں نے یہ انکشاف کیا ہے کہ "ہماری زمین کی طرف روزانہ آٹھ کھرب شہاب ثاقب (ٹوٹنے والے تارے) تیزی سے آتے ہیں۔ اگر یہ زمین تک پہنچ جاتے تو اسے چھلنی بناکر اب تک ختم کر دیئے ہوتے۔ مگر کسی ان دیکھی قوت نے ہماری زمین کے اطراف ۵۰۰ میل کے فاصلے تک ہوا کا ایسا غلاف تان رکھا ہے کہ زمین پر تیزی سے آنے والے شہاب ثاقب اس سے (ہوا سے) گھِس کر اوپر ہی فنا ہوتے ہیں۔ اس قوت کا ہم پر زبردست رحم و کرم ہے۔" یہی وہ قوت نادیدہ اَلرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡم کی حامل ہستی "اللہ" ہے جس کی خبر حرا کی گود کا کوہِ نور ہیرا گنے ہمیں دی ہے۔۔۔ ••

(جاری ہے)

حج اور اتحاد اسلامی

خانہ کعبہ اس دنیا میں عرش الٰہی کا سایہ اور اس کی رحمتوں اور برکتوں کا نقطۂ قدم ہے۔ یہ وہ آئینہ ہے جس میں اس کی رحمت و غفاری کی صفتیں اپنا عکس ڈال کر تمام کرۂ ارض کو اپنی شعاعوں سے منور کرتی ہیں۔ یہ وہ منبع ہے جہاں سے حق پرستی کا چشمہ ابلا اور اس نے تمام دنیا کو سیراب کیا۔ یہ وہ روحانی علم و معرفت کا مطلع ہے جس کی کرنوں نے زمین کے ذرہ ذرہ کو درخشاں کیا۔ یہ وہ جغرافیائی شیرازہ ہے جس میں ملت کے تمام افراد بندھے ہوئے ہیں جو مختلف ملکوں اور اقلیموں میں بستے ہیں۔ مگر وہ سب کے سب باوجود ان فطری اختلافات اور طبعی امتیازات کے ایک ہی خانہ کعبہ کے گرد چکر لگاتے ہیں اور ایک ہی قبلہ کو اپنا مرکز سمجھتے ہیں اور ایک ہی مقام کو ام القریٰ مان کر وطنیت، قومیت، تمدن و معاشرت، رنگ و روپ اور دوسرے امتیازات کو مٹا کر ایک ہی وطن، ایک قومیت (آل ابراہیم) ایک ہی تمدن و معاشرت (ملت ابراہیمی) اور ایک ہی زبان (عربی) میں متحد ہو جاتے ہیں۔ اور یہ وہ برادری ہے جس میں دنیا کی تمام قومیں اور مختلف ملکوں کے بسنے والے جو وطنیت اور قومیت کی لعنتوں میں گرفتار ہیں، ایک لمحہ اور ایک آن میں داخل ہوتے ہیں۔ جس سے انسانوں کی بنائی ہوئی تمام زنجیریں اور قیدیں اور بیڑیاں کٹ جاتی ہیں اور تھوڑے دن کے لیے عرصہ حج میں تمام قومیں ایک ملک میں، ایک لباس میں، ایک وضع میں، دوش بدوش ایک قوم بلکہ ایک خانوادہ کی برادری بن کر کھڑی ہوتی ہیں اور ایک ہی بولی میں خدا سے باتیں کرتی ہیں۔ یہی وحدت وہ رنگ ہے جو ان تمام مادی نقوش کو کن امتیازات کو مٹا دیتا ہے جو انسانوں میں جنگ جدل اور فتنہ و فساد کے اسباب ہیں۔ اس لئے یہ حرم ربانی نہ صرف اسی معنیٰ میں امن کا گھر ہے کہ یہاں ہر قسم کی خونریزی اور ظلم و ستم ممنوع ہے بلکہ اس لحاظ سے بھی امن کا گھر ہے کہ تمام دنیا کی قوموں کی ایک برادری قائم کر کے ان کے تمام ظاہری امتیازات کو جو دنیا کی بدامنی کا سبب ہیں، مٹا دیتا ہے۔

(علامہ سید سلیمان ندوی۔ سیرت النبی۔ جلد پنجم)

سوچ

تیرے میرے شیشے کے گھر
میں بھی سوچوں تو بھی سوچ
پھر کیوں ہیں یہ ہاتھ میں پتھر
میں بھی سوچوں تو بھی سوچ

Fax: 009122-6341635 Telex· 011-79341 BARI IN

WITH BEST COMPLIMENTS FROM

OYSTER TRAVELS & TOURS PVT. LTD.

206, Ram-Nimı, 2nd Floor, 8 Mandlık Road, Colaba, Bombay - 400 001
Telephone . 204 39 82, 204 15 35, 204 15 40 Fax . 91-22-285 4224
Telex: 011-81007 OTT IN CABLE VICEGERENT BOMBAY

کہتا ہوں سچ ......

آدمی جلدی میں دھوکا کھا گیا (ایک تمثیل)

شرف کمالی

ایک نامی گرامی فلمی ہیرو سے پس از مرگ
فرشتوں نے کہا تمہارے نامۂ اعمال کی چھان بین کے بعد دربارِ الٰہی نے فیصلہ صادر فرمایا ہے کہ تمہیں دوزخ میں ڈال دیا جائے۔ فرمانِ قضا و قدر کے آگے دم مارنے کی گنجائش کہاں؟ بے چارے مقبولِ عام ہیرو کی ساری شیخی کِرکِری ہو کر رہ گئی اور غریب سر پکڑ کر بیٹھ گیا اس کو معاً خیال آیا کہ "اوپر کیا ہے، دائیں کیا ہے، بائیں کیا ہے" اڑیا یہ لوٹن کبوتر جیسے مشہور گیت ہمارے فلمی شاعر لکھ مارتے ہیں، گانے والے گاتے ہیں، پسند کرنیوالے پسند کرتے ہیں مگر اس ہرزہ سرائی پر دوسرا کوئی بھی ہمارے سوا لائقِ گردن زدنی نہیں! محض اسی لئے کہ یہ فحش نگاری ہم پر فلمائی جاتی ہے۔" وہ ہنوز انہیں آوارہ خیالات کے تانے بانے سلجھانے میں مصروف تھا کہ ایک فرشتے نے مُہرِ سکوت توڑتے ہوئے کہا۔ میاں! یہ عالمِ برزخ ہے یہاں یہ تمہاری اداکاری مطلق نہیں چلے گی۔ یہ نخرے اب یہیں ختم کرو اور چلو دوزخ جانے کے لئے تیار ہو جاؤ۔ حکمِ خداوندی کی بجا آوری ہمیں بلا درنگ بغیر چوں و چرا کے کرنی پڑتی ہے۔ مصیبت میں گرفتار ناجی ایکٹر نے سوچا اب واقعی اپنے فنکاری کی کسوٹی ہے۔ اس نے رونا گڑگڑانا شروع کیا۔ عاجزی ایسے موقعوں پر اپنا لوہا
نقش ہوکے

منوالیتی ہے اس کا خیال درست نکلا اس نے کہا "فرشتو! تم تو مقربِ بارگاہِ ربانی ہو۔ تمہاری سفارش سے میرا بگڑا مقدر سنور سکتا ہے۔ مجھے کیا پتہ تھا کہ فلموں میں کام کرنے کی اتنی بڑی سزا مجھے ملیگی، خیر اب پچھتائے کیا ہوت میں تو انسانی خدمت سمجھ کر اداکاری کرتا رہا۔ میں اداکار ناہنجار سہی، لاکھ گناہ گار سہی۔ رسوا و ذلیل و خوار سہی۔ بے مصرف و نابکار سہی، لیکن ان گناہوں کی سزا راندۂ دربارِ پروردگار ہونا تو ٹھیک بات نہیں۔ آخر گناہ گار ہوں، کافر نہیں ہوں میں، بندۂ پروردگار ہوں جسے ستار العیوب اور غفار الذنوب کہتے ہیں وہ مختارِ کل ہے تم میری درخواست پیش تو کرو۔ مجھے یقین ہے وہ جسے ہم ارحم الراحمین کہتے ہیں کوئی چھوٹی سی نیکی ڈھونڈ نکالے گا اور مجھے بخش دیگا۔ اور دوزخ کی بجائے جنت کا حقدار بن جاؤں گا!!" اس منت و سماجت پر فرشتوں کے دل بالآخر پسیج ہی گئے اور وہ اس کی اپیل دربارِ خداوندی میں لے پہنچے۔ پوچھا گیا کیوں آئے ہو؟ مؤدبانہ عرض کیا پروردگار! وہ فلمی ہیرو جسے دوزخ کی سزا فرمائی گئی تھی کہہ رہا ہے کہ اس کی کوئی چھوٹی سی نیکی کے

میں جنت عطا کی جائے۔ ایک فرشتے نے عرض کیا پروردگارا! ایک شاعر کو تو نے اس لیے جنت عطا فرمائی تھی۔ کہ اس نے اپنے محبوب کے رخسارِ حسیں کے کالے تل کی تعریف میں کہا تھا ے

مدّاحِ خالِ روئے بُتاں ہوں مجھے خدا
بخشے تو کیا عجب، کہ وہ نکتہ نواز ہے

ندائے غیبی آئی، فرشتو! بالکل درست ہے تمہارا استدلال! ہمیں بھی برابر یاد ہے جاؤ اسے بھی یہ خردہ سُناؤ کہ ہم نے اس فلمی ہیرو کے سارے گناہ اس لیے معاف کیے کہ ایکبار مقدر کے اس سکندر نے ایک ڈائیلاگ میں میری حاکمیت کا اقرار کرتے ہوئے کہا تھا کہ اگر اللہ چاہے تو سوئی کی نتھنی سے ہتھنی گذر سکتی ہے ہمیں اس کا یہ اقرارِ حق پسند آیا اب اس کے لیے فردوسِ بریں کے دروازے وا کیے جائیں۔ فرشتے جلدی جلدی اس کے پاس آئے اور خوشخبری سُنائی کہ تمہیں اللہ تبارک و تعالیٰ نے جنتی بنا دیا ہے۔ مبارکباد! اسے پھر بصد عزّو احترام جنّت میں داخل کر دیا اس نے فرشتوں کا شکریہ ادا کیا اور اللہ تعالےٰ کی مہربانی پر بھی سجدۂ شکر ادا کیا۔ دن بڑے آرام سے گزر رہے تھے جنّت کی تمام نعمتیں اسے حاصل تھیں جَنّٰتُ عَدْنٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ کی قدوسی فضا اور کبریائی پُرسکون ماحول میں وہ حددرجہ مسرور تھا۔ ایک دن اچانک خلافِ توقع کیا ہوا اُسے جنّت کی ایک کھڑکی کے پاس مرزا نوشہ اسد اللہ خاں غالب اپنی شانِ کج کلاہی کے ساتھ نظر آئے۔ وہ آہستہ آہستہ ان کے قریب پہنچا اس نے دیکھا ماشاءاللہ ہاتھ میں جنبش بھی ہے آنکھوں میں بھی دم ہے۔ جامِ کوثر سے شغل فرما رہے ہیں اور وہ فرما رہے ہیں ے

ہم کو معلوم ہے جنّت کی حقیقت لیکن
دل کے بہلانے کو غالب یہ خیال اچھا ہے

ہمارا فلمی ہیرو یہ سُن کر جھوم اٹھا جیسے اس پر وجد طاری ہوا ہو اس نے بے ساختہ داد دی۔ واہ، واہ مرزا!! کیا خوب! سبحان اللہ سبحان اللہ واقعی جی خوش ہو گیا۔ جنّت کی حقیقت کسی مختصر مگر جامع انداز میں بیان فرمائی ہے۔ غالب نے عالمِ استغراق سے آنکھیں کھولیں ایک عرصے بعد کوئی مدّاح ملا تھا بہت مسرور تھے بیٹا کون ہو، کس دیار کے رہنے والے ہو؟ ہیرو کو غالب کا اندازِ تخاطب پیارا لگا بولا مرزا نوشہ ویسے ایک مدّت تک عروس البلاد بمبئی کے گلیوں کی خاک چھانتا رہا ہوں مگر ہوں اسی اجڑے دیار کا رہنے والا جو شہر عالم میں انتخاب ہے یعنی دہلی میرا مولد و مسکن تھا۔ دہلی کا نام سن کر غالب کی آنکھیں ڈبڈبا آئیں۔ ایک گہری سانس لی اور فرمایا بھئی! یہ نگری کئی بار بسی اور کئی بار اُجڑی۔ ہماری کئی یادیں اس تاریخی شہر سے وابستہ ہیں۔ سناؤ بھائی سناؤ ہماری دلّی کا کیا احوال ہے! فلمی ہیرو نے بھی ایک گہری سانس لی اور پھر گویا ہوا حضور! جہاں آپ نے عمرِ عزیز کا بہترین حصّہ کھویا ہے وہ شہر حسیں اب عجیب کرشمۂ روزگار ہے۔ یوں تو بظاہر جمہوری دور کا شاہکار ہے لیکن ایسا لگتا ہے کہ سارا شہر اسکینڈل میں گرفتار ہے۔ غالب نے پوچھا میاں! یہ اسکینڈل کیا کہا تم نے؟ کیا ہوتا ہے؟ ہیرو بولا۔ یہ امیروں کبیروں کا کھیل ہے اب میں کیا بتاؤں! چاچا! شیئر مارکٹ میں گھپلے بازی ہو تو اسے 'اسکینڈل' کہتے ہیں۔ اس گھپلے کو مٹانے کے لیے رشوت لی جائے یا دی جائے اسے بھی 'اسکینڈل'

کہتے ہیں اور یہ فہرست مرزا! یوں سمجھئے بس زلفِ محبوب کی مانند دراز ہے۔ غالب نے کان پر ہاتھ رکھے اور بیزار ہو کر کہا۔ بس۔ بس میاں! رہنے دو، شاید زمانہ بدل گیا ہے ایسے الفاظ تو آج پہلے سننے میں آ رہے ہیں رہنے دو یہ دلّی والوں کا قصّہ۔ خواہ مخواہ جنّت کی فضا خراب نہ کرو۔ ہیرو نے کہا میں تو چپ ہی تھا آپ نے سب کچھ اگلوا لیا۔ غالب نے پوچھا بمبئی میں مسلمان کس حال میں ہیں؟ ہیرو بھی اب کچھ چڑ سا گیا تھا بولا، اجی مرزا! تم بھی عجیب ہو چپ بیٹھنے کو بھی کہتے ہو اور پھر سوال بھی کرتے ہو تمہیں بتاؤ یہ اندازِ گفتگو کیا ہے مرزا بولے دہلی کا عاشق ہوں پیارے! لیکن وہاں کا احوال سُن کر دل دکھا، اس لئے چپ رہنے کو کہا ــــ سمجھے؟ ہیرو غالب کے بات کی گہرائی تک پہنچا۔ مسکرایا اور بولا، مرزا صاحب مسلمان بحمداللہ اب تک آپ کی دُعا کی بدولت زندہ ہیں، سلامت ہیں مگر آپ ہی کا ایک شعر ان بے چاروں کے حسبِ حال ہے وہ جو آپ نے کہا تھا۔

چپک رہا ہے بدن پر لہو سے پیراہن
ہماری جیب کو اب حاجتِ رفو کیا ہے

لیکن مرزا اچھا موقع ہے ڈرتا ہوں وضاحت چاہوں یا نہ چاہوں آپ ٹھہرے تنک مزاج مغل بچے کہیں غصہ آ گیا تو میری خیر نہیں! مرزا مسکرائے اور کہا "نارسائی سے دم رُکے تو رُکے، میں کسی سے خفا نہیں ہوتا کون سے شعر کی بات کر رہے ہو مجھے بتاؤ!" ہیرو نے کہا مرزا وہی شعر جس میں آپ نے بیساختگی سے کہا ہے۔ جس میں لاکھوں برس کی حوریں ہوں

ایسی جنت کو کیا کرے کوئی

غالب نے ایک زوردار قہقہہ لگایا پھر یکلخت چپ ہو گئے کہنے لگے میں جنّت کے آداب بھول گیا تھا جنت میں جنتیوں کی مانند رہنا ہے خیر اب تم وضاحت طلب ہو تو سنو، یہ شاعری ہے، ہم کہیں اور سنا کرے کوئی۔ کسی بات کو بہ اندازِ دیگر کہنے سے ہی شعر بنتا ہے مجھے خبر ہے کہ جنّت میں سبھی نوعمر ہوں گے میرا بھی حلیہ بدلنے والا تھا لیکن معاملہ کچھ اور دیر کے لئے التوا میں پڑا ہوا ہے کہ غالبِ خستہ کو ذرا یوں ہی رہنے دو ویسے میرے لئے دوزخ ہی تجویز ہوئی تھی بادہ خواری کی وجہ بڑا نام تھا نا؟ اتنے میں میں نے برجستہ اپنا ایک شعر سنا ڈالا ؎

ہم موحّد ہیں ہمارا کیش ہے ترکِ رسوم
ملتیں جب مٹ گئیں اجزائے ایماں ہو گئیں

یہ شعر سننا تھا کہ اپنے مخصوص دس فیصدی کے ریزرو کوٹے سے بارگاہ ایزدی سے ایک جنّت کی سیٹ میرے لئے فوراً الاٹ ہوئی اور اللہ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ ہم جنّتی قرار دیئے گئے۔ ہیرو بولا بڑی عجیب بات ہے ہم بھی اسی ٹین پرسینٹ ریزرو کوٹے کی سیٹ حاصل کر سکے اور یہاں موجود ہیں ورنہ ہم بھی بارہ کے بھاؤ میں دوزخ ہی میں جانے والے تھے لیکن مرزا تمہارے پاس جو کھڑکی ہے اس میں سے اس طرف کیا دکھائی دے رہا ہے؟ غالب نے ہیرو کو اپنے پاس بلایا اور کہا بیٹا! دیکھو وہاں کیا کچھ ہے یہاں جنّتی سب کہتے ہیں وہ دوزخ ہی کا ایک گوشہ ہے۔ ہم کو وہاں مگر جانے کی اب کوئی خواہش نہیں معتقدِ میرؔ جو ٹھہرے! کسی دیوار کے سائے تلے بیٹھے رہنے سے انسان مشقت سے بچ جاتا ہے۔ ہیرو کھڑکی کے پاس آ کر باہر جھانکنے لگا تو پہلے اسے اپنی آنکھوں پر یقین ہی نہیں آ رہا تھا۔ وہاں کچھ اور ہی منظر تھا اس کے

بیشتر ساتھی ہیرو اور ہیروئنیں سب بڑے مزے سے رقص فرما تھے ماحول بڑا رنگین تھا۔ جام لنڈھائے جا رہے تھے۔ ریکارڈنگ ہو رہی تھی۔

آئے کچھ ابر کچھ شراب آئے
اس کے بعد آئے جو عذاب آئے

ہیرو کو یہ ماحول اچھا لگا بولا مرزا چلو یوں کرتے ہیں کہ ہم دونوں بھی وہاں چلے چلتے ہیں۔ فرشتوں کو بہلا پھسلا کر ٹرانسفر آرڈر منگوا لیتے ہیں۔ مرزا بولے بہلانا، پھسلانا، گڑگڑانا ہیرو لوگوں کو زیب دیتا ہے لیکن یہ روش ہم شاعروں کے اصول کے خلاف ہے تم کو ہمارا شعر تو یاد ہوگا۔

ہم پکاریں اور کھلے یوں کون جائے
یار کا دروازہ پائیں گر کھلا

لیکن میاں، تم بھی مت جاؤ جنّت سے بڑھ کر اور نعمت کیا ہو سکتی ہے؟ قدرت کے سربستہ رازوں کو کھنگالنا انسان کے بس کی بات نہیں ع

ہیں کواکب کچھ نظر آتے ہیں کچھ
دیتے ہیں دھوکا یہ بازی گر کھلا

فلمی ہیرو نے غالب کو خدا حافظ کہا اور پھر فرشتوں سے رابطہ جوڑا فرشتوں نے پوچھا "بھئی اب کیا آفت آن پڑی؟" اس نے کہا، "میں دوزخ میں جانا چاہتا ہوں" فرشتے بولے کیوں؟ وہ بولا 'بس یوں ہی'!! فرشتے سمجھ گئے کہ یہ آدم زاد جنّت میں شجرِ ممنوعہ پر ریجھ گیا ہے ایک فرشتے نے کہا اے ہیرو تمہارا مطالبہ کفرانِ نعمت کہلائے گا یہیں رہو یہ بہتر مقام ہے وہ دیکھو مرزا غالب جیسا نامور شاعر جسے دس فی صدی کے کوٹے کی سیٹ الاٹ ہوئی تھی کیسا عیش کوٹتے

خوش ہے! وہ بھی کھڑکی کے باہر تانک جھانک تو کرتا ہے لیکن وہاں جانے کا اس کا قطعی ارادہ نہیں آخر کچھ تو بات ہوگی۔ تم بہتر ہے ہوش میں آجاؤ کہو کیا خیال ہے؟ وہ نہایت بے قرار تھا۔ کوئی بات اس کی سمجھ میں نہیں آرہی تھی گویم مشکل وگرنہ گویم مشکل! بالآخر اس نے کہا فرشتو! بس اب ایک بار آخری تکلیف کے لئے برداشت کر لو کسی طرح میری ایک مکرّر درخواست بارگاہِ الٰہی میں پیش کر دو اور میرے لئے دوزخ کا پروانہ لے آؤ۔ فرشتوں نے کہا دوزخ میں جانا کون سی بڑی بات ہے وہاں تو ریوڑی کا پھیر ہے ٹکے سیر بھاجی ٹکے سیر خاجہ! یوں گئے اور یوں آئے! یہ تمہارا کام چٹکی بجاتے ہی ہو جائے گا اتنا سمجھانے بجھانے پر بھی اس کا بس ایک ہی ڈائیلاگ وہ ہر بات پر دہرا رہا تھا "مجھے دوزخ میں جانا ہے" فرشتے سمجھ گئے کہ یہ اب جلدی میں دھوکا کھانے والا ہے لیکن فطرت سے مجبور ہے! فرشتے دربارِ ایزدی میں پہنچے تو ندا آئی! ہمیں پتہ تھا پہلے ہی کہ یہ شخص جنّت میں ٹک نہ سکے گا کُلُّ شَیْءٍ یَرْجِعُ اِلیٰ اَصْلِہٖ کا یہ بہترین نمونہ ہے۔ جاؤ اب ہماری طرف سے اسے اس کے مقامِ اصلی پر پہنچنے کے لئے کوئی رکاوٹ نہیں۔ فرشتے بے چارے حکمِ الٰہی کے تابعدار واپس آکر اسے اطلاع دے ڈالی کہ چلئے حضور دوزخ آپ کا بے چینی سے انتظار کر رہی ہے۔ وہ بہت خوش تھا بچھڑے ہوئے دوستوں سے ملنے کا وقت قریب آگیا تھا جوں ہی وہ دوزخ میں ڈال دیا گیا وہاں الگ ہی ماحول تھا۔ نارِ جہنم دہکائی جا رہی تھی کہیں حمیم اور غساق گھوٹا جا رہا تھا۔ یہ منظر دیکھ کر وہ گھبرایا اس نے کانپتی ہوئی آواز میں فرشتوں سے

کھیل

نارائن کوٹھیکر

مراٹھی سے ترجمہ : وقار قادری

مراٹھی زبان کے دلت ادب سے ایک نظم ۔

"تمہیں کونسا کھیل آتا ہے بچے"؟
(وزیر نے بچے سے پوچھا)
"میں دوڑ لگا سکتا ہوں"
(بچہ بولا)
بچے کے اس جواب پر
وزیر محترم کا ردِّ عمل معلوم نہ ہو سکا
کیونکہ اخبار میں
صرف یہ خبر چھپی تھی کہ
دلت بستی میں
"منتری مہودے" نے
دورہ کر کے
بچوں سے گھل مل کر باتیں کیں
خبر کے سنگ
تصویر بھی چھپتی تھی"

میں دوڑ لگا سکتا ہوں
مجھے دوڑنا آتا ہے
بچہ دوڑ رہا ہے
دوڑنا اس کے خون میں شامل
دوڑنا اس کا مستقبل
اس کا دادا
دادے کا دادا
پردادا
سارے دوڑ لگاتے تھے
اپنے نوالوں کی خاطر
اپنی خاطر
باپ بھی اس کا
گاؤں کے مکھیا
اور پولس سے بچتا
جنگل جنگل دوڑا تھا
ماں بھی
گوری اور کالی نظروں سے بچتی
اپنا آپ بچاتی
دوڑ رہی ہے
انگلی تھامے
ساتھ میں بچہ دوڑ رہا ہے
دوڑنا ان کے خون میں شامل
دوڑنا ان کا مستقبل

حضرت امام شافعی کے شاگرد حضرت امام بخاری کے استاد

حضرت امام احمد ابن حنبل

حضرت امام ابن حنبل ۱۶۴ھ بغداد میں پیدا ہوئے اور وہیں تعلیم حاصل کی بچپن میں قرآن شریف حفظ کیا آپ کے اساتذہ میں امام شافعی رحمتہ اللہ علیہ جیسے بلند پایہ علمائے دین شامل ہیں۔ اس کے سوا آپ نے احادیث جمع کرنے کیلئے کوفہ، مکہ معظمہ، مدینہ منورہ، یمن، اور بصرہ کا سفر کیا۔ حدیث پاک میں آپ نے بڑا کمال حاصل کیا اور امام الحدیث کہلائے آپ قرآن و حدیث دونوں کا گہرا علم رکھتے تھے۔ آپ نے سولہ سال کی عمر میں اپنی مشہور کتاب "مسند احمد" تالیف کا کام شروع کر دیا تھا اور زندگی کے آخر ایام تک اس کام میں مشغول رہے۔ آپ نے ساری زندگی نہایت تنگی سے گذاری وہ سوکھی روٹی کا ٹکڑا سرکہ میں بھگو کر یا نمک سے کھاتے اور دین کا علم حاصل کرتے تھے۔

آپ نے اپنی کتاب "مسند" میں اتنی حدیثیں جمع کی ہیں کہ اس وقت کسی نے اتنی حدیثیں جمع نہیں کی تھیں خود ان کا قول ہے کہ "میں نے ساڑھے سات لاکھ حدیثوں میں سے منتخب کرکے یہ حدیثیں جمع کی ہیں" اس کتاب میں تیس ہزار سے زیادہ احادیث نقل کی گئی ہیں۔ اس کے علاوہ امام احمد ابن حنبل کی اور بھی بہت سی کتابیں ہیں۔ مثلاً رسالہ صلوٰۃ، کتاب الذہد، کتاب فضائل ابوبکر، کتاب فضائل حسنین، کتاب الاشربہ، کتاب ناسخ و منسوخ کتاب التاریخ وغیرہ۔

امام احمد ابن حنبل کی سیرت

آپ ایک گوشہ نشین بزرگ تھے۔ بہت ہی صابر نیک اور پرہیزگار تھے۔ اکثر روزہ سے رہتے تھے سادہ زندگی گذارتے جو کچھ آتا خیرات کردیتے مشہور زمانہ استاد بھی تھے۔ آپ کا حلقۂ درس بہت وسیع تھا خود امام بخاریؒ کا شمار آپ کے شاگردوں میں ہوتا ہے۔ آپکی مقبولیت اور عظمت کا یہ حال تھا کہ ۲۴۱ھ میں جب آپ کا انتقال ہوا تو سارا شہر امنڈ آیا کسی کے جنازے پر خلقت کا ایسا ہجوم اس سے پہلے دیکھنے میں نہیں آیا نماز جنازہ پڑھنے والوں کی تعداد اندازہ یہ ہے کہ آٹھ لاکھ مرد اور ۶۰ ہزار عورتوں نے نماز جنازہ میں شرکت کی۔ ★★

غزلیں

عبدالحق صابر برنیردی۔ پانگولی۔

دل کو لبھا سکے جو وہ منظر نہیں رہا
ہنستا ہوا یہاں پہ کوئی گھر نہیں رہا

شیطانیت کا ناچ وہاں در بہ در رہا
کیونکہ خدا کا دل میں کوئی ڈر نہیں رہا

اعلانیہ وہ قتل بھی کرتا رہا مگر
الزام قتل اس کے کبھی سر نہیں رہا

زیر زمین کر دیئے راہوں کے سارے سنگ
سانپوں کو مارنے بھی تو پتھر نہیں رہا

تہذیبِ نو کی دین ہے تعلیم کا اثر
آنچل حیا کا ڈالے جو وہ سر نہیں رہا

اس سے بھلا وفا کی کیا امید ہم رکھیں
جس میں خلوص کا کوئی جوہر نہیں رہا

اس قوم کو خدا کے حوالے کر دو صابر
جس قوم میں سچا کوئی رہبر نہیں رہا

مومن جان عالم رہبر۔ بھیونڈی

وہ عہد ہے کہ وعدہ وفا بھی نہ ہو سکے
حق آدمی کا ہم سے ادا بھی نہ ہو سکے

وہ جن سے ہم نے رسم رفاقت نہ کی ادا
یہ کیا کہ ان کے حق میں دعا بھی نہ ہو سکے!

افسوس جو خدائی کے تھے دعوے دار وہ
بندے بھی رہ نہ پائے خدا بھی نہ ہو سکے

یہ ہے کمال پست، جنہیں موت آ گئی
مر بھی گئے وہ اور فنا بھی نہ ہو سکے

پانی میں رہ کے تلوے نہ بھیگیں، محال ہے
پھر آدمی! اور اس سے خطا بھی نہ ہو سکے

ہر گام ان کی یاد مری ہمسفر رہی
وہ یوں جدا ہوئے کہ جدا بھی نہ ہو سکے

ہر موڑ راہ زیست کا رہبر ہے سنگ میل
کیا حادثہ جو راہ نما بھی نہ ہو سکے!

نعیم الدین نعیم ۔ مردڈ مجیرہ

تم لاکھ چھپا رکھنا پھولوں کو کتابوں میں
روکے سے نہیں رکتی خوشبو تو حجابوں میں

موجوں کے تھپیڑوں میں مستو جو لذت ہے
ڈھونڈھے سے نہیں ملتی لذت وہ کنارں میں

جلوہ تو دکھا دے تو اے شمع وفا اپنا
دیدار کی حسرت ہے پروانے کی آنکھوں میں

یوں دن تو گزرتے ہیں ہنگامۂ دنیا میں
ڈستی ہیں تیری یادیں سنسان سی راتوں میں

ایام کی گردش کا کیسا یہ کرشمہ ہے
تاثیر نہیں کوئی مظلوموں کی آہوں میں

رب کی جو رضا چاہو تو یار نعیم اپنی
مصروف زباں رکھنا مسنون دعاؤں میں

عارف احمد جی

کتنے سادہ کتنے بھولے کتنے ہیں دیوانے لوگ
پھونس کا تنکہ پاس نہیں اور چلے ہیں چھاؤنی چھانے لوگ

شرح تمنا اپنی ہی تھی یا روداد زمانے کی
ہم نے اپنا حال سنایا اور لگے شرمانے لوگ

جب بھی وفا کی بات چلا لی اپنوں ہی کا ذکر آیا
راہ میں کانٹے بونے والے ہیں جانے پہچانے لوگ

مرنے والے زندہ تھے تو دنیا ان سے تھی بیزار
اور مرے ہی شہر خموشاں تک آئے پہنچانے لوگ

اس نے جب بھی چاہا ہم کو خوب ذلیل و خوار کیا
ہم نے زباں جب کھولنی چاہی آ پہنچے سمجھانے لوگ

چڑھتا سورج پوجنے والے زندہ ہیں اور زندہ رہیں
وقت نے ساتھ دیا تھوڑا سا اور لگے اپنانے لوگ

عارف ہم نے توبہ کر لی پینے اور پلانے سے
لیکن ہاتھ میں ساغر لیکر آتے ہیں بہکانے لوگ

خط کے جواب میں

نقش کوکن ٹیلینٹ فورم جس کا مخفف N.K.T.F ہے کا خط پاکر سوپارہ ضلع تھانہ کی معروف شخصیت اور علم دوست ہستی جناب صغیر احمد ڈانگے نے جو جواب لکھا ہے اس کا اقتباس ہدیۂ قارئین ہے اس لئے کہ اس میں کچھ ایسے نکات ہیں جو تعلیمی میدان میں کام کرنے والے افراد اور انجمنوں کیلئے بھی مشعلِ راہ ہیں۔

ادارہ

آپ کا خط موصول ہوا۔ آپ نے N.K.T.F کے پروگرام میں ضلع تھانہ والوں کی جانب سے عدم تعاون کا ذکر کیا ہے۔ اس میں بھی کسی حد تک متفق ہوں مگر اس میں ہماری جانب سے بھی کچھ کوتاہی ہوتی ہے۔ لہٰذا میرے مشورے درج ذیل ہیں۔

آپ حضرات اردو اسکولوں کو ہی مدعو کرتے ہیں سوپارہ میں زکریا اسکول کو امسال بھی آپ کا دعوت نامہ نہیں ملا گرچہ کہ وہ انگلش میڈیم اسکول ہے مگر پہلی جماعت سے ہی الحمدللہ ٹرسٹ کے انتظامیہ نے اسکول میں اردو تعلیم شروع کی ہے۔ دینیات کے لئے عالمہ کا تقرر کیا گیا ہے۔ ہر سال ایک پروگرام ہمارے اسکول میں دینیات کا ہوتا ہے جہاں طلباء تلاوت، دعائیں اور نماز کا عملی مظاہرہ کرتے ہیں۔ نمازِ جنازہ بھی دیکھ کر سکتے ہیں شاید ہی کوئی انگلش میڈیم اسکول اس طرح عربی، دینیات اور اردو کی تعلیم پر دھیان دیتا ہوگا بیشتر طلباء کو الحمدللہ سبھی دعائیں یاد ہیں۔ نماز کے لئے مانیٹر طے ہیں جو بچوں کو حاضری لگاتے ہیں۔ ہر اسلامی تہوار (بڑے دنوں) کو اسکول بند رہتا ہے اور اسی دن کی اہمیت بچوں کو سمجھائی جاتی ہے۔

ایک ہوتا ہے صرف اردو پڑھانا اور ایک ہے بچوں کی زندگی میں دین کا عمل لانے کے لئے محنت کرنا ان کا دینی ذہن بنانا اگر دین ان کے زندگی میں آئے تو انگلش میڈیم سے ان کی دنیا سنور جائے گی اور ہماری ان کوششوں سے انہیں آخرت کا سرمایہ حاصل ہوگا۔

یہ سب لکھنے سے ہماری اسکول یا انتظامیہ کی تعریف کرنا مقصود نہیں ہے بلکہ میں چاہتا ہوں کہ جو ہمارے مسلم بھائی تعلیمی میدان میں کام کر رہے ہیں چاہے اردو اسکول ہوں یا انگریزی دینی تعلیم کا ضرور خیال رکھیں۔ اکثر مسلمان بچے انگریزی میڈیم کے اسکولوں میں تعلیم حاصل کرنے جاتے ہیں جہاں غیر مسلم ادارے انہیں اپنے دین کی تعلیم دیتے ہیں وہ عیسائی اسکولوں میں ان کے طور طریقے مراٹھی کے اسکولوں میں ہندوؤں کے رسم و رواج اپناتے اور دینِ اسلام سے دور ہو جاتے ہیں۔ نتیجہ یہ سامنے آیا کہ ہماری بستی کے قریب ایک لڑکا عیسائی بن گیا اور اب بمبئی میں کالج میں پڑھنے والی کئی طالبات نے دینِ اسلام کو چھوڑ کر غیروں سے شادیاں کیں ــــ اس کا ذمہ دار کون ہے۔ میرا مشورہ ہے کہ ضلع تھانہ والے N.K.T.F میں دلچسپی لیں۔

ذیل میں چند حضرات کے نام لکھتا ہوں ان سے رابطہ قائم کیجئے انشاءاللہ آپ کو بھرپور ساتھ ملے گا۔

صغیر احمد ڈانگے
نالا سوپارہ

ایس ایس سی کے بعد کیا؟

★ شکیل احمد کڈو ★
کیریئر ماسٹر انجمن اسلام ایگری
ہائی اسکول ۔ مروڈ

ایس ایس سی کے بعد کیا کیا جائے؟ اس کا منصوبہ بہت ہی کم طلباء و سرپرستوں کے ذہن میں ہوتا ہے۔ ایس ایس سی کا امتحان پاس کرنا ابھی کے علاوہ (کوئی واضح منصوبہ (مستقبل کی زندگی کا) ان کے ذہن میں نہیں ہوتا۔ جس کی وجہ سے اکثر طلباء ایس ایس سی میں اچھے نمبرات حاصل کرنے کے باوجود مستقبل میں خاطر خواہ کامیابی حاصل نہیں کر پاتے۔ اور بعد میں اپنے آپ کو کوستے رہتے ہیں کہ کاش مجھے صحیح رہنمائی ملتی تو اعلیٰ تعلیم حاصل کرتا اور کسی اعلیٰ عہدے پر فائز ہوتا۔ مگر بعد کا یہ سوچنا اور پچھتانا فضول ہے۔

چونکہ اسکول میں بچوں کو ایس ایس سی کے بعد کیا کیا جائے، کس تعلیمی شعبہ میں داخلہ لیا جائے یا کونسی تکنیکی تعلیم حاصل کی جائے۔ یہ رہنمائی نہ ملنے کی وجہ سے انہیں اپنے مستقبل کا فیصلہ کرنے میں دشواری پیش آتی ہے۔ دوسروں کی دیکھا دیکھی کسی بھی شعبہ میں داخلہ لے لیتے ہیں اور اس طرح بھیڑ چال میں شامل ہو غیر متعین سمت کی طرف نکل جاتے ہیں۔ اور بعض اوقات خاردار جھاڑیوں میں الجھ جاتے ہیں۔ اور منزلِ

نقشے کو کوسے

مقصود پر نہیں پہنچ پاتے۔

کوئی بھی کام منصوبہ بند طریقے سے کیا جائے تو اس میں نمایاں کامیابی حاصل ہوتی ہے۔ بچوں کو اپنے مستقبل کی منصوبہ بندی کی تعلیم اسکول میں نہ ملنے سے اور والدین کی ناآشنائی کے سبب مستقبل کا کوئی منصوبہ طلباء اور والدین نہیں بنا پاتے۔ اس کے لئے بچوں اور والدین کو رہنمائی کی ضرورت ہوتی ہیں۔ لہٰذا مستقبل کی صحیح بندی کے لئے طلباء و سرپرست ماہرین ووکیشنل گائیڈنس سے رابطہ قائم کر کے صحیح رہنمائی حاصل کر سکتے ہیں۔ یا اس سے متعلق جو کتابیں دستیاب ہیں انہیں پڑھ کر معلومات حاصل کی جا سکتی ہیں کہ ایس ایس سی کے بعد کون کون سے سرٹیفکیٹ ڈپلوما اور ڈگری کورسیس ہیں۔ ان کی درس گاہیں کہاں ہیں۔ ان کورسوں کی معیاد کتنی ہے۔ یہ ساری معلومات حاصل کرنے کے بعد طلباء اور والدین کے سامنے مسئلہ ہوتا ہے انتخاب کا، کہ بچے کے لئے کون سا کورس منتخب کیا جائے۔ لہٰذا ماہرین ووکیشنل گائیڈنس نے کورس کے انتخاب کے لئے

کچھ اہم نکات بتائے ہیں ۔ جو درج ذیل ہیں ۔

(۱) ذہانت : مختلف تعلیمی شعبہ جات یا پیشوں میں مختلف ذہانت درکار ہوتی ہے (i) ادنیٰ ذہانت (ii) اوسط ذہانت (iii) اعلیٰ ذہانت ۔ ذہانت کا پتہ لگانے کے لئے ۱۰۵ ٹیسٹ ہوتے ہیں ۔ جس سے بچے کی ذہانت کا پتہ لگایا جاسکتا ہے ۔ کچھ پیشوں میں زیادہ ذہانت درکار ہوتی ہے ۔ تو کچھ پیشوں میں کم ۔

(۲) استعداد و قابلیت : بچّے کی استعداد و قابلیت کا اندازہ اس کے ایس ایس سی میں حاصل شدہ نمبروں سے کیا جاسکتا ہے کہ وہ کون سا کورس حاصل کرنے کے قابل ہے ۔

(۳) دلچسپی : عموماً والدین و سرپرست اپنی پسند کے کورس میں بچے کو داخل کرتے ہیں خواہ اس کورس میں بچے کی دلچسپی ہو یا نہ ہو لہٰذا فیصلہ کرنے سے پہلے بچّے کی دلچسپی کس شعبہ میں ہے ۔ پوچھنا نہایت ضروری ہے ۔ جب بچے کی دلچسپی ہوگی تب ہی وہ دلجمعی سے محنت کرے گا ۔ اور نمایاں نمبروں سے کامیابی حاصل کرے گا ۔ دلچسپی نہ ہونے کی صورت میں وہ لاپرواہی برتے گا ۔ اور نتیجہ خاطر خواہ حاصل نہ ہوگا ۔ وہ امتحان میں ناکام بھی ہو سکتا ہے ۔ اگر وہ کامیاب بھی ہو جاتا ہے تو اپنی اگلی زندگی میں اس پیشے سے انصاف نہیں کر پائے گا ۔

(۴) صحت : فوج اور پولیس جیسے محکموں کے لئے صحت مند ہونا ضروری ہے ۔ جب کہ پائیلٹ اور ڈرائیورس کے لئے اچھی بینائی کی ضرورت ہوتی ہے ۔ کچھ پیشوں میں زیادہ محنت درکار ہوتی ہے ، تو کچھ پیشوں میں کم ۔ لہٰذا بچے کی صحت کا خیال رکھتے ہوئے اس کے پیشے کا انتخاب کرنا چاہئے ۔

(۵) مالی حالت : اس نقطہ کا تعلق مکمل طور پر والدین و سرپرستوں سے ہے کہ وہ اپنے بچّے کے تعلیمی اخراجات کہاں تک برداشت کر سکتے ہیں ۔ کچھ کورسیس کم معیاد کے ہوتے ہیں ، کچھ طویل معیاد کے ہوتے ہیں ۔ بالغرض والدین کی مالی حالت خستہ ہے تو ایسی صورت میں والدین طلباء اسکالرشپ سے مالی اعانت حاصل کر سکتے ہیں ۔ اعلیٰ تعلیم کے لئے حکومت کی جانب سے اور دوسرے فلاحی اداروں کی جانب سے طلباء کو اسکالرشپ دیئے جاتے ہیں ۔

مندرجہ بالا رہنما اصول کو مدّنظر رکھتے ہوئے طلباء و والدین ایس ایس سی کے بعد کیا ؟ کا فیصلہ کریں ۔ انشاءاللہ وہ ضرور اپنے نصب العین میں کامیاب ہونگے ۔

———×———

پروفیسر اے۔ اے۔ قاضی

انجم عباسی

(پروفیسر اے، اے، قاضی یکم فروری ۱۹۹۵ء کو ملازمت سے سبکدوش ہوئے لہٰذا ان کی سبکدوشی کے موقعہ پر انجم عباسی کی تصنیف "کوکن کے تجلیات" میں درج مضمون ضروری تلخیص و ترمیم کے ساتھ نذرِ قارئین ہے ـــ ادارہ)

بمبئی یونیورسٹی کی ایک سو اڑتیس [۱۳۸] سالہ تاریخ میں اگر کوئی مسلمان ڈین کے عہدہ پر فائز ہوا ہے تو وہ پروفیسر اے، اے، قاضی ہیں۔ قاضی ہیں۔ قاضی صاحب تین سال تک فیکلٹی آف آرٹس کے ڈین رہے۔ اس دوران موصوف کی مساعیٔ جمیلہ کی بدولت ہی ڈاکٹر عبدالستار دلوی کا کرشن چندر چیئر کیلئے انتخاب ہوا اور صدر شعبۂ اردو بمبئی یونیورسٹی کی حیثیت سے انکا تقرر عمل میں آیا۔ آپ آچرہ ضلع سندھودرگ کے رہنے والے ہیں۔ ماضی میں سرزمین آچرہ نے ایک مایۂ ناز سپوت پیدا کیا تھا جسے دنیا قاضی شہاب الدین کے نام سے جانتی ہے ـــ عوام الناس کی خیر خواہی کا وہ جذبہ جو قاضی شہاب الدین کا وصف امتیازی تھا، پروفیسر اے، اے، قاضی کی سماجی خدمات میں جھلکتا ہے۔ انکا دائرۂ کار وسیع ہے۔

کئی تعلیمی، ثقافتی، معاشی اور سماجی تنظیموں سے وابستہ ہیں۔ کئی اداروں کو خونِ جگر دے کر پروان چڑھایا ہے۔ انکی اہم ترین عوامی خدمت کوکن مرکنٹائل بینک کا قیام ہے۔ انھوں نے ۳، فروری ۱۹۶۹ء کو جناب حسین دلوائی، ڈاکٹر عبدالکریم نائیک، مرحوم جناب ایم۔ ایس دنو۔ مرحوم جناب اسماعیل حکیم صاحب و دیگر رفقائے کار کی اعانت سے رتناگیری کوآپریٹیو کریڈٹ سوسائٹی کی بنیاد رکھی۔ پروفیسر قاضی اور انکے ساتھیوں کی شبانہ روز محنت کی بناپر کوآپریٹیو کریڈٹ سوسائٹی نے جلد ہی رتناگیری مرکنٹائل بینک کا روپ دھارا جو آگے چلکر کوکن مرکنٹائل بینک کے نام سے شاہراہ ترقی پر گامزن ہوا۔ آچرہ ایجوکیشن اینڈ ویلفیئر ایسوسی ایشن کا دفتر ابتدا میں ایک عرصے تک بینک کے آفس کے طور پر استعمال ہوتا رہا کوکن مرکنٹائل بینک کی تاریخ میں بانی کی حیثیت سے پروفیسر اے، اے، قاضی کا نام جلی حرفوں میں لکھا جائیگا

۲۰، جون ۱۹۳۵ء میں بڑی منتوں اور مرادوں کے بعد پیدا ہوئے اسلئے عبداللہ قاضی نے نوزائیدہ کا نام غوث پاکؒ کے اسم گرامی کی نسبت سے عبدالقادر رکھا۔ آج اصل نام سے کم ہی لوگ واقف ہیں۔ جب تک والد حیات تھے، خوشحالی کا دور دورہ تھا۔ انکے اٹھتے ہی کلفتوں اور عسرتوں کا زمانہ شروع ہوا۔

نقش کوکن

انتہائی ناساعد حالات میں بچپن گذرا۔ گاؤں کے اسکول سے مراٹھی میڈیم سے ایس ایس سی پاس کرنے کے بعد قسمت آزمائی کیلئے بمبئی آئے۔ رہنے کو بڑی بہن کی کابک نما کھولی تھی اور سونے کو مصطفیٰ بازار کا تعفن فٹ پاتھ قدم قدم پہ مالی مشکلات سد راہ تھیں مگر وہ ہمت ہارنے والوں میں سے نہ تھے۔ رفتہ رفتہ کمانے اور سیکھنے سکھانے کا سلسلہ چل نکلا۔ بمبئی یونیورسٹی سے سیاسیات میں امتیازی درجے کے ساتھ ایم اے کیا پھر ایل ایل بی پاس کر لیا پر وکالت نہیں کی بلکہ تدریس کے مقدس پیشے کو اپنا لیا اور سینٹ زیویئرس کالج کے شعبۂ سیاسیات سے وابستہ ہو گئے۔ پورے اکتیس سال غنچہ و گل کی آبیاری کے بعد بحیثیت ہیڈ آف دی ڈپارٹمنٹ آف پالیٹکس سبکدوش ہوئے۔ درسیات سے متعلق دو کتابیں انڈین ایڈمنسٹریشن اور لوکل سلف گورنمنٹ ان فرانس تصنیف کیں۔ دونوں ہی کتابیں طلبا برادری میں بے حد مقبول ہیں۔ ایک ربع صدی سے زائد عرصے سے آل انڈیا انسٹی ٹیوٹ آف لوکل سیلف گورنمنٹ سے منسلک ہیں۔

پروفیسر اے، اے قاضی نے نہ صرف پالیٹکس پڑھائی بلکہ عملی میں باندرہ ایسٹ سے بھاری اکثریت سے کونسلر منتخب ہوئے۔ کونسلرشپ کی پانچ سالہ مدت میں لوگوں کو فلاح و بہبود کے اتنے کام انجام دیئے جو انکے پیش روؤں نے پچیس سال کے عرصے میں بھی نہیں کئے تھے۔ نو پاڑہ کھیرواڑی اور بہرام نگر کی گلیوں کا نقشہ ہی بدل دیا۔ کچھ عرصہ جنتا پارٹی کے وائس پریسیڈنٹ بھی رہ چکے ہیں۔ قاضی صاحب کا مزاج، سیاسی نہیں اور چرب زبانی انھیں آتی نہیں اسلئے میدان سیاست میں کوئی معرکہ سر کر نہ سکے جب کہ یاران تیز گام نے منزل کو جا لیا۔

پروفیسر قاضی نے سینٹرل حج کمیٹی میں وزیر اعظم وی پی سنگھ کے نامزد کردہ ممبر کی حیثیت سے ساڑھے تین سال حجاج کرام کی خدمت کا فریضہ ادا کیا۔ حاجیوں کو مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ میں رہائش کی سہولیات بہم پہنچانے کی غرض سے بار بار مقامات مقدسہ کا سفر کیا اور حج کی سعادت بھی حاصل کی۔ انجمن اسلام بمبئی کے پرجوش و فعال ممبران میں آپ کا شمار ہوتا ہے۔ فی الحال آپ بورڈ فار سوشل ورک کے چیئرمن کی حیثیت سے باؤلا یتیم خانہ اور سبحانی ہوسٹل کے نگراں ہیں۔ وطن مالوف آچرہ کے نام آپ کی تمام تر توانائی وقف ہے۔ آچرہ ایجوکیشن اینڈ ویلفیر ایسوسی ایشن بمبئی اور آچرہ گرام وکاس منڈل بمبئی کے بانی صدر نیز مادر درسگاہ نیو انگلش اسکول آچرہ کے صدر ہیں۔ سنہ ۱۹۶۹ء میں قاضی صاحب کو پہلی بار جسٹس آف پیس کے عہدے سے نوازا گیا تھا۔ تب سے تادم تحریر انکا یہ اعزاز بحال ہے۔ فی الوقت وہ اسپیشل ایگزیکیٹو مجسٹریٹ ہیں۔ ادارہ نقش کوکن سے ازلی وابستگی ہے۔ نقش کوکن ٹیلینٹ فورم کا اجرا ان کی ہی تحریک پر سنہ ۱۹۶۴ء میں عمل میں آیا تھا۔

پروفیسر اے، اے، قاضی ایک محنتی اور دیانتدار شخصیت کا نام ہے۔ حق گوئی و بیباکی انکی شناخت ہے زہر ہلاہل کو علی الاعلان زہر کہیں گے۔ ہزار مصلحت درپیش ہو اسے قند و نبات کا نام ہرگز نہ دینگے۔ آج انھیں سماج میں جو مقام حاصل ہے وہ سعی پیہم اور خلوص نیت کی بدولت ہے ـــ

غزلیں

عبدالحمید ابوالفرح خورا مستقل

تجھ سا حسین کہاں لاکھاں میں ہے
تو ایک چاند جیسے راتاں میں ہے

لب پہ تبسم کیا کہیئے جناب
جیسے گلاب کھلے باغاں میں ہے

انداز گفتار ہے دل نشیں
کیسا مزہ تیری باتاں میں ہے

کیوں میں زمانے سے خائف رہوں؟
جب تیرا ہاتھ میرے ہاتھاں میں ہے

تیری گلی کے اسی موڑ پہ ظہور
بس انتظار ملاقاتاں میں ہے

○

شفیق تنویر بلوی

دل مجسم درد آخر نقش فریادی بنا
عزم کامل سے مگر وہ کیسا فولادی بنا

جہد سے ناآشنا ہو وہ مجاہد ہی نہیں
قافلہ سالار رہزن تھا مگر ہادی بنا

انقلاب و فتنۂ دوراں کو جو کہئے مگر
باعث تخریب اس کا ذوق ایجادی بنا

کامرانی کے لئے تقلید کو زینہ سمجھ
اجتہادی جذبہ بھی کیا جوش فولادی بنا؟

پوچھ ساقی سے درونِ میکدہ کی کیفیت
کون سا نعرہ نویدِ جہدِ آزادی بنا

○

عابد کالسوی

وفورِ غم سے بھی ہونٹوں پر میرے آہ نہیں
تباہ حال ہوں حالت میری تباہ نہیں

بشر وہ کون ہے جسکو بشر سے چاہ نہیں
ہو دل میں جذبۂ الفت کوئی گناہ نہیں

ثبوت سینکڑوں ہیں میری بے گناہی کے
یہ اور بات ہے میرا کوئی گواہ نہیں

تو کیا بگاڑے گی اے گردشِ حیات میرا
مٹا دی ہستی محبت میں خوامخواہ نہیں

جہان اور بھی ہیں کچھ میری نگاہوں میں
نظر کی منزل مقصود مہر و ماہ نہیں

بھلائی اوروں کی مجھ سے نہ ہو گی اے عابد
خود اپنے حالِ زبوں پر میری نگاہ نہیں

○

الطیب اعجاز

اے متاعِ کیف دستی تیری آرزو عجب ہے
کبھی راحتوں کے نغمے کبھی خوابِ جاں طلب ہے

یہ زمین یہ علاقے ہیں بٹے ہوئے جو سارے
کہیں ذات اور مذہب تو کہیں حسب نسب ہے

یہ نگاہ کب سے میری ہے عنایتوں پہ تیری
میری زندگی کا حاصل کہاں عارضی طرب ہے

ہے دیارِ فکر میں پھر وہی حرف حرفِ آخر
جیسے سن کے شیخ برہم، کہاں بات بے سبب ہے

نئے گل کھلے ہیں جتنے سبھی خار کی ہیں زد میں
ملے پاس کو جو ساحل وہی جلوۂ طرب ہے

ہے یہ بات اور زاہد کہ سمجھ سکے نہ اطیب
ہاں مگر یہ لفظِ انساں اک ادارۂ ادب ہے

ماحول کا اثر فروغِ تعلیم پر

عبدالمجید سولکر ظہورؔ
مسقط

آجکل نقشِ کوکن میں پرائمری اساتذہ کی تعلیمی قابلیت اور بچوں کے تعلیمی معیار پر لکھا جارہا ہے بعض حضرات کو شکایت ہے کہ پرائمری مدرسوں کا تعلیمی معیار مجموعی سطح سے کافی گر گیا ہے یا گر رہا ہے۔ اب اس معیار کے گرنے کے لئے کون ذمّہ دار ہیں؟ میں اس ضمن میں اپنے خیال کا اظہار کرنا چاہتا ہوں۔ پرائمری مدرسے کن حالات کے شکار ہیں؟ اساتذہ کے سامنے کون سی دشواریاں درپیش ہیں۔ ان کا جائزہ لینے کے لئے گاؤں کے لوگوں نے اس میں دلچسپی لینی چاہیئے۔ آج گاؤں میں کتنے ایسے لوگ ہیں جو اپنے علاقے میں تعلیمی معیار کو بلند کرنے کے لئے سرگرم ہیں؛ تنقید کرنے والے ہر جگہ ملیں گے مگر عملی طور پر خود میدان میں اتر کر دیکھیں تو انھیں خود پتہ چل جائے گا کہ حالات کیا ہیں۔

ایک وہ زمانہ تھا جب استاذ کو عزت و احترام کی نگاہ سے دیکھا جاتا تھا۔ استاد کا درجہ سماج میں سب سے بلند ہوتا ہے اس لئے کہ وہ تعلیم کے زیور سے بچوّں کو آراستہ کرتا ہے اور یہی بچےّ مستقبل میں بڑے بڑے عہدوں پر فائز ہوتے ہیں۔ اگر آج چھوٹے بڑے سبھی استاد کی عزّت کرنا سیکھ جائیں اور انھیں وہ عزّت دیں جن کے وہ حقدار ہیں تو یقیناً اس کا نتیجہ اچھا ہی ہوگا لیکن آج بچوں میں استاد کا کوئی خوف نہیں رہا۔

آج اگر کوئی استاد کسی بچے کو ڈانٹ بھی دیتا ہے تو گھر والے فوراً اسکول میں آدھمکتے ہیں اور بچوں کی موجودگی میں استاد پر اس طرح برس پڑتے ہیں گویا استاد نے کوئی گناہِ عظیم کیا ہو۔ استاد جہاں تعلیمی معیار کو بلند کرنے کے لئے تھوڑی بہت سختی سے کام لیتا ہے وہاں بڑے فوراً ٹانگ اڑا دیتے ہیں اور آناً فاناً بچوں کے دلوں سے تعلیم کا شوق اور استاد کی عزت غائب ہوجاتی ہے اگر تعلیمی معیار کو سدھارنا ہو تو استاد کو پورا اختیار دو کہ وہ اپنے طور طریقے سے بچوں کو تربیت دے استاد بچوں کے دشمن تو نہیں کہ اُنھیں مار ڈالیں۔ ان پر بھی چند پابندیاں ہیں اور وہ اس بات سے بخوبی واقف ہیں۔

تعلیمی معیار کے پست ہونے میں آجکا ماحول بھی ذمّہ دار ہے۔ آج کے بچوّں کو زی ٹی وی (ZEE T.V.) کے ہفتہ وار پروگرام کی پوری لسٹ یاد ہے مگر انھیں دس کی گنتی یا پہاڑے یاد نہیں۔ ایسا کیوں؟ کیا استاد نے انھیں زی۔ ٹی۔ وی کے پروگرام یاد کرنے کہا تھا؟ ہرگز نہیں بلکہ آج ہمارے ہوش و حواس پر ریڈیو ٹی۔ وی کا ایسا بھوت سوار ہوا ہے کہ بچے اس رنگ میں پوری طرح رنگ گئے ہیں۔ اگر آج کسی بچےّ کو فلمی پرچہ حل کرنے کے لئے دیا جائے تو اس میں پورے سو مارکس لیگا۔ اگر اس سے یہ پوچھا جائے کہ

"ارے وہ کالیا کتنے آدمی تھے"، یہ مکالمہ کس فلم کا ہے اور کس نے ادا کیا ہے؟ تو بچے فوراً فلم "شعلے" اور "امجد خان" کا نام لیں گے۔ مگر ان سے کوئی تاریخی واقعہ پوچھا جائے تو اس معاملے میں وہ صفر رہیں گے۔ والدین اور گھر کے لوگ بچوں کو گھر میں پڑھائی کرنے پر زور دیں اور خود بھی تھوڑا وقت نکال کر ان کے ساتھ بیٹھیں تو کیا مجال کہ بچہ کمزور ہو۔ مگر لوگوں کے پاس وقت نہیں ہے بلکہ بعض لوگوں کو جلدی ہوتی ہے کہ کب رات کے آٹھ بجتے ہیں اور کب "انتاکشری" کا پروگرام شروع ہوتا ہے۔ مجھے اچھی طرح یاد ہے کہ ایک گاؤں میں شادی کے موقع پر اتوار کی صبح ۹ بجے دولہے میاں کو ہلدی لگانے کی رسم ہونے والی تھی۔ دولہے میاں تو منڈپ میں موجود تھے مگر گیت گانے والی عورتیں لاپتہ تھیں۔ پتہ چلا کہ اس وقت ٹی۔ وی پر رامائن سیریل چل رہا تھا اور جب تک پروگرام ختم نہیں ہو جاتا دولہے میاں کو انتظار کرنا ہوگا۔ تو جناب یہ ہے بڑوں کا شوق۔ ظاہر ہے کہ بچے بھی اسی رنگ میں رنگ جائیں گے۔

ہاں تو میں بات کر رہا تھا ماحول کی۔ آج گھر میں پڑھائی پر دھیان نہیں دیا جاتا اس لئے بچہ اسکول سے آنے کے بعد یا تو ٹی۔ وی دیکھنے میں مصروف ہو جاتا ہے یا سیر سپاٹے کو نکل جاتا ہے۔ اسلئے کہ اس پر کوئی روک ٹوک نہیں ہے۔ شام کے وقت گاؤں میں اکثر بچے گروپ بنا کر جگہوں جگہوں پر بیٹھے نظر آئیں گے۔ بعض اوقات فقرے کستے ہوئے یا مذاق اڑاتے ہوئے نظر آتے ہیں۔ پچھلے سال میں چھٹی پر انڈیا گیا تھا۔ ایک جگہ کچھ نوجوانوں کو گروپ میں بیٹھے دیکھا۔ میں انکے سامنے سے گذرا اور سلام عرض کیا۔ جواب تو انھوں نے دیا مگر جیسے ہی میں دو قدم آگے نکلا کسی نے فقرہ کسا "آگیا عربستان سے"، تو جناب یہ ہے ہمارا معاشرہ۔ جب یہ کسی کی عزت کرنا نہیں جانتے تو پھر یہ اپنے معیار کو کیسے سدھار سکتے ہیں؟ آج ضرورت ہے ہمارے نوجوانوں میں اچھے اوصاف پیدا کرنے کی۔ لوگوں میں مذہبی رجحان پیدا کرنے کی۔ اب ان کی دیکھا دیکھی بچے سیکھ جاتے ہیں اور اس کا نتیجہ وہی ہوگا جس کا ہم تصوّر کرتے ہیں۔

آجکل پرائمری اساتذہ پہ ٹیوشن کے بارے میں بھی نکتہ چینی کی جا رہی ہے ایک استاد کی انڈیا میں تنخواہ کیا ہوتی ہے؟ اگر وہ بچے کو فرصت کے اوقات میں روزانہ ایک گھنٹہ پڑھاتا بھی ہو تو اس کا صلہ اسے کیا ملتا ہے؟ مہینے کے ۲۵ دن ۲۵ گھنٹے وہ پڑھاتا ہو تو اس کے عوض اُسے شاید ۵۰ روپئے ہی ملتے ہوں گے (دیہاتوں میں ٹیوشن فیس ۵۰ روپئے زیادہ ہوتی) اب پورے مہینے کی محنت کے بعد یہ ۵۰ روپئے اس کی کیا ضرورت پوری کر سکتے ہیں۔ اگر وہ بازار چلا گیا یا گھر میں کسی کو سردی زکام ہوا تو یہ ۵۰ روپئے تو ۵ منٹ میں ختم ہوئے۔ استاد کی بھی اپنی ضروریات ہیں۔ اگر اسے اپنی تنخواہ ناکافی ہوتی ہو اور وہ کام سے تھک کر آنے کے بعد اپنی روزی روٹی چلانے کے لئے مزید محنت کرتا ہو تو اس پر

تنقید نہیں ہونی چاہیئے۔ ویسے دوسرے شعبوں میں بھی تو لوگ اوور ٹائم کرتے ہیں؟ کس لئے؟ زندگی کی گاڑی چلانے کے لئے۔

آجکل پرائمری اساتذہ پر ڈھیر ساری ذمہ داریاں عائد کی جاتی ہیں اور انھیں دن رات مصروف رہنا پڑتا ہے۔ فیملی پلاننگ کے لئے بھی انھیں کیس لانے پڑتے ہیں۔ الیکشن کے دنوں میں بھی انھیں کام دیا جاتا ہے۔ اس طرح ان لوگوں کو تدریس کے علاوہ دیگر کئی کاموں میں مصروف رہنا پڑتا ہے۔

اب آخر میں پرائمری اساتذہ کے لئے چند مفید مشورے دینا چاہتا ہوں۔ بعض اساتذہ جنہوں نے اعلیٰ تعلیم حاصل نہ کی ہو وہ اپنی قابلیت کو بڑھانے کے لئے مختلف علمی ادبی رسالوں کا مطالعہ کریں۔ مطالعے سے نت نئی چیزوں کا علم حاصل ہوتا ہے۔ تدریس کے نت نئے طریقے معلوم ہوتے ہیں۔ تلفظ اور املا کے بارے میں بہت کچھ سیکھا جاسکتا ہے۔ ورکشاپ اور سمینار وغیرہ میں حصّہ لیں اور اپنی معلومات میں اضافہ کریں اور بچوں کا معیار سدھارنے کی جو ممکن ہو کوشش کریں تاکہ پھر کسی کو کہنے کا موقع نہ ملے۔

نقش کوکن

اپنے کسی دوست یا رشتہ دار کو سال بھر بطورِ تحفہ بھجوائیے۔ زرِ تعاون کے ساتھ اپنے دوست یا رشتہ دار کا مکمل پتہ ہمیں ارسال کیجئے۔ ہم نقشِ کوکن آپ کی جانب سے بطورِ تحفہ انہیں ارسال کرتے رہیں گے۔

چھترپتی شیواجی مہاراج

کے اوراقِ زندگی

۳۰، اپریل ۱۶۳۰ء — جنم۔ شیونیری کے مقام پر
۱۷، اپریل ۱۶۴۰ء — شادی۔ قصبہ کھیڑ میں۔
— باپوجی مدگل نرہیکر کے واڑے میں
۹، اکتوبر ۱۶۴۸ء — پرندرا قلعہ پر قبضہ
۱۱، اپریل ۱۶۴۹ء — سمرتھ رامداس سوامی سے ملاقات
۱۵، جنوری ۱۶۵۶ء — جاولی پر قبضہ۔
۶، اپریل ۱۶۵۶ء — رائے گڈھ پر قبضہ
۱۴، مئی ۱۶۵۷ء — سنبھاجی کی پیدائش
۵، مارچ ۱۶۶۶ء — آگرہ روانگی
۱۲، مئی ۱۶۶۶ء — اورنگ زیب کے دربار میں
۱۹، اگست ۱۶۶۶ء — آگرہ سے فرار
۶، جون ۱۶۷۴ء — رائے گڈھ میں تاجپوشی تخت نشینی
۱۸، جون ۱۶۷۴ء — جیجا بائی کی موت
۱۵، مئی ۱۶۷۷ء — جنجی پر قبضہ
۲۳، مئی ۱۶۷۷ء — ویرول کا محاصرہ
۲۶، جون ۱۶۷۷ء — شیر خان لودھی کو شکست
۴، اپریل ۱۶۸۰ء — وفات

عورت

مولوی عبدالمنعم نذیر (لندن)

معاشرت کا اہم ستون ـــــ جو اہل علم و دانش کی توجہ کا محتاج ہے ـ مرد ـ اور ـ عورت ـ کہتے ہیں زندگی کی گاڑی کے دو پہیّے ہیں ـ گاڑی پہلے دو پہیّے کی ہوتی تھی ـــ اسلئے یہ مثال سو فیصد صحیح اور فٹ تھی ـــ اب گاڑی صرف دو پہیوں پر نہیں چلتی ـ کار کے چار پہیّے ہوتے ہیں ـ بڑی گاڑی کو چار سے زیادہ پہیّے لگتے ہیں ـ اور ٹرین کی تو بات ہی اور ہے ـــ ہر بوگی کے اضافہ کے ساتھ پہیّوں کا حساب بڑھتا ہے لہٰذا اسکا صحیح حساب کوئی نہیں بتا سکتا خاصکر جبکہ مال گاڑی ہو چونکہ وہ شیطان کی آنت کی طرح لمبی ہوتی جاتی ہے ـ اسقدر ترقی کے باوجود بیل گاڑیاں تانگے ـ سائیکلیں موجود ہیں اور موٹر بائیک بھی دو پہیّوں کی ہی ہوتی ہے ـ مطلب کہ کم از کم دو پہیّے تو ہونا لازمی ہے ورنہ وہ گاڑی نہیں کہلائیگی ـ کسی زمانہ میں ایک پہیّہ کی سائیکل وجود میں آئی تھی مگر وہ زمانہ نہ رہا ـ اگر کسی نے شوق سے پھر اسے ایجاد کر بھی لی تو اسے سائیکل یا کچھ اور ہی کہیں گے اسکی مثال مجرد مرد یا مجرد عورت کی سی ہے ـ جسطرح کہاوت ہے کہ اکیلا چنا کیا بھاڑ جھونکیگا اسی طرح تنہا مرد اور تنہا عورت زندگی کی گاڑی کیسے چلا سکتے ہیں ؟ اسکی مثال یوں سمجھئے کہ دو یا چار پہیّوں کی گاڑی کا ایک پہیہ کمزور ہو جائے مطلب پنکچر ہو جائے تو گاڑی چلتی نہیں بلکہ گھسٹتی ہے ـ ایسے تنہا مرد اور تنہا عورت زندگی کی گاڑی چلا نہیں سکتے گھسٹتے رہیں یہ اور بات ہے

سچ پوچھئے تو زندگی کی رونق عورت کے دم قدم سے ہے :

قدیم عقلمندوں نے اگر عورت کی بڑی بھونڈی تعریف کی ہے یا اسکی سخت لفظوں میں برائی کی ہے تو اسے نظر انداز کرنا چاہئے ـ ممکن ہے وہ اسکے ڈسے ہوئے ہوں اسلئے اسے ناگن کہتے تھے ـ لہٰذا وہ تو برائی ہی کریں گے ـ ایسے گنے چنے افراد کوئی شمار میں نہیں آتے یہ دیکھئے کہ زیادہ تر لوگ اسے کیا کہتے ہیں ـ کس قدر حسین الفاظ سے اسکی تعریف کرتے ہیں ـ ہر حسین چیز سے اسے تشبیہ دیتے ہیں پھول اور بھونرے کی مثال تو زبان زد خاص و عام ہے اسلئے کہ مرد واقعی بھونرے کی طرح اسکے گرد منڈلاتا ہے ـ عورت اگر حسین ہو تو مرد کی آنکھوں میں ایسا خمار آتا ہے کہ اسکے چشم و ابرو اور بالوں سے لیکر ہر عضو کی نئے نئے الفاظ میں تعریف کرتا ہے تشبیہات کی نئی ڈکشنریاں ایجاد ہوتی ہیں ـ کوئی شاعر نہ ہو پھر شاعر بنجاتا ہے ـ اور شاعروں کے کیا کہنے انکی شاعری عشق اور عورت کے بغیر مکمل نہیں ہوتی ـ عشق اور عورت جیسے شاعری کی بنیاد ہے ـ
کیا جدید اور کیا قدیم تمام شعراء کے دیوان اس سے خالی نہ پائیں گے مطلب کہ یہ کوئی نیا شوق نہیں نہ نئے دور کی دریافت ہے بلکہ قدیم زمانہ سے وراثت میں چلی آئی ہے ـ اور ناولوں افسانوں کے کیا کہنے ـ ادیبوں کی بن آئی ہے اور ڈائجسٹوں کا ریکارڈ قائم ہوا جا رہا ہے ـ لوگ بھی فرصت سے ہیں بڑے شوق سے پڑھتے اور بار بار پڑھتے ہیں ـ

مگر اسی عورت پر کبھی ناقدرا مرد ایسا ظلم ڈھاتا ہے کہ اسکی شخصیت کی مٹی پلید ہو جاتی ہے ـ بالکل ایسے ہی جیسے بچہ کھلونے سے کھیلتے کھیلتے اسے توڑ پھوڑ دے چاہے وہ کتنا ہی قیمتی ہو اسے اسکی قیمت سے کیا لینا دوسرا آجائیگا ـ یا جیسے حسین

اور خوشبودار گلاب کا پھول سونگھتے سونگھتے جب کمھلا جائے تو اسے ہاتھوں مسل دے یا گلی میں اٹھا کر پھینک دے یا جیسے حسین تتلی کے پیچھے بچّہ دوڑتا ہے۔ اُدھر سے اِدھر۔ اِدھر سے اُدھر۔۔ جب وہ ہاتھ لگ جاتی ہے تو کچھ دیر اس سے کھیلتا ہے جی بھر گیا اور اسے مسل دیا۔ اسمیں تتلی کا یا گلاب کے پھول کا یا قیمتی کھلونے کا کیا قصور۔۔؟

آج کچھ ایسا ہی منظر دکھائی دیتا ہے۔ مرد اپنی زندگی کی گاڑی میں عورت کو جوڑنے کیلئے بڑے جوڑ توڑ کرتا ہے۔ رشتہ منظور ہو جائے۔ اسکے لئے کئی پاپڑ بیلتا ہے۔ اس کی اسکی منت سماجت کرتا ہے۔ لڑکی والوں کی مانگیں پوری کرتا ہے۔ اور جب شادی ہوتی ہے کچھ عرصہ کے بعد کسی بہانہ سے تراخ سے طلاق کی گولی چلا دیتا ہے۔

کہیں ایسا ہوتا ہے کہ والدین چاند سی بہو لانا چاہتے ہیں بیٹا راضی نہیں ہوتا۔ ہزار شرطیں لگاتا ہے لڑکی والوں سے اپنی کوئی مانگ منواتا ہے۔ منتوں کے بعد نکاح ہوتا ہے۔ اور چند ماہ و سال کے بعد بندھن ٹوٹ جاتا ہے۔ جیسے چلتے گاڑی کا ٹائر بسٹ ہو گیا ہو۔ اب یہ پتہ نہیں کہ کونسا بسٹ ہو جاتا ہے۔ اگلا یا پچھلا۔ دونوں ایک دوسرے کو الزام دیتے ہیں ممکن ہے دونوں پہلے کمزور رہے ہوں اور کوئی پہلے بسٹ ہو گیا ہو اور الزام دوسرے پر دھر جاتا ہو۔ آج کل یہ کھیل بہت کھیلے جا رہے ہیں۔ اس کھیل کے پس منظر میں لمبی کہانی ہوتی ہے۔ اور اچانک اسکا ڈراپ سین سامنے آ جاتا ہے۔ نکاح پھر طلاق۔ گڑیا کا جیسے کھیل ہو گیا ہے مگر یہ کھیل کتنا مہنگا ہے ایک معمولی تنخواہ دار تو اسکی ہمت نہیں کرتا۔ مگر قسمت ساتھ دیتی ہے تو اسکی بھی شادی ہو جاتی ہے۔ اور جب ہو جاتی ہے تو اسکی گاڑی اچھی چلتی ہے۔ نہیں چلتی تو اسکی جسکے جیب میں چند ٹکے ہوں اور وہ اسے جوا سمجھکر کھیلتا ہے۔ تو نہیں اور سہی۔۔۔ ٹھیک ہے اور سہی۔ مرد دولت کے بل پر دوسری تیسری شادی کریگا مگر اس مظلوم عورت کا کیا ہوگا جسے بڑے ارمانوں کے ساتھ ماں باپ نے پرورش کی اور بڑی امیدوں اور انتظار کے بعد دھوم سے اسکا نکاح کرا دیا۔ اسکے شوہر (داماد صاحب) کو اپنا مجازی بیٹا بنا لیا۔ اور اس سے اتنا اچھا سلوک اور خاطر مدارت کی کہ ان کے حقیقی بیٹوں کو رشک آتا تھا اور اچانک طلاق کی ایک ہی گولی سے اس پاکیزہ۔ اور شیشہ سے زیادہ نازک رشتہ کو چکنا چور کر دیا۔ بلکہ آج کل ایک طلاق پر بس نہیں کرتے بلکہ ایک ہی لمحہ میں اسپر تین طلاقوں کا فائر کھول دیتے ہیں حالانکہ رشتہ منقطع کرنے کیلئے ایک طلاق کافی ہوتی ہے بلکہ احتیاط بھی اسی میں ہے۔ شریعت کا حکم بھی یہی ہے تاکہ اگر دوبارہ اس رشتہ کو جوڑنا چاہیں تو اسکا امکان باقی رہے۔ مگر یہ دور کلاشنکوف اور مشین گنوں کا ہے۔ اور مرد بہت غصّہ ور اور جذباتی ہوتا ہے وہ کسی کے دل کو لگنے والے صدمہ کا ذرہ برابر خیال نہیں کرتا۔ وہ جلدی اور غصہ میں اپنے سر کا بوجھ پٹخ دیتا ہے جیسے تھکا ہوا مزدور منوں بوجھ سر سے اتار دیتا ہے۔ شادی بیاہ میں اتنی عجلت نہیں کرتا جتنا طلاق دینے میں شادی سے پہلے ماں کو بہن کو۔ رشتہ داروں دوستوں سے کہیگا کہ میرے لئے خوبصورت سی دلہن تلاش کرنا۔ جب کسی کی طرف انگلی اٹھائی جاتی ہے تو اسے دیکھنا چاہتا ہے یا کم از کم اسکی تصویر طلب کرتا ہے۔ پھر ایک آدھ کوئی نقص نظر آئے تو رد کرتا ہے۔ مثلاً سب ٹھیک ہے مگر پستہ قد ہے۔ یا آنکھیں پسند نہیں۔ یا موٹی ہے۔ یا۔۔۔ بہت ساری خوبیاں تلاش کرنے کے بعد جسے پسند کرتا ہے اس سے بیاہ کرنے میں جلدی کرتا ہے۔ پھر نہ خاندان کا لحاظ۔ نہ تعلیم کا نہ اخلاق کا۔ اگر لڑکی والے راضی نہ ہوں تو انہیں راضی کرنے کیلئے خوب جتن کرتا ہے۔ اتفاق سے اسکول یا کالج کی کوئی ساتھی لڑکی پسند آئی تو کیا کہنے لڑکی کو راضی کرنے کیلئے اسکی ایکٹینگ اور وعدے۔ سنہرے خواب۔ سبز باغ بس کسی ناول یا فلم کا پورا پارٹ ادا کرتا ہے۔ پھر اسے کیا ہو جاتا ہے؟۔

کس بنا پر اسے ایک لمحہ برداشت نہیں کرتا ؟۔ یہ مرد کا دل ہے کبھی موم کبھی پتھر۔ کسی پر فدا ہوتا ہے تو موم سے زیادہ نرم۔ کسی سے بگڑتا ہے تو پتھر سے زیادہ سخت۔ پھر کوئی دلیل۔ کوئی اصول۔ کوئی نصیحت۔ کسی کی دہائی۔ کسی کی منت کسی کی لجاجت رحم کی بھیک۔ سب بیکار ہو جاتے ہیں۔ نہ خود کچھ سوچنے کیلئے تیار نہ کسی کے سمجھانے پر سمجھنے کیلئے آمادہ۔ نا کہہ دیا نا ؟۔ بس قصہ ختم !۔ لڑکی پر قیامت ٹوٹ پڑتی ہے اسکی آنکھوں کے سامنے اندھیرا چھا جاتا ہے۔ مستقبل کی بھیانک تاریکی کا تصور اسکے دل و دماغ پر ایسا اثر انداز ہوتا ہے کہ اسکے چہرہ کی شادابی کافور ہو جاتی ہے۔ چہرہ ایسا سفید ہو جاتا ہے جیسے سارے جسم کا خون نکالدیا گیا ہو۔ اسے ایسا روگ لگ جاتا ہے جسکا علاج حکیم ڈاکٹر کے پاس نہیں ہوتا۔۔۔۔۔۔ اور والدین پر غم کا پہاڑ گرتا ہے انھیں دوہرا غم ہوتا ہے۔ ایک بیٹی کا رشتہ ٹوٹ جانے کا غم۔ ایک اسکے مستقبل کا غم اسی کے ساتھ اس خیال سے بھی بوجھل ہو جاتے ہیں کہ اتنا عرصہ اسکی پرورش کا بوجھ لادے پھر رہے تھے۔ بیاہ کر بوجھ ہلکا ہو گیا تھا اب دوبارہ اسکا بوجھ اپنے سر پر لادنا پڑ رہا ہے۔ اور دھوم سے کاروائی انجام دی اسپر ہزاروں روپئے خرچ ہوئے۔ کچھ بلکہ بہت کچھ قرض کا بوجھ بھی جو آپڑا تھا اس کا خیال آتے ہی ہلکان ہو جاتے ہیں اور صف ماتم بچھ جاتی ہے۔

آج کل یہ سلسلہ بہت چل پڑا ہے۔ ایسے ایسے واقعات پیش آتے ہیں کہ بس سنکر عقل حیران ہوتی ہے۔ منگنی ہو گئی۔ کچھ دنوں کے بعد ٹوٹ گئی۔ نکاح ہوا اور چند ماہ و سال کے بعد ٹوٹ گیا۔ بلکہ ایسا بھی واقعہ ہوا ہے کہ نکاح کر لیا بیوی کی شکل بھی نہ دیکھی اور طلاق۔ یہ ایک اہم معاشرتی مسئلہ ہے۔ اگر اس پر توجہ نہ دیگئی تو مستقبل میں نہایت بھیانک اور خطرناک حالات کا سامنا کرنا پڑیگا۔ اسکے لئے اہل علم اور دانشور حضرات توجہ دیں اور ان اسباب کو تلاش کریں جنکی وجہ سے یہ صدمات فریقین کے ساتھ معاشرہ کو بھی جھیلنا پڑتے ہیں۔ اسباب دونوں جانب تلاش کرنا چاہیئے۔ قصور ہمیشہ نہ مرد کا ہوتا ہے نہ ہمیشہ لڑکی کا ہوتا ہے۔ ایک تیسرا فریق معاشرہ بھی ہے۔ یہ تکون یہ مثلث یہ زاویہ قائمہ صحیح اور قائم رہے تو مثلث صحیح ہوگا۔

(باقی آئندہ)

اطلاع: جن حضرات کا سالانہ زر تعاون ختم ہو چکا ہے ان کو برابر خطوط ارسال کئے جا رہے ہیں جن حضرات کا سالانہ زر تعاون ختم ہو چکا ہے ان سے گذارش ہے کہ اپنا زر تعاون جلد از جلد ارسال کر کے ادارہ کا تعاون فرمائیں؛

ادارہ

صفحۂ اطفال

ہم نے بچوں کے لئے یا بچوں کے
لکھے ہوئے مضامین کیلئے صفحۂ اطفال شروع کیا ہے۔
اُمید کہ اِس سلسلے کو پسند کیا جائے گا۔ (ادارہ)....

گرمی

کوثر انصاری (بمبئی)

لو آیا گرمی کا مہینہ .:. ہو گیا مشکل اب تو جینا
غیر ہوئی ہر اک کی حالت .:. ہوئے پسینے میں سب لت پت
اُبلے جسم میں گرمی دانے .:. لگے کاٹنے اور کھجانے
کوئی آنگن، لان میں بیٹھے .:. کوئی کُھلے میدان میں بیٹھے
پنکھے بھی دن رات ہیں چلتے .:. ہاتھ میں بھی لے کر ہیں جھلتے
گرما گرم ہوا چلتی ہے .:. تپتی دھوپ میں لو لگتی ہے
تھوپی اُپلے، گوبر، مٹی .:. گھر گھر لگ گئی خس کی ٹٹی
قلفی برف کی کھائے کوئی .:. شربت لیموں کا پئے کوئی
کاٹیں تربوز اور خربوزے .:. کھائیں آم بھی میٹھے میٹھے
پی لو دھوپ اُترتی آئی .:. سونف، پدینے کی ٹھنڈائی
دن ہے بڑا اور رات ہے چھوٹی
بچّو اب سو جاؤ جلدی

نقش کوکن

— ڈاکٹر جاوید حسین یالوجی —

میرے بچّو سنو کہانی
جنگل میں تھی بڑھیا رانی۔
چھوٹی موٹی کالی کالی
رنگت پر اترانے والی
کوئی نہیں تھا اس کے پاس
رہتی تھی ہر آن اداس
اک دن آیا کوئی کہیں سے
بھاگا تھا وہ اپنے گھر سے
بنا رہا بڑھیا کا ساتھی
بڑھیا سمجھی ہے کوئی راہی
رہتے رہتے گذرا زمانہ
بڑھیا نے اس کو بیٹا مانا
بیٹے نے حق اپنا جتایا
گھر سے بے گھر کر کے نکالا
روئی بڑھیا۔ تڑپی بڑھیا
نیکی پر پچھتائی بڑھیا
وقت نے پھر ایسا پھٹکارا
پاگل ہو گیا لڑکا بیچارہ
حرص و ہوس بیکار ہے بچّو
جیتے بھی تو ہار ہے بچّو
تم ایسا ہرگز نہ کرنا
شکر خدا کا ہر دم بھرنا —

رفو

از۔۔۔۔۔ جاوید دروے

دو خبریں

بات کتنی ہی تکلیف دہ یا مایوس کن کیوں نہ ہو، مگر اسے دلچسپ انداز سے کہنے کا فن جاننے والا اکثر اسے خوبصورت بنا دیتا ہے۔

سارے فوجی کئی مہینوں سے محاذِ جنگ پر رہ رہ کر بہت ہلکان ہو گئے تھے۔ ان کی وردیاں چیتھڑے چیتھڑے ہو گئی تھیں ایک روز آفیسر نے آکر کہا، آج میں تم لوگوں کو دو خبریں سنانے جا رہا ہوں۔ ایک اچھی، دوسری بری۔ اچھی خبر یہ ہے کہ تم لوگ اپنی وردیاں تبدیل کر سکو گے۔ سارے فوجی خوشی سے نعرے مارنے لگے۔ ایک فوجی نے پوچھا، سر! دوسری بری خبر کیا ہے؟

آفیسر بولا، دوسری بری خبر یہ ہے کہ ہینری اپنی وردی ڈیوڈ کے ساتھ تبدیل کرے گا، پیٹرولسن کے ساتھ، اسمتھ جان کے ساتھ ولیم فریڈرک کے ساتھ، اور۔۔۔۔۔۔

◎

مرزا غالب کا مکان

شہر دلی میں مرزا غالب کے قیام کا زمانہ قریب پچاس سال رہا ہو گا۔ اس تمام مدّت میں انہوں نے اپنے لئے کوئی ذاتی مکان نہیں خریدا، بلکہ ہمیشہ کرائے کے مکان میں رہا کئے۔ ایک عرصے تک مرزا، میاں کالے صاحب کے مکان میں بغیر کرائے کے رہے تھے۔ جب ایک مکان سے جی اکتا گیا اسے چھوڑ دیا، دوسرا لے لیا۔ مگر قاسم جان کی گلی یا حبش خان کے پھاٹک کے قرب وجوار کے سوا کسی اور محلے میں جا کر نہیں رہے۔ سب سے آخری مکان جس میں ان کا انتقال ہوا حکیم محمود خان مرحوم کے دیوان خانے کے متصل مسجد کے عقب میں تھا جسکی نسبت وہ کہتے ہیں۔

مسجد کے زیر سایہ ایک گھر بنا لیا ہے
یہ بندۂ کمینہ ہمسایۂ خدا ہے !! !

جس طرح مرزا نے رہنے کے لئے مکان نہیں خریدا، اسی طرح مطالعے کے لئے بھی، باوجودیکہ، ساری عمر تصنیف و تالیف میں گذری، کبھی کوئی کتاب نہیں خریدی۔ الا ماشاءاللہ۔ ایک شخص کا پیشہ تھا کہ کتب فروشوں کی دکان سے لوگوں کو کرائے کی کتابیں لا دیا کرتا تھا۔ مرزا صاحب بھی ہمیشہ اسی سے کرائے پر کتابیں منگواتے اور مطالعے کے بعد واپس کرتے تھے

◎

"کارکردگیٔ زن"

جاپان کی مشہور زمانہ "یاماموٹر کمپنی" میں صرف خواتین ہی کو ملازمت دی گئی۔ انتظامیہ اور ورکشاپ، دونوں ہی شعبوں میں، صرف عورتیں ہی کام کرتی تھیں۔ شروع شروع میں یہ خیال اور تردّد، اغلب تھا کہ اس تجربے سے کمپنی کی پیداوار میں کمی ہو گی، اور کمپنی کا معیار برقرار نہیں رہ پائے گا۔ مگر اس تجربے کے پہلے ہی سال میں عورتوں نے عام پیداوار سے پچیس ہزار موٹر سائیکلیں زیادہ تیار کیں اور مطلوبہ معیار بھی برقرار رکھا۔

◎

"نام و نمود"

مانگے کے اجالے سے اپنی سیاہ اور مسخ شدہ شخصیتوں کو زبردستی روشن کرنے کے لئے، یا خیرات کی شہرت اور خریدے ہوئے نام و نمود کے لئے، کیسے کیسے لوگ، بڑی شرمناک حرکتیں اور مجرمانہ بازیاں کرتے رہتے ہیں۔ پر یہ سچ ہے کہ "اندھیرے لاکھ روشن ہوں، اجالا پھر اجالا ہے۔"

انسانی تاریخ ایسی بھی عظیم اور قدآور شخصیتوں کی مثالوں سے بھری پڑی ہے کہ عالمگیر اور ہمہ گیر شہرت ان کی قدم چوما کرتی تھی

اس کے باوجود یہ شہرۂ آفاق ہستیاں اپنے نام و نمود کی خاطر ہمیشہ جد و جہد کرتی رہیں۔ جارج واشنگٹن اپنے نام سے پہلے اونچے القابات بہت پسند کرتے تھے۔ کولمبس نے امیر البحر اور وائسرائے ہند کے لئے درخواست کی تھی۔ ملکہ کیتھرائن، وہ خطوط کھولتی ہی نہیں تھی، جن پر "ملکہ معظمہ" لکھا ہوا نہیں ہوتا تھا۔ مشہور امیر البحر بائرڈ کو قطب شمالی کی مہمات کے لئے۔ کئی کروڑ پتی تاجروں نے اس شرط پر امداد دی، کہ وہاں کے پہاڑوں کے نام، ان کے نام پر رکھے جائینگے۔ مشہور زمانہ ناول نگار وکٹر ہیوگو، پیرس شہر کا نام اپنے نام پر رکھنا چاہتا تھا۔ شکسپیر جیسے عظیم ترین فنکار نے بھی، شاہی نشانِ خصوصی کے حصول کو، اپنی شان و شوکت اور نام و نمود میں اضافے کا موجب سمجھا۔"

O

"سودا" گو اس کے نتائج اکثر ہولناک ہی ہوتے ہیں۔ تب بھی آج ہمارے ملک کے مختلف حصوں میں، شادی اور رشتہ داری کو کاروبار اور سودے بازی ہی سمجھا جاتا ہے۔ شادی شدہ جوڑے کی خوشنودی، گھر کی آسودگی اور دو خاندانوں کے بیچ تعلقات میں بہتر رواداری کے بجائے، یہ خود غرض لوگ تاجرانہ انداز سے اپنے ایک طرفہ مفاد اور منافع ہی کی سوچتے ہیں۔

شوہر نے بیوی سے کہا۔ تم نے لڑکی سے کہہ دیا ہے۔ ناکہ اگر اس نے ہماری مرضی کے خلاف شادی کی تو ہم اسے جائداد سے عاق کر دینگے بیوی نے کہا، لڑکی سے کچھ کہنے کی ضرورت کیا ہے۔ میں نے لڑکے سے یہ بات کہدی اور وہ اسی دن سے غائب ہے۔"

"پادری اپنی ننھی بچی کو کہانی سنا رہا تھا۔ جب کہانی ختم ہوئی تو بچی نے پوچھا پاپا! کیا واقعی یہ کہانی سچی ہے یا آپ وعظ کر رہے تھے۔

O

"منے نے کہا، ابا ہمارے ٹیچر کہتے ہیں کہ ہم دنیا میں دوسروں کی مدد کرنے آئے ہیں۔ باپ نے کہا بیٹے تمہارے ٹیچر ٹھیک ہی کہتے ہیں۔ منے نے کہا، ابا! پھر دوسرے لوگ دنیا میں کس لئے آئے ہیں؟"

O

"وضاحت" مخاطب کی آسانی یا سہولت کے لئے یا اپنی بات کو واضح کرنے کیلئے کچھ لوگ تو وضاحت کرتے ہیں۔ مگر کبھی کبھی وضاحت سے بات آسان ہونے کے بجائے اور بھی مشکل ہو جاتی ہے۔

"چوری کا مقدمہ عدالت میں زیر سماعت تھا۔ بحث کے دوران جج نے ایک گواہ سے پوچھا، تم کس طرح کہہ سکتے ہو کہ اس شخص نے ہی چوری کی ہے؟ گواہ نے برجستہ کہا، جناب میں اس وقت، خود اسکے ساتھ تھا۔"

O

"ایک پولس افسر ایک بڑی ہوٹل کے کاؤنٹر پہ گیا اور پوچھا ٹائلیٹ کس طرف ہے؟ کاؤنٹر پہ کھڑے نوجوان نے کہا بس ذرا آگے چلے جائیں تو دائیں طرف ایک دروازے پر لکھا ہوگا، — "فور جینٹلمین اونلی" مگر آپ اسکی فکر نہ کریں، سیدھے اندر چلے جائیں۔"

O

"طلاق کے مقدمے کے دوران میں جج نے خاوند سے پوچھا تم نے پانچ سال سے اپنی بیوی سے بات کیوں نہیں کی"؟ خاوند نے روتی سی آواز میں کہا، جناب میں قطع کلام کی ہمت کیسے کر سکتا تھا۔"

O

"بیٹے کی درخواست پر باپ نے اسے مکے بازی کے ساتھ خود کی حفاظت کرنے کے سارے گُر سکھا دیئے۔ مشق پوری ہونے کے بعد باپ نے کہا، بیٹے اب تم اپنی اسکول میں کسی بھی لڑکے سے دبے نہیں رہو گے۔

بیٹے نے کہا، پپا، مجھے لڑکوں کا ڈر ہی کب تھا۔ دراصل مجھے ماسٹر صاحب کی طرف سے خطرہ تھا۔"

تم اس مقدس سرزمین کی خدمت کا جذبہ لیکر فوج میں بھر تی ہوئے ہو" لیفٹیننٹ نے کہا درست ہے سر، اس مقدس سرزمین کی خدمت کا جذبہ تو ہم میں بدرجۂ اتم موجود ہے مگر اس کو کھا جانے کا حوصلہ ہم میں نہیں ہے۔"

○

" ایک ایکٹریس کو اپنے ایک پرستار کا خط ملا، جسمیں اس نے ایکٹریس کی خوبصورتی، اسکی اداکاری اور اسکی مقبول فلموں کی تعریف میں زمین آسمان کے قلابے ملا دئے تھے اور اسے دنیا کی سب سے بہترین اور سب سے کامیاب ایکٹریس لکھدیا تھا۔ خط پڑھتے پڑھتے ایکٹریس احساس مسرّت سے سرشار ہوتی جارہی تھی، البتہ آخری دو جملوں سے اسکی ساری خوشی کافور ہو گئی۔ پرستار نے لکھا تھا معذرت چاہتا ہوں کہ آپ کی تعریف اور توصیف میں، میں نے یہ خط کوئلے سے لکھا ہے۔ وجہ یہ ہے کہ ہمیں پاگل خانہ میں نوکیلی چیز جیسے پین یا بال پین رکھنے کی اجازت نہیں ہے۔

"کچھ دوست ایک جگہ بیٹھے کھجوریں کھا رہے تھے۔ اسی دوران ان کا ایک اور دوست وہاں پہنچا۔ پوچھا، کیا کھا رہے ہو تم لوگ۔ انھوں نے کہا، ہم لوگ زہر کھا رہے ہیں۔ آئے ہوئے دوست نے پانچ چھ کھجوریں ایک ساتھ اٹھالیں اور جھٹ چٹ کرنے کے بعد کہا، قسم ہے دوستو، تم لوگوں کے بنا اس دنیا میں جینا کیونکر گوارا کرتا "

○

"فقیر نے کہا" صاحب اس سے پہلے آپ مجھے دو روپئے دیا کرتے تھے مگر اب ایک روپیہ ہی دینے لگے ہو۔ ان صاحب نے کہا پہلے میں کنوارا تھا۔ اب میری شادی ہو گئی ہے۔ اخراجات بڑھ گئے ہیں، اس لئے یہ کمی کر دی۔ فقیر نے کہا صاحب اگر آپ لوگ ہمارے پیسوں ہی سے اپنے گھر والوں کی کفالت کرنے لگ گئے تو پھر ہمارے لئے بڑا مسئلہ پیدا ہو گا۔"

" پھانسی کے ملزم کو جب اسکی آخری خواہش یہ ہے کہ " میں جی بھر کے آم کھاؤں۔" اسے بتایا گیا کہ، آموں کا موسم تو چھے ماہ بعد آئے گا۔ تو کیا ہوا، ملزم نے کہا، مجھے مرنے کی اتنی جلدی بھی کہاں ہے "۔

○

ایک اجنبی شخص نے راہ گیر سے پوچھا، کیوں بھائی، اس دریا میں بڑی مچھلیاں تو نہیں ہیں ؟ ۔ میں نہانا چاہوں "۔ راہ گیر نے کہا، جاؤ، آرام سے نہالو۔ دریا کی چھوٹی بڑی مچھلیوں کو مگرمچھ ختم کر چکے ہیں ۔"

○

" سارجنٹ (لیفٹننٹ سے) تو تمہیں شکایت ہے کہ تمہارے سوپ میں مٹی کے ذرّات ملے ؟ لیفٹننٹ نے کہا جی ہاں، سر، سارجنٹ نے چڑ کر کہا، تم ایک فوجی افسر ہو —— ایسی معمولی شکایت پر تمہیں شرم آنی چاہیئے ۔ تم جانتے ہو کہ نقش کو کن

بیگم محمود چھاپرا

مرحوم ڈاکٹر علی محمد ناز

ایک تاثر

مرحوم ڈاکٹر علی محمد ناز جنپر قوم اور میمن برادری ہمیشہ نازاں رہیگی۔

میں نے ناز صاحب کا نام اسوقت سنا تھا جب مجھے قانونی طور پر ووٹ دینے کا حق بھی نہیں تھا۔ یہ اس وقت کی بات ہے۔ جب ۱۹۵۲ء میں پہلی بار وہ بمبئی میونسپل کارپوریشن کے لیے چناؤ میں کھڑے ہوئے تھے اور آنکا انتخابی نشانات تلوار تھا۔ میں نے انھیں دیکھا بھی نہیں تھا۔ لیکن میرے ذہن میں انکی شبیہ ایک قومی سپاہی کی تھی جسکے ہاتھ میں تلوار تھی۔

ناز صاحب ایک متوسط طبقہ کے خود کفیل پڑھے لکھے انسان تھے وگجراتی کے شاعر اور ہومیوپیتھی کے ڈاکٹر تھے انھوں نے اپنی روٹی روزی کیلئے کافی محنت کی وہ ۲۵ سال بمبئی کے کارپوریشن جیسے قومی اداروں سے منسلک بھی رہے اور اپنی ذات سے انھوں نے ہر ضرورت مند کی مدد کی اور لوگوں کے مسائل کو خود کا مسئلہ سمجھ کر حل کیا
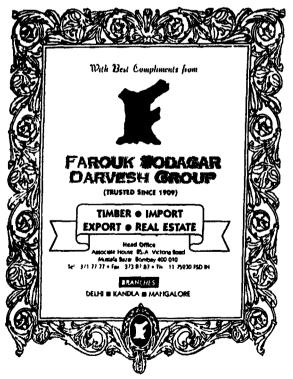
ایک بار میں نے انکی تقریر سنی کہ خدا جسے چاہے عزت دے جسے چاہے نہ دے۔ گویا انھوں نے اپنے آپ کو ہمیشہ مرضیٔ مولیٰ کے سامنے سرنگوں رکھا اور خدا نے انکے ذمے جو حقوق و فرائض عائد کئے چاہے وہ سماجی ہوں یا سیاسی یا نجی انکو انھوں نے پچھلے چالیس سالوں تک بحسن و خوبی پورا کیا انکے دروازے ہمیشہ سب کیلئے کھلے تھے چاہے وہ غریب ہوں چاہے امیر۔

انکی خانگی زندگی پرسکون اور رواں دواں اور قابل شکر رہی۔ اپنے بچوّں کو انھوں نے اچھی تعلیم و تربیت دی انکی کامیاب اور کامران زندگی میں انکی رفیقۂ حیات کا بہت بڑا ہاتھ رہا ہے۔ پچھلے سال انکی جوان سال بچی عارضۂ سرطان میں فوت ہوگئی اس صدمے کو بھی انھوں نے بڑے حوصلہ سے جھیلا مگر شاید وہ اندر سے ٹوٹ گئے تھے یا شاید تھک گئے تھے پچھلے دسمبر میں انھیں فالج کا ہلکا سا اثر ہوگیا تھا۔ اللہ تعالیٰ کو اپنے اس خادم قوم کا یوں محتاج ہو جانا اچھا نہیں لگا لہٰذا اس نے سپاہی کو فاتح کی حیثت سے اپنے پاس بلالیا۔

حق مغفرت کرے کیا خوب آدمی تھا۔

نقش کوکن

آدمی دھوکا کھاگیا کا بقیہ صـ۱۹ سے آگے

پوچھا یہ کہاں لے آئے ہو؟ فرشتے بولے، جہاں آپ کی آنے کی بڑی خواہش تھی یہی تو اصلی دوزخ ہے جس کا ذکر کئی بار پہلے تم سُن چکے ہو، وہ بےچارہ لرز گیا اس نے دریافت کیا وہ غالبؔ جنّت میں جہاں کھڑے تھے وہاں ایک کھڑکی سی تھی اس میں سے ہم نے جو دوزخ دیکھا تھا وہ کہاں ہے! فرشتوں نے کہا وہ۔ وہ۔۔۔۔ تو دوزخ کا اشتہاری گوشہ تھا ADVERTISING WINDOW سمجھے اصلی دوزخ تو یہی ہے اور فرشتے غائب ہوگئے۔ ★★

آپ پوچھئے ہم بتائینگے

مسٹر تابڑ توڑ

سوالات بھیجتے وقت درج ذیل باتوں کا خیال رکھئے

(۱) سوال مختصر، دلچسپ اور ایسا ہو جس کا جواب نہ صرف آپ کے بلکہ دیگر قارئین کی معلومات میں بھی اضافہ کر سکے۔
(۲) دو سوالوں کے درمیان کافی جگہ چھوڑ کر لکھیں۔
(۳) تحریر صاف اور خوشخط ہو۔
(۴) سوال کاغذ کے ایک طرف روشنائی یا بال پین سے لکھے ہوئے ہوں۔ پنسل سے لکھے یا کانٹ چھانٹ کر لکھے گئے سوالات پر غور نہیں کیا جائیگا
(۵) بیہودہ اور اخلاق سے گرے ہوئے سوالوں کے جواب نہیں دیئے جائینگے۔
(۶) ایک وقت میں زیادہ سے زیادہ تین سوال پوچھے جائیں

(تابڑ توڑ)

امتیاز احمد نصیر الدین خان

(کلیان ضلع تھانہ)

سوال: مہاراشٹر کی آبادی کتنی ہے ؟

ج: ۱۹۹۱ء کی مردم شماری کے مطابق مہاراشٹر کی آبادی سات کروڑ نواسی لاکھ پینتیس ہزار ایک سو ستاسی (۷۸۹۳۷۱۸۷) تھی۔

سوال۔ کوکن میں صاحب تصنیف ادباء و شعراء کتنے ہیں ؟۔

ج: ایک دو کی بات ہو تو میں عرض بھی کر دوں یہاں تو ہر سال ایک نئی کتاب منظر شہود پر آتی ہے۔

سوال: عورت کس وقت زیادہ حسین معلوم ہوتی ہے

ج: جب وہ ماں بننے والی ہوتی ہے۔

مسرت بانو کمال الدین چوگلے

(ملاڈ۔ بمبئی)

سوال۔ کیا پرل ہاربر اس جگہ کو کہتے ہیں جہاں سے موتی نکالے جاتے ہیں ؟

ج۔ جی نہیں! پرل ہاربر ریاستہائے متحدہ امریکہ U S A کی مشہور بندرگاہ ہے۔ وہاں موتی نہیں ملتے۔ موتیوں کے لئے خلیج العرب میں بحرین سے قریب کچھ جزیرے مشہور ہیں۔

سوال: ہندوستان میں بین الاقوامی ہوائی اڈے کتنے ہیں ؟

عمر عباس مقدم (ڈونگری بمبئی ۹)

سوال: شانتی ون اور شانتی نکیتن کیا ہیں ؟

ج: پنڈت جواہر لعل نہرو کی سمادھی جس جگہ ہے اسے شانتی ون کہتے ہیں اور کلکتہ سے قریب ڈاکٹر رابندر ناتھ ٹیگور کی قائم کردہ یونیورسٹی شانتی نکیتن کہلاتی ہے۔

سوال۔ ایورسٹ کے بعد کوہ ہمالہ کی بلند و بالا چوٹی کونسی ہے ؟

ج: کنچن چنگا! جس کی اونچائی ۲۸۱۴۶ فیٹ ہے جبکہ ایوریسٹ کی اونچائی ۲۹۰۲۸ فیٹ ہے۔

ج ۔ سہار (بمبئی) پالم (نئی دہلی) ڈم ڈم (کلکتہ)

زیب النساء عمر حوالدار (گھاٹکوپر بمبئی)

سوال۔ عورت اور مرد کی فطرت میں کیا فرق ہے ؟

ج ۔ مرد گرجتا ہے۔ عورت برستی ہے۔

سوال۔ برف کا ٹکڑا پانی میں تیرتا رہتا ہے مگر الکحل میں ڈوب جاتا ہے۔ ایسا کیوں ہے ؟

ج ۔ یہی تو الکحل کا کمال ہے کہ جو بھی اس سے قریب گیا ڈوب گیا۔ برباد ہو گیا۔

آمینہ حسام الدین حوادے

رگوسے گاؤں بمبئی۔

سوال۔ مرد بے وفا ہوتے ہیں یا عورتیں ؟

ج ۔ دونوں میں سخت کمپیٹیشن ہے ۔

سوال۔ میاں بیوی اور عاشق و معشوق میں کونسی جوڑی بہتر ہے ؟

ج ۔ عاشق و معشوق نقطۂ آغاز ہے جبکہ میاں بیوی کہانی کا دردناک انجام

سوال۔ کیا مرد صنفِ نازک سے شکست کھا سکتا ہے؟

ج ۔ جی ہاں ! اگر وہ شاپنگ کے لئے نکلے ہوں۔

اسماعیل عبداللطیف قاضی

اندھیری۔ بمبئی

سوال۔ آجکل الرجی کا لفظ زیادہ سننے میں آتا ہے۔ آخر یہ الرجی ہے کیا ؟

ج۔ جسطرح ہم کسی ناپسندیدہ بات پر ناراض ہو جاتے ہیں بُرا جانتے ہیں اسی طرح ناموافق غذا پر ہمارا جسم بُرا مانتا ہے اور وہ اپنی ناراضگی کا اظہار جس شکل میں کرتا ہے اسے ہم الرجی کہتے ہیں۔

سوال۔ اسٹیم (بھاپ) سے جلسا ہوا بدن اور کھولتے پانی سے جلا ہوا بدن میں اوّل الذکر زیادہ تکلیف پہنچاتا ہے۔ ایسا کیوں ؟

ج ۔ کھولتے ہوئے پانی اور بھاپ کا درجہ حرارت تقریباً یکساں ہوتا ہے مگر بھاپ میں جو پانی پوشیدہ ہوتا ہے اس کی تپش جسم کو زیادہ نقصان پہنچاتی ہے لہٰذا تکلیف زیادہ ہوتی ہے۔

احمد عبدالغفور واگھو

مجگاؤں۔ بمبئی

سوال : نام میں کیا رکھا ہے ؟

ج ۔ پہچان ۔

سوال : نامی گرامی کسے کہتے ہیں ؟

ج : جس نے اپنے گرام (حلقہ۔ گاؤں) میں نام کمایا ہو۔ معزز شخصیت۔

سوال : آپ کا نام "تابڑ توڑ" کیسے پڑا ؟

ج : یہ میرا نام نہیں ہے بلکہ لقب ہے۔ اس لئے کہ میں آپ کے سوالات کا فی الفور جواب دیتا ہوں۔

محمد خان دشیکھ کا انتقال

توڑیل ضلع رائے گڈھ کے جناب محمد خان احمد خان دشیکھ جو بمبئی میونسپل کارپوریشن میں ٹیچر تھے اور سبکدوش ہو کر کوسہ ممبرا میں سکونت اختیار کئے ہوئے تھے۔ ۲۲ اپریل ۹۵ء کو ہرکشنداس ہسپتال بمبئی میں داعیٔ اجل کو لبیک کہہ گئے۔ ان کا جسدِ خاکی ان کے وطن لیجا کر سپردِ خاک کیا گیا۔۔

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن

قارئین کے خطوط کا اقتباس

نیازمند شیخ اسماعیل (نیروبی افریقہ)

"نقش کوکن" کی چمک دمک اُس کے ترقی پذیر ہونے کی دلیل ہے۔ اگر آپکی محنت شاقہ کی تعریف نہ کروں تو سراسر ناانصافی ہوگی۔

ویسے تو محبی شرف کمالی صاحب کی ہر تحریر میں جان ہوتی ہے، مگر فروری ۹۵ء کے شمارہ میں چھپے ہوئے "معجزہ جزو کل" نے دل میں ایک عجیب سا تاثر چھوڑا ہے۔ جی چاہتا ہے کہ اس انتہائی فکر انگیز اور بصیرت افروز مقالہ میں معاشرہ کے جن مختلف گوشوں پر طائرانہ نظر ڈالنے کی کوشش کی گئی ہے ان پر الگ الگ عنوان کے تحت مفصل مضامین لکھنے کی درخواست فاضل مضمون نگار سے کروں۔ اس وقت چند عنوانات جو ذہن میں ابھر رہے ہیں وہ ہیں۔

"دین خداوندی اور مُلاّ کا مذہب"، "نظام ربوبیت" "جنگ حق و باطل" "مکافات عمل"، "بے چارہ مسلمان" ہماری نمازیں بے روح اور دعائیں بے اثر کیوں ہیں؟ وغیرہ۔ اگر زندگی کے جھمیلوں سے فرصت ملی تو میں بھی لکھنے کی کوشش کروں گا۔

محمد عبدالغفور ساقی توڑیلوی

(اپّر توڑیل ضلع رائے گڈھ)

نقش کوکن کے تازہ شمارہ (مارچ ۹۵ء) میں جناب مبین انصاری کا مضمون جناب نذیر فتحپوری صاحب کی نظم قومی یکجہتی پر معترضانہ نظر سے گذرا حالات حاضرہ کے تحت اعتراضات جو نظم پر کر دئے گئے ہیں وہ سو فیصد صحیح نہیں کیونکہ نظم محض اہالیان وطن سے اپیل کی حیثیت رکھتی ہے یہ سمجھا کر ایک ہی مٹی گارے وطن میں واقع تعمیرات جن میں مسجد، مندر، گرجا، کلیسا تمام ہی ہیں بنادی گئی ہیں۔ نہایت درجہ نیک نیتی سے نظم میں قوم واہل وطن کو امن وصلح سے رہنے اور باہمی اتحاد واتفاق بنائے رکھنے کی خاطر گذارش ہے اس سے تو یہ ثابت نہیں ہوتا کہ وہ کس جماعت، کثیر طبقہ کو خوش کرلینے اور ایوارڈ سے نوازے جانے کی خاطر تخلیقی شکل اختیار کرگئی ہے اور کس غرض کے تحت لکھی گئی ہے۔ میں مشورہ دینے کا حق نہیں رکھتا لیکن یہ عرض کئے بغیر نہیں رہا جاتا کہ علاقہ کے اس مخلص رسالہ میں ایسے نوک جھونک چشمک وطنز ونقد کے مضامین حتی الامکان ٹال دئے جائیں۔

عارف سیمابی :- (پاکوٹ ضلع رتناگیری)

ماہنامہ نقش کوکن ہی ایک ایسا رسالہ ہے جو وقت پر اور پابندی کے ساتھ نکلتے رہتا ہے جس کی داد دینے کو جی چاہتا ہے سرورق جاذب نظر کتابت دیدہ زیب اور کاغذ بھی خوب۔

دسمبر ۹۴ء کے شمارہ میں شمس پیرزادہ کا

مضمون " زلزلہ " اور شرف کمالی صاحب کا مضمون۔ " شاہوں سے فقیر اچھے " بہت پسند آئے۔

فروری ۹۵ء کے شمارہ میں بھی شرف صاحب کا مضمون " معجزہ کل " بے حد پسند آیا ایسے ہی سبق آموز مضمون سے قوم بیدار ہو سکتی ہے۔ ساحر صاحب نے جو لکھا ہے کہ انجم عباسی سے کچھ لکھواتے رہئے جس کا میں تائید کرتا ہوں " حرا کی گود " والی گیارھویں قسط نے بے حد متاثر کیا۔ ٹولکر صاحب مبارکباد کے مستحق ہیں " خدا کرے زورِ قلم اور زیادہ " قاضی فراز کی نظم " بمبئی دیکھی " بہت پسند آئی ــــ

ــــ ✕ ــــ

حاجی داؤد حاجی علی میاں شیور دھنکر

ہزاروں سال نرگس اپنی بے نوری پہ روتی ہے
بڑی مشکل سے ہوتا ہے چمن میں دیدہ ور پیدا

بندر محلہ ہرنئی تعلقہ داپولی ضلع رتناگیری کی جواں سال پرکشش شخصیت، کامیاب بزنس مین و جوشیلے فرض شناس سوشل ورکر حاجی داؤد حاجی علی میاں شیور دھنکر ۴۹ سال کی عمر میں مختصر سی علالت کے بعد ۱۹ مارچ ۱۹۹۵ء اتوار کی شام سوا چار بجے بمبئی ہسپتال (دھوبی تلاؤ) میں رحلت فرما گئے۔

۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن ۔

مرحوم، حاجی علی میاں شیور دھنکر کے فرزند، پرنسپل اسحاق سلیمان بانکوٹکر کے داماد جناب رزاق اور ماجد شیور دھنکر کے بھائی تھے۔ مسلسل بیس سالوں تک مملکتِ سعودیہ عربیہ میں سیکریٹری کے عہدہ پر فائز رہے اور گذشتہ دس بارہ سال سے بمبئی شہر میں اپنا ذاتی کاروبار کامیابی سے چلا رہے تھے۔ اسی دوران ہزاروں لوگوں کو خلیج العرب میں ملازمت پر مامور کیا۔

"نہاد کنسٹرکشن" اور "صداق ایکسپورٹ" کی بنیاد ڈالی بہت ہی باریک بینی، دیانتداری اور فرض شناسی سے روزانہ پندرہ سولہ گھنٹے کام انجام دینا اپنا نصب العین بنا رکھا تھا۔ اور کاروباری و نقش کوکن سماجی حلقہ میں اپنا مقام بنا لیا تھا۔

انتہائی تھکا دینے والی طویل مصروفیات کے باوجود قوم کی فلاح و بہبودی کے سماجی کام میں بھی تن من دھن اور وقت دیگر اداروں سے وابستگی رکھی اور گذشتہ آٹھ سال سے ہرنئی ایجوکیشن اینڈ ویلفیئر سوسائٹی ہرنئی کے کامیاب صدر رہے نیشنل ہائی اسکول ہرنئی، رحمانی سلائی کلاس اور اردو کے جی کلاس کی برتری و ترقی میں ان کا بڑا حصہ تھا۔ سماج سدھار میں اساتذہ کو ایک اہم کڑی تصور کرکے ان کی فلاح و بہبود کے لئے کچھ کرنا ان کا منشاء تھا۔ قوم کی سماجی و تعلیمی پسماندگی کی روک تھام کیلئے بھی بہت کچھ کرنے کا ارادہ تھا مگر عمر نے وفا نہ کی اور وہ دائمی اجل کو لبیک کہہ گئے۔

تدفین ہرنئی میں ہوئی جس میں گاؤں کے علاوہ بمبئی، پاج، انجرلہ، مروڈ، برونڈی اور داپولی سے سینکڑوں کی تعداد میں لوگوں نے آکر شرکت کی اور انہیں خراج عقیدت پیش کیا۔

کئی بیواؤں، یتیموں کے علاوہ نادار طلباء

وطالبات کے تعلیمی اخراجات کی ذمہ داری خود سنبھالے ہوئے تھے تاگوٹھنہ کے سیلاب و بمبئی کے فساد کے متاثرین سے ذاتی طور پر ملاقات کر کے حتی الامکان مالی امداد مہیا کی اور یہ سب اتنی خاموشی سے کیا کرتے تھے کہ کسی کو خبر تک نہیں ہونے دی

پسماندگان میں باشعور شریک حیات حمیدہ بیگم بڑی صاحبزادی مونا جو ایم بی بی ایس کے آخری سال میں ہے، دوسری بیٹی وفا جو بی ایس سی کے آخری سال میں ہے اور اکلوتا فرزند نہاد آٹھویں کلاس میں طالب العلم ہے اور بزرگ والدین شامل ہیں۔

اب انکی تمامتر کاروباری، سماجی اور گھریلو ذمہ داریاں انکی شریک حیات حمیدہ بیگم کے کندھوں پر ہیں جو عزم و عمل کا پیکر ہیں اور ان کے ادھورے کاموں کو مکمل کرنے کا جذبہ رکھتی ہیں۔

پروردگار عالم مرحوم کو کروٹ کروٹ جنت نصیب کرے، جوارِ رحمت میں جگہ دے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

آسماں تیری لحد پر شبنم افشانی کرے۔

-: سوگواران :-

اسٹاف، دوست و احباب۔ المواد انٹرنیشنل

۳۲ بی، ایوریسٹ بلڈنگ، تاڑدیو۔ بمبئی۔

ٹیلفون 4948657 / 4940607

فیکس۔ 4952310 -

اظہار تشکر

میرے شریک حیات شوہر نامدار حاجی داؤد حاجی علی میاں شیوردھنکر کی ۱۹ مارچ ۹۵ء کو اچانک رحلت پر تدفین کیلئے ہرنئی میں بمبئی، پاج، انجرلہ، ہرودڑ، داپولی، رتناگیری اور دیگر سے آکر لوگوں نے شرکت کی علاوہ ازیں، بمبئی بیرون بمبئی، خلیجی ممالک، لندن وغیرہ سے جن خواتین و حضرات نے بذریعہ فون، فیکس و تعزیتی خطوط ارسال کر کے ہمیں پرسہ دیا فرداً فرداً ان سبھوں کا شکریہ ادا کرنا مشکل تھا لہٰذا نقش کوکن کے ذریعہ میں ان سبھی حضرات و خواتین کا شکریہ ادا کرتی ہوں اس گذارش کے ساتھ کہ مرحوم کے حق میں دعائے مغفرت کریں۔

سوگوار

حمیدہ بیگم داؤد شیوردھنکر

۳۰، لنڈ بریز، ۵۲ پالی ہل، باندرہ۔ بمبئی ۵۰ ۴۰۰۰

تبصرہ کے لئے کتاب کے دو نسخے بھیجنا ضروری ہے

نام : خیر اندیش (ہفت روزہ)
مدیر : خیال انصاری
قیمت : فی کاپی ایک روپیہ
زرِ سالانہ : ۵۰/- روپئے
ملنے کا پتہ : خیر اندیش (ہفتہ وار) ۲۷۷، غوشامد پورہ مالیگاؤں ناسک ۴۲۳۲۰۳۔
تبصرہ نگار : دلیپ باڈک

بلاشبہ بچے وطن کا مستقبل ہوتے ہیں۔ بچوں کی نشو و نما اور تعلیم و تربیت اگر بہتر ڈھنگ سے کی جائے تو وطن کا مستقبل تابناک اور روشن تر ہوتا ہے۔ اور اگر بچوں کو بہتر تعلیم و تربیت سے دور رکھا جائے یا پھر ان کی تربیت میں غفلت برتی جائے تو پھر خدا ہی حافظ!

بیرون ملک میں بچوں کی مثبت تعلیم کے لئے نہ صرف فلمیں دکھائی جاتی ہیں۔ بلکہ ان کے لئے اخبار، رسالے، ویکلی، ماہنامے وغیرہ کثیر تعداد میں نکلتے ہیں۔

ہندوستان میں بچوں کے لئے ماہنامے، ہفتہ وار وغیرہ کم ہی نکلتے ہیں۔ مگر "خیر اندیش" جو گذشتہ کئی سالوں سے باقاعدگی سے نکل رہا ہے۔ بچوں کے ادب میں ایک گراں قدر اضافہ ہے۔ اس کا ہر شمارہ معلومات سے بھرپور ہوتا ہے۔ بچوں کے لئے سامانِ تفریح کے علاوہ معلوماتی مضامین، کہانیاں، مشکل الفاظ کے معنی، پہیلیاں، نظمیں، ہلکی اور مزاحیہ غزلیں، جواہر پارے وغیرہ شامل اشاعت ہوتے ہیں۔ جو بچوں کے لئے علمی غذا کا کام دیتے ہیں۔ اس کے علاوہ "خیر اندیش" کے ایسے بھی خصوصی شمارے ہوتے ہیں۔ جو قاری کی توجہ کو اپنی جانب کھینچ لیتے ہیں۔ بلاشبہ "خیر اندیش" کا مطالعہ پرائمری مڈل ہائی اسکول، اور سینیر سیکنڈری اسکول کے طلبہ کے لئے بہت مفید ہے۔ خیال صاحب کی اس بے لوث خدمت کی جس قدر تعریف کی جائے کم ہے۔ طباعت اور کتابت خوبصورت ہے۔

کھلا تو اس میں گناہوں کے کتنے باب ملے
وہ بند تھا تو مقدس کتاب لگتا تھا

اپیل برائے تعمیر مسجد

انجمن جماعت المسلمین ۔ امام شافعیؒ مسجد ٹرسٹ
نرونیکر محلہ ۔ اڑکھل تری بندر، تعلقہ داپولی ضلع ۔ رتناگری

محلہ میں ایک چھوٹی سی مسجد آباد ہے ۔ ماشاء اللہ پنجوقتہ نماز کا فریضہ ادا ہوتا ہے ۔ ہمارے بچے اور نوجوانوں میں دینی جذبہ و شوقِ نماز اس قدر بڑھا کہ دن بدن تعداد بڑھتی جارہی ہے اور مصلیوں کے لئے جگہ کی کمی ہوگئی ہے ۔ موسم برسات میں چھت سے پانی ٹپکنے کی وجہ سے مسجد خستہ حالت میں ہے ۔ کچھ مخلصین نے مسجد و مدرسہ وسیع تعمیر کرنے کی کوشش شروع کی ہے ۔ اس کام کیلئے بہت بڑا سرمایہ درکار ہے ۔ بہی خواہان قوم اور ہمدردان ملت سے پرخلوص استدعا ہے کہ اس کار خیر میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں ۔ اللہ اس کا آپ کو اجر عطا فرمائے گا ۔

الدُعیان

(۱) صدر ۔ عثمان داؤد سارنگ (۲) نائب صدر ۔ محمود حسن کھاپنچے (۳) نائب صدر ۔ شمس الدین فضل الدین قاضی (۴) خزانچی ۔ اسماعیل عبدالقادر قاضی (۵) نائب خزانچی غفور علی قاضی (۶) سیکریٹری ۔ اسماعیل محمد پٹھان (۷) نائب سکریٹری ایوب عباس قاضی ۔

ٹرسٹیان

(۱) عبدالکریم ابراہیم مانڈلیکر
(۲) حسن علی قاضی
(۳) شرف الدین محمود مقادم
(۴) عبداللہ ابراہیم قاضی
(۵) حاجی اسماعیل ابراہیم مانڈلیکر
(۶) عثمان احمد قاضی
(۷) عبداللہ غلام محی الدین خان
(۸) شہاب الدین علی قاضی
(۹) ابراہیم احمد پٹھان
(۱۰) علاء الدین عباس قاضی
(۱۱) محمد حنیف عبدالغفور شادلاؒ
(۱۲) رفیق حسین دیوارے
(۱۳) محمد حنیف عباس پادنے
(۱۴) آدم محمد غزالی ۔

نامہ نگار :۔ ابراہیم احمد پٹھان ۔ اڑکھل تری بندر ۔ تعلقہ، داپولی، ضلع رتناگیری ۴۱۵۷۱۴

مرزحامد علی بیگ
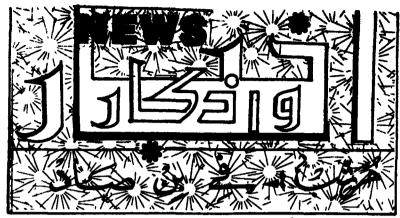
عام طور پر لوگوں کے ذہن میں یہ تصور گھر کر گیا ہے کہ مسلمانوں کے ساتھ نہ صرف یہ کہ سرکاری اعلیٰ ملازمتوں میں امتیاز برتا جاتا ہے بلکہ پرائیویٹ ملازمتوں میں بھی ان کے ساتھ سوتیلا برتاؤ کیا جاتا ہے لیکن اس تصور کو کچھ اعلیٰ صلاحیتوں نے باطل قرار دیا ہے یہاں ہم مرزا حامد علی بیگ کا تذکرہ کرنا چاہیں گے جن کا تقرر بغیر کسی سفارش اور رشوت کے صرف اپنی اعلیٰ تعلیم اور بے پناہ صلاحیتوں کے بل بوتے پر ہیف کن انسٹی ٹیوٹ (جس کا دوسرا نام ہیف کن بایو فارماسیوٹیکل بھی ہے) کے جنرل منیجر کے اعلیٰ عہدے پر ہوا ہے ـــــ

ہیف کن انسٹی ٹیوٹ ایک سرکاری ادارہ ہے۔ جو سانپوں کے زہر سے حیات بخش ادویہ بنانے کے لئے مشہور ہے۔ اسکے علاوہ مہلک نقش کوکن بیماریوں کے "دافع ٹیکے" بھی ہیف کن انسٹی ٹیوٹ تیار کرتا ہے۔ پلیگ کے ٹیکے بھی ہیف کن انسٹی ٹیوٹ ہی میں تیار کئے جاتے ہیں۔ جن دنوں گجرات میں پلیگ پھیلا تھا ہیف کن کے ٹیکوں کا ذکر اخبارات میں کافی ہوا تھا۔

مرزا حامد علی بیگ کا آبائی وطن پربھنی (مراٹھواڑہ) ہے انھوں نے ناگپور ویٹرنری کالج سے بی وی ایس سی اینڈ اے ایچ کی ڈگری پائی۔ ملک گیر شہرت یافتہ کمپنی پی سی آئی فارماسیوٹیکل میں ایریا منیجر رہے اسٹان آگینکس فارماسیوٹیکل میں ریجنل منیجر رہے کچھ عرصہ سعودی عربیہ میں بھی گذارا اب وہ ہیف کن انسٹی ٹیوٹ میں جی ایم کے عہدے پر فائز ہوگئے ہیں ان کے ماتحتین میں وہ لوگ ہیں جو انسٹی ٹیوٹ کے مختلف شعبوں کے صدر رہ چکے ہیں بڑے بڑے سائنسداں ہیں مگر ان سب پر مرزا حامد علی بیگ کو ترجیح دی گئی ہیف کن جیسے اہم سرکاری ادارے میں ایک حساس اور انتہائی ذمے دارانہ پوسٹ پر مرزا حامد علی بیگ کی تقرری ان نوجوانوں کیلئے حوصلے کا باعث ہوگی جو صلاحیتوں کے باوجود اس احساس کمتری میں مبتلا ہیں کہ وہ کسی خاص فرقے سے متعلق ہونے کیوجہ سے نظر انداز کر دیئے جائیں گے ایسے نوجوانوں کو مرزا حامد علی بیگ کی جدوجہد اور بلند حوصلے کی کامیابی سے سبق حاصل کرنا چاہیئے۔

مہاراشٹر کالج کے نئے پرنسپل

پروفیسر سید غلام عباس زیدی کو مہاراشٹر کالج بمبئی کا پرنسپل منتخب کیا گیا ہے

کوسہ میں نیشنل ہائی اسکول کا سنگ بنیاد رکھا گیا۔

کوسہ میں نیشنل ایجوکیشن ٹرسٹ کے زیر اہتمام نیشنل انگلش و اردو ہائی اسکول نیز پرائمری انگلش اسکول جاری ہے۔ جسکی عمارت کا سنگ بنیاد سابق میئر نعیم خان کے ہاتھوں کوسہ میں رکھا گیا۔ تقریب میں مہمان خصوصی کارپوریٹر یاسین سر مے تھے ملوجہ گرام پنچایت کے سرپنچ سید عبدالغفور کے علاوہ سلیمان عثمان مٹھائی والا کے

پروپرائٹر عبدالستار ملتانی، ملکانی بلڈر بمبئی کے مالک ہاشم ملکانی محمد ہارون خان ڈائرکٹر انفور سیمنٹ، آل انڈیا مسلم پرسنل لاء بورڈ کے سکریٹری عبدالستار شیخ کے علاوہ ممبرا کوسہ کی معروف شخصیتیں شریک تھیں۔

سابق سکریٹری ڈاکٹر صلاح الدین حکیم نے مہمانوں کا خیر مقدم کیا۔ ٹرسٹ کے صدر منیر شیخ نے ادارے کی کارکردگی کا جائزہ پیش کرتے ہوئے بتلایا کہ سن ۹۲ کے فساد کے بعد ممبرا کوسہ کی آبادی میں زبردست اضافہ کے پیش نظر اسکول کی ضرورت کو محسوس کیا گیا۔ اس لئے جون ۹۳ میں نیشنل ہائی اسکول کا قیام عمل میں آیا آج انگلش اردو اور پرائمری انگلش میں ۴۰۵ طلباء و طالبات زیر تعلیم میں اسکول کی عمارت کی سخت ضرورت تھی اس لئے ۴ لاکھ روپیہ کی قطع اراضی خریدی گئی جس میں رسید بلڈر کی گراں قدر ۵۰ ہزار روپے عطیہ کا انھوں نے خصوصی ذکر کیا۔ موجودہ عمارت کا تخمینہ تقریباً ۴۰ لاکھ روپے کا بتلایا۔ صدارتی تقریر میں نعیم خان نے اسکول کے عمارت کی تعمیر کیلئے ۵ لاکھ روپئے، کاپوریٹر یاسین سرمے نے ۲ لاکھ روپئے سید الغفور نے ۱ لاکھ روپے مہیا کرنے کا وعدہ کیا۔ سکریٹری اے آئی قلعہ دار نے نظامت اور پروفیسر قاضی مختار پٹیل نیز خازن مختار انجینئر ایڈوکیٹ رووف نے مہمانوں کی گلپوشی کی۔

انجمن خیر الاسلام اسکول سوپارہ میں جلسہ

انجمن خیر الاسلام اردو ہائی اسکول سوپارہ کا سالانہ جلسہ منعقد ہوا جس کی صدارت جناب سکندر حسن ڈبرے نے کی مہمانوں میں صغیر احمد ڈانگے، امیر ذکریا اور سعید پٹیل وغیرہ شامل تھے، جلسے میں ذہین طلبہ و طالبات اور کھیل کود میں نمایاں مقام حاصل کرنے والے بچوں کو انعامات سے نوازکر ان کی حوصلہ افزائی کی گئی آخر میں پرنسپل آفاق نے حاضرین کا شکریہ ادا کیا۔

طارق انور خواجہ اجمیر کمیٹی کے چیرمین منتخب

کانگریس (ا) کے رہنما طارق انور کو مسلسل تیسری بار اجمیر میں واقع درگاہ خواجہ غریب نواز کی نگرانی کمیٹی کا صدر منتخب کرلیا گیا ہے۔ انھوں نے بتایا کہ ۱۹۹۵-۹۶ میں درگاہ کی دیکھ بھال پر ۸۵، لاکھ روپئے کی منظوری دی گئی ہے۔

ڈاکٹر عبدالمجید چارہ صابو صدیق انجنیئرنگ کالج کے پرنسپل

ڈاکٹر عبدالمجید چارہ کا بحیثیت پرنسپل محمد حاجی صابو صدیق کالج آف انجنیئرنگ تقرر ہوا۔ انہوں نے ۳ اپریل ۹۵ سے کالج جوائن کیا ہے۔ ڈاکٹر عبدالمجید چارہ اس سے پہلے گورنمنٹ انجنیئرنگ کے پروفیسر رہ چکے ہیں۔

حاجی داؤد امین ہائی اسکول کا لسنہ کی تعلیمی و ثقافتی پرواز

حاجی داؤد امین ہائی اسکول کالسنہ کا قیام ۳۶ سال پہلے ۱۹۵۹ء میں عمل میں آیا۔ اس کے قیام سے لے کر آج تک اس ادارے جسے سوشیل ایجوکیشن سوسائٹی کالسنہ چلاتی ہے مختلف کٹھنائیوں اور مشکلات کا سامنا کرتے ہوئے بام عروج تک پہونچا ہے۔

رتنا گیری کے اردو ذریعہ تعلیم کے ہائی اسکولوں میں اس ادارے کا

ایک خاص مقام ہے۔ اس اسکول کے نتائج ہمیشہ اچھے رہے ہیں۔ اس اسکول سے نکلے ہوئے کئی طلباء اندرون اور بیرون ملک میں اعلیٰ عہدوں پر فائز ہیں اور سماجی خدمات بھی انجام دے رہے ہیں۔ جب سے نقش ٹیلنٹ فورم کا آغاز ہوا ہے۔ اس اسکول نے کم و بیش ہر سال کوئی نہ کوئی انعام حاصل کیا ہے۔ نیز اسکول کے اساتذہ اور طلبا بیسٹ معلم اور بیسٹ طالب العلم کی حیثیت سے نوازے گئے ہیں ۔ گزشتہ دو سالوں سے متواتر اسکول کو بیسٹ اسٹوڈنٹ کے انعامات مل رہے ہیں۔ انعام پانے والے بچے (۱) آصف عبدالرزاق پربھوکر اور (۲) مبین غلام محی الدین پرکار رہے ہیں اس اسکول کو "مرحومہ حجن آمنہ بی ابراہیم بھومبل میموریل اسکالرشپ کے زیر اہتمام گزشتہ دو سالوں سے رتنا گیری ضلع میں اردو ذریعہ تعلیم کے بیسٹ اسٹوڈنٹ (پرائز اور ٹرافی) جیسے انعامات سے نوازا گیا ہے۔ اس اسکول کے طالب العلم آصف عبدالحمید پرکار نے مسلسل دو سالوں کے لئے نقش کوکن ٹیلنٹ فورم کی جانب سے منعقدہ نقش کوکن تقریری مقابلوں میں پہلا مقام حاصل کیا تھا۔ اسی طرح امسال بھی اسکول کی طالبہ نسیم انصار پرکار نے بمبئی میں منعقدہ تقریری مقابلوں میں اوّل انعام پایا۔ علاوہ ازیں مہ جبیں یوسف پرکار انگریزی مقابلہ میں اوّل آئی اور شبانہ اسمٰعیل چوگلے کے ساتھ جنرل نالج کے مقابلوں میں دوسرا مقام پایا۔ اس اسکول کے طالب العلم معظم اشتیاق نے مضمون نویسی کے مقابلوں میں تیسرا مقام حاصل کیا۔ اور نکہت غلام محی الدین پرکار نے ضلعی سطح پر لئے گئے جنرل نالج کے مقابلوں میں دوسرا مقام حاصل کیا تھا۔ ان سارے طلبہ و طالبات کی رہنمائی اسکول کے معلم جناب محمد منا بیگ نے کی تھی۔

امسال اسکول میں چھوٹے پیمانے پر ثقافتی اور تقسیم انعامات کے جلسہ کا اہتمام کیا گیا جو بے حد شاندار رہا۔ ۸ فروری ۹۵ء کو الوداعی جلسہ کا اہتمام کیا گیا جسمیں ڈپٹی ایجوکیشن آفیسر شری چوگلے موجود تھے۔

سوشیل ایجوکیشن سوسائٹی کالستہ گزشتہ آٹھ سالوں سے اردو ذریعہ تعلیم سے ڈی۔ ایڈ کالج چلا رہی ہے۔ اس کالج سے فارغ ہوئے معلم جن کی کم و بیش تعداد دو ڈھائی سو ہے ہمارا شٹر کے مختلف اضلاع میں برسر روزگار ہیں اور درس و تدریس کا کام انجام دے رہے ہیں۔ سوسائٹی تعلیمی سال جون ۱۹۹۵ء سے جونیر کالج آف آرٹس شروع کرنے جا رہی ہے اس کے لئے شاندار عمارت تیار ہے۔ حکومت کی خدمت میں اجازت کے لئے عریضہ پیش کیا جا چکا ہے۔

دسویں کے بعد ہماری قوم کی بیٹیاں تعلیم کو خیر باد کرتی ہیں اس چیز کو روکنے کے لئے اس کالج کا اہتمام کیا گیا ہے۔ یہاں مخلوط تعلیم ہوگی لڑکوں اور لڑکیوں کے لئے علٰحدہ ہوسٹل کا انتظام ہے۔ اس کالج کا نام "محترمہ فاطمہ آر۔ بی دلوائی جونیر کالج آف آرٹس رہے گا۔ مرحومہ فاطمہ آر۔ بی۔ دلوائی جناب اشرف حسین خان رحیم خان دلوائی کی والدہ ہیں۔ اشرف صاحب فی الوقت مہاراشٹر حکومت میں ڈپٹی سیکریٹری کے عہدے پر فائز ہیں۔ ان کے بھائی جناب اسمٰعیل خان جو پیارے کے نام سے یاد کئے جاتے ہیں، سوشیل ایجوکیشن سوسائٹی کو اس کالج کے شروع کئے جانے کے لئے ڈیڑھ لاکھ روپیوں کی گرانقدر سادر خطیر رقم دی ہے۔ ان کی علم دوستی کے لئے ادارہ ان کا بے حد مشکور ہے۔ مرحوم رحیم خان بلے خان دلوائی

دآپلی۔ دلوائی)
سوسائٹی کے سابق صدر تھے۔ (ابھی
یہ مراسلہ بغرض اشاعت بھیجا گیا تھا۔
کہ جناب اسماعیل خان اللہ کو پیارے
ہوئے) ۔ سوشیل ایجوکیشن سوسائٹی
کے عہدے داران مندرجہ ذیل ہیں۔
(۱) جناب علی عبدالقادر پرکار۔ صدر
(۲) جناب اشرف حسین خان رحیم خان
دلوائی ۔ نائب صدر ۔ (۳) محمود علی
امین ۔ چیئرمین انتظامیہ ۔ (۴)
عبدالقادر عبدالغفور پرکار چیئرمین اسکول
کمیٹی ۔ (۵) عبدالرزاق عباس پھوکر
چیئرمین کالج کمیٹی ۔ (۶) غلام محی الدین
حسن پرکار (ایس۔ ای۔ ایم) چیف
ایگزیکیٹو آفیسر سوسائٹی ۔ (۷) داؤد
عبدالرحمٰن پرکار ۔ چیئرمین تعمیراتی کمیٹی
(۸) یوسف احمد پرکار ۔ صدر مدرس
حاجی داؤد امین ہائی اسکو کالستہ ۔
(۹) عبدالمجید منا صاحب ۔ پرنسپل ڈی
ایڈ ۔ کالج ۔ کالستہ

اضلاع کوکن سے کامیاب امیدوار

۹ اور ۱۲ فروری ۹۵ء کو ہوئے
اسمبلی چناؤ میں اضلاع کوکن تھانہ ،
رائے گڈھ ، رتناگری اور سندھودرگ
سے صرف دو مسلم امیدوار کامیاب ہوئے
(۱) امبرناتھ سے صابر شیخ (شیوسینا)
نقش کوکن
(۲) بھیونڈی سے محمد علی (سماج وادی
پارٹی)

ان اضلاع میں مہاراشٹرا اسمبلی کی
کل ۳۱ سیٹیں ہیں جن میں کانگریس کو
صرف تین سیٹوں پر کامیابی ملی (۱) ساونت
واڑی ضلع سندورگ (۲) مانگاؤں
ضلع رائیگڈھ (۳) ڈھانو ضلع تھانہ۔
شریوردھن اسمبلی حلقہ جو انتولے
صاحب کی وجہ سے کانگریس کا قلعہ
تصور کیا جاتا تھا اس مرتبہ شیوسینا نے
وہاں سے کامیابی حاصل کی ۔ اس حلقہ
سے مسز ریحانہ اندرے شیتکری کامگار
پکش کی امیدوار تھیں اور سابق وزیر
رویندر راؤت کانگریس کی طرف سے
الکشن لڑ رہے تھے ۔
ذیل میں کامیاب امیدوار کے نام
دئے جا رہے ہیں

ضلع سندھودرگ

۱۔ ساونت واڑی ۔ پروین بھوسلے
(کانگریس)
۲۔ دینگورلا ۔ شنکر کامبلی
(شیوسینا)
(۳) مالون نارائن رانے
(شیوسینا)
(۴) دیوگڈھ اپا گوگٹے
(بی جے پی)

ضلع رتناگیری

۵۔ راجپور ۔ دجے سالوی
(شیوسینا)
۶۔ رتناگری ۔ شیواجی راؤ گوتاڈ
(بی جے پی)
۷۔ سنگمیشور ۔ رویندر مانے
(شیوسینا)
۸۔ گوہاگر ۔ ڈاکٹر ونئے کھاتو
(بی جے پی)
۹۔ چپلون ۔ بھاسکر جادھو
(شیوسینا)
۱۰۔ کھیڈ ۔ رام داس کدم
(شیوسینا)
۱۱۔ داپولی ۔ سوریہ کانت دلوی
(شیوسینا)

رائیگڈھ

۱۲۔ مہاڈ ۔ پربھاکر مورے
شیوسینا
۱۳۔ شریوردھن ۔ شام ساونت
(شیوسینا)
۱۴۔ کھالاپور ۔ دیویندر ساٹم
(شیوسینا)
۱۴۔ علی باغ ۔ میناکشی پاٹل
کسان مزدور پارٹی

۱۶۔ مانگاؤں — سنیل تٹکرے
(کانگریس)

۱۷۔ پنویل — ویویک پاٹل
(کسان مزدور پارٹی)

۱۸۔ پین — موہن پاٹل
کسان مزدور پارٹی

ضلع تھانہ

۱۹۔ تھانہ — موریشور جوشی
(شیوسینا)

۲۰۔ بیلاپور — گنیش نائیک
(شیوسینا)

۲۱۔ بھیونڈی — محمد علی خان
(سماجوادی پارٹی)

۲۲۔ الہاس نگر — سریش کلانی
(آزاد)

۲۳۔ وسئی — ہتندر ٹھاکور
(آزاد)

۲۴۔ امبرناتھ — صابر شیخ
(شیوسینا)

۲۵۔ کلیان — جگناتھ پاٹل
(بی جے پی)

۲۶۔ مرباڑ — دگمبر وشے
(بی جے پی)

۲۷۔ واڈا — وشنو ساورا
(بی جے پی)

۲۸۔ پالگھر — منشا نکر
(شیوسینا)

۲۹۔ ڈھانو — شنکر
(کانگریس)

۳۰۔ جوہار — ٹالا جی
(مارکسوادی پارٹی)

۳۱۔ شاہ پور — دولت درودا
(شیوشینا)

ڈاکٹر ندیم بامنے کے کلنک کا افتتاح

دابھول ضلع رتناگیری کے جناب شعبان بامنے کے فرزند ڈاکٹر ندیم بامنے کے مطب خانہ کا افتتاح ۱۹ مارچ ۹۵ء کو بھرت نگر ممبرا کوسہ کے ایک مقامی رئیس جمال بھائی (الائیڈ بلڈرس) کے ہاتھوں ہوا۔

اس تقریب میں ڈاکٹر ندیم بامنے کے عزیز دوست احباب کثیر تعداد میں شریک تھے۔ ڈاکٹر ندیم نے طبیہ کالج ممبئی سے B.U.M.S. کی ڈگری درجہ اول میں کامیاب کرلی ہے نیز میونسپل اسپتال ممبئی سے D.O. کا امتحان بھی کامیاب کرکے ڈاکٹر بھابھا اسپتال باندرہ سے انٹرنس شپ بھی مکمل کی ہے۔ ڈاکٹر ندیم میڈیکل میں اور اعلیٰ امتحانات دینے کا ارادہ رکھتے ہیں خدا ان کے ارادوں کو کامیاب کرے۔ مرسلہ

اقلیتی کمیشن کے چیرمین حسین دلوائی مستعفی

ریاستی اقلیتی کمیشن کے چیرمین مسٹر حسین دلوائی نے وزیر اعلیٰ منوہر جوشی کو اپنا استعفیٰ دے دیا ہے۔

وزیر اعلیٰ کو بھیجے گئے ایک خط میں انھوں نے کہا کہ ریاست کے حالیہ الیکشن کے بعد سیاسی تبدیلی کے پیش نظر وہ مستعفی ہو رہے ہیں۔ مسٹر دلوائی نے کمیشن کو مکمل تعاون پر حکومت کا شکریہ ادا کیا۔

آدرش ہائی اسکول میں الوداعی جلسہ

آدرش ہائی اسکول، کرجی تعلقہ کھیڑ ضلع رتناگیری میں ۱۰ مارچ ۱۹۹۵ء کو الوداعی جلسہ اور تقسیم انعامات کا ملا جلا پروگرام جناب حسین عبد الغنی ملاجی (پروپرائٹر نین اینڈ سنس ایڈیٹرس پرائیویٹ لیمیٹڈ) کی صدارت میں نقش کوکن عمل میں آیا۔

بی۔ ایم۔ قاضی سر نے حاضرین کا استقبال کیا اور جلسہ کے اغراض و مقاصد بیان کئے۔ صدر جلسہ کے ہاتھوں طلباء کو انعامات دیے گئے۔ دسویں جماعت طلبہ نے اپنے تاثرات بیان کئے اساتذہ کی جانب سے عبد المنان شیخ سر، رفیق پرکار سر نے طلباء کی رہنمائی میں تقریریں کیں مہمانان میں فضل الدین عباس حمدولے صاحب نے سرپرستوں سے اپیل کی کہ وہ اپنے بچوں کو مادری زبان اردو میں تعلیم دلوائیں۔

اسکول کے ہیڈ ماسٹر اے۔ ڈی حمدولے صاحب نے طلبہ سے خطاب آخر میں اقبال پٹیل نے شکریہ ادا کیا۔

شعبۂ اردو بمبئی یونیورسٹی میں اردو کے مترجم مراٹھی شاعر نارائن سروے کے ساتھ ایک شام

۱۵ مارچ ۱۹۹۵ء کو مراٹھی ساہتیہ سمیلن کے صدر مشہور شاعر اور اردو ادب کے مترجم نارائن سروے کے اعزاز میں شعبۂ اردو، بمبئی یونیورسٹی نے جے پی نائک بھون، ودیا نگری کیمپس میں ایک ادبی نشست کا اہتمام کیا۔ اس نشست کی صدارت ڈاکٹر علی سردار جعفری نے فرمائی۔ انھوں نے اپنے صدارتی خطبے میں فرمایا کہ نارائن سروے کی شاعری انسان دوستی کی مظہر ہے اور عوامی لہجے اور لفظیات کی حامل ہے۔ اردو کا نک چڑھا (highbrow) مزاج اسے پسند نہ کرے مگر خود اردو اور دیگر زبانوں میں عوامی زبان اور اظہارات کو برتتے ہوئے اعلا شعری تخلیق ہوئی ہے۔

سردار جعفری نے بمبئی میں ترقی پسند تحریک کے ماضی کو تازہ کرتے ہوئے اس تحریک کی قومی اور بین قومی اہمیت کو اجاگر کیا۔ انھوں نے دل چسپ واقعات بھی سنائے اور تحریک سے نارائن سروے کی وابستگی پر روشنی ڈالی۔

نارائن سروے نے بتایا کہ ان کی عملی زندگی کا آغاز فٹ پاتھ سے ہوا۔ وہ تیسری چوتھی جماعت تک ہی پڑھ پائے اور انھیں میونسپل اسکول میں چپراسی کی نوکری مل گئی یہاں انھوں نے ایک مسلمان ساتھی چپراسی سے اردو سیکھی۔ ان کی شاعری اردو شاعری سے متاثر ہو کر منفرد ہو گئی انھوں نے اردو مشاعروں سے شعر پڑھنے کا انداز بھی سیکھا۔

انھوں نے سردار جعفری، کیفی اعظمی، ساحر لدھیانوی وغیرہ کی نظموں اور کرشن چندر، بیدی،

منٹو اور قرۃ العین حیدر کے افسانوں
کو، مراٹھی میں منتقل کیا ہے۔ کرشن
چندر کے ناولٹ "دادر پل کے بچے"
کے ترجمے کے تو تین ایڈیشن نکل
چکے ہیں۔

انھوں نے مراٹھی اردو کے
درمیان ادبی لین کی ضرورت واہمیت
پر روشنی ڈالتے ہوئے ڈاکٹر عبدالستار
دلوی، ڈاکٹر یونس اگاسکر، نورپکار
اور یعقوب راہی کی خدمات کو سراہا۔
اخیر میں حاضرین کی مسلسل فرمائش پر
انھوں نے اپنی کئی نظمیں سنائیں جن
اپنے ساتھی چپراسی پر لکھی ہوئی نظم عثمان علی
بھی شامل تھی۔

نشست کی ابتدا میں شعبۂ اردو،
بمبئی یونیورسٹی کے کارگزار صدر ڈاکٹر
یونس اگاسکر نے مہمانوں کا استقبال
کرتے ہوئے نارائن سروے کے ادبی
مقام اور تہذیبی لین دین میں ان کی
خدمات کی اہمیت کو واضح کیا۔ انھوں
نے کہا کہ شعبۂ اردو نے ریاستی زبان
مراٹھی کے علاوہ دوسری زبانوں کے
ادب اور ادیبوں سے اپنا رشتہ ہمیشہ
استوار رکھا ہے۔

اس نشست میں شعبۂ اردو کی
دعوت پر دلی سے تشریف لائے وزٹنگ
پروفیسر ڈاکٹر تنویر احمد علوی، جناب
نقش ن کوکن

یوسف ناظم، بیگم سلطانہ جعفری، پروفیسر
میمونہ دلوی، ڈاکٹر رفیعہ شبنم عابدی، ڈاکٹر
زہرہ موڈک، نور قمر، سلام بن رزاق
یعقوب راہی، مشتاق مومن، زکریا شریف
برلن سے آئے ہوئے عارف نقوی اور
شہر کے اہل ذوق، یونیورسٹی کے اساتذہ
اور طلبہ نے بڑی تعداد میں شرکت کی۔

شعبۂ اردو کے استاد جناب
معین الدین جینا بڑے نے مہمانوں اور
حاضرین کا شکریہ ادا کیا۔ چائے نوشی پر
اس تقریب کا اختتام ہو۔

(پریس ریلیز، شعبۂ اردو، بمبئی یونیورسٹی)

پانگلولی میں الوداعی جلسہ

۱۳؍ مارچ ۹۵ء کو مولانا ابوالکلام
آزاد ہائی اسکول، پانگلولی۔ ضلع رائے
گڈھ میں الوداعی جلسہ و تقسیم انعامات
واسناد کا پروگرام منایا گیا۔ پروگرام کی
صدارت جناب ڈاکٹر عبدالعزیز شیخ صدر
انجمن پیہم وصال تعلیم پانگلولی نے مہمان
خصوصی جناب محمد صاحب دھنشے صدر
جماعت المسلمین پانگلولی اور جناب
یاسین خان داؤد خاں پٹھان جوائنٹ
سیکریٹری، انجمن پیہم وصال تعلیم پانگلولی
شریک محفل تھے۔

نویں جماعت کے طالب علم سلام
عبدالغفور حجواتے کی تلاوت سے جلسہ کا
آغاز ہوا۔ اسکے بعد ساتویں جماعت
کے طلبہ منصور ناظم دھنشے نے حمد اور
خلیل اقبال جمدار نے نعت پاک پڑھی
دسویں جماعت کے طالب علم عمران
یاسین خان پٹھان واکبر محمد سعد دھنشے
نے تقریریں کیں۔ مہمان خصوصی میں
جناب یاسین خان پٹھان نے اپنی تقریر
میں بچوں کی رہنمائی و ہمت افزائی کی
صدر مدرس جناب عزیز خان پٹھان نے
بچوں کے روشن مستقبل کیلئے دعائیں کی
پروگرام کی نظامت مدرس جناب
صغیر احمد انصاری سنبھالے ہوئے
تھے۔ آخر میں مدرس جناب سعادت
علی خان دیشمکھ نے شکریہ ادا کیا۔

(مدرس۔ عبدالحق صابر بدیروی)

اردو مدرسہ کرڑولی کی تعلیمی سیر

مورخہ ۲۵؍ جنوری ۱۹۹۵ء کو صدر
معلمہ محترمہ نجمہ ملا کی زیر قیادت بذریعۂ
اسپیشل ایس ٹی بس ایک تعلیمی سیر
نکالی گئی۔ مشہور تاریخی قلعہ سنہال گڑھ
ولرنا نگر اور کولہاپور کے تمام مشہور
تاریخی مقامات کو دکھایا گیا۔ تعلیمی
سیر میں جماعت اول تا چہارم کے
۱۰؍ سال اور اس سے کم عمر والے
۷۵ طلباء وطالبات نے حصہ لیا جس کی
منصوبہ بندی محترمہ صدر معلمہ نے اپنے

معلمین کے تعاون سے بڑی خوش اسلوبی سے کی۔

ممتاز حمزہ ملّا کی سبکدوشی

رائے گڈھ ضلع پریشد کے اردو اسکول بورلی مانڈلہ کی صدر معلمہ محترمہ ممتاز حمزہ ملّا اپنی ۵۸ سالہ عمر کے اختتام پر ۲۸ ، فروری ۹۵ء کو اپنے عہدہ سے سبکدوش ہو گئیں۔ لہٰذا عید الفطر کی تعطیل کے پیش نظر ۲۵ ، فروری ۹۵ء کو آپ کے اعزاز میں ایک شاندار الوداعی جلسہ منعقد کیا گیا جس میں پنچایت سمیتی مروڈ کے سینئر وستار ادھیکاری شری گوساوی ، وستار ادھیکاری شری تانبولی کیندر پرمکھ مگر گروجی و دیگر اساتذہ کثیر تعداد میں شریک تھے سبھی مہمانان نے محترمہ کی تعلیمی خدمات کی سراہنا کی اور نیک دعاؤں سے نوازا۔

(سیف اللہ سیف)

پچھلے مہینہ ناگپاڑہ میونسپل اردو اسکول میں جلسہ تقسیم انعامات منعقد ہوا تھا جس کی صدارت جناب بشیر احمد صاحب نے فرمائی اور مدیر نقش کوکن اور رحمانی فاؤنڈیشن کے چیرمن ڈاکٹر عبدالکریم نائیک بطور مہمانِ خصوصی مدعو تھے۔

تصویر میں ڈاکٹر عبدالکریم نائیک کو آرٹ اینڈ کرافٹ ایگزیبیشن کا افتتاح کرتے ہوئے دیکھا جا سکتا ہے جبکہ تصویر میں پروفیسر ویرانی یسین شیخ ، محمد تاج قریشی ، کونسلر شاہدہ خان نظامی اور صدر جلسہ بشیر احمد صاحب کو بھی دیکھا جا سکتا ہے۔

نقش کوکن ٹیلنٹ فورم کا مجوزہ تفریحی امدادی پروگرام

نقش کوکن ٹیلیٹ فورم کی روشن مستقبل کی جانب پیش قدمی کی روداد نظر سے گذری۔ مبارک کاپڑی کا انداز تحریر اتنا اچھوتا اور چبھتا ہوا تھا کہ پڑھتے ہی بات دل میں اتر گئی۔ تعلیم و تدریس کو دنیا میں نقش کوکن ٹیلنٹ فورم ایک فعال محرک بن کر ابھرا ہے۔ ہونہار طلباء اور دیانتدار اساتذہ کی پذیرائی جس مؤثر ڈھنگ سے فورم نے کی ہے وہ اپنی مثال آپ ہے ــــ تعلیمی اعتبار سے پس ماندہ ہماری قوم کو آج ایک ایسے ہی ٹیلیٹ فارم کی ضرورت ہے۔ جو کام بظاہر "گھاٹے کا سودا" نظر آتا ہے وہ درحقیقت اردو ذریعۂ تعلیم سے پڑھنے والی نئی پود کے روشن مستقبل کی ضمانت ہے اور اس لحاظ سے بلاشک و شبہ ایک منافع بخش کاروبار ہے۔ دلی مبارکباد پہنچے انھیں کہ

جن کے فیض سے فورم کی شمع روشن ہے

فورم کی سرگرمیوں کو جاری و ساری رکھنے کے لئے ایک مخصوص فنڈ جمع کرنے کا خیال انتہائی دانشمندانہ ہے اور اس غرض سے تفریحی امدادی پروگرام کے انعقاد کی تجویز معقول ہے۔ میری رائے ہے کہ اس موقع پر ایک ضخیم ہی نہیں بلکہ ٹیم و شحیم سونیئر کا اجرا کیا جائے۔ بذریعہ اشتہارات خطیر رقم جمع کی جاسکتی ہے۔ پروگرام کے دن سونیئر کی فروخت کا خصوصی اہتمام کیا جائے۔ سونیئر پر لکی نمبر رکھے جائیں تاکہ حاضرین جلسہ انعام کی چاہ میں سونیئر خریدنے کے معاملے میں چستی دکھائیں۔ فورم کے بہت سے خیر خواہ ہیں۔ لکی نمبر پر انعامات دینے کے لئے اسپانزرز بآسانی پیدا ہو جائینگے۔ تفریحی امدادی پروگرام کے ٹکٹوں کی فروخت کے لئے بمبئی عظمیٰ کے تمام ترچھیالیس اردو میڈیم اسکولوں کے پرنسپل حضرات و خواتین کی مدد لی جائے۔ اسکول کے بچوں کے ذریعے یہ مہم بحسن و خوبی سر کی جاسکتی ہے۔ بحیثیت سابق پرنسپل فنڈ جمع کرنے کا یہ ناچیز بندی بھی اچھا خاصا تجربہ رکھتی ہے۔ فورم کے مستقبل کے منصوبوں کو نئی زندگی دینے کے لئے میں اپنی زندگی کا بیش قیمت وقت فورم کے نام وقف کرنے کو تیار ہوں ــــ

رشیدہ قاضی

برج ڈیو، بائیکلہ، بمبئی ۴۰۰۰۲۷

جناب شنکر چوہان وزیر داخلہ حکومت ہند ناندیڑ میں بمبی مرکنٹائیل کوآپریٹیو بینک کی اپنی نئی بلڈنگ کا افتتاح کرتے ہوتے ہوئے دکھائی دے رہے ہیں۔ آپ کے دائیں جانب بینک کے چیرمین جناب غلام غوث، مہاراشٹرا کے سابق وزیر جناب اشوک چوہان، حکومت ہند کے وزیر ریلوے جناب جعفر شریف، اور آپ کے بائیں جانب بینک کے مینجنگ ڈائرکٹر جناب شمیم کاظم اور ڈپٹی مینجنگ ڈائرکٹر جناب ٹی اے خان تصویر میں دکھائی دے رہے ہیں۔

لیڈی شریفہ امین ڈی۔ایڈ کالج کالستہ

لیڈی شریفہ امین ڈی۔ایڈ کالج کالستہ کے زیر اہتمام سماجی وتعلیمی شیبر ۲۰، مارچ ۱۹۹۵ء تا ۳۰، مارچ ۱۹۹۵ء شیرل اور کالستہ گاؤں میں منعقد کیا گیا۔ زیر تربیت معلین اور معلمات نے گاؤں کی صفائی، کنویں کی صفائی پانی کی نکاس کیلئے سہولیات قبرستان کی صفائی وغیرہ کام نیز تعلیم بالغان کا سروے اقتصادی و سماجی سروے کئے۔ گاؤں کے اطراف واکناف نقش کوکن پسماندہ طبقات بالخصوص آدیواسیوں سے ملاقات کرکے تعلیم کی اہمیت اور افادیت سے آگاہ کیا ناخواندہ لوگوں کو تعلیم سمجھائی گاؤں میں فوری علاج، طبی سہولیات اور دارالمطالعہ کی فراہمی کے بارے میں مفصل معلومات دی۔ انفرادی خاندانی سروے کے دوران "اردو بذریعہ تعلیم" کی اہمیت بتائی۔

سماجی خدمات کے اختتام پر زیر تربیت معلین اور شیرل گاؤں اردو اسکول کے طلباء وطالبات کا ثقافتی پروگرام جناب حسام الدین کرولے کے زیر صدارت شیرل گاؤں میں منعقد ہوا پروگرام میں باشندگان شیرل کثیر تعداد میں شریک جلسہ تھے۔

امیدوار چناؤ میں کتنا خرچ کرسکتا ہے

مہاراشٹر کے الکشن کمشنر دیورام چودھری نے بتایا کہ ہونے والے گرام پنچایت، پنچایت سمیتی، ضلع پریشد میونسپل کونسل اور کارپوریشن کے چناؤ میں حصہ لینے والے ہر امیدوار

کو انتخابی ضابطہ پر سختی کے ساتھ
عمل کرنا ہوگا اور مقرر کردہ رقم میں
الکشن کے اخراجات برداشت کرنے
ہوں گے۔ اگر کسی امیدوار نے چناؤ
ضابطے سے ہٹ کر کام کیا تو اس کے
خلاف سخت کارروائی ہوگی۔

مسٹر چودھری نے کہا کہ۔
گرام پنچایت کا چناؤ لڑنے والے
ہر امیدوار کو صرف ۵ ہزار روپے
خرچ کرنے کی اجازت ہوگی اسی
طرح پنچایت سمیتی اور ضلع پریشد
کے چناؤں میں ۲۰ ہزار، میونسپل
کونسل کے چناؤ میں ۳۰ ہزار اور
کارپوریشن کے چناؤ میں حصہ لینے
والے امیدوار کو چالیس ہزار روپئے
خرچ کرنے کی اجازت دی گئی ہے
ان چناؤ میں بھی دیواروں پر پوسٹرس
اور بینرس لگانے نیز لاؤڈ اسپیکر کے
استعمال پر پابندی عائد ہوگی

محرم کی عام تعطیل کا اعلان

ریاستی حکومت نے نگوشیبل انسٹرو
منیٹ ایکٹ (۱۸۸۱) کے تحت ایک
نوٹیفکشن جاری کیا ہے کہ سنیچر ۱۰ جون
۱۹۹۵ء کو محرم کی عام تعطیل رہے گی۔
واضح رہے کہ امسال تہواروں کیلئے
عام تعطیلات کا جو سرکاری اعلان کیا گیا تھا
اس میں محرم کی تعطیل نہیں دی گئی تھی۔

نقش کوکن

ایم اے پرکار چوک کا افتتاح

۲۶ مارچ ۱۹۹۵ء کی صبح ماہیم میں
لیڈی جمشید جی روڈ اور درگاہ اسٹریٹ
کے چوراہے کو مشہور مجاہد آزادی جناب
محمد عبداللہ پرکار المعروف جرمن پرکار
متوطن بانکوٹ ضلع رتناگیری کے نام سے
منسوب کیا گیا۔ تختی کی نقاب کشائی
فلمی اداکار نانا پاٹیکر نے کی۔

اس موقعہ پر سابق ریاستی وزیر
پربھاکر کنٹے (جو مرحوم جرمن پرکار کے
دوست ہیں) شمال وسطی بمبئی کے ایم پی
شرد دیگھے، سابق رکن اسمبلی امین
کھنڈوانی، مغل لائن کمپنی کے سابق
جنرل منیجر سعید دادرکر، فلمساز شفیع انعامدار
ایڈوکیٹ مجید میمن اور کامریڈ جگتاپ نے
اپنے خیالات کا اظہار فرمایا تصویر میں
دائیں سے بائیں شفیع انعامدار، شرد
دیگھے، نانا پاٹیکر، فلمساز روپ قادر
پربھاکر کنٹے اور عادل پرکار نظر
آرہے ہیں۔

جناب مہر مہسلائی کے پتہ میں تبدیلی

کوکن کے کہنہ مشق شاعر، بزم شعور
ادب کوکن کے صدر اور ریٹائرڈ ڈپٹی سیکریٹری
حکومت مہاراشٹر جناب صدیق آئی قادری
مہر مہسلائی جو واشی نئی بمبئی میں سکونت
پذیر تھے نقل مکان کرکے پنویل چلے
گئے ہیں ان کا نیا پتہ اس طرح ہے۔
ایس آئی قادری ۶/۷ بشریٰ پارک
۵۲ بنگلہ۔ پنویل ۴۱۰۲۰۶

نقش نواز

ماہ نامہ نقش کوکن کے خریدار بنکر جن حضرات وخواتین نے پچھلے مہینہ نقش نوازی کا ثبوت دیا ادارہ ان سبھوں کا دلی شکر گذار ہے ۔

درون ہند خریدار

نام	مقام
جناب مظفر داؤد وانکڑے	بہادر شیخ
" ابراہیم عبدالرحیم کاٹگے	مجگاؤں بمبئی
" حسن میاعبدالشکور ٹھوکن	بمبئی ۳،
" توقیر ایم اے فوزی	نالاسوپارہ
" محمود عبدالرحمٰن چلوان	مجگاؤں بمبئی
" سراج الدین قادری	ورسوا
" کمال الدین قاضی	باندرہ
" عبدالرشید احسانے	ٹول
" اسلم حسن واڈکر	مرول اندھیری
" بابوجلال	مہاڈ
" عبدالغفار پٹھان	اندھیری
" کفایت اللہ داؤدکئے	ڈونگری بمبئی
" عمران محمد سعید ٹوکر	گوریگاؤں
" عبدالجبار خان	ایرولی نئی بمبئی
" ڈاکٹر انصار نظیر چوگلے	بورلی مانڈلہ
" ماسٹر فراز خان	واشی
" محمد یوسف علی خان	مجگاؤں بمبئی
محترمہ نائیلہ نورانی	مجگاؤں بمبئی
جناب ایس جی ابن قادر	ڈونگری بمبئی
" ڈاکٹر طارق ابن قاضی	کلیان
مس ھلا ظہیر کھوت	کلیان
جناب عثمان قاضی	کلیان
" ایس اے کابیلے	کلیان
" سعید احمد صدیق اکبر مُلّا	سوپارہ
" نیاز قاضی احمد مُلّا	سوپارہ
" اشفاق محمد حسین میمن	نالاسوپارہ
" محمد احمد نور محمد چھتری والا	سوپارہ

بیرون ہند خریدار

نام	مقام
جناب احمد اپادھے	نیویارک
محترمہ امینہ کے پرکار	نیروبی

نقش کوکن

انتقال پر ملال

مرارجی دیسائی کا انتقال

سابق وزیر اعظم شری مرارجی رنچھوڑجی دیسائی ۱۰ اپریل ۹۵ء کو مختصر سی علالت کے بعد جسلوک ہسپتال بمبئی میں انتقال کر گئے فروری ۹۵ء میں ان کا صد سالہ یوم پیدائش منایا گیا تھا۔ وہ قابل منتظم اور اصول پرست سیاستدان تھے۔ وہ واحد ہندوستانی تھے جنہیں حکومت پاکستان نے پاکستان کے سب سے بڑے اعزاز نشان پاکستان سے نوازا تھا۔

شرف الدین ماکھزنکر کو صدمہ

بازار محلہ ہرنئی تعلقہ داپولی کے جناب شرف الدین عمر ماکھزنکر کے بھائی جناب عثمان قلیل علالت کے بعد ۲۰ مارچ ۹۵ء کو بمبئی میں انتقال کر گئے۔

(مرسلہ عبدالغنی پاؤسکر)

قاسم پاؤسکر کو صدمہ

بازار محلہ ہرنئی تعلقہ داپولی کے جناب قاسم شیخ حسن پاؤسکر کی نقش کوکن پوتی ۹ سالہ صبا کا طویل علالت کے بعد ۱۷ مارچ ۹۵ء کو ہرنئی میں انتقال ہوا

محمد ناظم زکریا مرحوم

سوہارہ ضلع تھانہ کے جناب حاجی محمد ناظم زکریا کا ۱۰ اپریل ۹۵ء کو بیماری کی حالت میں بعمر ۶۰ سال انتقال ہوا۔

انجم رومانی کو صدمہ

اسسٹنٹ ایڈیٹر روزنامہ اردو ٹائمز بمبئی کی شریک حیات محترمہ عزیز النساء بیگم کا پچھلے مہینہ انتقال ہوگیا

ساقی توڑیلوی کو صدمہ

کوکن ضلع رائے گڈھ کے بزرگ شاعر جناب محمد عبدالغفور بھاردے ساقی توڑیلوی کے برادر حقیقی عمر صاحب عبدالغفور بھاردے کا ۴ مارچ ۹۵ء کو اچانک حرکت قلب بند ہو جانے سے بعمر ۶۱ سال انتقال ہوگیا مرحوم ریوینیو ڈیپارٹمنٹ میں تقریباً ۲۶ سال بحیثیت پٹواری اور سرکل انسپکٹر کی خدمات پر مامور رہے اور علاقہ میں معروف اسامی کی حیثیت رکھتے تھے

مشتاق مرچنٹ کو صدمہ

فلمی اداکار جناب مشتاق مرچنٹ کی والدہ اور نقش کوکن کے پرانے ساتھی مرحوم عبداللطیف مرچنٹ متوطن مالون کی زوجہ محترمہ عزیزہ بی کا ۲۲ مارچ ۹۵ء کو باندرا کے ہسپتال میں رات گیارہ بجے انتقال ہوگیا

(مرسلہ قیصر شیخ)

ایم ایم ملا کا انتقال

مہاراشٹر اردو ہائی اسکول کرڈوئی تعلقہ سنگمیشور کے ہیڈ ماسٹر جناب محبوب ایم ملا بروز جمعہ ۱۷ مارچ ۹۵ء صبح ۵ بجے بیجاپور (کرناٹک) میں دورۂ قلب سے انتقال کر گئے۔ آپ کی عمر ۴۶ سال تھی۔

آپ نے ۱۹۷۲ء میں اردو ہائی اسکول سانگلی اور ۱۹۷۵ء میں اردو ہائی اسکول پنڈھرپور ان اداروں سے بہ حیثیت معلم درس تدریس کا کام شروع کیا تھا۔ اگست ۱۹۷۶ء میں آپ کی آمد مہاراشٹر اردو ہائی سکول کرڈوئی میں بہ حیثیت معاون مدرس ہوئی اور جون ۱۹۸۲ء میں آپ کو صدر معلم کی ذمے داری سونپی گئی صدر معلم کی حیثیت سے آپ کے ۱۳ سالہ دور میں S.S.C. کا نتیجہ ۶ سال صد فی صد رہا اور ۷ سال ۹۵ سے ۹۸ فی صد رہا۔

۱۹۹۰ء میں آپ کو ضلع پریشد رتناگری کی جانب سے آدرش شکشک، کا اعزاز حاصل ہوا تھا نیز بہترین تعلیمی سرگرمیوں کیلئے ۱۹۹۲ء میں نقش کوکن ٹیلنٹ فورم، بمبئی۔ کی جانب سے آپ کے ہائی اسکول کو "کوکن رتن" کا ایوارڈ دیا گیا تھا۔

جناب محبوب مُلّا اپنی خوبیوں کی بنا پر حلقۂ احباب میں اسم بامسمّیٰ تھے۔

ورسوا والے حکیم یوسف رضوی کی رحلت

پروفیسر رضوی کے والد محترم ورسوا پکنک کاٹیج کے مشہور حکیم محمد یوسف رضوی ۲؍اپریل ۹۵ء کی صبح اپنی قیام گاہ پر انتقال کر گئے

ان کا شمار شہر کے معدودے چند حکیموں میں ہوتا تھا ان کی رہائش گاہ پر روزانہ علی الصبح سیکڑوں مریضوں کا تانتا بندھا رہتا تھا ان کی موت سے یونانی طب کا بڑا نقصان ہوا ہے

انتقال کے وقت ان کی عمر ۱۰۰ سال سے زائد تھی۔

رمضان شیخ کو صدمہ

ساونت واڑی ضلع سندھودرگ کے جناب رمضان حمید شیخ کی جواں سال دختر حسینہ کا ۱۴؍اپریل ۹۵ء کو ممبئی کے نائر اسپتال میں انتقال ہوگیا۔

(نامہ نگار: قیصر شیخ)

ایڈوکیٹ بروڈکر کا انتقال

ڈونگری کے مشہور وکیل عبدالستار بروڈکر کا ۱۵ اپریل ۹۵ء میں حرکت قلب بند ہوجانے سے انتقال ہوا۔ صبح انہیں دل کا شدید دورہ پڑا۔ ہسپتال میں بھی لے گئے تھے مگر وہ جانبر نہ ہوسکے۔ ان کا جسد خاکی ان کے وطن شریوردھن لیجاکر تدفین عمل میں آئی۔

عبدالوہاب دلوی کو صدمہ

برکت انویسٹمینٹ کارپوریشن کے جناب عبدالوہاب دلوی کے عمِ محترم جناب داؤد صاحب محمد حسین دلوی عرف ڈڈو دنوں کے علالت کی وجہ سے بعمر ۷۵ سال ان کے وطن بورلی مانڈلہ تعلقہ مروڈ ضلع رائے گڈھ میں انتقال ہوگیا۔

ٹپیل برادران کو صدمہ

نقش کوکن کے دیرینہ سرپرست حاجی عباس ٹپیل کے بہنوی اور مرحوم حسین ٹپیل (جن کے نام سے مجگاؤں میں حسین ٹپیل مارگ ہے) کے داماد جناب ابراہیم سلیمان رائبا کر ۱۳؍اپریل ۹۵ء کو انتقال کر گئے۔

اندھیری سے موصولہ موت کی خبریں

۱۔ مدرسہ نبویہ سات بنگلا اندھیری کے صدر حاجی عبدالستار چاندی والا حرکت قلب بند ہوجانے کی وجہ سے ۱۵؍اپریل ۹۵ء کو رحلت فرماگئے۔

(مرسلہ: غلام دستگیر پرکار، سکریٹری)

۲۔ جناب عبدالنعیم (میمن بنک) کے بھائی اور محترمہ رشماں خان (سوشل ورکر کوپر ہسپتال) کے والد ۲؍اپریل ۹۵ء کو اندھیری میں راہیٔ عدم ہوگئے۔

(مرسلہ: مبین حاجی)

مشتاق انتولے کو صدمہ

کوکن کے جواں سال ہونہار لیڈر عالیجناب بیرسٹر عبدالرحمٰن انتولے کے داماد جناب مشتاق انتولے کی والدہ کا پچھلے مہینہ ان کے وطن ضلع رائے گڈھ میں انتقال ہوگیا وہ ۷۲ سال کی تھیں۔۔۔

ماھنامہ نقش کوکن
میں اموات کی خبریں مفت
شائع کی جاتی ہیں۔۔۔

3 Who is known as the sword of Islam?
4 Who was Hajer?
5 Who was Ismail?
6 Where was Prophet Musa (AS) born?
7 Who were the sons of Yaqub (AS)?
8 Where was Prophet Ibrahim (AS) born?
9 What is Hijrah?
10 Who was the first woman to die in the way of Allah

By Parvez Tanaji

ush your entries to Naqshe Kokan before 20th May for idians and 28th May for foreigners The name of the orrect entry senders will be published in next issue

nswers to the Quiz # 2 1) Prophet Dawood(AS) 2) rophet Musa(AS) 3) Prophet Isa(AS) 4) Prophet Iuhammad (SAW) 5) Adam & Hawwa 6) Maysarah 7) aughters and Sons of Prophet Mumahhad (SAW) 8) Son f Abu Talib and Husband of Fatima 9) Hasan & Husain 0) Ali (SA)

orrect entry senders 1)Museeb Dange, Nala Sopara, ombay 2) Zeenat Tisekar, Jeddah, Saudi Arabia

ASSALAM-O-ALAIKUM

.hen one of you enters an assembly, he should greet iose present and also when decides to depart Neither is more obligatory than the other.

A rider should greet a pedestrian, a pedestrian should greet one who is sitting, a small group should greet a large group and a younger one should greet an older one. (Hadith)

GEMS OF WISDOM.... FROM THE LIPS OF ROSOOLULLAH (S.)

- To Live a simple life is included in your faith
- It is part of good behaviour to accompany your parting guest to the door
- Every good act is charity
- The most criminal tongue is the LYING tongue
- An hour's meditation is better than a year's adoration
- Honour your young and train them in good manners
- Marry a woman for her modesty, piety and good morals.
- Do not drink from a vessel that has remained uncovered
- The worst of men is he who is stingy towards his dependants

Sharfuddin Umar Makhjankar b/o Usman Makhjankar passed away on 20th April at Bombay

Mr Kasim Musa Pavaskar's 9 year old grand-daughter Saba passed away on 17th March at Harnai

Haji Mohd Nazim Zakaria of Sopala passed away on 10th April at the age of 60 years

The head master of Maharashtra Urdu High School, Kadvai, Tal : Sangmeshwar Mr M M Mulla passed away on 17th March 1995

Mother of Mustaq Antuley passed away recently in Bombay

NEWS FROM AUSTRALIA

MR. SALEH PARKAR

Mr S A Parkar from Karji, Ratnagiri, settled in Tasmania is the Director of Legal ADvisory Services (State Revenue Office) at the Department of Treasury and Finance He is currently a Legal Adviser to the Australian Federation of Islamic Councils He is currently a legal Adviser to the Australian Federation of Islamic Councils He is a member of the International Wall of Friendship committee and is the Indian Cultural Society Representative on the Ethnic Community Council (Tas) He is a founding member of the Indian Cultural Society of Tasmania, the Tasmanian Muslim Association, the Islamic Centre of Tasmania, and the Indian Community Welfare Centre of Tasmania

NEW MUSLIM SOLICITOR FOR TASMANIA

Mr Nisar Parkar of Tasmania who has joined the firm of Mclean, Phillips and Bartlett at its Smithton office in Tasmania, was admitted recently to the Supreme Court in Hobart as a practitioner of the Supreme Court of Tasmania Nisar is the son of Mr Saleh Parkar of Karji, Ratnagiri settled in Tasmania, who is a solicitor employed by the State Government of Tasmania Mr Saleh Parkar is one of the founders and still acts as a legal advisor for the Australian Federation of Islamic Councils (AFIC) Nisar completed his secondary education in New Town High School in Hobart and matriculated at Elizabeth Matriculation College in 1984 Nisar enrolled at the University of Tasmania and undertook a Bachelor of Arts degree majoring in administration and history until 1989 He then enrolled for a degree of Bachelor of Laws and completed that degree in 1991 On completion of his law degree he completed the required six month court at the Centre of Legal Studies in Hobart In August 1992, Mr Parkar was employed by the present firm as an apprentice articled by Mr Geoff Mclean Nisar will continue to work full time at the Smithton office of Mclean, Philips and Barklett

NEWS FROM E. AFRICA BY SK. ISMAIL

SEASON ENDS WITH A TREASURE HUNT

Nairobi's Kokni Muslim Club rounded off its 1994-95 season with a Treasure Hunt in which the husband-and-wife team of Habib Parkar and Naseem Parkar triumphed over a field of fifteen without losing a point Gafoor Khambiye teamed up with the wife, Munawar to finish the runners-up in the club's most popular event which took place on 12th March 1995

Results of the various indoor and outdoor games were Table Tennis Men's singles Winner Shakil Sheikh Runner-up Asif Khan Men's doubles Winners Shakil Sheikh & Ashfaq Kazi runners-up Asif Khan and Altaf Kazi Junior Singles Winner Suhail Sayed A Runner-up Wasim Sayed A Junior doubles Winners Suhel & Wasim, runners-up Sajid Bahoor & Atif Bakhi CARRUM , Singles winner Suhel Sayed A, Runner-up Altaf Kazi Doubles Winners Sayed Javed & Wasim Sayed A Runners-up Altaf & Ashfaq Kazi DARTS Singles winner Ashfaq Kazi, Runner-up Wahal Mukadam Doubles Winners Asif Khan & Sameer Mhatey Runners-up Ashfaq Kazi and Shakil Sheikh Cricket (single wicket) Winner Altaf Kazi Runner-up Ashafaq Kazi

MR. RAUF KHAN TO HEAD ASSOCIATION

At the 69th AGM of the Kokni Muslim Association Nairobi, held on 25th March 1995, the following office bearers and members of the Managing Committee were elected for the years 1995-97 - Chairman Mr Abdul Rauf Kha, Vice Chairman Mr Shaffi Baghdadi, Hon Secretary Mr Hanif Khan, Asst Secretary Mr Sameer Mhatey Treasurer Mr Mohammed Kassam Mhatey Asst Treasirer Mr Asif Khan, Sheikh Ismail, Shabbir Parkar Inayat Jamadar, Habib Parkar and Rauf Sangrai Mr Sharfuddin Parkar was elected as a Trustee to fill the vacancy created by the departure of Mr Sayed Nazir to Canada

OBITUARY

Maimuna Bibi wife of Mr Mohamed Mulla died in Mombasa on 17th 1995 of heart attack at the age of 57

ISLAMIC QUIZ # 3 (FOR STUDENTS)

Q 1 Who is the second Caliph of Islam?

Q 2 Who was the first person to give Aza'n?

ONE MORE FEATHER IN AZHARUDDIN & CO.'S CAP

ndian Cricket team led by Mohd Azharuddin won the psi Asia Cup for the third time beating Sri Lanka in the al at Sharjah In the final chasing the victory target of 0 runs set by Sri Lanka, Mohd Azharuddin and his m- mates crossed the target with 7 overs in spare and 8 kets in hand Indian skipper Mohd Azharuddin has en adjudged the 'Man of the Match' award for his superb erformance in the final He made unbeaten 90 Navjyot idhu got the Man of the Series award for his performance the tournament It was the 11the Championship victory or India, while 5th for skipper Mohd Azharuddin The ther contestants in the Asia cup were Pakistan and angladesh The favorite Pakistan's challenge was rushed down by Sri Lanka in a sensational victory in the ist league match

KOKNI MUSLIM WELFARE AND YOUTH ORGANIZATION UK

MWYO celebrated 25 years in the service of Kokni ommunity in August 1994 The foundation of the rganization was laid by a group of Kokni youth back in 969 This youth and their elders, then fresh arrivals to a ew life in Britain, sought to provide Welfare Sporting and other activities for the whole community Since then he organization has also strived to achieve unity and trength between its members The Women's committee f the organization presented Eid celebration programme n 9th April at Kingsbusy High School, Kingsbury UK various programmes were held on this occasion

NOTE ON UNITED NATIONAL PROCEDURE

Any person or group in the world may complain to the United Nations about human rights violations Tens of Thousands of complaint letters are received each year Under 1503" procedure, named after Economic and Social Council resolution 1503 by which it was established in 1970, the letters are summarized in confidential documents, copies of which are sent to Commission and sub-commission members Copies of the actual letters are sent to the Member States cited therein, which then have an opportunity to send responses to the United Nations

Private complaints and government responses are discussed first in the Sub-commission. If it concludes that there seems to be a consistent pattern of gross and reliably attested violations of human rights", it refers the complaint to the Commission on Human rights, which may then investigate further Complaints are discussed in private meetings and remain confidential until the Commission sees fit to submit a report to the Economic and Social council The commission has considered in these private proceedings complaints concerning some 29 countries from all over the world

M.A. PARKAR CHOWK

Naming Ceremony of "M A Parkar Chowk" was held on 26th March 1995 at the junction of L J Road, Mahim, Bombay by noted Filmstar Nana Patekar Adv Mrs Nirmala Samant Prabhavalkar, Mayor of Bombay was the Chief Guest Adv Sharad Dighe, MP presided over the function

TIBBIA (UNANI) MEDICAL COLLEGE & HOSPITAL, BOMBAY

Annual Function 1995 of Tibbiya (Unani) Medical College & Hospital was held on 29th March 1995 at Bombay Mr Rafiq Dada, Addl Solicitor Gen of India was the Chief Guest while Mrs Shahnaz Rafiq Dada gave away the prizes Dr Ishaq Jamkhanawala presided over the function

FOUNDATION-STONE LAYING CEREMONY

National Educational Trust had organized Foundation-stone laying ceremony y of National School building on 2nd April at Kausa-mumbra, Bombay Mr Naveem Khan, ex-mayor presided over the function Eminent persons from all over the Bombay were present on the occasion

WEDDING

Dr Farida d/o Alhaj A Kadir Shaikh Hasan Wangde got married with Akhtar s/o Husan Md Kassim Kundik on 20th April 1995 at Chiplun, Ratnagiri

OBITUARY

Ex-Prime Minister of India Mr Morarji Desai passed away on 10th April at Bombay after a long illness

Mrs Aziza Abdul Latif Merchant m/o Mushtaaq Merchant (Film Star) and Ishtiyaq Merchant (Press Photographer) hailing from Malwan, Sindhudurg passed away on 23rd March at Bandra, Bombay at the age of 68

From this issue we have again started the column of 'Taabadtob', which was in a great demand but due to some unavoidable circumstances it was not continued and again that will also feed the readers to jump into queries and quiz

Naqshe Kokan is much appreciated in the foreign countries where our community people have settled many years back It fulfills a great sense of belonging to those who have settled in foreign and not forgotten their tradition, culture and the roots In foreign countries 'Kokni' as a dialect is still spoken by many people so we should see that Naqshe Kokan should reach to all the corners of the Koknis We need not stress that point that how important this is to get the information from the readers and therefore, friends it will be helpful to our community More suggestions, ideas and articles are invited from the readers

NEWS

NEW COMMENTARY OF THE QURAN

The Islamic Research Academy here has published a new Urdu commentary of the holy Quran entitled "Tadrees Lughat Ul Quran" It attempts at teaching the reader the language of the Quran without the help of the Urdu translation The whole commentary will run into 10 volumes, of which five volumes have been released

According to Prof Abu Masood Hassan Alvi, the executives of the IRA, the commentary is designed to make the readers conversant with the syntax and parts of speech of the language The IRA is engaged in various dawah, research and welfare activities in Pakistan (ISLAMIC VOICE)

DUTCH NOD FOR ALLAH

Muslims serving in the Dutch Army will in future be allowed to swear their oath of allegiance in the name of Allah, rather than God or the Queen, a Defence Ministry spokesman said

A request by a Muslim soldier to use the name of Allah on his promotion to the rank of lieutenant had been granted by the ministry The change had now been enshrined in official policy, the spokesman said The defence Ministry said it was no problem "It is a policy now" the spokesman said Until now, Dutch conscripts have been permitted to choose either to pledge allegiance in the name of God or Queen Beatrix, or to promise to obey the laws of the Netherlands -Sapa-Reuter (AL-BALAAGH)

YEAR BOOK OF MUSLIM WORLD

A 1000-page "Year Book of Muslim World 1995" ha been brought out by Delhi Publisher Media Lin publication, edited by Mr Nasir Jawed, a former journali with daily "Patriot", the attractively laid-our yearbook h seven sections on Islam the religion, the empires, Mus countries at a glance, society, economy science technology and sport Besides these the hard bo compendium contains a 40 page book section on Palest and special reports on Afghanistan, Kashmir, Ayodhy Chechnya and Somalia The yearbook carries speci articles by a number of experts from the India Academ Bosnia Herzegovina is the topic of the year for the yearboo while Yemen has received special focus The we illustrated compendium is priced at Rs 600 for the India market while it will be available for $20 oversea (ISLAMIC VOICE)

TYSON'S CONVERSION

In Islam, conversion buries the past Conversion fre one from the stigma of sin committed during the days ignorance Conversion gives one a new birth, a new vis a new horizon a new life, and newer possibilities

America has seven million Muslim converts today Ar believe it or not, prisons are proving ideal centers f conversion "In American life, people have little time think and meditate " said Mr Sayeed Who helped Mr Tyson in reverting to Islam in March To quote him I prison they get time to think about the fundamentals life Tyson, in his solitude, looked into the darkness an embraced all the 'fundamentals' of Islam belief in a d of judgment, belief in angels, belief in all prophet submission to the One and Only God

After his release from prison, his first act of peniten was the prayer of gratitude to Allah, Who helped heal h fractured soul", the second being a breakfast wit Mohammad Ali (former Cassius Clay) Paul Hayward The Daily Telegraph (March 28) has captured the momentous moments it was 7 20 am in the headquarte of the Islamic Society of North America and Tyson w edging towards a stairwell after his ceremony thanksgiving Behind him, engulfed by bodies, was A his eyes flushed with tears but his mouth unable to spea Both men meeting in a wordless religious embrace

Blessed are those who come to light And blessed a those who bring others to light (RADIANCE)

...D THE SUN MOVES ON TO ITS DESTINATION. THAT ...THE ORDINANCE OF THE MIGHTY, THE KNOWER. AND ...HE MOON, WE HAVE ORDAINED FOR IT STAGES TILL IT ...COMES AGAIN AS AN OLD DRY PALM BRANCH. ...ITHER IS IT FOR THE SUN TO OVERTAKE THE MOON, ...OR CAN THE NIGHT OUTSTRIP THE DAY, AND ALL FLOAT ...IN AN ORBIT" (QURAN, 36 38-40)

NAQSHE KOKAN

English Supplement

Editor	Dr Abdul Karim Naik
Associate Editors	F M Mistry & Ajaz Malik
Sub-Editor	I I Patni
Consulant Editor	A Kays

EDITORIAL

LET US LOOK BACK

Naqshe Kokan has passed the childhood, adolescent youth and it is passing through the adulthood It is more than 33 years that Naqshe Kokan started ...a small bulletin to give information to the community ...ne of the main reasons of our backwardness in education, ...conomy and religion was is and will be the ...ommunication gap and this is universal truth Man is in ...earch of his progress, prosperity and peace and he wants ...o improve to be better and better and he must know what ...what, Who is who what are the facilities given by the ...overnment, semi-government and voluntary bodies ...hen we thought of our community as a whole we thought ...n 1962 that we must have our own mass media, which ...ill remove this communication gap Those who kept ...e an on the history and the past of our community will ...ppreciate and realize that Naqshe Kokan has played an ...nportant part in trying to remove the communication gap ...ave we removed the communication gap? No, not ...ompletely Yes, partially we did Now, we are sandwich ...etween yeses and no, between positive and negative ...hatever we have done go to yes side or positive results ...any readers helped us to give lot of information to do ...me positive work Those readers who did not or could ...ot give us the information had given negative results ...hose who keep eyes on the sights, ears on the speakers ...d fingers on the pulse will appreciate and realize what ...aqshe Kokan has done for them Many movements have ...ken birth due to the thoughts and feelings they got from ...aqshe Kokan Most of the revolution have taken place ...cause of the thoughts and feelings shown through the books or through the newspapers. Of course we were late to start our community paper, but it is better to be late than never

But, now most of the teachers, students and readers know that Naqshe Kokan is not only a reading magazine but it has also become a movement and has been the cause to establish good many educational, social and religious institutions The activities of Naqshe Kokan Talent Forum are well known to all Naqshe Kokan Talent Forum has become the platform for the youngsters, students and also to the teachers to create the revolutionary thoughts, filings and actions to bring the better results Comparatively Urdu schools in Kokan have shown better results because of Naqshe Kokan Talent Forum activities Good many students have become the speakers and leaders and are active in various fields

But, we as editors are not fully satisfied because we also know that much more can be done and therefore we are writing his special editorial to get the assistance of the readers Of course, readers can do great service and also correct us wherever we are wrong There are many ways, the main factor is to get better result Readers must give us more information of their villages or taluka places to feed our column of Afkaar and Azkaar Some thinkers and writers can give us the best of the articles, which are meant for the welfare of the community and the development of the personality The article should be for all the category viz children, women and for general public The writer should also keep in mind that these days big articles are not appreciated in this fast moving world People have no time to read the big articles and everybody likes brevity The article should be brief, as if the whole ocean has been condensed to a pot of water Those, who can not do because of lack of time, they can ask their friends to give us information and articles Information and articles should be positive, educational, informative and ethical and moral It is a policy of Naqshe Kokan not to think of Yellow journalism, scandal or dirty politics Sometimes some satire, jokes or poetry can be published to change the taste and to enjoy the jokes, but that should not be meant for a particular person but they should be taken as a gaps filled in to enjoy lightly

The other aspect is, we must have readers to read our people, so please see that you are a subscriber and you should ask your friend to be the subscriber It is a wish of Naqshe Kokan that it should reach to every nook and corner and therefore, it is the duty of everyone to see that their villagers and friends subscribe this magazine

اشاعت کا ...

ماہنامہ
نقش کوکن بمبئی
اردو / انگلش

رکن انڈین لنگویجز نیوز پیپرس ایسوسی ایشن

جلد نمبر ۳۴ | شمارہ ۹ | جولائی ۹۵ء

مدیر: ڈاکٹر عبد الکریم نائیک

معاون مدیر: فقیر محمد مستری / مبارک کاپڑی

اعزازی نمائندے

ملکیت: نقش کوکن پبلی کیشن ٹرسٹ (رجسٹرڈ نمبر E 3006)

درون ہند سالانہ: ساٹھ روپے — دیگر ممالک ساڑھے تین سو روپے

خلیجی ممالک تین سو روپے

خط و کتابت اور ترسیل زر کا پتہ: نقش کوکن ۴۲ اے، نواگر نیر ڈ کیا روڈ ریلوے اسٹیشن، بمبئی نمبر ۴۰۰۰۱۰

مقام طباعت: ایلورا پرنٹرز بائیکلہ بمبئی

پرنٹر پبلشر: ڈاکٹر عبد الکریم نائیک

تاریخ اشاعت: ... جون ۹۵ء

کتابت: ... احمد، جاوید ندیم

اس ماہ کے
نقوش

اداریہ

دیکھئے پیچھے کی طرف

ماشاءاللہ نقش کوکن نے زندگی کے چوبیس ویں سال میں قدم رکھا ہے۔ بچپن بیت گیا۔ شباب کے ابتدائی ایام بھی گذر گئے اور اب یہ کرٹیل جوان ہوگیا ہے۔ عمر کی اس منزل میں پہنچ کر جب ہم پیچھے کی طرف نظر ڈالتے ہیں تو ہمیں یاد آتا ہے کہ ایک برادری کیلئے انفارمیشن بلیٹین کے طور پر شروع کیا گیا یہ ماہنامہ اب اردو داں طبقہ کا محبوب پرچہ بن گیا ہے۔

انسان نے ہمیشہ خوب سے خوبتر کی جستجو کی ہے۔ ہماری بھی خواہش رہی کہ ہم بھی اپنی ہمسایہ قوموں کی طرح آگے بڑھیں پروان چڑھیں مگر تعلیمی پسماندگی نے ہمیں روکے رکھا تھا۔ پھر وقت نے کروٹ بدلی حصول تعلیم کا جذبہ بیدار ہوا اور ہم نے محسوس کیا کہ اب ہماری سماجی اور اقتصادی پسماندگی کا سبب صرف تعلیم کی کمی نہیں ہے بلکہ بے خبری اور ہمارا اخلاقی انخلاء ہے۔ سرکاری، نیم سرکاری اور رضاکارانہ تنظیموں کی جانب سے دی جانے والی امداد و ہدایات سے ہم بے بہرہ ہیں۔ لاتعلق ہیں۔ اور اسی بناء پر ۱۹۶۲ء میں نقش کوکن کا اجراء عمل میں آیا تاکہ ہم خود اپنوں سے اور اپنے گرد و نواح سے واقف ہو جائیں۔

ربع صدی گذر جانے کے بعد آج جب ہم اپنے ماضی کا موازنہ زمانۂ حال سے کرتے ہیں تو وہ بابصیرت لوگ جنہیں خدا نے جذبۂ صادق اور روشن ضمیر عطا کیا ہے وہ اسی بات سے اتفاق کرینگے کہ قوم کے اس بدلے ہوئے دھارے میں نقش کوکن نے اہم رول ادا کیا ہے۔ اس نے بیداری کی ایک ایسی لہر دوڑا دی کہ کئی فلاحی سرگرمیوں کا جنم ہوا، طرز فکر بدل گیا، خرافات معدوم ہوئے، نئے نئے قلم کار ابھر کر سامنے آئے اور دنیا بھر میں پھیلے ہوئے ہمارے لوگ ایک دوسرے سے قریب ہو گئے۔ قریب تر آ گئے البتہ یہ محض قارئین کے تعاون کا نتیجہ ہے جو خود بھی بیدار ہوئے اور ہمیں بھی فعال دکھا اور اب صورتحال یہ ہے کہ نقش کوکن صرف ایک رسالہ ہی نہیں بلکہ تحریک بن گیا ہے۔

نقش کوکن ٹیلنٹ فورم اس کی ایک ذیلی مجلس ہے جس نے تعلیمی حلقہ میں وہ دھوم مچائی ہے کہ مہاراشٹر کی دیگر تنظیمیں بھی اس کی تقلید میں کام کرنے لگی ہیں۔ دیئے سے دیئے جل رہے ہیں، روشنی پھیل رہی ہے۔ N.K.T.F نے دس بارہ سالوں میں قبول عامہ کا جو درجہ حاصل کیا ہے وہ (نقش کوکن) ماہنامہ، پچیس سالوں میں بھی حاصل نہیں ہو سکا۔ اداریہ لکھنے کا مقصد بھی یہی ہے کہ ہم اپنے قارئین سے امکانی تعاون حاصل کرنے کی درخواست کریں۔ بلاشبہ قارئین وقت کے نباض ہوتے ہیں حالاتِ حاضرہ پر ان کی نظر ہوتی ہے اگر وہ ہمیں اپنی اطلاعات بہم پہنچائیں۔ اپنے علاقہ کی سرگرمیوں سے، شخصیتوں سے واقف کرائیں، پرچہ کے ذوق و مزاج سے مطابقت رکھنے والے اصلاحی مگر مختصر مضامین لکھکر بھیجیں تو نئے قلمکار بھی ابھر کر سامنے آئینگے ان کی ہمت افزائی ہوگی اور نقش کوکن کا عکس اتر آئیگا۔ خیال رہے کہ مضامین طویل نہ ہوں۔ مختصر

کسی کی ذاتی ملکیت نہیں بلکہ ٹرسٹ کے زیر اہتمام نکلنے والا ہمارا افسر میں اردو کا واحد پرچہ ہے ۔

وہ ہم نے کیا ہے ۔ یاد رہے کہ نقش کوکن

معنوی اعتبار سے اسے خوبصورت بنانا ہمارا کام تھا

سے خاندان کے ہر فرد کا رسالہ کہا گیا ہے ۔ معنوی اور

یں اس کے خریدار ہوں ۔ یہ ایسا صاف ستھرا پرچہ ہے

ورت ہے اسے گھر گھر پہنچایا جائے ۔ ہر گاؤں، ہر قصبہ

> اگر اردو کی ترویج و اشاعت میں آپ ہمارا ہاتھ بٹانا چاہتے ہیں تو آج ہی "بسم اللہ" کیجئے
> وقت کبھی انتظار نہیں کرتا ۔

غزل

حرف حق صرف کتابوں میں پڑھوں کچھ نہ کہوں

ہاں وہی ہاتھ مرے جیسوں کا قاتل ہے مگر
میں اسی ہاتھ کو مضبوط کروں کچھ نہ کہوں

دوسرا کون جسے پیش کروں سر اپنا
دشمنِ جاں ہی سہی قدر کروں کچھ نہ کہوں

مسند و منصب و اعزاز کے حقدار ہیں وہ
وہ جنہیں اچھی طرح جانتا ہوں کچھ نہ کہوں

سچ ہی کہا ہیں جو یوسف صابرا دریائیں
بس تو پھر ایک کنواں کھود رکھوں کچھ نہ کہوں

راستہ وہ ہے کہ ہر گام اندھیرا، خندق
چل پڑا ہوں تو چلوں کچھ نہ کہوں کچھ نہ کہوں

حراکی گود کا کوہ نور ہیرا ـــــــ تیرہویں قسط

ب، اِسْمِ، اَللّٰہ، الرَّحْمٰن، الرَّحِیْم کا مفہوم

محمد سعید علی ٹوکر

پچھلی متعدد قسطوں میں ہم نے پڑھا ہے کہ . اس آیتِ مقدسہ کا، سطحی، سرسری، لفظی، عبوری، عمومی اور نظری معنیٰ تو یہ ہو سکتا ہے کہ "شروع کرتا ہوں میں اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان اور نہایت رحم والا ہے" چونکہ اس آیت میں شروع کرنے کیلئے عربی مصدر ( ) استعمال ہی نہیں کیا گیا ہے، اس لئے "شروع کرتا ہوں" اس ترجمہ سے اس کا مفہوم تو قطعی اجاگر نہیں ہو سکتا۔ دنیا میں آج تک "فساد" برپا ہے اور اسلام آنے کے بعد وہ بالکل مٹ جانا چاہئے تھا، مگر ایسا نہیں ہوا۔ اس کی وجہ ہی یہ ہے کہ صحابہ کرامؓ کے بعد سے اب تک اسی اوّلین آیت کا صحیح مفہوم ہم متعین نہیں کر سکے۔ قارئین کرام کو اس آیت کا پورا مفہوم پڑھنے کے بعد آخر میں اس کا جو ترجمہ درج کیا جائیگا اسے پڑھکر ہی اس کا یقین ہو جائیگا ـــ انشاءاللہ۔ آیئے اللہ تعالیٰ کی اس اولین آیتِ مقدسہ کا مفہوم اور حکمت جان لینے کیلئے ہم عربی زبان کی گہرائی (ROOT) تک رسائی کریں تاکہ حراکی گود کے کوہِ نور ہیرا اور آپؐ کے صحابہؓ کا کردار ہم میں در آئے۔

(۱) ب :۔ اس حرف کے عربی لغاتی معنیٰ یہ ہیں۔ وجہ، سبب، کے ساتھ، کی جانب، کی طرف۔

(۲) اِسْمِ :۔ اس کے لغاتی معنیٰ ہیں۔ نام، صفت۔ اسم کی عربی جمع اَسْمَاء یعنی متعدد صفات۔ اسی سے اَسْمَآءُ الْحُسْنٰی بنا ہے جس کے معنیٰ ہیں حسین ترین صفات۔

(۳) اللہ :۔ قرآن پاک کی اولین مقدس آیت کا تیسرا لفظ "اللہ" ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کا ذاتی نام یا اسم خاص ہے اللہ کی تفسیر کرنا یا اس کا مفہوم پوری طرح سمجھنا یا سمجھانا کسی بھی انسان کے بس کی بات نہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ کے وجود کو نہ دیکھا جا سکتا ہے اور نہ پہچانا جا سکتا ہے۔ ہاں اسے اُس کے نازل کردہ کتابوں کی حکمت پر ایمان لاکر ان سے ثابت کیا جا سکتا ہے۔ زمین پر جن جن حصوں پر اللہ کے نبی مبعوث ہوئے ہیں۔ ان میں سے بعضوں پر اللہ نے صحیفے (BOOKLETS) نازل کئے ہیں تو بعضوں پر کتابیں۔ ان تمام کا مطالعہ کرنے کے بعد معلوم ہوتا ہے کہ صرف قرآن کے سوائے باقی تمام مذہبی کتابوں میں انسانوں نے اپنے مفاد کی خاطر ان میں کافی بدل کیا ہے یہ انکشاف قرآن نے بھی کیا ہے۔ (سورۃ البقرہ آیت ۱۴۹) لیکن ان صحیفوں اور کتابوں میں تغیر اور تبدل ہونے کے باوجود بھی ان میں اب بھی اللہ تعالیٰ کے۔ وجود کی، اس کے لاشریک ہونے کی، اس کے رازق ہونے کی، اس کے اوّلُ و آخر ہونے کی، اس کے لافانی ہونے کی اور اس نے اپنے بندوں کو ہر دور میں دعائیں سکھانے کی دلیلیں اور ثبوت آج بھی ہمیں موجود ملتے ہیں۔ یہ تمام دلائل اور ثبوت پکار پکار کر انسانوں کو اللہ کے وجود کی

[illegible] اور مظاہر پرست انسانوں نے
[illegible] بدل ڈالی لیکن آپ دیکھیں گے کہ اللہ تعالیٰ
کے وحدہٗ لاشریک ہونے اور اس کے خاص پیغمبرؐ کی
بابت پیشین گوئیوں کو بدل ڈالنے یا مٹا ڈالنے کا ان کو خیال
تک نہیں سوجھا۔ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ بے شک اللہ
کا وجود سب سے اعلیٰ، سب سے بالا، سب سے نرالا،
سب سے تعالیٰ، سب سے ارفع اور سب سے مقدس
اور افضل ترین ہے۔ آیئے دیکھیں کہ دنیا کی مذہبی کتابوں
میں نیز اللہ کی آخری کتاب قرآن پاک میں اس تنہا وجود
کی ہمیں کیا دلیلیں ملی ہیں، تاکہ ہمیں بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
کا مفہوم اور حکمت دھیان میں آنے کیلئے آسانی ہو۔

اللہ واحد ہے (وحدانیت کی دلیلیں)

قرآن :۔ وَاِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ (سورۃ البقرۃ آیت ۱۶۳)
(انسانو!) تمہارا معبود ایک ہی معبود ہے (اور)
اس کے سوائے کوئی معبود نہیں۔

وید :۔ یک ایکم اِیدرِ تشتہی (رگ وید ۶-۴۵-۱۶)
(انسانوں) معبودِ حقیقی تو صرف ایک ہی ہے،
اسی کی عبادت کرو"

اُپنشد :۔ ایکو دیو ہا سر و بھوتیشو گڑھ بھا [illegible]
(ہندوؤں کی مقدس قدیم کتاب اُپنشد)
(انسانوں) تمہارا حقیقی دیو (حقیقی معبود) ایک ہی
ہے، وہ ہر کسی میں موجود ہے)

پوتر گیتا :۔ مَنمنا بھَو مَت بھگتو مدھاجی مانمسکرو
(گیتا ادھیائے ۱۸ اشلوک ۶۵)
(انسانو!) صرف مجھے اکیلے ہی کو پکارو،
میری ہی عبادت کرو، مجھے ہی سجدہ کرو"

بائبل :۔ "ہمارا حقیقی خدا بس ایک ہی ہے" (نیا قرار۔
مارکس باب ۱۲- جملہ ۳۰)

زبور :۔ "اے اللہ تو بزرگ ہے۔ تو عجیب و غریب
کام کرتا ہے۔ تو ہی واحد اللہ ہے"
(زبور- باب ۸۶- جملہ ۱۰)

تورات :۔ اے خدا! تو سب حمد و ثنا سے بالا
ہے اور تو ہی اکیلا خداوند ہے"
(نحمیاہ- باب ۹- جملہ ۵-۶)

اوستا :۔ "تو یکسر پاک ہے، تو ہی اکیلے نے تمام
کائنات کیلئے زندگی اور ہدایت دی"
(پارسیوں کی کتاب اوستا)۔

اللہ رازق ہے (رزّاقیت کی دلائل)

قرآن :۔ (انسانو!) ہم نے زمین میں تمہیں ٹھکانا دیا
اور اس میں تمہاری روزی رکھی ہے"
(سورۃ الاعراف آیت ۱۰)

قرآن :۔ "وہ (اللہ تعالیٰ) کھلاتا ہے، خود نہیں کھاتا
(سورۃ الانعام آیت ۱۴)

وید :۔ "وہ کھاتا نہیں کھلانے کا انتظام کرتا ہے۔
(رگ وید ۱۰-۱۶۴-۱)

گیتا :۔ میں پرماتما ہی ساری مخلوق کا رازق ہوں"
(گیتا- ادھیائے ۹- شلوک ۲۴)

اللہ اول سے ہے اور آخر بھی وہی رہیگا

قرآن :۔ وہ (اللہ تعالیٰ) اوّل سے ہی ہے اور آخر
(ابد) تک رہیگا (الحدید آیت ۳)

گیتا :۔ "میں کائناتوں سے (کائناتوں کے وجود سے) پہلے ازل ہوں اور ان کے بعد بھی آخر تک رہونگا"

(گیتا۔ ادھیائے ۱۰۔ شلوک ۲۲)

اوستا :۔ وہ (اللہ تعالیٰ) ازل سے ہے (یشت)

(حضرت زرتشت کی کتاب)

زبور :۔ ازل سے آخر تک تو ہی خدا ہے۔

(باب۔ ۹۰۔ جملہ ۲)

اللہ لافانی ہے

قرآن :۔ سارے فنا ہو جائینگے مگر (اے محمدؐ) صرف تیرے پروردگار کا پرجلال واکرام وجود ہی باقی رہیگا"

(سورۃ الرحمٰن۔ آیت ۲۶۔ ۲۷)

گیتا :۔ "تو ہمیشہ رہنے والا ہے، اعلیٰ اور پاکیزہ وجود تو ہی ہے، تو لافانی ہے"

(گیتا۔ ادھیائے ۱۰۔ شلوک ۱۲)

زبور :۔ خداوند ابد تک تخت نشین ہے"

(زبور۔ باب ۹۔ جملہ ۷)

اللہ تعالیٰ نے تمام انسانوں کو دعائیں سکھائی ہیں"۔

قرآن :۔ اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ

(سورۃ الفاتحۃ۔ آیت ۵)

اے اللہ مجھے سیدھے راستے پر ہی چلا۔

وید :۔ آگنے نئے سوپتھا رائے اَسْمَنْ

(رگ وید۔ ۱۔ ۱۸۹۔ ۱)

اے ہمارے معبود حقیقی ہمیں اچھے راستے پر چلا

زبور :۔ اے خدا مجھے اپنی راہیں بتا۔ مجھے سچائی پر چلا" (زبور باب ۲۵۔ جملہ ۴۔ ۵)۔

اس جہاں میں اللہ کو دیکھا نہیں جا سکتا۔

قرآن :۔ اس کا (اللہ کا) آنکھوں سے ادراک نہیں ہو سکتا (یعنی) وہ سب کا ادراک کر سکتا ہے

(سورۃ الانعام۔ آیت ۱۰۴)

گیتا :۔ "مجھے (معبود حقیقی کو) کوئی بھی اپنی طبعی آنکھ سے نہیں دیکھ سکتا"

(گیتا۔ ادھیائے ۱۱۔ شلوک ۸)

اللہ تعالیٰ کے وجود کے ثبوت میں ہم نے متعدد مذہبی کتابوں کی دلائیل پڑھیں، مگر صرف قرآن پاک ہی ایک ایسی کتاب ہے جس نے انسانوں کو یہ خوشخبری دی ہے کہ مرنے کے بعد ایک وقت ایسا آئیگا کہ دوسری زندگی میں وہ اللہ کا دیدار کریگا۔ دوسری خوشخبری یہ بھی قرآن میں ملتی ہے کہ اللہ تعالیٰ کے وجود کی طرح دوسرا کوئی بھی وجود نہیں ہے۔ یہ دلائل دوسرے کسی بھی مذہبی کتابوں میں نہیں ہیں۔ غیب کی یہ باتیں صرف اللہ کے آخری رسولؐ پر نازل شدہ اللہ کی آخری کتاب میں ہی ملتی ہیں کیونکہ اس میں کوئی تبدل یا تغیر نہیں ہوا ہے۔ دیکھئے ـــ

(۱) (انسان مرنے کے بعد) دوسری زندگی میں اللہ کا دیدار کریگا۔

(سورۃ القیٰمۃ آیت ۲۳)

(۲) اللہ تعالیٰ جیسی کوئی بھی شئے (کوئی بھی وجود) نہیں ہے")

(سورۃ الشوریٰ آیت ۱۱)

قرآن پاک چونکہ اللہ تعالیٰ کی آخری کتاب ہے

اس لئے ظاہر ہے کہ اس میں انسان کیلئے ہر بات کا بیان فرمانا نہایت ہی ضروری تھا۔ مذکورہ آیت میں یہ اعلان کہ اللہ جیسی کوئی بھی شئے نہیں ہے " یہ صرف اعلان ہی نہیں بلکہ انسانی دماغ سے اپیل بھی ہے کہ وہ اس آیت پر گہرائی سے غور کرے۔ نیز یہ آیت انسانوں کیلئے ایک چیلینج بھی ہے کہ وہ بتا دے کہ کیا اللہ جیسی کوئی دوسری شئے (وجود) بھی ہے؟ ظاہر ہے کہ یہ چیلینج وہی ہستی دے سکتی ہے، جو خود جانے کہ وہ کیسی ہستی ہے اور اس کے سوائے دوسرا کوئی بھی وجود مثل اس کے نہیں۔

قرآن پاک نے انسانوں کو یہ چیلنج بھی دیا ہے اور اس کا جواب بھی خود اس میں موجود ہے۔ اب انسان کا یہ کام ہے کہ وہ اپنی عقلِ سلیم سے اس حقیقت کو اس میں ڈھونڈ نکالے اور اس تعالیٰ وجود کے اعلیٰ، بالا، تعالیٰ نرالا اور ارفع ہونے نیز وَحْدَہٗ لاشریک ہونے کی گواہی بھی دے۔

ذرّۂ خاک اب ٹھوس دلائل سے ثابت کریگا کہ اللہ تعالیٰ جیسی کوئی بھی شئے نہیں ہے اور ان ثبوت سے اللہ کی کتاب کی اوّلین آیت بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کا مفہوم اور عظمت ہمارے سب کے دھیان میں آئیگی

"لٹکا دیا"

پھکڑ کانپوری

یا خدا اپنے کرم سے مجھ کو اس قابل بنا
یار کے گالوں سے میں چپکا رہوں ایک تل بنا
رات بھر اغیار اس کے ساتھ ناچے جھوم کر
عاشقِ جانباز بیٹھا رہ گیا بزدل بنا
کیوں بنا کر نیم ملا بیچ میں لٹکا دیا
شیخ کو دے علم یارب یا نرا جاہل بنا
ایک ہی کالہڑ میں ساری قابلیت ڈھل گئی
پھر رہا تھا واعظِ ناداں بڑا عاقل بنا
پیچھے پھرتے ہیں فلقی عقل کے مارے کئی
عقل سے کورا ہے وہ جو پھر رہا عاقل بنا
میں گزر جاؤں جدھر سے آگ لگ جائے ادھر
شرپسندوں کا مجھے تو رہبر کامل بنا
اے خدا پھکڑ کی ہے یہ التجائے آخری
فاعلاتن کی صدا کو بحر کا حاصل بنا۔

جناب محمد سعید ٹولکر کا مضمون درج بالا کی یہ تیرہویں قسط ھدیۂ قارئین ہے مزید ۱۲ قسطیں ہمیں موصول ہو چکی ہیں۔ اس مضمون کے تعلق سے قارئین کی رائے ہم تک نہیں پہنچی۔ پتہ نہیں لوگ اس سلسلہ کو پسند کرتے بھی ہیں یا نہیں لہٰذا اس مہینہ اس سلسلہ کی یہ آخری قسط شریک اشاعت کرکے ہم مضمون نگار سے گذارش کرتے ہیں کہ وہ ان تمام قسطوں کو (مطبوعہ اور غیر مطبوعہ) کتابی شکل دیں۔ ہمیں امید ہے کہ ٹولکر صاحب کی پہلی تصنیفات کی طرح یہ کتاب بھی ہاتھوں ہاتھ لی جائیگی۔ ادارہ

نعتیں

صورت انکی ہے سیرت انکی ہے — اکبریا سے محبت ان کی ہے
نام احمد بھی ہے محمد بھی — عزت ان کی ہے عظمت انکی ہے
خاتم الانبیاء امام رسل — یعنی مہر نبوت ان کی ہے
سخت کافر پہ ۔ نرم مومن پر — دوزخ ان کا ہے جنت انکی ہے
گمرہوں کو بتایا راہ تما — رشد ان کا، ہدایت انکی ہے
قاب قوسین کے یہ معنی ہیں — جلوت انکی ہے خلوت انکی ہے
حمزہؓ ان کے حبیب بھی انکے — کربلا کی شہادت ان کی ہے

مہر اپنا عمل ہے اپنے لئے
ہاں مگر اک شفاعت انکی ہے

مہر بھوپالی

غلام جن کے ہیں سب اک غلام میں بھی ہوں
کہ جاں نثار رسول انام میں بھی ہوں
مرا مقام ہے شاہ رسل کے قدموں میں
تو کائنات میں عالی مقام میں بھی ہوں
زباں پہ نام محمد کا ورد ہے پیہم
سراپا وقف درود و سلام میں بھی ہوں
مرے بھی دل میں ہے غم امت محمد کا
تڑپ سے جس کی بہت شادکام میں بھی ہوں
ملا خاک پائے محمد کا ذرۂ ناچیز
سنو! کہ واجب صد احترام میں بھی ہوں
رواں ہے ساقی کوثر کا فیض عام جہاں
وہیں پہ ایک طلبگار جام میں بھی ہوں
ملا ہے نعت محمد کا ورنہ اے راہی
کہاں کا ایسا بھلا خوش کلام میں بھی ہوں

ڈاکٹر محبوب راہی

محمد کی تعریف کرتے ہیں ہم
ہیں بعد از خدا وہ بڑے محترم
تصور میں ہر دم بسا ہے مدینہ
خیالوں کا میرے رواں ہے سفینہ
جو طوفان بھی آئے نہ گھبرائیں ہم
محمد کی تعریف کرتے ہیں ہم
نبیؐ کی ہے سیرت عمل کا خزینہ
ملا اس سے جینے کا ہم کو قرینہ
طریقہ انہیں کا ہی اپنائیں ہم
محمد کی تعریف کرتے ہیں ہم
بلاوا اگر ہو تو پہنچیں مدینہ
لگا دیں ہم کو جنت کا زینہ
بجا ہے مقدر پہ اترائیں ہم
محمد کی تعریف کرتے ہیں ہم
لطیف اپنے آقا ہیں شاہ مدینہ
سوا مشک و عنبر جن کا پسینہ
غلامی سے ان کی نہ شرمائیں ہم
محمد کی تعریف کرتے ہیں ہم

لطیف مالیگانوی

نزول محمدؐ ہوا جب زمیں پر — گرے منہ کے بل بت جہاں تھے وہیں پر
بنا کر نرالے صنم پوجتے تھے — نہ تھا نام لیوا خدا کا کہیں پر
ہٹی ظلمتیں کفر کی بدلیاں اور — اتر آئی رحمت مکاں سے مکیں پر
کی بیت المقدس امامت نبیؐ نے — چلے پیشوا بن کے عرش بریں پر
شب وصل کفار یکسر پریشاں — جلوس مسرت تھا عرش بریں پر

کہو حمد اور نعت اے راز اکثر
ادا ہوگا کفارہ عصیاں یہیں پر

[illegible]

غزلیں

پار رہا ہوں میں سزا کس لئے خطا کی یارو!
آنچل نے میرے آگ لگا دی یارو!
سبزہ سبزہ یہاں شبنم کو ترس جاتا ہے
اور گلشن کی زمیں بھی تو ہے پیاسی یارو!
آتش حسن کی گرمی تھی کہ مے خانے میں
آج مے نوشوں نے جی بھر کے چڑھالی یارو!
تیرے گیسو سے معطر ہوئی گلشن کی فضا
عطر و عنبر میں بسی ہو گئی ہوا بھی یارو!

بشیر حسین کھوت پڑ فلوتے

محمد اعظم شہاب گورکھپوری

فکر عقبیٰ وبال ہو جیسے	حرص دنیا کمال ہو جیسے
گونج اٹھے زمیں سے عرش تلک	پھر اذانِ بلال ہو جیسے
بخش دیں سوز و ساز کے نغمے	تیرا ہر فن کمال ہو جیسے
حسن کی تیغ ابروئے شمشیر	عشق آتش مثال ہو جیسے
مطلع میں چشم مقطع میں لیا	کوئی شاعر خیال ہو جیسے
گردش جام گل کل مینا	جو بش ساغر اچھال ہو جیسے
عشق میرا نہیں تو میرے لئے	زندگی ایک وبال ہو جیسے

لوٹنا لگن جو لوٹنے پھیکلے ہے
اس چمکتا ہلال ہو جیسے
کبھی اقرار ہے کبھی انکار
پھر وہی قیل و قال ہو جیسے
کچھ تو مہکی شہاب اپنی نظر
کچھ تو اس کا جمال ہو جیسے

[illegible]

پھولوں سے مہکتا ہوا گلشن نظر آیا
لیکن نہ کہیں اپنا نشیمن نظر آیا
اس دورِ مساوات میں ہم نے یہی دیکھا
انسان ہی انسان کا دشمن نظر آیا
کہلاتا ہے دنیا میں جو گہوارۂ الفت
ہر سمت ہمیں ظلم کا مسکن نظر آیا
کیا عدل اور قانون کا انجام یہی ہے
جلتا ہوا انصاف کا خرمن نظر آیا
جو فرقہ پرستی کو کہے ظلم سراسر
تم کو اے نہال ایسا برہمن نظر آیا

نہال حفیظ بمبئی

○

کوئی برا نہ تو اچھا دکھائی دیتا ہے
جو آئینہ میں ہے چہرہ دکھائی دیتا ہے
پرائے کندھے پہ بندوق ہے نہ ہاتھوں میں
عجیب شخص ہے لڑتا دکھائی دیتا ہے
ہو قصۂ رشدی یا فسانۂ نسرین
ہوس کا بھوک سے سودا دکھائی دیتا ہے
یہ آج کل کا پڑھا لکھا نوجوان گویا
ندی سے لوٹ کے پیاسا دکھائی دیتا ہے
وہ شہر گل کہ جہاں پرسکون جھیلیں ہیں
لہولہان علاقہ دکھائی دیتا ہے
ہمارا عزم مصمم رہے اگر تو شرف
بگڑتا کام بھی بنتا دکھائی دیتا ہے

○

پرنسپل شرف الدین شرف

دوسری قسط

عورت

مولوی عبدالنعم نذیر (لندن)

عورت ایک مظلوم ہستی ــــ مرد ایک ظالم اور درندہ صفت انسان ــــ دونوں ظالم اور دونوں مظلوم کہیں مرد ظلم ڈھاتا ہے ــــ کہیں عورت ظالمانہ برتاؤ کرتی ہے ــــ سچ پوچھئے تو دونوں اپنے آپ پر ظلم کرتے ہیں ــــ اور اس کی وجہ؟ . . . . بے علمی۔ نفس پرستی۔ خود پرستی۔ نفسیاتی الجھنیں۔ کوئی اندرونی کمزوری اور کبھی ماں باپ کا ناجائز دباؤ یا سماجی

عورت یوں تو وفا کی دیوی کہلاتی ہے۔ یہ تو حقیقت ہے کہ اس کا مادہ وفا کے خمیر سے گوندھا گیا ہے۔ اس کے رگ و پے میں وفا ہی کا خون دوڑتا ہے وہ صبر و ضبط کا پہاڑ بن کر ہر مشکل مصیبت۔ تکلیف۔ تنگی غربت۔ ناداری اور ظلم و ستم کو برداشت کرتی ہے وہ اپنے شوہر کو مجازی خدا سمجھتی ہے۔ اس کی ہر خدمت بجا لا کر جیسے اس بت کی پرستش کرتی ہے۔ اس کے اشارۂ ابرو پر رقص کرتی ہے۔ وفا کی طرح محبت بھی اس کے خمیر میں ازل سے شامل کیا گیا ہے۔ وہ شوہر سے محبت پر رقص کرتی ہے اس کی ہر چیز سے محبت کرتی ہے۔ اپنا سب کچھ اس پر قربان کرتی ہے اس کی مجبوری کے وقت اپنا زیور بھی بیچ دیتی ہے اس کی رضا کے لئے معمولی کٹیا میں بھی۔ پھٹے پرانے کپڑوں میں بھی گذر بسر کرتی ہے ــــ مگر! ــــ یہی محبت اور وفا کی دیوی جب شوہر کو غلط راہ پر پڑتا دیکھتی ہے اور جب شوہر کو اس کے حقوق کی ادائیگی سے چشم پوشی کرتا ہے یا کسی اور سے محبت کی پینگیں بڑھاتا ہے اور جب خود عیش نفس کو مگن کر کے بیوی بچوں سے صرف نظر کرتا ہے یا جب شراب پی کر بیوی بچوں کو مار تا ڈھاتا ہے اور جب . . . . . تو یہ اپنا روپ بدل کر حقوق کا مطالبہ کرتی ہے یا انتقام کی آگ میں کود پڑتی ہے اس کے ہر قدم پر نظر رکھتی ہے اور اس سے باز پرس کرتی ہے۔ اسے راہ راست پر چلانے کے لئے اس سے جنگ کرتی ہے ــــ اب دونوں میں ٹکراؤ ہوتا ہے اور مرد اس پر ظلم ڈھاتا ہے یا راستہ کا روڑا سمجھ کر ٹھوکر سے اڑا دیتا ہے۔

مرد ۔ مزاج کے لحاظ سے حاکمانہ جذبہ رکھتا ہے دماغ میں برتری کا سودا سمایا ہوتا ہے۔ قدرت نے اسے حاکم ہی بنایا ہے تو وہ ایسا جذبہ نہ رکھے تو کیا کرے مگر اس جذبہ کے ساتھ پھول سے نازک دل والی بیوی سے برتاؤ کرے گا شیشہ دل ٹوٹ پھوٹ جائے گا اور جب ٹوٹے گا تو اسے جوڑنا ناممکن نہیں تو مشکل ضرور ہوگا اول اول جب نئی نویلی دلہن اس کے گھر میں آتی ہے تو اس کے جذبات کچھ اور ہوتے ہیں۔ جبکہ اس کی اپنی پسند کی ہو۔ خوبصورت بھی ہو ہنر مند بھی ہو۔ اس وقت اس کے دل و دماغ کی کیفیت کا اندازہ اس بچہ سے لگایا جا سکتا ہے جسے ایک خوبصورت کھلونا مل گیا ہو۔ شروع میں کوئی مطالبات نہیں ہوتے بلکہ خیر سگالی کے جذبات ہوتے ہیں۔ حسین خواب سجائے جاتے ہیں۔ خوبصورت وعدے کئے جاتے ہیں۔ میں ایک خوبصورت محل بناؤں گا بت ناز کی طرح اس میں تجھ کو سجا کر تیری پرستش کروں گا

تیری خدمت کے لئے نوکرانیاں ہوں گی تجھے چائے کی پیالیاں دھونے کی زحمت بھی نہ ہوگی۔ گھر کے سامنے مرسیڈیز گاڑی کھڑی ہوگی اور ہفتہ کی چھٹی ساحل پر کبھی خوبصورت پہاڑی علاقوں کی سیر کو جائیں گے۔ بیوی اس کے خوبصورت وعدوں پر مرمٹتی ہے۔ فدائیت کا عالم کچھ اور ہی ہوتا ہے۔ اس کی ہر بات میں میٹھا رس اس کی ہر ادا میں رعنائی محسوس کرتی ہے جیسے پریوں کے دیس کی شہزادی بن گئی ہو۔ سہیلیوں میں فخر کے ساتھ اپنے شوہر کی تعریف کرتی ہے گن گاتی ہے۔ سہیلیاں اس پر رشک کرتی ہیں۔ اب وہ دلہن سے بیوی بن جاتی ہے ساس اسے ہانڈی چولہا پکڑا دیتی ہے۔ برتن دھلواتی ہے وہ شوہر سے شکایت کرتی ہے وہ نوکرانیاں کہاں ہیں؟ چائے کی پیالی کے ساتھ برتن اور کپڑے بھی میں دھوتی ہوں۔ ہانڈی چولہا میں سنبھالتی ہوں دن بھر کام کر کے بدن چور چور ہوتا ہے اور وہ مرسیڈیز کب آئے گی۔ ہم تفریح کے لئے کب جائیں گے؟ شوہر پھر سے خوابوں کی دنیا کی سیر کراتا ہے۔ ڈارلنگ صبر کرو بس کچھ دن اور ابھی میرا بڑی کمپنی میں اپوائنٹمنٹ ہے پھر منیجر کی پوسٹ ملے گی۔ پھر مزے ہی مزے کریں گے۔ سب کچھ ہو جائے گا ___ بیوی بیمار ہو جاتی ہے یا ایک ۔ بچہ ہو جاتا ہے۔ حسن میں رعنائی میں فرق آتا ہے۔ بیوی کا پیار بٹ جاتا ہے۔ میاں کی نگاہیں بھی کچھ بدلنے لگتی ہیں اب شکوک وشبہات جنم لینے لگتے ہیں ___ میاں کو مجھ سے پہلی سی محبت کیوں نہ رہی؟ کیا مجھ میں کچھ کمی آگئی ہے۔ نہیں تو! میں وہی وفا کی دیوی ہوں۔ اس کی خدمت برابر کیے جا رہی ہوں۔ بلکہ میاں نے جو وعدے کئے

عشق کو گھن

تھے وہ سارے جھوٹ ثابت ہوئے۔ مرد سب جھوٹے ہوتے ہیں۔ جھوٹے وعدے کے جال میں پھانسنا ان کا شیوہ ہوتا ہے۔ اب وہ میاں کی نگاہوں میں اپنے سوالات کا جواب ڈھونڈتی ہے کیا واقعی اسے مجھ سے محبت نہیں رہی۔ کیا اسے کوئی لڑکی پسند آگئی؟ مرد تو ہرجائی ہوتے ہیں۔ بھونرے کی طرح کبھی اس پھول پر کبھی اس پھول پر ___ اور ہر لڑکی سے محبت کی قسمیں کھانا۔ بڑے جھوٹے۔ بڑے دغا باز ___ مگر میں اس کی بیوی ہوں۔ وہی مجھ کو بیاہ کر لایا ہے۔ اسے میرے حقوق ادا کرنے چاہئے۔

میاں تو یہ سمجھ رہا ہے کہ بیوی کو اس کے متعلق نہ کوئی سوچ ہے نہ فکر۔ اسے کسی سوچ کی ضرورت ہے نہیں۔ وہ بیوی ہے۔ بیوی بن کر رہے۔ گھر بار کی نگہبانی۔ بچوں کی پرورش اور میاں کی خدمت اس کے سوا اس کا کوئی کام نہیں۔ بیوی کے دل ودماغ میں کیا لاوا پک رہا ہے اس سے وہ بے فکر اپنی ڈگر پر رواں دواں۔ لیکن جب آئے دن رات گئے آنے پر بیوی فکر مند ہوتی ہے تو ایک رات ڈرتے ڈرتے پوچھ ہی لیتی ہے کہ یہ روز روز کیوں دیر سے آتے ہو۔ تمہارے انتظار میں مجھے نیند نہیں آتی۔ تنہائی الگ کاٹنے لگتی ہے مجھے روزانہ بخار آتا ہے تم پوچھتے بھی نہیں ....

اب یہ روزانہ کے سوالات دونوں میں خلیج پیدا کرتی ہے غصہ۔ ڈانٹ ڈپٹ۔ پھر لڑائی۔ پھر یہ خلیج اتنی وسیع ہوتی ہے کہ جیسے ندی کے دو کنارے جو کبھی نہ مل سکیں پھر دونوں کے درمیان طلاق کی دیو ہیکل موج حائل ہو کر دونوں کو جدا کر دیتی ہے۔

نہ ہمیشہ بیوی کی خطا ہوتی ہے نہ شوہر کی ___

عورت کی ایک الگ دنیا ہے۔ مرد کی ایک الگ دنیا ہے۔ عورت کی ایک تمنا خواہش اور سوچ ہے اور مرد کی ایک خواہش ایک تمنا ایک سوچ ہے۔ عورت کے احساسات و جذبات الگ ہیں۔ دونوں اگر خوابوں کی دنیا بساتے رہیں اور تصور میں شیش محل بناتے رہیں تو زندگی کی گاڑی نہیں چل سکتی۔ دونوں کو حقیقت کی دنیا میں بسنا ہوگا اور ایک دوسرے کے احساسات و جذبات کا ادراک کرکے ایک دوسرے کا خیال رکھنا اور کوآپریشن سے زندگی کی گاڑی صحیح سمت چلانا ہوگا۔

ایک وقت تھا جبکہ .... باقی آئندہ

کوکنی شاعری

قندِ مکرر

مطلع جیہ اشعر اور مقطع میں حافظ شیرازی کے اشعار سے استفادہ۔
– شرف –

شفر کمالی

حقیقت ہے کہ کوکن پٹی چا ہر گاؤں ہے نیارا
بحسن دلکشی بخشم سمرقندو بخارا را

دلوار پرلی ہے گو تا ورا گو لا صبح چا تارا
سراپا نُور ہے کوکن چا عالیشان نظارا

اَتے کوکن چیا سرزمینت اُجی وار پڑلیلی
خدایا ترک کوکن ار بدست آرد دلِ ما را

ارے او کوکنیاں تو تجی میاتی ہانک ملے ہے
تمہیں پن اختلافات اپلے ہیا ماتیت لاگا را

تھیاں شیتیاں، تھیاں بھاتاں اہو ممبئی لاکاں زاتاں
پریشان حال ہے ممبئی لا چا کرمانی بیچا را

سبق حکیتل امیو گھاڈ الیکشن لا ضروری ہے
الا یا ایہا الاسلام کانگریس (آئی) لا مارا

یوتی راج ایلاں ہے منوہر جوشی زندہ باد
چمکدار ہے مگر کوکن چیا اکاشا تلا تارا

کھر وکھر اہل کوکن د رہے احسانِ خداوندی
امی رتنا گری لا زات ہوتوں وہایاساتا را

حیات ہوستے تواں اسلام چے پابند کواں ہوتے
اتاں تحلیل پڑھیا چی ہے ملا ساب لا وہارا

شرف چے طنزیہ اشعار آدرتات لوکاں تاں
جوابِ تلخ می زیبد لبِ لعلِ شکر خا را

کوکنی قطعات

جاوید دردسر

ہی کالجی سکلیا چی حضرت سو را
دنیا لا سکھی بکیا چی حسرت سو را
ہی دنیا کھیاں ؟ جنگل ہے، آدم خور بنا!
مانوس بنون زگیا چی کسرت سو را

○

زوکھری بات بولیل تو اناڑی ہے
آز کھوٹی چال چالیل تو کھلاڑی ہے
ہی موٹی شریف جنتا، تیانچی آواز کائے
آز زو وردون بولیل تو پڑھاری ہے

○

لوکا نازول کرتا پن موٹی ریاضت ہے
بنا مطلب چیا پیار دنیا پن موٹی عبادت ہے
مانوس بنوں زگنا پن موٹی کرامت ہے

○

چالا زمین سوڈون اپن اپلو تول نوکو سوڈوں
بے موقع اپلیا ذاتی شی موٹے بول نوکو زوڈوں
جے سور ماہی دسر لے تے جلد تیکے دفن زھیلے
دازدا بوواں تیسا، پن اپلا ڈھول نوکو پھوڑوں

اجتہاد

آدم نصرت صاحب کی نامکمل کتاب اجتہاد کے چند صفحات

آدم نصرت

میں نے کہا....

ہمارے علمائے کبار نے اسلام کی شکل و صورت کچھ اس حد تک بگاڑ کر رکھدی ہے کہ اب وہ نمائش گاہ میں رکھنے کی چیز بن کر رہ گیا ہے تاکہ لوگ اسے مختلف اشکال و رنگ و روپ میں دیکھکر حظ اٹھا سکیں۔

جبکہ اب سے پہلے علمائے دین بھی حقانیت کے مجسمے پوری انسانیت کی۔

اور اس نے کہا۔

اسمیں کیا شک ہے؟ "لوگوں نے جب ایک آتش پرست سے کہا کہ سلطان بایزید کی حقانیت کو دیکھتے ہو پھر مسلمان کیوں نہیں ہو جاتے؟" جواب دیا۔ "مسلمانی کی طاقت مجھ میں نہیں اور تمہاری مسلمانی سے مجھے رغبت نہیں۔"

اسلام کے تعلق سے نظریات کا یہ فرق یہ حقیقت اور یہ واقعیت پسندی بایزید بسطامیؒ کے زمانے کے ایک آتش پرست نے پیش کیا تھا۔ کیا ہمارے علمائے کرام میں اپنی سوجھ بوجھ ہے اور کیا انھیں اتنی توفیق حاصل ہے کہ وہ آج کے حالات میں دینِ اسلام کو اسکے صحیح اور حقیقی رنگ میں پیش کر سکیں جسکی کہ آج شدید ضرورت ہے۔

میں نے کہا۔

کچھ دن پہلے یہاں رتناگیری میں تبلیغ کے نام پر اجتماع ہوا تھا۔ جسمیں لاکھوں نے شرکت کی اور لاکھوں خرچ کئے گئے اگرچہ یہ جگہ میرے مکان سے دور نہیں تھی لیکن میں چاہتے ہوئے بھی اس میں شرکت نہ کر سکا۔ بعد میں یہ جان کر خوشی ہوئی کہ میرا نہ جانا ہی اچھا تھا۔ ورنہ اس غلطی کا شدید احساس کانٹا بن کر زندگی بھر دل میں چبھتا رہتا کہ یہ سب کچھ نمائشی اور دکھاوے کیلئے تھا اور دین کے مقابل دنیوی مفاد حاصل کرنے کا ایک ذریعہ تھا۔

اور اس نے کہا۔

بے شک ہمارے دینِ مبین کا حکم بھی یہی ہے کہ اپنی خیرات کو احسان جتانے اور سائل کو ایذا دینے سے اس شخص کی طرح اکارت مت کرو جو اپنا مال دکھاوے کے لئے خرچ کرتا ہے اور اللہ اور سفرِ آخرت پر یقین نہیں رکھتا۔

"اور وہ لوگ جب وہ خرچ کرتے ہیں تو نہ فضول خرچی کرتے ہیں اور نہ تنگی سے کام لیتے ہیں۔ بلکہ اس کے درمیان اعتدال سے قائم رہتے ہیں۔" (قرآن حکیم)

جہاں تک غیروں کے دلوں میں محبت بٹھانے کی ضرورت ہے اس قسم کے اجتماعات مفید ثابت ہو سکتے ہیں لیکن اس میں بھی فضول خرچی اور نمائشی ہتھکنڈوں سے احتراز لازمی ہے۔

میں نے کہا ـــ

مسلمانوں کی اپنے مذہب سے لاپرواہی، جہالت، لاعلمی اور ناواقفیت کی بنا پر ساری دنیا میں عموماً اور ہمارے ملک میں خصوصاً اس غلط، مہمل اور بے بنیاد بات کی پبلسٹی پہلے سے تیار کردہ منصوبہ بند، سازش کے تحت، ٹی وی اور سینما کو میڈیا بنا کر بڑے زور و شور سے کی جا رہی ہے کہ مذاہب جدا جدا سہی منزل ایک ہے۔ یعنی الگ الگ مذاہب کو ماننے والے اور اپنے اپنے مذاہب کے راستوں پر چلنے والے آخرش کو نعوذ باللہ اس خدا کو پا لیتے ہیں جو مسلمانوں کا خدا ہے۔ اور جو وحدہٗ لاشریک ہے۔

اور اس نے کہا ـــ

یہ سراسر جھوٹ ہے۔ دین اسلام پر تہمت ہے اور سچ یہ ہے کہ وہ جو شخص سوائے اسلام کے کوئی دوسرا دین چاہتا ہے (وہ بارگاہِ خداوندی میں) ہرگز قبول نہیں کیا جائیگا اور آخرت میں وہ خسارا پانے والوں میں ہوگا (قرآن حکیم)

اس کھلی، صاف اور واضح تنبیہ کے باوجود مسلمان غیروں کے بہکاوے میں آ رہے ہیں اور نہیں سمجھتے کہ وہ کیا کر رہے ہیں اور انھیں کیا کرنا چاہیئے۔

میں نے کہا ـــ

دنیا بھر کے مسلمانوں پر آج جو مصیبت کے پہاڑ ٹوٹ پڑے ہیں اور جو کٹھن وقت آن پڑا ہے، ان کے ملک و املاک کو ناقابلِ تلافی نقصان پہنچا کر جس طرح آگ میں جھونکا جا رہا ہے، ان کو گاجر مولی کی طرح نہایت بے دردی سے کاٹ کر پھینکا جا رہا ہے اور ان کی خواتین کے پردہ حیا کو جس طرح سر بازار چاک کیا جا رہا ہے اس پر مسلمانانِ عالم اجتماعی طور پر احتجاج کیوں نہیں کرتے؟ اور ہمارے ادیب مفکر نہایت غور و فکر سے کام لیکر اس ابتلا کا حل تلاش کیوں نہیں کرتے۔ کیا ان کے نفس کو گھن

قلم کا یہ قرض ان پر عائد نہیں ہوتا ـــ

اور اس نے کہا ـــ

کیا مسلمانوں کو یہ حکم نہیں دیا گیا ہے؟ "کہ جہاں تک ہو سکے وہ دشمنوں سے مقابلے کیلئے اجتماعی طور پر مستعد رہیں تاکہ اللہ کے دشمنوں اور ہمارے دشمنوں اور ان کے سوا اور لوگوں پر جن کو تم نہیں جانتے البتہ اللہ جانتا ہے تمہاری ہیبت بیٹھی رہے اور جو کچھ تم سامانِ حرب و ضرب کے لئے خرچ کروگے اللہ سے اسکا پورا پورا اجر پاؤ گے اور تمہارا ذرا نقصان نہیں کیا جائیگا۔ (قرآن حکیم)

میں نے کہا ـــ

امریکہ کا بش اور سرخ و سفید چمڑی والی کل یوروپین برادری، نام نہاد عالمی نظام لاگو کرنے کے بہانے ساری دنیا پر اپنا تسلط قائم کرنا چاہتے ہیں۔ کیا ایسا ہونا ممکن ہے؟

اور اس نے کہا ـــ

"کوئی شخص آئندہ کے متعلق حکم نہیں لگا سکتا۔ مگر جو کوئی دعویٰ کرے اس کی فضیحت ظاہر ہوئے بغیر نہیں رہتی۔"
(عبداللہ منازلؒ)

عالم اسلام میں پائی جانیوالی شدید قسم کی ذہنی بیداری اس حقیقت کی طرف اشارہ دیتی ہے کہ عنقریب یہ ذلت اور فضیحت سامنے آنے والی ہے۔

روتے ہیں ہم بھی دیدۂ یعقوب کی طرح
صابر رہے ہیں حضرت ایوب کی طرح
دامن دریدہ حضرت یوسف سے ہم رہے
اٹھی اگر نگاہ تو محبوب کی طرح

ـــ زبیدہ تحسین ـــ

از عبدالرحیم نشتر

تھانہ ضلع کی پہلی تعلیم گاہ
رئیس ہائی اسکول بھیونڈی

بھیونڈی شہر اپنی ایک تاریخ رکھتا ہے۔ یہاں زمانۂ قدیم سے ہی تعلیم و تعلم کا رواج ہے۔ ریاست مہاراشٹر کا مانچسٹر کہلانے والا یہ شہر صنعت و حرفت کے علاوہ علم و ادب میں بھی ایک امتیازی شان رکھتا ہے۔ ترقی پسند ادبی تحریک کے زیر اہتمام منعقد ہونے والی بھیونڈی کانفرنس آج بھی اردو ادب میں ایک سنگِ میل کی حیثیت رکھتی ہے۔ ادب میں اس تاریخی شان کو فراموش نہیں کیا جا سکتا۔

اسی سرزمین سے علم و ادب میں ایک انقلاب برپا ہوا۔ خانقاہوں اور خانگی مدارس و مکاتب سے علم و ادب کے سوتے یہاں پھوٹتے رہے تھے۔ قدیم باشندوں کی علم دوستی اور ادب نوازی نے اتر پردیش، بہار، گجرات اور دیگر صوبوں سے تلاشِ معاش میں آنیوالے سینکڑوں خاندانوں کو یہیں آباد ہو جانے کے مواقع دیئے۔ انھیں سے فروغِ تعلیم کا کارواں بھی آگے بڑھا۔

۱۸۶۴ء میں بھیونڈی نظامپور میونسپلٹی قائم ہوئی تو شہر میں اُردو، مراٹھی اور انگریزی زبانوں کے اسکول بھی قائم ہوئے ورنہ اس سے قبل دینی مدارس میں عربی اور فارسی تعلیم کا رواج عام تھا۔ یہ وہ زمانہ تھا جب بھیونڈی صنعت و حرفت اور تعلیم و تدریس میں نئی کروٹیں لے رہا تھا۔ انیسویں صدی کے اواخر میں سر سید احمد خاں کی تعلیمی تحریک نے پورے ملک میں تعلیم بیداری کی ایک لہر دوڑا دی تھی جس کا کچھ اثر یہاں بھی پڑا۔ آل انڈیا ایجوکیشنل کانفرنس کے تعلیمی اجلاس مسلمانوں کو جھنجھوڑ رہے تھے اور ملت میں ایک خوشگوار انقلاب رونما ہو رہا تھا۔ بمبئی اجلاس کے نتیجہ میں کوکن بھی تعلیمی تحریک کے اثرات قبول کرنے میں پیچھے نہیں رہا اور دیکھتے دیکھتے کوکن کے مختلف مقامات (جنجیرہ، مروڈ، مہسلہ، اور شریوردھن، دہور، داپولی اور رتناگیری) میں ہمدردانِ ملت کے اجتماعات منعقد ہوئے اور قوم و ملت کو زیورِ تعلیم سے آراستہ کرنے کے فیصلے کئے گئے۔

۱۷ اور ۱۸ اپریل ۱۹۲۷ء کو تھانہ ضلع کے بزرگانِ ملت اور خدمتِ قوم سے سرشار پرجوش اور ہوشمند جوانوں نے درگاہ دیوان شاہ میدان میں ایک ضلعی تعلیمی کانفرنس کا انعقاد کیا اور عصری تقاضوں کے پیشِ نظر ایک تعلیمی ادارے کوکن مسلم ایجوکیشن سوسائٹی کی تشکیل کی۔ اس کا مقصد ضلع تھانہ کے مسلمانوں کو علم کی روشنی سے منور کرنا تھا۔ چنانچہ جہالت کے اندھیروں کو

مٹانے کے لئے ۲ر جولائی ۱۹۲۸ء کو "اینگلو اُردو ہائی اسکول بھیونڈی" کے نام سے علم کی شمع فروزاں کی گئی۔ سوسائٹی کے اراکین شمعِ علم کی لو تیز تر کرنے کی سعیٔ جمیلہ میں مصروف ہوگئے۔

سلیمان بلڈنگ، کوٹرگیٹ بھیونڈی کے دو کمروں میں شروع ہونے والا یہ تعلیمی ادارہ تھانہ ضلع کا پہلا اردو ہائی اسکول تھا۔ قوم میں تعلیمی بیداری پھیل رہی تھی۔ اس لئے طالب علموں کی تعداد میں اضافہ ہونے لگا اور نوبت یہاں تک پہنچی کہ سلیمان بلڈنگ کے دو کمرے ناکافی محسوس ہونے لگے چنانچہ ۱۹۳۰ء میں اینگلو اردو ہائی اسکول کو فقیہہ کمپاؤنڈ امانی شاہ منتقل کر دیا گیا۔ یہاں پانچویں سال یعنی ۱۹۳۵ء میں فل فلیج ہائی اسکول کی حیثیت حاصل ہوگئی۔ اگلے پانچ برسوں میں اینگلو اردو ہائی اسکول خاصا مشہور و ممتاز ہو چکا تھا۔ سال بہ سال طلبہ کی تعداد بڑھتی جا رہی تھی چنانچہ یکم اپریل ۱۹۴۲ء کو یہ اسکول تھانہ روڈ پر اپنی نئی عمارت میں منتقل کر دیا گیا اور سردار حاجی امیر صاحب رئیس ہائی اسکول کہلانے لگا۔

آج یہی رئیس ہائی اسکول مہاراشٹر کے ممتاز و معروف تعلیمی اداروں میں شمار ہوتا ہے۔ بھیونڈی کی کتنی ہی مایہ ناز ہستیاں اس ادارے سے بن سنور کر نکلی ہیں۔ اب تک ہزاروں طلبہ اس درسگاہ سے فارغ التحصیل ہو کر زندگی کے مختلف شعبوں میں کارہائے نمایاں انجام دے رہے ہیں۔

کوکن ایجوکیشن سوسائٹی کے اداروں اور منصوبوں کی تکمیل میں جناب مصطفیٰ فقیہہ اور جناب مرتضیٰ فقیہہ صاحبان نے ناقابلِ فراموش اور گرانقدر خدمات انجام دی ہیں۔ انہی بزرگوں کے فیضِ نظر سعیٔ مسلسل اور جذبۂ صادق کی بدولت رئیس ہائی اسکول بھیونڈی گذشتہ اڑسٹھ برسوں سے مسلسل ترقی کی راہوں پر گامزن ہے

تھانہ ضلع کا اولین اردو مدرسہ جو اینگلو اردو ہائی اسکول کے نام سے ۲ر جولائی ۱۹۲۸ء کو محض دو کمروں سے شروع ہوا تھا آج مہاراشٹر میں اردو کے عظیم ہائی اسکولوں میں سے ایک ہے۔ آج تھانہ روڈ پر ایک طویل و عریض خطۂ ارض پر آباد یہ عظیم الشان تاریخ ساز تعلیمی ادارہ مختلف جہات سے ملک و ملت کی خدمت میں جٹا ہوا ہے اور قوم کے نونہالوں کی ایک بڑی تعداد اس تعلیمی ادارے سے فیضیاب ہو رہی ہے۔ اسکول کی عمارت نسبتاً پرسکون جگہ پر واقع ہے اور اس کے پلے گراؤنڈ کی عظمت اسکول بلڈنگ کو چار چاند لگا رہی ہے۔

سوسائٹی کے پرجوش اراکین اس ادارے کو صوری و معنوی اعتبار سے خوب سے خوب تر بنانے میں لگے ہوئے ہیں۔ اس وقت رئیس ہائی اسکول بھیونڈی میں اٹھارہ ڈیویژن جاری ہیں جن میں تقریباً ایک ہزار طالبانِ علم فیضیاب ہو رہے ہیں۔ ٹیچنگ اسٹاف میں چھتیس اساتذہ ہیں۔ جو اپنے علم و تجربے اور صلاحیت و مہارت کے ساتھ پوری تندہی سے قوم کے نونہالوں کی

آبیاری کا فریضہ انجام دے رہے ہیں۔ غیر تدریسی عملے کی تعداد ۱۴ ہے اور یہ پورا اسٹاف ابوسفیان عبدالجلیل صاحب کی سربراہی میں رئیس ہائی اسکول کا معیار و مقام بنانے میں جٹا ہوا ہے۔

تعلیم و تربیت کی حسن و خوبی کے علاوہ ادبی اور تہذیبی سرگرمیاں بھی رئیس ہائی اسکول کے وزن و وقار میں اضافہ کرتی ہیں۔ یہاں کے اساتذہ میں بیشتر ادب دوست اور صاحب علم ہستیاں شامل رہی ہیں۔ جنھوں نے نہ صرف تشنگان علم کو سیراب ہی کیا ہے بلکہ ان میں خوابیدہ ٹیلینٹ کو مختلف کلچرل تقریبات کے ذریعہ ابھارنے اور اجاگر کرنے کی سعیٔ مشکور بھی کرتے رہے ہیں۔ حالیہ اسٹاف میں محمد رفیع انصاری بچوں کے ادیب و شاعر اور ایک طنز و مزاح نگار کی حیثیت سے جانے جاتے ہیں۔ یہ خود اسی اسکول کے طالب علم رہے ہیں۔ اسکول کی علمی و ادبی تقریبات نے انھیں زمانۂ طالب علمی سے ہی علم و ادب کا چسکا لگا دیا تھا اور اب وہ اس ادبی ذائقے سے اپنے شاگردوں کو آشنا کر رہے ہیں۔

طلبہ کی مختلف تقریبات اور مقابلوں کے علاوہ رئیس ہائی اسکول کے سالانہ کل ہند مشاعروں کی بھی اپنی ایک تاریخ ہے۔ اس روایت کا سہرا ظفر الباری صاحب کے سر ہے جو ماضی میں اسکول کے ایک بہترین استاد تھے۔ محمد رفیع انصاری کے مطابق ——

"وہ ظفر الباری کا تعلق لکھنؤ سے تھا اور وہ نقش کوکن اپنی جملہ صفات کے ساتھ ساتھ بیسویں صدی کے کل ہند مشاعروں کے آداب سے پوری طرح آگاہ تھے۔ چنانچہ انھوں نے یہاں پہلے کل ہند مشاعروں کے طور پر رئیس ہائی اسکول کے زیر اہتمام ایک آل انڈیا مشاعرہ برپا کرنے کا اعلان کر دیا۔ یہ تجربہ خلاف توقع بہت کامیاب رہا —— پھر یوں ہوا کہ ظفر الباری نامعلوم منزل کی طرف روانہ ہو گئے۔ اس دیوانۂ اردو کے بھیونڈی سے چلے جانے کے بعد اہل ذوق کے چہرے کا رنگ فق ہو گیا لیکن پھر ایک اور دیوانہ آگے بڑھا اور اس نے کل ہند مشاعرے کے انعقاد کا طوق خود ہی بڑھ کر اپنے گلے میں ڈال لیا اور اہل خرد یعنی ہوش والے ارے، ارے ہی کہتے رہ گئے۔ اس دیوانے کو ایڈوکیٹ یٰسین مومن کہتے ہیں"

یٰسین صاحب پندرہ سولہ برسوں سے رئیس اردو ہائی اسکول کے سالانہ مشاعرے نہایت کامیابی سے منعقد کرتے چلے آ رہے ہیں۔ زبان و ادب اور ملی خدمت کے جذبے کی سرشاری کے بغیر ایسی بالاخرچ اور یادگار تقریبات کا انعقاد ناممکن ہے۔

مشاعرے ہماری تہذیبی روایت ہیں اور زبان و ادب آموزی اور تہذیب و شائستگی کا وسیلہ اور نمونہ بھی۔ مشاعروں میں سخنوروں اور سخن فہموں کا برابر کا تال میل ہو تو نئی نسل کو علم و ادب اور تہذیب و ثقافت کے سیکھنے میں آسانیاں رہتی ہیں۔ اس لحاظ سے رئیس ہائی اسکول

کے مشاعرے خاصے کارآمد اور مفید مطلب ثابت
ہوئے ہیں۔ ان کی بدولت بھیونڈی میں علم وادب
کی ایک فضا بنی ہوئی ہے۔

رئیس ہائی اسکول کے ان مشاعروں میں
شرکت کرنے والے شعراء: خمار بارہ بنکوی،
تمیم بے پوری، نذیر بنارسی، فنا نظامی کانپوری
کیف بھوپالی، اعجاز رحمانی، مجروح سلطانپوری
ڈاکٹر بشیر بدر، ملک زادہ منظور احمد، کنور مہندر سنگھ
بیدی سحر، عمر قریشی، ثقلین حیدر، انور جلالپوری
کامل شفیقی، اور دنیائے شعر وادب کی دیگر ممتاز
ہستیوں سے بھیونڈی کی نئی نسلوں نے اپنے
ذہنوں کو زندہ اور علم کو تازہ کیا ہے۔

خطۂ کوکن کے کسی اور اردو ہائی اسکول میں
سالانہ مشاعروں کا اہتمام نہیں ہوتا۔ حالانکہ یہ
سلسلہ اسکولوں کی تعمیر و ترقی اور ذہنوں کی تعلیم
وتربیت میں قوالی، آرکسٹرا یا دیگر تفریحی پروگراموں
کی بہ نسبت کہیں زیادہ مفید و کارگر ثابت ہوتا ہے
طلبہ میں شعر وادب کا ذوق اور مطالعۂ ادبیات
کی عادتیں ڈالنے کے لئے اسکولوں میں ادبی
اور شعری نشستوں کا اہتمام زبان وادب
آموزی میں بڑا ممد و معاون ہوتا ہے۔ اس
طرف خصوصی توجہ کی ضرورت ہے۔ اسکولوں میں
ایک اچھی لائبریری ہو جس میں تدریسی اور
حوالے کی کتب کے علاوہ شعر وادب اور
دوسرے موضوعات کی کتابوں کا اچھا ذخیرہ
موجود ہو، ساتھ ہی ایک ریڈنگ روم کی
گنجائش بھی رکھی جائے جہاں طلبہ اخباروں
رسالوں اور جریدوں کا مطالعہ کر سکیں۔

سائنس کے طلبہ کے لئے تمام ضروریات
سے لیس ایک اچھی تجربہ گاہ ہو اور کھیل کود
کے لئے ایک پرفضا اور کشادہ میدان بھی تاکہ
طلبہ کی ذہنی وجسمانی نشو و نما سلیقے سے ہو سکے۔

رئیس ہائی اسکول میں یہ سبھی لوازمات
کم و بیش موجود ہیں۔ اسی لئے یہاں کے طلبہ
ہر ایک شعبۂ تعلیم میں تیز گام ہیں۔

اسکول کا بہترین مقام و معیار بنانے میں
صدر مدرس کی انتظامی صلاحیت اور اساتذہ کرام
کی دیانتدارانہ محنت ہی نہیں مجلس انتظامیہ
کی نگہداشت بھی نہایت ضروری ہے۔ انتظامیہ
فروغِ تعلیم اور خدمتِ قوم کے جذبے میں
صادق ہو گی تو تعلیمی ترقی اور اسکول کے
عروج کی راہیں کھلی رہیں گی۔

اگر انتظامیہ باس ازم، مالکانہ حقوق
اور حکمرانی کا مظاہرہ کرے گی تو تعلیم گاہ
اور معیارِ تعلیم دونوں ہی متاثر ہوں گے۔
کوکن مسلم ایجوکیشن سوسائٹی کے اراکین
نہ صرف تعلیم یافتہ ہیں بلکہ تعلیمی تقاضوں اور
نزاکتوں سے بھی واقف ہیں یہی وجہ ہے کہ
یہ سوسائٹی ۷۸ سال سے نہایت کامیابی کے ساتھ
تعلیمی سفر میں سرگرم اور تیز رفتار رہی ہے۔

عبدالرحیم نشتر
ساوتری بائی مادھیامک ودیا مندر آمبیت
ضلع رائے گڑھ مہاراشٹر

"ایک یادگار سفر"

۲۲ اور ۲۳ر اپریل کو نقش کوکن ٹیلنٹ فورم کا قافلہ اپنے تعلیمی و تفریحی پروگرام کے سلسلہ میں رائے گڈھ ضلع کے کچھ مقامات کے دورہ پر تھا۔ قافلہ کے روح رواں اور معاون مدیر نقش کوکن فقیر محمد مستری نے خواہش ظاہر کی کہ میں اس دورہ کے تعلق سے ایک سفر نامہ لکھوں۔ رپورٹیں تو بارہا لکھ چکا تھا مگر اب ایسا سفر نامہ لکھنا تھا جس میں ادبی پہلو بھی ہو۔ مضامین کبھی کبھی لکھتا ہوں لیکن ان کی حیثیت ادبی کم اور معلوماتی زیادہ ہوتی ہے۔

سفر کی بات سے پہلے نقادِ سفر کی بات کہوں بات نئی ممبئی سے شروع ہوتی ہے۔ چند روز پہلے واشی میں ٹیلنٹ فورم کے جواں سال اور جوان ہمت رکن مبارک کاپڑی کے دولت خانہ پہ نقش کوکن ٹیلنٹ فورم کے دیرینہ ہمدرد اور سرپرست جناب حسن عبدالکریم چوگلے (دوحہ قطر) اور نئی ممبئی کے ایک ابھرتے ہوئے نوجوان لیڈر اور مائنارٹی سیل کے چیرمین جناب اقبال کوارے کے اعزاز میں ایک نشست کا اہتمام کیا گیا تھا۔ اس نشست میں ٹیلنٹ فورم کے مستقبل کے منصوبوں کا خاکہ اور ان کی تکمیل کے لئے مخصوص فنڈ کی فراہمی کے لئے ایک امدادی تفریحی پروگرام منعقد کرنا طے ہوا۔ حسن چوگلے صاحب نے قطر اور دیگر خلیجی ممالک سے فنڈ کی فراہمی کا یقین دلایا اور دس لاکھ روپے کا ٹارگیٹ بنا۔ اقبال کوارے صاحب نے ٹیلنٹ فورم کے ایک مستقل رکن کی حیثیت سے اپنی خدمات پیش کیں۔ ممبئی میں ایک سنٹرل کمیٹی کی تشکیل کے ساتھ ساتھ کوکن کے ہر ضلع میں دو یا تین علاقائی کمیٹیاں تشکیل دینا طے ہوا۔ چنانچہ تھانہ میں دو کمیٹیاں بنیں۔ جناب صغیر احمد ڈانگے کی چیرمین شپ میں ایک کمیٹی سوپارہ میں تو دوسری کمیٹی جناب سعد قاضی صاحب کی سربراہی میں کلیان میں تشکیل دی گئی۔ رائے گڈھ ضلع میں کمیٹیوں کی تشکیل کا پلان بنا۔ چند با اثر اصحاب کو خطوط لکھے گئے اور طے ہوا کہ ٹیلنٹ فورم کی پوری ٹیم رائے گڈھ کا دورہ کر کے متعلقہ حضرات سے بالمشافہات چیت کی جائے تاریخ مقرر ہوئی اور پروگرام بنا کہ ۲۲ر اپریل ۹۵ء کو دوپہر کو نقش کوکن کے دفتر سے قافلہ روانہ ہو اور شب باشی کے لئے بیدھاوہور پہنچے ٹیلنٹ فورم کی ٹیم جب کبھی کوکن کے دورہ پر نکلتی ہے تو اس کے لئے وہور نکتۂ پرکار کی حیثیت رکھتا ہے کیوں ؟

محترم ایم اے واحد صاحب نقش کوکن کے ٹیلنٹ فورم کے اعزازی رکن ہیں۔ کرنول، آندھرا پردیش

نقش کوکن

کے باشندے تھے یعنی وطن کے تعلق سے دکنی تھے مگر
پوری زندگی کوکن میں گذاری اور یہیں کے ہو کر رہ گئے
مجھے اس بات کی خوشی ہے کہ ان کو کوکن کا راستہ
بتانے والوں میں ایک میں بھی تھا۔ تقریباً چالیس سال
ہوئے کہ وہ انجمن اسلام ہائی اسکول بمبئی میں انگریزی
کے استاد تھے۔ ابھی بمبئی کی ہوا پوری طرح کھائی
نہیں تھی کہ ہم انہیں بمبئی سے اٹھا کر جنجیرہ لے گئے چند
سالوں بعد وہ کالستہ گئے اور پھر وہاں سے دہور میں
اپنی ساری زندگی ہیڈ ماسٹر بن کر گذاری اور وہیں
سے سبکدوش ہوئے۔ کوکن کی فضا ایسی راس
آئی کہ وہ کوکن کے معاشرہ میں پوری طرح ضم ہو گئے
اور اب پوری رشتہ داری کوکن میں ہے صرف دکن
کی زبان کی چھاپ باقی رہ گئی ہے۔ واحد صاحب بڑے
خلیق، نیک دل اور صاحب اوصاف انسان ہیں۔
ٹیلنٹ فورم اور اس کے مقاصد سے اتنی ہمدردی
اور وابستگی ہے کہ فورم کے دورہ کے درمیان اگر دہور
میں قیام نہ ہو تو ناراض ہو جاتے ہیں اور اسی لئے دہور
اور ان کا دولت کدہ ہمارے لئے پہلی آرام گاہ بن جاتا ہے۔
ہمارے دورہ کی بات جب حسن چوگلے صاحب
تک پہنچی جو ان دنوں بمبئی میں تھے تو انہوں نے اصرار کیا کہ
ٹیلنٹ فورم کا قافلہ کوسہ ہوتے ہوتے آگے بڑھے
گا۔ بات یہ ہوئی کہ حسن صاحب کے ایک نئے میڈیکل
اسٹور کا افتتاح اسی روز مشہور اداکار رجانی واکر
کے ہاتھوں سے ہونا تھا اور ٹیلنٹ فورم کے اراکین
کو اس تقریب کے لئے بطور خاص مدعو کیا گیا تھا
چنانچہ نقش کوکن کے دفتر سے روانہ ہو کر ہمارے قافلہ
کا پہلا اسٹاپ کوسہ تھا۔ پروگرام کے بعد رات کے

نقش کوکن

طعام کا اہتمام چوگلے برادران کے دولت خانہ پہ ہوا۔
مہمان نوازی میں حسن صاحب، داؤد بھائی اور ان کے والد
محترم پیش پیش تھے۔ پرتکلف طعام ہم نے بے تکلف
بن کر کھایا۔ سیر حاصل کھانے کے بعد آٹھ افراد کا ہمارا
قافلہ ایک جیپ میں دہور کی جانب روانہ ہوا۔ ہماری
جیپ تیز رفتاری سے آگے بڑھنے لگی اور یارانِ سفر
میں مختلف موضوعات پہ گفتگو شروع ہوئی۔ تھوڑی ہی
دیر میں بحث و مباحثہ اور ردّ و کد سے محفل گرم ہوئی۔
تعلیم، تبلیغ، رسم و رواج، حالات حاضرہ، ادب
و شاعری کوئی موضوع نہ تھا جس پر لب کشائی نہ ہوئی
ہو۔ کسی موضوع پہ بحث جب طویل ہو جاتی تو کبھی امیر
کارواں ڈاکٹر عبدالکریم نائیک اپنے انوکھے انداز میں کسی
فلسفی کا قول صادر فرمانے اور بحث کا موضوع بدل جاتا
یا مستری صاحب کوئی غور طلب نکتہ پیش کر کے بحث
کا رخ بدل دیتے۔ مبارک کاپڑی اپنے پرزور دلائل سے
محفل گرما دیتے۔ وہ جب کچھ دیر کے لئے خاموش
ہو جاتے تو ایں لگتا تھا کہ وہ کسی پلاننگ یا منصوبہ بندی
کی گہرائیوں پر سوچ رہے ہیں۔ اس سفر کے دوران یہ
بھی انکشاف ہوا کہ مبارک شاعر بنتے بنتے رہ گئے شاعروں
کا اپنا اپنا مقام ضرور ہے لیکن مبارک اگر شاعر بنتے تو یقیناً
آج وہ جو ہیں وہ نہیں ہوتے، ڈاکٹر عبدالشکور قادری
زیادہ تر مراقبہ میں ہوتے مگر جب محفل میں خاموشی
چھا جاتی تو وہ کوئی تاریخی واقعہ یا اشعار پیش کرتے
جس سے محفل میں جان پیدا ہو جاتی۔ ہماری ٹیم میں
عمر کے لحاظ سے چار بزرگ ہیں جن میں بزرگ ترین
حسین میاں بابا صاحب مقادم ہیں لیکن لوگ ان کو اس
نام سے بہت کم جانتے ہیں۔ حتیٰ کہ ان کے قریبی دوست

بھی ان سے متعارف نہیں ہیں۔ اگر آپ کو ان سے ملنا ہے تو ایچ بی صاحب سے ملیے۔ دو حرفی نام کی یہ شخصیت کافی مشہور اور مقبول ہے ان سے مل کر آپ حسین میاں یا با صاحب مقادم سے متعارف ہوں گے۔ ایچ بی گاہی گاہی اپنے دلچسپ لطیفوں سے محفل کو محظوظ کرتے رہتے ہیں۔ جناب داؤد چو گلے جیسے باہمت نوجوان پہلے ہی ہماری ٹیم میں موجود تھے مگر اب ہمارے درمیان اقبال کوارے کی موجودگی نے ہم بزرگوں (بہ معنی عمر رسیدہ) کو ایک نیا عزم اور بلند ہمت بخشی ہے۔ داؤد چو گلے آج کی محفل میں کافی گرمجوشی سے بحث میں حصہ لیتے رہے اس قافلہ میں میں ہی ایک ایسا فرد تھا جو زیادہ تر خاموشی سے محفل کی گرماگرمی سے لطف اندوز ہوتا رہا۔ البتہ کبھی کبھی کوئی مختصر بات یا موقعہ و محل کی مطابقت سے کوئی شعر پیش کر دیتا تاکہ اپنے جاگتے رہنے کے ثبوت کے لئے سند رہے۔

ہماری جیپ منزل کی طرف بڑھتی رہی اور ہمیں وقت کا احساس تک نہیں رہا اور ہم نیم شب کے قریب دھور پہنچے۔ واحد صاحب کو شدید انتظار سے رہائی ملی اور وہ بدستور خندہ پیشانی سے ہمارے استقبال کے لئے آگے بڑھے۔ واحد صاحب گھر میں اکیلے تھے۔ پورا گھر ہمارے قبضۂ تصرف میں تھا جہاں جی چاہے بیٹھیں جہاں جی چاہے سو جائیں۔ ہم بستروں پر دراز ہوئے اور پوری طرح سونے بھی نہ پاتے تھے کہ ہمیں جگایا گیا۔

؎ علی الصباح کہ مردم دنیا بہ کار و بار روند
بلاکشان محبت بہ کوئے یار روند

نقش کوکن

اہلِ ہمت مسجد کی طرف دوڑے قناعت پسند وہیں سربسجود ہو گئے۔

صبح صبح ہلکے ناشتہ سے فارغ ہو کر ہم پہلی منزل "توڑیل" کے لئے روانہ ہوئے اور ایک گھنٹے اندر ہم لوٹر توڑیل سے ہوتے ہوتے اپر توڑیل پہنچے اپریل کی گرمی تھی مگر صبح کی نرم اور ٹھنڈی ہوا کے جھونکوں نے گرمی کا احساس ہونے نہیں دیا۔ ہم جا رہے تھے اپنے کرم فرما "الفلاح" سے ملاقات کے لئے۔ توڑیل دیشمکھ خاندان کے افراد کی بستی ہے اور اکثر نام مشترک ہیں۔ ایک ہی نام کے کئی افراد ہیں اس لئے اکثر ایسے افراد کے نام کے ساتھ کوئی مخصوص نام جڑا ہوتا ہے جس سے وہ متعارف ہوتے ہیں۔ ہمارے میزبان کا نام علی خان محمد خان دیشمکھ ہے۔ آپ نے اپنے خطہ میں الفلاح ویلفیئر سوسائٹی قائم کی ہے اور اس کے ذریعے لوگوں کے لئے فلاحی خدمات انجام دیتے ہیں۔ آپ کی شخصیت اور الفلاح سوسائٹی اس طرح لازم ملزوم بن گئے ہیں کہ لوگوں نے الفلاح کا خطاب آپ کے لئے مخصوص کر دیا اور اب اسی نام سے مشہور ہوئے ہیں۔

ہم آپ کے دولت خانہ پر پہنچے۔ جناب الفلاح نے بڑی گرمجوشی سے ہمارا استقبال کیا اور خوشی کا اظہار کیا۔ وہ جانتے تھے کہ ہم کس مقصد سے آئے تھے مگر رسماً ہم نے اپنا مقصد بیان کیا۔

ٹیلنٹ فورم کے امدادی تفریحی پروگرام کے لئے مان گاؤں۔ مہاڈ، اور پولاد پور تعلقوں کی کمیٹی کے لئے چیئرمین شپ کی ذمہ داری آپ کے سپرد کی گئی اور کمیٹی کے لئے اراکین کا انتخاب بھی انہیں کے ذمہ دیا۔ الفلاح صاحب نے اس کو بخوشی قبول کیا اور ٹیلنٹ فورم سے

بھرپور تعاون کا وعدہ فرمایا۔ آپ نے بڑی خاطر تواضع کی اور پُرتکلف ناشتہ کا اہتمام کیا۔

توڈیل میں اس روز دو تین شادیاں تھیں۔ ایک گھر میں جہاں شادی تھی ایک روز پہلے ایک میت بھی ہوئی تھی۔ موت کا وقت معین ہے مگر انسان کے اختیار میں نہیں ہے۔ حیات و ممات، خوشی و غم، شادیانے اور ماتم انسانی زندگی کا ایک حصہ ہیں اور اہل بصیرت کے لئے تازیانۂ عبرت ہیں۔

درایں چمن کہ بہار و خزان ہم آغوش است
زمانہ جام بدست و جنازہ بردوش است

اظہار ہمدردی اور تعزیت سے سوگواروں کا غم کچھ ہلکا ہو جاتا ہے۔ ہمارا قافلہ بھی مرحوم کے گھر پہنچا۔ جوان، بچے اور بوڑھے سبھی غم و خوشی کی عجیب سی کیفیت میں مبتلا تھے۔ ہم نے اہل خانہ سے ہمدردی کا اظہار کیا۔ توڈیل ہمارے سفر کی پہلی منزل تھی مقصد کی کامیابی پر ہم خوش تھے اور اپنے میزبان سے رخصت ہوئے توڈیل سے باہر نکلتے ہی مستری صاحب کو خیال آیا کہ پاس ہی کمبلے میں نقش کوکن 'ویلفیئر فورم' کے ہمدرد اور توڈیل ہائی اسکول کے پرنسپل جناب اسمٰعیل شینخاگ ایک طویل عرصہ سے ایک مرض مہلک میں مبتلا ہیں۔ ان سے عیادت کی خاطر ہمارے قافلہ نے اپنا رخ الٹی سمت پلٹ دیا۔ اور ہم تھوڑی دیر میں موصوف کے مکان پر پہنچے ہمیں دیکھ کر وہ نہایت ششدر رہ گئے۔ بڑی کسمپرسی کی حالت میں تھے۔ انہوں نے کافی دیر تک مرض اور علاج کی تفصیل بتائی۔ ڈاکٹر عبدالکریم نائیک نے طبی مشورہ دیا۔ ہم سب نے ان کی ڈھارس بندھائی۔ شفا کے لئے دعا کی اور رخصت

ہوئے۔ تعزیت اور عیادت انسانی ہمدردی کے جذبات کا اظہار ہے۔

مہسلہ ہماری دوسری منزل تھی۔ ہماری جیپ انبیت ہوتے ہوئے مہسلہ کی طرف چل پڑی۔ کوکن سے مہاراشٹرا کے پہلے وزیراعلیٰ کی نسبت سے انبیت نے کافی شہرت حاصل کی تھی۔ ہم ناندوی کے نزدیک پہنچے تو دیکھا کہ کوکن کے دوسرے وزیراعلیٰ جو اسی گاؤں کے باشندہ ہیں۔ وزیراعلیٰ بننے کے بعد غالباً پہلی مرتبہ اپنے گاؤں کو وزٹ دے رہے ہیں۔ سواگت کے لئے راستوں پر گیٹ بنائے گئے تھے راستوں کو زعفرانی رنگ جھنڈیوں سے سجایا گیا تھا۔ پولیس والے بڑی تعداد میں موجود تھے۔ بڑی چہل پہل اور لوگوں میں جوش دکھائی دے رہا تھا۔ ہم دوڑتی ہوئی نظریں ڈالے اس راستہ سے گذر رہے تھے۔ فطرت کے نظاروں کا لطف اٹھاتے ہوئے ہم آگے بڑھتے گئے اور میں سوچتا رہا۔ کوکن نے مہاراشٹر کو دو وزرائے اعلیٰ دئے اور دونوں رائے گڈھ ضلع نے بلکہ رائے گڈھ کے ایک مخصوص خطہ نے۔ انبیت اور ناندوی میں کوئی زیادہ فاصلہ نہیں ہے۔ صرف چار میل کا ہے۔ میں نے سوچا کہیں یہ پانی کی تاثیر تو نہیں۔ مگر پانی آخر پانی ہے۔ بقول، شاعر کوکن شرف کمالی۔ رتناگری کا پانی الگ ہے اور رائے گڈھ کا الگ، میں سوچتا رہا کہ پانی سے ذائقہ تو بدل سکتا ہے مگر تقدیر نہیں

ہماری جیپ نشیب و فراز اور کوہ و دمن سے گذرتی، ہر موڑ پہ بل کھاتی ہوئی تیز رفتار سے بڑھتی رہی اور ہم وقت سے پہلے مہسلہ پہنچ گئے۔

مہسلہ صدیوں سے علم کا مرکز رہا ہے اور اس

وقت بھی یہاں کئی تعلیمی ادارے کام کر رہے ہیں۔ ہمارا قافلہ انجمن اسلام جنجیرہ کے ہائی اسکول کے عالیشان احاطہ میں جا کر رکا۔ انجمن اسلام کے جنرل سکریٹری جناب عبدالرحمٰن دفعدار یہاں موجود تھے۔ تھوڑی دیر میں انجمن کے نائب صدر سلیم محمد داماد، جوائنٹ سکریٹری مشتاق احمد درزی اور جناب عبدالرزاق جمعدار جو بطور خاص مروڈ سے مہسلہ آئے تھے ان کے ساتھ ایک نشست میں ہم نے اپنا مقصد بیان کیا اسی کے ساتھ چائے کا دور بھی چلتا رہا۔ مہسلہ، شری وردھن اور مروڈ تعلقوں کے لئے ایک کمیٹی کی تشکیل کے لئے چیرمین کے انتخاب کی بات ہوئی۔ کچھ نام پیش ہوتے۔ آخر بات آکر ٹھہری مشتاق احمد درزی پر۔ کام کی مصروفیت کے باوجود حاضرین کے اصرار پر مشتاق صاحب نے چیرمین شپ قبول کی۔ مشتاق صاحب کی شخصیت جتنی بھاری بھر کم ہے اتنی بھاری ان کی کارگردگی ہوتی ہے۔

تفریحی پروگرام کے تعلق سے انہوں نے اپنے تجربات اور مشورے پیش کئے اور ٹیلنٹ فورم کے لئے اپنے پورے تعاون کا یقین دلایا۔ کمیٹی کی تشکیل کا کام بھی ان کے ذمہ دیا گیا۔ اور ہمارا یہ مرحلہ بھی آسان ہوا۔ ظہر کی نماز کے بعد اسکول میں کھانے کا انتظام کیا گیا تھا۔ ہائی اسکول کے انچارج ہیڈ ماسٹر صدیقی صاحب انتظام میں کافی مصروف تھے۔ کھانے کے بعد میرے ذمہ ایک اور اہم کام تھا۔ انجمن اسلام جنجیرہ کی جانب سے ایک وفد کو ایک تعلیمی مسئلہ کے سلسلہ میں جماعت المسلمین مہسلہ کے اکابرین اور مہسلہ ایجوکیشن سوسائٹی کے ذمہ دار حضرات سے ملنا تھا۔ میں نقش کوکن اور ڈاکٹر عبدالشکور قادری وفد کے دوسرے اراکین کے ساتھ میٹنگ کے لئے جماعت کے دفتر گئے اس میٹنگ کی صدارت جماعت کے صدر جناب محمد شریف حسوارے نے کی۔ جماعت کے عہدیدار، ایجوکیشن سوسائٹی کے ذمہ دار حضرات اور انجمن اسلام جنجیرہ کے عہدیدار اس میٹنگ میں شریک تھے۔ مسئلہ کے مختلف پہلوؤں پر بحث و مباحثہ میں کافی دیر ہوئی۔ چار بج چکے تھے۔ میری کوشش تھی کہ مذاکرات جلد ختم ہوں اور ہم اگلی منزل کی طرف روانہ ہوں۔ فورم کے اراکین نکلنے کے لئے تیار ہو گئے تھے۔ عصر کا وقت ہو چکا تھا۔ تھوڑی دیر میں مؤذن نے ہمیں متوجہ کر دیا کہ اب وقت قیام آیا ہے۔ ہم نے بحث کو مختصر کر دیا اور مفید نتیجہ کی امید میں مجلس ختم ہوئی۔

مغرب سے پہلے ہمیں ناگوٹھنہ پہنچنا تھا۔ عصر کی نماز کے فوراً بعد نکل پڑے۔ دورہ کی اب تک کی کامیابی پر ہم بہت خوش تھے۔ راستہ بھر اسی پر تبصرہ و تجزیہ ہوتا رہا اور اگلی منزل کی کامیابی کی امید میں ہم آگے بڑھتے گئے اور وقت سے پہلے ہم ناگوٹھنہ پہنچے

ہمیں عبدالصمد ادھیکاری صاحب سے ملنا تھا ان کے دولت خانہ کے قریب پہنچ کر معلوم ہوا کہ وہ گاؤں سے باہر گئے ہیں۔ ہمارا خط ملنے سے پہلے ہی وہ نکل چکے تھے اس سے پہلے کہ ہم عبدالصمد صاحب کے گھر پہنچیں، ٹیلنٹ فورم کے ایک ہمدرد اور پچھلے پروگرام کے کفیل جناب اسمٰعیل دفعدار کے والد محترم ابوبکر صاحب نے جو اپنے مکان کے سامنے بیٹھے تھے ہمیں آواز دی اور بہ صد اصرار ہمیں رکنے پر مجبور کیا۔ گھر کے سامنے ہمارے لئے کرسیاں لگائی گئیں اور مشروبات

سے ہماری خاطر تواضع کی گئی۔ ہمارے آنے کی اطلاع عبدالسلام ادھیکاری کو ملی۔ وہ ہمیں ملنے آئے اور ہمیں عبدالصمد صاحب کے گھر لے گئے وہاں ان سے ہمارے مقصد کے تعلق سے تفصیل سے بات ہوئی۔ عبدالسلام صاحب نے جو خود بھی مشہور شخصیت ہیں ہمیں یقین دلایا کہ وہ ساری باتیں عبدالصمد صاحب کے سامنے پیش کریں گے۔ محترم عبدالصمد صاحب کے ٹیلنٹ فورم کے اراکین سے تعلقات اور فورم کے مقاصد سے ان کی ہمدردیوں کے پیش نظر ہمیں یقین ہے کہ وہ اس کمیٹی کی جس کے تحت روہا، پین، علی باغ، پنویل اور کرجت تعلقہ جات ہوں گے۔ چیرمین شپ قبول کریں گے۔ عبدالسلام صاحب نے ہماری خاطر مدارات کی اور ہمارے مقصد کے تعلق سے جو تعاون پیش کیا اس کے لئے ہم ان کے ممنون ہیں۔

مغرب کے بعد ہم نے ان کو الوداع کہا اور بمبئی کے لئے روانہ ہوئے۔ ہم اپنے سفر کی کامیابی پر مسرت کے جذبات کے ساتھ اپنے منصوبوں اور ان کی تکمیل کے لئے طریقۂ عمل پر گفتگو کرتے ہوئے پنویل پہنچے یہاں سے ایک دوسرے سے بچھڑنے کا سلسلہ شروع ہوا جو نئی بمبئی سائن سے ہوتا ہوا مجگاؤں اور پھر ڈونگری پر ختم ہوا۔ کہتے ہیں کہ سفر وسیلۂ ظفر ہوتا ہے ہمارا یہ سفر وسیلہ ہی نہیں کامیابی کی دلیل بن گیا۔

ایس نظام الدین سعد

وفا راجواڑی سے جب میری پہلی ملاقات ہوئی تو وہ کچھ یوں ہی سے لگے جیسا کہ عموماً ایک شاعر پہلی نظر میں لگتا ہے لیکن دھیرے دھیرے مشاعروں اور بزمِ فروغِ ادب کوکن، مہاڑ کے توسط سے جب وہ قریب ہوئے تو میں نے ان کے اندر چھپے ہوئے انسان کو دیکھا، پرکھا اور محسوس کیا وہ ایک عظیم شخصیت کے مالک ہیں۔ ساتھ ہی ساتھ وہ ایک ایسے شاعر بھی ہیں جو زمانے کے ہاتھوں بڑی گہری چوٹ کھائے ہوئے ہیں۔ لازم ہے کہ اگر زمانے کی اٹھا پٹک سے کوئی زخمی نہ ہو تو وہ شاعر ہی کیا۔ وفا صاحب اپنے دور کے ایک ایک شخص کو اچھا آدمی بنانا چاہتے ہیں ان میں لیڈر حضرات بھی شامل ہیں یہی وجہ ہے کہ ان کا پیغام ایک منفرد حیثیت اختیار کر لیتا ہے۔ ملاحظہ ہو ؎

نئے کھلونوں کو اک دن پُرانا جانو گے
پھر اپنی حد سے گذرتا زمانہ جانو گے
پرکھ بھی لو انہیں یہ کس طرح کے رہبر ہیں
کریں گے دھوکا تو پتھر اٹھانا جانو گے

مہاڑ کے قریب راجے واڑی وہ گاؤں ہے جہاں یہ شاعر پلا، بڑھا اور پروان چڑھا۔ پورا نام حسن ابراہیم وسیلے ہے جہاں تک میں نے سنا ہے نقش کوکن سے یہ کم سنی میں ہی اشعار کہنے لگے تھے۔ خوبصورت گاؤں کے افسانوی ماحول نے شاید ان کے جذبات کو تسکین بخشا ہو لیکن یہ مزاج کے برعکس جہازی (seaman) بن گئے۔ میری نظر میں انہوں نے پیشے اور ساتھ ہی ساتھ شاعری دونوں کے ساتھ مناسب سلوک کیا ہے۔ ان کی شاعری میں سادگی اور روانی کے ساتھ ساتھ دلکشی، رنگینی، کیف، سرمستی اور بیخودی بھی پائی جاتی ہے۔ اشعار میں ایک خاص قسم کا درد بھی نظر آتا ہے۔ مثلاً ؎

مجھ کو میری وفا نے رُلایا ہے کیا کروں
رشتہ ہی ہر کسی نے ستایا ہے کیا کروں
غیروں کا ظلم اس کا نہیں ذکر کچھ وفا
اپنوں نے خوب دل کو جلایا ہے کیا کروں

وفا بہت ہی خوبصورت شاعر ہیں۔ مشاعروں میں بارہا ملاقات ہوئی ہے اور انہوں نے ہر دفعہ مشاعرہ لوٹا ہے۔ تحت ہو یا لحن دونوں میں قدرت حاصل ہے۔ جھوم جھوم کر پڑھتے ہیں اور دوسروں کو بھی جھومنے پر مجبور کر دیتے ہیں۔ وفا صاحب کوئی گمنام شخص نہیں ہیں۔ نقش کوکن، خاتونِ مشرق، اردو ٹائمز، انقلاب اور فوزان میں اکثر و بیشتر چھپتے ہیں۔ بزمِ فروغِ ادب کوکن مہاڑ کے فعال رکن ہیں۔ انسانی

نقطہ نظر سے وہ ایک مخلص انسان ہیں۔ دوستوں کو
یوں پکڑتے ہیں گویا عید کا چاند نظر آگیا ہو۔ مسکرا
کر باتیں کرنا ان کا شیوہ ہے۔ اس کے باوجود وہ
اشعار میں کتنے متین نظر آتے ہیں، ملاحظہ ہو ؎

کسی نے کچھ تو کسی نے ہے کچھ کہا مجھ کو
بڑا ہی ضبط مرے حال پر رہا مجھ کو
تمام وسوسے دل کے خلاف ہو جاتے
اے کاش سیدھی طرح کوئی سوچتا مجھ کو
خدا گواہ کیسے اپنا یہ سچ بتاؤں میں
یہاں تو ہر کوئی لگتا ہے بے وفا مجھ کو

وفا صاحب نے مختلف اصناف
شاعری میں طبع آزمائی کی ہے لیکن میری رائے میں
انکی غزلیں انکی شاعری کی عکاس ہیں۔ انہوں نے
نعت، حمد، قصیدے اور بڑی پیاری پیاری نظمیں بھی
کہی ہیں۔ ان کی نظموں کا تسلسل دل کو موہ لیتا ہے۔
نظموں کا انداز بیان دلکش اور زبان سادہ ہوتی
ہے منظر نگاری کمال ہوشیاری سے کرتے ہیں۔ نظم
"بمبئی" کے چند اشعار ملاحظہ ہوں ؎

کس قدر جنت نشاں ہے اپنی پیاری بمبئی
ملک کی بس ایک ہی ہے شان ساری بمبئی
اس پہ مرنے کو آجاتے ہیں کتنی دور سے
ایک معشوقہ ہے بھارت کی ہماری بمبئی
روزی، روٹی کا یہاں ہے آسرا سب کیلئے
اپنی ماں کی گود جیسی ہے یہ پیاری بمبئی
پیار کے ہاتھوں نے سینچا ہے، سنوارا ہے اسے
مل کے بھارت کے باسیوں نے ہے سدھاری بمبئی

کوکن میں نہ جانے کتنے ہی ایسے
شاعر ہیں جنہیں زمانہ ابتک سمجھ نہیں سکا ہے۔ وفا صاحب
بھی انہیں میں سے ایک ہیں۔ کاش اس ہیرے کی چمک بھی
ہر طرف پھیل جاتی اور لوگ انہیں سمجھ پاتے۔ اس کے
باوجود یہ کہتے ہیں ؎

گر نہ سمجھے کوئی تو کیا کیجئے
اپنی مٹی کی آب و تاب ہیں ہم

انڈے

مترجم: ابراہیم بغدادی (انگلینڈ)

انڈوں کے متعلق لوگوں میں مختلف خیالات پائے جاتے ہیں۔ کوئی اسے شاکاہری (VEGETARIAN) کہتا ہے تو کوئی مانساہری (NONVEGETARIAN) سے موسوم کرتا ہے چونکہ ویجیٹیرین والے اس بات سے انکار نہیں کر سکتے ہیں کہ ان میں جان ہوتی ہے۔ لہٰذا موجودہ سائنس نے اس گتھی کو سلجھانے میں مدد کی ہے۔ جس کی رو سے اب یہ کہا جاتا ہے کہ انڈے دو قسم کے ہوتے ہیں ایک جن میں جان موجود ہوتی ہے اور وہ مرغ اور مرغی (نر و مادہ) کے باہمی ملاپ سے وجود میں آتا ہے اور دوسرا انجکشن کے ذریعہ! اس سے ہرگز چوزے پیدا نہیں ہوتے۔ کیونکہ ان میں کوئی جان نہیں ہوتی ہے۔

ان دلائل کے بعد انڈے کھانا عام فیشن بن گیا ہے۔ ڈاکٹر حضرات تو پہلے ہی سے انڈے کھانے کا مشورہ دیتے آرہے ہیں۔ وجہ ان میں کافی مقدار میں چربی اور حیاتین ہوتی ہے جو جسم کی نشوونما اور صحت کی بحالی میں معاون ہوتی ہے اس کا ردِ عمل یہ ہوا ہے کہ "سنڈے ہو یا منڈے روز کھاؤ انڈے"

لیکن اس ضمن میں معروف طبی ماہر جین میری کے مطابق فی ہفتہ دو سے زائد انڈے کھانا نقصان دہ ہے۔ کیونکہ انڈے کی زردی (YORK) میں عام طور سے زیادہ حیاتین ہونے کے سبب بدن میں کولیسٹرول (CHOLESTROL) بننے کے زیادہ امکان ہیں۔ زیادہ انڈے کھانے والوں کے خون کی شریانوں میں کولیسٹرول دھیرے دھیرے جمع ہو کر شریان موٹی ہو جاتی ہیں نتیجۃً انسان دل کا مریض بن جاتا ہے۔

امریکی ہارٹ ایسوسیشن کے مطابق کھانوں میں چربی کا استعمال کم کرنا چاہیئے تاکہ خون میں کولیسٹرول کی مقدار ہمیشہ کم رہے جو کم انڈے کھانے میں مفید ہو سکتی ہے اس کی تائید میں ناروے، سویڈن اور فن لینڈ بھی ہمت نظر آتے ہیں بقول ان کے ۲۵ تا ۳۰ فی صد کیلریز (CALORIES) چربی کے کم استعمال سے حاصل کرنی چاہیئے۔

بالترتیب انڈوں میں ملنے والی غذائیت یوں ہیں۔ انڈے کے سو گرام حصہ میں فی صد پانی کی مقدار 75.5 گرام، کاربوہائیڈریٹ (CARBOHYDRATE) 0.7 گرام، پروٹین 12.8 گرام، چربی 11.5 گرام، کالسٹرول 500 ملی گرام، کیلشیم 54 ملی گرام لوہا 2.3 گرام، وٹامن (ڈی) کی شیما کرد گرام اور فولک ایسڈ (FOLIC ACID) 25 مائیکرو گرام ہوتا ہے۔ تخمینہ کے لحاظ سے انڈے کا موازنہ ماں کے دودھ سے ملنے والی پروٹین سے کیا جاتا ہے اور اس سے "امینو ایسڈ" بھی اچھی قسم کی بنتی ہے۔ حالانکہ دیگر کھانوں اور دالوں میں بھی ایسے عناصر پائے جاتے ہیں مگر وہ اکیلے کسی کھانوں میں ملنا دشوار ہیں جو کہ صرف ایک عدد انڈے میں مل جاتے ہیں۔

اب سوال یہ ہے کہ ایسے صحتمند اور غذائیت سے بھرپور انڈے کہاں ملتے ہیں جبکہ ہمارے پولٹری فارم مالکان مرغیوں کو بیماریوں سے محفوظ رکھنے کے لئے عموماً ڈی ڈی ٹی (D.D.T) اور گیمیکسن کا چھڑکاؤ کرواتے ہیں چونکہ ان جراثیم کش ادویات کیڑے مکوڑوں، اور

بیماری کا صفایا تو ضرور ہوتا ہے مگر مرغیاں ان جراثیم کش ادویات پر [illegible] ہیں تو دوائیاں ان کے جسم میں جذب ہو کر اس کا اثر انڈوں پر بھی ہونے لگتا ہے۔ جن کے کھانے سے "الجائم" بننے کا اندیشہ ہوتا ہے۔

انڈوں کو رکھنے اور انہیں منڈی تک پہنچانے کا طریقہ بھی ناقص ہونے کے سبب دس فی صد انڈے راستے ہی میں ٹوٹ جاتے ہیں اور ان ٹوٹے ہوئے انڈوں سے ماحول گندہ اور متعفن ہو کر دوسرے انڈوں کو بھی خراب کر دیتے ہیں۔ نیز اپنے یہاں اکثر انڈے سڑکوں اور کھلی جگہوں پر بیچے جاتے ہیں جو طبی لحاظ سے درست نہیں ہے۔ براہِ راست ان انڈوں پر دھوپ پڑنے سے بتدریج اس کی حیاتین ختم ہو کر مذکورہ پانی کی مقدار بھی سوکھنے لگتی ہے۔ ایک اندازے کے مطابق انڈے کے چھلکے میں پندرہ ہزار سے زائد مسام ہوتے ہیں۔ تحقیق سے پتہ چلتا ہے کہ آٹھ ۸ سینٹی گریڈ ڈگری میں انڈے کی غذائیت کم ہونے لگتی ہے اور کچھ جراثیم گرم اور سرد ماحول میں تیزی سے بڑھنے لگتے ہیں جو انسان کی صحت کو خراب کر دیتے ہیں البتہ غذائی اعتبار سے انڈا صحت مند ضرور ہے مگر اس کا زیادہ استعمال فائدہ مند بھی نہیں ہوتا ہے۔ ••

تصویریں

نقش کوکن میں بغرضِ اشاعت تصویریں بھیجنے والے حضرات بلیک اینڈ وائٹ تصویریں دیا کریں۔

(ادارہ)

غافل، اپنی خودی کی پہچان

"عربوں کا تمدن کیا تھا، افریقہ کے وحشیوں کا کیا رتبہ تھا، بربر کی بربریت کی داستانوں سے کون آگاہ نہ تھا، ترک و تاتار کی درندگی کے واقعات سے کس کے کان آشنا نہ تھے، مگر دیکھو کہ جب قرآن نے ان کے سر پر سایہ ڈالا تو انہی کے ہاتھوں سے عظیم الشان سلطنتوں کی بنیادیں پڑیں، بڑے بڑے متمدن شہر آباد ہوئے، علوم و فنون کی درسگاہیں کھلیں اور تمدن و تہذیب کے نقش و نگار اور آثار نمودار ہونے لگے، فلسفہ و عقل کی جلوہ آرائی ہوئی، علم و فن نے ترقی کی، بیسیوں نئے علوم اختراع ہوئے، پچھلے علوم نے رونق تازہ پائی اور ان کی بری اور بحری تجارتوں نے دنیا کی منڈیوں پر قبضہ کر لیا۔

ان سب سے ماوراء اور مادہ و مادیات سے ہٹ کر انسانی اخلاق و آداب کے اسی قرآن کی تعلیم و ہدایت سے تکمیل کا درجہ پایا، عدل و انصاف اور اخوت و مساوات کے سبق ازبر ہوئے اور اہلِ جہاں کی آنکھوں کو وہ منظر دکھا دیا، جسکو آغازِ آفرینش سے آج تک انہوں نے کبھی نہیں دیکھا تھا، مغرب کی قوموں کو مشرق سے اور مشرق کی بستیوں کو مغرب سے ملا دیا، اور حسب و نسب، قومیت و وطن، پستی و بلندی اور شاہی و گدائی کے ہر قسم کے نشیب و فراز کو مٹا کر قرآن والوں کی ایک برادری اور واحد قومیت پیدا کر دی، جس کا وطن دنیا کا ہر ملک اور جس کا مسکن دنیا کا ہر گوشہ تھا"

—— مولانا سید سلیمان ندوی

آپ پوچھئے ہم بتائینگے

مسٹر تابڑ توڑ

سوالات بھیجتے وقت ان باتوں کا خیال رکھئے۔

• سوال مختصر، دلچسپ اور ایسا ہو جس کا جواب نہ صرف آپ بلکہ دیگر قارئین کی معلومات میں بھی اضافہ کرسکے۔ • دو سوالوں کے درمیان کافی جگہ چھوڑ کر لکھیں۔ • تحریر صاف اور خوش خط ہو۔ • سوال کاغذ کے ایک طرف روشنائی یا بال پین سے لکھے ہوئے ہوں۔ پنسل سے لکھے یا کانٹ چھانٹ کر لکھے گئے سوالات پر غور نہیں کیا جائیگا۔ • بیہودہ اور اخلاق سے گرے ہوئے سوالوں کے جواب نہیں دیئے جائینگے۔ • ایک وقت میں زیادہ سے زیادہ تین سوال پوچھے جائیں۔ • کسی سوال کا جواب دینے نہ دینے کی صورت میں نہ وجہ بتائی جائیگی نہ ہی مراسلت کا سوال پیدا ہوگا۔ ——— تابڑ توڑ

عثمان غنی ناچیز ——— قریش نگر۔ کرلا۔

سوال: کیا یہ سچ ہے کہ نماز میں جوتے آگے رکھیں تو نماز نہیں ہوتی؟

ج: نہیں! یہ سچ نہیں ہے لیکن آپ مولانا سے پوچھ کر اطمینان کر لیجئے ہاں! یہ ممکن ہے کہ جوتے پیچھے رکھیں تو جوتے ہی نہ رہیں۔

سوال: واجب کی تعریف کیا ہے؟

ج: واجب کا حکم فرض سے قریب ہے۔ جیسے وتر کی نماز، عیدین کی نمازیں، سلام کا جواب وغیرہ

عزیز احمد خاندیشی ——— کولہاپور

سوال: انسان دولت کا زیادہ بھوکا ہوتا ہے یا اقتدار کا؟

ج: جو بھی آسانی سے پہلے ہاتھ لگ جائے، "بھوک پھر بھوک ہے مٹ جائے تو بڑھ جائیگی۔" دولت ہاتھ لگے تو اقتدار پانا کیا مشکل اور اقتدار پر قبضہ ہو تو دولت قدم چومیگی۔

نقش کوکن

سوال: انسانی زندگی کا رنج و راحت سے کوئی تعلق نہ ہو تو؟

ج: یوں تو سمجھ لیجئے کہ زندگی آب نہیں ہے سراب ہے

علی سانگلے ——— کیپ ٹاؤن ساؤتھ افریقہ۔

سوال: انسان اگر حالات سے مایوس ہو جائے تو اسے کیا کرنا چاہئیے۔

ج: صبر! اِنَّ اللّٰہَ مَعَ الصّٰابِرِیْن

سوال: صبر کا دامن ہاتھ سے کب چھوٹ جاتا ہے؟

ج: جب خدا پر بھروسہ نہ ہو۔

سوال ۔ انسان کی عقل کب کام نہیں کرتی ؟

ج ۔ جب ٹینک و بدکی تمیز مٹ جائے ۔

احمد شہاب الدین وزگرے —— ڈومبیولی

سوال ۔ تنہائی جب کاٹنے دوڑے تو ؟

ج ۔ شادی کر لیجئے ! مگر خیال رہے کہ کچھ دنوں بعد " وہ " کاٹنے دوڑیگی ۔

سوال ۔ دو پڑوسنوں میں گفتگو کا پسندیدہ موضوع کونسا ہوتا ہے ؟

ج ۔ تیسری پڑوسن کی غیبت یا کپڑوں کے نت نئے ڈیزائن ۔

رخسانہ ہدایت اللہ —— دومبیولی

سوال ۔ آئسکریم بناتے وقت بکس میں برف کے ساتھ نمک کیوں ملایا جاتا ہے ؟

ج ۔ نمک کی وجہ سے برف دیر سے پگھلتا ہے اور بکس کو تادیر ٹھنڈا رکھتا ہے جس سے آئسکریم بنانے میں استعمال شدہ دودھ و دیگر مصالحہ کو جمنے میں کافی مدد ملتی ہے ۔

سوال ۔ دنیا کی سب سے قیمتی معدنیات کونسی ہے ؟

ج ۔ ریڈیم ! جس کے ایک پونڈ (وزن) کی قیمت ۲۰ کروڑ روپئے سے بھی زیادہ ہوتی ہے ۔

اشرف علی سراج الدین سرنائیک —— کوسہ ممبرا

سوال ۔ شوہر بیوی کے ساتھ رازداری سے کام کب لیتا ہے ؟

ج ۔ جب معاملہ اس کی آمدنی کا ہو ۔

سوال ۔ بیوی اگر ناجائز کو جائز کہے تو ؟

نقشہ کو کہو۔

ج ۔ سر تسلیم خم کیجئے ۔ طوفان کو آپ دلیلیں دیکر نہیں روک سکتے ۔

ریاض احمد اسماعیل خان —— بمبئی ۹

سوال ۔ حضرت غوث پاک کی تصنیف "غنیۃ الطالبین" کہاں مل سکیگی

ج ۔ بھنڈی بازار ابراہیم رحمت اللہ روڈ پر کافی دکانیں ہیں ۔ نیز آپ "رضوی کتاب گھر" غیبی نگر بھیونڈی ضلع تھانہ پن کوڈ ۴۲۱۳۰۲ میں دیکھئے امید ہے مل جائے ۔

اعجاز ملک —— شولاپور

سوال ۔ ٹاڈا کے کیا معنی ہیں ؟

ج ۔ ٹاڈا ان چار الفاظ کا مخفف ہے جو ایک قانون ہے ۔ "TERRORIST AND DISRUPTIVE ACTIVITIES" یہ قانون اصل میں سرحدی ریاستوں کی حفاظت کے لئے بنایا گیا تھا تاکہ دہشت پسندی کی روک تھام کی جائے جو لوگ ٹاڈا میں گرفتار کئے جاتے ہیں ان کی چھ مہینوں تک کوئی شنوائی نہیں ہوتی اور نہ ہی مقدمہ دائر کیا جاتا ہے

سوال ۔ انجکشن اور ٹیکہ میں فرق ہے ۔

ج ۔ درد کی کمی بیشی کا فرق ہے ۔ بعد میں پھر آرام ہی آرام ہے ۔

ذہنی ورزش

(۱) ایک بندر ۳۰ فٹ گہرے کنویں میں گر پڑا باہر آنے کا راستہ جو ہے وہ بہت ڈھلوان ہے اور اس پر پھسلن بہت زیادہ ہے وہ بندر بڑی کوشش کے بعد ایک گھنٹہ میں تین فٹ اوپر چڑھ جاتا ہے مگر پھر پھسل کر دو فٹ نیچے چلا جاتا ہے بتائیے کہ اسے اوپر آنے میں کتنی دیر لگے گی؟

(۲) دو باپ اور دو بیٹے ایک ساتھ شکار کو گئے ان میں سے ہر ایک نے ایک ایک خرگوش شکار کر لیا۔ جب دیکھا تو شکار کردہ خرگوش صرف تین تھے۔ کیا آپ اس بیان کی صحت پر یقین کر سکتے ہیں؟

(۳) ایک تالاب میں تیرانے کے لئے کتنی بطخیں درکار ہوں گی۔ جب دو بطخوں ایک بطخ کے آگے ہوں اور دو بطخیں ایک بطخ کے پیچھے تیرتی رہیں؟

(۴) ایک چرواہے کے پاس ۶۹ بکریاں تھیں ان میں سے ۲۳ کے علاوہ سب مر گئیں۔ اب جو زندہ بچی تھیں ان میں سے، بکریاں اس نے قصائی کو

نفیسہ ڈار کرہ

بیچ دی بتلائیے اب چرواہے کے پاس کتنی بکریاں بچی ہیں؟

محبوب عالم جوڑے

کیا آپ جانتے ہیں؟

○ دنیا کا سب سے بڑا سمندر (گہرا اور لمبا) بحرالکاہل ہے

○ دنیا کا سب سے بڑا بحری جہاز "کوئین الزبتھ" ہے جو انگلینڈ میں ہے۔

○ دنیا کا سب سے بڑا پارک "ایلو اسٹون" ہے جو امریکہ میں ہے۔

○ دنیا میں سب سے بڑا ریگستان "صحرائے اعظم" افریقہ میں ہے۔

○ دنیا کا سب سے اونچا درخت جس کی اونچائی ۳۹۴.۴ فٹ ہے اور یہ درخت کیلی فورنیا میں ہے۔

○ دنیا کا سب سے بڑا دریا ایمزن ہے جو جنوبی امریکہ میں ہے۔

○ دنیا کا سب سے بڑا براعظم ایشیا ہے۔

○ دنیا کا سب سے چھوٹا براعظم آسٹریلیا ہے۔

○ دنیا کا سب سے بڑا مینار "ایفل ٹاور" ہے جس کی اونچائی ۹۸۴ فٹ ہے اور یہ فرانس میں ہے۔

○ دنیا کی سب سے بڑی لائبریری روس میں ہے اس میں سات لاکھ نو ہزار کتابیں ہیں۔

○ دنیا کا سب سے بڑا عجائب گھر لندن میں ہے۔

○ دنیا کا سب سے بڑا ہیرا "کولینن" ہے اس کا وزن ۱½ پونڈ سے زیادہ ہے۔

سہیلی بوجھ پہیلی

نتیجۂ فکر:- کوثر انصاری (بمبئی)

ذیل میں چند منظوم پہیلیاں دی گئی ہیں جنہیں آپ بغور پڑھیں اور ان کے جوابات پہلے سے ہی دیکھے بغیر حتی الامکان خود اخذ کرنے کی کوشش کریں۔

(۱) دن نکلنے کی آگہی بھی ہے — گرمی بھی اور روشنی بھی ہے
(۲) نظر آتی نہیں پر ہر جگہ ہے — بتاؤ تو بھلا کوئی وہ کیا ہے؟
(۳) لگے ہری اور رنگ دے لال — بولو کس کا ہے یہ کمال؟
(۴) بیٹھے تو ہر ساتھی توڑے — کھڑا نہ اس کو ہاتھی توڑے
(۵) بن پاؤں کی ہے وہ چال — کہلاتے ٹھن ٹھن گوپالے
(۶) ماں جنمے تو باپ تنا ہے — بھائی گل، پتی بہنا ہے
(۷) چھیلے پنسل، کاٹے داڑھی — دو دھاری تلوار اناڑی
(۸) کان نہیں ہے پھر بھی سنے — منہ کے بنا بھی وہ بولے
(۹) گھر کا محافظ باہر لٹکا — دروازے پر چوہا لٹکا
(۱۰) ہو کر وہ کانوں پہ سوار — کر دیتی ہے آنکھیں چار
(۱۱) اوپر نیچے ہری سفید — تیز مزے کی، کھولو بھید

(۱) سورج (۲) ہوا (۳) مہندی (۴) انڈا
(۵) پیسہ (۶) درخت (۷) بلیڈ (۸) ٹیلی فون
(۹) تالا (۱۰) عینک (۱۱) مولی

جوابات ★

دنیا کا سب سے بڑا جزیرہ گرین لینڈ ہے۔

دنیا کا سب سے بڑا پل روک لینڈ پل سان فرانسسکو میں واقع ہے جس کی لمبائی ½ ۸ میل ہے۔

دنیا کا سب سے زیادہ آبادی والا شہر شنگھائی چین میں ہے۔

دنیا کی سب سے تیز رفتار ٹرین فرانس کی ٹی۔جی۔وی ہے جس کی رفتار ۳۸۰ کلومیٹر فی گھنٹہ ہے۔

(المرسل: یٰسین میتھار، دابھول)

تبصرے کیلئے کتاب کی دو جلدیں ادارے کے نام ارسال کریں۔

(ادارہ)

قارئین کے خطوط کا اقتباس

جاوید وردے — بانکوٹ

شاعر تو نہیں ہو نہیں سکتا۔ البتہ شاعری سے برائے زندگی اور بالخصوص انقلابی شاعری کا شدید حد تک شیدائی رہا ہوں اور یہ اعتراف بھی کہ بہت مختصر انداز میں اپنے اظہار کا بہت مکمل اور جامع وسیلہ شاعری ہی ہے۔ سو باتیں دانشمندوں کی ایک نعرہ دیوانے کا، کے مصداق کوکنی قطعات لکھنے کے دیوانے پن کا مرتکب ہوا۔ خوشی اس بات کی کہ آپ کے ساتھ اور بھی خوب سارے لوگ ان قطعات اور نثری مضامین کو سراہتے ہیں۔ پسند کرتے ہیں۔ حیرت اس بات کی کہ میرے کچھ خیر خواہ دانشوران قطعات سے بڑی پُر اثر الرجی میں مبتلا ہو گئے ہیں۔ میری مرحوم ماں نے مجھے بس ایک ہی بات تاکیداً کہہ دی تھی کہ نتیجے کی پرواہ کئے بغیر ہمیشہ دو ٹوک اور سچ بولا کرو اور زندہ رہنا ہے تو مرنے کے لئے ہمہ وقت تیار رہو۔ سو ہوں

شرف کمالی — کولہاپور

ایک مضمون حاضر خدمت ہے میں نے بڑی

نقش کوکن

محنت سے اور نقش کوکن کی محبت کی وجہ اس محبوب جریدہ کے لئے خاص لکھا ہے میرا خیال ہے کہتا ہوں یہ کا مستقل کالم دوبارہ شروع کیا جائے میرا وعدہ رہا کہ جلد ہی دو مزید قسطیں ارسال کر دوں مضمون میں ایک آدھ ذرا ادھر ہو جائے تو مفہوم بدل سکتا ہے اس لئے کتابت، پروف ریڈنگ صحیح ہو جائے تو میں سمجھوں میری محنت وصول! شرف کو کمالی درجے تک پہنچانے میں فقیر محمد مستری اور ڈاکٹر عبدالکریم نائیک نے آج تک بڑا کام کیا ہے۔ ان دونوں کی تڑپ خاک رکھنے کی شکل راہ رہی ہے اور میرے مضامین عمدہ گیٹ اپ سے شائع ہوتے رہے کہ میں نے بآسانی ایک کتاب کہتا ہوں یہ ..... منظر عام پر لائی یہ ہمت افزائی نہیں تو اور کیا ہے۔

نقش کوکن اب واقعی نوجوان دکھائی دینے لگا ہے نائیک پہ بڑھاپا ہے اور اس پہ جوانی ہے، بوڑھا تو میں بھی ہوں لیکن ہمارے بڑھاپے پر جوانی کا گمان آج بھی ہے یہ دیکھنے والوں کا حسن نظر ہے نقش کوکن کے روز افزوں بڑھتے ہوئے معیار پہ مبارکباد کوکنی شاعری، بھی پھر شروع کر رہا ہوں۔ خاص کر نقش کوکن کے لئے۔ کوکنی زبان میں شعر کہنا جوئے شیر لانے کے مصداق ہے اللہ کا شکر ہے کہ میری کوکنی شاعری غیر کوکنی بھی پسند کرتے ہیں

ھٰذا من فضلِ ربی

ابراہیم بغدادی — انگلینڈ

نقش کوکن کے حصۂ اخبار و افکار میں منجانب مرسلہ سلسلۂ تعارف کا پسندیدگی پر مجھے اسٹریلیا

سعودی عربیہ، قطر اور اپنے مادر وطن ہندوستان
سے کئی خطوط موصول ہوئے اور ہو رہے ہیں اور
ان کرم فرماؤں کا یہ سلسلہ جاری رکھنے کی درخواست
بھی ہے انشاء اللہ میں اپنی کوشش جاری رکھونگا
تاکہ ہماری برادری اپنی ابھرتی ہوئی ہونہار نئی نسل
سے واقف ہو جائے اور نئی نسل کے افراد (طلباء و
طالبات) بھی اپنے آبائی وطن سے تعلقات بنائے رکھے
میں گذارش کرونگا کہ دیگر ممالک سے بھی (جہاں
ممکن ہو) اس قسم کی خبریں بھیجی جائیں ۔

امان اللہ حمدولے کرلا، بمبئی

نقش کوکن برابر زیر مطالعہ رہتا ہے سرورق
پر مطبوعہ شعر " یہ فیضان نظر تھا " نے فلسفۂ قربانی
کو نظر کے سامنے لا کھڑا کر دیا اور صفحہ نمبر ۹ پر دو اشعار
" میں بھی سوچوں تو بھی سوچ " عمائدین وقت کو دعوت
غور و فکر دیتے ہیں ۔ ۲۵ سال کے بعد نہ صرف پرچہ
کی خوبصورتی میں اضافہ ہوا ہے بلکہ مدیرانِ محترم بھی
دریا کو کوزہ میں بند کرنے کا فن جان گئے ہیں اس
کے لئے جس قدر بھی مبارکباد دی جائے کم ہے ۔
اللہ ہمارے اس محبوب پرچہ کو نظر بد سے بچائے ۔

عزیزہ حسن دلوی (لندن)

نقش کوکن برابر مل رہا ہے میری دلی دعا
ہے کہ اللہ تعالیٰ اس پرچہ کو دن دونی رات چوگنی
ترقی عطا فرمائے ۔
محترمہ حنیفہ پرکار کا مضمون " آپ کا اسم شریف "
بے حد پسند آیا منجانب انہیں مبارکباد
نقش کوکن

مہاڈ کو ضلع بنانے کا مطالبہ

ضلع رائیگڑھ کے تعلقہ مہاڈ کو علیحدہ ضلع بنانے کے مطالبہ میں شدت آرہی ہے پانگلولی ویکاس منڈل کے صدر کوبڑی رام جگتاپ نے وزیراعلیٰ منوہر جوشی کے نام روانہ کردہ میمورنڈم میں مطالبہ کیا ہے کہ اس وقت ضلع رائے گڑھ کا صدر مقام علی باغ ہے جو پانچ تحصیلوں میں رہنے والے لوگوں کے لئے عدم سہولت کا باعث ہے اس لئے کھیڈ داپولی۔ منڈنگڑھ۔ مہاڈ۔ پولادپور۔ مہسلہ۔ مانگاؤں اور شری وردھن ان آٹھ تحصیلوں کو ملاکر ضلع مہاڈ تشکیل دیا جائے۔

انہوں نے یہ بھی لکھا ہے کہ رائے گڑھ سے الگ کر ضلع رتناگیری ہے اس ضلع کا صدر مقام رتناگری ہے یہاں کی تحصیل کھیڈ۔ داپولی اور منڈنگڑھ کے لئے یہ صدر مقام کافی دور ہے۔ جبکہ ان دونوں اضلاع کے درمیان واقع یہ شہر نہ صرف پونے۔ بمبئی تھانے۔ گوا۔ ستارا۔ علی باغ وغیرہ اہم شہروں کو جانے والے راستوں کے سنگم پر واقع ہے بلکہ اس وقت یہاں عدالت۔ ڈپٹی کلکٹر آفس ایس ٹی کارپوریشن۔ میونسپل کونسل۔ سٹی سروے اور اہم کئی سرکاری دفاتر بھی ہیں مختلف کاموں کے لئے یہاں آنے والوں کے لئے یہ شہر ہر قسم کی سہولت فراہم کرتا ہے اس لئے مہاڈ کو علیحدہ ضلع بنانے کا اعلان کیا جائے۔ مسٹر جگتاپ نے ضلع رتناگری اور رائے گڑھ کے ممبران اسمبلی و پارلیمنٹ۔ نیز ممبران ضلع پریشد اور سماجی اداروں سے درخواست کی ہے کہ وہ مہاڈ ضلع کی تشکیل کا مطالبہ کریں اور عوام کو سہولت فراہم کرنے کی خاطر حکومت سے رائے گڑھ کی تقسیم کا مطالبہ کریں۔

رتناگیری شہر میں لاء کالج

رتناگیری ایجوکیشن سوسائٹی نے جشن طلائی (گولڈن جوبلی) کے موقعہ پر رتناگیری شہر میں لاء کالج شروع کررہی ہے اس طرح کالج کو بھاگوجی سیٹھ کیسر کا نام دیا جانے والا ہے۔

اس سوسائٹی کے گوگٹے جوگلیکر کالج کا یہ جشن ماہ مئی کے پہلے ہفتہ (۵، ۶ اور ۷) تین روز منایا گیا وزیراعلیٰ مہاراشٹر آنریبل منوہر جوشی اور ودھان سبھا کے سبھاپتی شری دتاجی نلاوڑے اس موقعہ پر بطور خاص شریک رہے۔

کوسہ میں وفا پارک کی شاندار تقریب سنگ بنیاد

ممبرا کے علاقے کوسہ ۳۰ اپریل پرائم گروپ آف کمپنیز کے شاندار " وفا پارک " کی تعمیر کا سنگ بنیاد رکھا

گیا۔ اس موقع پر کوکن مرکنٹائیل بنک کے ڈاکٹر [illegible] ایم شمسی ساگر ملکانی گروپ کے پارٹنر محمد علی مومن، یونس ملکانی، اور ہاشم ملکانی، کوکن مرکنٹائیل بینک کے سابق ڈائرکٹر مسٹر آئی کے وادن۔ تھانے میونسپل کارپوریشن کے سابق میئر نعیم خان۔ تھانے کے کارپوریٹر لیسین سرمے، صابو صدیق پالی ٹکنک کے پرنسپل ہارون اعظمی بطور مہمانانِ خصوصی موجود تھے۔ اس موقع پر پرائم گروپ سے متعلق اپنے نیک خیالات کا اظہار کیا گیا۔ تمام مقررین نے پرائم گروپ کی تعمیر کی ہوئی عمارتوں کی تعریف کی اور امید ظاہر کی کہ "وفا پارک" کمپنی کی طرف سے بنائی گئی تمام عمارتوں سے زیادہ بہتر ثابت ہوگا۔

ساگر ملکانی گروپ کے پارٹنر محمد علی مومن نے اہم اعلان کرتے ہوئے کہا کہ مجوزہ وفا پارک سے منسلک دو سال قبل جس ٹیکنیکل اسکول کا افتتاح کیا گیا تھا اس کا کام بھی پرائم گروپ کے تعاون سے وفا پارک کی تعمیر کے ساتھ شروع کیا جا رہا ہے۔

تقریب میں پرائم گروپ کی عمارتوں کے مکین اور دیگر خیر خواہوں کی تعداد تقریباً ایک ہزار تھی۔

وفا پارک کوسہ میں الماس کالونی کے عقب میں تعمیر کیا جائے گا جدید سہولتوں سے آراستہ یہ کالونی کئی منزلہ عمارتوں پر مشتمل ہوگی۔ ابتداء میں پرائم گروپ کی جانب سے مہمانانِ خصوصی کی گل پوشی کی گئی آخر میں پرائم گروپ کے شراکت دار یونس کھوت نے رسمِ شکریہ ادا کرتے ہوئے اپنی مختصر سی تقریر میں کہا کہ کوسہ میں اپنی نوعیت کا یہ پہلا کمپلکس ہوگا اور یہیں سے کوسہ کی تعمیراتی دنیا ایک نیا موڑ لے گی اور یہ ایسا ایک تاریخی موڑ ہوگا جو کہ کوسہ کو بمبئی کے سارے مضافات میں ممتاز ترین مقام دلائے گا۔

راشد خان پارٹنر، پروجیکٹ کے آرکیٹک اور انجینئر ہیں جبکہ سلطان مالدار اور امتیاز (پارٹنرس) بھی بھرپور دلچسپی لے رہے ہیں۔ جلسہ گاہ کے لئے ایک شاندار اور وسیع عریض پنڈال بنایا گیا تھا۔ سنگ بنیاد رکھنے کی رسم ادا ہونے کے بعد تمام مہمانوں کو پر تکلف ظہرانہ دیا گیا۔

بیچارے فرشتے کا دوسرا ایڈیشن

ساوتری بائی دھیمک ودیامندر امبیت ضلع رائے گڑھ میں اردو کے معلم جناب عبدالرحیم نشتر نے بچوں کے لئے لکھی کتاب کا پہلا ایڈیشن ہاتھوں ہاتھ لیا گیا لہٰذا اب پہلے سے بھی خوبصورت طباعت اور بہتر جلد بندی کے ساتھ دوسرا ایڈیشن چھپ کر آگیا ہے۔ ضرورت مند حضرات/ادارے ڈاکٹر نشتر کے ساتھ براہ راست رابطہ قائم کر کے اپنے لئے کتابیں حاصل کریں۔

عمر کھاڑی ویلفیئر ایسوسی ایشن کا استقبالیہ جلسہ

۲۲ر اپریل ۹۵ء سنیچر کی شام ادارۂ ہٰذا کے زیر اہتمام ایک شاندار استقبالیہ جلسہ داؤد فضل بھائی آڈیٹوریم کھڑک میں انعقاد پذیر ہوا جس میں شری آر ڈی کدم کے میئر چنے جانے پر جناب حاجی سہیل لوکھنڈوالا جناب حاجی بشیر موسیٰ پٹیل اور جناب محمد علی کے مہاراشٹر اسمبلی انتخابات میں کامیابی پر تو جناب ایم آئی پٹیل کے ایجوکیشن کمیٹی کے چیرمین چنے جانے پر تہنیت پیش کرنے کی غرض سے منعقد تھا۔

جلسۂ اعزاز کو جواب دیتے ہوئے میئر شری کدم نے کہا کہ میں وعدہ کرتا ہوں کہ اس علاقے کی ترقی کے لئے زیادہ فنڈ فراہم کیا جائے گا۔

ایم۔ آئی پٹیل نے کہا کہ اگر آپ کا ایسوسی ایشن یا کوئی اور ادارہ میونسپل اسکول

میں نائٹ اسکول چلانا چاہتا ہے تو وہ مجھ سے رابطہ قائم کریں۔ انھوں نے یہ بھی کہا کہ عوام میونسپلٹی کے ذریعہ بنائی گئی امپروومنٹ کمیٹی کے رکن بن کر فلاحی کام انجام دیں۔ اجلاس سے جناب سہیل لوکھنڈوالا، جناب بشیر موسیٰ پٹیل، جناب ریاض احمد خان، جناب نبی اختر قریشی وغیرہ نے بھی خطاب کیا۔ اس موقع پر ایسوسی ایشن کے صدر یوسف گجراتی، جنرل سکریٹری علی صالح اور ان کے اراکین ریڈ روز سوسائٹی کے عہدیداروں نے بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ نظامت کے فرائض مکری آرٹسٹ اقبال پٹنی نے انجام دیئے۔

ایڈوکیٹ یٰسین مومن

تھانہ ضلع کانگریس کمیٹی آئی کے جنرل سکریٹری ایڈوکیٹ یاسین مومن کو وزارت ریلوے نے زونل لفتش کرکن ریلوے یوزرس کنسلٹیٹو کمیٹی ویسٹرن ریلوے کا دوبارہ رکن نامزد کیا ہے وزیر ریلوے شری جعفر شریف نے ان کی نامزدگی پر لکھا ہے کہ آپ جیسے باشعور افراد کی اس کمیٹی میں شمولیت سے وزارت ریلوے کو مسائل سے نپٹنے میں ہر قدم پر کامیابی ملے گی اور مسافروں کو زیادہ سہولتیں فراہم کی جاسکیں گی۔

شاہ فیصل ایوارڈ

سعودی عرب کی راجدھانی ریاض میں اس سال کے شاہ فیصل ایوارڈ کے اعلانات کردیئے گئے ہیں پوری اسلامی دنیا کے لئے شاہ فیصل ایوارڈ کی وہی اہمیت اور عظمت ہے جو نوبل پرائز کو حاصل ہے اس سال سے ان انعامات کی مالی حیثیت میں بھی اضافہ کردیا ہے جواب دو لاکھ ڈالر ہوا کرے گا یہ انعامات ہر سال پانچ مختلف موضوعات پر دیئے جاتے ہیں اور ہر انعام کے ساتھ توصیفی سند اور دو لاکھ ڈالر دئے جائیں گے جواب تک ۹۳ ہزار ڈالر دیئے جاتے تھے

ان انعامات کے لئے نامزدگی کا طریقہ یہ ہے کہ پوری دنیا کے علمی و تحقیقی اداروں اور شخصیات کی ترجیحات شاہ فیصل فاؤنڈیشن کو بھیجی جاتی ہیں اور ان کی بنیاد پر انعامات دیئے جانے کا فیصلہ ایک مخصوص کمیٹی کرتی ہے۔

شاہ فیصل کے بیٹے امیر خالد فیصل جو اس انعامی کمیٹی کے چیرمین ہیں انہوں نے ریاض میں اعلان کرتے ہوئے کہا ہے کہ اس سال کا اسلامی خدمات سے متعلق انعام شیخ الازہر جاد الحق علی جاد الحق کو دیا جائے گا جنہوں نے اسلام اور مسلمانوں سے متعلق کاموں میں بڑی سرگرمی سے حصہ لیا ہے انہوں نے پوری دنیا کے مسلم سماج سے گہرے روابط رکھے ہیں اور غیر مسلم ملکوں میں مسلم اقلیتوں کے مفادات کی نگہبانی کے فرائض انجام دیئے ہیں انہوں نے جامع ازہر میں جس کے وہ ریکٹر ہیں بہت ہی معنی خیز اصلاحات کی ہیں جس کی وجہ سے جامع ازہر کی دینی وفکری صلاحیت وکارکردگی میں اضافہ ہوا ہے یہاں پر یہ تذکرہ ضروری ہے کہ کچھ سالوں پہلے اسلامی خدمات کا یہی انعام ہندوستان کے ممتاز عالم دین اور ندوۃ العلماء کے ناظم مولانا سید ابوالحسن علی ندوی کو دیا جاچکا اور شاید یہ بات بہت کم لوگوں کو معلوم ہے کہ مولانا نے اپنے مزاج وذوق کے مطابق انعام کی پوری رقم اسی وقت بعض علمی، دینی وثقافتی اداروں کے درمیان تقسیم کردی۔

روزگار کے مواقع

حکومت مہاراشٹرا کے تحت عمل کرنے والے اداروں ایمپلائمنٹ ایکس چینج کی اہمیت کو نظر انداز نہیں جا سکتا قانون کے تحت کمپنی کے مالک کو خواہ وہ پبلک سیکٹر سے تعلق رکھتا ہو یا پرائیویٹ سیکٹر سے۔ اس کی کمپنی میں ملازمت کے مواقع پُر کرنے کے لئے اسے ایمپلائمنٹ ایکس چینج سے رجوع ہونا پڑتا ہے۔ لہٰذا مسلم بے روزگار نوجوانوں کے لئے یہ ضروری ہے کہ وہ اپنے آپ کو ایمپلائمنٹ ایکس چینج میں رجسٹر کروائیں تاکہ روزگار کے مواقع سے مستفید ہو سکیں۔

(۱) پولس میں کانسٹبل کی بھرتی کے لئے ہر صحت مند نوجوان کو جس کی عمر ۱۸ سے ۲۵ سال کے درمیان ہو۔ اس کا ایمپلائمنٹ ایکس چینج میں نام ضرور درج کروائے۔ پتہ

پتہ ہے CDO بیرکس، جیون بیما مارگ بمبئی ایمپلائمنٹ ایکس چینج کا یہ آفس S.S.C پاس طلباء، ٹائپسٹ اور کلرک کے لئے بھی نام رجسٹرڈ کرواتا ہے۔

۲۔ I.T.I سے ڈپلوما حاصل کئے ہوئے امیدوار، ڈرائیورس وغیرہ اس پتے پر ان کے نام درج کروا سکتے ہیں۔
ایمپلائمنٹ ایکس چینج۔ انڈسٹریل اسٹیٹ۔ نریمن نگر، گھاٹ کوپر۔ مغربی بمبئی

۳۔ پیون۔ واچ مین باورچی اور خاکروب اور جسمانی طور پر کمزور حضرات روزگار کے لئے اس پتے پر نام درج کروائیں۔
ایمپلائمنٹ ایکس چینج فری پریس جرنل مارگ۔ نریمن پوائنٹ بمبئی
۔ ڈاکٹرس۔ انجینئرز اور وہ حضرات جنہوں نے گریجویشن مکمل کرکے کے بعد کوئی اور ڈگری لی ہو وہ اپنے نام اس پتہ پر درج کروا سکتے ہیں۔ ایمپلائمنٹ ایکس چینج۔ یونیورسٹی ایمپلائمنٹ آفس۔ بی روڈ، چرچ گیٹ، بمبئی

حکومت مہاراشٹر کی ایک خاص اسکیم کے تحت ان بے روزگاروں کو جو S.S.C پاس ہیں، ۱۰۰ روپے ماہانہ اور جو گریجویشن ہیں انہیں ۲۰۰ روپے ماہانہ بے روزگاری کا بھتّہ دیا جاتا ہے بشرطیکہ انہیں ایمپلائمنٹ ایکس چینج میں نام رجسٹر کرائے ہوئے کم از کم ایک سال کا عرصہ ہونا چاہیے۔

ان تمام بے روزگاروں سے جو پہلے مذکورہ شرائط پر پورے اترتے ہوں۔ یہ التماس ہے کہ وہ بلا کسی تاخیر کے اپنے نام متعلقہ ایمپلائمنٹ ایکس چینج کے آفس میں درج کروائیں۔

اگست ۱۹۹۴ء میں ۱۸ مسلم لڑکوں کو جنہوں نے اپنا نام ایمپلائمنٹ ایکس چینج میں درج کروایا تھا۔ بمبئی پولس فورس میں کانسٹبل کی حیثیت سے بھرتی کیا گیا۔ ہمیں پتہ چلا ہے کہ کانسٹبل کے لئے ملازمت کے مواقع بمبئی پولس فورس میں وقفہ وقفہ سے لگاتار نکلتے ہی رہتے ہیں۔

پولس فورس میں کانسٹبل کی ملازمت کے لئے آئندہ انتخاب جلد ہی عمل میں آنے والا ہے

جناب کے ایم عارف (صدر)
فون: ۴۹۲۴۷۳۵

ڈاکٹر اے کے نائیک (نائب صدر)
فون: ۳۷۶۶۰۱

یونائیٹڈ اکنامک فورم
۷۰۱، ایم آئی اسٹیٹ، نزد ڈاکٹر ای موزیس روڈ، ورلی بمبئی ۴۰۰۰۱۸ فون: ۴۹۲۴۷۳۵

جناب سلیم احمد خان کی پیدائش ۱۹۵۸ء کو دارالسلام تنزانیہ میں ہوئی اور ابتدائی تعلیم کا سلسلہ ان کے آبائی گاؤں ایر توڑیل، تعلقہ مہاڈ ضلع رائے گڈھ میں ہوا اور انجمن اسلام ہائی اسکول بمبئی سے ایس ایس سی (S.S.C) مکمل کر کے ۱۹۷۴ء میں والد کے بلانے پر آپ بلیک برن انگلینڈ میں آ کر آباد ہوئے مگر چونکہ یہاں کی معیار تعلیم کے پیش نظر انہیں دوبارہ میٹرک کا امتحان مقامی ہائی اسکول "رشارڈ ورڈ" میں دینا پڑا۔ پھر بلیک برن کالج سے انگلش، میتھس اور بائیلوجی مضامین میں "اے لیول" کرنے کے بعد متعدد زبانوں کی بنیاد پر "روبن سن" نامی فرم میں انسپکٹر کے عہدے پر فائزہ نفتش کرکے رہے۔ موصوف کو انگلش کے علاوہ اردو، مراٹھی، ہندی، اور عربی زبانوں پر عبور حاصل ہے۔ اس کے بعد لنکاشائر ڈیری فرم میں دو سال سوپر وائزر کے عہدے سے منسلک رہے اور بعد ازاں برطانیہ کی ٹائر اور موٹر اسپیئر پارٹ کی معروف A.T.S. فرم میں چھ سال فورمین کی ذمہ داری نبھاتے ہوئے مزید دو سال سیل ریپرزنٹیو کے عہدے سے بتدریج ترقی کرتے ہوئے مذکورہ فرم کے سینٹرل منیجر کے عہدے پر فائز ہیں۔ قابل ذکر امر یہ ہے کہ برطانیہ بھر میں ATS کی ۹۱۰ برانچوں میں منیجر کے عہدے پر مقرر ہونے والے آپ پہلے ایشیائی نوجوان ہیں۔

موصوف کا اپنے کوکنی قوم کے نوجوانوں کو پرخلوص مشورہ ہے کہ وہ اعلیٰ تعلیم و ہنر حاصل کرنے کے ساتھ حصول تعلیم کے بعد اچھی ملازمت حاصل

تعارف

علم و ہنر میں سند یافتہ نوجوانوں کا تعارف پیش کرنا ان کی پبلسٹی نہیں ہے بلکہ ہمارا مقصد بچوں کی حوصلہ افزائی کرنا ہے تاکہ اس کی تقلید میں دیگر نوجوان بھی آگے بڑھنے کی کوشش کرتے رہیں گے نیز ان تعارفات کی بدولت قوم کی بیداری اور جدوجہد کا بھی پتہ لگتا ہے۔ آگے چل کر یہی بچے قوم و ملک کے لئے درخشاں ثابت ہوں گے لہٰذا برطانیہ میں آباد کوکنی مسلم حضرات سے التماس ہے کہ اپنے بچوں کی حوصلہ افزائی کے لئے جناب ابراہیم بغدادی صاحب سے (جو یو کے میں ہمارے نمائندہ خصوصی ہیں) رابطہ قائم کریں۔

ان کا پتہ ہے:۔

IBRAHIM BAGDADI
BOLAND STREET
BLACKBURN BB1 6LL
PHONE (0254) 56868

ساتھ میں چند نوجوانوں کا تعارف درج ہے (ادارہ)

کرنے کا بھی جدوجہد کرتے رہیں۔
انشاء اللہ کامیابی یقینی ہے۔ ہم
موصوف کی ترقی پر مبارکباد پیش کرتے
ہوئے نیک دعاؤں کا اظہار کرتے
ہیں۔ مرسلہ
ابراہیم بغدادی یو۔کے

دلوی خاندان کی تعلیمی ترقی

ساکن کارلے پورلی بخشن تعلقہ
شری وردھن ضلع رائے گڑھ کی معزز
شخصیت جناب حاجی یوسف محمد دلوی
۱۹۵۳ء سے کویت الیکٹری سٹی شعبہ
پاور اسٹیشن میں بحیثیت ٹیکنیکل
اسسٹنٹ کے عہدے پر فائز رہتے ہوئے
۱۹۹۰ء میں سبکدوش ہوئے اور
اپنے آبائی وطن آگئے۔ فی الوقت آپ
اپنی فیملی کے ساتھ نیشمین کو آپریٹیو ہاؤسنگ
کالونی کوسہ ممبرا ضلع تھانے میں مقیم
ہیں۔ ان کی دوسری رہائش گاہ شوکت
ہاؤسنگ سوسائٹی ڈونگری بمبئی میں
نقش کوکن
بھی ہے۔

جناب حاجی یوسف محمد دلوی کے
صاحبزادے مشتاق یوسف دلوی جو
پیشے سے انجینئر ہیں ان کے چھوٹے بھائی
محمد نے ۱۹۹۰ء میں انڈین اسکول
کویت سے بارہویں سائنس کا امتحان
فرسٹ کلاس سے کامیاب کرنے کے
بعد وہ اپنے بھائی اور والد کے ساتھ
وطن آگئے۔

ڈاکٹر محمد دلوی

یہاں آنے کے بعد جناب حاجی یوسف
دلوی صاحب نے اپنے بیٹے کو ایم۔بی
بی۔ایس (M.B.B.S.) میں داخلہ
کے لئے کافی جدوجہد کی اللہ تعالیٰ کے
فضل وکرم سے دلوی صاحب کو اپنی
کوششوں میں کامیابی نصیب ہوئی
اور انھوں نے اپنے صاحبزادے کو "
جے جے ایم میڈیکل کالج داون گری
(کرناٹک) میں ایم بی۔بی۔ایس میں داخل
کروایا۔ دن رات کی انتھک کوششوں
اور لگن سے دلوی صاحب کے صاحبزادے
جناب محمد صاحب نے ۱۹۹۵ء میں
ایم بی۔بی ایس کا امتحان فرسٹ کلاس
سے کامیاب کیا۔ اب وہ انٹرنس شپ کے
لئے زیر ٹریننگ ہیں۔

جناب یوسف دلوی صاحب کی دلی
تمنا تھی کہ ان کا ایک بیٹا ڈاکٹر بنے اللہ تعالیٰ
نے دلوی صاحب کی دلی تمنا ان کی موجودگی
میں پوری کردی

موصوف کے دوسرے صاحبزادے راحیل
یوسف دلوی نے بھی ۱۹۹۴ء میں "ہندوجا"
کالج سے بی کام کا امتحان پاس کرکے
اب وہ بمبئی شہر کے "سڈنہم کالج" میں
ایم کام کی ڈگری کے لئے زیر تعلیم ہیں۔

سب سے چھوٹے صاحبزادے جناب ماجد

یوسف دلوی نے " کے سی کالج بمبئی" سے بارہویں (سائنس) کے امتحان میں ۸۷٪ مارکس سے کامیابی حاصل کی اور اب وہ "حاجی صابو صدیق انجینئرنگ کالج بمبئی" میں "پروڈکشن انجینئر ڈگری" کے لئے زیر تعلیم ہیں۔

اللہ تعالیٰ جناب حاجی یوسف دلوی صاحب کے تمام صاحبزادوں کو اپنے اپنے مقصد میں کامیابی و کامرانی عطا کرے۔

عابد احمد ساٹوپلکر

جناب عابد احمد ساٹوپلکر کی پیدائش ۱۹۶۷ء میں مانچسٹر انگلینڈ میں ہوئی۔ اسی لحاظ سے ان کی ابتدائی اور ثانوی تعلیم مقامی اسکولوں اور کالج میں مکمل ہوکر گذشتہ سال ۹۲ء میں مانچسٹر پالی ٹکنک سے "الیکٹرونگ انجینیرنگ" میں اعلیٰ ڈگری حاصل کرچکے ہیں۔ اس شعبہ میں یہ اعلیٰ سند حاصل کرنے والے آپ ان کے آبائی وطن موضع گوندگھر، تعلقہ مہسلہ، ضلع رائے گڈھ کے پہلے نوجوان ہیں۔

موصوف کا اپنی کوکنی قوم کے تمام نوجوانوں سے پرخلوص مشورہ ہے کہ وہ بلاامتیاز لڑکے اور لڑکیوں کے اعلیٰ تعلیم و ہنر حاصل کرنے کی جدوجہد کرتے رہیں۔ کیونکہ یہ دور خالص تعلیمی اور ٹکنالوجی کا دور ہے اس سے ہی اپنا اور قوم کا مستقبل سنور سکتا ہے۔ حصول تعلیم کے بعد پیشۂ ملازمت کے ساتھ کچھ سیاسی بصیرت اور سماجی کاموں میں بھی بڑھ چڑھ کر حصہ لینا ضروری ہے تاکہ ہم اپنے مطالبات منوانے میں کامیاب ہوسکتے ہیں۔ اسی طرح دنیاوی تعلیم کے ساتھ اسلامی روایات کو بھی برقرار رکھنا چاہئے بلکہ آج محض عقائد، فرقوں اور مسلکوں نیز علاقائی تعصب میں مسلمان الجھے ہوئے ہیں انہیں صرف ایک اسلامی دائرے میں پرونے کی ضرورت ہے ہم موصوف کی کامیابی پر اور بلند خیالات کے پذیرائی کرتے ہوئے نیک دعاؤں کا اظہار کرتے ہیں۔

مرسلہ ابراہیم بغدادی

ہندوستان نے شارجہ میں ایشیا کپ جیت کر ایک بار پھر اپنی برتری کا ثبوت دیا ہے۔ ہندوستان نے چوتھی بار ایشیا کپ جیت لیا ہے۔ جبکہ اب تک پانچ بار ایشیا کپ میچ کھیلے گئے ہیں۔

اس میچ میں اظہر الدین نے ایک بار پھر ثابت کردیا ہے کہ وہ جتنے کامیاب کپتان ہیں اتنے ہی کامیاب بلے باز ہیں (۹۰ ناٹ آوٹ) اور یہ کہ کپتانی کی ذمہ داری کی وجہ سے ان کا کھیل متاثر نہیں ہوسکتا۔

امسال ۲۵ لاکھ ۳۴ ہزار مسلمانوں نے حج کیا۔

اس سال حج کے لئے ۲۵ لاکھ ۳۴ ہزار ایک سو پینتیس مسلمان مکہ پہنچے جو کہ ایک ریکارڈ ہے۔ سرکاری طرف سے جاری کیے گئے قطعی اعداد و شمار کے مطابق ۱۰ لاکھ ۴۳ ہزار ۳ سو ۴۷ حازمین حج ملک کے باہر سے آئے تھے یہ بھی ایک ریکارڈ ہے۔

گوگٹے کالج کا جشن طلائی

رتناگری ایجوکیشن سوسائٹی کا پچہتر واں اور کوکن کے اولین کالج گوگٹے اینڈ جوگلیکر سائنس کالج کا پچاسواں سالانہ جشن بتاریخ ۵ مئی تا ۷ مئی ۹۵ء تین دنوں تک نہایت آب و تاب کے ساتھ منایا گیا، ۷ مئی ۹۵ء کو مہاراشٹر کے وزیر اعلیٰ شری منوہر جوشی اور سبھا پتی دتاجی نلاوڑے بطور خاص اس جشن میں شریک رہے۔ سابق طلباء اپنی مادرِ علمی کے جشن طلائی کے لئے کثیر تعداد میں حاضر تھے۔ علم دوست حضرات کا ایک جم غفیر تھا جو تین دن رتناگری میں رہا۔ مدیر نقش کوکن

نقش کوکن

ڈاکٹر محمد عبدالکریم نائیک جو اس ادارے کے سابق طالب العلم ہیں شریک محفل ہوئے اور اپنے اساتذہ کرام کو خراجِ عقیدت پیش کیا۔ ڈاکٹر نائیک صاحب نے رتناگری ایجوکیشن سوسائٹی کے فنڈ میں اکیاون ہزار کا گرانقدر عطیہ بھی دیا۔ اس جشن طلائی کے لئے دور دور سے لوگ آئے تھے مگر کوکن کے مسلمان اس میں خال خال نظر آرہے تھے۔

محمد صلعم اور قرآن مجید

جناب حسین یونس گدکری

موظف سوپرینٹنڈنٹ رتناگری جو محکمہ انکم ٹیکس سے سبکدوش ہوجانے کے بعد تصنیف و تالیف کی طرف رجوع ہیں۔ آپ کی ایک مراٹھی پرشیت "محمد آنی پوتر قرآن" عنقریب مصنفہ شہود پر آرہی ہے۔ مراٹھی کے جانکار بالخصوص اسلامی تعلیمات کا شوق رکھنے والے کتاب کو بلاقیمت حاصل کرسکتے ہیں۔

ایک ادھوری نظم کا اجراء

اقصیٰ ایجوکیشن سوسائٹی کے ڈاکٹر اقبال

ڈپازٹ اسکیم	رقم (روپیوں)	مدت (سال میں)	سالانہ متوقع منافع	سہ ماہی ادائیگی (فیصد)	ماہانہ ادائیگی (فیصد)	اسکیمیں
فکسڈ متعین	۱۰۰۰۰ اور زائد	۱، ۲، ۳	۱۶ تا ۲۰	۴٫۵، ۳	۱٫۲۰	مجموعی جمع شدہ / غیر مجموعی جمع شدہ
فکسڈ متعین	۱۰۰۰۰ اور زائد	۳	۵۰ سے ۱۲۰ فیصد تک (۳ برسوں میں)	—	—	مجموعی جمع شدہ
فکسڈ متعین	۵۰۰۰ اور زائد	۱ تا ۱۰	۱۲ تا ۲۰	—	—	غیر مجموعی جمع شدہ

ایجوکیشن سوسائٹی بیاول کے زیر اہتمام ۱۵ اپریل ۹۵ء کو جواں سال شاعر و افسانہ نگار شکیل سعید کے اولین منی افسانوی مجموعہ کا افتتاح رئیش دادا چودھری ایم ایل اے بیاول کے ہاتھوں عمل میں آیا اس تقریب کی صدارت یعقوب سیٹھ نے کی شکیل سعید بیاول کے اولین افسانہ نگار ہیں جن کا مجموعہ شائع ہوا ہے۔ افتتاح کے فوراً بعد جن لوگوں نے مقالے پڑھے ان میں رشید قاسمی، رحیم رضا ایم رفیق وغیرہ شامل ہیں۔ بعدہٗ ڈاکٹر دیشمکھ کی صدارت میں ایک مشاعرہ ہوا جس میں رحیم رضا۔ اشفاق ماروی قیوم راز، شکیل سعید، خالد انور، سلیم نجمی اور رئیس فیض پوری نے اپنے کلام سے سامعین کو محظوظ فرمایا۔

سنجیو نایک نوجوان میئر

۹ رمئی ۹۵ء کو نئی ممبئی میونسپل کارپوریشن میں ہوئے میئر الیکشن میں شیوسینا کے امیدوار سنجیو گنیش نایک کثرت رائے سے میئر منتخب ہوئے وہ ملک کے پہلے نوجوان میئر ہیں جو ۲۳ سال کی عمر میں یہ عہدہ سنبھالیں گے مسٹر سنجیو بیلا پور اسمبلی حلقہ کے ایم ایل اے شری گنیش نایک کے بڑے فرزند ہیں۔

بھیونڈی نظامپورہ نگر پالیکا کے صدارتی انتخاب کے لئے شیوسینا کے امیدوار مدن نایک کے علاوہ کسی نے پرچہ نامزدگی داخل نہیں کی اس طرح شری مدن نایک بلا مقابلہ صدر بلدیہ منتخب ہوئے۔

کل ضلع رائے گڈھ کا مشاعرہ

انجمن فروغ ادب مروڈ جنجیرہ کے زیر اہتمام کل ضلع رائے گڈھ کے شعرائے کرام کی شعری نشست ۹ اپریل ۹۵ء کی شب میں انجمن اسلام جونیر کالج مروڈ کے کشادہ احاطے میں زیر صدارت جناب عبدالمجید شاغل انعقاد پذیر ہوا جس میں صدر مشاعرہ کے علاوہ صبا شیخانی۔ نوگل بھارتی، ڈاکٹر عبدالرحیم نشتر تبسم انصاری، خلیل ہاشمی، وفا راجے واڑی، خطیب شہابی۔ عبدالقادر راز کامل وہوری، شیخ نعیم الدین نعیم ظہیر راشد، ابوشاہد، ریاض انجم۔ یوسف امام، صابرہ بدنیروی، نورجہاں ناز، صابرہ پنڈیروی، حفظ الرحمن حافظ، نور موربوی، سید نظام الدین سعد شمس الدین شمس اور سیف اللہ سیف نے اپنے کلام بلاغت نظام سے سامعین کو محظوظ فرمایا۔

اردو اسکول کی اعانت

وڈولی تعلقہ مانگاؤں ضلع رائے گڈھ میں ۶ رمئی ۹۵ء کو ضلع پریشد اردو کینڈر اسکول کا نتیجہ ظاہر ہوتے ہی جماعت اول تا ہفتم کے کامیاب طلبہ میں ہر کلاس کے اول دوم اور سوم نمبر پانے والے طلباء و طالبات کو بزم اطفال کی جانب سے انعامات سے نوازا گیا نیز سال کا اچھا طالب علم اور طالبہ منتخب کر کے انہیں نیز اساتذہ کو ایک عدد فاونٹین پین دے کر ان کی قدر افزائی کی۔

اسی طرح اس گاؤں کے کویت میں برسر روزگار مخیر حضرات نے اردو اسکول کے ہر کمرہ کے لئے ایک بجلی کا پنکھا عنایت فرمایا۔

وڈولی کے علم دوست حضرات کا اپنے مادر علمی کے تئیں یہ جذبہ قابل ستائش اور لائق تقلید ہے۔

(منت پذیر نوگل بھارتی)

ماہنامہ نقش کوکن میں اموات کی خبریں مفت شائع کی جاتی ہیں۔۔۔

پر ڈال کر رک جاتا۔ منتظمین تقریب نے
نہایت مستعدی کے ساتھ حاضرین
کی مشروبات سے تواضع کی اور یہ پُر
وقار تقریب اختتام پذیر ہوئی۔
تصویر میں جناب حسن چوگلے
(سفید سفاری میں) اپنے تمام رشتہ
داروں کے ایستادہ ہیں جبکہ درمیان
میں جناب جانی واکر بھی دکان کے
سامنے کھڑے نظر آتے ہیں۔

آئیڈیل میڈیکل اسٹور کا افتتاح

۲۲ اپریل ۱۹۹۵ء بروز سنیچر شام
ساڑھے پانچ بجے نقش کوکن کے
مربی اور دیرینہ خیر خواہ جناب حسن
چوگلے کے میڈیکل اسٹور کا افتتاح
امرت نگر کوسہ ضلع تھانہ میں نہایت
سادگی مگر پُرکاری کے ساتھ عمل میں
آیا۔ نقش کوکن "ہملنٹ فورم کی پوری
"ٹیم بطور مہمانِ خصوصی مدعو تھی علاقہ کی
اور بھی معزز ہستیاں شریک محفل
تھیں جناب حسن چوگلے نے اپنے
فرزند نیک ارجمند آصف چوگلے کے
لئے جنہوں نے فارمیسی کی سند حاصل
کی ہے اس اسٹور کی شروعات
کی علمی دنیا کے مشہور کامیڈین مگر
نقش کوکن

حقیقی زندگی میں سنجیدہ اور خلیق انسان
جانی واکر نے ربن کاٹ کر اسٹور کا
افتتاح کیا۔ اس موقعہ پہ نہ کوئی تقریر
ہوئی اور نہ تعارف حضرت مولانا
نے دعا فرمائی جانی واکر
نے ربن کاٹی اور الحاج عبدالکریم
چوگلے (حسن چوگلے کے پدر بزرگوار)
نے مہمان خصوصی ڈاکٹر عبدالکریم نائیک
کو پھول ہار پیش کیا کیپٹن نفیر محمد مستری
نے پھول مالا جناب جانی واکر کے
زیب گلو کی اور دکان کی شروعات
ہوئی۔ گنجان آباد دکھ والے امرت نگر میں
جو بھی راہی دکان کے پاس سے گذرتا
ایک نظر دکان پر اور ایک نظر جانی واکر

بھارت کلینک کا افتتاح

نقش کوکن کے دیرینہ خیر خواہ
اور ابھرتے ہوئے قلمکار جناب
جاوید دروے کے فرزند ڈاکٹر عمران
دروے کے شفاخانہ "بھارت کلینک"
کا افتتاح ۱۴ رمئی ۹۵ء کو بمقام بھارت
نگر بمقابل نہرو سنٹر ورلی بمبئی انعقاد
پذیر ہوا اس موقعہ پر جناب جاوید
دروے کے احباب اور نوجوان ڈاکٹر
عمران کے ساتھی کثیر تعداد میں شریک
تھے۔

شادی کی خبریں

نقش کوکن میں شادی کی خبر
کی اشاعت کے لئے عطیہ دیکر معطی
حضرات اپنی خوشی میں ادارہ کو بھی
شامل کرلیں۔

نقش نواز

ماہنامہ نقش کوکن کے خریدار بن کر جن حضرات و خواتین نے پچھلے مہینہ نقش نوازی کا ثبوت دیا ادارہ ان کا شکر گذار ہے

درون ہند خریدار

نام	مقام
جناب عبدالسلام علی بانکوٹکر	بمبئی ۳
،، قاضی عبدالمجید کلامی	نالاسوپارہ
،، پرویز ایم اے ملّا	سوپارہ
،، ہدایت اللہ شیخ علی بیجاپوری	کوسہ
،، نثار احمد عباسی الوارے	کوسہ
،، قمرالدین آدم مانڈلیکر	وڈولی
،، نہال حفیظ	چمبور
،، عظیم چوگلے	مہاڈ
،، ایس اے ٹھاکور	مجگاؤں بمبئی
،، احمد اسحاق رومانی	کوسہ
،، رکن الدین جمال الدین پرکار	باندرا
،، ابراہیم تاج الدین پرکار	باندرا
،، سعید حسین شیخ	کوسہ
ایڈوکیٹ ناظم الدین ناخوا	بمبئی ۸
ڈاکٹر اشفاق ٹھاکور	مجگاؤں بمبئی
جناب سہیل ڈانگے	سوپارہ
،، اشفاق داؤد سارنگ	بمبئی ۸
محترمہ شہناز محمد حنیف خان سرگروہ	واشی
جناب حاجی ہارون موزے والا	بمبئی ۳

بیرون ہند خریدار

نام	مقام
جناب انور لاے بیگ	امریکہ
،، صادق سولکر	بلیک برن
،، الحاج محمد یردیسی	لندن
،، صدیق حسین خان	ریاض
،، ڈاکٹر لے اے پرکار	کیپ ٹاؤن

ہائی اسکول میں مفت داخلے

پیوہ اردو ہائی اسکول۔ موضع و پوسٹ پیوہ۔ تعلقہ گوہاگر، ضلع رتناگری (گورنمنٹ منظور شدہ) میں غریب، یتیم اور مستحق طلباء کے لئے آٹھویں نویں، اور دسویں جماعت میں داخلے جاری ہیں۔ رہائش و طعام میں سوسائٹی کی طرف سے سہولت دی جائے گی۔

ضرورت مند طلباء مندرجہ بالا پتہ پر درخواستیں، سرٹیفکیٹ یا ایس۔ ای۔ ایم کے داخلہ کے ساتھ ۱۵ر جون ۸۵ء تک روانہ کریں۔ نشستیں محدود ہیں۔

— اعزازی سکریٹری

یونائیٹڈ اکنامک فورم کے زیر اہتمام ۱۴ رمئی ۱۹۹۵ء بروز اتوار شام ورلی میں نیشنل اسپورٹس کلب آف انڈیا کے پریس ہال میں "بمبئی شہر کی امن وامان کی صورتحال" کے موضوع پر ایک نشست کا اہتمام کیا گیا تھا جس کی صدارت مشہور فلم اداکار جناب یوسف خان صاحب (دلیپ کمار) نے فرمائی۔ خصوصی مقرر بمبئی کے پولس کمشنر شری ستیش ساہنی تھے۔ اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوتے انہوں نے کہا کہ عوام کے تعاون کے بغیر اور انہیں اعتماد میں لئے بغیر پولس فورس معذور ہے۔ مسٹر ساہنی نے مسلمانوں میں تعلیم کی کمی پر تشویش ظاہر کرتے ہوئے مطلع کیا کہ گذشتہ دنوں محکمہ پولس میں بھرتی کے دوران ۱۲ ہزار درخواستوں میں صرف ۹۴ مسلم نوجوانوں نے درخواستیں دی تھی جن میں سے ۱۹ کو منتخب کر لیا گیا۔

انہوں نے اپیل کہ مسلم معززین کو چاہئے کہ نوجوانوں کی حوصلہ افزائی کریں اور انہیں علم کی اہمیت سے آگاہ کریں تاکہ مستقبل میں انہیں نقصان نہ اٹھانا پڑے۔

اس موقع پر نئے جوائنٹ پولس کمشنر رنجیت شرما۔ او پی بالی۔ بی کے چکرورتی ایڈیشنل پولس کمشنر مسٹر ولسنکر، ڈپٹی کمشنر سنجے پانڈے۔ سریندر کمار مسٹر پل دیپک جوگ بھی موجود تھے۔

ابتداء میں فورم کے صدر۔ کے۔ ایم عارف نے فورم کے اغراض و مقاصد سے آگاہ کیا جس کا مقصد اقلیتی فرقے کے ساتھ ساتھ پسماندہ طبقوں کی اقتصادی حالات کو بہتر بنانے اور انہیں روزگار مہیا کرانے کے جامع منصوبے پر عمل کرنا ہے۔

اپنے خطبہ صدارت میں مسٹر دلیپ کمار نے اس بات پر تشویش ظاہر کی کہ ٹاڈا قانون کا غلط استعمال کیا جارہا ہے اور اس سلسلے میں وزیراعظم اور وزیر داخلہ کے بیانات میں ہمیشہ تضاد پایا جاتا ہے۔ اس موقع پر ایڈوکیٹ مجید میمن، یوسف مچھالا اے اے خان، جاوید اختر، عرفان مرچنٹ، مسز بیکری والا اور یوسف ڈیسائی نے پولس کمشنر کے سامنے اپنی شکایات رکھیں۔

فورم کے وائس پریسیڈنٹ ڈاکٹر عبدالکریم نے حاضرین کا شکریہ ادا کیا جلسہ کے آغاز میں مولانا اشرف محمدی نے تلاوت قرآن پاک فرمائی۔

تصویر میں بائیں سے دائیں دلیپ کمار، شری ستیش ساہنی۔ کے ایم عارف۔ اور ڈاکٹر نائیک نظر آرہے ہیں۔

ڈاکٹر کے حسین

رضوی ایجوکیشن سوسائٹی کے ڈائرکٹر مقرر

۳۱ دسمبر ۹۵ء کو ڈاکٹر قادر حسین محمد حاجی صابو صدیق کالج آف انجینئرنگ

...سبکدوش ہوگئے اور اب
... ۹۵ء سے آپ نے رمزی
ایجوکیشن سوسائٹی باندرہ (جس
کے تحت انسٹی ٹیوٹ اور کالج چلائے
جاتے ہیں،) کے ڈائریکٹر کی حیثیت
سے عہدہ کا چارج سنبھال لیا ہے۔

فریدہ میمن کی نمایاں کامیابی

رائے گڈھ مہسلہ کے مشہور
سوشل ورکر عبدالرزاق میمن کی دختر
فریدہ میمن نے امسال پونا یونیورسٹی
کے زیر اہتمام لیا جانے والا ایم۔ بی۔ بی۔ ایس
(ڈی۔ ایم۔ بی۔ ایس) کے فائنل امتحان
میں اول مقام حاصل کیا۔ ڈاکٹر فریدہ
میمن مہسلہ کی پہلی دختر ہیں جنہوں
نے ڈاکٹری کے امتحان میں نمایاں کامیابی
حاصل کی۔

حلیمہ کلینک

نور ہسپتال کے سابق
... کی
میڈیکل افسر ڈاکٹر اشفاق محمد سعید ملا
کے شفاخانہ حلیمہ کلینک کا
افتتاح بمقام ۴۵، میمن واڑہ روڈ
بمبئی ۳ بتاریخ ۷، مئی ۹۵ء کو عمل
پذیر ہوا۔ اس موقعہ پر حلقہ کے
ایم ایل اے جناب بشیر موسیٰ پٹیل بطور
مہمان خصوصی شریک محفل تھے۔ دیگر
معزز مہمانوں میں اسلم ٹپی، یوسف
ابراہانی، میونسپل کونسلر، حاجی
ابراہیم کادی والا اور عمر کھاڑی ویلفیئر
ایسوسی ایشن کے جنرل سکریٹری جناب
علی صالح کے نام قابل ذکر ہیں۔

شادی خانہ آبادی

مختار احمد کالشکر — یاسمین گوڈے

کانبلہ تعلقہ مہاڈ کے ریٹائرڈ
اے۔ ڈی۔ ای۔ آئی کالشکر صاحب
کے پوتے مختار احمد کی شادی
یاسمین بنت عمر گودے ساکن مہاڈ
کے ساتھ ۳۰ اپریل کو انجام پائی۔

سنجیدہ سولکر — رضوان مہسکر

مستری ہائی اسکول
رتناگری کے سابق پرنسپل جناب
آئی۔ وائی سولکر کی دختر سنجیدہ کی
شادی رضوان ابن مرحوم محمد احمد
مہسکر کے ساتھ ۲۳، مئی ۹۵ء کو
ان کے دولتخانہ "گلستان" بمقام
کرلا رتناگری میں انجام پائی۔

صفیہ فقیہہ — مبارک شاہ

نیروبی سے ہمارے نمائندہ
جناب شیخ اسمٰعیل نے خبر دی
ہے کہ صفیہ بنت غلام حسین فقیہہ
کی شادی مبارک ابن مرحوم
نعامت علی شاہ کے ساتھ ۲۳ اپریل
سنہ ۹۵ء کو نیروبی مشرقی افریقہ میں ...

فرزانہ — غزال

کفش کوکن کے دیرینہ سرپرست
جناب ایف ایچ لالہ صاحب کا نواسہ
غزال ابن جسٹس علی قاضی کا عقد مسعود
معروف وکیل اور کوکن بنک کے
ڈائریکٹر جناب ایم آر ونو کی دختر فرزانہ
کے ساتھ ۲۱، مئی ۹۵ء کی شام انجمن
اسلام (بوری بندر) کے گراؤنڈ
پر تزک و احتشام انجام پایا۔

تسنیم کاپڑی — پرویز شیخ

کیپٹن ایچ بی کاپڑی صاحب کی دختر تسنیم
کی شادی پرویز شیخ کے ساتھ ۷، مئی
۹۵ء کو سنٹول پولین ورلی میں
انجام پائی۔

انتقالِ پُر ملال

سید محبوب قادری کو صدمہ

اگر ڈونڈا تعلقہ مروڈ ضلع رائے گڈھ کے جناب سید محبوب قادری کے والد سید اقبال سید قاسم میاں قادری کا ۴ مئی ۱۹۹۵ء کی شب میں ان کے وطن میں ناگہانی طور پر انتقال ہوگیا۔ مرحوم ذیابطیس کے مریض تھے ۶۲ سال کی عمر پائی تھی۔ نہایت زندہ دل اور خوش مزاج انسان تھے۔

(شریکِ غم ایچ بی مقدم)

یوسف میاں پنتاوے کو صدمہ

بازار محلہ ہرنئی تعلقہ داپولی کے جناب یوسف میاں ابراہیم پنتاوے کے جواں سال بھائی لیاقت قاسم پنتاوے کا حرکتِ قلب بند ہوجانے سے ۲۳ اپریل ۱۹۹۵ء کو ہرنئی میں انتقال ہوگیا۔

(مرسلہ۔ عبدالغنی پاوسکر)

مدرس کا انتقال

مستری ہائی اسکول رتناگیری کے ٹیچر عبدالجلیل عبدالستار شیخ کی ماہ اپریل ۹۵ء میں کنوئیں میں گرنے کی وجہ سے موت واقع ہوگئی۔ پولیس رپورٹ کے مطابق وہ پھول توڑنے کی کوشش میں توازن کھو کر کنوئیں میں گر گئے۔

ماہ مئی میں ان کی شادی ہونے والی تھی۔

عبدالوہاب دلوی کو دوہرا صدمہ

برکت انویسمنٹ کارپوریشن کے جناب عبدالوہاب دلوی کے ماموں جناب داؤد شرف الدین قور متوطن سوگاؤں ضلع رائے گڈھ کا ۲۰ اپریل ۱۹۹۵ء کو انتقال ہوگیا اس حادثہ سے قبل دلوی صاحب کے چاچا راہئ عدم ہوگئے جن کے انتقال کی خبر پچھلے شمارہ میں شریک اشاعت ہے۔

مبارک مجاور کو صدمہ

راجہ پور ضلع رتناگری کے جناب مبارک مجاور کا جواں سال فرزند اعظم کاندولی کے ہسپتال میں زیرِ علاج مگر ۱۷ مئی ۱۹۹۵ء کو بعمر ۱۹ سال داعئ اجل کو لبیک کہہ گیا۔

(نامہ نگار محمد فاروق مکاندار)

مجاور برادران کو صدمہ

رتناگیری کے جناب عبدالوہاب اور اسرار برادران کی والدہ اور یونس عبدالحمید ؒ وغیرہ کی خوشدامن محترمہ میمونہ زوجہ یونس مجاور طویل علالت کے بعد ۲ مئی ۹۵ء کو رحلت فرماگئیں۔

(مرسلہ عبدالمجید نایک)

انگلینڈ سے موصولہ موت کی خبر

جناب حاجی عبدالقادر سروے طویل علالت کے بعد ۱۷ اپریل ۹۵ء کو بلیک برن انگلینڈ میں ضعیف العمری میں وفات پاگئے مرحوم کا آبائی وطن گوونگوٹ تعلقہ چپلون تھا۔ پسماندگان میں ڈاکٹر محبوب سروے اور نوشاد سروے (فرزندگان) شامل ہیں۔ مرسلہ ابراہیم بغدادی)

اسماعیل مقدم کو صدمہ

موضع سارنگ تعلقہ داپولی کے

انتقالِ پُرملال

جناب اسماعیل محمد مقدم جو ریلوے کی سروس سے سبکدوش ہوکر اب مع فیملی نکلا بمبئی میں سکونت پذیر ہیں ان کے جواں سال فرزند فیاض سعودیہ عربیہ (الاحساء) الھفوف میں روڈ حادثہ کا شکار ہوکر ۲۴ ر مئی ۹۵ء کو داعیٔ اجل کو لبیک کہہ گئے۔ اسمٰعیل مقدم سماکس سے کچھ سال پہلے بھی ایک جواں عمر بیٹا ریل حادثہ میں جاں بحق ہوگیا۔ اسمٰعیل مقدم مدیر نقش کوکن کیپٹن فقیر محمد مستری کے برادر نسبتی ہیں۔

"تصحیح"

ماہ مئی کی اشاعت میں پٹیل برادران کو صدمہ کے عنوان سے جناب ابراہیم سلیمان رائیاکر کے انتقال کی خبر شائع ہوئی ہے خبر غلط نہیں ہے مگر غلطی سے مرحوم کو حاجی حسین پٹیل (جن کے نام سے حسین پٹیل مارگ موسوم ہے) کے داماد لکھا گیا ہے جبکہ مرحوم کا رشتہ برادر نسبتی کا تھا اور اس اعتبار سے مرحوم نقش کوکن کے دیرینہ سرپرست حاجی عباس پٹیل مع برادران (پٹیل اینڈ کمپنی) کے

(۱) جناب یوسف فقیر محمد پاودے کی بھانجی مبین ہاشم میناکی (متوطن رتناگیری مجگاؤں بمبئی میں حادثہ کی وجہ سے بعمر ۲۸ رسال ۲۹ ر اپریل ۹۵ء کو بمبئی میں انتقال کرگئیں۔

نامہ نگار فقیر محمد پاودنے جونا بازار

(۲) جناب عبدالغنی حسین ماپاری کے بڑے بھائی اور نیشنل انجینئرنگ ورکس کے مالک حسن حسین ماپاری (متوطن راجہ پور) کا ۵۵ رسال کی عمر میں حرکت قلب بند ہونے کی وجہ سے ۲۱ ر اپریل ۹۵ء کو بمبئی میں انتقال ہوا۔

شریکِ غم ۔ علی میاں عباس کرنیکر

(۳) شفیع واچ کمپنی (ناگپاڑہ ۔ مجگاؤں) کے مالک شفیع داؤد بھاٹکر (متوطن کاتلی راجہ پور) عمر ۶۰ رسال مختصر سی علالت کے بعد ۹ ر مئی ۹۵ء کو بمبئی میں انتقال ہوا۔

نامہ نگار مبین عبداللطیف حاجی)

جناب عبداللہ سارنگ کو صدمہ

رے روڈ مسجد کے ٹرسٹی اور ناگپاڑہ حلقہ کی معروف شخصیت جناب عبداللہ سارنگ کے بھائی اور خالد سارنگ (کوکنی بنک) کے والد عبدالرحمٰن عبدالقادر سارنگ جو مجگاؤں ڈاک سے سبکدوش ہوگئے تھے۔ طویل علالت کے بعد ۱۸ ر مئی ۹۵ کو جاں بحق ہوگئے جلوس جنازہ میں کثیر تعداد میں لوگ شریک تھے۔

افریقہ سے موصولہ موت کی خبر

جناب ابراہیم پروتیکر متوطن مہسلہ ضلع رائے گڈھ ۲۷ ر اپریل ۹۵ء کو نیروبی مشرقی افریقہ میں بعمر ۸۶ سال انتقال کرگئے۔ مرحوم نقش نواز ڈاکٹر داؤد پروتیکر کے پدر تھے۔

نامہ نگار شیخ اسمٰعیل

رکن الدین مقدم کو صدمہ

بمبئی پورٹ ٹرسٹ سے سبکدوش جناب رکن الدین مقدم متوطن کولتھرا کے اکلوتے جواں سال فرزند شریف پچھلے مہینہ طویل علالت کے بعد انتقال کرگئے۔

کولتھرا کے ایک اور جواں عمر فرزند جناب نور محمد حسین میاں [illegible] پچھلے مہینہ کچھ دنوں کی علالت کے بعد راہیٔ عدم ہوگئے کولتھرا کے یہ دونوں جوان ایک ہی روز انتقال کرگئے

"آسماں تیری لحد پہ شبنم افشانی کرے"

محترم جناب اسمٰعیل حسین دادرکر المعروف چچا میاں کا ایک طویل علالت کے بعد ان کے گاؤں تیسہ (تعلقہ کھیڈ) میں ۱۶ مئی ۹۵ء کو انتقال ہو گیا۔

اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْن

مرحوم چچا میاں (آہ! انہیں مرحوم کہتے ہوئے کلیجہ منہ کو آتا ہے) کے ساتھ میرے بہت ہی گہرے تعلقات رہے۔ میرے پچھلے سفرِ انڈیا کے اختتام پر جب وہ مجھے اکتوبر ۹۳ء میں ملے تو میرا دل کہہ رہا تھا کہ اب کے ہم جو بچھڑیں گے تو شاید پھر کبھی نہیں ملیں گے۔ آخر وہی ہوا جس کا مجھے ڈر تھا۔

جب تک ان کا قیام کویت میں رہا۔ ہر کوئی جانتا ہے کہ انہوں نے ان گنت لوگوں کو خلیجی ممالک کا راستہ دکھایا اور انہیں برسرِ روزگار کرنے میں حتی المقدور مدد بہم پہنچائی۔ کوئی سترہ اٹھارہ سال پہلے ایک میجر آپریشن کے بعد وہ اپنے وطن میں منتقل ہوئے گویا تیسہ (ان کو نقشِ کوکن ... اور راقم الحروف کی شرکت کہ جائے پیدائش) اور گرد و نواح کے دوسرے گاؤں کی قسمت کھل گئی۔ اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ اس "نئی زندگی" کو انہوں نے خدمتِ خلق اور بالخصوص اپنے گاؤں والوں کی خدمت کے لئے وقف کر دی۔ متواتر کئی سالوں تک تیسہ کے سرپنچ رہے اور کچھ ایسے کارہائے نمایاں انجام دیئے جن کی تفصیل کے لئے درجنوں صفحے درکار ہیں۔

اللہ تعالیٰ مرحوم کو اپنے جوارِ رحمت میں جگہ دے اور جملہ پسماندگان کو صبرِ جمیل عطا فرمائے۔ آمین

غمگسار:- شیخ اسمٰعیل

(نیروبی۔ کینیا۔ مشرقی افریقہ)

نگر پریشد کے سبکدوش اساتذہ کو سرکاری فنڈ سے پینشن

ریاستی سرکار نے ریاست میں نگر پریشد کی دیکھ بھال میں چلائے جانے والے پرائمری اور اپر پرائمری اسکولوں کے اساتذہ کو اور غیر تدریسی ملازمین کو سبکدوش ہونے پر سرکاری فنڈ سے پینشن دینے کا فیصلہ کیا ہے۔

ریاستی سرکار نے اعلان کیا ہے کہ یکم مارچ ۱۹۹۵ء سے اس پر عمل کیا جائے گا۔

موثر تدریس

موثر تدریس کلاس روم کے اندر خوشگوار ماحول کا تقاضا کرتی ہے جس سے کلاس روم میں بچے استاد سے خوف کھائیں گے وہ کلاس روم میں استاد سے سوال کرنے میں گریز کریں گے۔ وہاں موثر تدریس کیسے ہو سکتی ہے استاد کا فرض ہے کہ کلاس کے اندر مشفقانہ فضا پیدا کرے۔ طلبہ کو احساس ہو کہ وہ ایک پسندیدہ ماحول میں موجود ہیں نہ کہ ڈر و خوف یا کشیدگی کے ماحول میں۔ آمرانہ رویہ اپنانے سے طلبہ کی سبق میں دلچسپی ختم ہو جائے گی۔ جمہوری رویہ سے طلبہ کے اندر خود اعتمادی پیدا ہو گی اور وہ درس و تعلّم کے عمل میں خوشی سے شریک ہوں گے۔

ڈاکٹر محمد ابراہیم خالد

انجمن اسلام طبیہ کالج اینڈ ہاسپٹل ناگپاڑہ بمبئی ۸

بمبئی یونیورسٹی سے الحاق شدہ گورنمنٹ آف مہاراشٹر سے منظور اور گورنمنٹ گرانٹ ان ایڈ ادارہ ہے جو سینٹرل کونسل آف انڈین میڈیسن، نئی دلی کا مجوزہ نظام تعلیم - بی - یو - ایم - ایس کورس چلاتا ہے - بی - یو - ایم - ایس کورس پانچ سال میعاد چھ ماہ لازمی اسپتال کی ٹریننگ (انٹرن شپ) پر ہے -

داخلے کی کم از کم شرائط مہاراشٹر کے کسی بھی کالج سے سائنس مضامین میں فزکس، کیمسٹری، بائیولوجی میں پاس اور حاصل شدہ میرٹ سے داخلہ ہوتا ہے - ساتھ میں اردو اور انگلش بارہویں اسٹینڈرڈ میں مضمون کی شکل میں ہونا چاہیے - داخلے کے وقت طالب علم کی عمر کم از کم سترہ سال ہونی چاہیے -

پاس شدہ طلباء کا رجسٹریشن مہاراشٹر کانسل آف انڈین میڈیسن بمبئی میں ہوتا ہے - اور سینٹرل رجسٹریشن کے بعد رجسٹرڈ شدہ گریجویٹ ہندوستان کے کسی بھی علاقے میں مطب کرنے کا مجاز ہو سکتا ہے -

انجمن اسلام طبیہ کالج و اسپتال فی الحال ناگپاڑہ کے بیت الامان بلڈنگ میں واقع ہے

سینٹرل کاونسل کے مطابق سات ڈپارٹمنٹ اور اس میں لازمی لیباریٹریز، میوزیم، پریکٹیکل ہال، لائبریری، ریڈنگ روم اور اسٹوڈنٹس ویلفیر سینٹر کا معقول انتظام ہے - اسی طرح اسپتال میں مریضوں کی سہولت کے لئے یونانی کے شعبہ معالجہ، شعبہ نسواں، شعبہ جراحت اور اسی طرح ایلوپیتھک کے تقریباً سبھی سیکشن کی او - پی - ڈی موجود ہے - اسپتال میں انڈور اور مریضوں کے مختلف وارڈس موجود ہیں - ایکسرے، پیتھولوجی اور آپریشن تھیٹر کی سہولت فراہم کی گئی ہے -

انجمن اسلام انتظامیہ طبیہ کالج کے لئے ایک علیحدہ عمارت کا منصوبہ رکھتا ہے - جس میں جدید طرز کے مختلف وارڈوں پر مشتمل اسپتال اور کالج کے مختلف شعبہ جات کو بہترین طریقے پر آراستہ کرنے کا پلان ہے -

G. GHEEWALA

MANPOWER CONSULTANTS •EXPORTERS •IMPORTERS

❑H. O. : 202 A, BOMBAY MARKET, 2ND FLOOR, TARDEO, BOMBAY - 400 034.
Tels : 494 99 11 ♦494 83 41 ♦Telex : 011-75879 AGHA IN ♦Fax No · 4950517/4937637
❑B. O. : 40/1 BELLARYROAD,GANGANAGAR,BANGLORE- 32,Tel./ Fax: 3335351

SAUDI ARABIA

URGENTLY REQUIRED FOR A CHAIN OF FIVE STAR HOTEL FOR ITS LARGE MODERN AUTOMATIC BAKERIES IN JEDDAH, RIYADH AND YANBU.

PRODUCTION
PRODUCTION MANAGER
ASST. PRODUCTION MANAGER
SR. PRODUCTION SUPERVISOR
PRODUCTION SUPV (BAKERY)
PRODUCTION SUPV (CONF.)
PASTRY CHEF
BAKER (BAKERY PRODUCTION)
BAKER (CONF. PRODUCTION)
PRODUCTION OPERATOR
HELPER/LOADER
CHEMIST

SALES & MARKETING
SALES EXECUTIVE
SALESMAN-CUM-DRIVER
HEAVY DUTY DRIVER

ENGINEERING
ELECTRICAL SUPERVISOR
SR. INDUSTRIAL ELECTRICIAN
INDUSTRIAL ELECTRICIAN
INDUSTRIAL FITTER/MECH-CUM-ELEC/GAS WELDER
A/C & REFRIGATOR MECH
PIPE FITTER/PLUMBER
DIESEL AUTO MECHANIC WITH DRIVING LICENCE
AUTO MECHANIC
ENGINEERING HELPER

ACCOUNTS/PURCHASE
STORE ASSISTANT
ACCOUNTS ASSISTANT
SECRETARY/TYPIST
PURCHASE ASSISTANT
PURCHASE ASST. WITH DRIVING LICENCE

KITCHEN STEWARDING/HOUSEKEEPING
COOK
COOK HELPER
SWEEPER

EXCELLENT SALARIES WITH FREE FOOD & ACCOMODATION.

APPLY /CONTACT IMMEDIATELY WITH TWO SETS OF DETAILED RESUMES, ORIGINAL PASSPORT & COPIES OF TESTIMOIALS TO :

G.GHEEWALA
202, BOMBAY MARKET, TARDEO ROAD, BOMBAY 34.
BR.OFFICE 40/1 BELLARY ROAD,GANGANAGAR,BANGLORE 32.
REG NO BOM/PER/1000/3/927/84

اسلامی ملکوں کا سرسری جائزہ

متحدہ عرب امارات

ایسا تو جزیرۃ العرب کی کل ۲۲ ریاستیں ہیں مگر ان میں سات عرب ریاستوں کے انضمام کو متحدہ عرب امارات کہا جاتا ہے۔ اس انضمام کی ضرورت اس لئے پیش آئی کہ انگریزوں کے ناپاک قدم عربستان سے جانے بعد تمام شیوخ آزاد ہوگئے چونکہ ان کی ریاستیں بہت چھوٹی چھوٹی تھیں اور ان میں فوج بغاوتیں شروع ہو چکی تھیں۔ اور اس کے نتیجے میں عراق کی ہاشمی حکومت، مصر کی فاروقی حکومت ایران کی صفوی حکومت کے تختے فوجی جنرلوں نے الٹ دیئے تھے۔ اردن، سعودی عرب، لبنان، لیبیا اور یمن میں بغاوتوں کے آثار شروع ہو گئے تھے اس لئے خلیج کے چھ شیخوں نے جہاں آبادی کم اور دولت زیادہ تھی۔ اپنی بادشاہت کو بچانے کیلئے چھ ملکوں کا متحدہ محاذ بنایا اور اس کا نام متحدہ عرب امارات رکھا اس امارت کے صدر شیخ زین الدین سلطان النہیان اور وزیر اعظم شیخ رشید بن سعید المکتوم ہیں۔

صدر مقام : ابو ظہبی

رقبہ : ۸۲٫۸۸۰ مربع کلومیٹر

آبادی : ۱۳٫۲۶٫۰۰۰

زبان : عربی — مذہب : اسلام

سکہ : درہم — شرح مبادلہ : ایک امریکی ڈالر

نقش کوکن

[illegible]

سالانہ فی کس آمدنی ۲۴٫۰۰۰ امریکی ڈالر

متحدہ عرب امارات سات شیخوں کی مملکتوں پر مشتمل ہے اور خلیج فارس کے جنوب ساحل پر واقع ہے۔ اس میں شامل سات مملکتیں ابو ظہبی، دبئی، شارجہ۔ ام القوین۔ اجمان۔ فجیرہ اور راس الخیمہ ہیں۔ ان میں اول الذکر چھ مملکتوں کے شیوخ نے ۱۹۷۱ء میں اپنے اتحاد کے دستاویز پر دستخط کئے اور ۱۹۷۲ء میں راس الخیمہ بھی اس اتحاد میں شامل ہوگیا

ابو ظہبی متحدہ عرب امارات کا صدر مقام ہے اور یہی سب بڑی مملکت ہے۔ دبئی متحدہ اس مملکت کی سب سے بڑی بندرگاہ ہے اور اب یہ مغربی ایشیا کی سب سے بڑی بندرگاہ۔ ملک کی معیشت کا مکمل دارومدار تیل ہے

M. H. SABOO SIDDIK INSTITUTE OF ENGINEERING & TECHNOLOGY

(Managed by the Board for vocational & Technical Education Anjuman-I-Islam, Bombay-400 008)
8, Shepherd Road Byculla Bombay-400 008

Admissions to various courses conducted by the Units of the M.H Saboo Siddik Institution (1995-96)

Unit	Course	Intake	Duration
College of Engineering :	(Affiliated to university of Bombay, and recognised by the All India Council for the Technical Education, Govt of India & The Institution of Engineers (India)		
	i) Construction Engineering	60	4 Years
	ii) Production Engineering	60	4 Years
	iii) Automobile engineering	30	4 Years
	iv) Electronics Engineering	60	4 Years
I. Polytechnic :(Recognised by the Government) (Autonomous)			
(i) Full Time	i) Civil Engineering	45	3 Years
	ii) Mechanical Engineering	60	3 Years
	iii) Electrical Engineering	45	3 Years
	iv) Industrial Electronics Engineering	60	3 Years
	v) Computer Engineering	30	3 Years
	vi) Interior Designing and Decoration	80	2 Years
(Proposed)	vii) Advance Diploma in Microprocessor	20	1 Year
(ii) Part Time			
	i) Civil Engineering	30	4 Years
	ii) Mechanical Engineering	60	4 Years
	iii) Electrical Engineering	30	4 Years
	iv) Industrial Electronics Engineering	30	4 Years
	v) Post Diploma Course in Computer Maintenance	60	1 Years
	(Timing 5.45 p.m. to 8.45 p.m. on all working days)		
(C) Certificate Course			
	i) Licentiate in Radio Servicing (LRS)	50	1 Years
	ii) Licentiate in Television Servicing (LTS)	25	1 Years
	iii) Architectural Draughtsman	25+25	2 Years
	iv) Computer Operations	25+25	6 Years
	v) Refrigation & Air Conditioning Mechanic (Evening Course)	25+25	6 Months
	vi) Electrical Wireman	25	6 Months
	vii) Construction Supervisor (Part-Time)	25	1 Years
III. Industrial Training Institute :			
	i) Fitter	16	2 Years
	ii) Mechanics Motor Vehicle	16	2 Years
	iii) Refrigerations & Air Conditioning Mechanic	16	2 Years
	iv) Mechanic Diesel	32	1 Years
	v) Draughtsman (Mechanical)	16	2 Years
IV Technical High School : VIII to X Standards Junior Colleges XI & XII Stds · (Vocational)			
	i) Mechanical Maintenance	25	2 Years
	ii) Electrical Maintenance	25	2 Years
	iii) Electronics	25	2 Years
	iv) Gen Civil Engineering	25	2 Years

V Continuing Education Programmes (Proposed)

i) Refrigeration & Air Conditioning (Mechanic) ii) Draughtman (Mechanical)
iii) Welder & Fabricator iv) Turner & Fitter v) Furniture Making & Designing (Carpentary)
vi) Wireman & Electrician vii) Radio & Television Servicing
viii) Computer Programming

S O Khan
Head Master. Tech High School
Jr College

Prof M Haroon
I/C Principal MHSS Polytechnic
S A R Kadri
Hon Jt Secretary, AI and
I/C MHSS Institution of Engg. & Technology

Dr A M Chara
Principal, MHSS College
of Engineering

"The Anjuman-I-Islam's A.K. Hafizka Institute of H Management and Catering Technology was established in the 1993. It offers a three year diploma in Hotel Management and Catering Technology and is recognised by the Board of Technical Education (Maharashtra State) and the All India Council of Technical Education. Students aspiring to join this institute are required to have a minimum of 50% marks at the H.S.C. examination. The duration of the course is three years and is full time".

With Best Wishes From :

Anjuman-I-Islam College of Education (B.Ed.)
Plot No. 109, Sector - 21, (Turbhe),
New Bombay - 400 703.

Tel. : 7683561 / 7684082

1) Dr. Ishaq M. Jamkhanawala,
President, Anjuman-I-Islam.

2) Miss S.L. Singh,
Principal, Anjuman-I-Islam,
College of Education.

اشاعت کا ۳۳ واں سال

ماہنامہ اردو / انگلش

نقش کوکن بمبئی

رکن انڈین لنگویجز نیوز پیپرس ایسوسی ایشن

جلد نمبر ۳۳ | شمارہ ۷ | جولائی ۹۵

مدیر: ڈاکٹر عبد الکریم نائیک

معاون مدیر: فقیر محمد مستری / مبارک کاپڑی

اعزازی نمائندے

ابراہیم بغدادی (انگلینڈ)
سید حسن (ساؤتھ افریقہ)
اقبال کاپڑی و صدیقہ کھیر ٹکر (دبئی)
قمر الدین قاضی (پاکستان)
محمد کاظم سیقولکر (بحرین)

شیخ اسماعیل (ایسٹ افریقہ)
ابراہیم وانگڑے (سعودی عربیہ)
حسن عبد الکریم چوگلے (دوحہ قطر)
فرمان علی پانگر (ابوظبی)
مختار مرود ڈکر (دار السلام)

رہنماگری، آئی اوائی سوکر عبد المجید دائی بھگاؤنکر نئی ممبئی: محمود حسن قاضی.

ملکیت: نقش کوکن پبلیکیشن ٹرسٹ (رجسٹرڈ نمبر E 3006)

درون ہند سالانہ: ساٹھ روپے ۔ دیگر ممالک ساڑھے تین سو روپے

خلیجی ممالک تین سو روپے

خط و کتابت اور ترسیل زر کا پتہ: نقش کوکن ۴۲ اے نواگر نیڈ اگیا روڈ ریلوے اسٹیشن بمبئی نمبر ۴۰۰۰۱۰

مقام طباعت: اپوروا پرنٹرز بائیکلہ بمبئی

پرنٹر پبلشر: ڈاکٹر عبد الکریم نائیک

تمام متنازعہ امور میں حق سماعت صرف عدالتہائے بمبئی کو ہوگا۔

تاریخ اشاعت: یکم جولائی ۱۹۹۵ء

کتابت: نذیر احمد، جاوید ندیم

اس ماہ کے

نقوش

انسان کی زندگی میں ہر طرح کے دور آتے ہیں۔ خوشی کے بھی، رنج کے بھی۔ خوشی کے موقع پر تقریبات ہوتی ہیں۔ شادی بیاہ، عقیقہ، ختنہ، بسم اللہ، ختم قرآن، امتحان میں کامیابی، بیرون ملک روانگی، وطن میں آمد، حج و زیارت ... ان سب سے یادیں جُڑی ہوتی ہیں۔ اور ہر یاد کے ساتھ کسی مٹھائی کی یاد وابستہ ہوتی ہے۔ رنج کے موقع پر سوگ ہوتا ہے، وفات، چہلم، فاتحہ، قرآن خوانی ... ان سب سے یادیں جُڑی ہوتی ہیں اور ہر یاد کے ساتھ کسی مٹھائی کی یاد وابستہ ہوتی ہے۔

ایک موسم آتا ہے، دوسرا جاتا ہے: باراں، گرما، خزاں، سرما، بہار، ان سب سے یادیں جُڑی ہوتی ہیں اور یاد کے ساتھ کسی مٹھائی کی یاد وابستہ ہوتی ہے۔ تہواروں کا دور مدام چلتا ہے: عید، بقرعید، محرم، شب برات، میلاد النبی، ماہِ رمضان ... ان سب سے یادیں جُڑی ہوتی ہیں اور ہر یاد کے ساتھ کسی مٹھائی کی یاد وابستہ ہوتی ہے۔

بھائی کی شادی میں تو تمام طرح کی مٹھائیاں تھیں۔ دوست کے ہنی مون پر افلاطون۔ قرآن خوانی میں نان خطائی۔ باراں میں برفی۔ سرما میں گاجر کا حلوہ۔ رمضان میں مالپوہ۔ عید میں شیر خُرما۔

اور ہر مٹھائی سے لُطف اندوز ہونے کے بعد سوال پُوچھا جاتا ہے کہ "بھئی مٹھائی کہاں سے خریدی؟" تو

سلیمان مٹھائی والے کا نام بے ساختہ زبان پر آجاتا ہے یعنی ہر مٹھائی کے ساتھ سلیمان مٹھائی والے کی یاد جُڑی ہوتی ہے اسی لئے جب کبھی مٹھائی کا ذکر چھڑتا ہے، سلیمان مٹھائی والے کی بات ہوتی ہے سلیمان مٹھائی والے ہمہ اقسام، ہمہ اصناف، ہمہ رنگ، ہمہ اشکال، ہمہ اجناس اور ہمہ مواقع مٹھائیاں بناتے ہیں۔

آیئے، اپنی یادوں کی یاد میں کوئی مٹھائی نوشِ جان فرمایئے۔

جب کبھی مٹھائی کا ذکر چھڑتا ہے سلیمان مٹھائی والے کی بات ہوتی ہے

سلیمان مٹھائی والے

شاہوں کے شایانِ شان مٹھائیاں بنانے والے

مینارہ مسجد

۳۶ ابراہیم محمد علی روڈ، بمبئی ۴۰۰۰۰۳

اداریہ

"پانی کی آرزو میں لہو پیتے ہیں ہم"

نیا تعلیمی سال شروع ہوتے ہی والدین کے سامنے بچوں کا ایڈمیشن، نئی کتابیں، نیا یونیفارم، فیس ٹرم فیس، برساتی کوٹ، جوتے وغیرہ مسائل کھڑے ہوتے ہیں اور N.K.T.F کے اراکین کے سامنے مقابلوں کے لئے نئے مراکز ان کے لئے اسپانسرز وغیرہ کی کھوج شروع ہو جاتی ہے۔

آل کوکن مقابلہ کہنا تو آسان ہے مگر کسی بھی ضلع سے جبکہ ہر ضلع میں تقریباً تیس ۳۰ اردو ہائی اسکول ہیں۔ بچوں اور ان کے نگراں اساتذہ کو ضلع کے کسی مرکز پر بلانا ان کے قیام و طعام کا انتظام کرنا، ان سے تقریریں سننا، جنرل نالج، انگریزی اور میتھمیٹکس مقابلوں میں بہترین طلبہ کا انتخاب کرنا، منتخبہ کامیاب طلبہ کو اور اوّل آنیوالے طالب العلم کے استاد کو انعام دینا اور ہر ضلع سے دو منتخبہ کو فائنل مقابلہ کے لئے بمبئی بلانا نہ صرف کاری دارد والی بات ہے بلکہ زر کثیر کا متقاضی بھی۔

اللہ تبارک و تعالیٰ کا شکر و احسان ہے کہ علم دوست حضرات نے ہمیں اس سلسلہ میں مایوس نہیں کیا بلکہ ایسا تعاون فرمایا کہ ہمارے حوصلے بلند ہوتے رہے اور ہر سال ہم نے ایک نئی سرگرمی کا اضافہ کیا۔ پچھلے سال پرائمری کے طلباء کی مقابلہ میں شمولیت ایک تازہ مثال ہے۔

N.K.T.F کی سرگرمیوں کی رپورٹیں وقتاً فوقتاً نقش کوکن کے صفحات میں آپ پڑھتے ہی ہوں گے اور انشاء اللہ آئندہ بھی پڑھتے رہیں گے مگر ان سرگرمیوں کی تیاری میں پس پردہ پیش آنے والی ضرورتوں، دشواریوں اور صعوبتوں کا اندازہ تو ان رپورٹوں سے نہیں ہوتا۔ اس کیلئے اندر جھانک کر دیکھنا پڑتا ہے اور جھانکنے کا اختیار تو صرف ان کو ہے جو دکھ درد کو سمجھتے ہیں۔ ہمدردی رکھتے ہیں۔ اداریہ کا مقصد یہی ہے کہ آپ علم دوست ہیں! کار خیر میں دلچسپی رکھتے ہیں اور فلاحی اسکیموں کی ہمیشہ سرپرستی کرتے آئے ہیں تو اگر ہمارے کسی بھی پروگرام، ضلعی سطح پر (تین اضلاع میں تین) اور بمبئی میں ہونیوالے پروگرام کی کفالت منظور فرمائیں تو ہم آپ کے شکر گزار ہوں گے۔ آپ اپنی جانب سے یا اپنے کسی ادارہ کی جانب سے یا اپنے رفیقوں کے ساتھ مل کر مشترکہ کفالت بھی فرما سکتے ہیں۔ اگر ہماری درخواست آپکے حضور شرف قبولیت حاصل کرے تو آپ نقش کوکن ٹیلنٹ فورم کو اپنے جواب سے سرفراز فرمائیں پتہ تو آپ جانتے ہیں یہی ہے جو ماہنامہ نقش کوکن کا ہے۔ ٭٭٭

شاہ بھورمل آئی دان مل جی اینڈ کمپنی
گورنمنٹ منظور شدہ
ایر کنڈیشن شوروم
ڈونگری جیل روڈ، غلام محمد بلڈنگ، ڈونگری بمبئی ۴۰۰۰۰۹
فون: ۳۷۵۸۹۷، ۳۷۶۸۸۱
۳۷۲۳۰۹۲
خوش آمدید
خوش آمدید
۵۱ برس سے آپ کی سیوا کر رہا ہے۔ ایک بھروسے کا نام
شاہ بھورمل آئی دان مل جی اینڈ کمپنی جویلرس
تجربہ کار کاریگروں کے ہاتھوں سے بنے ہوئے قدیم وجدید فیشن پر سونے کے
کے ڈی ایم کے زیورات — عید ہو یا دیوالی، شادی ہو یا جنم دن —
کسی بھی خوشی کے موقع پر سونے کی دنیا میں ایک ہی چمکتا ستارا
پتہ:- شاہ بھورمل جویلرس
گورنمنٹ منظور شدہ
ایر کنڈیشن شوروم
ڈونگری جیل روڈ، مرچنٹ بلڈنگ، دوکان نمبر ۲، بمبئی ۴۰۰۰۰۹
مزید پیش کش
سارے یہاں سے خریدے ہوئے (کے، ڈی، ایم،) K.D.M. کے زیورات آپ جب بھی
بیچنا چاہیں ہم بازار کی قیمت پر واپس لیتے ہیں:-

سائنس دانشگاہ اسلام کا طفل مکتب

• شیخ احمد میاں یوسف سیر

دنیا کو نت نئی ترقیات کے گہوارے میں جھلانے والا سائنس اپنے ہر کار نمایاں کی انجام دہی میں دنیا کے واحد فطری مذہب اسلام کا محتاج رہا ہے۔ بلکہ اس نے اپنی تمام ایجادات کے ڈھانچوں کو اسلام کی بنیاد پر اسلام ہی کے کہنے کے مطابق کھڑا کیا۔ اسلام کے کئی سو سال پرانے اور چھوڑے ہوئے فیشن دربار سائنس کے رائج الوقت فیشن شمار ہوتے ہیں۔ ماہ نو بدر کامل ہونے تک شعاعوں کے شہنشاہ حضور تمازت مآب اعلیٰ حضرت جناب مہر تاباں کے درخشاں و فروزاں دربار سے وظیفۂ روشنی لے کر اندھیروں کی حکومت میں اجالوں کے دھندکے لٹاتا رہا۔ مگر بہت کم حضرات اس ناقابل انکار صداقت سے بہرہ ور ہیں کہ یہ آفتابی نذرانہ ماہتاب کو نذر فرزند سوداگر سے بطور خیرات ملتا ہے۔ کسی شاعر نے اس کیفیت کو شعر کا کیا خوب روپ دیا ہے۔ ؎

مہر تاباں سے روشنی لے کر چاند یا آب و تاب چڑھتا ہے
جیسے اسٹیج پر کوئی شاعر دوسرے کا کلام پڑھتا ہے

کچھ ایسا ہی معاملہ اسلام اور سائنس کا بھی ہے گنجینۂ اسلام کے مختلف اطاقوں سے مختلف انواع کے لعل و گوہر حاصل کر کے انھیں دربار زمانہ میں پیش تو ضرور سائنس ہی نے کیا مگر معدودے چند کے۔ یعنی کہ دور نو کی اس پود نو کے بھی، جو علوم و فنون کے گلہائے رنگا رنگ سے مزین ہونے کے ساتھ ساتھ مرغزار اسلام کے سدا سبز و شاداب وسیع و عریض سبزستان نقش کوکہ

میں اگنے کے شرف سے نوازی گئی۔ اس حقیقت سے بے بہرہ یا انیاء بد نصیبی اس زندہ جاوید صداقت کو تسلیم کرنے سے منکر ہے کہ یہ جواہر گراں مایہ جس جوہری کے صندوقچے سے نکلے ہیں۔ اس کا نام نامی اسم گرامی اسلام اور صرف اسلام ہے۔ اور جس متبرک صندوق میں یہ بکھیرے گئے اس جاوداں، پیہم دواں اور ہر دم رواں گنجینۂ عرش و فرش مبارک نام قرآن مجید فرقان حمید ہے۔ جس کا بوجھ اٹھانے سے کبھی پہاڑوں نے لرز کر بصد عجز و نیاز اپنی معذوری ظاہر کر دی تھی۔

الحمد للہ سے والناس تک حروفی سرحدوں میں پھیلی ہوئی قرآن کی سرزمین میں اللہ اور عبداللہ کی پہچان آدم علیہ السلام سے محمد صلی اللہ علیہ وسلم تک کی بشارتیں، کئی اقوام کی کھلی اور کتنوں کی پوشیدہ نشاندہی، کئی اقوام کے کارنامے اور کتنوں کی کارستانیاں، کئی تمدنوں کے کھنڈرات کئی تہذیبوں کے قبرستان، ناکام و نامراد، شکست خوردہ اور زوال پذیر زندگیوں کی کئی مثالوں کے ساتھ ساتھ کامیاب و کامران، عروج و فراز پذیر زندگی گذارنے کے اخلاق، سماجی، ثقافتی، علمی اور کئی اقسام کی آسان تدابیر کے ساتھ کونسی چیز رہ گئی جس کا اضافہ نہ کیا جا سکا؟ کون سا درد رہ گیا جو منت کش دوا نہ ہو سکا؟ کون سے مسائل ہیں جو تشنۂ حل رہ گئے؟ ازل سے ابد تک کون عنوان رہ گیا جس کے آگے ہنوز سوالیہ نشان بنا ہو ___ ؟ بالیقین کوئی نہیں ...... کوئی بھی نہیں۔ یہاں تک صفحۂ ہستی پر ارتکاب قتل کے پہلے مجرم قابیل نے جب

جب اپنے بھائی ہابیل کو محض اس معصوم بناء پر قتل کیا کہ ہابیل کی نذر بارگاہ ایزدی میں شرف قبولیت سے نوازدی گئی اور قابیل کی نذر درگاہ ہوئی تو اس کی سمجھ میں یہ نہ آتا تھا کہ وہ اس لاش کا کیا کرے؟ کیوں کہ یہ دنیا میں پہلے انسان کی موت تھی۔ پھر اللہ عزوجل نے ایک کوے کے ذریعہ سے قابیل کی رہنمائی فرمائی۔ جس نے زمین کھود کر اسے اس بات کی تعلیم دی کہ اپنے بھائی کی لاش کو کس طرح چھپائے۔ اسی طرح میدان کارزار میں بھی طریقہائے جنگ وجدل انسان نے اسلام ہی سے سیکھے۔ اور زیر نظر بحث میں اسلام کی نمائندگی کرتے ہوئے اس روز روشن کی طرح حقیقت کو اجاگر کرنے کی کوشش کی جارہی ہے کہ اسلام کا چھوڑا ہوا فیشن دنیائے سائنس میں تاحال رائج الوقت فیشن ہے۔ تاریخ شاہد ہے، زمانہ حال کی آنکھیں یہ تماشہ کب سے دیکھ رہی ہیں کہ پہلی جنگ عظیم سے لے کر دنیا کے کسی بھی کونے میں جتنی بھی جنگیں آج تک لڑی گئیں اور لڑی جارہی ہیں اس طرز جنگ کو قرآن نے صرف تین یا چار سطروں میں بیان کیا ہے۔ کیا خوب فرمایا ہے حضرت جگر مرادآبادی نے ؎

صداقت ہو تو دل سینوں سے کھینچنے لگتے ہیں واعظ
حقیقت خود کو منوا لیتی ہے مانی نہیں جاتی

اگر واقعی ہمارا قلم کسی ٹھوس صداقت کے انمٹ نقوش کی نشاندہی کررہا ہے تو قلوب کا غریق بحر یقین ہونا اور صداقت کے گوہر آبدار کے ساتھ ابھرنا بعید از امکان نہیں۔ آیئے تاریخ کے صفحات کو نزول قرآن سے کئی سال پہلے تک کے واقعات تک الٹیں، اور اس قرن کا نہایت ہی اختصار سے جائزہ لیں۔

ملک یمن پر حبشی غالب ہوئے اور ایک مدت تک حکومت کی۔ اس دوران سارے عربوں کو ہر سال کعبے کا حج کرتے دیکھ کر حسد کی آگ میں جل اٹھے۔ انہیں اہل اسلام کی بین الملکی اور بین النسلی اجتماعی عبادت یعنی حج کعبۃ اللہ ایک آنکھ نہ بھائی۔ اور مسلمانوں کا یہ خالص مذہبی فریضہ کچھ اتنا ناگوار گذرا کہ اسے اپنے حسن خیال کے مطابق ادا کرنے کا تہیہ کیا۔ اگر شداد آسمانوں کے سائے میں آسمانوں کی گود میں پھیلی ہوئی بہشت کا حیرت انگیز خیالی عکس بزور تصور مادی طور پر فرش زمین پر پیش کر سکتا تھا۔ تو دنیائے ثانی کے خاکی کاغذ پر ایک اور کعبہ کی چشم دید تصویر بنانا کچھ مشکل نہ تھا۔ پھر ؎

ستیزہ کار رہا ہے ازل سے تا امروز
چراغ مصطفوی سے شرار بولہبی

کے مصداق اسلام کی روز اول ہی سے بزور شمشیر پوری شدت کے ساتھ مزاحمت کرنے کے ساتھ ساتھ اسلام کو اسلام سے برگشتہ کرنے کی اس قرن کے حکمرانوں کی یہ بڑی ترقی پسند ترکیب تھی لہٰذا کعبے کی نقل کا ایک کعبہ بنایا۔ اور دنیا بھر کی تکلفات کا یہاں انتظام کیا۔ مگر اس لمحہ یہ لمحہ ضعیف اور نو بہ نو جوان دنیا کی زندگی کا ہر لیل و نہار ہر دیروز و امروز اس ناقابل انکار حقیقت کا روشن ترین وزین ثبوت ہے کہ بزور شمشیر یا کیسی ہی عظیم طاقت کے بل بوتے پر جو بھی چیز دبائی گئی وہ اسی شدت سے ابھری جس سے کئی گنا زیادہ شان سے کفر و شرک اور دنیا بھر کے مثال معاشیات کے جمگھٹ میں دبانے اور مسلے کچلے جانے کے باوجود حضرت حق جل شانہٗ اور جناب محمد الرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا پسندیدہ اور پیارا دین اسلام ابھرا۔ دین کی حفاظت کی خاطر سینہ سپر ہوجانا اہل اسلام کا ہمیشہ سے شیوہ رہا ہے۔ لہٰذا "نوزائیدہ" کعبے کی زیارت کی زحمت کسی نے نہ کی پس حبشیوں نے جھنجھلا کر کعبہ شریف پر چڑھائی کردی۔ اس دور کے جدید ترین ہتھیاروں سے لیس ایک عظیم لشکر کے ساتھ ایک بڑی تعداد میں ہاتھیوں کی چڑھائی کردی تاکہ نعوذ باللہ

نقش ہے کو کہے

کعبہ شریف کو ڈھا دیں۔ اہل اسلام جو کئی عرب اقوام پر مشتمل تھے۔ نہتے اور بے سروسامانی تھا۔ پھر بھی انہوں نے رب جلیل القدر کی آن کا اپنی جان سے دفاع کیا۔ اور ابرہہ کے لشکر جرار کی اپنی حیثیت سے بڑھ کر مزاحمت کی۔ وہ سورۂ الانفال کی پندرہویں آیت "اے اہلِ ایمان! جب میدانِ جنگ میں تمہارا مقابلہ ہو تو ان سے پیٹھ نہ پھیرنا" کی سراپا تصویر بن گئے۔ کتنوں نے جامِ شہادت نوش کیا، کتنے انتظارِ شہادت میں اپنے مورچوں پر ڈٹے رہے۔ جب اہلِ کفر کے ناپاک قدم حدودِ حرم تک پہنچ گئے۔ تو سبز چڑیوں کا غول کا غول سمندر کی سمت سے آسمان پر ہویدا ہوا۔ ہر کسی کے پنجوں میں دو دو اور چونچ میں ایک ایک پتھر تھا۔ جو لشکر ابرہہ پر اس وقت اپنے وقت کی جدید ترین جنگ میں اولوں کی طرح برسایا گیا کہتے ہیں کہ جو بھی پتھر جس بھی اونٹ گھوڑے، یا ہاتھی پر پڑا ان کے پیٹ سے نکلا۔ تو فوجیوں کا ذکر ہی کیا۔؟ ساری فوج فنا ہو گئی۔ اس واقعہ کو قرآن کریم نے صرف تین سطروں میں سورۂ فیل میں یوں فرمایا ہے۔ نہایت ہی پیاری پیاری زبان میں مخلوق کی بے بسی کا اظہار کتنی سادگی سے کیا گیا ہے۔

"کیا آپ کو معلوم نہیں کہ آپ کے رب نے ہاتھی والوں کے ساتھ کیا معاملہ کیا؟ کیا ان کی تدبیر کو (جو کہ ویرانی کعبہ کے بارے میں تھی) اور ان پر غول کے غول پرندے بھیجے جو ان لوگوں پر کنکر کی پتھریاں پھینکتے تھے۔ سو اللہ تعالیٰ نے ان کو کھائے ہوئے بھوسے کی طرح پامال کر دیا۔"

اس غیبی جنگ کی سب سے بڑی امتیازی خصوصیت یہ تھی کہ صرف اہل ابرہہ ہی کا نقصان ہوا، اور بندوں کی اس مار سے کسی اہل ایمان کا جو مزاحمت کفر میں دشمنانِ رب کے خلاف برسرِپیکار تھے بال بھی بیکا نہ ہوا۔ جبکہ

نقشے کو کن

آج کل لڑی جانے والی جنگوں میں اپنی فوج کے کچھ آدمیوں کو پہلے پہلے جنگی دانشمندی اور سیاست کے نام پر دشمنوں کی بھینٹ چڑھا دیا جاتا ہے۔ نہتے شہریوں پر گولے برسائے جاتے ہیں۔ اور مکارانہ سیاسی چالبازی کے نام پر دنیا کے سامنے بڑی ڈھٹائی کے ساتھ اپنے کارستانی کی تردید کی جاتی ہے۔ "مومن ہے تو بے تیغ بھی لڑتا ہے سپاہی" کے مصداق رب جلیل کی راہِ عظمت لا الٰہ الا اللہ وحدہٗ لاشریک لہٗ کا پرچم اٹھائے ہوئے جو بھی خوش نصیب اپنی بے سروسامانی کے ہتھیار سے لیس ہو کر نکلا وہ بارگاہِ ذوالجلال والاکرام میں نہایت قدر کی نگاہ سے دیکھا گیا۔ لہٰذا جن کے متعلق رب کریم نے شہادت پسند فرمائی انہیں رزق بعد الموت کے زمرے میں شمار کیا گیا۔ جس کی زندگی کے فہم و ادراک سے اابابیل رنگ و بو بے نیاز رکھے گئے۔ اور جنہیں امدادِ غیبی نے فتح و کامرانی سے ہمکنار فرمایا وہ غازی کے لقب سے سرفراز و سربلند کئے گئے۔ ان دونوں زمروں کے مومنین کا کبھی نہ ختم ہونے والا انعام یوم النشور کو دربارِ جباری و قہاری میں جناب باری کی طرف سے جو کچھ بھی دیا جانے والا ہے اس کا تصور بھی نہیں کیا جا سکتا۔

سائنس نے جنگی ٹینک بناتے وقت ابرہہ کے ہاتھیوں کو پیش نظر رکھا۔ اگر بغور دیکھا جائے تو آج کل کے ٹینک ہاتھی کی بگڑی ہوئی شکل ہیں۔ حدید یعنی لوہے کے بیان میں آئی ہوئی آیات کی روشنی میں اس لحیم و شحیم مشین کی صناعی کی گئی۔ ہاتھی کی طرح اس کی بھی سونڈ ہوتی ہے فرق صرف اتنا ہے کہ ہاتھی کی سونڈ پیشانی سے لٹکی ہوتی ہے اور ٹینک کی ٹھیک سر میں پیشانی ہی پر عموماً کھڑی کی ہوتی ہے ہاتھی کسی پر حملہ کرتے وقت اپنی سونڈ کو خاص طور پر کام میں لاتے ہیں۔ لہٰذا اسلام کی نقل کرتے ہوئے

سائنس نے اسلام کے آگے سربسجود ہو کر ٹینک کی سونڈ سے ہی خاص کام لیا۔ اور یہی گولہ باری کے لئے استعمال ہوتے ہیں۔ پھر ان ٹینکوں کو برباد کرنے کے لئے اسلام کی ابابیلوں کی نقل کرتے ہوئے بڑا کا طیارے بنائے۔ طیاروں کی نقالی میں کچھ اتنی باریکی برتی گئی کہ جس طرح پرندے دوران پرواز اپنے دونوں پیر اوپر کی جانب پچھلی طرف موڑ لیتے ہیں۔ ہو بہو اسی طرح طیارے ہوائی اڈے کے رن وے پر قبل از اڑان پوری رفتار کے ساتھ دوڑتے اور ہوا کے دوش پر سوار ہونے کے بعد اپنے دونوں پہیے حق کی صناعی پرندوں کی نقالی کرتے ہوتے ٹھیک۔ پچھلی جانب سے اوپر کی طرف کھینچ لیتے ہیں اسی طرح اسلام کی کنکریوں پتھروں کی جنہیں "حجارہ" کہا گیا، نقل کی اور بم بنائے۔ اور تاحال زمینی افواج، بحر مستقر، بڑے بڑے جنگی جہازوں اور بکتر بند ٹینکوں پر موثر اور محفوظ رہ کر حملہ کرنے کا یہی رائج الوقت طریقہ ہے۔ بلکہ سائنس کتنا پیچھے ہے اس کا ثبوت اس ناقابل انکار حقیقت سے بھی واضح ہو جاتا ہے کہ جتنے طیاروں کا تصور ابابیل کو پیش کر کے دنیا کے اس اہم مذہب نے اہلیان آب و گل کے سامنے پیش کیا وہاں تک آج کی ترقی پسند دنیا کی کوئی قابل ذکر قوم بھی نہیں پہنچ پائی۔ اسلام کے طیارے ابابیل کا وزن بمشکل پچاس گرام بھی نہ ہوگا کیا اسلام کے پیش کردہ طیاروں سے سو گنا زائد وزن ہی کے برابر طیاروں کا تصور بھی آج کا "قمر گیر" سائنس پیش کر سکتا ہے؟

نعشے کو کنے

اسی طرح اسلام کے بم "حجارہ" اور "سجیل" کی نقل کرتے ہوئے بم بنائے۔ تفاسیر میں آیا ہے کہ اسلام کے بم حجارہ اور سجیل مسور یا چنوں کے دانوں کے برابر تھے۔ آج بھی جنگیوں کو بے ہوش کرنے کے لئے سائنس جو چھرے استعمال کرتا ہے۔ وہ بھی مسور اور چنوں سے وزن میں کئی گنا بھاری اور حجم میں دس گنا زیادہ بڑے ہوتے ہیں۔ مفسرین یہ بھی بیان کرتے ہیں کہ یہ چڑیاں سبز رنگ کی تھیں اور سمندر کی سمت سے اڑتی ہوئی آئی تھیں۔ اور جو کنکریاں ان کے ننھے منے پنجوں اور معصوم چونچوں میں تھیں ان پر ہر مقتول کا نام لکھا ہوا تھا۔ جو اس کے لئے دست ملک الموت ثابت ہوا۔ جب اپنی شمشیر کی طاقت اور غرور کے زعم میں بڑھتے ہوئے بادشاہ ابرہہ کا لشکر مع ساز و سامان کے حدود حرم تک وادی محسر میں پہنچ جانے کے بدترین شکست و غارت گری سے دوچار ہوا تو گم کردہ حواس ابرہہ سر پر پاؤں رکھ کر بھاگا۔ اور وہ ابابیل جس کے پاس اس بدقسمت کی موت کا پروانہ تھا۔ اس کے پیچھے ہو لی۔ عقل و خرد شروع ہی سے اللہ تعالیٰ سے حیلہ اور مکر و فریب کا معاملہ لے کر آتی ہے۔ اور نمرود، شداد، قارون، فرعون اور دوسرے دبدبے والے منکرین کی پکی سے پکی گوٹ اللہ میاں بظاہر نہایت ہی معمولی چال سے پیٹ چلے ہیں۔ تو ابرہہ کمبخت کیا حقیقت رکھتا تھا۔؟ وہ بھاگ کر بادشاہ نجاشی سے تعجب اور حیرت سے اپنی شکست کا حال بیان کر رہا تھا۔ اس کے

چہرے سے اطمینان کا کچھ ایسا رنگ جھلک رہا تھا جیسے کہ وہ اہل ایمان کے رب کو نعوذ باللہ مجل دینے میں کامیاب ہو چکا ہے۔ نجاشی دم بخود ہو کر اس جنگ کی عجیب و غریب اور حیرت انگیز داستان بگوش و ہوش سماعت کر رہا تھا۔ اسی درمیان وہ سبز پرندہ المعروف بہ ابابیل جسے پنجرۂ خاکی سے پرندۂ روح کو آزاد کروانے کے لئے بھیجا گیا تھا دفعتاً افق پر نمودار ہوا۔ اتفاق سے اسی وقت نجاشی نے حیرت و استعجاب سے کھلا ہوا منہ لے کر ان پرندوں کی نسبت دریافت کیا اور ابرہہ کی نظر اوپر اٹھ گئی۔ وہ پرندہ وہیں منڈلا رہا تھا۔ بدنصیب ابرہہ کے خواب و خیال میں بھی نہ تھا کہ یہ اس کی موت کا پروانہ لایا ہے۔ اس نے نجاشی کو دکھاتے ہوئے کہا کہ دیکھو وہ پرندے ہوبہو ایسے ہی تھے اس کا جملہ ابھی پورا ہی ہوا تھا کہ ننھی ابابیل نے ننھی سی کنکری چھوڑی جس سے نجاشی کے روبرو ابرہہ کا خاتمہ ہو گیا۔

یہ واقعہ حضور رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت سعادت سے چالیس روز قبل ظہور پذیر ہوا۔ آگے چل کر اسی نجاشی نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دعوت ایمان قبول کی۔ اور مشرف بہ اسلام ہوا۔

کیا خوب فرمایا ہے علامہ اقبال رح نے۔ ؎

مسلم آئین ہوا کافر تو ملے حور و قصور

آئین رقی پر اس طرح عمل پیرا ہونا کہ [illegible] روح عمل میں پوری طرح برقرار رہے۔ کیلئے جاندار نتائج کا حاصل ہوتا ہے اور قدرت ایسے عاملین کو نوازتے وقت کفر و ایمان کا ذرہ بھر بھی امتیاز نہیں برتتی۔ اس کی تاریخ ساز مثال حالیہ نقشے کو کس سے

عرب اسرائیل معرکے کے لیل و نہار کے چند صفحات پر تحریر شدہ واقعہ میں صاف جھلکتی ہے۔ اسرائیلی طیارے مصر کی توقع کے خلاف سمندر کی طرف سے اڑتے ہوئے آئے تھے۔ جب کہ مصر صحرائے سینائی میں سارے زمینی مورچوں پر حاوی ہو کر پیش قدمی کر چکا تھا۔ ادھر اسرائیل نے مصری طیاروں کو پرواز سے پیشتر ہی جالیا۔ اصحاب فیل اور طیراً ابابیل کی داستان میں ابابیلوں کا جھنڈ بھی سمندر کی سمت سے اڑتا آیا تھا۔ بظاہر یہ تو بڑی معمولی سی سنت نظر آتی ہے مگر اس چھوٹے سے واقعے کی چھوٹی سی سنت کو ترک کر کے دنیا کی سب سے بڑی فوجی اور سائنسی طاقت امریکہ اپنے مقابلے میں چیونٹی کی سی حیثیت رکھنے والی ویت کانگ سرفروشوں کی مٹھی بھر فوج کی حیرت انگیز پیش قدمی کی مزاحمت کرنے میں بری طرح ناکام رہی ہے۔ ابابیلوں نے چنے اور مسور کے دانوں برابر "حجارہ" اور "سجیل" سے ابرہہ کی اپنے وقت کی عظیم المرتبت طاقت کا قلع قمع کیا تھا۔ اور امریکہ برخلاف اس سنت کے ہزاروں ٹن وزنی بم برسا کر بھی اس اپنے مقابل چھوٹی سی تنظیم سے اپنا مذاق بنوا رہا ہے۔ اگر طرفین کی فوجی طاقت کا ہر لحاظ سے موازنہ کیا جائے تو امریکہ کو یہ جنگ سالہاسال پہلے جیت جانی چاہیئے تھی۔

کیا سائنس نے سورۂ "الم ترَ" سے استفادہ حاصل نہیں کیا۔ ؟ کیا آج کل کی جنگوں میں ابابیل و فیل ہی کے اصول پر معرکے نہیں ہوتے؟ کیا سائنس دانشگاہ اسلام کا طفلِ مکتب نہیں۔ ؟

رقصِ ابلیس کے بعد۔ ہماری ذمہ داریاں

ڈاکٹر خلیل الدین تمانداز
ایم بی بی ایس۔ ایم سی پی ایس۔

۱۸۵۷ء میں غدر کی لڑائی، ۱۹۴۷ء میں تقسیم ہند کے بعد فسادات اور ۶ دسمبر ۱۹۹۲ء کو بابری مسجد سانحہ پر قتل وغارتگری کے معاملات ہماری توجہ ایک ہی سمت مرکوز کرتے ہیں۔ جہاں انسانیت سسکتی ہوئی نظر آتی ہے۔ اخلاقیات دم توڑ دیتی ہے، معیشت کمزور ہو جاتی ہے۔ روحانیت فنا ہو جاتی ہے، شرافت اپنا لبادہ ہٹاتے ہوئے نظر آتی ہے، تہذیب اپنا مرکز کھو دیتی ہے۔ اور پھر۔ حیوانیت اپنا سر اونچا کرتی ہے، قتل وخوں ریزی اپنا اصل رنگ لاتی ہے، نفرت اپنا ڈھنگ دکھاتی ہے، بغض اپنا پرچم لہراتی ہے، محبت نفرت میں بدل جاتی ہے، بربریت سکون راہوں پہ اپنے خون آلود پنجے پیوست کرتی ہے اور انسانیت اس معیار تک گر جاتی ہے جہاں انسان و شیطان میں امتیاز کرنا مشکل ہو جاتا ہے۔ ان کے سوچنے سمجھنے کا انداز بدل جاتا ہے اور ان کی ہر ادا و حرکت رقص ابلیس کی شکل اختیار کر لیتی ہے۔

جی ہاں۔ یہ وہی رقص ابلیس ہے جسے ۶ دسمبر ۱۹۹۲ء کے بعد ہندوستان کی سرزمین پہ مختلف حصوں میں کھیلا گیا۔ ہزاروں بچے یتیم ہو گئے، ہزارہا عورتوں کا سہاگ اُجڑ گیا۔ لاکھوں افراد دربدر کر دیئے گئے اور کروڑوں کی ملکیت نذر آتش ہو گئی۔ اور یہ سب کچھ ہمارے سامنے ہوتا رہا۔ ہم خاموش تماشائی بنے دیکھتے رہے اور ظلم کو روک بھی نہ سکے۔

قرآن کریم اللہ کا وہ برحق پیغام ہے جو قیامت تک کیلئے ساری انسانیت کے لئے رہبر ہدایت ہے سورۂ فیل کا وہ واقعہ آج بھی ہماری نظروں کے سامنے ہے کہ کس طرح ابرہہ کی فوج کو اللہ رب العزت نے معمولی ابابیلوں کے ذریعے ہلاک کیا۔ آج ہمارے بھی ذہنوں میں یہ بات گردش کرتی ہے کہ موجودہ دور میں سورۂ فیل جیسا واقعہ کیوں نہیں پیش آیا۔ بات واضح ہو جاتی ہے کہ اللہ نے ہمیں جس مقصد کے تحت پیدا فرمایا وہ مقصد ہم نے اپنی نظروں سے ہٹا دیا لہٰذا خدا سے ہم جدا ہو گئے۔

سورۂ البقرہ کی آیت ۳۰ وَاِذْ قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلٰٓئِكَةِ اِنِّىْ جَاعِلٌ فِى الْاَرْضِ خَلِيْفَةً ؕ کے مطابق ہم نے اپنی وقعت وحیثیت نہ جانی کہ آخر ہمیں کس کام پہ مامور کیا گیا تھا ہمیں کیا کرنا چاہیئے تھا اور ہم کیا کر رہے ہیں؟ آخر کیا بات ہے کہ قوم مسلم جسے اللہ نے اپنا نائب بنا کر اس زمین پر اتارا اور جب اسی قوم نے غیروں کے طریقوں کو اپنایا، دیگر اقوام وملل کی نقالی کی، انہیں اپنا امام وقائد سمجھا، ان کے ہر طرز عمل کو مثالی سمجھا تو ہر میدان میں ذلت ورسوائی کا منہ دیکھنا پڑا۔ اور انتہا ہو گئی جب انہیں ہر طرح سے برباد کر کے، در بدر کی ٹھوکریں کھانے کیلئے چھوڑ دیا گیا۔ ہو سکتا ہے یہ عارضی کیفیت خدا کی جانب سے ایک تنبیہ وتازیانہ ہو کہ اب بھی

نقش کو کرنے

وقت ہے لوٹ آؤ اپنی اصل منزلِ مقصود کی جانب۔ اپنالو
پھر سے اَطِیۡعُوا اللّٰہَ وَاَطِیۡعُوا الرَّسُوۡلَ کو سمجھ لو کہ
رسولِ اکرمؐ ہی کے اسوۂ میں تمہاری نجات ہے اور خوب
سمجھ لو کہ ایک خالق و مالکِ حقیقی کے ماننے ہی میں نصرت و
کامرانی ہے ۔

وہ ایک سجدہ جسے تو گراں سمجھتا ہے
ہزار سجدوں سے دیتا ہے آدمی کو نجات

اب بھی وقت ہے کہ ہم اپنے آپسی نظریاتی
اختلافات کو ختم کر کے سیسہ پلائی ہوئی دیوار بن کر ملی اتحاد
واتفاق کا ثبوت دیں ۔

فرد قائم ربطِ ملت سے ہے تنہا کچھ نہیں
موج ہے دریا میں اور بیرونِ دریا کچھ نہیں

اب بھی مہلت ہے ہم اپنا محاسبہ کریں کہ ہمارا
قدم شیطان کی طرف اٹھتا ہے یا رحمٰن کی خاطر، ہماری
طرزِ فکر کی دنیا رنگینیوں سے متاثر ہوتی ہے یا آخرت کی
ابدی زندگی سے ـــ ہمارے سوچنے سمجھنے کا انداز دنیا
کے منطقی فلاسفروں کی طرح ہے یا خدا کے رسول محمد
عربی صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کے مطابق۔ ہمارے رات
دن اور زندگی کے تمام معاملات اسلامی مزاج کے
مشابہ ہیں یا نہیں۔ خدا کا وعدہ ہے جب تک ہم احکامِ
خداوندی پر عمل پیرا رہیں گے۔ اللہ کی مدد و نصرت ضرور
آئے گی۔ قرآن کے الفاظ میں یٰۤاَیُّھَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡۤا
اِنۡ تَنۡصُرُوا اللّٰہَ یَنۡصُرۡکُمۡ وَیُثَبِّتۡ اَقۡدَامَکُمۡ
(سورۂ محمد آیت ۷)

تدبیر کے پابند ہیں نباتات و جمادات
مومن فقط احکامِ الٰہی کا ہے پابند

کے مصداق غیبی نصرت کا انحصار احکامِ الٰہی
کی پابندی ہی پر مبنی ہے۔

تاریخِ اسلام شاہد ہے جب بھی ہمارے دلوں
میں ایمان کی چنگاری، خدا کا خوف، آخرت کا یقین اور
موت سے رغبت جیسے جذبات پیدا ہوئے تو ـــ

دشت تو دشت ہے دریا بھی نہ چھوڑے ہم نے
بحرِ ظلمات میں دوڑا دیئے گھوڑے ہم نے

کے مطابق دریائے دجلہ بھی عبور کرنا آسان
ہوجاتا ہے۔

باطل بظاہر کتنا ہی طاقتور کیوں نہ ہو۔ آخر
ایک دن اسے پسپا ہونا ہی ہے۔ اِنَّ الۡبَاطِلَ کَانَ
زَھُوۡقًا کے مصداق حق باطل پہ غالب ہو کر ہی رہے
گا۔ لیکن اس کے لئے ایثار و قربانی کی راہوں سے
گزرنا ہوگا۔ ایمان کی حرارت ہمارے دلوں میں اور تیز تر
کرنا ہوگا۔ بِاللَّیۡلِ رُھۡبَان وَبِالنَّھَارِ فُرۡسَان (رات
کو عبادت گزار اور دن کے شہسوار کی رو سے دن کو حلال
رزق کی طلب میں اور شب میں اصلاحِ ملت کی تڑپ لے کر
بارگاہِ ایزدی میں سربسجود ہونا ہوگا۔ سیرتِ نبویؐ کے طرز پہ
ہمیں اپنے اخلاق کو ڈھالنا ہوگا۔ اور جب ایمان کی تپش
اپنا رنگ لائے گی تو فرعون کی فرعونیت، نمرود کی نمرودیت
اور قیصر و کسریٰ کی عظمت ختم ہوتی نظر آئے گی۔

ماضیٔ قریب میں رقصِ ابلیس کے دوران
جو کچھ بھی ہوا وہ ہو چکا۔ لیکن مستقبل میں ایسی
خوفناک و تاریک یادوں سے اگر ہمیں بچنا ہے اور رہتی
دنیا تک ہندوستانی تاریخ میں ہمیں اپنا ایک مقام بنانا
ہے تو اپنے آپ میں کچھ تبدیلی و تغیر لانا ہوگا۔ ارشادِ
باری تعالیٰ ہے: اِنَّ اللّٰہَ لَا یُغَیِّرُ مَا بِقَوۡمٍ
حَتّٰی یُغَیِّرُوۡا مَا بِاَنۡفُسِھِمۡ (سورۂ رعد آیت ۱۱)

نقش کوکنی

واقعی اللہ تعالیٰ کسی قوم کی اچھی حالت
میں تغیر نہیں کرتا جب تک وہ لوگ خود اپنی حالت کو نہیں
بدل دیتے ؎

خدا نے آج تک اس قوم کی حالت نہیں بدلی
نہ ہو جس کو خیال آپ اپنی حالت بدلنے کا

اس ضمن میں درج ذیل چند اہم نکات
احقر کے ذہن میں آ رہے ہیں ممکن ہے آپ بھی اس سے
اتفاق ہی کریں گے مثلاً

۱۔ علمی اعتبار سے ہماری پستی کو اعلیٰ
تعلیم سے بدلنا ہوگا۔ اِقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِي
خَلَقَ ہمارا سب سے پہلا درس ہے علم ہی ایک
ایسا زیور ہے جس سے باطل کو شکست دی جا سکتی
ہے اور ساتھ ہی ساتھ معبودِ حقیقی کی معرفت بھی حاصل
کی جا سکتی ہے ؎

علم کا حاصل بس عشقِ خدا
آہ سب دھوکا ہے بس اس کے سوا

۲۔ فرمانِ رسولِ عربی محمدؐ، اِنِّي بُعِثْتُ
لِاُتَمِّمَ مَكَارِمَ الْاَخْلَاقِ (میری بعثت
ہی اسی مقصد کے لئے ہوئی ہے کہ مکارم اخلاق کو اس
کی انتہائی بلندیوں تک پہنچا دوں) اور وَاِنَّكَ
لَعَلٰى خُلُقٍ عَظِيْمٍ (بے شک آپؐ کے
اخلاق بہت بلند ہیں) کی روشنی میں ہمیں اپنے اخلاق
سنوارنے میں سیرتِ طیبہ ہی کو مشعلِ راہ بنانا ہوگا کیونکہ
اعلیٰ اخلاق و کردار ہی کے ذریعے سب کو گرویدہ بنایا
جا سکتا ہے ؎

تقریر سے ممکن ہے نہ تحریر سے ممکن
وہ کام جو انسان کا کردار کرے ہے

نقش کو کرنے

۳۔ نفرت کا جواب محبت سے دیں، نفرت
کا جواب اگر نفرت ہی سے دیا جائے تو چاروں سمت نفرت
ہی کی لہریں دوڑ پڑیں گی اور کہیں تو اسے روک لگانا
ضروری ہے۔ لہٰذا اس ضمن میں ہماری پیش قدمی و
قربانیاں ان شاء اللہ ایک دن ضرور رنگ لائے گی اور
سارے ملک میں پھر سے محبت و اخوت اور بھائی چارگی
کے جذبات سے فضا سرشار ہو جائے گی اور ساری قوم
انسانیت ایک وحدۂ لاشریک کی گواہی دے کر ایک
اکائی کی شکل اختیار کرے گی شاید عربی ادب کے
مشہور شعر میں اس مفہوم کی صحیح عکاسی کی گئی ہے ؎

لَيْسَ عَلَى اللّٰهِ بِمُسْتَنْكَرٍ
اَنْ يَجْمَعَ الْعَالَمَ فِيْ وَاحِدٍ

(اللہ تعالیٰ کے لئے یہ بات دشوار نہیں کہ ساری دنیا کو ایک
جگہ جمع کر دے)

۴۔ انفرادی و اجتماعی طور پر ہماری یہ ہر ممکن
کوشش ہونی چاہیئے کہ ملت کے ہر فرد کی معاشی
حالت میں برتری ہو۔ لیکن اس بات کا خاص دھیان
رہے کہ صرف معاشی طور پر مضبوط ہونے کے لئے کہیں
ایسا نہ ہو کہ اخلاقی و ایمانی قدریں متاثر ہو رہی ہوں۔
اس لئے ہر حال میں حرام سے گریز کریں اور کسبِ
حلال کی ہمہ تن کوشش بھی۔ کیوں کہ مالِ حرام بود
سوئے حرام رفت (حرام کی کمائی فوراً ختم ہو جاتی ہے)
اور ؎

اے طائرِ لاہوتی اس رزق سے موت اچھی
جس رزق سے آتی ہے پرواز میں کوتاہی

کے مصداق حرام رزق سے بچنا ہمارا اوّلین
فریضہ ہے۔

۵۔ خود غرضی وذاتی مفاد کو قوم پر ترجیح دینے والے سیاسی رہنماؤں سے حتی الامکان اجتناب کریں۔ سطحی وگندی سیاست سے پاک، مخلص و خدا سے ڈرنے والے، ملت کے تمام مسائل کی سوجھ بوجھ رکھنے والے اور خالص اللہ کے بندوں سے معاملات کرنیوالے افراد ہی کو ہم اپنا قائد تسلیم کریں جن کے ایک ہاتھ میں کتاب اللہ وسنت رسول اللہ اور دوسرے ہاتھ میں توکلت علی اللہ اور لَا تَقْنَطُوا مِن رَّحْمَةِ اللّٰهِ ہو اور جن کا بولنا وسوچنا عین شریعت اسلامیہ کے مطابق ہو اور جن کا طرز عمل صحابہؓ کے نقش قدم پر ہو کہ

شریعت کے قبضے میں تھی باگ اُن کی
بھڑکتی نہ تھی خود بخود آگ اُن کی
جہاں کردیا گرم گرما گئے وہ
جہاں کردیا نرم نرما گئے وہ

اللہ کی ذات سے قوی یقین ہے اگر آج بھی ہمارے باعمل اور حوصلہ مند علمائے کرام اٹھیں تو سارا ہندوستان انکی آواز پر لبیک کہہ سکتا ہے اور پھر سے ہندوستان میں مسلمانوں کو ان کا مقام دلاتے ہوئے، پورے ملک میں سکون، چین وخیر سگالی کا انقلاب لایا جاسکتا ہے۔ اور مسلم وغیر مسلم تمام اقوام کو اطمینان کی زندگیاں نصیب ہوسکتی ہیں۔

لہٰذا حالات حاضرہ کا جائزہ لیتے ہوئے، مسلمانوں کی موجودہ کسمپرسی کو مدنظر رکھتے ہوئے ملک میں محض سکون وامن لانے کے لئے ہمیں اپنے تمام نظریاتی اختلافات کو بالائے طاق رکھتے ہوئے کسی ایسے عظیم مفکر اسلام کو اپنا قائد تسلیم کرلینا چاہیئے جس کا لوہا نہ صرف ہندوستان بلکہ دنیا کے کئی ترقی یافتہ ممالک بھی تسلیم کرچکے ہیں اور جنہیں عالم اسلام ایک مشہور اسلامک اسکالر کی حیثیت سے جانا جاتا ہے۔ اس پہلو کی مزید وضاحت کردوں تو زیادہ بہتر ہوگا کہ فی الوقت ہندوستان میں صدر مسلم پرسنل لا بورڈ حضرت مولانا سید ابوالحسن علی حسنی ندوی مدظلہ العالی کی ہی شخصیت ایسی نظر آتی ہے جس پر ہر ایک کو اتفاق ہوسکتا ہے۔ لہٰذا محترم حضرت مولانا علی میاں ندوی صاحب کی قیادت میں ہم اپنے موجودہ مسائل کا اسلامی کا اسلامی شعار کے ساتھ حل ڈھونڈ نکالیں تو بہتر ہوگا۔

آیئے۔ آخر میں خدا سے دعا کریں کہ اے اللہ ملت کی ڈوبتی ہوئی کشتی کو عافیت سے منزل تک پہنچادے اور دنیا و آخرت دونوں جہاں میں ہمیں سرخرو فرما، اسلام کو سرفرازی عطا فرما اور دنیا کے ایک ایک فرد کو ہدایت نصیب فرما (آمین)۔ ٭٭٭

غزل

رفیق دستا

ہم تو دیکھ چکے ہیں تم نے دیکھا ناچ ؟
ناچ رہا ہے جیون کب سے ننگا ناچ

جنگوں کا میدان سیاست کی دہلیز
نغاپ نہ کوئی بول ہے گونگا بہرا ناچ

کیسا رنگ ہے، کیسی محفل، کیسے لوگ
کیسی سوچیں، کیسی باتیں، کیسا ناچ

فن کی نزاکت بھی ہے اپنے پیشِ نظر
سب کہتے ہیں، ایسا ناچ اور ویسا ناچ

اٹھتے اٹھتے پاؤں مرے جم جائیں گے
گھٹ گھٹ کر مر جائے گا بے چارہ ناچ

دیوانوں کی نگری میں جینا ہے اگر
پاگل ہوئے تو بھی چل لے دستا ناچ

مغل اقبال اختر

گرا جو شاخ سے وہ خاک میں سماتا ہے
مٹا کے خود کو نئی کونپلیں اُگاتا ہے

میں اس کے ساتھ ہوں ہر لمحہ یاد کی صورت
وہ صبح و شام مرے شعر گنگناتا ہے

یہ سوچتا ہے زمانے میں نام ہو اپنا
وہ پیار میں بھی روایت کے رنگ لاتا ہے

"عداوتوں میں بھی پنہاں ہے دوستی کا بھرم"
بہت بُرا ہی سہی پھر بھی یاد آتا ہے

سخن کی شاخ پہ آئیں گل و ثمر کیسے ؟
زمینِ لفظ پہ سوکھے شجر لگاتا ہے

ہیں فاصلوں میں بھی پوشیدہ قربتیں اختر
جو آنکھ بند کروں، سامنے وہ آتا ہے

وارث توڑ بلوی

جذبوں میں میرے دل کی صدا ہے کہ نہیں ہے
اے جان! تو مائل بہ ادا ہے کہ نہیں ہے

ملتے ہیں مجھے آج بھی صدمے ترے در سے
نفرت کا یہ انداز بُرا ہے کہ نہیں ہے

کیوں دل میں خلش بن گیا احساسِ جُدائی
خوشبو کا سفر گُل سے جُدا ہے کہ نہیں ہے

تنہائی کے پہلو میں تری یاد کا عالم
صدیوں کی محبت کا نشہ ہے کہ نہیں ہے

وارث ترے اخلاص میں سرشار بہت ہے
کچھ تجھ کو بھی احساس ہوا ہے کہ نہیں ہے

عظیم انور تونسالوی

مرتبہ کیا ہے یہ انسان نے سمجھا بھی نہیں
اپنی ہستی کو کبھی غور سے دیکھا بھی نہیں

لا کے طوفان میں چھوڑا ہے مجھے اپنوں نے
ناخدا کی ہو شرارت یقیں ایسا بھی نہیں

کل تلک پڑھتے تھے جو پیار کا کلمہ میرے
آج کل ان کی زباں پر مرا چرچا بھی نہیں

انقلاب کیسا ہے یہ بیسویں صدی کا جناب
تھی جہاں شرم و حیا اس جگہ پردہ بھی نہیں

مجھ سے کیوں روٹھ گئی ہے تو خوشی کی دیوی
ایک مدت ہوئی میں نے تجھے دیکھا بھی نہیں

جس جگہ نہ ملیں سچائی کے گوہر انور
ایسے انسانوں میں اک پل مجھے رہنا بھی نہیں

ارضِ کوکن کا جمال

(موسمِ باراں میں)

نظم

مرغزاروں ، کوہساروں ، آبشاروں کی زمین
رشکِ جنت بن گئی ہے یہ بہاروں کی زمین
بادلوں کے جھرمٹوں میں رقصِ باراں دیکھئے
ہے خمار آلود کتنی میگساروں کی زمین

ارضِ کوکن آسماں سے ہو رہی ہے ہم کلام
ہمنشینِ چرخ ہے یہ لالہ زاروں کی زمین
آیئے فردوسِ کوکن کا نظارہ دیکھئے
ہے بہارِ حسن و نکہت ماہ پاروں کی زمین

گونجتی ہیں لے پہ جھرنوں کی یہاں کی گھاٹیاں
کیف میں ڈوبی ہوئی ہے مرغزاروں کی زمین
والہانہ چومتا ہے اس کا رخ بحرِ عرب
لہلہا اٹھتی ہے کیسی سبزہ زاروں کی زمین

یہ خرامِ ناز ندیوں کا ، یہ جھیلوں کا شباب
رقص پر اکسا رہی ہے کشت زاروں کی زمین
بن گئے دشت و خیاباں ہمسرِ باغِ ارم!
مشک و عنبر میں بسی ہے گلعذاروں کی زمین

ابر و برق و باد سے سرشار ہے ساری فضا
نور و نکہت سے نکھرتی ہے بہاروں کی زمین
موسمِ باراں یہاں کا اک طلسمی خواب ہے
کم نہیں خلد بریں سے یہ نظاروں کی زمین

ہم نے دیکھا حسنِ فطرت کو یہاں پر بے نقاب
ہے عروسِ نو سے بڑھکر ماہ پاروں کی زمین
طائرانِ خوش گلو کے گونجتے ہیں زمزمے
لحنِ فردوسی میں گم ہے نغمہ زاروں کی زمین

کیف نظارہ سے بے خود ہوگیا منظور بھی
ہے فسوں انگیز کیا الفت شعاروں کی زمین

گذشتہ دو تین سالوں الجامعۃ الشافعیہ موربہ ضلع رائیگڑھ میں مسلسل قیام ہونے کی وجہ سے ارضِ کوکن کو موسمِ باراں میں ہر پہلو سے دیکھنے کے بھرپور مواقع حاصل ہوئے ۔ منسلکہ نظم اسی تاثر کا نتیجہ ہے اس کی اشاعت کے لئے ماہنامہ نقشِ کوکن سے بڑھ کر کوئی اور رسالہ ہو نہیں سکتا اس لئے ہدیۂ قارئین ہے۔

منظور الحسن منظور
ناظم اعلیٰ الجامعۃ الشافعیہ ، موربہ۔

کوسہ کی تاریخ کا جدید ترین بے مثل و بے نظیر رہائشی کمپلیکس
وفا پارک
۵۰ ہزار مربع گز سے
زائد رقبے پر پھیلے ہوئے
اس پُر وقار کمپلیکس کا تعمیری
کام تیزی سے جاری ہے۔
اور یہیں سے ـــــ
کوسہ کی تعمیراتی دنیا
ایک نیا موڑ لے گی !
ایک ایسا موڑ جو کوسہ کو بمبئی کے سارے مضافات میں ممتاز ترین مقام دلائے گا۔ کیوں کہ وفا پارک
کا مطلب ہے : اعلیٰ معیار کے گھر، اعلیٰ معیاری ماحول میں، اعلیٰ ذوق کے افراد کے لئے !
خصوصیات :- * سوئمنگ پول * کلب ہاؤس * انڈور گیمس * کمیونٹی ہال * جوگنگ ٹریک۔
* جمنا شیم * مسجد و لائبریری * مشترکہ ٹی وی اینٹینا * ٹائلس و گرینائٹ * سرد و گرم پانی کا مکسر
وغیرہ وغیرہ........ آئیے اس جدید ترین و حسین ترین کمپلیکس کا باوقار مکین بن جائیے !
غیر مقیم بھارتی (N.R.I) بھائیوں کے لئے ایک باوقار ماحول میں اعلیٰ معیاری گھر حاصل کرنے کا سنہری موقع !
بکنگ کے لئے فوری رابطہ قائم کیجئے
PRIME GROUP OF COMPANISE
پرائم گروپ آف کمپنیز
OFF ACCORD COMPALEX
KAUSA MUMBRA
DIST: THANE
TEL: 5351037 ÷ 5352947
PRIME
اکارڈ کمپلیکس دارالفلاح مسجد کے سامنے
کوسہ ممبرا (ضلع تھانے)

شہر کلیان کے تاریخی خدوخال

(انور منشی سوپارہ)

علاقہ کوکن کے جن مقامات نے عہد قدیم سے لے کر عہد وسطیٰ تک تاریخ کے اوراق پر ضوفشانی کی ہے ان میں کلیان بھی ایک شہر ہے۔ کلیان شمالی عرض البلد ۱۹ درجہ ۱۴ دقیقہ اور مشرقی طول البلد ۷۳ درجہ ۱۲ دقیقہ پر واقع ہے۔ یہ مغربی ساحل ہند سے قریباً ۶۶ کیلو میٹر دور مشرق میں آباد ہے۔ اس شہر کو بعض مورخین نے "باب کوکن" بھی کہا ہے۔ کنہیری کی نو عدد غاروں کے کتبوں میں اس شہر کو کل ین، کلیان اور کالیان لکھا ہے۔ یہ غاریں پہلی، دوسری، پانچویں اور چھٹی صدی عیسوی سے تعلق رکھتی ہیں۔ دو کتبوں میں اس کلیان کے قریب امبالسکا نامی ایک بودھ خانقاہ کا حوالہ ملتا ہے جسے تھانہ گزٹیر نے موجودہ امبرناتھ سے تعبیر کیا ہے جو بعید از قیاس بھی نہیں۔ پیری پلس (تیسری صدی عیسوی) نے بھی کلیان کا تذکرہ کیا ہے۔ کوسماس (چھٹی صدی عیسوی) نے اس کا شمار مغربی ہند کی پانچ بڑی تجارتی منڈیوں میں کیا ہے۔

کلیان کے تاریخی خدوخال کے واضح نقوش ہمیں شہنشاہ اشوک کے دور حکمرانی سے نظر آنا شروع ہوتے ہیں اس کے بعد یہ مشہور زمانہ شہر مختلف حکمراں خانوادہ ساتواہن، ابھیرا، گپت، راشٹر کوٹ، سلہارا، یادو (دیوگری) وغیرہ مملکتوں کی تحویل میں رہا۔ ۱۴ ویں صدی میں کلیان جب مسلمانوں کے زیر اقتدار آیا تو اس کا نام "اسلام آباد" رکھا گیا تاہم یہ نام رواج نہ پا سکا۔ جب سنہ ۱۶۴۸ء میں شیواجی کے ایک سپہ سالار آباجی سوم دیو نے شہر کلیان کو فتح کیا شہر بیجاپور سلطنت میں شامل تھا اور اس زمانہ میں سلطنت میں شامل تھا اور اس زمانہ میں یہاں کا گورنر ملا احمد نائطی نامی ایک کوکنی مسلمان مقرر تھا۔

۱۷ ویں صدی کے دوران مختلف طاقتوں کی عسکری ریشہ دوانیوں اور غیر مستقل سیاسی صورتحال نے اسلام آباد کلیان کا حلیہ ہی بگاڑ رکھا تھا۔ لوگوں میں خوف و ہراس اور بے چینی پھیلی ہوئی تھی، تجارتی سرگرمیاں ماند پڑ گئی تھیں۔ اپریل ۱۶۷۵ء میں جب سیاح فرائر نے یہاں کی سیاحت کی تو اس نے کلیان کو نہایت خستہ اور پریشان حال پایا، جگہ جگہ عالی شان عمارتیں برباد اور اجاڑ پڑی ہوئی تھیں۔ انگریزوں کے زیر تسلط آنے کے بعد سب سے پہلے سنہ ۱۸۸۷ء میں شہر کلیان کی مردم شماری کی گئی جس کی رو سے یہاں کی کل آبادی ۱۲۷۶۷ نفوس پر مشتمل تھی۔ مسلمانوں کی آبادی ڈھائی ہزار تھی۔ یہاں چاول کی صفائی کا پیشہ کرنے والے دو سو مسلمان تھے۔ یہ تاجر کرجت، مرباڈ اور شاہ پور سے چاول لاتے تھے۔ تاریخی باقیات میں یہاں کالی مسجد، معتبر خاں کا مقبرہ، شینالی تالاب اور عیدگاہ قابل ذکر ہیں۔

کالی مسجد، شینالی تالاب سے بالکل متصل یہ مسجد واقع ہے۔ فارسی کے مصرع "سعید ابد بروگوئے سخا" سے اس کا سال تعمیر نکلتا ہے۔ یعنی سنہ ۱۰۵۴ھ (سنہ ۱۶۴۴ء) یہ مسجد کالے پتھروں سے بنی ہے اس لئے کالی مسجد کے نام سے آج تک مشہور ہے۔

[illegible] کے حکمران یوسف عادل شاہ کے [illegible]
[illegible] کیان [illegible] تی اور فنِ تعمیر کا ایک دلکش نمونہ ہے۔
[illegible] مقبرہ شینالی تالاب کے مشرقی
سرے پر اورنگ[illegible]ب کے گورنر برائے کلیان معتبر خان کا مقبرہ
ہے جو عرفِ عام میں یہاں کے لوگ مقبرہ کہتے ہیں اس میں
داخل ہونے کے لئے ایک دروازہ اوپری سرے پر قرآن کی
عبارت "وادخلی جنتی" (اور داخل ہو جا میری جنت میں) کندہ
ہے۔ جس کی عمارت کی تاریخ تعمیر بھی بلاشبہ ان مزاروں میں
ایک معتبر خان کی ہے، دوسری اس کی بیوی کی ہے۔ باقی
دوسری دو قبریں کن کی ہیں اس کا علم نہیں۔ چند کے سنگی
نشانات نظر آتے تھے۔ ان میں گورنر کا محل، ایک حویلی، ایک
چھوٹی سی مسجد اور حمام خانہ۔ مسجد اب بھی باقی ہے مقبرہ
اب نہایت خستہ حالت میں اپنی عظمتِ ماضی کا سوگ منا
رہا ہے۔ سنہ ۱۹۳۲ء میں یہ تاریخی عمارت اور اس کے اطراف
اراضی (لگ بھگ ۲ر۱۵ ایکڑ) کسی پاٹھارے خاندان نے
پیرزادہ نامی خانوادہ کے سید احمد اور سید افضل کے ہاتھوں
فروخت کی۔ بعد ازیں پیرزادہ خاندان کے افراد نے یہ ساری
املاک سنہ ۱۹۵۲ء میں بسین کے ایک عیسائی جوزف
ڈومنک کولاسو کو فروخت کر دی۔

معتبر خان کا پورا نام عبدالقادر نائطی اور
لقب ولوی تھا، یہ اپنی فرزانگی اور لیاقت کی بناء پر شاہجہاں
کے دورِ حکمرانی میں کلیان کا فوجدار مقرر ہوا۔ یہ کلیان کی عظیم
تاریخی شخصیت ملا احمد نائطی کے بھانجے اور داماد بھی تھے۔ ملا
احمد نائطی، علی عادل شاہ والیٔ بیجاپور کے التفاتِ خاص
سے ریاست کے مدارالمہام مقرر تھا۔ کوکنی مشاہیر قوم سے
گذرے ہیں۔ کلیان کے رہنے والے تھے۔ تاریخ النوائط میں
[illegible] کا لقب "ملک التجار" بتایا ہے مصنف ماثر الامراء نے بھی آپ
[illegible]

کا تذکرہ کیا ہے۔ ملا احمد نائطی کے ایک اور بھائی ملا محمد نائطی تھے
جو شاہی ملازمت میں تھے۔

شینالی یا کالا تالاب: یہ تاریخی تالاب تقریباً
پچیس ایکڑ قطعۂ ارض پر محیط ہے۔ کالی مسجد کی نسبت اسے
کالا تالاب بھی کہتے ہیں کیونکہ مذکورہ مسجد لبِ تالاب تعمیر کی
گئی ہے۔ پچھلی صدی میں اسی تالاب سے سارے شہر کلیان
کو پانی فراہم کیا جاتا تھا۔ یہ تالاب دراصل والیٔ بیجاپور کی
ایماء پر بنایا گیا تھا۔ تالاب کے مشرق میں مقبرہ جنوب میں
شاہی مسجد اور مغربی سرے میں رامیشور، گنپتی اور دو علاوہ
مندر رام جی کے ہیں اس تاریخی عظیم الشان تالاب کے بابت
مجھے شبہ ہے میری رائے میں شینالی دراصل "شان علی" کی
مسخ شدہ صورت ہے اور بیجاپور کے تقریباً سب ہی حکمران
شیعہ تھے۔ اس تالاب کو غالباً بیجاپور کے ابراہیم عادل شاہ
ثانی (سنہ ۱۵۸۰ تا ۱۶۲۶ء) نے بنوایا تھا اس کے سالِ تعمیر
کے بابت راقم کو شاہی مسجد کے سابق امام اور خطیب حاجی
ناظم حسین عبدالغفور ملا نے قرآن کی ایک آیت "وان کنتم
جنباً فاطہروا" (سورہ المائدہ ۶) بتائی تھی جس سے سنہ
۹۹۳ھ (سنہ ۱۵۸۵ء) کی تاریخ نکلتی ہے۔

عیدگاہ: عیدگاہ ایک بلند ٹیکری پر بنی ہوئی
ہے جسے مرہٹوں کے زمانے سے درگا دیوی تلو کہنے لگے۔
عیدگاہ ۶۴ فٹ لمبی، تیرہ فٹ اونچی اور تقریباً سات فٹ
چوڑی ہے، اس کے پشت پر علم کا نشان ہے۔ ایسا ہی نشان
کالی مسجد کے اندر منقش ہے جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ یہ
دونوں ایک ہی عرصے میں (یعنی سنہ ۱۰۴۴ھ اور سنہ ۱۶۵۰ء)
تعمیری منازل سے گزری ہیں۔ عیدگاہ کے مشرقی جانب ایک
۲۲ فٹ لمبی، ۲۰ فٹ چوڑی اور ۲۲ فٹ اونچی ایک عمارت
ہے جس پر مسجد ہونے کا گمان ہوتا ہے۔ مرہٹوں کے دور

اقتدار میں مسجد کے عقب میں انہوں نے درگادیوی کا لکڑی کا ایک مندر بنایا تھا جواب ناپید ہے اور مسجد کو رام جنم مندر بنا ڈالا۔

ایک قدیم قبرستان : یہاں بے شمار قبرستان ہیں۔ بھیونڈی سے کلیان میں داخل ہوتے ہی قبرستان ہمارا استقبال کرتے ہوئے ہماری آخری قیام گاہ کی یاد تازہ کرتے ہیں۔ شہر سے کچھ دور ایک قدیم قبرستان ہے جس کا پتہ شاہی مسجد کے خطیب نے دیا۔ ان کا یہ جملہ آج بھی میرے کانوں میں گونج رہا ہے "منشی صاحب ان مکینوں کی بھی زیارت کیجئے جہاں عظیم شخصیتیں استراحت فرما رہی ہیں۔" میں نے اس قبرستان کو میرے عزیز مرحوم مسعود احمد فرید اور مرحوم عطاالرحمٰن ملّا کی معیت میں دیکھا گھنی جھاڑیوں سے پُر ایک قبرستان دیکھا، ناہموار زمین، بے شمار اونچے درخت خاردار چھوٹے بڑے پودے ایک عجیب پرسول منظر تھا۔

یہ بے ترتیب پتھر، جھاڑیاں، کھڈے یہ ہریالی
کہیں تخریب قائم ہے کہیں تعمیر باقی ہے

اب اس دور افتادہ قبرستان میں تدفین نہیں ہوتی، جگہ جگہ پرانی قبروں کے نشانات نظر آتے ہیں۔ ایک چبوترے پر چند پکی قبریں ہیں جن کی تعویذوں پر عربی اشعار کندہ ہیں۔ عربی زبان کا مجھے زیادہ ادراک نہیں ہے، تاہم جسقدر عبارت پڑھ سکا ہوں وہ حسب ذیل ہے۔ یا جامع الدنیا بغیر بلعہ لن لجمع الدنیا وانت موت ۔ اے دنیا کے جمع کرنیوالے بغیر پائیداری کے آیا کس کے لئے تو دنیا جمع کر رہا ہے حالانکہ تو مرنیوالا ہے۔ تناجیک احداث وہو سکوت سکانہا تحت التراب خضوعا۔ تجھ سے قبریں سرگوشی کرتی ہیں حالانکہ وہ خاموش ہیں انہوں نے اپنے ساکنوں کو مٹی کے نیچے چھپا رکھا ہے۔

نقش کوکنی

خدا جانے اس قبرستان میں کیسی کیسی عظیم اور نامور تاریخی ہستیاں آرام کر رہی ہیں۔ پتہ نہیں اب اس قبرستان کی حالت کیسی ہو کاش بیدار مغز اور باصلاحیت اہالیان کلیان دوسری تاریخی عمارتوں کے ساتھ اس تاریخی قبرستان کے تحفظ کا بھی اہتمام کریں۔

انگور بیماریوں کا مسیحا

انگور گرمی کے موسم میں کثرت سے آنیوالے پھلوں میں یہ افضل ہے۔ کہیں منکا تو کہیں دراکش تو کہیں کشمش کہا جاتا ہے لیکن انگور عام نام ہے۔

انگور میں دودھ کے آٹھ گنا طاقت رہتی ہے اگر اسے کھانا کھانے کے بعد کھایا جائے تو یہ ہاضمہ درست کرتا ہے۔ انگور منہ کی بدبو کو خوشبو میں بدلتا ہے اس سے زبان صاف ہوتی ہے۔ کچا یا سڑا یا زیادہ پکا یا بہت ہی نرم انگور کھانا چاہیئے۔ انگور کھانے سے دماغی کمزوری، پیاس، قبض، پیٹ کی گیس، دل کی کمزوری، خون کی خرابی، پھیپھڑوں کی تکلیف، کھانسی، پیشاب کی جلن، عورتوں میں بچہ دانی کا کمزور ہونا، جلدی امراض وغیرہ وغیرہ شکایتوں میں خوب فائدہ ہوتا ہے۔ جن لوگوں کو پیشاب کھل کر نہیں آتا پتھری کی شکایت ہے۔ گردے کمزور ہیں انہیں گرمی کے موسم میں خوب انگور کھانا چاہیئے اور دیگر موسموں میں انگور کا رس پینا چاہیئے اس میں دوا سے زیادہ فائدہ ملتا ہے۔ بازار میں دراکشا رشٹ، دراکشاسو، دراکشا کا نمبر وغیرہ ناموں سے انگور کا رس ملتا ہے۔

روزگار کے مواقع اور ترکِ وطن

از نصر اللہ حسین اندرے (دوحہ قطر)

دوحہ کے موجودہ حالات نے بڑی تیزی سے پلٹا کھایا ہے۔ دیگر کئی وجوہات کی بنا پر یہاں کی تقریباً تمام شرکات (کمپنیوں) کے حالات دن بدن ناگفتہ بہ ہونے کے سبب اب شرکہ کے عملے کو یا تو کم کیا جا رہا ہے یا انتہائی قلیل مشاہرہ (تنخواہ) پر اگر منظور ہو تو باقی رکھا جا رہا ہے۔ لہٰذا برصغیر کی اکثریت بجائے اس قلیل تنخواہ پر کام کرنے کے وطن واپسی کو ترجیح دے رہی ہے ایک طرف تو یہ صورتحال ہے۔ مگر دوسری طرف حالت یہ ہے کہ بہتر مستقبل کا خواب اپنی آنکھوں میں سجائے اب بھی بڑی تعداد میں نئے خطرات مول لے کر خلیج کا رُخ جاری رکھے ہوئے ہیں۔ اپنی ماں، بہنوں اور بیویوں کے زیورات بیچ کر اور کوئی اپنا گھر یا زمین، کھیتی باڑی اونے پونے داموں پر گروی رکھ کر محض اس امید پر کہ وہ چند مہینوں میں اس قرض سے نجات پا کر سنہری مستقبل کی تعمیر میں لگ جائیں گے ایک سراب کے پیچھے دوڑتے ہیں۔ ایسے لوگوں میں ہمارے ان ذہین اور ہونہار نوجوانوں کی تعداد بھی اچھی خاصی ہوتی ہے جو اپنی تعلیم ادھوری چھوڑ کر اس طرح کا خطرناک رِسک اٹھاتے ہیں مگر جیسے ہی وہ خلیج میں قدم رکھتے ہیں اور خوابوں کی دنیا کی بجائے حقیقت سامنے آتی ہے تو چودہ طبق روشن ہو جاتے ہیں۔ اب حالت یہ ہوتی ہے کہ جیسے تیسے دو چار سال پورے کرتے ہیں اور توبہ کر کے لوٹ جاتے ہیں بسا اوقات یہ واپسی دو چار ماہ میں ہی ہو جاتی ہے۔ وطن پہنچ کر ایک تو قرض کی ادائیگی کی پریشانی لاحق رہتی ہے نیز تعلیم کے جو سنہری دو چار سال ضائع ہوئے تو اسی ضیاع پر ضمیر بھی ملامت کرتا ہے مگر بے حساب قرض کے سبب اس ضیاع کی تلافی بھی

نقش کرسے

ناممکن ہوتی ہے۔ نتیجتاً ایک اچھا ٹیلنٹ یوں ضائع ہو جاتا ہے یہ ایک ایسی خطرناک صورتحال ہے جس پر سنجیدگی سے غور و فکر کی اشد ضرورت ہے جو والدین اس قسم کا سنگین اقدام اٹھاتے ہیں۔ انہیں اس کی سنگینی اور مستقبل کے خطرات سے بھی آگاہ کیا جائے کہ وہ صرف اپنا بلکہ اپنی قوم کا مستقبل بھی داؤ پر لگا رہے ہیں ٭ ٭ ٭ ٭ ٭

"دوستی"

دوستی جتنی پرانی ہو، نبھاتے رہیئے
ہر نیا دوست نیا زخم دے جائے گا

کوکنی شاعری

عبدالمجید بولکر ظہور (احمد)

کائے فائدہ

اس غزل میں زنانگیری کی کوکنی زبان استعمال کی گئی ہے..

دنیات کھوٹی شان کرون کائے فائدہ
ذِلّت چی زندگانی زگون کائے فائدہ

داروڈیا مانسالا نائے ہائے فکر گھراچی
دنیات تو اسون نسون کائے فائدہ

آپلیا پن گانوات ہائے اک داروچی بھٹی
مگ دوسریا گانوالا ہنسون کائے فائدہ

سوڑی لا مہاورانائے دریات زاؤن ملے
دس رات طوفانات مرون کائے فائدہ

زہو نیڑی زری اسلی تری سکھ اپلیا ہائے گھرات
لوکانچیا بنگلیالا بگون کائے فائدہ

ٹی وی بگون پوراں ابھیاس وسرلی
ماستروَر مگ الزام دھرون کائے فائدہ

نوکری لا نائے پور، تر شادی کرون نکو
چھوٹیا ویات شادی کرون کائے فائدہ

ڈیگی. چا دھان کھاؤلا لوک دھانوے تھیا
آپلیا گھرات جے ون شیزون کائے فائدہ

آپلیچ مان داہدات آپلیچ یار لوک
خود غرض مانسات رہون کائے فائدہ

باتیں کھری ظہور چی پن ایکنار ہون گ
ورڈون، بولون آنی لکھون کائے فائدہ

ہزل

عابد کالستوی

یہ بمبئی پر بلائے ناگہانی دیکھئے کیا ہو
یہاں راشن سے بھی مہنگا ہے پانی دیکھئے کیا ہو

قیامت ہے قیامت کی گرانی دیکھئے کیا ہو
بس اب مرنے کو ہے جنتا کی نانی دیکھئے کیا ہو

پہن رکھی ہے میاں نے شیروانی دیکھئے کیا ہو
کرے گی اب تو گھر گھر قدر دانی دیکھئے کیا ہو

حسینوں کا گھٹا جاتا ہے پانی دیکھئے کیا ہو
ہے اب رستے پہ عریاں انکی نانی دیکھئے کیا ہو

چمن کے باغباں کو بھی بنا دیتے ہیں یہ اُلّو
گھٹا دیتے ہیں یہ اچھوں کا پانی دیکھئے کیا ہو

گریباں ہو گیا ہو جیسے بھتیجے حال ہے میرا
کہاں پہنچا کے اب چھوڑے گی کانی دیکھئے کیا ہو

کہیں رشوت کہیں گڑبڑ کہیں فاقہ کہیں چوری
کہ اب ہندوستاں کی حکمرانی دیکھئے کیا ہو

جو بھیّا دودھ میں پانی ملاتا تھا غنیمت تھا
ملا اب دودھ میں پوڈر کے پانی دیکھئے کیا ہو

سنا یہ ہے کہ اب لنڈے بھی ٹکراتے ہیں ابا سے
خدا رکھے جوانی ہے دیوانی دیکھئے کیا ہو

بدلنا جنس کا اب کس قدر آسان ہے عابد
بنو گے تم بھی حاجی سے حجانی دیکھئے کیا ہو

اقلیتی کمیشن ۔ ایک جائزہ

مرکز میں نیشنل مائناریٹی کمیشن کے قیام
کے بعد ریاست میں وزیر اعلیٰ سدھاکر راؤ نائیک نے ریاستی
اقلیتی سیل تین سال قبل قائم کیا تھا جس کا چیرمین ایک پرانے
کانگریسی حسین دلوائی کو بنایا گیا تھا ۔ مرکز نے
مذکورہ کمیشن کو چھ کروڑ روپے
دیئے تھے جس میں ریاستی حکومت
کو بھی اتنی ہی رقم شامل کرنی تھی
اس طرح سے اقلیتی کمیشن کو تین
سالہ مدت کیلئے بارہ کروڑ روپے
دیئے گئے تھے حسین دلوائی
نے چیرمین کی حیثیت سے اقلیتی کمیشن کی دو رپورٹیں پیش کی
تھیں ۔ اپریل ۱۹۹۴ اور ۱۹۹۵ء کو اپنی پہلی رپورٹ میں
اقلیتی کمیشن کو قانونی درجہ دیئے جانے کا مطالبہ کیا تھا کیونکہ
اقلیتی کمیشن ریاستی حکومت کے جنرل ایڈمنسٹریشن کے تحت کام
کر رہا تھا ۔ سابق وزیر اعلیٰ شرد پوار نے اقلیتی کمیشن کے اس
مطالبے کو مسترد کر دیا تھا ۔ کمیشن نے اپنی دوسری رپورٹ میں
اقلیتوں کو پولس فورس میں اس استدلال کے ساتھ نمائندگی
دینے کی سفارش کی تھی کہ فسادات میں ایک ہی فرقے کی غالب
اکثریت رکھنے والی پولس کا رول متعصبانہ رہا ہے ۔ پولس کی
عصبیت کو اقلیتوں کی نمائندگی کے ذریعے ہی دور کیا جاسکتا
ہے ۔ وزیر اعلیٰ پوار نے اس مطالبے کے ساتھ اقلیتی کمیشن
کی پوری رپورٹ ہی کو سرد خانے میں ڈال دیا تھا ۔
اقلیتی کمیشن نے گذشتہ تین برسوں میں
بارہ کروڑ روپے کے سرمائے کا استعمال دو رپورٹوں کے علاوہ
[illegible]
تو یہ ہے کہ ان دو رپورٹوں میں جو اقلیتی کمیشن نے پیش
کی تھیں اس سے ایک بھی تسلیم نہیں کی گئیں تو پھر سوال
کر لیے اقلیتی کمیشن کے قیام سے آخر کیا حاصل جب اس
کوئی فائدہ ہی نہ پہنچا ہو ۔ حکومت ایسے ادارہ کو کم از کم
کا نام نہ دے کیونکہ اقلیتی کمیشن کی کارکردگی اتنی ناقص رہی کہ
وہ حکومت وقت کے سامنے اپنے کسی اہم سفارش کے لئے
دباؤ ڈال سکے اور نہ ہی احتجاج تک کر سکے حد تو یہ ہے کہ تین
برسوں میں اقلیتی کمیشن ریاست کی اقلیتوں کی مجموعی آبادی
اور ان کی تعلیمی اور اقتصادی کیفیت کا بھی سروے تک
کرا سکی ۔ ظاہر ہے کہ اقلیتی کمیشن پر بالخصوص مسلمانوں کو ایک
کھلونا تھما دیا گیا تھا تاکہ وہ صرف اس خیال سے خوش رہیں
کہ ان کے مسائل پر مرکزی اور ریاستی حکومت بارہ کروڑ
روپے خرچ کر رہی ہے جبکہ اس کمیشن سے مسلمانوں کو چھپن
چوبیس صفحات کے دو کتابچوں کے علاوہ اور کچھ بھی حاصل
نہ ہوا ۔ ٭٭٭

• ٹیچر کہانی سنا رہی تھی۔ بکری نے اپنے بچے کو منع کیا کہ وہ بھولے سے بھی جنگل کی طرف نہیں جائے ورنہ بھیڑیئے اسے کھا جائیں گے۔ بکری کے بچے نے ماں کا کہا نہیں مانا اور ایک دن اکیلا جنگل کی طرف چلا گیا۔ بھیڑیا اسے کھا گیا۔ ٹیچر نے کہا: بتاؤ بچو اگر بکری کے بچے نے اپنی ماں کی بات مانی ہوتی تو کیا بھیڑیا اسے کھا جاتا؟ ایک منّا اٹھا اور کہا: نہیں ٹیچر! اسے ہم کھالئے ہوتے۔۔۔

• منّے نے پوچھا "ڈیڈی اگر کوئی کچھ بھی نہ کرے تب بھی اسے سزا ملیگی؟" ڈیڈی نے کہا "بالکل نہیں، یہ تو ظلم اور ناانصافی ہوگی"۔ منّا خوش ہو کر بولا "ڈیڈی! میں نے آج اپنا ہوم ورک نہیں کیا۔ آپ تو انصاف کریں گے مگر ٹیچر کو کیسے سمجھائیں گے؟"

—— شیبان دادا درے، بانکوٹ، رتناگری۔

کوثر انصاری

برسات

ابرِ باراں کی بارات ٭ لے کر آئی ہے برسات
چھائی اُودی اُودی گھٹا ٭ چلنے لگی ہے ٹھنڈی ہوا
سبز ہری ہے ہر کیاری ٭ موسم پہ ہے نشہ طاری
اُڑتی پھرتی کیا ہے پھوار ٭ رقص کناں ہے ابرِ بہار
چھم چھم کا جاری سُر تال ٭ ساری دنیا ہے خوش حال
گلشن گلشن پھول کھلے ٭ دشت و دمن پانی سے بھرے
سورج نے لیا مُنہ کو چھپا ٭ بارش کا کیا رنگ جما
کوثر مثلِ آبِ حیات
سب کو نظر آئی برسات

آبدار موتی

خوشی: خواہ شبنم کی بوند کی مانند ہی کیوں نہ ہو اس سے لطف اندوز ہو جاؤ ورنہ زندگی کی چلچلاتی دھوپ میں تم اس سے بھی محروم ہو جاؤ گے۔

غم: خواہ سمندر کی موج کی مانند ہی کیوں نہ ہو اس کا خیال نہ کرو کیونکہ درد کا احساس زخم کو ناسور بنا دیتا ہے۔

—— ریشمی ساگر

چند اچھی باتیں

زندگی: جو تنہائی پسند کرتی ہے۔
دل: جو ہر طرح کی خواہش کرتا ہے۔
دماغ: جو جسم کے گھیرے میں رہتا ہے۔
منصف: جو حق کا فیصلہ کرتا ہے۔
محبت: جو انمول ہوتی ہے۔
وفا: جو سب کے پاس نہیں ہوتی۔
دشمنی: جو انسان کو تباہ کر دیتی ہے۔

—— شبیر احمد شیخ، جوگیشوری (ممبئی)

پڑوسی کے حقوق

عبدالرزاق محمد علی گوٹھے۔ گورلکوٹ۔ چپلون۔ (ظفر نور مدرس)

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ تم سب اللہ کی بندگی کرو۔ اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ بناؤ۔ ماں باپ کے ساتھ نیک برتاؤ کرو۔ قرابت داروں اور یتیموں اور مسکینوں کے ساتھ سلوک سے پیش آؤ اور پڑوسی سے احسان کا معاملہ رکھو۔ قرآن کے اس حکم کی روشنی میں پڑوسیوں کے سلسلے میں ہم پر جو ذمہ داریاں آتی ہیں وہ قابل لحاظ ہیں۔ خصوصاً ہمارے معاشرے میں ان پر توجہ دینا بہت ہی ضروری ہے آج حال یہ ہے کہ پڑوسیوں کے معاملے میں تقریباً ہر جگہ کوتاہی برتی جاتی ہے۔ یا تو ان سے ایک گونہ بے تعلقی سی رہتی ہے یا پھر لڑائی جھگڑا فساد ہوتا ہے۔ حالانکہ اسلام جو معاشرہ وجود میں لانا چاہتا ہے اس کی خصوصیت یہ معلوم ہوتی ہے کہ پڑوسیوں میں تعلقات انتہائی خلوص کے ہوں۔ حد یہ ہے کہ اگر کسی سے ذرا دیر کے لئے بھی سنگت ہو جائے تو اس کے ساتھ حسن سلوک سے پیش آنے کا حکم ہے۔ مثلاً بازار میں کسی دوکان پر آپ بھی سودا خرید تے ہیں اور دوسرے بھی۔ ٹکٹ کے کھڑکی پر۔ سواری میں اترتے اور چڑھتے وقت۔ باہم سفر کرتے ہوئے جہاں کہیں بھی آپ کا ساتھ دوسرے انسانوں سے ہو۔ وہاں آپ پر ان کے کچھ حقوق عاید ہو جاتے ہیں ان حقوق کا تقاضا ہے کہ حتی الامکان آپ ان کے ساتھ نیک برتاؤ کریں اور انہیں کوئی تکلیف نہ پہنچائیں۔

پڑوسیوں کے سلسلے میں ارشادِ گرامی غور سے پڑھئے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے تین بار فرمایا۔ خدا کی قسم وہ ایمان نہیں رکھتا۔ پوچھا گیا۔ اے اللہ کے رسولؐ۔ کون ایمان نہیں رکھتا؟ فرمایا کہ وہ شخص جس کا پڑوسی اس کی تکلیفوں سے محفوظ نہ رہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جبرئیلؑ مجھ کو پڑوسی کے ساتھ اچھا برتاؤ کرنے کی برابر تاکید کرتے رہے۔ یہاں تک کہ میں نے خیال کیا کہ پڑوسی کو پڑوسی کا وارث بنا دیں گے۔ ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا کہ مومن ایسا نہیں ہوتا کہ خود تو پیٹ بھر کھائے اور اس کا پڑوسی جو اس کے پہلو میں رہتا ہو بھوکا رہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوذرؓ سے فرمایا۔ اے ابوذرؓ! جب تو شوربا پکائے تو کچھ پانی زیادہ کر دے تاکہ اپنے پڑوسیوں کی خبر گیری کر سکے۔

عورتوں کی ذہنیت یہ ہوتی ہے کہ کوئی معمولی چیز اپنے پڑوسن کے گھر بھیجنا پسند نہیں کرتیں۔ ان کی خواہش یہ ہوتی ہے کہ ان کے یہاں کوئی اچھی چیز بھیجیں۔ اسی لئے آپؐ نے عورتوں کو ہدایت فرمائی کہ معمولی سی معمولی ہدیہ بھی اپنے پڑوسیوں کے یہاں

اور ... معمولی ہو تو بھی انہیں محبت سے لینا چاہئے ... کو ... سمجھیں اور نہ تنقید کریں۔

ایک آدمی نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ فلاں عورت بہت زیادہ نفل نمازیں پڑھتی ہے نفل روزے رکھتی ہے اور صدقہ کرتی ہے اور اس لحاظ سے وہ مشہور ہے لیکن اپنے پڑوسیوں کو اپنی زبان سے تکلیف پہنچاتی ہے آپؐ نے فرمایا وہ جہنم میں جائے گی۔ اس آدمی نے پھر کہا کہ اے اللہ کے رسولؐ فلاں عورت کے بارے میں بیان کیا جاتا ہے کہ وہ کم نفل روزے رکھتی ہے اور بہت کم نفل نماز پڑھتی ہے اور پنیر کے کچھ ٹکڑے صدقہ کرتی ہے لیکن اپنی زبان سے پڑوسیوں کو تکلیف نہیں پہنچاتی۔ آپؐ نے فرمایا کہ یہ جنت میں جائے گی پہلی عورت جہنم میں اس لئے جائے گی کہ اس نے بندوں کے حق مارے ہیں۔ پڑوسی کا حق یہ ہے کہ اُسے ایذا نہ دی جائے اور دنیا میں اپنے پڑوسی سے معافی بھی نہیں مانگی اس لئے اسے جہنم ہی میں جانا چاہیئے۔ دعا ہے کہ اللہ رب العزت ہمیں پڑوسیوں کے حقوق ادا کرنے کی توفیق عطا کرے۔

آمین

اسلام میں مہر کی اہمیت

حلیمہ خان (ایڈووکیٹ)

"مہر" عبرانی زبان کا لفظ ہے جو قیمت یا معاوضے کے معنی میں استعمال ہوتا ہے۔ قدیم زمانے سے ہی مہر کا رواج عام ہے جو کہ شوہروں پر عام طور پر ایک پابندی کی صورت میں عائد کیا جاتا تھا کہ رواج کے مطابق اور ہر دور کے لحاظ سے یوں رکھا گیا تھا کہ عورت کی کفالت کا کچھ ذریعہ ہو کیونکہ شوہروں کے طلاق اور عورتوں کو چھوڑنے کے حق پر کوئی اور پابندی نہیں لگائی جا سکتی تھی۔

مہر عورت کی قیمت نہیں ہے بلکہ بیوی کے احترام کی علامت کے طور پر مہر کی ادائیگی شوہر پر واجب کی گئی ہے مہر کی تعریف یوں بھی کی جا سکتی ہے کہ وہ نقد رقم یا دوسری جائداد جو بیوی نکاح کے بعد شوہر سے پانے کی حقدار ہوتی ہے مہر کہلاتی ہے اسلام کی رو سے نکاح ایک معاہدہ ہے اور مہر اس فائدے کا نام ہے جو عورت شوہر سے نکاح کے عوض پانے کی حقدار ہوتی ہے۔

اسلام نے جہاں عورتوں کو بہت سے حقوق دیئے ہیں مہر عورت کا ایسا ناقابل شکست حق ہے جسے دنیا کا کوئی قانون نہ تو رد کر سکتا ہے نہ کوئی مسلمان مرد اس سے منکر ہو سکتا ہے قرآن میں جگہ جگہ مردوں کو حکم دیا گیا ہے کہ بیوی کا مہر ادا کرو۔ سورۂ نساء کی آیت ۴ میں ارشاد ہوتا ہے

"اور عورتوں کے مہر خوشدلی سے ادا کرو پھر اگر وہ اپنی خوشی سے اس میں سے کچھ تمہارے لئے نقش کو کریں چھوڑ دے تو اسے تم مزے سے کھا سکتے ہو۔"

اس آیت میں مہر کی ادائیگی کا حکم دیا گیا ہے۔ اصطلاح میں اگر بیوی مہر وصول کر کے واپس کر دے تو یہ ہبہ کہلاتا ہے اور اگر لئے بغیر معاف کر دے تو اسے "ابرا" کہتے ہیں جو کہ دونوں صورتوں میں جائز ہے مگر شرط یہ ہے کہ مہر معاف کرنے میں عورت کی پوری رضامندی شامل ہو۔ حضرت عمرؓ اور قاضی شریحؒ کے ایک فیصلے کے مطابق اگر کسی عورت نے پورا مہر یا اس کا کچھ حصہ معاف کر دیا ہو اور بعد میں مطالبہ کرے تو شوہر کو مہر کی ادائیگی کے لئے مجبور کیا جائے گا کیونکہ عورت کا مطالبہ کرنا ہی اس کی عدم رضامندی کی دلیل ہے۔

سورہ نساء کی آیت ۲۰ میں یوں ارشاد ہوتا ہے؛

"اور اگر تم ایک بیوی کی جگہ دوسری لانے کا ارادہ کرو تو خواہ تم نے اسے ڈھیر سا مال ہی کیوں نہ دیا ہو اس میں سے کچھ نہ واپس لوگے کیا تم اسے بہتان لگا کر اور صریح گناہ کر کے واپس لوگے؟"

اس سورۂ مبارکہ سے صاف ظاہر ہے کہ مرد مہر ادا کرنے کے بعد علیحدگی کی صورت میں بیوی سے مہر واپس نہیں لے سکتا۔ ہاں خلع کی صورت میں عورت اگر خود واپس کر دے تو وہ جائز ہے مگر مرد معاف کر دے تو تقویٰ سے زیادہ قریب ہے۔

تعداد کے لحاظ سے مہر کی دو اقسام ہیں اوّل مہر مقررہ اور دوئم مہر مثل اگر نکاح کے وقت یا اس سے

پہلے فریقین نے باہمی رضامندی سے کوئی رقم متعین کرلی ہے تو مہر مقررہ کہلاتی ہے اور اگر نکاح کے وقت کوئی رقم مقرر نہیں کی گئی تب بھی عورت کو اس حق سے محروم نہیں کیا جاسکتا اور عورت مہر مثل کی حقدار ہوگی یعنی اس عورت کے خاندان کی دوسری عورتوں مثلاً بہنیں پھوپھی چچی وغیرہ کا جو مہر ہوگا وہی اس کا بھی ٹھہرایا جائے گا۔

مہر معجل: ادائیگی کے لحاظ سے مہر کی تین اقسام ہیں ۱۔ مہر معجل ۲۔ مہر موجل ۳۔ مہر مطلق۔ جب نکاح کے وقت مہر کی کل مقدار یا اس کا کوئی حصہ معجل قرار دیا جائے تو عندالطلب ہوگا یعنی خواہ تعلقات زوجیت قائم ہونے سے قبل یا بعد میں طلب کیا جائے تو ہر حال میں شوہر پر اس کی ادائیگی لازم اور ضروری ہے مہر معجل سے متعلق یہ بھی کہا جاسکتا ہے کہ اگر بیوی کے طلب کرنے پر شوہر نے معجل مہر کی رقم ادا نہیں کی تو بیوی اس کے ساتھ رہنے سے انکار کرسکتی ہے اور اگر نکاح کے بعد رخصتی نہ ہوئی تو رخصتی سے بھی انکار کی مجاز ہوگی ان حالات میں اگر شوہر بیوی کے خلاف طلب زوجیت کا دعوٰی کرے تو عدالت اس کی سماعت اس وقت تک نہیں کرے گی جب تک شوہر مہر معجل کی رقم ادا نہ کردے۔

مہر موجل: اگر مہر کی کل رقم یا اس کا کوئی حصہ ادا کرنے کے لئے کسی مدت کا تعین کیا گیا ہو تو وہ مدت پوری ہونے کے بعد مہر واجب الادا ہوگا ورنہ موت یا طلاق کی صورت میں نکاح فسخ ہوجانے پر واجب الادا قرار پاتا ہے۔ اصطلاح میں مقررہ مدت گزر جانے کے بعد یا نکاح فسخ ہوجانے کی صورت میں مہر موجل بھی معجل قرار پاتا ہے اور بیوی اس کی وصولیابی کا تقاضہ کرسکتی ہے۔

مہر مطلق: جب نکاح کے وقت یہ تعین نہ کیا گیا ہو کہ آیا مہر موجل ہے یا معجل۔ اہلسنّت کے نزدیک مہر کا کچھ حصہ معجل اور کچھ حصہ موجل ہوگا۔

قرآن کریم کی سورۃ البقرہ آیت نمبر ۲۳۶ اور ۲۳۷ میں مہر کی ادائیگی کے لئے حکم ہے۔

اگر تم عورتوں کو ہاتھ لگانے اور مہر مقرر کرنے سے پہلے طلاق دے دو تو تم پر کچھ گناہ نہیں ہاں خوش حال آدمی اپنی حیثیت کے مطابق کچھ مال معروف طریقے سے دیدے یہ نیکوکاروں پر ایک طرح کا حق ہے۔

اور اگر تم انہیں ہاتھ لگانے سے پہلے طلاق دیدو جبکہ تم ان کا مہر مقرر کرچکے ہو تو نصف مہر ادا کرنا ہوگا یہ اور بات ہے کہ عورتیں بخش دیں یا مرد جس کے ہاتھ میں عقد نکاح ہے بخش دے (اور پورا مہر دیدے) اور اگر تم مرد بخش دو تو یہ تقویٰ کے زیادہ قریب ہے اور آپس میں بھلائی کرنے کو فراموش مت کرو کچھ شک نہیں کہ اللہ تمہارے سب اعمال دیکھ رہا ہے۔

ان آیات مبارکہ میں مردوں کو تلقین کی گئی ہے کہ یہ بات ان کے شایان شان ہے کہ وہ فیاضی کا برتاؤ کریں کہ ان کی یہ روش تقویٰ اللہ کے نزدیک بہترین صفت ہے بیوی کا مہر ادا کرنے سے قبل ہی اگر شوہر کا انتقال ہوجائے تو عورت کا حق مہر بدستور قائم رہتا ہے اور مہر شوہر کی جائداد پر قرض تصور کیا جاتا ہے اور ورثا میں تقسیم کرنے سے پہلے بیوہ کا حق ادا ہوتا ہے کہ وہ شوہر کی جائداد میں سب سے پہلے اپنے مہر کی رقم وصول کرے۔ اگر جائداد شوہر کے ورثا میں تقسیم کردی گئی ہو تو ہر وارث اپنے حصے کی نسبت سے رقم ادا کرے گا۔ ⁂

اصلی مصنف: ——— پروفیسر بھسام گورسے
ترجمہ وتلخیص: ——— ابراہیم بغدادی پونے

موت کا ڈر

موت ایک ٹھوس حقیقت ہے اس سے کوئی انکار نہیں کرسکتا بلکہ اس کا مزہ ہر ایک کو ایک دن چکھنا ہے۔ بقول شاعر

موت سے کس کو رستگاری ہے
آج وہ کل ہماری باری ہے

ان حقائق کے باوجود انسان موت سے ہمیشہ خوفزدہ رہا ہے جس طرح بچے اندھیرے سے ڈرتے ہیں۔ غالباً اس کی وجہ معاشرہ انسانی میں مرنے کے بعد اس کی تجہیز وتکفین کی مختلف رسومات رہے ہوں گے مثلاً کسی مردے کو صندوق نما گہری قبر میں منوں مٹی کے نیچے دفن کرنا، یا کسی کے جسد خاکی کو نذر آتش کرنا، اور بعضوں کا نعش کو گدھ اور چیلوں کے آگے ڈال دینا وغیرہ یہ خوفناک منظر طاری رہا ہوگا۔ عام لوگوں کے علاوہ نہایت قزاق اور بے رحم سفاک اور پیشہ ور خونی بھی پھانسی کی سزا سنتے ہی لڑکھڑا جاتے ہیں۔ زیر علاج مریضوں کو آپریشن سے پہلے مدہوشی کا انجکشن دے کر سلایا جاتا ہے۔ اس کے برعکس کئی ایسے بھی جانثار لوگ ہوتے ہیں جو انسان کی فلاح وبہبودی، اور حق وصداقت کی خاطر اپنی جانیں قربان کرنے سے دریغ نہیں کرتے۔ ملک کی آزادی ہو یا سماج کی بیداری اور انسانی حقوق کی بحالی، الغرض اس کیلئے سالوں سال جیل کی صعوبتیں جھیلنا ان کا لائحہ عمل ہوتا ہے۔ تو کئی اہنسا اور ملکی سالمیت کی خاطر گولی کا نشانہ بھی بن چکے ہیں۔ شہید بھگت سنگھ اور اشفاق اللہ خان جیسے آزادی کے متوالوں نے پھانسی کے پھندوں کو ہنسی خوشی قبول کیا تھا تو کئی تحریک آزادی پر مر مٹنے والے جیالوں نے گن وبارود کے مقابلہ میں بے سروسامانی سے اپنے مطالبے منوا چکے ہیں اور آج بھی دنیا کے بے شمار سپاہی جان ہتھیلی پہ لئے مادر وطن کی حفاظت اور سلامتی کے لئے سرحدوں پر سینہ سپر نظر آئیں گے۔ لگے ہاتھوں کچھ انتہا پسندوں کی جان بازی کا ذکر یہاں بے محل نہیں ہوگا جو ہائی پاور بموں کو اپنے سینے پر باندھ کر دشمن کو زک پہنچانے میں پیچھے نہیں رہتے۔ ایسے ہی حادثہ میں وزیر اعظم راجیو گاندھی اور سری لنکا کے فوجی آفیسر فرنانڈو کے مدراس میں پرخچے اڑ چکے تھے تو کچھ انتہا پسند پولس کے نرغے میں آتے ہی انڈرین سے اپنا کام تمام کر لیتے ہیں۔

بہرحال کچھ بھی ہو دنیا کی اس جم غفیر آبادی میں ایسے جانثاروں کی تعداد انگلیوں پر گننے کے مترادف ہوگی۔ بجز اس کے کروڑوں لوگ موت سے خائف ہی نظر آئیں گے۔ یا بقول امیر مینائی ؂

موت اک زندگی کا وقفہ ہے
یعنی آگے چلیں گے دم لے کر

ان عارضی تسلیوں کے باوجود انسان موت سے گھبرا کر تیر بہدف علاج کے پیچھے بھاگ رہا ہے جن و آسیب، بھوت پریت، اور جادو ٹونا کے خوف و وہم سے بچنے کے لئے عملیات والوں کے چکر میں گرفتار ہے۔ تعویذ وگنڈوں سے لے کر سادھو فقیر، بھگت جوتشی، اور نذر و نیاز کی بھول بھلیوں میں جکڑا ہوا ملیگا۔ یہی خوف اسے بھوک اور افلاس، فاقہ مستی اور لاچاری، دکھ اور

مصائب سے گھبرا کر خودکشی پر کبھی مائل نہیں کرتا کیونکہ
ایسی منفعل حرکتیں انسانی معاشرے میں نہایت ذلیل
و بزدلانہ فعل اور گناہ کبیرہ سے تعبیر ہوتی ہیں ورنہ ان
دکھوں کا مداوا کرنے کے لئے تھوڑا سا زہر یا کوئی طریقہ
کار کافی تھا یا کم از کم ندی اور کنویں میں ڈوب کر خاتمہ
کرنا یقینی تھا، لیکن ہرگز نہیں کیونکہ سب سے بڑی بات
انسان کو، بلکہ ہر ذی حیات کو اپنی جان پیاری ہوتی ہے۔
لہٰذا شومئ قسمت کئی بے سہارا اپاہیج، فالج زدہ، اندھے
اور گونگے، لنگڑے، لولے، اور معذور اور کینسر کے مریض
اور دیگر کئی موذی بیماری کا شکار لاعلاج لوگ موت
کی تمنا کرتے ہیں۔ تو کئی خدا ترس، اور بعض گنہگار لوگ
بھی آخری وقت میں اپنے مالکِ حقیقی کا نام لے کر ہمیشہ
کے لئے آنکھیں موند لیتے ہیں کہتے ہیں ایسی نزاعی حالت میں
معروف وطن پرست (دیش بھگت) لوک مانیہ تلک کی
زبان پر گیتا کے شلوک جاری تھے۔

لہٰذا سکرات کے متعلق کم و بیش ہر انسان
کا نظریہ یکساں رہا ہے جیسے جنت اور جہنم کے متعلق عقیدہ
اس گھڑی کو طبی زبان میں ' اُدھرڈ ' اور انگریزی میں
شیلو بریدنگ کہتے ہیں اس نازک وقت میں مریض کو
کافی تکلیف ہونے کا گماں ہو کر بعضوں کے نزدیک اور
بھی کئی قیاس آرائیاں پائی جاتی ہیں جس سے نجات پانے
کے لئے گھر والے اور قریبی ہمدرد مریض کی مغفرت کی دعا
کرتے ہیں لیکن جدید طبی تحقیق کی رو سے ان مبہم خیالات
کو صریحاً غلط بنا کر اس کی تردید میں طبیب حضرات کا
خیال ہے کہ اس خرخر کی وجہ دراصل غذائی نالی میں
چھوٹنے والی رطوبت (رال) کو جسمانی کمزوری کے سبب
مریض اسے تھوکنے یا نگلنے کی سکت نہیں رکھتا انجام کار
نقش کوکن سے

یہ سانس کی نالی میں جانے کے سبب مذکورہ آواز تا دیر جاری
رہتی ہے جسے آکسیجن ماسک کے ذریعہ بند بھی کیا جا سکتا
ہے نیز پھیپھڑوں کے ذریعہ دل کو آکسیجن پہنچانے کا کام
بند ہو جانے سے پورے جسم میں خون کی گردش رک
جانے پر انسان کی موت ہو جاتی ہے۔

مزید برآں طبیب حضرات موت کو بھی دو
حصوں میں تقسیم کرتے ہیں اولاً حرکتِ قلب بند ہو جانے
والی موت کو " کلینیکل ڈیتھ " کہتے ہیں اور دوسری دماغ
کے مکمل ساکت ہونے والی موت " سلیبرل ڈیتھ " کہلاتی ہے
جو ٹھیک بیس منٹ کے بعد ہوتی ہے اس دوران مریض کی
چھاتی دبانا، کس آف لائف دینا، ہاتھ پاؤں کے تلوؤں کی
مالش کرنا اور آکسیجن وغیرہ جیسے ابتدائی تدابیر سے کچھ
مریض بچ بھی جاتے ہیں۔ چنانچہ سائنس دان ایسا ہی مؤثر
طریقۂ علاج تلاش کر رہے ہیں جو بیس منٹ کے دوران
مریض کو طول زندگی فراہم کر سکیں مگر یہ نہ بھولئے کہ جس
طرح زیادہ کھانا بدہضمی کا موجب کہلاتا ہے ممکن ہے
یہ طویل زندگی وبالِ جان نہ بن جائیں۔ ⁘ ⁘ ⁘ ⁘

تصویریں "نقش کوکن"

میں بغرض اشاعت تصویریں بھیجنے والے بلیک اینڈ
وہائٹ تصویریں دیا کریں نیز اس کی فلم بنانے کے
لئے ادارہ کی اعانت فرمائیں۔

(ادارہ)

شیخ اسمٰعیل نیروبی مشرقی افریقہ

انسان تلاشِ معاش میں جگہ بہ جگہ مارا مارا پھرتا رہتا ہے اور جہاں کہیں سکون کی روٹی میسر ہوتی ہے وہاں اپنا پڑاؤ ڈال دیتا ہے کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ ایک انسان دوسرے انسان پر عرصۂ حیات تنگ کر دیتا ہے اور اچھا بھلا ایک ٹھکانے پر بسا ہوا انسان اتھل پتھل ہو جاتا ہے وہ دوبارہ رختِ سفر باندھ لیتا ہے اور ایک انجانی منزل کی طرف روانہ ہوتا ہے اس اعتبار سے اگر دیکھا جائے تو انسان کی حیثیت محض اس مسافر کے مانند ہے جو آج کسی سرائے میں تو کل کسی اور دھرم سالے میں رات بسر کرتا ہے زیرِ نظر مضمون میں ایسے ہی تین "مسافروں" کا ذکر ہے جو تقریباً نصف صدی پہلے اپنا آبائی وطن کوکن چھوڑ کر اپنا مستقبل سدھارنے میں کینیا (مشرقی افریقہ) تشریف لائے، اس ملک کو اپنا نیا وطن بنایا اور اب موجودہ حالات کے پیشِ نظر حال ہی میں یہاں سے ہجرت کر کے اپنی "ڈھلتی شامیں" گزارنے کے لئے مستقل طور پر انگلستان جا چکے ہیں۔

جناب عبدالغفور سمنا کے

شکور بھائی کہ یہی نام زبان زد خاص و عام ہے آج سے پینسٹھ سال پہلے پابرہ ضلع رائے گڈھ میں پیدا ہوئے ابھی سر سید احمد خان ہائی اسکول مرو ڈ میں زیر تعلیم ہی تھے کہ سنہ ۱۹۴۶ء میں نیروبی چلے آئے جہاں ان کے والد جناب محمد اسمٰعیل سمنا کے "باجے یونائیٹڈ ٹریڈنگ کمپنی"

نامی ایک دکان چلایا کرتے تھے مسلسل کئی سالوں تک نہایت جانفشانی سے شکور بھائی نے اپنے گھر کے کاروبار میں والد صاحب کا ہاتھ بٹایا مگر نہ جانے کمپنی کو کس کی نظر لگ گئی کہ "متحدہ کمپنی" ٹکڑے ٹکڑے ہو کر رہ گئی۔

کاروبار ٹھپ ہو جانے کے بعد شکور بھائی ایک لمبے عرصہ کے لئے "پاپڑ بیلتے" رہے۔ کوئی ایسی نوکری نہیں تھی جو انہوں نے نہ کی ہو اور کوئی ایسا بزنس نہیں تھا جو انہوں نے نہ آزمایا ہو۔ زندگی گزرتی گئی۔ بال وقت سے پہلے سفید ہو گئے تھے مگر اس میں کسی قسم کے فکر و تردد کا دخل نہیں تھا۔ فکر کو شکور بھائی نے کبھی دامنگیر ہونے ہی نہیں دیا۔

انتہائی خوش مزاج اور زندہ دل شکور بھائی کا حاضر جوابی میں کوئی جواب ہی نہیں ہے اگر بہت سوچ سمجھ کر ان کے سامنے منہ نہ کھولا جائے تو منہ کی کھانی بات یقینی ہے

روتوں کو ہنسانے کا ہنر وہ خوب جانتے ہیں ان کے چٹکلے اور برجستہ لطیفے سننے والوں کو لوٹ پوٹ کر دیتے ہیں ہماری برسوں کی صحبت میں انہیں میں نے صرف ایک بار روتے دیکھا ہے ان کے ماں باپ کی موت پر نہیں۔ نہ ہی اپنی دو بیٹیوں کو بہ یک وقت الگ الگ ڈولیوں میں ڈال کر رخصت کرتے وقت۔ شکور بھائی روئے تھے اور ایک بچے کے مانند بلک بلک کر روئے تھے جب ان کے بڑے بھائی نامور بیرسٹر اور کینیا ہائی کورٹ کے جج جناب عبدالرؤف نے ۲۵ دسمبر سنہ ۸۹ء کو داعیٔ اجل کو لبیک کہا تھا شکور بھائی کی ہجرت سے نیروبی کی محفلیں بے روح و بے رونق سی لگتی ہیں۔

ایڈوکیٹ بی۔ ٹی۔ پرکار

فروس (تعلقہ کھیڈ، ضلع رتناگری) تعلیم یافتہ لوگوں کا گہوارہ رہا ہے جہاں پچھلے ساٹھ ستر سالوں میں علم و دانش کے کئی شگوفے پھوٹ کر قدآور درخت ہوتے۔ اسی سرزمین میں جناب بہاءالدین تاج الدین پرکار المعروف بی۔ ٹی پرکار نے آج سے پورے ستر سال پہلے آنکھ کھولی۔ گورنمنٹ کالج بمبئی سے ایل۔ ایل۔ بی کا امتحان پاس کیا اور سنہ ۱۹۵۴ء میں نیروبی تشریف لاتے جہاں ان کے والدین اپنے دوسرے بچوں کے ساتھ سکونت پذیر تھے کینیا کے لیبر لیڈر مرحوم جناب تاج الدین پرکار کے سب سے بڑے بیٹے اور کوکن کے مشہور و معروف وکیل مرحوم ڈبلیو اے پرکار کے بھتیجے اور داماد جناب بی۔ ٹی پرکار یہاں آتے ہی اپنے بزرگوں کے نقش پا پر چل پڑے۔

تھوڑے عرصے کے لئے نیروبی میں رہنے کے بعد پرکار صاحب ممباسہ منتقل ہوتے اور وہاں اپنی پریکٹس کا آغاز کیا۔ ایک نہایت ہی کامیاب وکیل کے علاوہ جلد ہی آپ کا شمار شہر کے کارآمد سماجی کارندوں میں ہونے لگا۔ ان کا ممباسہ میونسپل کاؤنسل کا کاؤنسلر منتخب ہو جانا کوئی تعجب خیز بات نہیں تھی مگر ان کی بے لوث خدمات کا بھرپور ثمرہ انہیں اس وقت ملا جب وہ ممباسہ کے ڈپٹی میئر کے اعلیٰ منصب پر فائز کئے گئے۔ سالہا سال تک کوکنی مسلم جماعت ممباسہ کی صدارت کے فرائض سرانجام دیتے رہے۔ ایسٹ افریقن کوکنی مسلم فیڈریشن کی بنیاد رکھنے کا بھی خواب دیکھا مگر خواب کی تعبیر نہ دیکھ پاتے۔

کینیا کی آزادی کی جدوجہد میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا اور سنہ ۶۳ء میں ملک آزاد ہوتے ہی یہاں کی قومیت اختیار کرلی اور نہایت صدقِ دل سے دوسروں کو بھی ویسی تلقین کرتے رہے اب جو گرد و پیش کا جائزہ لیتے ہیں تو پرکار صاحب کو یقین ہو جاتا ہے کہ ان کی وہ سوچ سراسر غلط تھی اور ابھی جو قدم اٹھایا ہے وہ بالکل صحیح ہے۔

ساحر شیوی

کوکن کے مایہ ناز سپوت جناب عبداللہ پالیکر عرف ساحر شیوی سے بھلا کون ناواقف ہے ؟ موصوف کو ان تین "مسافروں" کی محفل میں شریک کرنے سے ان کو متعارف کرانا ہرگز مقصود نہیں کیونکہ وہ کسی تعارف کے محتاج نہیں ہیں۔ میں تو قارئین کو صرف یہ بتانا چاہتا ہوں کہ ساحر ایک اور وطن اپنانے کے لئے کینیا چھوڑ کر انگلینڈ جا چکے ہیں۔

حال ہی میں چھپی ہوئی آپ کی پانچویں شعری پیشکش " پانچواں آسمان " میں جشن جمہور کے عنوان کے تحت ایک نظم میں وطن کے راہبروں سے خطاب کرتے ہوئے ساحر نالاں وفریاد کرتے ہیں۔

تمہیں خبر نہیں ہم آج کیسے جیتے ہیں
جو موت آتی نہیں جام زہر پیتے ہیں
زباں سے اُف نہیں کرتے لبوں کو سیتے ہیں"

ساحر کینیا کے موجودہ حکمرانوں سے کس قدر ناخوش وبیزار ہیں وہ ان کے کلام سے صاف ظاہر ہوتا ہے۔

تمہارے جھوٹے دلاسے تمہارے وعدے غلط
تمہارے دعوے ہیں مہمل تمہارے نعرے غلط
وطن کی راہ میں تم نے قدم اٹھائے غلط"

گذشتہ دس بارہ سال کے عرصہ میں ساحر پر کل پانچ قاتلانہ حملوں کے باوجود اللہ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ وہ اب بھی ہم میں موجود ہیں۔ ان پر بیتے ہوئے آخری حادثے سے متاثر ہوکر لکھتے ہیں۔

اور میں سوچتا رہا آخر
کس کی خاطر میں
اب بھی زندہ ہوں
جستجو جس کی تھی بہت دن سے
موت آکر نکل گئی سن سے
اور میں دیکھتا رہا اس کو
کس قدر سخت جان ہوں میں بھی"

جئیں اور جگ جگ جئیں ساحر کیونکہ ادبی دنیا کو آپ جیسے عدام کی اب بھی ضرورت ہے آپ کے جلائے ہوتے دئے کوکن اردو رائٹرز گلڈ کی مجھے مطلق فکر نہیں کیونکہ میں جانتا ہوں کہ آپ کسی بھی حالت میں اسے بجھنے نہیں دیں گے آپ کی کوششوں سے جس گلڈ نے بمبئی میں جنم لیا اس کو آپ نے نیروبی میں پروان چڑھایا اور مجھے یقین ہے کہ لندن میں رہ کر بھی آپ اس کی آبیاری کرتے رہیں گے۔

سقراط

جب سقراط کو زہر کا پیالہ دیا گیا تو اس کے شاگرد زاروقطار رونے لگے۔

سقراط نے پوچھا: "تم لوگ رو کیوں رہے ہو؟" شاگردوں نے کہا: "آپ بے گناہ مارے جارہے ہیں۔ اس لئے"

سقراط نے کہا: "پھر تو یہ خوشی کی بات ہے کیا تم لوگ یہ چاہتے ہو کہ میں کسی گناہ پر مارا جاؤں؟"

آپ پوچھئے؟ ہم بتائیں گے

از مسٹر تابڑ توڑ

سوالات بھیجتے وقت ان باتوں کا خیال رکھئے۔

سوال مختصر، دلچسپ اور ایسا ہو جس کا جواب نہ صرف آپ بلکہ دیگر قارئین کی معلومات میں بھی اضافہ کر سکے۔ • دو سوالوں کے درمیان کافی جگہ چھوڑ کر لکھیں • تحریر صاف اور خوش خط ہو • سوال کاغذ کے ایک طرف روشنائی یا بال پین سے لکھے ہوئے ہوں۔ پنسل سے لکھے یا کانٹ چھانٹ کر لکھے گئے سوالات پر غور نہیں کیا جائیگا۔ • بیہودہ اور اخلاق سے گرے ہوئے سوالوں کے جواب نہیں دیئے جائیں گے • ایک وقت میں زیادہ سے زیادہ تین سوال پوچھے جائیں • کسی سوال کا جواب دینے یا نہ دینے کی صورت میں نہ وجہ بتائی جائیگی نہ ہی مراسلت کا سوال پیدا ہوگا ——— تابڑ توڑ

بدرالنساء یونس بھالدار۔ تھانہ۔

سوال: کچھ لوگ اجمیری بابا کو "غریب نواز" کہتے ہیں تو کچھ لوگ "بندہ نواز" آخر صحیح کیا ہے؟

ج: صحیح تو یہ ہے کہ دو مختلف بزرگانِ دین کے القاب ہیں۔ حضرت خواجہ معین الدین چشتی (اجمیری بابا) کو "غریب نواز" کہا جاتا ہے جبکہ "بندہ نواز" خواجۂ دکن سیدنا ابوالفتح حضرت محمد گیسو دراز ہیں جن کا مزار گلبرگہ شریف میں ہے۔

سوال: کسی دانشور کا قول ہے کہ جب قوم میں عمل کی کمی آتی ہے تو اس میں جلسہ جلوس کی تعداد بڑھتی ہے یہ قول کہاں تک صحیح ہے؟

ج: قطع نظر اس کے کہ یہ قول صحیح ہے یا غلط اس حقیقت سے انکار نہیں کیا جا سکتا کہ یہیں سے نوجوانوں کو ابھرنے کا موقع ملتا ہے۔

عرفان عبداللطیف کھیرے۔ نادگاؤں۔

سوال: انتخاب کے لئے امیدواری کرنے کو "الیکشن میں کھڑا ہے" کیوں کہتے ہیں؟

ج: اس لئے کہ یہی وہ وقت ہے جس میں امیدوار کھڑا دکھائی دیتا ہے۔ چن کر آنے کے بعد تو اسے مسند نشین ہونا ہے ایک مقررہ مدت کیلئے۔

سوال: بسوں میں نشستیں (seats) ڈرائیور کی طرف رُخ کر کے بٹھائی جاتی ہیں مگر ریل گاڑی میں آمنے سامنے ہوتی ہیں ایسا کیوں؟

ج: تاکہ مسافروں کو تاش کھیلنے میں آسانی ہو۔

محمد سرفراز پاشا۔ وہور ضلع رائے گڈھ۔

سوال: انسان کس حال میں سب سے زیادہ خوش اور کس حال میں سب سے زیادہ غمگین رہتا ہے۔

ج: انسان کو جب سکون قلب حاصل ہو، تفکرات سے بے نیاز ہو تو خوش رہتا ہے اور ٹینشن میں مبتلا

صحت میں گیرا انسان بید مجنون رہتا ہے بلکہ اس

وقت اس کی صحت بھی جواب دے جاتی ہے۔

سوال : انسان کی سب سے اچھی خوبی کیا اور خامی کیا ہے؟

ج : خوبی یہ ہے کہ وہ خاموش رہے اور خامی یہ کہ بلاوجہ بڑبڑاتا ہے۔ دخل در معقولات کرتا ہے۔

سوال : انسانی جسم کا اہم عضو کونسا ؟

ج : حکیم الامت علامہ اقبال نے کہا ہے کہ "اچھا ہے دل کے ساتھ رہے پاسبان عقل" یعنی دماغ۔

اسماعیل هرزک پنت نگر۔ گھاٹ کوپر

سوال : آج کل کوکن بنک کا اشتہار نقش کوکن میں نظر نہیں آتا۔ کیا بات ہے؟

جب بلیک اینڈ وہائٹ میں چھپتا تھا تب تو اشتہار شائع ہوتا تھا اور اب کلر میں چھپتا ہے زیادہ جاذب نظر ہو گیا ہے تو ایسے میں اشتہار بند کرنے کا کیا مطلب؟

ج : نظر اپنی اپنی، خیال اپنا اپنا۔ آپ یہ سوال براہ راست کوکن بنک کے اکابرین سے پوچھتے تو بہتر تھا۔

سوال : بہت دنوں سے کوکن انٹرنیشنل کی رپورٹ کہیں شائع نہیں ہوئی کیا ادارہ بے عمل ہو گیا ہے؟

ج : الحاج احمد زکریا صاحب افق کوکن انٹرنیشنل پر آفتاب و ماہتاب بن کر ابھرے مگر عمر نے وفا نہ کی اور بہت جلد داعئ اجل کو لبیک کہہ گئے۔ انکی رحلت کے بعد سارے منصوبے ساری تجاویز سرد خانہ میں ہیں۔ اگر جنرل سکریٹری لائق قاضی صاحب توجہ فرمائیں تو انشاءاللہ کوکن کا یہ ادارہ جس سے عالمی سطح پر کوکنی برادری کی امیدیں وابستہ ہیں پھر سرگرم عمل ہوگا۔

معین الدین [illegible]

سوال : "کھلا تو اس میں گناہوں کے کتنے باب ہے وہ بند تھا مقدس کتاب [illegible] ماہ مئی ۱۹۹۵ کے شمارہ میں صفحہ [illegible] پر یہ شعر اسمیں آپ کے پیش نظر کون ہے؟

ج : کوئی بھی نہیں!

صفحہ پر جگہ بچی تھی تو خانہ پُری کے لئے یہ شعر لکھا گیا اس وقت نہ تو کوئی پیش نظر تھا نہ پس منظر میں۔ کئی اشعار اس قدر متاثر کرتے ہیں کہ حافظہ میں تازہ رہ جاتے ہیں اور جہاں ضرورت پڑی وہ اتر کر صفحہ قرطاس پر آجاتے ہیں مگر اس سے مراد کوئی ہے ایسا سمجھنا بھی نہیں ہے۔ ❖ ❖

گوشِ برآواز
قارئین کے خطوط کا اقتباس

مسرت بانو ابراہیم شیخ
میرا روڈ

نقش کوکن اپریل ۹۵ء کے شمارے میں جناب مبارک کاپڑی کا اعلان " روشن مستقبل کی جانب پیش قدمی " نظروں سے گذرا۔ بعد ازاں اسی عنوان سے متعلق مئی ۹۵ء کے شمارے میں محترمہ رشیدہ قاضی صاحبہ کے قیمتی مشورے بھی نظر نواز ہوئے۔

نقش کوکن ٹیلنٹ فورم کوکن کے اردو داں طبقے بالخصوص کوکنی مسلمانوں کا ایک فعال ادارہ ہے اس ادارے نے قوم کی سماجی خدمات کے علاوہ اردو کی تعلیمی، ادبی اور ثقافتی خدمات کی انجام دہی میں بھی ایک نمایاں کردار ادا کیا ہے۔ ایک محبّ اردو ہونے کے ناطے نیز سرزمین کوکن سے وابستگی کے سبب مجھے نقش کوکن ٹیلنٹ فورم کے تمام اغراض و مقاصد سے پورا اتفاق ہے اور میں فورم کے لئے اپنی خدمات پیش کرنے میں فخر محسوس کرتی ہوں اور اپنی ناقص سوجھ بوجھ کے مطابق چند تجاویز پیش کر رہی ہوں۔ گر قبول افتد زہے عزّ و شرف

۱۔ آل انڈیا سطح پر ایک عظیم الشان مشاعرہ منعقد کیا جائے۔ داخلے کے لئے معقول رقموں کے ڈونیشن کارڈ جائیں۔ اس مشاعرے میں بقول محترم رشیدہ قاضی صاحبہ سونسر کا اجراء بھی ہو سکتا ہے

۲۔ آل انڈیا سطح پر صرف خواتین شاعرات کا مشاعرہ بھی پیش کیا جا سکتا ہے۔ جس میں سامعین بھی صرف خواتین ہی ہوں۔

۳۔ آج کل ڈراموں کا رواج عام ہے۔ کسی مناسب گروپ سے رابطہ قائم کر کے ایک فل لینتھ ڈرامہ یا تین یکبابی ڈرامے پیش کئے جا سکتے ہیں۔ یہاں بھی ڈونیشن کارڈ کے ذریعہ امدادی رقم اکٹھی کی جا سکتی ہے۔ یہ ڈرامے کوکن کے بڑے بڑے شہروں میں بھی ٹکٹ پر کھیلے جا سکتے ہیں۔

۴۔ نقش کوکن ٹیلنٹ فورم کے زیر اہتمام ہر ماہ یا ہر سہ ماہی ملک کے دانشوروں کو مختلف موضوعات پر لکچر دینے کے لئے مدعو کیا جائے۔ یہاں بھی ڈونیشن کارڈ یا پاس مقرر کئے جائیں اس سے یہ فائدہ ہوگا کہ ان لکچروں کے ذریعے قوم کے نوجوانوں کی ذہنی تربیت کے ساتھ فورم کے لئے فنڈ بھی اکٹھا ہوتا رہے گا۔

۵۔ نقش کوکن اور دیگر اردو اخباروں کے ذریعہ ہر اردو داں کوکنی بھائی اور بہنوں سے اپیل کی جائے کہ وہ فورم کے مقاصد کی تکمیل کے لئے اپنی بساط کے مطابق جو بھی رقم روانہ کر دیں گے اسے شکریہ کے ساتھ قبول کیا جائے گا۔

۶۔ تفریحی پروگرام کے سلسلے میں مسلم فلمی اداکاروں سے بھی تعاون حاصل کیا جا سکتا ہے۔

۷۔ آخری تجویز یہ ہے کہ اس پروگرام کو زیادہ موثر اور کارگر بنانے کے لئے ان دانشوروں، استادوں، ادیبوں اور شاعروں سے بھی مشورے طلب کئے جائیں جو کوکنی نژاد نہیں ہیں مگر کوکن میں رہتے ہیں۔ اور فورم کے پروگراموں میں دلچسپی رکھتے ہیں۔ اس سے نقش کوکن

گیلنٹ فورم کے مقاصد میں جامعیت کے ساتھ اس کی قوت میں اضافہ ہوگا۔

شفیق عبدالرؤف ہرزک — ابوظہبی

ادارہ انجمن اتحاد المسلمین کوکن (ابوظہبی) کی ماہانہ میٹنگ میں چند احباب نے یہ تجویز پیش کی کہ ہماری جانب سے بھی ہر ماہ کچھ مضامین نقش کوکن میں طباعت کے لئے بھیجے جائیں اور یہ مضامین ایسے ہوں جن سے ہماری نئی نسل کی اصلاح ہو۔

اگر آپ اپنے محبوب رسالہ میں جگہ دیدیں تو ہم سلسلہ وار مضامین روانہ کریں گے۔

نقش کوکن آپ کا پرچہ ہے قوم کا آرگن ہے آپ کا اصلاحی مضامین کا ضرور ہم استقبال کریں گے البتہ مضامین لکھتے وقت پرچہ کے معیار کا ہی نہیں بلکہ مزاج و مذاق کا ضرور خیال رکھیں کیونکہ پرچہ ادبی یا مذہبی نہیں بلکہ ایک معلوماتی جریدہ ہے۔

مدیر

ابراہیم بغدادی — لندن

"حراکی گود کا کوہ نور ہیرا" کی قسط کو آخری قسط قرار دے کر بند کرنے کا جو فیصلہ دئے ہیں جس پر مجھے بہت دکھ ہوا۔ حالانکہ ایسی موثر اور قابل سبق آموز قسط ہمیشہ جاری رکھنا ضروری ہے خواہ لوگ اس کی پذیرائی کریں یا نہ کریں مگر اس تصوف پرستی اور رہبانیت کے دور میں ٹھوس قرآنی دلیلیں قوم کو بیدار کرنے میں اور وظیفہ خوانی سے دور رکھنے میں ضرور معاون ثابت ہوسکتی ہیں۔ بلکہ ایسے مایۂ ناز قلم کار کی زیر طباعت کتاب نقش کوکن "اللہ اور ملا" کی بھی قسطیں اس موقر جریدہ میں چھپتی رہیں تو قوم کے سوچ و فکر میں اور بھی تبدیلی آسکتی ہے۔

مدیر۔ بہرحال مذکورہ قسطوں کو کتابی شکل کا مشورہ درست سہی مگر جو پیغام اس موقر جریدہ سے آج گھر گھر پہنچ رہا ہے وہ چند باشوق لوگوں تک ہی محدود بن کر رہ جائے گا۔ بس میری یہ پرخلوص التماس ہے کہ مذکورہ فاضل مصنف اور اسکالر جناب محمد سعید علی ٹولکر صاحب کا یہ سلسلہ جاری رکھئے انشاء اللہ اس کا اجر اللہ آپ کو ضرور دے گا ورنہ کسی اور جریدے میں ان کی شمولیت ہمارے اپنے قلم کار سے ہمیں محروم رکھے گی۔

مدیر۔ مضمون "حراکی گود کا کوہ نور ہیرا" واقعی اس قابل ہے کہ اسے قسط وار شائع کیا جائے اور اسی لئے ہم نے اس کی ۱۳ قسط شائع کیں اس عالم میں جبکہ کتابت طباعت اور کاغذ کے دام آسمان تک پہنچ گئے ہیں مگر آج تک اس کی پسندیدگی کا کسی نے بھی اظہار نہیں کیا (آپ نے بھی نہیں) صاحب مضمون ٹولکر صاحب نے ذکر کیا تھا کہ ان کے پاس پسندیدگی کے کئی خطوط آتے ہیں اگر وہ خطوط ہی ہمارے پاس بھیجتے تو ہماری ہمت بڑھ جاتی۔ ہم ان خطوط کو شریک اشاعت کرکے قارئین کو اس طرف متوجہ کرتے مگر آپ کا خط اس وقت آیا جب ہم سلسلہ کو منقطع کرنے کا فیصلہ کر چکے ہیں مگر اس پہ ہمیں حیرت بھی نہیں ہوئی اسلئے کہ ہمارے برادری کے لوگوں میں بر وقت داد دینے کا شعور ابھی آیا نہیں ہے۔

اللہ کے فضل سے اپنی برادری میں کئی کہنہ مشق بلکہ قادرالکلام شعراء ہیں اور ہمارا یہ مشاہدہ ہے کہ

[illegible] شاعر [illegible] رہا ہو تو سامنے "سامنے
[illegible] محفل برخاست ہونے پر لوگ شعرا کو
[illegible] گھیر لیتے ہیں جیسے چاند کے گرد ہالہ پڑا ہوا ہو اور
منتظمین مشاعرہ سے یہ اصرار کیا جاتا ہے کہ آئندہ
فلاں فلاں شاعر کو ضرور بلائیں (مگر مشاعرہ میں غریب
کو داد کوئی نہیں دیتا) خیر آپ ہمارے دیرینہ کرمفرما ہیں
آپ کی تجویز پر ہم ضرور سوچیں گے۔ مدیر

صغیر احمد ڈانگے

لوائٹ نگر سوپارہ ضلع تھانہ

الحمد اللہ ماہ جون ۱۹۹۵ء کا ماہنامہ
"نقش کوکن" موصول ہوا۔ نقش کوکن میں کئی قسطوں سے
"حرا کی گود کا کوہ نور ہیرا" کا مطالعہ کرنے کا
شرف حاصل ہوا۔ میرے خیال سے یہ مضمون ماہنامے کی
جان ہے چونکہ ایسے مضامین سے اپنے دین کے ساتھ
غیروں کے مذاہب کی معلومات بھی موصول ہوتی ہے ساتھ
ہی ساتھ دونوں جہاں کے فائدے میسر ہوتے ہیں
اتنا بہترین مضمون جناب محمد سعید علی ٹولکر نے تحریر
فرمایا ہے قابل تعریف و مبارکباد ہیں میری دعا ہے کہ
وہ اسی طرح کے معلوماتی و سبق آموز مضامین کے
ذریعے قارئین کو مستفیض فرماتے رہیں (آمین)۔
مصروفیت کی بناء پر آج تک نقش کوکن کے مضامین
کے بارے میں اپنے خیالات تحریر میں لانے کا سوچ
کر بھی لکھ نہ سکا۔ جناب ابراہیم سندیلکر صاحب کا "ایک
یادگار سفر" اور "اندھے" جیسے معلوماتی مضامین
غرض نقش کوکن، مذہبی، گھریلو، معلوماتی ہر طرح کے
مضامین سے آراستہ ہے جس کے لئے آپ احباب
[illegible] مبارکباد ہیں۔ اللہ پاک "نقش کوکن" کو مزید ترقی
[illegible]

دے اور ہم سب کو اس کے لئے محنت کرنے کی بھی توفیق
دے (آمین)

محمد سعید علی ٹولکر

(دبئی)

جون کا نقش کوکن باصرہ نواز ہوا۔ بہار آفریں
سرورق نے قلب و ذہن کو سکون و طمانیت بخشی
محترم ابراہیم سندیلکر صاحب کا "ایک یادگار سفر"
مجھے نسیم سحر کے خوشگوار جھونکے ثابت ہوا۔ محترم کے
اس جملہ نے کہ "پانی ذائقہ تو بدل سکتا ہے مگر تقدیر نہیں"
ثابت کر دیا کہ آپ صرف ایک دانشور ہی نہیں ایک فلاسفر
بھی ہیں اللہ تعالیٰ ہمارے اس محترم بزرگ دانشور و
فلاسفر کو طویل عمر عطا کرے۔ آمین۔
اس یادگار سفر میں کاروان سفر کے کوہ و بیاباں سے
طے کرتی مسافت کے کوہ آسا عزم، حوصلے اور پامردی پڑھ
کر تحسین و آفریں کے کلمات کے ساتھ ذہن میں یکلخت یہ
شعر کوند پڑا کہ

جذبہ کوہکنی (کوہ کنی) ہوں تو رکاوٹ نہیں بنتے کوہسار
عزم سنگین ہو تو سنگینیٔ حالات کوئی بات نہیں

انشاء اللہ "حرا کی گود کا کوہ نور ہیرا"، جو
۵، قسطوں پر مشتمل ہے۔ کتابی صورت میں جلد منظر
عام پر آئے گی۔ دعا کیجئے۔ ادارہ نے لگاتار ایک سال سے
ایک ذرہ خاک کو خورشید و ماہ و انجم سے بھی زیادہ بلندیوں
پر رکھا اس کے لئے دل کی گہرائیوں سے شکر گذار
ہوں۔ ایک مضمون "وہ معزز تھے زمانے میں
مسلمان ہو کر" بھیج رہا ہوں۔ امید ہے کہ جلد
شائع کریں گے۔

فوزان کی بارہویں سالگرہ

جناب ہارون رشید علیگ سابق صدر مہاراشٹر اسٹیٹ اردو اکادمی ہفت روزہ فوزان کے بارہویں سالگرہ کے جشن میں بطور مہمان خصوصی شریک تھے ان کے ہاتھوں "سمت سفر" کی رونمائی عمل میں آئی جس میں فوزان میں بارہ سال کے دوران لکھے گئے اداریوں کا انتخاب شامل ہے جشن کی صدارت جناب علی ایم شمسی صاحب نے فرمائی۔ اس موقعہ پر مراٹھی روزنامہ سن منتر کے مالک و مدیر ایس۔ پی جوشی۔ سابق وزیر اسحاق جمخانہ والا جمیل احمد قاضی۔ محمود خاکی پی۔ کارپوریٹرز محمد قاسم قریشی، محمد یسین سکرے وسنت داداکھرے (ایم ایل سی) محمد اقبال کوایسے موجود تھے۔

جلسہ کا آغاز جمیل احمد قاضی کی نقیبی کرکے کی خیر مقدمی تقریر سے ہوا۔ مہمانوں کے تعارف اور رسم گلپوشی کے بعد سب سے پہلے مراٹھی روزنامہ سن منتر کے مدیر ایس پی جوشی نے اپنے خیالات کا اظہار کیا مراٹھی میں تقریر کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ تھانے شہر سے چار مراٹھی روزنامے اور چھ ہفتہ وار شائع ہوتے ہیں مگر فوزان اردو کا واحد پرچہ ہے جو پچھلے بارہ سالوں سے جاری ہے۔ سابق وزیر شہری ترقیات ڈاکٹر اسحاق جمخانہ والا نے کہا کہ خبر ایک امانت ہے جسے قاری تک پہونچانا صحافی کا فرض ہے۔ ڈاکٹر صاحب کے ہاتھوں فوزان کے سالنامہ کی رونمائی عمل میں آئی۔

اپنے خطبۂ صدارت میں محترم علی ایم شمسی نے عمل صالح اور اخلاق حسنہ کو سامنے رکھ کر فرائض انجام دینے کی درخواست کی۔

خطبۂ صدارت کے بعد ڈاکٹر مجیب خان نے شکریہ ادا کیا۔ اس کے بعد مشہور غزل گو جناب مرتضیٰ احمد خان صاحب اپنے ساتھیوں کے ساتھ غزل سرا ہوئے یہ محفل رات سوا بارہ بجے اختتام پذیر ہوئی۔

بیرسٹر عبدالرحمٰن انتولے مرکزی وزارت میں شامل

وزیر اعظم پی وی نرسمہاراؤ نے اپنی چار سالہ پرانی وزارتی کونسل میں چھٹی بار توسیع کرتے ہوئے مہاراشٹر کے سابق وزیر اعلیٰ بیرسٹر عبدالرحمٰن انتولے کو کابینہ میں وزیر بنا لیا ہے۔

۱۰ جون ۹۵ء یوم عاشورہ کو صدر جمہوریہ ڈاکٹر شنکر دیال شرما نے راشٹرپتی بھون نئی دہلی کے اشوکا ہال میں منعقدہ تقریب میں انتولے صاحب کو عہدہ اور رازداری کا حلف دلایا آپ کو صحت اور خاندانی بہبود کی وزارت تفویض کی گئی ہے۔

جناب عبدالرحمٰن حافظ عبدالغفور

انھوں نے دسویں لوک سبھا میں مہاراشٹر
کی قلابہ پارلیمانی سیٹ کی نمائندگی کرتے
ہیں اور ریاستی حکومت کے کئی اہم
عہدوں پر فائز ہوتے اور لوک سبھا
کے ممبر پارلیمنٹ رہنے کے بعد مرکزی
کابینہ میں وزیر بنائے گئے ہیں۔

بیرسٹر اے آر عبدالرحمن انتولے
صاحب ۹ فروری ۱۹۲۹ء کو مہاراشٹر کے
ضلع رائے گڈھ میں واقع امبیٹ گاؤں
میں ہوا۔ سیاست میں شمولیت سے
قبل وہ بمبئی ہائی کورٹ میں وکالت
کرتے تھے وہ مہاراشٹر اسمبلی میں سے
وزیر مملکت، کابینی وزیر بنے اور ۱۹۸۰ء
میں ریاست کے وزیر اعلیٰ بھی بنے
اور ۱۹۷۸ء میں کانگریس میں پھوٹ
پڑنے کے بعد بھی انہوں نے مسز
اندرا گاندھی کا ساتھ نہیں چھوڑا۔ ۱۹۸۰ء
۱۹۷۶ء کے دوران انہوں نے آل انڈیا
کانگریس کمیٹی (آئی) کے جنرل سکریٹری
عہدہ بھی سنبھالا۔ اسی دوران وہ راجیہ سبھا
کے لئے بھی نامزد ہوئے۔

اپنی تخلیقات

صاف، خوشخط اور کاغذ کے ایک
طرف لکھ کر ارسال فرمائیں تاکہ کتابت
میں غلطیوں کا امکان نہ رہے۔

— مدیر

وزیر اعلیٰ منوہر جوشی نے ۳۰ مئی ۹۵ء
کو پریس کانفرنس میں پوچھے گئے ایک
سوال کے جواب دیتے ہوئے اعلان کیا کہ
ریاستی حکومت نے تین ڈگری انجینئرنگ کالج
قائم کرنے کا فیصلہ کیا ہے جنہیں سرکاری
امداد حاصل ہوگی۔ انہوں نے بتایا کہ ریاست
کے ۹ تعلقوں میں ایک بھی کالج نہیں ہے
اس لئے کابینہ نے فیصلہ کیا ہے کہ
۹ تعلقوں سے اگر کالج قائم کرنے کے
لئے درخواست موصول ہوئی تو حکومت
انہیں سو فیصد گرانٹ دے گی ۹ تعلقوں
میں چکل دانہ امراوتی، کھیڑ اپور، الیت محل
شریوردھن۔ رائے گڈھ۔ منڈن گڈھ
لانجہ رتناگری۔ بدناپور جالنہ۔ بھامر گڈھ
گڈچرولی شامل ہے۔

ماہی گیری

وزیر اعلیٰ نے بتایا کہ رتناگیری میں
ماہی گیری کے لئے چھوٹے چھوٹے ۴۸
بندرگاہیں تعمیر کی جائیں گی۔ اس منصوبے
پر ۱۸۶۲۴ کروڑ روپے لاگت کا اندازہ
ہے فی الحال رتناگیری میں ۴۸٫۸۷ لاکھ
کی لاگت سے ایک چھوٹا بندرگاہ تعمیر کیا
جارہا ہے۔

داپولی میں گونگے بہروں کا اسکول

ادارہ سنیہہ دیپ کے زیر
اہتمام اندرا بائی دامن بڑے نے
ایک درسگاہ قائم کی ہے جس میں عمر
۴ تا ۱۴ کے بچوں کو جو گویائی اور
سماعت سے محروم ہیں انہیں بلا امتیاز
مذہب و ملت مفت داخلہ دیا جاتا ہے
جن سے رہائش اور کھانے پینے کی
کوئی فیس نہیں لی جاتی۔

ان بچوں کو درسی تعلیم کے علاوہ
سلائی اور اسی طرح کے دیگر تربیتی
کورسیس بھی سکھائے جائیں گے۔

ضرورتمند پتہ ذیل پر فوری سے
رابطہ قائم کریں۔

اندرا بائی بڑے گونگے بہروں
کا اسکول۔ رادھا کرشنن مندر
کے پیچھے۔ داپولی۔ ضلع رتناگری
۴۱۵۷۱۲

فون:۔ 82488

مشرقی افریقن کوکنی مسلمانوں کے کھیل کے مقابلے

اسپورٹس فیسٹیول کا دسواں سالانہ جشن ۱۴ تا ۱۷ اپریل ۹۵ء کو ممباسہ مشرقی افریقہ میں انعقاد پذیر ہوا۔ کوکنی مسلمانوں کے درمیان ہر سال کھیلوں کے مقابلہ شروع ہوا ہے۔ جو پچھلے دس سالوں سے جاری ہے اور ہر سال جگہ کی تبدیلی سے یہ نیروبی۔ ممباسہ، دارالسلام یا تنزانیہ میں منعقد کیا جاتا ہے۔

نیروبی کا کوکنی مسلم کلب پچھلے چار سالوں سے ان مقابلوں پر برابر قبضہ جماتے ہوتے تھا مگر امسال دارالسلام کے توکل اسپورٹس کلب نے ان کا یہ فسوں توڑ دیا۔

ذیل میں ان مقابلوں کے فائنل کا نتیجہ درج ہے۔

فٹ بال:۔ دارالسلام ۲، زنجبار ۱

بیڈمنٹن: ممباسہ ۳، نیروبی صفر

ٹیبل ٹینس: دارالسلام ۳، نیروبی ۱

والی بال: دارالسلام نے نیروبی پر فتح حاصل کی۔

کرکٹ: نیروبی نے ممباسہ کو ۱۰ وکٹوں سے شکست دی۔

نقش کوکن

فاتحین کو دیتے گئے درج بالا انعامات کے علاوہ درج ذیل خصوصی انعامات بھی عطا کئے گئے۔

نظم و نسق میں بہترین ٹیم: ممباسہ

بہترین اسپورٹس مین: عبدالوہاب مقدم ممباسہ

ٹیبل ٹینس کا بہترین کھلاڑی۔ منبسر۔ دارالسلام

بیڈمنٹن کا بہترین کھلاڑی۔ صادق حوا ممباسہ

فٹبال کا بہترین کھلاڑی۔ ڈاورے ممباسہ

کرکٹ کا بہترین کھلاڑی۔ اصغر خان نیروبی

فائنل استقبالیہ کے موقعہ پر جناب عبدالرزاق کھمبے بطور مہمان خصوصی حاضر تھے۔

الطاف دھانگے ڈسٹرکٹ ہوم گارڈ بن گئے

تھانے ڈسٹرکٹ ہوم گارڈ کے کمانڈنٹ آفیسر کی حیثیت سے ۵ اپریل ۹۵ء کو الطاف عبدالرزاق دھانگے کی تقرری عمل میں آئی ہے وہ واڑہ کے رہنے والے ہیں اور گذشتہ تیس سال سے ہوم گارڈ میں کام کر رہے ہیں۔ سماجی خدمت کا شوق تھا اس لئے ۲۱ فروری ۶۲ء کو ہوم گارڈ میں داخل ہو گئے اپنی ذاتی محنت اور قابلیت کی وجہ سے مختلف عہدوں سے ہوتے ہوتے وہ آفیسر کے عہدہ پر پہونچے ہیں آپ سے قبل تھانہ کے سابق میئر موہن گپتے اس عہدہ پر فائز تھے ان کی سبکدوشی کے بعد الطاف دھانگے کو یہ عہدہ ملا ہے۔ اضلاع کوکن میں وہ واحد مسلم نوجوان ہیں جو اس درجے تک پہونچے ہیں۔

رپورٹ جلسہ عام

انجمن مسلمان مجگاؤں بمبئی

کا ۵۴ واں سالانہ جلسہ عام ۲۰ مئی سنہ ۹۵ء کی شب شریف بلڈنگ۔ ڈاکیارڈ روڈ کے بالاخانے پر جناب علی میاں عبدالغنی کانگے کی صدارت میں منعقد ہوا۔ جلسہ کا آغاز تلاوت قرآن مجید سے ہوا۔

اعزازی جنرل سکریٹری جناب ابوبکر عبداللطیف ملا صاحب نے انجمن کی سالانہ رپورٹ پیش کی اور ساتھ ہی سالانہ محاسبہ۔ آڈٹ رپورٹ پیش کی گئی جسے سبھوں نے منظور کیا۔

اس کے بعد مجلس منتظمہ ۹۵-۱۹۹۶ء کا انتخاب عمل میں آیا۔ اور مندرجہ ذیل حضرات منتخب ہوئے۔

۱۔ جناب علی میاں عبدالغنی کامگے صاحب (صدر)
۲۔ جناب حسن عبدالکریم ٹھاکور (نائب صدر)
۳۔ جناب عبداللطیف ابوبکر ملاّ (اعزازی جنرل سکریٹری)
۴۔ جناب طیب حسین میاں سرنگ (اعزازی نائب سکریٹری)
۵۔ جناب کیپٹن ضیاء الدین حکیم صاحب (اعزازی خزانچی)
۶۔ جناب یوسف زین الدین شیخ ۷۔ جناب محمد حسین عمر (رکن مجلس منتظمہ)
۸۔ جناب افتخار احمد مختار احمد ۹۔ جناب اقبال آدم گوگری (مجلس منتظمہ)
۱۰۔ جناب علی میاں عباس کرنیکر
۱۱۔ جناب فقیر محمد عثمان سنگارے ۱۲۔ کیپٹن اقبال احمد نور محمد شیخ صاحب (رکن مجلس منتظمہ)

ہر سال کی طرح محاسب کی ذمہ داری فقیہہ اینڈ کمپنی کو دی گئی۔
اس کے بعد جناب علی میاں عبدالغنی کامگے نے صدارتی تقریر کی۔
آخر میں جناب ابوبکر عبداللطیف ملاّ صاحب (سکریٹری) نے شکریہ کی رسم ادا کی۔ اور جلسہ کا اختتام ہوا۔

سمیر پاؤنے نے پانچواں دونولی چمپین کپ ۱۹۹۵ء جیت لیا

کرکٹ برائے امن اور قومی یکجہتی ہر سال دونولی۔ تعلقہ چپلون ضلع رتناگری میں سنگل وکیٹ باکس ٹائپ اوور آرم ٹورنامنٹ پچھلے پانچ سالوں سے برابر منعقد کیا جاتا ہے۔ اس سال ۱۳ مئی ۹۵ء کو مراٹھی اسکول تیبر کے واڑی کے میدان میں یہ ٹورنامنٹ ہوا جس میں ۱۸ سال سے ۲۴ سال کے عمر کے چالیس کھلاڑیوں نے حصہ لیا۔

ٹورنامنٹ کا آغاز ریٹائرڈ کیپٹن جھیلو شیبر کے اور سابق سرپنچ ڈاکٹر سدھو کر چاندورے کے ذریعے کیا گیا۔ انعامات تقریب میں یوتھ کانگریس دونولی کے صدر حسین عمر دیسی تسکنک پالک سمیتی کے صدر حسین کاروالے دونولی یوتھ فیڈریشن کے جنرل سکریٹری اعظم دیسر گرام پنچایت کے اراکین اور دیگر معزز حضرات مین پوسرے سے ۱۰ کھلاڑیوں کے ساتھ آصف کھوتا نے حصہ لیا۔
انعام حاصل کرنے والے کھلاڑی مندرجہ ذیل ہیں

پہلا انعام: سمیر ابراہیم پاؤنے
دوسرا انعام: انور یوسف پاؤنے
تیسرا انعام: اعجاز عبداللہ انعامدار
چوتھا انعام: شبیر سلمان قادری
بہترین فلڈر: محمد شاہ عبدالعزیز انعامدار

اس ٹورنامنٹ کا پورا انتظام دونولی یوتھ فیڈریشن کے جوائنٹ سکریٹری عبدالمعید نے کیا تھا۔

مشاعرہ

۲۰ مئی ۹۵ء کو شب میں جوئی تعلقہ مہاڈ ضلع رائے گڈھ میں بزم فروغ ادب کوکن کے سکریٹری نوشاد مونس اعظمی صاحب کی دختر نازنین کے عقد سعید کے سلسلہ میں نوگل بھارتی کی صدارت میں مشاعرہ ہوا جس میں سید نظام الدین سعد شمیم رحمانی۔ اکبر دانش، نوشاد مونس اعظمی۔ عبدالمجید شاغل اور نوگل بھارتی نے اپنے کلام بلاغت نظام سے سامعین کو محظوظ فرمایا۔

بمبئی مرکنٹائیل کوآپریٹو بینک کی آفیسرس اسوسی ایشن اور امپلائز یونین کے ساتھ بینک کے مینجمنٹ نے ۲۶ مئی ۱۹۹۵ء کو ان کے چارٹر آف ڈیمانڈ کے تعلق سے ایک معاہدہ پر دستخط کئے۔ تصویر میں دائیں جانب بینک کے مینیجنگ ڈائریکٹر جناب شمیم کاظم آفیسرس اسوسی ایشن کے صدر جناب سجاد اشرف اور بائیں جانب امپلائز یونین کے صدر جناب نثار شیخ کے ساتھ ایگریمنٹ کے کاغذات کا تبادلہ کرتے ہوئے دکھائی دے رہے ہیں۔ بینک کے ڈپٹی مینیجنگ ڈائریکٹر جناب ٹی اے خان، ایڈوائزر جناب آئی ایس شرما اور امپلائز یونین کے جنرل سکریٹری جناب سید ٹھاکور اور نائب صدر جناب سید کریم بھی تصویر میں دکھائی دے رہے ہیں۔

رشیم والا کلنک کا افتتاح

۱۱ر جون ۹۵ء اتوار کی صبح تربھے نئی بمبئی میں حلقہ کے معروف کانگریس پارٹی کے لیڈر اور میونسپل کونسلر شری ڈی آر پاٹل کے بنگلہ سے قریب نوجوان ڈاکٹر سراج اختر رشیم والا کے نئے شفاخانہ کی افتتاحی تقریب عمل میں آئی۔ حال ہی میں میونسپل الیکشن میں بھاری اکثریت سے کامیاب ہونے والے کارپوریٹر شری انیل کوشک، بے لوث سماجی کارکن اور مانا ریٹی سیل کے چیرمین جناب اقبال کوارے اور مدیر نقش کوکن کیپٹن فقیر محمد مستری بطور معزز مہمان شریک تھے۔ اپنے محبوب دوست ڈاکٹر رشیم والا کو دعائیں دینے ان کے اعزاء واقارب اور حلقہ کے مسلم ڈاکٹروں کی موجودگی میں شری آر ڈی پاٹل کی رفیقۂ حیات شریمتی تائی پاٹل نے جو خود بھی نو منتخبہ کارپوریٹر ہیں ربن کاٹ کر دواخانہ (رشیم والا کلنک) کا افتتاح کیا اور شرکاء محفل کی مشروبات سے تواضع کی گئی۔ ڈاکٹر رشیم والا نقش کوکن ٹیلنٹ فورم کے جناب مبارک کاپڑی کے بہنوئی ہیں۔ ڈاکٹر رشیم والا جے جے ہسپتال میں میڈیکل افسر رہ چکے ہیں۔ ان کی رفیقۂ حیات ڈاکٹر شہناز کا مطب واشی گاؤں میں ہے۔

کرکٹ ٹورنامنٹ آشتی میں

حسب سابق امسال بھی آشتی اسپورٹس کلب کے زیر اہتمام

موضع آشتی تعلقہ کھیڈ ضلع رتناگری میں سیزن کرکٹ ٹورنامنٹ کا انعقاد کیا گیا جس میں مختلف گاؤں کی بارہ ٹیموں نے شرکت کی فائنل مقابلہ ۱۸ مئی ۹۵ء کو میزبان آشتی اور شیوں بدرگ کے درمیان ہوا جس میں شیوں کے بلے باز غلام رسول پالیکر کی سنچری کی بدولت ۲۲۲ رن بنا کر آشتی کو ۳۹ رنوں سے شکست دی آشتی کی جانب سے کپتان عبدالرزاق مقدم کے ۴۵ رن کا نمایاں حصہ رہا شیوں کی جانب سے قیصر پالیکر نے بہترین گیند بازی کر کے چار وکٹ حاصل کئے کھیل کے خاتمہ کے بعد ایک چھوٹی سی تقریب منعقد کی گئی جس کی صدارت آشتی کے سرپنچ جناب عبداللہ یونس بجلے نے کی جبکہ مہمان خصوصی شیوں کے سرپنچ جناب محمود پالیکر موجود تھے۔ صدر کے ہاتھوں شیوں کو ایک ہزار ایک روپئے کا نقد انعام اور ٹرافی دی گئی جبکہ آشتی ٹیم کو پانچ سو ایک روپئے نقد انعام اور ٹرافی ملی اس میچ کا مرد میدان غلام رسول پالیکر کو قرار دیا جبکہ ٹورنامنٹ کے بہترین بلے باز کا اعزاز آشتی ٹیم کے کپتان عبدالرزاق یوسف مقدم کو ملا۔ ٹورنامنٹ کا بہترین گیند بازی اور بہترین آل راؤنڈر کا خطاب بالترتیب شیوں کے سلطان پالیکر اور منگلٹ کے ابراہیم ناڈکر کو ملا۔ ٹورنامنٹ میں کامینٹری کے فرائض منیر نیلیکر اور عبدالرؤف دھوندوارے جبکہ امپائرنگ کا کام عاشق علی باسنے اور مناف کھوت نے انجام دئے۔ ٹورنامنٹ منعقد کرانے میں آشتی کے فوجدار (پولس پاٹل) انور داؤد راؤل اور عرب انٹرپرائزز کے منیجر محمد عمر بخاری نے مالی مدد کی ٹورنامنٹ کو سرانجام تک پہونچانے میں منتظمین کمیٹی کے اراکین جناب عبدالقادر شاہ جی۔ عبدالرزاق چوگلے اور حسین چوگلے کا نمایاں حصہ رہا۔

مرسلہ احمد باسنے (آشتی)

ہوگا منزل کا نشاں پیدا

ایک شعر اکثر سنا ہوگا آپ نے کہ

ارادہ مستقل لے کر نکل اے رہرو منزل
قدم رکھتے ہی تیرے ہوگا منزل کا نشاں پیدا

البتہ اس شعر کی عملی صورت اس وقت سامنے آئی جب M.K.T.F. کی فنڈ ریزنگ کمیٹی نے ۳ جون ۹۵ء بروز سنیچر دوپہر مصالحہ والا ہال بمبئی ۹ میں اپنے بہی خواہوں کو مدعو کیا تھا جو شہر بمبئی اور کوکن کے ضلعی مقامات پر پروگرام کمیٹی کے اراکین ہیں باہر سے آنے والوں کا خیال کرتے ہوئے کمیٹی نے پہلے ظہرانہ M.K.T.F. کا اہتمام کیا تھا اور اس کے بعد میٹنگ شروع ہوئی۔ مہاڈ سے جناب عبدالرحمٰن دفعدار اور جناب لقمان خان پٹھان رتناگری سے جناب آئی وائی سولکر چپلون سے جناب مغل اقبال صاحب ناگوٹھنہ سے جناب اسمٰعیل دفعدار اور جناب ارشاد ٹکلے، وہور سے جناب این اے واحد، نیرول سے جناب علی ایم شمسی، نالاسوپارہ سے جناب صغیر احمد ڈھانگے، ییراوڈ سے محترمہ مسرت بانو شیخ۔ کوپر کھیرنا سے محترمہ نوری اقبال۔ واشی سے محترمہ نجمہ شاہجہاں اور بمبئی کی نامور ہستیاں شریک محفل ہوئیں اور جب پروگرام کمیٹی کے رکن جناب مبارک کاپڑی نے اپنا مقصد بیان فرمایا اور اشتہارات کے لئے اپیل کے فارم تقسیم کئے تو سب سے پہلے جناب ارشاد خطیب (متوطن مروڈ) سوئیز کا آخری صفحہ بک کیا اور سلسلہ یوں چلا کہ اولاً (یعنی عام صفحات سے پہلے) کور کے صفحات بک ہو گئے۔ چیرمین ڈاکٹر نائیک صاحب نے ایک خاص ہمدرد اور بہی خواہ کے

نقش کوکن

لئے ٹائلس کور کا اشتہار محفوظ رکھا ہے۔ اپنے بہی خواہوں کے اسی جوش و خروش کا شکریہ ادا کرتے ہوئے ڈاکٹر نائیک صاحب نے کہا کہ ہم نے تو اپنا نشانہ دس لاکھ مقرر کیا تھا مگر لگتا ہے کہ یہ بڑھ کر بیس لاکھ تک پہنچ جائے گا۔

میٹنگ میں رشیدہ قاضی صاحبہ، پرنسپل ارشاد کھتکے، پرنسپل آئی۔ وائی سورتکر، جناب صغیر احمد ڈانگے۔ جناب علی ایم شمسی وغیرہ نے اپنے نیک مشوروں سے نوازا۔

واشی (نئی بمبئی) میں مسلم تعلیمی کانفرنس

مہاراشٹر پردیش قومی تنظیم کے زیر اہتمام ۶ جون ۹۵ء کی سہ پہر میں مسلم تعلیمی کانفرنس کا انعقاد عمل میں آیا جس میں مرکزی وزیر برائے فلاح و بہبود شری سیتارام کیسری کے علاوہ معروف اسلامی اسکالر و سیاستداں ڈاکٹر رفیق زکریا، سابق وزیر ڈاکٹر محمد اسحاق جمخانہ والا۔ نئی دنیا کے مدیر شاہد صدیقی۔ پروفیسر اختر الواسع، ڈاکٹر مظہر محی الدین، پونہ کے جناب پی اے انعامدار وغیرہ حضرات نقشہ کرشن

نے "کیا مسلمان تعلیمی اعتبار سے پسماندہ ہیں"؟ اگر ہیں تو کیوں؟ کے تحت اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے پر جوش تقاریر سے محفل کو گرما دیا۔

واشی نئی بمبئی میں اس کانفرنس کا انعقاد حلقہ میں مائناریٹی سیل کے چیرمین اور تنظیم کے سکریٹری جناب اقبال کوارے کی مساعی کا نتیجہ ہے جو بے حد کامیاب رہا۔ "لب پہ آتی ہے دعا" نظم کے ساتھ پروگرام کا آغاز ہوا جسے ماڈرن کالج واشی کی طالبات نے گایا تنظیم کے واشی حلقہ کے صدر شری ہربنس سنگھ نے استقبالیہ تقریر کی تو جناب مصباح عالم نے تعارف فرمایا۔ طارق انور نے صدارت کی تعطیل کا دن نہ ہوتے بھی ٹھیک ڈھائی بجے سے لوگوں کا آنا شروع ہوا اور ہال کھچا کھچ بھر گیا جو اختتام تک یعنی شام پونے سات بجے تک سبھی لوگ گوش بر آواز تھے۔ نظامت جناب اقبال کوارے نے دلپذیر اشعار کے ساتھ کی اور مہاراشٹر پردیش قومی تنظیم کے صدر مناف حکیم کے اظہار تشکر کے بعد جلسہ برخاست ہوا۔ یہ کانفرنس بھی جناب اقبال کوارے صاحب کی انتظامی صلاحیتوں کا ایک دلآویز مظہر تھا جس میں ہندوستان بھر سے ممتاز دانشور اور مسلم خاندیا نے شرکت کی تھی۔

راجے واڑی بمبئی S.T.D سروس

مہاڈ سے قریب ضلع رائیگڈھ میں راجے واڑی کثیر آبادی والا دیہات ہے مگر قومی شاہراہ نمبر ۱۷ سے قدرے فاصلہ پر ہونے کی وجہ سے بمبئی آنے جانے والے مسافروں کو سفر دشوار ہو جاتا تھا اب مقامی خونسل ورکر جناب ایم اے بھونبل صاحب کی مساعی بار آور ہوئی اور آپ کی کوششوں سے راہداس پٹھار سے بمبئی جانے والی گاڑی راجے واڑی سے ہو کر گذرتی ہے۔ جس سے لوگوں کو بڑی سہولت ہو گئی ہے۔

چونکہ آبادی کثیر ہے اور بیشتر افراد دوبئی، بحرین، کویت، قطر، افریقہ وغیرہ بدیسی مقامات پر برسر روزگار ہیں جن کے ٹیلیفون اٹینڈ کرنے کے لئے لوگوں کو بالخصوص مستورات کو شب میں S.T.D. سینٹر پر جانا پڑتا تھا لہٰذا بھونبل صاحب نے محکمہ ٹیلیفون سے مانگ کی ہے کہ گاؤں میں پبلک کال آفس نصب کیا جائے اور اس کے لئے وہ بہت کوشاں ہیں امید ہے کہ ان کی یہ مانگ بھی پوری ہو جائے گی۔

ہمدرد ایجوکیشن سوسائٹی کے تعلیمی وظیفے

ہمدرد ایجوکیشن سوسائٹی نے تعلیمی سال کے لئے قرض وظیفے جاری کرنے کے واسطے درخواستیں طلب کرتی ہے۔ صرف وہی مسلم طلبہ وطالبات درخواست بھیجنے کے مجاز ہوں گے جنہوں نے دسواں درجہ (میٹرک) کم از کم ۸۰ فیصد بارہواں (انٹر) یا اس کا مساوی امتحان ۷۵ فیصد اور گریجویشن اور پوسٹ گریجویشن وغیرہ کم از کم ۷۰ فیصد نمبروں سے پاس کیا ہو جن طالب علموں کے نمبر اپنی اپنی ریاستوں میں سب سے زیادہ پائے جائیں گے صرف ان ہی طلبہ وطالبات کو اکتوبر ۹۵ء میں کسی وقت سوسائٹی کے خرچ پر دہلی بلایا جائے گا دو دن قیام کرانے کے دوران ان کا انگریزی میں تحریری امتحان معلومات عامہ (جنرل نالج) کا امتحان اور انٹرویو لیا جائے گا اس کے بعد ہی وظیفہ کا فیصلہ ہوگا۔ وظیفہ میٹرک پاس کو ۲۵۰ روپئے، انٹر پاس کو ۳۵۰ روپئے گریجویٹ کو ۵۰۰ روپئے اور پوسٹ گریجویٹ کو ۱۲۰۰ روپئے ماہانہ دیا جائے گا۔ جو طلبہ وطالبات وظیفہ کے حقدار ٹھہریں گے ان کو ایک بانڈ بھر کر دینا ہوگا کہ تعلیم مکمل کر لینے کے زیادہ سے زیادہ دو سال کے بعد سے قرض وظیفہ کی رقم وہ ماہ بہ ماہ (اگر چاہیں تو ایک مشت بھی) ان ہی قسطوں میں واپس کرنا شروع کر دیں گے جن قسطوں میں وہ ان کو ملی تھی وظیفہ پانے والے طلبہ کی تعلیمی پیش رفت کا ہر سال احتساب ہوگا اور اگر رفتار اطمینان بخش پائی گئی تو وظیفہ کی تجدید کی جائے گی۔

اس اسکیم کے تحت ۱۹۸۶ء سے اب تک ۲۳۶ مسلم طلباء وطالبات فیضیاب ہو چکے ہیں جو ملک کی ۲۱ مختلف ریاستوں سے تعلق رکھتے ہیں غیر ملکی طلباء کو یہ وظیفہ نہیں دیا جاتا۔ وظیفہ کی اسکیم سوسائٹی نے اپنے صدر حکیم عبدالحمید صاحب کی ایما پر صرف اس لئے شروع کی ہے کہ ہندوستانی مسلمان جو تعلیم میں بہت پیچھے ہیں انہیں ان کے دوسرے ہم وطنوں کی طرح تعلیمی میدان میں آگے لایا جائے تاکہ وہ تعلیمی پس ماندگی سے نکل کر ملک کی ترقی میں زیادہ مؤثر کردار ادا کر سکیں۔

جو مسلم طلبہ وطالبات یہ وظائف پانے کے خواہشمند ہیں اور جن کا ارادہ ہے کہ تعلیم کا سلسلہ عصری تعلیم کے کسی تسلیم شدہ ادارے میں کم از کم ۹۶-۹۷ء تعلیمی سال تک جاری رکھیں گے وہ سکریٹری ہمدرد ایجوکیشن سوسائٹی تعلیم آباد، سنگم وہار نئی دہلی ۱۱۰۰۶۲ کے نام خط بھیج کر درخواست فارم منگوا سکتے ہیں بھرے ہوئے فارم ۱۶ ستمبر ۹۵ء تک وصول کئے جائیں گے تاخیر سے آنے والی درخواستوں پر غور ممکن نہ ہوگا۔

سید حامد (سکریٹری ہمدرد ایجوکیشن سوسائٹی)

تعارف

علم وہنر میں سند یافتہ نوجوان کا تعارف پیش کرنا ان کی پبلسٹی نہیں ہے بلکہ ہمارا مقصد بچوں کی حوصلہ افزائی کرنا ہے تاکہ اس کی تقلید میں دیگر نوجوان بھی آگے بڑھنے کی کوشش کرتے رہیں گے نیز ان سے تعارفات کی بدولت قوم کی بیداری اور جدوجہد کا بھی پتہ لگتا ہے۔ آگے چل کر یہی بچے قوم وملک کے لئے درخشاں ستارے ثابت ہوں گے لہٰذا برطانیہ میں آباد کوکنی مسلم حضرات سے التماس ہے کہ اپنے بچوں کی حوصلہ افزائی کے لئے جناب ابراہیم بغدادی صاحب سے (جو یو کے میں ہمارے نمائندۂ خصوصی ہیں) رابطہ قائم کریں۔ ان کا پتہ ہے۔

IBRAHIM BAGDADI 40 BOLANDSTREET BLACKBURN
BB16LL - (PHONE (0254) 56868

ذیل چند نوجوانوں کا تعارف درج ہے (ادارہ)

نیروبی کینیا کے معروف ڈاکٹر جناب داؤد ابراہیم ہرویکر کے فرزند شکیل احمد متوطن مہسلہ ضلع رائے گڈھ کی پیدائش نیروبی میں ہوئی اور ان کی ابتدائی اور ثانوی تعلیم نیروبی میں مکمل ہوکر اعلیٰ تعلیم کے لئے انہوں نے برطانیہ میں لیورپول یونیورسٹی انگلینڈ میں داخلہ لیا۔ جہاں سے حال ہی میں فارسی میں بی ایس سی (BSC) کی اعلیٰ ڈگری حاصل کر چکے ہیں۔ مزید سلسلۂ تعلیم جاری رکھتے ہوئے آپ اسی مضمون میں پی ایچ ڈی کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں۔

چونکہ موصوف ایک اعلیٰ تعلیم یافتہ خاندان کے چشم چراغ ہونے کے علاوہ کینیا مشرقی افریقہ کے ہائی کورٹ کے سابق چیف جسٹس المرحوم عبدالرؤف سمنا کے، کے حقیقی بھانجے بھی ہیں جس کی مناسبت سے ان کے دل میں قوم کی والہانہ ہمدردی اور ترقی کا جذبہ ہونا فطری امر ہے چنانچہ آپ کا تمام کوکنی قوم کے نوجوان لڑکوں اور لڑکیوں کی پُرخلوص پیغام ہے کہ وہ دنیا میں اگر کامیاب زندگی گزارنا چاہتے ہیں تو وہ بڑی محنت و لگن سے علم وہنر حاصل کرنے کی جدوجہد کرتے رہیں۔ اس میں ہی ان کی بھلائی ہے اور ساتھ ہی اپنے دین وایمان کی پر بھی ثابت قدم رہنا ضروری ہے۔

علمی قابلیت کے علاوہ موصوف ہاکی اور کرکٹ میں بھی گہری دلچسپی رکھتے ہیں اور لیورپول یونیورسٹی کے لئے ہاکی میچ کھیلتے رہے ہیں۔ لہٰذا ہم موصوف کی حالیہ کامیابی پر دلی مبارکباد پیش کر کے مستقبل کی کامیابی کے لئے بھی نیک دعاؤں کا اظہار کرتے ہیں۔

مرسلہ
ابراہیم بغدادی، یو۔کے

رائل کالج میرا روڈ کے
ہونہار طالبہ مس شبنم محمد سلیم
بک والا نے ایس ایس سی کے میرٹ
لسٹ میں آٹھویں پوزیشن حاصل
کی۔ شبنم بک والا نے سائیکولوجی
میں ۸۷ مارکس حاصل کر کے بورڈ میں
اول مقام حاصل کیا۔

ہمیشہ کی طرح اس بار پھر رائل
کالج کا ایچ ایس سی کا رزلٹ پورے
تھانہ ضلع میں سب سے بہتر رہا۔ کالج
کے کل ۵۱۴ طلبہ میں سے ۵۱۲ طلبہ
نے نمایاں کامیابی حاصل کی۔ رائل
کالج نے مسلسل پانچویں سال بھی
نمایاں اور شاندار کارکردگی کی یہ
روایت کو برقرار رکھا۔ کالج کا مجموعی
رزلٹ ۹۹.۶۱٪ آیا۔

محمد علی سارنگ (سارنگ کمرشیل
انسٹی ٹیوٹ مجگاؤں) کے فرزند عبدالغفور
سارنگ نے آئی سی ایس ای جو
S.S.C کے مساوی امتحان ہوتا ہے
۸۳٪ مارکس کے ساتھ سینٹ پیٹرہائی
اسکول مجگاؤں بمبئی سے کامیابی حاصل
کی۔ میتھس میں ۹۰٪ اور اکاؤنٹ میں
۸۸٪ نمبر حاصل کئے ہیں۔ ان کی اس
شاندار کامیابی پر انہیں پُرخلوص مبارکباد
پیش کرتے ہیں۔

عبدالستار ٹھاکور
ملت نگر

رتناگری میں پھل دار درختوں کی آبادکاری

ضلع رتناگری میں روزگار حامی
اسکیم کے زیر اہتمام پھلوں کے اشجار
کی تخم ریزی کو ترتیبی دائرہ میں بیش بہا
تعاون حاصل ہوا۔

د پچھلے پانچ سالوں میں اسی
ضلع کے ۱۰۹۲۱۳ ہیکٹر خطہ اراضی
میں پھلوں کے درخت لگائے گئے
جن میں آم، کاجو، ناریل، کوکم،
چیکو اور کٹھل خاصی اہمیت کے حامل
ہیں۔ یہ اطلاع رتناگری میں محکمہ زراعت
کے اعلیٰ افسر شری مدھوکر گھماگ
نے دی۔

محترمہ نجمہ ہپت اللہ رتناگری میں

راجیہ سبھا کی نائب صدر
محترمہ نجمہ ہپت اللہ ۲۷ر مئی ۹۵ء کو
رتناگری آئیں جہاں آپ نے ضلع
پریشد رتناگری کی جانب سے
چھترپتی شیواجی سبھاگھر کی تجدید کے
بعد اسی کا افتتاح فرمایا اور بستی
نیچر کنکشن منڈل کے مجوزہ ٹیکنیکل کالج
کا سنگ بنیاد رکھا۔ رتناگری ضلع
کی تاریخی اہمیت اور ہندوستان
کی آزادی کی جنگ میں اس ضلع کے
باشندوں نے کی ہوئی جدوجہد
اور قربانیوں کا جب محترمہ کو پتہ چلا تو
آپ نے اس ضلع کو گود لیا اور ایم پی
فنڈ سے اس ضلع کی ترقی و فروغ کے
لئے ایک کروڑ روپئے مختص کئے۔
اس قدر افزائی کے بعد جب آپ نے

رتناگری میں آپ نے کا پروگرام بنایا تو جوق درجوق عمائدین اور سماجی کارکن رتناگری میں آکر جمع ہوگئے اس علاقے کے ایم پی شری گووند راؤ نگم نے آپ کا پرتپاک خیر مقدم کیا اپنی خیر مقدمی تقریب کا شکریہ ادا کرتے ہوئے آپ نے بتایا کہ مختص کردہ رقم ایک کروڑ روپے برائے سال ۹۵-۹۴ء ہے جبکہ ۹۶-۹۵ء کے لئے مزید رقم عطا کرنے کا ان کا ارادہ ہے

ندیم احمد عبدالرزاق قاضی

متوطن ساٹولی ضلع رتناگری جو الفنسٹن کالج بمبئی میں زیر تعلیم تھے امسال بمبئی یونیورسٹی کا جی ایس سی کا امتحان درجۂ اول میں کامیاب کیا جس میں فزکس میں حاصل کردہ نمبرات بہت کثیر ہیں۔ اللہ اس نوجوان کو اگلے امتحانات میں بھی نمایاں کامیابی عطا کرے۔

شیخانی میموریل ٹیکنیکل انسٹی ٹیوٹ میں داخلہ

حکومت ہند وحکومت مہاراشٹر سے منظور شدہ انجمن اسلام جنجیرہ کے ماتحت چلنے والی ضلع رائے گڑھ کی واحد اقلیتی آئی۔ ٹی۔ آئی میں جاری درج ذیل کورسس میں داخلہ کے لئے فارم انسٹی ٹیوٹ کے دفتر سے بیس روپیہ کی نقد ادائیگی پر حاصل کئے جاسکتے ہیں۔

۱۔ مکینک موٹر وہیکل ... ڈو سالہ کورس
۲۔ مکینک ڈیزل ... ایک سالہ کورس
۳۔ ویلڈر ..... ایک سالہ کورس
۴۔ الیکٹریشن ... ڈو سالہ کورس

پچھلے تین کورسس میں داخلہ کے لئے امیدوار کو دسویں جماعت کے سالانہ امتحان شریک جبکہ الیکٹریشن کورس کے لئے امیدوار کا مذکورہ امتحان میں کامیاب ہونا لازمی ہے۔ البتہ سبھی کورس میں داخلہ کے لئے ۹۵-۷-۱ تک امیدوار کو کم از کم پندرہ سال اور زیادہ سے زیادہ پچیس سال کی عمر کا ہونا چاہئے

داخلہ فارم بذریعۂ ڈاک بھی حاصل کئے جاسکتے ہیں جس کے لئے پچیس روپئے پیشگی انسٹی ٹیوٹ کے پتہ پر ارسال کرنا ہوگا۔

تفصیلات کے لئے بالمشافہ ملاقات کیجئے

نوٹ :۔ مکمل پُر کیے داخلہ فارم
۱۔ دسویں جماعت کا نتیجہ نکلنے کے بعد دسویں روز تک ہی قبول کیے جائیں گے۔
۲۔ ادارہ میں داخل شدہ باہری امیدواروں کے لئے بورڈنگ ہاؤس کا معقول انتظام ہے
۳۔ نیا نصابی سال یکم اگست ۹۵ء سے شروع ہوگا۔

چیئرمین :۔ مشتاق احمد درزی
پرنسپل :۔ مختار احمد خان۔

اسکالرشپ

اردو جاننے والے گریجویٹ، جرنلزم سی اے، پرسنالیٹی ڈیولاپمنٹ جیسے کورسیس میں داخلہ لینے والے طلباء وطالبات کو جو اسکالرشپ کے خواہشمند ہوں اور نادار ہوں انہیں رحمانی فاؤنڈیشن کی طرف سے سال رواں کے لئے اسکالرشپ دی جائے گی۔

نیز اردو جاننے والے ریٹائرڈ حضرات جو سروس کے خواہشمند ہوں ان کے لئے رحمانی فاؤنڈیشن حصول سروس کا بندوبست کرے گا۔

ضرورتمند پتہ ذیل پر رابطہ قائم کریں
رحمانی فاؤنڈیشن، کیراف نقش کوکن
۳۴ اے، ناگر کمپاؤنڈ، نزد ڈاکیارڈ روڈ ریلوے اسٹیشن، مجگاؤں بمبئی ۴۰۰۰۱۰

نقش نواز

ماہنامہ نقش کوکن کے خریدار بن کر جن حضرات و خواتین نے پچھلے مہینہ نقش نوازی کا ثبوت دیا ادارہ ان سبھوں کا شکر گذار ہے۔

درون ھند خریدار

جناب قاضی کبیر لونڈے — بمبئی ۳
" علی اصغر — حیدرآباد
" رفیق دھامسکر — مجگاؤں
" عبداللطیف ملپلے — بمبئی ۱۱
" اشرف دلوائی — بمبئی ۲
" حافظ اسمٰعیل صاحب — بمبئی ۸
" لئیق احمد دہالدار — ممبرا
" ایڈوکیٹ شبیر خان ساکھرکر — بمبئی ۹
مس کنیز عمر شیخ — وسئی
جناب پرویز بھاردے — ملاڈ
محترمہ رضیہ بیگم دلبر جوگلے — واشی
جناب دلاور عبدالستار لابے — مجگاؤں بمبئی
" فرمان علی احمد بھونبل — " "
" کیپٹن اے ایم بھونبل — باندرا
" بدرالدجیٰ صاحب — میرا روڈ
" سید محمد ابراہیم حسینی — کالسنہ
محترمہ رابعہ حمید قریشی — بمبئی ۸
محترمہ طاہرہ ہرنیکر — بائیکلہ

بیرون ھند خریدار

جناب اقبال پرکار اور محترمہ اشرف النساء — مغربی اسٹریلیا
" بدرالدین فضل الدین پرکار — ریاض
" فضل الدین پرکار — مغربی اسٹریلیا
" اسمٰعیل عباس خسوارے — کیپ ٹاؤن
" حسام الدین حسین میاں قاضی — مکۃ المکرمۃ

اظہارِ تشکر

ہماری دختر "سمیرا" محمد شفیع قاضی (رتناگری) کی شادی کے موقع پر ہماری دعوت کو شرف قبولیت فرما کر جن لوگوں نے ذاتی طور پر شرکت کی یا جن حضرات و خواتین نے بذریعہ تہنیتی خطوط یا اپنے پیغام مبارکباد بذریعہ فون، تار یا فیکس ہم تک پہنچا کر ہماری مسرتوں میں اضافہ اور تحفے عطا کئے ان جملہ حضرات و خواتین کا انفرادی طور پر شکریہ ادا کرنا مشکل ہے اسلئے مقبول رسالہ "نقش کوکن" کے ذریعے ان سب حضرات و خواتین کا شکریہ ادا کرتے ہیں۔

گر قبول افتد زہے عزو شرف — "ممنون و مشکور"

(۱) محمد شفیع یوسف قاضی (۲) ناظمہ شفیع قاضی رتناگری

کوکن ہائر ایجوکیشنل یونٹ بورڈ آف مینیجمنٹس کی تعلیمی کانفرنس

مورخہ ۲۹ رمئی ۹۵ء کو ضلع پریشد اردو اسکول گورے گاؤں (راۓ گڈھ) میں کوکن ہائر ایجوکیشنل یونٹ " کے بورڈ آف مینیجمنٹس کے بحث و مباحثے کے لئے ایک شاندار تعلیمی کانفرنس منعقد کی گئی۔ جس میں راۓ گڈھ کے تقریباً بیس گاؤں کے سربراہ اور دس تعلیمی اداروں کے سربراہ شریک تھے۔ کوکن کے جگمگاتے ستارے جو بطور مہمانان حاضر تھے ان کا تعارف بورڈ کے چیرمین جناب شبیر سلوتری نے کیا اور جناب مبشر جمعدار نے خیر مقدمی تقریر کی اس کانفرنس کا افتتاح ڈاکٹر اے منشی (سابق پرنسپل مہاراشٹر کالج بمبئی) نے یونٹ کے ممبران کے جوش و ولولے کو سراہتے ہوئے کیا۔ یونٹ کے خازن جناب شبیر خطیب نے مہمانان کی خدمت میں گلہائے عقیدت پیش کئے۔ جناب غلام محمد پیش امام چیرمین بورڈ آف مینیجمنٹس آف نقش کوکن یونٹ " نے کہا کہ انہیں بے حد تعجب اور خوشی ہے کہ کوکن میں انہوں نے پہلی مرتبہ یہ دیکھا کہ اساتذہ اپنے ڈیوٹی کے علاوہ طالب علموں کی اعلیٰ تعلیم کے لئے اس قدر فکرمند ہیں۔

ڈاکٹر اے لے دیشمکھ: وائس چیرمین بورڈ آف مینیجمنٹس آف یونٹ " جناب ایم جی۔ سرکھوت (شریوردھن) آفیسر فائر بریگیڈ بمبئی نے اپنی نیک خواہشات کا اظہار کیا۔

یونٹ کے پریسیڈنٹ و کانفرنس کے صدر جناب علی ایم شمسی صاحب نے حاضرین سے یونٹ کے لئے تعاون کی درخواست کی۔

اس کانفرنس میں خطۂ کوکن کے جن دیگر مایۂ ناز ہستیوں نے شرکت کی ان میں جناب سید نظیر قادری۔ صدر مہسلہ جماعت، جناب شوکت ملا۔ سکریٹری بنویل ایجوکیشن سوسائٹی، جناب عبدالصمد ادھیکاری

چیرمین تاگو شفنہ ہائی اسکول ، جناب اسمٰعیل حسین ڈاورے چیرمین گورے گاؤں ہائی اسکول وغیرہ شامل تھے ۔ یونٹ کے جنرل سکریٹری جناب عبدالوہاب دھنسے نے بورڈ آف مینجمنٹس کے اغراض ومقاصد حاضرین کے سامنے پیش کئے ۔ جناب شکیل احمد کرو نے نظامت کے فرائض انجام دیئے اور وائس چیرمین جناب سعید احمد جلگاؤنکر نے شکریہ ادا کیا ۔

گورے گاؤں (رائے گڈھ) جماعت المسلمین و جناب عبداللہ کروکر صاحب نے یونٹ کے ساتھ بھرپور تعاون کیا ۔

مرسلہ عبدالوہاب دھنسے)

> لوگوں سے کوئی بات ان کی سمجھ سے بالاتر نہ کہو ۔ اگر کہو گے تو کسی نہ کسی کے لئے فتنہ بن جائے گی ۔
>
> حضرت عبداللہ بن مسعود

شادی خانہ آبادی

گورے گاؤں تعلقہ مانگاؤں ضلع رائے گڈھ کے ریٹائرڈ ۔ اے ڈی ۔ ای ۔ آئی جناب ایم اے پانگارکر کے برخوردار عبدالسلام کی شادی فیروزہ بنت عبدالرحمٰن ڈاورے ساکن ڈرولی کے ساتھ اور ان کی دختر ممتاز بیگم کی شادی محمد سلیم المرحوم عبدالغنی رکھانگے ساکن گورے گاؤں کے ساتھ ۲۱ مئی ۹۵ء کو گورے گاؤں میں بحسن وخوبی انجام پائی ۔

نسرین ــــــ الطاف

کوپر کھیرنا ئی بمبئی کے سماجی خادم اور شبانہ ٹریڈرس کے مالک جناب ایم ایم قاضی کے فرزند الطاف (شاداب کنسلٹنسی واشی کے پارٹنر) کا عقد مسعود نسرین بنت عمر عبداللہ قاضی (متوطن راجپور) کے ساتھ ۳۰ اپریل ۱۹۹۵ء کو شافعی جامع مسجد کوسہ ممبرا میں انجام پائی ۔

یاسمین بھاروے ــــ منظور بانگی

مدیر نقش کوکن کیپٹن فقیر محمد مستری کی بھتیجی یاسمین بنت عبدالرحمٰن بھاروے کی شادی جناب منظور ابن عبداللطیف بانگی (متوطن سارنگ تعلقہ داپولی ضلع رتناگری) کے ساتھ ۲۵ جون ۹۵ء کو شادی محل امرت نگر ممبرا میں انجام پائی ۔

ثمینہ ناکاڑے ــــ ریاض دھاسکر

جناب یونس فقیر محمد دھاسکر کے فرزند ریاض کی شادی جناب عبدالغنی ناکاڑے کی دختر ثمینہ کے ساتھ ۲۸ مئی ۱۹۹۵ء کو مجگاؤں رتناگری میں انجام پائی ۔

مبینہ پٹیل ــــ حسن قاضی

جناب محمد اسمٰعیل قاضی متوطن مجگاؤں رتناگری کے فرزند حسن کی شادی جناب ایوب محمد امین پٹیل کی دختر مبینہ کے ساتھ ۱۳ مئی ۹۵ء کو کھیرنا ئی بمبئی میں انجام پائی ۔

نورجہاں نظیری ــــ منصور سندیلکر

عبداللہ محمد سندیلکر متوطن مروڈ جنجیرہ کے فرزند منصور کی شادی جناب عبدالرشید محمد نظیری ساکن میندری (ضلع رائیگڈ) کی دختر نورجہاں سے ۱۸ جون ۹۵ء کو مجگاؤں مسجد نمبٹی میں ہوئی ۔

نقش کوکن آپ کا ہم چہرے اس کے خریدار بنئیے۔

اردو کا سرٹیفکٹ کورس

شعبہ اردو، بمبئی یونیورسٹی

غیر اردو داں طبقہ کے لئے۔ جولائی ۱۹۹۵ء سے اردو کا ایک سالہ کلاس ہفتہ میں تین بار شام کو مذکورہ بالا کورس میں داخلہ کے لئے درخواست فارم اور مزید تفصیلات کے لئے شعبۂ اردو بمبئی یونیورسٹی، رناڈے بھون، ودیانگری کیمپس، ساناکروز (مشرق) بمبئی ۴۰۰۰۹۸ سے رابطہ قائم کریں۔ درخواست فارم قبول کرنے کی آخری تاریخ ۱۵ جولائی ۹۵ء ہے

ڈاکٹر یونس اگاسکر ریڈر اور
قائمقام صدر شعبۂ اردو
بمبئی یونیورسٹی

انجمن اسلام کا شاندار نتیجہ

انجمن اسلام کالج آف ایجوکیشن نئی بمبئی نے اپنی سابقہ روایات کو برقرار رکھتے ہوئے امسال بھی شاندار کارکردگی کا مظاہرہ کیا امسال کالج کا نتیجہ ۹۸ فیصد رہا جن میں اکثریت لڑکیوں کی ہے جو میرٹ لسٹ میں کامیاب ہوئی ہیں۔ کالج کی پرنسپل مس ایس ایل سنگھ کے مطابق دوسرے درجہ میں ۶۹ طلباء کامیاب ہوئے انہوں نے بتایا کہ اب بھی ۱۲-۱۵ اسیٹ خالی ہیں اور خواہش مند طلباء کالج پرنسپل سے رابطہ قائم کر سکتے ہیں۔

نقش کوکن

خوش آمدید انتولے صاحب

بیرسٹر انتولے صاحب کی مرکزی وزارت میں شمولیت پر ہم پرتپاک خیر مقدم کرتے ہیں۔ راؤ صاحب کو دیر سے ہی کیوں نہ سوجھی ہو مگر حق بحقدار رسید ہے

انتولے صاحب قابل سیاستداں ہیں مہاراشٹر میں وزارتِ عالیہ کے دوران آپ نے طلسماتی انداز میں کئی اسکیموں کو عملی جامہ پہنایا۔ اضلاع رائے گڈھ اور سندھودرگ آپ ہی کی وجہ سے عالم وجود میں آئے۔ جابجا آپ نے شیواجی مہاراج کے مجسمے نصب کروائے۔ غریبوں کے لئے سنجے گاندھی نرادھار اسکیم جاری کی۔ امید ہے کہ اب مرکز میں بھی کچھ کر دکھائیں گے انتولے صاحب کو ہماری نیک خواہشات اور دلی مبارکباد

ایم اے بھونبل
راجے واڑی مہاڈ، ضلع رائے گڈھ

کامیابی

ایچ ایس سی (بارہویں) کا نتیجہ ظاہر ہوا اور بچے سلسلہ تعلیم جاری رکھتے ہوئے کالجوں میں داخلے کے لئے مصروف ہو گئے اس مصروفیت سے بھی وقت نکالکر جن طلباء وطالبات نے اپنے کامیابی کی خبر ہم تک پہنچائی ہم انہیں دلی مبارکباد پیش کرتے ہیں اور دعا کرتے ہیں کہ اللہ تبارک تعالیٰ اگلے امتحانات میں بھی انہیں کامیابی عطا فرمائے۔

مس تبسم عثمان قاضی (کامرس) واشی
مس شبانہ عثمان قاضی (״) ״
مس فرحانہ (لائین) عبدالکریم قاضی (سائنس) اندھیری
حنیف عبدالغفار قاضی (سائنس) وڈالا
شگفتہ مجید بھاروے (کامرس) واشی
روبینہ محمد مقدم (سائنس) واشی

اشرفی احمد صاحب کرجیکر کا وصال

حضرت پیش امام احمد صاحب اشرفی کرجیکر جو شیخ طریقت پیر الحاج عبدالغفور صاحب کے خاص لوگوں میں تھے اور سلسلہ اشرفیہ میں ان کا ایک مقام رکھتے تھے متوطن مہاڈ پچھلے مہینہ واصل حق ہو گئے۔

انتقال پر ملال

★ جناب عبدالشکور حسن میاں روگھے متوطن مہسلہ ضلع رائے گڈھ ۲۲ر مئی ۹۵ء کو بعمر ۶۶ سال برمنگھم انگلینڈ میں رحلت فرما گئے۔ مرحوم عارضۂ قلب میں مبتلا تھے۔

مرسلہ ابراہیم بغدادی

★ مہسلہ ضلع رائے گڈھ کے خادم القوم مرحوم کمال الدین آشٹیکر کی اہلیہ محترمہ کا بعمر ۹۸ کیپ ٹاؤن ساؤتھ افریقہ میں ۲۸ر اپریل ۹۵ء کو انتقال ہوا۔

مرسلہ
مہر مہسلائی

دلاور سرگروہ کو صدمہ

★ ۱۲ مئی ۹۵ء کو جناب دلاور علی خان سرگروہ (ڈائریکٹر کوکن بنک) جنرل سکریٹری پیوے جامع مسجد اور دینی تعلیمی فنڈ ممبئی کی والدہ زلیخا بی بعمر ۷۵ سال راہیٔ عدم ہو گئیں۔ ان کی تدفین کے لئے ان کے گاؤں پیوہ اور اطراف و اکناف کے لوگوں کے علاوہ ممبئی سے لوگ شریک تھے۔

نقش کوکن

اوصاف احمد فاروقی نہیں رہے

ممبئی میونسپل محکمۂ تعلیم کے سابق سپرنٹنڈنٹ برائے اردو مدارس جناب اوصاف احمد فاروقی ۵ر جون ۹۵ء کو اپنے مالک حقیقی سے جا ملے۔

اردو زبان و اساتذہ کی ترویج و ترقی کے سلسلہ میں مرحوم کی کوششیں کبھی فراموش نہیں کی جا سکتیں۔

شیخ عبدالقادر کا انتقال

شہر کے ادبی حلقوں میں مشہور اور ۵۵/ ۱۹۵۰ء کے آس پاس ممبئی میں ہونے والے کل ہند اور انڈو پاک مشاعروں کے کنوینر شیخ عبدالقادر (ملباری) ۱۰ر جون کو ممبئی میں انتقال کر گئے۔

بچھو کے ڈنک نے جان لے لی

واشی نئی ممبئی میں مقیم جناب اسمعیل جھگڑے متوطن ماکھرن تعلقہ سنگمیشور کا اکلوتا فرزند مبین جس نے حال ہی میں ایس ایس سی کا امتحان دے کر چھٹیاں گذارنے اپنے ننہال ساورڈا تعلقہ چپلون گیا تھا یکم جون ۹۵ء کو اسے بچھو نے ڈنک مارا بہترا علاج ہوا رتناگیری کے سول ہسپتال بھی لے گئے مگر جانبر نہ ہو سکا ۲ر جون کو تدفین ساورڈا میں عمل میں آئی۔

لیاقت مہاتے مرحوم

واشی کے نوجوان ڈاکٹر عزیز مہاتے کے ماموں لیاقت مہاتے (متوطن ماکھرن) جو اپنا کاروبار جما کر کراڈ میں سکونت پذیر تھے دل کا شدید دورہ پڑنے سے ۱۳ر جون ۹۵ء کو بعمر ۵۴ سال انتقال کر گئے۔

حضرت جی رحلت فرما گئے

تبلیغی جماعت کے امیر مولانا انعام الحسن صاحب (حضرت جی) ۱۰ر جون ۹۵ء کی شب میں دل کا دورہ پڑنے سے واصل حق ہوتے وہ ۳۰ر سال تک جماعت امیر رہے۔

مولانا مرحوم ایک عظیم فلسفی اور اسلامی علوم کے ماہر تھے جنہیں نہ صرف ہندوستان بلکہ بیرونی ممالک میں بھی ان کی علمی اور دینی لیاقت کے لئے اور سیکولرزم کی ترویج کے لئے یاد رکھا جائیگا

اک چراغ اور بجھا اور بڑھی تاریکی

دارالعلوم فلاح دارین ترکیسر (ضلع سورت) کے شیخ الحدیث حضرت مولانا سید ابراہیم صاحب دھولیوی ۱۸ر مئی بروز جمعرات اس دار فانی سے رحلت فرما گئے۔

مفتی محمد اشفاق سورتی - بہرونی - جلگاؤں

آفاق احمد قریشی کو صدمہ

انجمن خیر الاسلام اردو ہائی اسکول نالاسوپارہ ضلع تھانہ کے پرنسپل جناب آفاق قریشی صاحب کی خوشدامن کا ۲۹ رمئی ۹۵ء کو سوپارہ میں حرکت قلب بند ہو جانے سے بعمر ۱۰ سال انتقال ہوا مرحومہ ڈاکٹر اندرے صاحب کے زیر علاج تھیں اور ۷ رجون ۹۵ء کو شفا پاکر اپنے وطن گورکھپور جانے والی تھیں۔

گئی شمیم تو سب کو اداس چھوڑ گئی

رتنا سی فوڈس کے پارٹنر جناب آئے اے سولکر کی صاحبزادی محترمہ شمیم مقصود سولکر ۱۵ رجون ۹۵ء کو ڈاکٹر بنجامن کے اسپتال شہر رتناگری میں بعمر ۳۰ سال جاں بحق ہو گئیں۔ تجہیز و تکفین میں شہر رتناگری و قرب و جوار کے ہندو مسلم بھائی کثیر تعداد میں شریک تھے۔

مرسلہ آئی وائی سولکر

قاسم خان مرحوم

واشی۔ نئی بمبئی جب آباد ہوئی تو جن لوگوں نے یہاں شروع شروع میں سکونت اختیار کی ان میں جناب قاسم خان امیر خان (متوطن ساونت واڑی)، جانی مانی شخصیت تھے آپ ہی ترغیب پر بمبئی سے کئی خاندان یہاں منتقل ہو کر آ ئے۔ فائزر کمپنی میں سروس کرتے تھے اور ابھی سبکدوشی کا زمانہ قریب تھا کہ ۱۶ رجون ۹۵ء کو داعیٔ اجل کو لبیک کہہ گئے۔ بارش زوردار ہو رہی تھی پھر بھی جلوس جنازہ میں لوگ کثیر تعداد میں شریک تھے۔

مرحوم کا رتناگری کے لالہ فیملی سے سسرالی رشتہ تھا۔

(نامہ نگار (محمود قاضی)

احمد صاحب جمعدار کو صدمہ

مرود جنجرہ کی معروف شخصیت حال مقیم اندھیری بمبئی جناب رفیق احمد جمعدار کے فرزند عنایت جلیل ۲۴ رمئی ۹۵ء کو دوبئی میں انتقال کر گئے۔

جنوبی افریقہ میں پھانسی کی سزا ختم

جنوبی افریقہ کی نئی آئینی عدالت نے ملک میں پھانسی کی سزا پہ پابندی عاید کی ہے اس فیصلے سے پھانسی کے بارے میں ۵ سال سے موجودہ غیر یقینی کی حالت ختم ہو گئی ہے جنوبی افریقہ میں مختلف جرائم کے تحت پانچ سو لوگوں کو پھانسی دی جانے والی تھی۔

حج کے دوران ۴۰ حجاج فوت

سعودی عرب میں اس سال حج کے دوران تقریباً ۴۴۰ حاجیوں کی موت واقع ہوئی۔

جیسا کہ بتایا گیا ہے کہ زیادہ تر حجاج دل کا دورہ پڑنے، نمونیہ، حادثات یا پھر بڑھاپے کی وجہ سے فوت ہوئے۔

اطلاع

جن حضرات کا سالانہ زرتعاون ختم ہو جاتا ہے ان کو یاد دہانی کے کارڈز بھیجے جاتے ہیں ان حضرات و خواتین سے گذارش ہے کہ وہ اپنا زرتعاون جلد ارسال کریں۔

ادارہ

EYE CAMP

Free Eye Camp was organized by Marol Baitul-Mal Society under the auspices of Rehmani Foundation More than 200 patients took the advantage of it Some needy and poor people were given free spectacles on this occasion Dr Hamdani & Dr Sajid made the camp successful

MEDICAL CAMP

A medical camp was organized by Rotary Club Bombay Downtown on 4th June 95 at Agripada . Bombay On this occasion free spectacles were given to the poor and needy patients by Rehmani Foundation The camp was successful and fruitful

WANTED

Urdu knowing graduate as a 1) Reporter 2) Clerk-cum-typist Write to Naqshe Kokan 43-A Nava Nagar Near Dockyard Rly Station Bombay 400010

OBITUARY

Ratna Sea Food s partner Mr I A Solkar lost his daughter Shamim on 15th June 95 in Dr Benjamin's hospital at the age of 30

Prof Inayat Jalil S/o Mr Rafique Ahmed Jamadar of Murud passed away on 24th May 95 in Dubai

Mr Dilawar Ali Khan Sugurrih director Kokan Bank lost his mother Julekhabi aged 75 on 12th May 95

The promising youth Mr Liyaqat Bhate hailing from Makhzan Tal Sangmeshwar died on 13th June 95 at the age of 45 years of heart attack

Mr Abdul Shakoor Hasanmiya Rogay of Mhasla died in Bermingham UK at the age of 66 years on 22nd May

Amir Tabligi Jamat Maulana Inamul Hasan Saheb (Hajratji) passed away on 10th June 95 in Delhi He was a spiritual muslim leader

The NK with profound grief reports the untimely and sad demise of Prof C A Abdus Salam Vice-Chancellor of Calicut University in a road accident on April 27 1995

NEWS FROM E. AFRICA BY SK. ISMAIL

E AFRICAN KOKNI MUSLIMS CELEBRATE 10TH ANNIVERSARY OF SPORTS FESTIVAL

The tenth East African Annual Sports Festival was held in Mombasa Kenya during the Easter holidays from 14th to 17th April 1995 The festival is staged annually on a rotational basis in Nairobi. Mombasa and Dar es Salaam Tanzania Nairobi s Kokni Muslim Club had dominated the Festival for the previous four years but Tawakkal Sports Club of Dar es Salaam brought their monopoly to an end by emerging the overall winners in the recently-concluded games Results of the finals in the various disciplines were

FOOTBALL	Dar Es Salaam 2 Zanzibar 1
BADMINTON	Mombasa 3 Nairobi 0
TABLE TENNIS	Dar Es Salaam 3 Nairobi 1
VOLLEYBALL	Dar es Salaam walked over Nairobi
CRICKET	Nairobi beat Mombasa by 10 wickets

In addition the following awards were made - Most disciplined team Mombasa Best Sportsman Abdul Wahab Mukadam (Mombasa) Best table tennis player Mubashir (Dar es Salaam) Best badminton player Sadiq Hawa (Mombasa) Best Football Player Dawre (Mombasa) Best cricket player Asgar Khan (Nairobi) Mr Abdul Razak Khambiye was the Chief Guest at the Final Reception

WEDDING

SAFIA D/o Gulam Hussein Fakih married to Mubarak s/o late Niyamat Ali Shah in Nairobi. Kenya on 23rd April 1995

OBITUARY

Mr Ibrahim Herwitkar of Mhasla Dist Raigad passed away in Nairobi on 27th April 1995 at the age of 86 He was the father of Dr Dawood Herwitkar who has been a Life Member of the Naqshe Kokan

Ahmed Sangrer passed away in Nairobi Kenya on 11th may at the age of 81

SIR SYED SOCIETY, VARANASI

On 10th Apr 95 Jashn-e-Sir Syed was held by Sir Syed Society at Varanasi Jashn-e-Sir Syed is annual day function of the society The theme of the symposium on the occasion of Jashn-e-sir Syed 95 was 'Present day problems facing the Muslims and their Solutions The function was a great success

DR. RAHMAN ELECTED AMSS CHIEF

In a nation-wide election held recently in the USA Dr Mushtaqur Rahman Professor of Geography at Iowa state University, has been elected President of the Association of Muslim Social Scientists (AMSS) for two years Formerly Dr Rahman served as the editor-in-chief of the American Journal of Islamic Social Sciences, and Vice-President of the AMSS an affiliate of Islamic Society of North America (ISNA) The 24th Annual conference of the AMSS will be held in October 1995 in cooperation with the State University of New York, Brockport

ANNOUNCEMENT
MUSLIM WORLD INTERNATIONAL GEOGRAPHICAL CONFERENCE

The Fourth International Muslim World Geographical conference will be held in Amman Jordan from December 18 to 22 1995 The conference will focus on Development Issues in the Muslim World Abstracts should be mailed to Dr Mushtaqur Rahman Professor of Geography at Lowa State University Ames, Iowa. 50011 latest by September 1 1995 (Tel 515-292-9398 Fax 515-292-8410) Full papers will be due by November 1 1995

ALL INDIA CONVENTION OF MUSLIM SOCIAL SCIENTIST 1995

Dr Mohd Manzoor Alam Chairman Institute of Objective Studies and President Indian Association of Muslim Social Scientists announced that an All-India Convention of Muslim Social Scientists would be held on October 13-15 1995 at Hyderabad dr alam felt that the convention would have nation wide significance in view of the forthcoming parlimentary election due early next year Write to institute of objective studies p o box no 9725 162 joga bai ext jamia nagar new delhi 25 fax 91 - 11 - 6849253

SCHOLARSHIP BY HAMDARD EDUCATION SOC.

The President Mr Hakim A Hamid & Secretary of Hamdard Education Society are trying to reduce the illitracy among the muslims by giving them Scholarships and loans for the past several years For the current academic year application are invited upto 16th Septe 1995 The students who have got 85% in SSC, 75% in HSC and 70% in graduation and Post-graduation can only apply Written Test of English and General Knowledge followed by interview will be held in October in English to determine the scholarships and loans of Rs 250/-, 350/-, 500/- & 1200/- The students who appear for Written Test will be given to-and-fro journey ticket Write to General Secretary Hamdard Education Society Talimabad Sangam vihar New Delhi

ANNOUNCEMENT

Rehmani Foundation will be pleased to give the scholarship and tution fees to the deserving Urdu knowing graduates going for the courses of Journalism .C A & Business Management For further information please write to C/o Naqshe Kokan 43-A Nava Nagar Near Dockyard RoaD Rly Station Bombay 400 010

H S C MERIT SCHOLARSHIP WINNER FROM OUR INSTITUTIONS

1) Dr A K Naik Scholarship for science shared by K M Sanzgiri & D V Kazi

2) Rehmani Foundation scholarship for Arabic went to I A Khomesha

3) Kokan Mercantile Co-op Bank Scholarship for commerce went toMr S V Rande

4) Kokan Mercantile Co-op Bank scholarship for Urdu went to Mr Siyab Ahmed Khan

5) Naqshe Kokan Talent Forum scholarship for Urdu went to Seema Khan

NEW BOOK

STATUTE -LAW relating to MUSLIMS IN INDIA
A STUDY IN CONSTITUTIONAL & ISLAMIC PERSPECTIVES BY PROF TAHIR MAHMOOD

This book offers a critical study of the statutory laws of India relating to the Muslims of this country The book covers all the statutes central and local relating to or having a bearing on religious beliefs practices and usages of the Muslims in India Muslim religious academic and educational institutions and Muslim personal law and legal concepts The book thoroughly examines all such statutes in the light of their history the provisions of the Indian Constitution and the true religio-legal principles of Islam Up-to-date amendments of and case law on all statutory provisions studies are included in the book
the book marketed by Qazi publishers & distributers Vateg Bldg Nizamuddin (W) New Delhi 110 013 India

countries have benefited According to the IDB president Zahout 800 students have graduated and are currently working as doctors engineers and others in 35 countries He said the bank has so far spend more than US $22 million on the programme (Islamic Voice)

MUSLIM WIFE HAS FINANCIAL INDEPENDENCE

Cairo- A Muslim wife has an independent financial identity and her husband cannot confiscate her salary or income However she can offer it voluntarily to her husband This is contained in a religious ruling by the Egyptian IFTA Court It said that under Islamic Shariah husbands have no right to take the salary of their wives who are also not supposed to spend it on his and the family's maintenance

8000 GERMAN WOMEN EMBRACED ISLAM IN 1993

More than 8000 German women embraced Islam during 1993 reported the daily Arab News' quoting a German woman researcher in human sciences The researcher whom the Saudi paper did not name said the German women have established an organization to teach the Holy Quran and other Islamic subjects to enlighten women about their Islamic duties and rights The researcher said the collapse of ethical values in the West has encouraged women to seek salvation in Islam in which they have found peace of mind (AL-BALAAGH)

INDIAN SCHOOLS CLOSED IN SAUDI

Several Indian schools in Saudi Arabia have been closed for an indefinite period affecting nearly 10 000 students Saudi Arabian authorities said that the embassies which run the schools had failed to obtain licence

MUSLIM EDUCATIONAL SOCITY TO STRENGTHEN ACTIVITIES

Mr Mohammad Abdul Ali Prince of Arcot was elected president of the All India Muslim Educational Society at a meeting of its General Council here on Sunday

Representatives from various States participated in the meeting presided over by Mr A A Rahim former Governor of Meghalaya It discussed various problems confronting the Muslim community The Council decided to strengthen in all the States the activities of the Society a non-political organisation which works for the educational social cultural and economic advancement of people in general and Muslims in particular

Mr Mohammed Abdul Ali detailed the programmes proposed by the Society for the benefit of Muslim community The other office-bearers elected at the meeting were Mr Asif Pasha (Hyderabad) Dr A K M Naik (Bombay) Dr M A Abdulla (Calicut) Mr Ibrahim Qureshi (M P) Mr Gulmohamed Iqbal (Bangalore) Dr K Moidu (Calicut) & U M Khalilullah (Madras)-Vice Presidents Mr T P Imbichammad - Secretary General and Mr K P Hassan-Treasurer

MAHARASHTRA PRADESH QUAMI TANZEEM PROGRAMME COMMITTE

'A *Muslim Education Conference* was held on 6th June 95 at Vashi New Bombay by Maharashtra Pradesh Qaumi Tanzeem Programme Committee The subject of conference was Educating Muslims The Challenges of the 21st Century The conference was inaugurated by Hon ble Shri Sitaram Kesari Welfare Minister Govt of India The Conference was presided over by Janab Tariq Anwar The Key Note address was given by Dr Rafique Zakaria Chief Guest was Janab Shahid Siddiqui

ANJUMAN-I-ISLAM, BOMBAY

7th Dr Yusuf Nazmuddin Memorial Lecture was held by Anjuman-i-Islam Bombay The Key note address was given by Dr A M Khusro Chancellor Aligarh Muslim University on Economic Uplift of Muslims-Problems *Solution on 6th May 95 Dr Ishaq Jamkhanawala* presided over the function

DIAMOND JUBILEE OF RATNAGIRI EDUCATION SOCIETY

Diamond Jubilee Celebration of Ratnagiri Education Society and golden jubilee of Gogte College Ratnagiri was held from 5th to 7th May 95 Chief Minister of Maharashtra Mr Manohar Joshi presided over the function Various functions were held on this occasion Many VIPS and Ex-students participated in the celebration

KING FAISAL AWARDS

King FAisal Award for the current Hijrah year have *been announced* The amount of the awards has also been raised this year from $93 000 to two lacks US dollars The Award for the Arabic Literature goes to Dr Hamdi Sayyad Dr Abdul Anwar and Prof Salma Lutfi for their outstanding works related to Arabic Literature The Award for the medicine will be divided between Dr Gregori of England and Dr Mark Delar of America while Dr Bari Sharlele of America will get the Award for Science

Our students should be prepared for the 4th and 7th Std scholarship examinations. It is not the monetary consideration which is important. His being selected gives a students lot of encouragement and confidence. This will make him strive to do better in his future life.

Extra coaching classes should be apart from educational activities. We should have other extra curricular activities such as dramatics and elocution competitions, educational exhibitions and visit to factories. We could also have caligraphy classess on Sundays in Urdu, Latin and Devnagri scripts. A yearly magazine can be taken out.

The importance of sports and exercises can not be denied. Unfortunately this is totally dead and once again the responsibility lies in the hands of teachers.

Besides avoiding stagnation and wastage (drop out) the headmasters must ensure that majority of students gain distinction or first class. As this will enable the students to get admission in better colleges and persue desired courses.

In conclusion I would like to emphasise that all the suggestions and opinions should be co-ordinated at one level to evolve a better studying method of education to bring out the best in the students. This required the motivated efforts of all present here today. I pray to God that we shall be successful in our endeavours. above address is delivered by Mr A Fakih, chairman of KMES High School Bordi Thana on 6/6/95

ROYCO, BROWN ONION SOUP BY A KAYS

The label says ROYCO BROWN ONION SOUP. This is obviously an innocuous straightforward and u BEEF FAT

We drew the attention of the manufacturers that Muslims are not permitted to consume such fat unless the animal was slaughtered in the Islamic way and suggested its withdrawal. The reply received from UNIFOODS states that since there is no HALAAL sign on the packet the onus is on the consumer to read and make sure of the ingredients list before purchasing. Muslims should take note that there are hundreds of such suspect items which do disclose their ingredients. They can avoid spiritual pollution if they took the trouble of checking before buying.

UEF MEETS POLICE COMMISSIONER

A meeting was held on May 14, 1995 under the auspices of the United Economic Forum so that prominent Muslim Citizens can freely interact with the Commissioner of Police Bombay on the subject of Law and Order situation in Bombay with special reference to Minorities. The meeting was presided over by Mr K M Arif President-United Economic Forum. Police Commissioner Mr Satish Sahney attended the meeting with two Joint Commissioners, four Additional Commissioners and five Assistant Commissioners of Police. Much useful interaction was held between the Police and Muslim intellectuals. a number of prominent members of the community including film star Dilip Kumar poet & writer Javed Akhtar & UEF vice - president Dr A K M Naik conveyed the anxiety still prevailing among muslims in the wake of Bombay riots.

ISLAMIC TV CHANNEL TO BE LAUNCHED

Cairo: Saudi Arabia will be launching a satellite television channel to spread the principles of Islam across the world. This was disclosed by Dr Abdullah Al-Turki, minister of Islamic affairs, endowments, propagation and guidance in a joint Press conference with his Egyptian counterpart Muhammad Ali Mahgub. There was no formal date fixed for the launch but the channel will aim at ' rectifying and clarifying the image of Islam in the world ' and Egypt and Saudi ARabia would work together to support Muslim minorities and Islamic Centres across the world in spreading the true values of Islam.

SCHOLARSHIP IN AZHAR

CAIRO: Al-Azhar University will double its scholarships to Indian Muslim students from 300 to 600 from next year the reactor of the Azhar Sheikh Jad Al-Haq Ali Jad Al-Haq announced after a meeting here recently with the chief of the Supreme Constitutional Court in India. He said the Indian Muslim students will join the various colleges of Al-Azhar University to study Shariah, Islamic subjects and Arabic language.

The reactor said Al-Azhar will also consider request by the Indian Muslim community to increase its scholars and teachers dispatched to India to spread Islamic Dawah and teach the Muslims there the correct Islam.

IDB EXTENDS AID TO NEEDY STUDENTS

Jeddah: The Islamic Development Bank has allocated US $3.4 million to finance scholarships for students from Muslim communities living in non-Islamic countries to continue their university studies in medicine, pharmacology, engineering, agriculture and sciences. IDB president Osama Ja'afar Faqih announced.

He said so far the bank has extended 3,100 scholarships of which students from Muslim Communities in 43

said Later Prime Minister P V Narasimha Rao met the President in Rashtrapati Bhavan after an adjournment motion was defeated in Parliament on May 15

Though the Prime Minister explained to Sharma the difficulties in the operation, he is stated to be unhappy that a religious strubture was so badly damaged

The President's concern was that destruction of a religious structure of the minority community had taken place for the second time, the first being the demolition of Babri Masjid on December 6 1992

At that time also, the President was deeply disturbed by what he saw as 'inaction' on the part of the Prime Minister He even issued a statement from Rashtrapati Bhavan openly flaying the Government for its lapses and urged it to act fast to restore order

The President s action in issuing a press release to urge the Government to act at the time came for severe criticism This time he did not criticise openly but expressed his unhappiness to his aides sources said

Meanwhile 22 people including 11 militants an army jawan and a police constable were killed in Kashmir valley while two senior officials of Doda district escaped an attack at them An official spokesman said that militants ambushed the convoy carrying Deputy Commissioner of Doda Sadhanshu Pandey and the senior Superintendent of police Javed Maqdoomi near Pul Doda (CLARITY)

ON EDUCATION

CATCH THEM YOUNG WATCH THEM GROW

From the time I was appointed the President of K M E Society I had in mind that the most important task before all of us would be to improve the standard of education in our institutions

Fortunately there is no problem of getting the students, and that is the reason we have about 10,000 students studying with us every year

One objective that we have achieved over the years is that we have made education common in our town and in our community

Thousands of students have passed and quiet a few have done very well for themselves But we have to see in what way our schools have contributed in making these people successful in practical life and this number should increase by many folds This main responsibility lies with you all the headmasters, principals and teachers

We have established so many institutions constructed impressive buildings, and are planning to increase more space in most of our schools by giving additional floors but if we do not pay attention to basics such as cleanliness hygiene quality of education, all these structures will serve no purpose

It is uppermost on my mind and also of many other ex-students that the standard of education unfortunately seems to be gradually going down instead of going up We have to see how this can be stopped and reverse the trend

The reasons for this are many and known to us but single most important reason is the lack of dedication of our teachers towards their duties

Today professionalism in our teachers is missing You all as the captains of the ships have the prime responsibility to see that your ship does not sink, but sails smoothly It is yet not too late We have all assembled here to collectively resolve this and see that there is a definite change in the coming years

I am in constant touch with quite a few educationalists and there is a unanimous opinion that the efforts for all this have to start from the 1st standard We should basically concentrate on both language and maths as our students are weak in both

In early classes we should see that they do well in both Maths and Urdu or English The second important point is punctuality in attendance of students and the teachers A proper and strict record has to be kept for this an academic committee should look into it

We have to see that each teacher is not only qualified to teach a particular subject but also has the proper aptitude to teach it

The teachers should be exposed to modern techniques of teaching They must refer to new books which we could provide them if need be We will conduct workshops and seminars for teachers in the school for improving teaching methods

Headmasters should regularly visit the classes to see if teachers come properly prepared and whether proper attention is being given to the weaker students Remarks should be made in a log book and it should be followed up regularly If teachers have any problem with some students then the headmaster can assist them, a remark book or progress book should be maintained

Headmasters should see to it that proper homework is given by the teacher to the students and it is regularly checked If for some reason there is no time to do the checking then may be this can be done by clever students

NEITHER THEIR FLESH REACHES ALLAH NOR THEIR BLOOD, BUT IT IS YOUR PIETY THAT REACHES HIM. THUS HAS ALLAH SUBJECTED THESE ANIMALS TO YOU SO THAT YOU SHOULD GLORIFY HIM FOR THE GUIDANCE HE HAS GIVEN YOU ... AND O PROPHET, GIVE GOOD NEWS TO THOSE WHO DO RIGHTEOUS DEEDS." (QURAN 3:104)

NAQSHE KOKAN

English Supplement

Editor	Dr Abdul Karim Naik
Associate Editors	F M Mistry & Ajaz Malik
Sub-Editor	I I Patni
Consulant Editor	A Kays

EDITORIAL

Israel-PLO Accord : Source of Discord

It is in a sense not surprising that the Israel-PLO Accord negotiated in Oslo and signed in Washington D C on 13 September 1993 is now in utter shambles. The primary reason for this is not the Islamic Resistance Movement's - HAMAS's - violent opposition to the Accord as the Israeli leadership and the mainstream Western media would have us believe. Neither is it because of the Tel Aviv regime's reluctance to implement important aspects of the Accord pertaining to security, border crossings, the expansion of Israeli settlements on the West Bank or elections - as sections of the Egyptian and Kuwaiti Press have alleged. The inordinate delays on the part of international donors in delivering much needed economic assistance to the Palestinian National Authority is also not the real cause for the failure of the Accord.

The Accord has not worked because it does not spell out in clear unambiguous language a commitment to the creation of an independent Palestinian State. A number of political commentators had pinpointed this fatal flaw in the Accord as soon as it was signed. Now some American Zionists themselves are making the same argument. The former Executive Director of the American Jewish Congress, Henry Siegman, in a recent article observes that the Accord does not address the only issue that is important to Pallestinians, the creationof an independent state. (International Herald Tribune 1 February 1995)

For the Palestinians and other Arabs (both Muslims and Christians) and indeed for Muslims all over the world the question of Palestine is also inextricably intertwined with the status of Jerusalem. Any peace accord must recognise Jerusalem as the capital of an independent Palestinian State. It must also provide for the return of millions of Palestinian refugees and guarantee the release of thousands of Palestinian and Arab political prisoners. Of course, a comprehensive peace accord must result in the return of the Golan Heights to Syria and the cessation of Israeli occupation of and aggression against Southern Lebanon. Only within the framework of some such comprehensive peace accord would it be possible for the Palestinian and Arab masses to acknowledge the presence of Israel.

Governments in the South and North who are sympathetic to the just cause of the Palestinian people should try to persuade the United States government to put pressure upon the Tel Aviv regime to agree to a comprehensive peace accord which makes an explicit commitment to the creation of an independent sovereign Palestinian State. This is perhaps the best time for governments which are sincere about palestine to act. For within Israel itself there are signs which seem to suggest that more and more people are now prepared to accept the idea of a separate Palestinian State. The series of suicide bombings carried out by HAMAS and Islamic Jihad activists appear to have compelled a segment of the Israeli population to concede that it is in the interest of the Israelis themselves to allow for the establishment of a separate independent Palestinian state. They are resigned to the view that there may well be no other way of ensuring their security. As Siegman puts it: Palestinian statehood is not a reward for good behaviour or good intentions. Rather it is a desparate Israeli need. The alternative is for Israel to remain locked indefinitely in a deadly embrace with ? million Palestinians.

Whatever the self-serving motives of the Zionists, friends of Palestine should seize the opportunity to secure at least a modicum of justice for one of the most victims of injustice in the 20th century. (JUST)

WHO BURNT KASHMIR SHRINE?

President Shankar Dayal Sharma is terribly upset with the Government's handling of the Charar-e-Sharief incident according to a Free Press Journal report (May 21). Shortly after the burning down of the shrine his office asked the Prime Minister's office and the Cabinet Secretariat to submit a detailed report about the incident. The President wanted a video recording of the Army operation and the battle with the militants to be sent to him for viewing. This was immediately done by the Prime Minister's Office, highly placed sources in the Government

اشاعت کا اسھرواں سال

نقش کوکن بمبئی

ماہنامہ اردو / انگلش

رکن انڈین لنگویجز نیوز پیپرس ایسوسی ایشن

جلد نمبر ۳۳ | شمارہ ۵ | اگست ۹۵

مدیر: ڈاکٹر عبد الکریم نائیک

معاون مدیر: فقیر محمد مستری / مُبارک کاپڑی

اعزازی نمائندے

ابراہیم بغدادی (انگلینڈ)
سید حسن (ساؤتھ افریقہ)
اقبال کاپڑی وصدیقہ کھیر ٹکر (دبئی)
قمرالدین قاضی (پاکستان)
محمد کامل سیتوے (بحرین)

شیخ اسماعیل (ایسٹ افریقہ)
ابراہیم وانگڑے (سعودی عربیہ)
حسن عبدالکریم پوگلے (دوحہ قطر)
فرمان علی پانکر (ابوظہبی)
مختار مروڈکر (دارالسلام)

رتناگری: آئی / والی سوکر عبدالمجید والی انجگاؤنکر نئی ممبئی؛ محمود حسن قاضی

ملکیت: نقش کوکن پبلی کیشن ٹرسٹ (رجسٹرڈ نمبر E 3006)

درون ہند سالانہ، ساٹھ روپے ۔ دیگر ممالک ساڑھے تین سو روپے

خلیجی ممالک تین سو روپئے

خط وکتابت اور ترسیل زر کا پتہ، نقش کوکن ۲۴ملے نواگر نیرڈ اکیارڈ رلوے اسٹیشن بمبئی نمبر ۴۰۰۰۱۰

مقام طباعت: اپوروا پرنٹرز بائیکلہ بمبئے

پرنٹرس پبلشر: ڈاکٹر عبد الکریم نائیک

تمام متنازعہ امور میں حق سماعت صرف عدالتہائے بمبئی کو ہوگا۔

تاریخ اشاعت: یکم اگست ۹۵ء

کتابت: زبیر احمد، جاوید ندیم

اس ماہ کے

نقوش

ھوالستارالعیوب

ایک مرتبہ موسیٰ علیہ السلام کے زمانے میں بارش کے نہ ہونے سے قحط پڑا۔ موسیٰ علیہ السلام اللہ کی بارگاہ میں بہت روئے، گڑگڑائے۔ ارشاد باری ہوا کہ اے موسیٰ (علیہ السلام) آپ کی قوم میں ایک ایسا گناہ گار شخص موجود ہے جس سے ہم ناراض ہیں۔ جب تک وہ اس شہر میں موجود ہے، ہم بارش نہ برسائیں گے۔ موسیٰ علیہ السلام نے قوم کو اکٹھا کر کے اللہ تعالیٰ کے فرمان سے انہیں آگاہ کیا اور فرمایا کہ ہم میں سے جو بھی ایسا شخص ہو، فوراً یہ شہر چھوڑ کر چلا جائے۔ اور اپنے ساتھ پوری قوم کی ہلاکت کا سبب نہ بنے۔

اتفاق سے وہ شخص وہاں موجود تھا۔ اس کے دل پر اللہ کی ہیبت چھا گئی اور اس نے دل ہی دل میں کہا اے معبود، تو علیم و خبیر ہے تجھے معلوم ہے کہ میں ہی وہ شخص ہوں جس کی وجہ سے قحط کا عذاب پوری قوم پر نازل ہوا ہے۔ لیکن اس وقت اگر میں نکلتا ہوں تو پوری قوم میں ذلیل و خوار ہو جاؤں گا۔ میرے گناہوں کا پردہ فاش ہو جائے گا۔ اگر آج تو میری پردہ پوشی کر لے تو میں سچے دل سے توبہ کرتا ہوں۔

اس شخص کا اتنا خیال کرنا تھا کہ بارش شروع ہو گئی۔ موسیٰ علیہ السلام بہت حیران ہوئے۔ عرض کیا۔

اے باری تعالیٰ یہ راز کیا ہے؟

ارشاد باری ہوا کہ اس شخص نے دل ہی دل میں توبہ کر لی ہے۔ ہم نے اس کی توبہ قبول کر لی ہے۔

موسیٰ علیہ السلام نے التجا کی کہ:

اے معبود! اس شخص کا نام ظاہر کر دے، تاکہ آئندہ اس کی تربیت پر زیادہ توجہ دوں۔

ارشاد ہوا کہ:

اے موسیٰ (علیہ السلام) جب وہ سیاہ کار تھا تو ہم نے اس کی پردہ پوشی کی۔ اب جبکہ اس نے توبہ کر لی ہے تو نام بتا کر اس کا پردہ کیسے فاش کریں۔

پردہ پوشی ان ربانی صفات میں سے ہے جن کو اختیار کرنے سے انسان اللہ سے قریب ہو جاتا ہے۔ انسان اگر دوسروں کے عیبوں کی پردہ پوشی کرے تو یہ نیکی اسے اللہ کی رحمت کا حق دار بنائے گی اور اللہ کے بندوں کی نظر میں محبت اور احترام کے قابل ٹھہرائے گی۔

بشکریہ ماہنامہ بانو دہلی

شاہ بھورمل آئی دان مل جی اینڈ کمپنی
گورنمنٹ منظور شدہ
ایئر کنڈیشن شوروم
ڈونگری جیل روڈ، غلام محمد بلڈنگ، ڈونگری بمبئی ۴۰۰۰۰۹
فون: ۳۷۶۸۸۱۴، ۳۷۵۸۹۷
۳۷۲۳۰۹۲
خوش آمدید
خوش آمدید
۵۱ برس سے آپ کی سیوا کر رہا ہے۔ ایک بھروسے کا نام
شاہ بھورمل آئی دان مل جی اینڈ کمپنی جویلرس
تجربہ کار کاریگروں کے ہاتھوں سے بنے ہوئے قدیم و جدید فیشن پر سونے کے
کے ڈی ایم کے زیورات —— عید ہو یا دیوالی، شادی ہو یا جنم دن ——
کسی بھی خوشی کے موقع پر سونے کی دنیا میں ایک ہی چمکتا ستارہ
پتہ:- شاہ بھورمل جویلرس
گورنمنٹ منظور شدہ
ایئر کنڈیشن شوروم
ڈونگری جیل روڈ، مرچنٹ بلڈنگ، دوکان نمبر ۲ بمبئی ۴۰۰۰۰۹
مزید پیش کش
سارے یہاں سے خریدے ہوئے (کے، ڈی، ایم،) K.D.M. کے زیورات آپ جب بھی
بیچنا چاہیں ہم بازار کی قیمت پر واپس لیتے ہیں:-

شہیدِ وطن

اشفاق اللہ خان

(ا) میو ادام گیا

امر شہید اشفاق اللہ خان حسرت وارثی ۲۲ اکتوبر ۱۹۰۰ء کو شاہ جہاں پور میں پیدا ہوئے تھے ان کے والد شفیق الرحمن محکمہ پولس میں انسپکٹر تھے۔ ان کی والدہ محترمہ کا نام مظہر النساء تھا جو تعلیم یافتہ اور دوراندیش پٹھان خاتون تھیں۔ اشفاق کے علاوہ پانچ بھائی بہن تھے اور اشفاق سب سے چھوٹے ہونے کے ناطے وہ سب کو پیارے تھے۔

اشفاق جب شاہجہاں پور کے مشن ہائی اسکول میں پڑھتے تھے تبھی ان کی ملاقات پنڈت رام پرشاد بسمل سے ہوگئی پنڈت رام پرشاد بسمل اشفاق سے دو درجہ آگے تھے اشفاق کو تو تلاش کسی جوشیلے محب وطن کی تھی جس کی زندگی کا نصب العین غلام دیش کو آزاد کرانا ہو اور جینا مرنا صرف اپنے وطن کے لئے ہو اشفاق اپنی تلاش میں کامیاب ہو گئے۔ انہیں پنڈت رام پرشاد میں وہ سب باتیں مل گئیں جو وہ چاہتے تھے لہٰذا دونوں کی دوستی ہوگئی اور یہ دوستی اس قدر پروان چڑھی کہ کچھ ہی دنوں میں دونوں ہم پیالہ اور ہم نوالہ ہوگئے جبکہ رام پرشاد آریہ سماجی برہمن تھے۔ اور اشفاق پٹھان مسلمان تھے۔

۱۹۲۲ء میں انگریزوں ہی کی وجہ سے شاہجہاں پور میں ہندو مسلم فساد ہوگیا۔ اس وقت مسلمان آریہ سماج میں آگ لگانے جا رہے تھے تو اشفاق نے اپنی پستول لے کر بھیڑ کو آگے بڑھنے سے روک دیا اور کہا۔ " آپ لوگ اشفاق کی لاش پر سے گذر کر ہی آگے بڑھ سکتے ہیں۔ آپ لوگ جانتے نہیں جس آریہ سماج مندر کو نقش کو کرنے میں تم لوگ آگ لگانے جا رہے ہو اس میں اشفاق کا رام رہتا ہے۔

اور اسی طرح رام پرشاد بسمل نے بھی ہندوؤں کو روک دیا تھا ان دونوں سچے دوستوں اور وطن کے شیدائیوں نے فسادیوں کو لوٹ مار، خون خرابہ کرنے سے دور رکھا۔

اشفاق اور پنڈت رام پرشاد کی مثالی دوستی تھی۔ مسلمانوں کو اعتراض تھا کہ اشفاق ہندو ہوگیا ہے اور ہندوؤں کا کہنا تھا کہ رام پرشاد مسلمان ہوگیا ہے کیونکہ دونوں ایک ساتھ ایک ہی تھالی میں کھانا کھاتے ہیں۔ ان گمراہوں کو کیا پتہ تھا کہ دونوں سچے انسان بن گئے ہیں۔

۹ راگست ۱۹۲۵ء کو جن دس انقلابیوں نے سرکاری خزانے لے جانے والی سہارنپور پسنجر گاڑی کو لکھنؤ سے کچھ فاصلے پر کاکوری اسٹیشن کے قریب رکوایا تھا وہ اشفاق اللہ ہی تھے انہوں نے خزانے کے آہنی صندوق کو نہ توڑ ڈالا ہوتا، تو خزانے لوٹنے کی اسکیم ہی فیل ہو جاتی۔

جب اشفاق کو ۱۳ رجولائی ۱۹۲۷ء کو پھانسی کی سزا سنائی گئی تو انہوں نے جج کا شکریہ ادا کیا اور پراسی کیوٹنگ انسپکٹر سے مصافحہ کیا اور کہا کہ دوران مقدمہ اگر مجھ سے آپ کی شان میں کچھ نامناسب بات زبان سے نکل گئی تو مجھے معاف کرنا۔ آپ سرکار کے نوکر ہیں۔ آپ نے اپنا فرض ایمانداری سے ادا کیا ہے۔ ایسا ہی ہونا چاہئے۔

فیض آباد جیل کے حکام جب ۱۹ ردسمبر ۱۹۲۷ء
کو اشفاق کو پھانسی گھر چلنے کے لئے لینے آئے تو انہوں نے
دیکھا کہ اشفاق تو قرآن شریف کا بستہ اپنے کندھے سے لٹکائے
پہلے سے ہی تیار بیٹھے ہیں۔ وہ ایک حاجی کی طرح ان کے
ساتھ ہو لئے۔

تختہ دار پر چڑھنے سے قبل جب ان سے ان کی آخری
خواہش اور آرزو معلوم کی گئی تب انہوں نے کہا تھا۔

کچھ آرزو نہیں ہے ہے آرزو تو یہ ہے
رکھ دے کوئی ذرا سی خاک وطن کفن میں

سرفروشی کی تمنا اب ہمارے دل میں ہے
دیکھنا ہے زور کتنا بازوئے قاتل میں ہے

قاضی فراز احمد (دوحہ قطر)

★

اتھروید سے

خدا عظیم ہے واحد ہے لا شریک لہٗ
نجات کلمۂ حق لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُو
نہیں حرام شرائط کے ساتھ لحمِ بقر
یہ رزق پاک ہے انسان کے لئے ہر سو
زمیں کھود کے مردہ کو دفن کر دینا
خدا کا حکم ہے میت کو نا جلانا تو۔

۱۔ توزک جہانگیر میں مرقوم ہے:
سرزمینِ دکن کا ایک برہمن مسلمان ہوا۔ اس نے اس زمانے کے پجاریوں میں بڑا نام کمایا تھا۔ ویدوں کا مطالعہ اور اس پر قادر الکلامی۔ دین اسلام کے مطالعہ کے بعد وہ مسلمان ہوا اور دین اسلام سے متعلق علم و فضل میں اتنا درجہ حاصل کیا تھا کہ تمام پجاری اور برہمن اس کے مقابلے میں مناظرہ پر اُتر آئے۔ انہیں زک دی۔ کچھ عرصہ میں وہ شہنشاہ اکبر کے مقربین میں۔ ایک دن اکبر نے حکم دیا کہ ہندوؤں کے وید میں اتھرن وید کو فارسی میں ترجمہ کرے۔ جس کے بعض احکامات دین اسلام کی تائید کرتے ہیں۔

حمد

عبدالقادر رازؔ سکریٹری جنجیرہ مروڈ

★

مشیت کے تعلق سے یقیں و وہم و گماں تک ہے
مریضِ دین و ایماں وہ مکیں سے لامکاں تک ہے

ہر اک اپنے طریقے سے عبادت کرتی ہے مخلوق
بیاں پاکیزگی سجدے رکوع جو بے زباں تک ہے

مکیں سے لامکاں تک مظہرِ نورِ الٰہی ہے
اسے محدود کہنا کفر ہوگا بس یہاں تک ہے

جہاں جبریل بھی لاعلم ہیں اسرار سے اس کے
وہ واحد غیب داں رازِ حقیقت راز داں تک ہے

بہت مشکور ہوں موسیٰ بہت کو دیدیا لیکن
اک حسرت آخری دیدارِ جلوہ کے بیاں تک ہے

جہاں تک علم دانش فہم یزداں سے ملا ہے رازؔ
بساطِ فکر اپنی مجتہد مطلق وہاں تک ہے

سلام اس پر جسے دردآشنا کہیئے

★ عارفؔ احمد جی، الشیخ مصری بمبئی ۳۶

سلام اس پر جسے خامۂ خدا کہیئے — سلام اس پر جسے فخرِ مصطفٰی کہیئے
سلام اس پر جسے روحِ مرتضٰی کہیئے — سلام اس پر جسے جانِ فاطمہ کہیئے
سلام اس پر دلِ حُر کو جسنے بخشی ضیاء — سلام اس پر جسے شمعِ حق نما کہیئے
سلام اس پر عزیزوں کے غم سہے جس نے — سلام اس پر جسے دردآشنا کہیئے
سلام اس پر ہوا ہے جو نینوا میں شہید — سلام اس پر جسے شاہ بے نوا کہیئے
سلام اس پر جو امت کا خیرخواہ رہا — سلام اس پر جسے پیکرِ وفا کہیئے
سلام اس پر جو زندہ رہیگا تا باید — سلام اس پر جسے دین کی بقا کہیئے
سلام اس پر دکھائی ہے جس نے راہِ نجات — سلام اس پر جسے اپنا رہنما کہیئے
سلام اس پر جو عارفؔ مسیحِ ملت ہے — سلام اس پر جسے دین کی دوا کہیئے

کہتا ہوں سچ...

اولیائے اللہ اور اولیائے شیطان

اشرف کمالی

مولائے رومی علیہ الرحمۃ اپنی مثنوی میں فرماتے ہیں

یک زمانہ صحبتے با اولیاء
بہتر از صد سالہ طاعت بے ریا

اولیاءاللہ کی صحبت اختیار کرنا اصلاح و ترقیٔ مدارج کا زینہ ہے حضرت بایزید بسطامیؒ کا قول ہے "اگر تم کسی شخص کو دیکھو کہ ہوا میں اُڑ رہا ہے یا سطحِ سمندر پر خشکی کی مانند چل رہا ہے تو دھوکا نہ کھاؤ ہو سکتا ہے یہ اس کی شعبدہ بازی ہو اور آپ اس مغالطہ میں ہیں کہ وہ ولی اللہ یعنی اللہ کا دوست اور مقبول بندہ ہے" بے چارے سادہ لوحانِ ازل جو اس قسم کے شاطر شعبدہ بازوں کے جھانسے میں آجاتے ہیں اپنی حلال کمائی ان جعلسازوں پر بے حساب لٹا دیتے ہیں رہا سوال دین کا تو اپنی غلط روی کی وجہ اس سے بھی ہاتھ دھو بیٹھتے ہیں حضرت شیخ سعدیؒ فرماتے ہیں

خلاف پیمبر کسے راہ گزید
کہ ہرگز بہ منزل نخواہد رسید

اس امتحان میں کامیابی کی صاف اور واضح صورت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی نازل کردہ کتابِ مبین سے راہِ ہدایت اخذ کی جائے۔ ہمارے آقا و مولیٰ سرورِ کائنات، فخرِ موجودات حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نقش کوکن

جو پیغام ہدایت لے کر مبعوث ہوئے تھے اس اسوۂ حسنہ کی مکمل پیروی کی جائے تو اس تجزئے سے دودھ کا دودھ اور پانی کا پانی از خود منکشف ہو جاتا ہے قرآن کہتا ہے إِنَّ أَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللَّهِ أَتْقَاكُمْ تم میں سے بزرگ ترین اور معزز ترین اللہ کے نزدیک وہ ہیں جو زیادہ پرہیزگار ہیں ___ پرہیزگاری کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جن جائز چیزوں کا حکم دیا ہے انہیں اپنایا جائے اور جن چیزوں سے منع فرمایا ہے ان سے اجتناب کیا جائے۔ انہیں اختیار نہ کیا جائے۔ مشاہدہ کی قوت اللہ رب العزت نے انسانوں کو عطا فرمائی ہے چنانچہ لازمی ہے کہ مشاہدہ کیا جائے کہ جو شخص محیرّ العقول کارنامے دکھا رہا ہے وہ اس معیار پر پورا اترتا ہے یا نہیں۔ احکامِ شریعت کا پابند ہے بھی یا نہیں۔ نمازوں کا باقاعدگی سے اہتمام کرنے والا ہے یا نہیں۔ امر و نواہی میں اور اللہ تعالیٰ کے مقرر کردہ حدود کے بارے میں اس کا طرزِ عمل کیا ہے۔ اگر عقائد میں، عبادات میں، معاشرت اور اخلاق میں وہ دینِ مبین کی پابندی کرنے والا ہے تو پھر بلاشبہ اس کے محیرّ العقول کارنامے کرامت ہیں اور وہ اللہ کا ولی ہے۔ لیکن برخلاف اِس کے زدہ

دینی ہدایات پر عمل پیرا ہے نہ ہی اس کی زندگی اسلامی تعلیمات کے معیار سے میل کھاتی ہے تو پھر سمجھ جائیے کہ یہ اس کا شیطانی دھندا ہے اس کی طرف ہرگز ہرگز توجہ مبذول نہ فرمائیے بقول سعدی شیرازیؒ "او خویشتن گم کردہ راہ است کرا رہبری کند" معلوم ہوا کہ وہ شعائرِ اسلام ہی کا سرے ہی سے پابند نہیں ہے چنانچہ اس کے ولی اللہ ہونے کا کوئی سوال ہی پیدا نہیں ہوتا البتہ اسے اگر ہم ولی الشیطان کہیں تو یہ بات یقیناً مناسب ہے۔ جہاں تک ہوا میں اڑنے کا مسئلہ ہے اس میں میاں، اچنبھے کی کیا بات ہے! یہ کام تو ایک معمولی سی مکھی روزانہ ہمارے سامنے بدرجہ اتم کرتی ہے اس کے لئے اس مکھی کو پیری یا دستگیری حاصل نہیں ہوتی! کئی جادوگر جو اسٹیج پر شو کرکے محیّر العقول کارنامے بتا کر اپنا دھندا جماتے ہیں ہم نے کبھی کسی کو ولی، قطب ابدال یا غوث نہیں مانا۔ قصہ مختصر ولی اللہ کا مطلب ہے اللہ کا دوست لہٰذا ظاہر سی بات ہے کہ جو بھی اللہ کا دوست ہے وہ اللہ تعالیٰ کے احکامات کا پابند ضرور ہوگا۔ اس کا ہر عمل اللہ تعالیٰ کی مرضی کے عین مطابق ہوگا۔ سادہ لوح مسلمانوں کو قعر مذلت میں دھکیلنے والے، تصوّف کے نام پر غلط معلومات دے کر بہکا کر گمراہ کرنے والے اولیاءالشیطان، بابا، باپو، پیر ہر دور میں رہے ہیں اور آج بھی ان کی تعداد کچھ کم نہیں ہے جن کے غلط کارنامے روزانہ اخبارات میں ہم پڑھتے ہیں بیک وقت یہ شاطر کئی کرامات کے حامل ہوتے ہیں خواتین کو مسحور کرنے والے باباؤں کے کئی قصے آپ نے بھی سُنے ہوں گے یعنی جس قدر غلط حرکتوں کا آپ قیاس فرما سکتے ہیں یہ سارے اوصاف ان میں ایک ساتھ رہتے ہیں بقول خواجہ حافظ شیرازی۔۔۔۔

واعظاں کیں جلوہ بر محراب و منبر می کنند
چوں بخلوت می روند آں کارِ دیگر می کنند

"آں کارِ دیگر" کی تشریح طویل ہے اور یہاں اس کی گنجائش بھی نہیں۔ اندریں حالات ہمارا یہ فرض بنتا ہے کہ ہم ایسے اولیاءالشیطان کو پرکھیں اور ان کے پیرو بن کر اپنی عاقبت بگاڑ نہ لیں بزرگوں نے ٹھیک ہی کہا ہے

پانی پینا چھان کر اور مرشد کر پہچان کر

ارشاد باری ہے قَدْ اَفْلَحَ مَنْ زَكّٰىهَا وَقَدْ خَابَ مَنْ دَسّٰىهَا یعنی جس نے تزکیہ نفس کیا، نفس کو پاک و صاف کیا وہ یقیناً کامیاب ہے اور جس نے نفس کو گندہ رکھا وہ بے شک خسارے میں ہے۔ آج بھی اللہ تعالیٰ کے نیک بندے جگہ جگہ موجود ہیں۔ اولیاء اللہ سے زمانہ کبھی خالی نہیں رہتا حضرت کلیم اللہ جہان آبادیؒ کا قول ہے کہ اہلِ مکاشفہ آج بھی ہیں جیسے پہلے ہو گزرے ہیں فرق اتنا ہے کہ کبھی ظاہر کی سلطنت میں مسند ولایت جلوہ افروز رہتے ہیں مگر کبھی باطن کے جھنڈے کے نیچے مخفی! اسی طرح حضرت شرف الدین یحییٰ منیری بہاریؒ فرماتے ہیں کہ مشائخ، زہّاد، عبّاد، اوتاد، رجال الغیب، ابدال، اقطاب، غوث اور سائر اہل اللہ سے زمانہ کبھی خالی نہیں رہتا یہ لوگ ہمیشہ رہتے ہیں اور ہوتے رہیں گے۔ ولی اللہ اور ولی الشیطان کے علاوہ ایک قسم اور بھی ہے یہ شخصیات اپنی دھن میں رہتے ہیں۔ ان کے ولی ہونے

یا نہ ہونے کا فیصلہ اللہ تعالیٰ ہی بہتر جانتا ہے جیسے ہمارے چچا غالب! عالمگیر شہرت کے نابغہ، بلند درجہ کے شاعر فلسفی جن کے کئی اشعار زبان زدِ خاص وعام۔ واعظین کرام بھی ان کے اشعار دوران وعظ سُناتے ہیں۔ مجھے غالب کی صاف گوئی ان کی سب سے بڑی خوبی معلوم ہوتی ہے۔ نہ ستائش کی تمنا نہ صلے کی پرواہ، اپنے بارے میں ویسے ہر انسان کو غلط فہمی رہتی ہے۔ غالب کے یہاں اس غلط فہمی کا دور دور تک پتہ نہیں مسجد میں جانے کی نیت سے گھر سے نکلتے ہیں۔ بیوی بہت خوش کہ میاں آخر راہِ راست پر آہی گئے لیکن جلد ہی گھر میں داخل ہوتے ہیں بیوی دریافت فرماتی ہیں اتنی جلدی نماز پوری کر آئے؟ جواب دیتے ہیں بی بی! مسجد میں گیا کہاں سیڑھیوں پر چڑھ ہی رہا تھا کہ معاً خیال آیا کہ بڑا ہی گنہگار ہوں۔ شراب پیتا ہوں کس منہ سے اس پاک جگہ پر جاؤں بس ایک شعر فی البدیہہ کہہ دیا اور چلا آیا چپ چاپ سر جھکائے۔ کون سا شعر؟ فرمایا

کعبہ کس منہ سے جاؤ گے غالب
شرم تم کو مگر نہیں آتی

کہنے لگے، بی بی! ہمیں پتہ ہے کہ ہم موحّد ہیں، لیکن کیا کریں، منہ سے لگی ہوئی کافر چھوٹتی ہی نہیں اسی لئے تو ہم نے کہہ دیا کہ

یہ مسائلِ تصوف، یہ ترا بیان غالب
تجھے ہم ولی سمجھتے جو نہ بادہ خوار ہوتا

بہرکیف غالب جو کچھ بھی تھے بڑے سچے انسان تھے انہیں اپنے گناہوں کا احساس تھا شاید انکی یہی ادا یہی صاف گوئی۔ ان کے عظیم ادبی خدمات

کہ ان کے اشعار مساجد کی محراب و منبر میں گونجیں۔ حق مغفرت کرے عجب آزاد مرد تھا۔ آج غالب کو ماننے والے لاکھوں معتقدین میں اس فہرست میں کہیں ہمارا نام بھی ضرور ہے۔ وہ ولی ہیں یا نہیں اس کا فیصلہ اللہ تعالیٰ کی طرف لیکن یقیناً وہ نیک تھے۔ ولی، شیطان نہیں تھے۔ شاطر اولیاء الشیطان سے تو وہ بہروپیا بہتر ہے جس نے شہنشاہِ اکبر کو اپنے جال میں پھنسانے کے لئے دہلی کی نواح میں خانقاہ بناکر مشائخ بن بیٹھا تھا اور جس نے اکبر بادشاہ سے نذرانہ نہیں لیا مگر دوسرے روز انعام لینے پہنچا۔ تو اکبر نے کہا کل اتنی بڑی رقم لوٹادی اور آج انعام مانگ رہے ہو۔ یہ کیا ڈھنگ ہے! تو اس نے دست بستہ مؤدبانہ کہا مغل اعظم! کل میں جس جگہ پر بیٹھا تھا وہ مسندِ رسالت تھی وہاں نذرانہ کیسے قبول کرتا! میرے ضمیر نے مجھے عظمت رسالت مآب کی وجہ نذرانہ قبول کرنے سے روکا! حضور! اب میرا کھیل ختم ہوا میں مشائخ نہیں تھا آپ نے مشائخ سمجھ لیا آپ نے دھوکا کھایا لہٰذا میں کامیاب ہوا اور اب اپنے انعام کا خواہاں ہوں۔ نقلی اولیاء اللہ یا اولیاء الشیطان کے وجود پر تعجب کیوں ہو جب کہ یہ دنیا، یہ جہانِ فانی خود اک سراب ہے جسے ہم خواہ مخواہ حقیقت سمجھ بیٹھے ہیں۔ کئی مشہور فلمی اداکاروں کے ڈپلیکیٹ ہیں روزانہ صبح کاذب نمودار ہوتی ہے اسے صبح صادق نہ سمجھ بیٹھے۔ صحرا میں سراب پر پانی کا گمان ہوتا ہے پیتل کے مانند ہے لیکن کسوٹی پیتل کو پیتل اور سونے کو سونا بنادیتی ہے۔ سورج جسے ہم روزانہ دیکھتے ہیں چھوٹا سا کرۂ فلکی دکھائی دیتا ہے لیکن حقیقتاً وہ زمین سے کئی

گھٹتا بڑھتا ہے ۔ علم ہیئت کی تحقیقات کی رو سے چاند خود بے نور ہے اس کی روشنی سورج کی عکس اندازی کا کرشمہ ہے ۔ بالکل یہی حال سمجھئے کہ مجبر العقول کارنامے بتا کر ہمیں بے وقوف بنانے والے نقلی پیر عرف اولیآء الشیطان کو ہم اصلی پیر اور مرشد تسلیم کر لیتے ہیں غالب نے کیا خوب کہا ہے کہ

ہیں کواکب کچھ نظر آتے ہیں کچھ
دیتے ہیں دھوکا یہ بازی گر کھلا

ہمارے معاشرے میں ان نقلی پیر مرشدوں نے جتنا نقصان امت محمدیہ کو پہنچایا ہے وہ نقصان ابوجہل اور عتبہ بن ربیعہ دشمن رسالت مآب بن کر بھی نہ پہنچا پائے ہوں گے ۔ میرے احباب تلخ نوائی کے لئے معاف کریں سب اچھی طرح جانتے ہیں کہ ہمارے اپنے خطے میں تیس چالیس برس قبل مسجدیں مرثیہ خواں تھیں کہ نمازی نہیں ہیں ایسے بھی مواضع مسلمانوں کے تھے جہاں سال بھر میں صرف دو عیدین پر کرائے کا امام تلاش کر کے نمازوں کا اہتمام ہوا کرتا تھا باقی جو دین تھا وہ بہ نگاہ غایت شیطان ان نقلی مشائخین کرام یعنی اولیآء اللہ نہیں اولیآء الشیطان کا عطا کردہ تھا ۔ محنت کش کسانوں کو یہ خرافاتی مذہب اس لئے اچھا لگا تھا کہ اس میں عبادات کی ذرا بھی پابندی نہیں تھی ۔ مشرکانہ رسومات اور بے سروپا روایتی چلن میں وہ آزاد تھے کہ حق را بسجود سے وصنمان را بسلامے ۔ یہ تھی بے راہ روی !! اولیآء الشیطان نے شیطان کے معاون (Assistant) کا رول بخوبی نبھایا تھا وہ فرماتے ہمارے سلسلے کا پیالہ پی لو مرید ہو گئے اب ہر سال پیروں کا چندہ دیا کرو اور کہو

ہم کو میسر نہیں مٹی کا دیا بھی
گھر پیر کا بجلی کے چراغوں سے ہے روشن

ان شیطان صفت ہادیوں نے ہمارے بزرگوں سے کہا کہ (نعوذ باللہ) اللہ اور اس کے رسولؐ کو خوش رکھنا ہے تو محرم میں تاشے نقارے ڈھول پیٹو ۔ بجلی ڈانس کرو ۔ تعزیہ داری کرو ۔ پنجے نکالو ۔ ربیع الاول میں میلاد کرو ۔ نیازیں پکاؤ ۔ حلوے مانڈے ہوں ۔ دادا کے انتقال پر فاتحہ ، دوجا ، تیجا ، چہلم ، برسی کرو ۔ قبروں کو سجاؤ قبر نہ ہو تو کوئی جھوٹی قبر تیار کر کے غلاف چڑھادو اور میلہ لگادو اسی کا نام اسلام ہے بس تم بھی خوش خدا بھی خوش ہم سفارش کے ذمہ دار تو ہیں ہی !! غوثؒ کا دامن پکڑ لیا اور سیدھے جنت نعیم میں داخلہ !! ان سورماؤں نے اپنے مریدوں کو ایسے ایسے اشعار ازبر کروائے تھے کہ اللہ کی پناہ مثلاً دو محمد دو علی اللہ ہمارے چار ہیں ۔ باپ سے بیٹا بڑا ہم اس کے پیروکار ہیں !! انہوں نے تعلیم دی کہ نماز وہ تو دل کی نماز ہوتی ہے اسی لئے علاقہ کوکن کے دور دراز دیہاتوں میں آج بھی دھوتی مسلمانوں میں عام پہناوا ہے شادی کی بارات آنے پر سسرال والی خواتین داماد کی آرتی پوجا کرتی ہیں یہ ساری مشرکانہ رسومات مذکورہ نام نہاد پیروں کی زیر سرپرستی جاری تھیں اور کہیں کہیں آج بھی ہیں مسلمانوں کا خدا حافظ !! نمازوں سے بالکل بے نیاز ہزاروں کی تعداد میں مسلمان مرد بھی ہیں اور عورتیں بھی وہ کہتے ہیں ہم مسلمان ضرور ہیں مگر نماز نہ ہمارے آبا نے پڑھی نہ ہم پڑھتے ہیں ۔ آپ کہاں سے ہدایت دینے آگئے ہمارے مرشد نے ہمیں یہی دین سکھایا ہے وہ غلط تو نہیں بتائیں گے ۔

غلط الحقت بندان کرائے گئے ۔

اللہ تعالیٰ کی رحمت کو جوش آیا ۔

میوات میں اسلام برائے نام تھا ۔ لوگ نام کے مسلمان تھے ۔ مولانا الیاس کاندھلوی کو اس حال زار پر رحم آیا چنانچہ تبلیغی جماعت کی تحریک کا آغاز ہوا اور چونکہ یہ دعوت الی اللہ کا سلسلہ من اللہ تھا افادیت بخش ثابت ہوا اور دنیا کے گوشے گوشے میں اس عالم گیر تحریک کو لبیک کہا گیا ۔ ہمارے خطے میں ہزار مخالفتوں کے باوجود تبلیغی جماعت کا کام سراہنے کے قابل ہے ۔ رتناگیری کا اجتماع اس پر شاہد ہے ۔ یہاں جو مسجدیں مرثیہ خواں تھیں بفضل اللہ آباد ہو گئیں ۔ لوگ نماز کی طرف راغب ہوئے صبح کی نماز کے لئے مسجدوں میں لوگ پہنچ جاتے ہیں اس تحریک کی بدولت لوگوں میں دینی شعور یقیناً جاگ اٹھا ہے کچھ مذکورہ نامنہی مرشدوں کے دھندے پر اس کا اثر ضرور پڑا اس لئے ان کا آتش بپا ہونا بعید از قیاس نہیں میرا موضوع سخن اس وقت تبلیغی جماعت کی کارکردگی اس کی اچھائیاں یا خامیاں گنوانا نہیں ہے بلکہ میں تذکرہ جو افادیت بخش کام مثبت پہلو سے جاری ہے اس کا تذکرہ کیا میرے نزدیک تبلیغی جماعت کے مولانا الیاس کاندھلوی جیسے مبلغین کو اگر اولیاء اللہ کہا جائے تو حق بہ حقدار رسیدہ والی بات ہوگی ۔ اعلیٰ سطح پر تو یہ تحریک ٹھیک چل رہی ہے اتنا بڑا جم غفیر انسانوں کا ہے کہیں نچلی سطح پر کچھ جھول نظر بھی آئیں لیکن اس وجہ سے اس تحریک کی افادیت پر کوئی اثر نہیں پڑتا اس کا فائدہ یقیناً ہوا اور آج بھی ہو رہا ہے انسانی ذہن اصل اور نقل کو پہچاننے کی سعی ضرور کرنے لگا ہے ۔

نقش کوکن

کچھ نہیں تو کم سے کم خوب صورت دیکھا تو ہو
جس طرف دیکھا نہ تھا اب تک ادھر دیکھا تو ہو
(اسرار الحق مجاز)

کوکن کے طلبہ میں ڈراپ آؤٹ صفحہ ۔ سے آگے ۔

خرگوشی میں مبتلا ہوتی ہیں ان کے لئے ترقی کی تمام راہیں مسدود ہو جاتی ہیں ۔ خدا انہیں کی مدد کرتا ہے جو اپنی مدد آپ کرتے ہیں ۔

کچھ سال پہلے نقش کوکن ٹیلنٹ فورم نے کوکن کے اساتذہ سے مضامین طلب کرکے پسندیدہ مضمون پر انعام عطا کیا تھا ۔ انہیں مضامین سے لیا ہوا ایک مضمون ہدیۂ ناظرین ہے ۔

"کوکنی رباعیات"

ساحر شیوی (انگلینڈ)

کولیت پن شاعری ہانت کرنار موپ
پن شرت کمائی سرکھے نائی بانت فن کار موپ
ساحرِ لا مُوتؔ جسکو ہے شاعری سے چھ
پن تیاچی شاعری نائی مزیدار موپ

ماجیا نصیباچی سگلی گوت ہے کائی سانگو
بائیکو جیا ماتھعا ور بھوت ہے کائی سانگو
لوکاں لاڈا کھوچیا اپلا امتا پنے
ایسی نی پی کرنوت ہے کائی سانگو

کائی بھروسو انسان چیا زندگے چو
کواں وقت ہے دکھاچو کواں خوشی چو
جی خدا لا کرنا ہے تیچ زوکرل
زور نائی چالنا کُز آدمی ہے چو

یاد کر خداچی نولا فائدو ہوئیں
ساتھ زایل تو جیانا تولا فائدو ہوئیل
بیکار اٹھ گون گھالونکو ماجیا بھاوا
چار دِساچی ہی زندگی تولا فائدو ہوئیں

کوکنی قطعات
(طنز و مزاح)

— جاوید دروے —

گاواچیا جماعت، زوراچی لڑائی زیلی
دار ورلاں در بوراچی چڑھائی زیلی
شیوی زیلاتیچ، جی آز کال ہوتے
محنتی دلگیرائی چوراچی بڑھائی زیلی

اپجیا ورنیتا بیناچی نشا چڑلی
پن آٹھ دساتیچ اپجی دِشا پھرلی
راج کارن ہی مانساچا کام نائے
مانو سکی آملا نڑلی۔ اپجی پرکنا مرلی

○

ربھنا سوڑا ظالما چو مقابلو کریا تو می تیار ربھیا
زرتشانتی پلیکے نرلڑیا تو می تیار ربھیا
بھیوں، ہمن کروں، زگنا پن ہے مرناں مرکاں
زر زگیا چا ہے عزت نی مریا تیار ربھیا
تیچیا یائی نی دنیا سدھرتے نا، سدھروندیا
زر کو مبریائی تیچیا ازرتے نا، اُزروندنا
ہی آزچی دنیا ہے ایک موٹا پاگل خانہ!
تی زبردستی تیچے پاسے دھرتے نا دھروندیا

مردوں کو عورتوں پر برتری کس لئے...؟

عثمان غنی عادل (ابوظبی)

خلیجی ملکوں میں جہاں دیگر ممالک کے
علاوہ ہند و پاک کے بھی لاکھوں افراد بسلسلۂ روزگار
مقیم ہیں، یہ بات خوش آئند ہے کہ انہوں نے حصولِ معاش
کے ساتھ ساتھ اپنی روحانی و اخلاقی تربیت کے لئے ہفت
روزہ درس قرآن و حدیث کے حلقے بھی قائم کر رکھے ہیں ایسے
ہی بعض حلقہ ہائے درس میں راقم الحروف بھی شریک رہتا
ہے اور مختلف نوعیت کے سوالات سے سابقہ بھی پڑتا ہے۔
سوالات زبانی بھی ہوتے ہیں اور تحریری بھی تاہم اپنی
کم علمی اور بے بضاعتی کے باوجود کوشش رہتی ہے کہ
تفاسیرِ قرآن، حدیث و فقہ اور تاریخ کے علاوہ علمائے
دین کی آراء سے استفادہ کرکے معلومات بہم پہنچا سکوں۔
چونکہ زیادہ تر سوالات معاشرتی مسائل سے متعلق ہوتے
ہیں۔ اس بنا پر تفصیلی جواب کو حیطۂ تحریر میں بھی لے آتا ہوں۔
درج ذیل سوال بھی دراصل اسی طرح
ایک خاتون بہن کے ذہن کا اشکال ہے جس کا ایک جواب
راقم الحروف نے اپنی استطاعت کے مطابق دینے کی کوشش
کی ہے امید ہے افادۂ عام کا باعث ہوگا۔

سوال: قرآن کریم میں آیا ہے کہ "مردوں کی
کمائی میں مردوں کا حصہ ہے اور عورتوں کی کمائی میں عورتوں
کا حصہ"۔ اور آگے مزید کہا گیا ہے کہ "مردوں کو عورتوں
پر قوام (حاکم) بنایا گیا ہے اس وجہ سے کہ تم پر اپنا مال خرچ
کرتے ہیں"۔ سورۂ نساء کی اس آیت کا کیا مطلب ہے؟
کیا مرد، عورتوں پر صرف اس وجہ سے فضیلت اور برتری
رکھتے ہیں کہ وہ عورتوں کی یا اپنے خاندان کی کفالت کرتے
ہیں؟ اگر یہی بات وجہِ فضیلت ہے تو آج عورتیں بھی
معاشی خود مختاری حاصل کرکے اپنی اور اپنے خاندان کی
کفالت کر سکتی ہیں اور کر رہی ہیں۔ پھر عورتوں پر مردوں
کو کس لحاظ سے فضیلت حاصل ہوگی؟

جواب: یہ بات کہ عورتوں کی کمائی میں عورتوں
کا حصہ ہے، اس سے مراد وہ آمدنی ہے جو ایک عورت کو
اس کے والدین کی وراثت یا کسی وصیت کے ذریعے حاصل
ہوتی ہے یا شادی کے وقت مہر کی صورت میں ملنے والی
وہ رقم ہے جس کی ادائیگی نکاح کے ساتھ ہی ایک شوہر پر
واجب ہو جاتی ہے۔ ان کے علاوہ کسی ملازمت سے حاصل
ہونیوالی آمدنی بھی عورتوں کا اپنا ہی مال ہوتا ہے جس پر
ایک مرد، شوہر ہونے کے باوجود اپنا حق جتا نہیں سکتا،
کیونکہ ملازمت کرکے خاندان کی کفالت کرنا عورتوں پر
واجب ہی نہیں کیا گیا ہے البتہ حالات اور خاندان کی ناگزیر
ضرورتوں کے پیشِ نظر میاں بیوی آپس کی رضامندی اور
باہمی سمجھوتے کے تحت مل جل کر خرچ کر سکتے ہیں اور عورت
چاہے تو اس طرح کفالت پر خرچ کی گئی اپنی رقم کا حساب
رکھ سکتی ہے اور شوہر کا ہاتھ کشادہ ہو جانے پر واپس لینے کا

حق بھی رکھتی ہے۔

مرد ہی قوام کیوں؟

رہی یہ بات کہ مردوں کو عورتوں پر قوام (نگراں) کس لحاظ سے بنایا گیا ہے تو اس کی ایک بنیادی وجہ بعد کی آیت ہی میں بتا دی گئی ہے کہ "مرد ان پر اپنا مال خرچ کرتے ہیں۔" لیکن بات اتنی ہی نہیں ہے بلکہ "قوام" کا لفظ وسیع المعنیٰ ہے۔ اس کے ایک معنی محافظ (حفاظت کرنیوالے) اور دوسرے منتظم (انتظام کرنیوالے) کے بھی ہیں۔ اردو زبان میں نگراں کا لفظ ان تمام معانی کو اپنے اندر سمیٹے ہوئے ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ مرد، ایک بیوی کا شوہر ہی نہیں بلکہ خاندان کا کفیل بھی ہوتا ہے جو بیوی کے کھانے کپڑے اور مکان کی فراہمی سے لے کر اولاد کی پرورش اور تعلیم و تربیت کا بھی ذمہ دار ہے اب اگر کسی حکومت کا نظام چلانے کے لئے ایک سربراہ مملکت کا ہونا ضروری ہے اور کسی ادارہ کے انتظامات کیلئے ایک منتظم کا وجود ناگزیر ہے تو خاندان جیسے اہم ترین ادارہ کیلئے کسی نگراں کا ہونا کیوں ضروری نہیں؟ اگر ضروری ہے تو اس منصب کیلئے مرد سے زیادہ کون موزوں ہو سکتا ہے؟ عورتوں کی اپنی ذمہ داریاں کیا کم ہیں کہ مذکورہ بالا مردانہ ذمہ داریوں کا مزید بوجھ عورتوں پر ڈال دیا جائے۔ حقیقت یہ ہے کہ عورتیں اپنی ساخت (فطرت) کے لحاظ سے جن نزاکتوں اور لطافتوں کی حامل ہیں اس کے پیش نظر انہیں بھاری بھرکم سیاسی و معاشی ذمہ داریوں سے الگ ہی رکھا گیا ہے۔ ان کے برعکس مردوں کی ساخت (بناوٹ) جن سختیوں اور مشقتوں کو جھیل سکتی ہے اسی اعتبار سے ذمہ داریوں کا بھاری بوجھ مردوں پر ڈالا گیا ہے۔ اس کا مطلب ہرگز یہ نہیں ہے کہ عورتیں کسی بھی قسم کی مردانہ ذمہ داریوں کو ادا کرنے کی اہلیت نہیں رکھتی۔ مسئلہ یہ ہے کہ قدرت نے جو فرائض ——— عورتوں کے ذمہ کئے ہیں کیا مرد ان فرائض کو ادا کرنے کی اہلیت رکھتے ہیں۔

عورت کا مقصد تخلیق؟

پھر ایک بنیادی سوال جس پر غور و فکر کرنے کی ضرورت ہے وہ یہ کہ اس عالم رنگ و بو میں عورت کا مقصد تخلیق اور غایت وجود کیا ہے؟ قرآن حکیم کی رو سے عورت کا وجود دو مقاصد کیلئے ہے ایک یہ کہ وہ مرد (شوہر) کیلئے وجہ سکون ہے چنانچہ سورہ الروم میں فرمایا گیا ہے کہ

"اور یہ اس (اللہ) کی نشانیوں میں سے ہے کہ اس نے تمہارے لئے تمہاری ہی جنس سے بیویاں بنائیں تاکہ تم ان کے پاس سکون حاصل کرو اور تمہارے درمیان محبت اور رحمت پیدا کر دی۔"

دوسرا مقصد نسل انسانی کا پھیلاؤ اور ان کی تعلیم و تربیت ہے چنانچہ سورۂ نساء کی ابتدائی آیت میں فرمایا گیا کہ

"لوگو اپنے رب سے ڈرو، جس نے تم کو ایک جان سے پیدا کیا اور اسی جان سے اس کا جوڑا بنایا اور ان دونوں سے بہت مرد و عورت دنیا میں پھیلا دیئے۔ اس خدا سے ڈرو، جس کا واسطہ دے کر تم ایکدوسرے سے اپنے حق مانگتے ہو اور رشتہ و قرابت کے تعلقات کو بگاڑنے سے پرہیز کرو، یقین جانو کہ اللہ تم پر نگرانی کر رہا ہے۔"

مغرب کی ایک تصویر

واقعہ بھی یہی ہے کہ مرد و عورت کی باہمی رفاقت، محبت اور دل سوزی سے خاندانی نظام کو پائیداری اور معاشرہ کو استحکام نصیب ہوتا ہے۔

آپ غور فرمائیں تو معلوم ہوگا کہ شریعت اسلامی میں پردے کے احکام، تعزیراتی قوانین کے نفاذ اور حلال وحرام کے ضابطے کا ایک بڑا حصہ، خاندانی نظام کے تحفظ و بقا اور ایک صالح نظام معاشرت کے ارتقاء کے لئے ہی وقف ہے۔ مغرب کے نظام معاشرت چونکہ مادی فائدوں اور اسی دنیا کے عیش وآرام کے حصول کو پہلا اور آخری ہدف قرار دیدیا گیا ہے اس لئے انکی تکمیل کیلئے مرد وعورت کا یکساں طور پر دفاتر اور کاروباری اداروں میں جُتے رہنا انکی لازمی ضرورت بن چکا ہے۔ آج ان کے گھر گھر نہیں، محض بس اسٹاپ اور مسافر خانے بن کر رہ گئے ہیں جہاں تھوڑی دیر کیلئے آکر تھکن اتاری جاتی ہے، ورنہ دن رات کا تین چوتھائی سے زائد وقت دفتروں، ریستوران، نائٹ کلبوں اور دیگر تفریح گاہوں میں گزر جاتا ہے۔ پھر معاشی مساوات نے عورتوں کو خود مختاری اور احساس برتری کا جس طرح شکار بنادیا ہے اس کی وجہ سے انکی اکثریت اب شوہروں کی اطاعت اور خاندان کی ذمہ داریوں سے بے نیاز ہو چکی ہیں۔ خاندانی نظام ٹوٹ پھوٹ چکا ہے۔ قومی وملکی ترقی کے نام پر مغرب نے عورتوں کو جو آزادی اور خود مختاری عطا کی ہے اس نے رشتوں کے تقدس اور خاندان کے استحکام کو شدید نقصان پہونچایا ہے۔ برطانیہ کی ایک حالیہ سروے رپورٹ کے مطابق اس وقت معاشی خود مختاری حاصل کرنیوالی عورتوں کی اکثریت شادی کی ذمہ داری نبھانے اور ایک شوہر کی مطیع بن کر رہنے کی بجائے آزادانہ میل ملاپ کو ترجیح دیتی ہے۔

ایک جائزہ کے مطابق مغرب میں شادی شدہ زندگی کی مدت اوسطاً پانچ سال رہ گئی ہے۔ مغرب ہی کی ایک اور ریاست سوویت یونین کے سابق صدر میخائل گورباچوف نے ایک کتاب "پروسٹرائیکا" .. نام سے لکھی ہے جس کے ایک باب Status of Woman میں نہایت واضح الفاظ کے ساتھ یہ اعتراف موجود ہے کہ

اعتراف حقیقت : ہماری مغربی سوسائٹی میں عورت کو گھر سے باہر نکالا گیا۔ اور اس کو گھر سے باہر نکالنے کے نتیجے میں بے شک ہم نے کچھ معاشی فائدے حاصل کئے اور پیداوار میں کچھ اضافہ ہی ہوا، اس لئے کہ مرد وعورت دونوں ہی کام کر رہے ہیں لیکن اس پیداوار میں اضافے کا لازمی نتیجہ یہ ہوا ہے کہ ہمارا فیملی سسٹم تباہ ہو کر رہ گیا۔ اس خاندانی نظام کی تباہی کے نتیجے میں جو نقصانات ہمیں برداشت کرنے پڑتے ہیں وہ ان فائدوں سے بہر حال زیادہ ہیں جو پیداوار کے اضافے سے حاصل ہوئے لہٰذا ہم اپنے ملک میں "پروسٹرائیکا" کے نام سے ایک تحریک شروع کرنے جا رہا ہوں جس کے بنیادی مقاصد میں سے ایک یہ ہے کہ وہ عورت جو اپنے گھر سے باہر نکل چکی ہے اس کو واپس گھر لایا جائے ورنہ جس طرح ہمارا خاندانی نظام تباہ ہوا ہے اسی طرح ایک دن پوری قوم تباہ ہو جائیگی۔"

جسنے سورج کی شعاعوں کو! یہ ہے وہ کرب، جس کے اظہار پر دانشوران مغرب اب مجبور ہو گئے ہیں۔ حقیقت بھی یہی ہے کہ اس وقت دنیا پر مغرب کی برتری کی بنیادی وجہ اس کی تہذیب یا نظام حکومت نہیں بلکہ محنت اور علم کی بنیاد پر ٹیکنالوجی کی ترقی ہے۔ اگر مغرب ڈاروِن اور فرائیڈ کی اندھی تقلید میں انسانی فطرت کو حیوانی فطرت پر قیاس کرنے کی غلطی نہ کرتا اور اخلاقی قدروں کو انسانی سماج کی لازمی ضرورت سمجھتا تو حکومت وسیاست کی گتھیاں سلجھانے کا دعوٰی کرنیوالا اپنی معاشرتی زندگی کے گیسو سنوارنے

میں انتشار و پراگندگی کا شکار نہ ہوتا۔

طاؤس فقط رنگ :

افسوس کہ اہل مغرب کی تقلید میں ہم نے بھی اپنی خواتین کو معاشی تگ و دو کے میدان میں لا کھڑا کر دیا ہے، اس کا سب سے زیادہ نقصان قوم کے لاکھوں مردوں کی بے روزگاری کی صورت میں ہمیں بھگتنا پڑ رہا ہے۔ آخر یہ جوان، جو اپنی بے روزگاری کے سبب اپنے گھر والوں پر بوجھ بنے رہنے پر مجبور ہوتے ہیں یا پھر روزگار کے جائز ذرائع نہ پا کر اپنے اوقات اور صلاحیت کا غلط مصرف نکال لیتے ہیں کیا یہ کسی ماں کے بیٹے، کسی بہن کے بھائی، کسی بیٹی کے باپ اور کسی بیوی کے شوہر نہیں ہوتے اور کیا ان مردوں کے برسر روزگار ہونے کا فائدہ عورتوں کو نہیں پہنچ سکتا تھا۔؟

ترجیحات کی غلطی :

ایک ایسے ملک میں جہاں مردوں کی ایک بڑی تعداد پہلے ہی روزگار سے محروم ہے وہاں نام نہاد قومی ترقی کے نام پر عورتوں کو روزگار فراہم کرنا نہ صرف ان کے ساتھ زیادتی ہے بلکہ اپنے ساتھ بھی ایک طرح کا مذاق ہے۔ منصوبہ بندی کی یہی وہ غلط ترجیحات ہیں جن میں حکومتیں ملوث ہیں ادارے بھی اور افراد بھی اس کے بُرے نتائج کو اگر آج ہم محسوس نہیں کر رہے ہیں تو اس کی وجہ شاید یہی ہے کہ روس کے سابق صدر کو ستر سال بعد اپنے معاشرتی نظام کی تباہی کا احساس ہوا ہے اور ہمارے تجربے کی عمر ابھی اس سے کچھ کم ہے۔

ایک المناک حقیقت :

علاوہ ازیں یہ بھی ایک المناک حقیقت ہے کہ

نقش کوکن ہے

مغربی معاشرہ کے بالمقابل ہمارا مشرقی بھی کوئی مثالی معاشرہ نہیں ہے خود مسلم معاشرہ ہی طرح طرح کی بے اعتدالیوں کا شکار ہے اس کی بے اعتدالیوں میں سے ایک بے اعتدالی یہ بھی ہے کہ ہمارے ہاں عبادات کے مسئلے مسائل بیان کرنے میں جس قدر زور بیان صرف کیا جاتا ہے اس نصف حصہ بھی معاشرتی مسائل اور انکی وضاحت پر صرف نہیں کیا جاتا، حالانکہ عبادات کے سلسلے کی غلطی بہر حال ایک فرد تک محدود ہوتی ہے جبکہ معاشرتی معاملات میں غلطیوں کے اثرات لازماً دوسروں تک پہونچتے ہیں بلاشبہ شریعت اسلامیہ میں عبادات کو اوّلین اہمیت حاصل ہے لیکن عبادات کا ایک بنیادی مقصد یہ بھی ہے کہ ہمارے معاملات درست ہوں، معاشرتی نظام درست ہو جائے۔ اس کے برعکس ہم دیکھتے ہیں کہ ہمارے پاس بہترین اصول معاشرت موجود ہیں لیکن حقوق و فرائض کا شعور عام نہیں۔ بہترین قوانین معیشت موجود ہیں لیکن معاشرہ میں ان کا چلن عام نہیں، کچھ نہ کچھ تعلیم کا بھی چرچا ہے لیکن تربیت عام نہیں چنانچہ اپنے ہی قول و عمل کے تضاد میں گرفتار مسلم معاشرہ آج جس قدر نگاہ غیر میں نشانۂ ملامت بنا ہوا ہے اسی قدر اپنوں کی بیگانگی کا بھی شکار ہے۔

کرنے کا کام :

سوال یہ ہے کہ اس کا علاج کیا ہے؟ یقیناً اس کا ـــــ مکمل علاج تو اسلامی حکومت کے قیام کے بغیر ممکن نہیں ہے البتہ موجودہ صورت حال میں جو کام ہمارے بس کا ہو سکتا ہے اور جس کے ہم مکلف ہیں وہ یہ ہے کہ ہمارے پڑھے لکھے اور اسلامی تعلیمات و قوانین سے واقفیت رکھنے والے افراد اٹھیں اور سیاسی ہنگامہ آرائیوں سے قطع نظر کر کے تعلیمی

مولوی عبدالمنعم نذیر
لندن

ایک وقت تھا جبکہ علم عام نہ تھا۔ زیادہ تر بے علمی کا دور دورہ تھا۔ خاندانی ورثہ میں جو تعلیم و تربیت ہوتی تھی بس اسی پر زندگی کی گاڑی چل رہی تھی۔ بہت کم ایسے خاندان جنہیں شرفاء کہہ سکتے ہیں علم سے شغف رکھتے تھے ــــ ایسے وقت میں میاں بیوی بڑے سکون سے ہنستے مسکراتے زندگی گزارتے تھے۔ کمتر ہی لڑائی جھگڑے ہوتے۔ اونچے خاندان میں جھگڑے نہیں کے برابر ہوتے۔ اگر کبھی ناچاقی ہوتی تب بھی خاندانی روایات کی دیواریں اتنی اونچی ہوتیں کہ اس پار کیا ہوتا ہے پاس پڑوس والوں کو بھی پتہ نہیں لگتا ــــ اسلئے کہ پہلے عورت کو یہی سبق پڑھایا جاتا تھا کہ اسکی دُنیا گھر کی چار دیواری کے اندر ہے۔ اس کا کام شوہر کی خدمت اور بچوں کی نگہداشت۔ اور گھر کی رکھوالی، ہانڈی چولھا سنبھالنا چکی چلانا اور گھر کے کام کاج۔ اہلِ ثروت کے ہاں نوکرانیاں ہوتیں وہ گھر کے کام، صفائی وغیرہ کرتیں زیادہ سے زیادہ بہو بیٹیوں کا ہاتھ بٹاتیں اور بہو بیٹیاں فرصت کے وقت لکھنا پڑھنا یا سلائی کڑھائی کا کام کرتیں۔ عورت نے اسی کو اپنی زندگی سمجھی اور اسی زندگی سے لطف اندوز ہوتی تھی۔ دن بھر کام کر کے بھی تھکن محسوس نہ کرتی نہ اس کی پیشانی پر بل آتا۔ نہ زبان پر شکوہ شکایت بلکہ ایکدوسرے سے بڑھ کر کام کر کے خوش رہتی جو زیادہ سے زیادہ کام کرے وہ سگھڑ کہلاتی اس کی گھر گھر تعریفیں ہوتیں۔ جو کام چور ہوتی وہ پھوہڑ کہلاتی اس کا رشتہ بھی مشکل سے ہوتا ــــ زیادہ دور نہیں کچھ ساٹھ ستر سال پہلے کی بات ہے جبکہ زندگی پُرسکون گزرتی تھی ــــ میاں بیوی ایکدوسرے کا حق اپنی ہمّت اور استطاعت کے مطابق ادا کرتے ــــ اور کسی کو کسی سے شکایت نہ ہوتی۔ اگر کچھ ایسی

ویسی بات ہو بھی جائے تو گھر کے بڑے اسے سلجھاتے۔ بات آگے بڑھ جائے تو خاندان کے بزرگ اسے نمٹاتے۔ بزرگوں کا احترام تھا۔ ان کا رعب دبدبہ تھا۔ انکی شان ہی نرالی تھی۔ عقل و دانش کا پیکر ہوتے اور انکی بات کی لاج ہر کوئی رکھتا تھا۔ ایک مربوط نظام تھا۔ ایک زنجیر میں جیسے پروئے ہوئے انسانی موتی ہوتے تھے۔ کوئی موتی ٹوٹ کر گرنے نہ پاتا کہ اسے جوڑ دیا جاتا۔

اب نئی روشنی۔ نئے تقاضے، نئے جذبے انتخاب کا انداز نیا، سوچنے کا انداز نیا ــــ زندگی کا رنگ نیا روپ نیا۔ ــــ نئے پرانے کا ٹکراؤ ہو گیا تو باغیانہ جذبات ابھرے۔ حقوق طلبی۔ سرکشی۔ اور تلاطم ہی تلاطم۔ جس سے زندگی کے تار پود بکھر گئے ــــ ایک مربوط نظام کی زنجیریں ٹوٹ گئیں اور دانے بکھر گئے۔ سبک سبک بہتی ندی میں طغیانی آگئی اور خاموش ساحل کے کناروں کو توڑتی چلی گئی ــــ دورِ جہالت کی زندگی اور روشنی کی زندگی ــــ ایک مشرق ایک مغرب، ایک زمین، ایک آسمان، پھر کونسی زندگی بہتر تھی؟ بے علمی کی پُرسکون زندگی یا علم کے دور کی متلاطم زندگی؟ ٹھنڈی میٹھی بہتی ندیا کے ساحل پہ جیسے۔ اونچے گھنے درخت پہ بیٹھے کوئی پپیہا گائے ــــ نہ ندیا،

ذرا ٹھہریئے! کیا دورِ جہالت میں عورت پر ظلم نہیں ہو رہا تھا؟ کیا عورت انسان نہیں تھی جسے کال کوٹھری میں بند کیا جاتا تھا؟ کیا وہ صرف گھر کے کام کاج کے لئے مردوں کی باندی بن کر پیدا ہوئی تھی؟ اس کی زندگی کی گاڑی میں چکّی کے دو پاٹ لگانا درست تھا؟ جسے وہ روزانہ چلاتی

نقش کو کرنے

تھی؟ — مرد باہر گھومے پھرے۔ عیاشی کرے، سیر و تفریح کرے۔ عورت کا کیا قصور کہ اس کو گھر کے کام سے اتنی بھی فرصت نہ ہو کہ باہر کی ہوا کھائے کچھ سیر و تفریح کرے۔ مرد علم حاصل کرتا ہے۔ ڈگریاں پاتا ہے تمغے سجاتا ہے آفس میں کام کرتا ہے فیکٹری میں مشینیں چلاتا ہے یا منیجر بنتا ہے، اسمبلی کا ممبر بنتا ہے۔ وزیر بنتا ہے سفیر بنتا ہے۔ اور عورت میں وہ کونسا نقص ہے جو یہ کام نہیں کر سکتی؟ اسے اس کی اجازت کیوں نہیں؟ کیا وہ انسان نہیں ہے؟ کیا اس میں عقل و فہم نہیں؟ کیا اس میں علم حاصل کرنے اور ڈگریاں پانے کی صلاحیت ہی نہیں؟ ....

بے شک عورت ایک انسان ہے بالکل مرد کی طرح اس کے بھی دو ہاتھ دو پیر دو کان دو آنکھیں، دل دماغ، عقل و فہم و فراست ذہانت سب کچھ ہے مگر مردوں نے اسے کال کوٹھری میں بند کر کے جانوروں سے بدتر زندگی گزارنے پر مجبور کر دیا تھا۔ جانور بھی گھومتے پھرتے ہیں مگر عورت کو گھر سے باہر نکلنے کی اجازت نہیں — چونکہ مردوں کو گرم کھانے کون پکا کر دیگا؟ — بس نیا دور آیا نئی روشنی لیکر آیا — اس کی ایک کرن عورت پر پڑی۔ اس نے باہر جھانک کر دیکھا تو یہ دنیا اسے عجیب لگی۔ اب گھر میں دم گھٹنے لگا۔ اس کے اندر کا انسان جاگ گیا۔ اس نے انسانی مساوات کا اور عورت کی آزادی کا نعرہ بلند کیا — اور وہ اب تقریباً آزاد ہے۔

عورت تعلیم یافتہ ہو گئی۔ بی اے، ایم اے کیا — معلمہ بنی۔ وکیل بنی۔ ڈاکٹر بنی۔ وہ شاپ میں بھی کام کرتی ہے۔ وہ فیکٹری میں بھی کام کرتی ہے۔ وہ اسمبلی کی ممبر بھی ہے۔ وہ وزیر بھی ہے سفیر بھی ہے۔ وہ وزیر اعظم بھی ہے۔ وہ مردوں کے شانہ بشانہ زندگی کے ہر شعبہ میں کام کرتی ہے — پہلے عورت کو کمتر سمجھا گیا۔ اسے کہا گیا کہ تو نصف عقل والی ہے تو کمزور ہے۔ تری دنیا گھر کی چار دیواری ہے — وہ گھر کی چار دیواری میں بند، قید و بند کی زندگی گزارتی رہی اور مرد اس پر حکومت کرتا رہا۔ اپنی مرضی اس پر چلاتا رہا۔ وہ بے زبان قیدی وہ بلبلِ بے نوا کی طرح اپنی قسمت پر شاکر رہی اور صبر و ضبط کے ساتھ سب کچھ برداشت کیا۔ کبھی شکوہ نہ شکایت — وفا شعار، وفا کی دیوی۔ محبت شعار اپنی محبت شوہر اور بچوں پر نچھاور کرتی رہی — مگر ہر شب کی ایک سحر ہوتی ہے۔ سحر ہوتی ہے تو روشنی کا پیام لاتی ہے۔ ظلم کی شب کتنی ہی دراز ہو آخر اس کی سحر ہونا ہی تھی۔ سحر ہو گئی۔ پیام صبح لائی۔ اٹھو سونے والو صبح ہو گئی — اور عورت کی آنکھ کھل گئی — ہر طرف روشنی تھی۔ اس کی آنکھیں چکا چوند ہو گئیں — ارے میں کس تاریک وادی میں بھٹک رہی تھی؟! اس نے دوپٹہ سنبھالا اور گھر کی دیوار پھلانگ کر باہر چھلانگ لگا دی — اب وہ آزاد ہے۔ وہ اپنے حقوق کا مطالبہ کرتی ہے — وہ مرد کے دباؤ میں نہیں رہتی۔ اب وہ مردوں کی برابری کر رہی ہے۔

مگر اک سوال حل طلب ہی رہا — وہ ندی کا ٹُبک ٹُبک بہتا پانی — وہ ساحل کے پائیدار کنارے۔ وہ وفا اور محبت کی ٹھنڈی چھاؤں کہاں ہے؟ — یہ پانی میں تلاطم کیوں ہے۔ ساحل کے کنارے کیوں ٹوٹے ہوئے ہیں؟۔ وفا اور محبت کے پھول کیوں مرجھائے ہوئے ہیں؟

دورِ جہالت کی پُرسکون زندگی بہتر تھی یا آج کی تلاطم خیز ہنگامہ پرور بے کیف زندگی جس کا اعتبار کچے دھاگے سے زیادہ کمزور؟؟؟ ٹھنڈی میٹھی بہتی ندیا کے ساحل پہ جیسے۔ اونچے گھنے درخت پہ کوئی پپیہا گائے پتہ نہیں اب بھی گاتی ہے یا ماتم کر رہی ہے؟ !! ۔ ٭٭٭

غزلیں

ہو رہے ہیں سبھی لوگ ششدر
ہے مصیبت کی دیوار گھر گھر

فتح پاؤں جہاں کے دلوں پر
اس طرح دو جوابِ سکندر

بہہ نہ جائے کسی کا بھرا گھر
پیچ و خم کھا رہا ہے سمندر

کیوں ہیں ناقص محبت کے رشتے
ٹوٹ جائیں نہ پل میں سراسر

ظلمتیں ہیں کہ جاتی نہیں ہے
جل رہے ہیں کئی دیپ گھر گھر

پارسا ہیں اگر آپ شاہد
پھونک دیں پھر گناہوں کا لشکر

شاہد کرلوی

دل میں اٹھا غبار کیسے کیا معلوم
جینا ہوا دشوار کیسے کیا معلوم

ہر سو ہے قیامت کی فضا دنیا میں
دل میں ہے انتشار کیسے کیا معلوم

کیفیت گلشن کا بدلنا کیسا ہے
نفرت ہے کہ ہے پیار کیسے کیا معلوم

کانٹے مری راہوں میں بچھاتے ہیں لوگ
جلتے ہی یہ اغیار کیسے کیا معلوم

ہر سمت ہے نفرت کا سمندر گہرا
ملتا ہے کہاں پیار کیسے کیا معلوم

جینا بھی گوارہ ہے نہ مرنا اے ناز
دنیا سے ہوں بیزار کیسے کیا معلوم

نور جہاں سعید دہلوی ناز

وہ روٹھے ہی رہا گلفام متواتر منانے پر
کبھی میں آپ پر حیراں، کبھی دورِ زمانے پر

کرم ان موجِ طوفاں کا جو لے آئی لبِ ساحل
سفینہ ڈوبنے کا غم ہوا ساحل پہ آنے پر

کبھی آندھی چلی بجلی گری گلشن ہوا ویران
لگا رہتا ہے یوں خطرہ نشیمن کے بنانے پر

مریضِ عشق درماں کی حدوں میں اب نہیں باقی
رہے گا عمر بھر افسوس ان کے اس بہانے پر

اے گلچیں بہاریں نغمۂ بلبل کی دم سے ہیں
تجھے غیرت نہیں آتی عنادل کو ستانے پر

تمنا ئیں جبیں کو شوقِ سجدہ سیفؔ ہے لیکن
خدایا تو اگر پردے تو پہنچوں آستانے پر

سیف اللہ سیفؔ

اے زارِ حیات کے شیدائی تاحق تو پریشانی میں ہے
یہ زار حقیقت میں پنہاں ہمت کی فراوانی میں ہے

تصویرِ تصور میں ان کی اس طرح اتاری ہے دل میں
جوں تاج محل کی پرچھائیں جمنا کے پانی میں ہے

حرف آئے نہ ہمت پہ تیری منجدھار کی جانب بڑھتا چل
کشتی نہ بڑھا ساحل کی طرف دریا جو طغیانی میں ہے

خاموشی پہ میری مت جانا طوفان ہزاروں ہیں دل میں
اے دوست! ستم کو سہنا بھی اپنی نادانی میں ہے

تو مجھ کو مسافر کی صورت جب جب بھی سفر میں ملتا ہے
میں جھانک کے دیکھوں آنکھوں میں تو خود ہی پشیمانی میں ہے

جھلمل کرتے پلکوں پہ میری آنسو تاروں سے بڑھ کر ہیں
یہ بات کہاں نوگل پیارے تاروں کی تابانی میں ہے

نوگل تہاری

دہلی کے مسلم حکمراں

ملا معین الدین (سوارہ)

(۱) خاندان غلامان

۱۔ شہاب الدین محمد غوری — سنہ ۱۱۹۲ء تا سنہ ۱۲۰۶ء
۲۔ قطب الدین ایبک — سنہ ۱۲۰۶ء تا سنہ ۱۲۱۰ء
۳۔ شمس الدین التمش — سنہ ۱۲۱۰ء تا سنہ ۱۲۳۶ء
۴۔ رضیہ سلطانہ — سنہ ۱۲۳۶ء تا سنہ ۱۲۳۹ء
۵۔ ناصر الدین محمود — سنہ ۱۲۴۶ء تا سنہ ۱۲۶۶ء
۶۔ غیاث الدین بلبن — سنہ ۱۲۶۶ء تا سنہ ۱۲۸۶ء
۷۔ کیقباد — سنہ ۱۲۸۶ء تا سنہ ۱۲۹۰ء

(۲) خاندان خلجی

۱۔ جلال الدین خلجی — سنہ ۱۲۹۰ء تا سنہ ۱۲۹۶ء
۲۔ علاء الدین خلجی — سنہ ۱۲۹۶ء تا سنہ ۱۳۱۶ء
۳۔ قطب الدین مبارک }
۴۔ خسرو خاں } — سنہ ۱۳۱۶ء تا سنہ ۱۳۲۰ء

(۳) خاندان تغلق

۱۔ غیاث الدین تغلق — سنہ ۱۳۲۰ء تا سنہ ۱۳۲۵ء
۲۔ محمد بن تغلق — سنہ ۱۳۲۵ء تا سنہ ۱۳۵۱ء
۳۔ فیروز تغلق — سنہ ۱۳۵۱ء تا سنہ ۱۳۸۸ء
۴۔ تغلق ثانی }
۵۔ ابوبکر }
۶۔ محمد }
۷۔ علاء الدین } — سنہ ۱۳۸۸ء تا سنہ ۱۳۹۳ء
۸۔ ناصر الدین محمود — سنہ ۱۳۹۳ء تا سنہ ۱۴۱۳ء

(۴) سید خاندان

۱۔ خضر خان — سنہ ۱۴۱۳ء تا سنہ ۱۴۲۱ء
۲۔ مبارک شاہ — سنہ ۱۴۲۱ء تا سنہ ۱۴۳۴ء
۳۔ محمد }
۴۔ علاء الدین عالم شاہ } — سنہ ۱۴۳۴ء تا سنہ ۱۴۵۱ء

(۵) لودھی خاندان

۱۔ بہلول لودھی — سنہ ۱۴۵۱ء تا سنہ ۱۴۸۹ء
۲۔ سکندر لودھی — سنہ ۱۴۸۹ء تا سنہ ۱۵۱۷ء
۳۔ ابراہیم لودھی — سنہ ۱۵۱۷ء تا سنہ ۱۵۲۶ء

(۶) مغل خاندان

۱۔ ظہیر الدین محمد بابر — سنہ ۱۵۲۶ء تا سنہ ۱۵۳۰ء
۲۔ نصیر الدین محمد ہمایوں — سنہ ۱۵۳۰ء تا سنہ ۱۵۵۶ء
۳۔ جلال الدین محمد اکبر — سنہ ۱۵۵۶ء تا سنہ ۱۶۰۵ء
۴۔ نور الدین محمد جہانگیر — سنہ ۱۶۰۵ء تا سنہ ۱۶۲۷ء
۵۔ شہاب الدین محمد شاہ جہاں — سنہ ۱۶۲۷ء تا سنہ ۱۶۵۸ء
۶۔ محی الدین محمد اورنگ زیب عالمگیر — سنہ ۱۶۵۸ء تا سنہ ۱۷۰۷ء
۷۔ معظم شاہ عالم اوّل — سنہ ۱۷۰۷ء تا سنہ ۱۷۱۲ء
۸۔ معز الدین جہاندار شاہ — سنہ ۱۷۱۲ء تا سنہ ۱۷۱۳ء
۹۔ محمد فرخ سیر — سنہ ۱۷۱۳ء تا سنہ ۱۷۱۹ء
۱۰۔ نیکو سیر — سنہ ۱۷۱۹ء تا سنہ ۱۷۱۹ء
۱۱۔ محمد شاہ — سنہ ۱۷۱۹ء تا سنہ ۱۷۴۸ء
۱۲۔ احمد شاہ — سنہ ۱۷۴۸ء تا سنہ ۱۷۵۴ء
۱۳۔ عالمگیر ثانی — سنہ ۱۷۵۴ء تا سنہ ۱۷۵۹ء
۱۴۔ شاہ عالم ثانی — سنہ ۱۷۵۹ء تا سنہ ۱۸۰۶ء
۱۵۔ اکبر شاہ ثانی — سنہ ۱۸۰۶ء تا سنہ ۱۸۳۷ء
۱۶۔ بہادر شاہ ظفر — سنہ ۱۸۳۷ء تا سنہ ۱۸۵۸ء

آپ پوچھئے ہم بتائینگے

مسٹر تابڑ توڑ

سوالات بھیجتے وقت ان باتوں کا خیال رکھئے۔

• سوال مختصر، دلچسپ اور ایسا ہو جس کا جواب نہ صرف آپ بلکہ دیگر قارئین کی معلومات میں بھی اضافہ کرسکے۔
• دو سوالوں کے درمیان کافی جگہ چھوڑ کر لکھیں۔ • تحریر صاف اور خوش خط ہو۔ • سوال کاغذ کے ایک طرف روشنائی یا بال پین سے لکھے ہوئے ہوں۔ پنسل سے لکھے یا کانٹ چھانٹ کر لکھے گئے سوالات پر غور نہیں کیا جائیگا۔
• بیہودہ اور اخلاق سے گرے ہوئے سوالوں کے جواب نہیں دیئے جائینگے۔ • ایک وقت میں زیادہ سے زیادہ تین سوال پوچھے جائیں۔ • کسی سوال کا جواب دینے نہ دینے کی صورت میں نہ وجہ بتائی جائیگی نہ ہی مراسلت کا سوال پیدا ہوگا۔ —— تابڑ توڑ

علی سانگلے کیپ ٹاؤن ساؤتھ افریقہ

سوال۔ یہ شعر کس کا ہے

لایا تھا کیا سکندر دنیا سے لے چلا کیا؟
تھے دونوں ہاتھ خالی باہر کفن سے نکلے

جواب: معلوم نہیں۔

سوال:۔ شرابی شراب پی کر اپنے گھر کا راستہ کیوں نہیں بھولتا؟

ج، شراب پینے کے بعد شرابی کو بھولی بسری برسوں پرانی باتیں یاد آتی ہیں۔ ایسے میں بھلا وہ آج کی بات (اپنے گھر کا راستہ) کیونکر بھول سکتا ہے۔

سوال:۔ دنیا میں سب سے لمبی لڑائی کس نے لڑائی ہے

ج:۔ حق نے باطل کے ساتھ جو ہنوز جاری ہے اور جاری رہے گی۔

عمران عبداللطیف مینار بمبئی ۳

سوال:۔ دن کی شروعات رات کے بارہ بجے سے کیوں تسلیم کرتے مانتے ہیں جبکہ طلوع آفتاب کے ساتھ اس کا تعلق ہے؟

ج:۔ بارہ بجے تاریخ بدلتی ہے دن نہیں۔ ہاں چور اچکوں کے لئے رات بارہ بجے نیا دن (نئے کام کے لئے) شروع ہوتا ہے۔

سوال۔ نظر بد کے بارے میں آپ کا کیا خیال ہے؟

ج: سعد و نحس، خیر و شر، اچھا یا برا کسی کی نظر سے نہیں ہوتا بلکہ خود اپنے خیالات و تصور کا نتیجہ ہوتا ہے جو حقیقت بن کر ہم پر اثر انداز ہوتا ہے۔

معظم امیرالدین شیخ کلیان

سوال، صحابی کسے کہتے ہیں؟

ج: وہ مسلمان جو حضورؐ کی صحبت میں رہے۔

سوال، صحاح ستہ کیا ہے؟

ج: حدیث کی چھ مقدس کتابیں۔

(۱) بخاری شریف (۲) مسلم شریف (۳) ترمذی شریف (۴) ابوداؤد (۵) ابن ماجہ (۶) نسائی

نقشبندی القادری پالاپور۔ ضلع آکولہ

سوال: جدوجہد کے باوجود بھی کامیابی نہ ملے تو؟

ج: ہمت نہ ہارئیے۔ "مایوس مت ہوں" مایوسی کفر ہے۔ ایکبار اپنی جدوجہد کا جائزہ لیجئے کہیں اس میں نقص تو نہیں ہے۔

سوال: انسان امید کے سہارے کب تک جی سکتا ہے؟

ج: جب تک سانس ہے تب تک آس ہے۔

احمد عمر خان واشی

سوال: کیا شیر اور بکری کو ایک گھاٹ پر پانی پیتے دیکھا ہے آپ نے؟

ج: جی ہاں؟ کئی بار، سرکس میں۔

سوال: گنجے پن میں کیا تکلیف ہے؟

ج: طبی اصول سے کیا تکلیف ہے معلوم نہیں مگر مسلمان جب وضو کرتا ہے تو اسے یہ سمجھ میں نہیں آتا کہ چہرہ کے مسح کی حد کہاں تک ہے۔ اسی طرح ہندو اپنی چوٹی پر ہاتھ پھرانے کی سعادت سے محروم ہو جاتا ہے۔

آمینہ بی اسمٰعیل بوہرکر محمّاؤں ممبئی

سوال: روٹیاں پکاتے وقت چپاتی کی ایک طرف جھلی نکل آتی ہے اور اسی طرف سے وہ پھول جاتی ہے جبکہ دوسری طرف نہ جھلی نکلتی ہے نہ اس طرف سے پھولتی ہے ایسا کیوں ہوتا ہے؟

ج: گوندھے ہوئے آٹے میں پانی کی کچھ مقدار موجود رہتی ہے جب چپاتی توے پر ڈالی جاتی ہے تو جو حصہ توے کی طرف ہوتا ہے وہ تپ کر ایکجان ہو جاتا ہے اور روٹی کے اندر کی رطوبت بھاپ بن کر دوسری طرف سے خارج ہوتی رہتی ہے جب روٹی توے پر پلٹتے ہیں تو بھاپ کو خارج ہونے کا راستہ نہیں ملتا اور وہ

بقیہ صفحہ پر:

بیچ کے موٹے حصہ کو اوپر اٹھاتی ہے اسی کو ہم پھولنا کہتے ہیں۔ اسطرح جو حصہ توے پر پہلے ڈالا جاتا ہے اسی طرف جھلی نمودار ہوتی ہے۔

راحیلہ دادا دروے • بانکوٹ ضلع رتناگری

سوال: ہمارے بانئ دین، خلفاء اور اگلے وقتوں کے رہبرانِ دین کی بے سروسامانی، انتہائی سادہ اور نام سی زندگی اور آج کے عہد وان کی طرز زندگی میں جو نمایاں تضاد دکھائی دیتا ہے اس کی بنیادی وجہ کیا ہے؟

ج: عاقبت نااندیشی:

وہ زمانہ میں معزز تھے مسلماں ہو کر
اور ہم خوار ہیں تارکِ ایماں ہو کر

سوال: محترمہ عذرا اسحاق ساونت (لندن) کوکن کی پہلی خاتون بیرسٹر ہیں اس کے علاوہ کتنی کوکنی خواتین بیرسٹر I.C.S. I.A.S. پروفیشنل وکیل. صاحبۂ دیوان شاعرات، سند یافتہ انجینئرس، ایڈیٹرس پروفیسرس اور کاروباری اداروں کی سربراہ (انچارج) ہیں؟

ج: ہر لحظہ ہے رنگ دگر یار جلوہ گر
میں کس طرح تصورات کا کیا کروں

یار سے مراد ہماری نئی نسل (خواہ مرد ہوں یا خواتین) اعلیٰ تعلیم حاصل کر کے زندگی کے ہر شعبہ میں اس قدر تیزی سے آگے بڑھ رہے ہیں کہ اس کا شمار مشکل ہے اگر معدودے چند کے نام میں لکھ بھی دوں اور کچھ نام باقی رہ جائیں تو میری خیر نہیں۔ لہٰذا خاموشی بہتر ہے۔

سوال: میں اسلام کے نقطۂ نظر سے متفق ہو کر آزادئ نسواں کے تعلق سے آپ سے گذارش کروں کہ

خطاطوکونن کو مدنظر رکھ کر محترمہ نورجہاں قاضی اور ڈاکٹر زہرہ کڈ انکہ صاحبہ سے مضمون ضرور لکھوائیں۔

ج: رائے تو بڑی اچھی ہے مگر غالباً آپ ابھی تک زمانہ ماضی میں ہیں ہماری برادری کی ان دخترانِ محترم کے نام ان کے میکہ کے نام ہیں آپ زمانۂ حال میں آجائیے تو قوم کا حال جان جائیں گی اور آزادی نسواں کا حال بھی۔

—— ※ ——

بقیہ "مردوں کی عورتوں پر برتری کس لئے؟"

صفحہ ۲ سے آگے

میدان کو اپنا خصوصی ہدف بنالیں۔ معاشی اور سماجی میدانوں میں بھی خاموشی کے ساتھ بنیادی اور ٹھوس کام انجام دیتے رہیں۔ علاوہ ازیں مردوں کے ساتھ ساتھ اگر ہماری خواتین بھی اپنے حقوق و فرائض اور فطرت کے بعض تقاضوں سے باخبر ہوسکیں تو اپنے رہنما اصولوں کی بنیاد پر مسلم معاشرہ — آج بھی ایک مثالی معاشرہ بننے کی پوری صلاحیت رکھتا ہے۔ سوال یہ بھی ہے کہ کیا ہم اپنی ترجیحات کو بدلنے اور راہیں درست کرنے کیلئے تیار ہیں۔؟

نقش نواز

ماہنامہ نقش کوکن کے خریدار بن کر جن حضرات و خواتین نے پچھلے مہینہ نقش نوازی کا ثبوت دیا ادارہ ان سبھوں کا شکر گذار ہے۔

درون ہند خریدار

محترمہ رخسانہ قاضی	ممبرا
جناب توفیق حسین پوگلے	"
" عبدالمجید قاسم کردیکر	گورے گاؤں
" میر محمد جھتام	واشی
" سراج عبدالرحمن دھامسکر	مجگاؤں ممبئی
" اقبال رام رہیکر	جوگیشوری
" فاروق محمد اسحاق پوتریک	کھیڈ
" عبدالقادر خواجہ	ونلی
محترمہ مہ جبیں نظیر وستا	نالاسوپارہ
کراری پرنٹنگ پریس	سوپارہ
جناب منیر اسمٰعیل کرلیکر	ساکھرتر
" عبداللطیف جمال راجپورکر	"
" اسحاق تاتو تلبے	جانگہ

بیرون ہند خریدار

جناب عبداللہ ابراہیم مہسکر	دوبئی
" جاوید یوسف	بحرین
" عبدالوکے مزمل سید اقبال	لندن
" اسمٰعیل غلام احمد قاضی	دوبئی
" عبدالحی بہروڑ	مانچیسٹر
" محمد شریف بڑے	دوحہ قطر

قوسِ قزح

میں نے دیکھی آسماں پر سات رنگوں کی کمان
اور فوراً یاد آیا مجھکو روزِ امتحان
سامنے تھا میرے حل کرنے کی خاطر اک سوال
کیسے بنتی ہے فلک پر سات رنگوں کی کمان
کوئی کہتا ہے دھنک اور کوئی تو قوسِ قزح
آؤ بتلاؤں تمہیں میں ہے دھنک کیا؟ مہربان
یہ فقط بارش کے موسم ہی میں آتی ہے نظر
اتفاقاً یا اگر بن جائے مصنوعی سماں
دوپہر سے پہلے مغرب میں نظر آتی ہے یہ
اور مشرق میں ملے ہے بعد از دوپہر اس کا نشاں
موسمِ باراں میں ہوتا ہے گھٹاؤں کا ہجوم!
جب مخالف سمت میں آتا ہے سورج مہرباں
ہوتا ہے بادل کے قطروں سے شعاعوں کا گذر
"انتشارِ نور" سے بنتی ہے رنگوں کی کمان۔
سرخ نارنجی و پیلا سبز نیلا نیلگوں سے
نیلگوں کے بعد آتا ہے بنفشی ساتواں
ہے اس ترتیب سے رنگوں کی پٹی طیف میں
جب گذرتی ہے شعاعِ منشورِ مثلث سے میاں
ہو مزین سات رنگوں سے تمہاری زندگی!
اکتسابِ علم میں ہوتے رہو تم کامراں

—— امین حزیں

زندگی

اگر تم زندگی کے سفر میں کامیاب ہونا چاہتے ہو تو اپنے غموں کو پی لو، دکھوں کو اپنے سینے میں دفن کر لو کسی کو اپنا سمجھ کر... دبیان کرنے کی کوشش نہ کبھی کرنا کیونکہ جن کو ہم اپنا سمجھ بیٹھے ہیں وہ اکثر نقصان پہنچاتے ہیں۔ اپنے دکھوں کو سمیٹ کر اتنے باہمت بن کہ لوگ آپ کی مثال دیں اور ایسا انسان بننے کے لئے کچھ قربان دینا پڑے گی۔ اپنی آنکھوں کے آنسو اپنی پلکوں میں جذب کر کے اپنے لبوں پر مسکراہٹ سجانا سیکھو کیونکہ لوگ مسکراہٹ کے بدلے مسکراہٹ چاہتے ہیں آنسو نہیں۔

—— از سلمہ سراج سروپے میرا تھانہ

کوکنی مسلم ورلڈ فاؤنڈیشن

کی جانب سے تعلیم کیلئے مالی امداد

اپنے اپنے ملک میں حکومت سے منظور شدہ یونیورسٹی یا کالج میں گریجویشن یا پروفیشنل اسٹڈی میں زیرِ تعلیم طلبہ کے والدین یا سرپرستوں سے مستحق طلبہ کے لئے مالی امداد کی خاطر درخواستیں مطلوب ہیں مالی امداد تعلیمی سال میں ادا کی جانے والی کل فیس یا اس کے کسی حصہ تک دی جائے گی اور پہلے سال میں دی جانیوالی رقم ضروری نہیں کہ ہر سال دی جائے جب تک کہ اس کے لئے تجدید ہر سال نیا عریضہ داخل نہ کیا گیا ہو۔

اس سلسلہ میں دو شہادتیں بھی درکار ہوں گی ایک اس کے تعلیمی ادارہ سے اور ایک اس کی جماعت کی جانب سے جو موصوف کی اقتصادی صورتحال اور اس کے سابقہ تعلیمی ریکارڈ سے مطلع فرمائے اور ادا کی جانے والی فیس کی رسید کی تصدیق فرمائے

مندرجۂ بالا ہدایتوں پر عمل کرتے ہوئے سالِ رواں کے لئے بھیجی گئی درخواستیں ہم تک ۳۰ ستمبر ۹۵ء تک پہنچ جانی چاہیئے تاکہ ان پر ماہِ اکتوبر / نومبر میں غور کیا جائے اور کامیاب امیدواروں کے نام کا اعلان ماہِ دسمبر میں ہو۔

درخواستیں اس پتہ پر بھیجی جائیں

سیکریٹری۔ کوکنی مسلم ورلڈ فاؤنڈیشن

پوسٹ بکس نمبر 1035 ۔ لندن ۔ E17 9SE

چیریٹی پروگرام کی تیاری

مبارک کاپڑی

نقش کوکن ٹیلنٹ فورم جس کے قیام کو بارہ سال مکمل ہوئے ہیں، اپنی تعلیمی سرگرمیوں کو جاری و ساری رکھنے کے لئے امسال ایک چیریٹی پروگرام منعقد کر رہا ہے۔ یہ پروگرام بمبئی میں ۲۱ اکتوبر ۹۵ء کو منعقد ہوگا اس ضمن میں فورم کی ٹیم نے مختلف علاقوں کا دورہ کیا ہے اور فورم کے کئی بہی خواہ حضرات و خواتین سے رابطہ قائم کیا ہے۔ پروگرام کے انعقاد کے لئے مختلف کمیٹیوں کو تشکیل دینے کی غرض سے ہی ۳ جون کو بمبئی میں مسالہ والا ہال میں تمام کمیٹیوں کے ممبران کی ایک میٹنگ منعقد ہوئی تھی۔

اس میٹنگ میں بمبئی، اضلاع کوکن اور بیرونی ممالک میں علاقائی پروگرام کمیٹیاں تشکیل دی گئیں۔ میٹنگ میں اس خاکسار نے اس پروگرام کے اغراض و مقاصد بیان کئے اور پروگرام کو کامیاب بنانے کے لئے کی جانے والی مختلف تیاریوں کا ذکر کیا۔ اس اجلاس میں جناب صغیر ڈانگے، جناب اسمٰعیل وفدار، جناب اقبال مغل، محترمہ رشیدہ قاضی، جناب آئی۔ وائی مولکر، جناب لقمان خان پٹھان، جناب علی ایم شمسی نے مشوروں سے نوازا۔ کے تمام اراکین موجود تھے۔ چیریٹی پروگرام کے انعقاد کے لئے جو مختلف کمیٹیاں تشکیل دی گئی ہیں وہ یہ ہیں۔

بمبئی زون :

(چیرمین) لائین اقبال کوارے۔

(ممبران) مشتاق اوکے۔ عبدالغنی پاؤسکر، این۔ اے واعد، فیروز مستری، نواب ملک ریاض پرکار، جاوید دردے، اشرف پرکار، ایم ایم قاضی۔ حسن روبانی، پروفیسر نظام مہالدار مبین حاجی، رفیق دھامسکر، اکرام نائیک، یوسف دیسائی۔ ڈاکٹر شیخ عبداللہ، محمود حسن قاضی حسین احمد مچھ بولے، سلطان مہالدار۔ ارشاد خطیب

لیڈیز ونگ :

(چیرپرسن) پرنسپل رشیدہ قاضی

(ممبران) ڈاکٹر مہرالنساء لابے، نیلم فضل ماسٹر، مسرت بانو شیخ، رخسانہ چوگلے، نجمہ مستری۔ نوری اقبال

تھانے زون (I)

(چیرمین) صغیر ڈانگے

(ممبران) رسول پارہ سے، محمد انور منشی، نجیب چاورے، تنویر کرکاری، پروین ملا۔

محمد ... چودھری، فرید ملا، امین عبدالمجید ڈانگے، محمد خالد کراری اور علی میاں تلاک ندوی (پاپڑی۔ وسئی)
ڈاکٹر ناصر احمد شیخ (وسئی) عبدالمجید کلامی (وسئی)

تھانے زون (II) (چیرمین) سعد قاضی
(ممبران) اطہر محمود میاں فلکے (کلیان) مسعود علاؤالدین فرید (کلیان) مظہر غلام حسین آغا
(بھیونڈی) نعیم ضیاء الدین بہاؤالدین (بھیونڈی) عبید عبدالعزیز فقیہہ (بھیونڈی)

رائیگڈھ زون (I) (چیرمین) جناب مشتاق درزی
(ممبران) ایم اے خان (مروڈ) سلیم داماد (مروڈ) یوسف خانزادہ (مروڈ)
سیف اللہ فرفرے (بورلی ماندلہ) عرفان شیخانی (مروڈ) فواد آرائی (شریوردھن) اقبال آرائی، ایم اے علوی (شریوردھن)
بشیر جمعدار (شریوردھن) عبدالرحمن دفعدار (مہسلہ) لقمان خان پٹھان، اور محمد شریف حسوالے (مہسلہ)

رائیگڈھ زون (II) (چیرمین) اسمٰعیل دفعدار
(ممبران)

رائیگڈھ زون (III) (چیرمین) الفلاح دیشمکھ
(ممبران)

رتناگری زون (I) (چیرمین) رفیق نائیک : (ممبران) آئی۔ وائی سولکر، عبدالمجید رائی مجگاؤنکر
〃 〃 (II) (چیرمین) پرنسپل اقبال مغل

استقبالیہ کمیٹی : (چیرمین) جناب غلام محمد پیش امام
(ممبران) علی ایم شمسی، عثمان مالونکر، ندیم دادرکر، محمد علی سرکھوت، محمود مستری، گلزار مستری
نثار نائیک، ہربنس سنگھ، اڈوکیٹ اودے تلک۔ یونس کھوت وغیرہ
علاوہ ازیں بیرونی ممالک میں جو پروگرام کمیٹیاں بنی ہیں وہ مندرجہ ذیل ہیں۔
○ قطر : (چیرمین) حسن عبدالکریم چوگلے ○ سعودی عرب (چیرمین) جناب محمد علی مقدم

○ بحرین : (چیرمین) احمد شیخ) ○ انگلینڈ (چیرمین) ابراہیم بغدادی
○ جنوبی افریقہ جانسبرگ : (چیرمین) اے قیس ○ جنوبی افریقہ کیپ ٹاؤن (چیرمین) سید محسن
○ مشرقی افریقہ : (چیرمین) شیخ اسمٰعیل ○ اسٹریلیا پرتھ (چیرمین) محمد صالح پرکار
○ اسٹریلیا طسمانیہ : (چیرمین) فضل الدین پرکار

اس پروگرام کے موقع پر ایک خوبصورت سوونیر بھی شائع کیا جائے گا جس میں نقش کوکن ٹیلنٹ فورم کے اب تک سرگرمیوں کا احاطہ بھی کیا جائے گا نیز اضلاعِ کوکن اور بمبئی کے تعلیمی اداروں کے تعلق سے کئی مفید معلومات شامل ہوگی۔ اس لحاظ سے یہ ایک دستاویز کی شکل میں انشاء اللہ سامنے آئے گا۔

نقش کوکن کے قارئین و بہی خواہ حضرات سے درخواست ہے کہ اس خوبصورت سوونیر میں اشتہارات عنایت کرکے فورم کے کاز میں ہاتھ بٹائیں اور پروگرام کو کامیاب بنانے میں مدد کریں۔

ANNOUNCEMENT ! ANNOUNCEMENT !! ANNOUNCEMENT !!

SCHOLARSHIPS

Applications are invited from parents/guardians of deserving candidates for financial assistance for graduate/professional studies, in an approved College or University, within the country of their residence.

Financial assistance will be limited to full or part of the tution fee for the academic year only, and an award in the first year does not guarantee assistance in future years as fresh applications will be required for each year.

Proof of acceptance by Educational Institute, two references of which one must be from Jamat stating the applicants financial background and certified proof of previous qualification and certified receipt or demand for the tution fees, will be required.

Closing date for receipt of completed application forms for the current year will be 30th September 1995. Applications will be considered in October/November and successful applicants will be notified in December 1995.

Applications forms may be obtained from :

The secretary,
Kokani Muslim World Foundation,
P.O.BOX 1035
LONDON
E17 9SE.
U. K.

تبصرہ

آئینۂ انبیاء

انجم عباسی

کتاب کا نام :۔ آئینۂ انبیاء

مصنف :۔ لطیف مالیگانوی

قیمت :۔ پچاس روپے

ملنے کا پتہ :۔ ○ انصاری عبداللطیف ، انجمن خیرالاسلام اردو ہائی اسکول گورے گاؤں۔ تعلقہ مانگاؤں۔ ضلع رائے گڑھ ۴۰۲۱۰۳

○ شہاب الدین محمد حسن :۔ ۶۰۱ روی وارڈ۔ رسولپور۔ چندن پوری روڈ۔ مالیگاؤں ضلع ناسک ۴۲۳۲۰۲

آئینۂ انبیاء :۔ انجمن خیرالاسلام اردو ہائی اسکول گورے گاؤں کے مدرس الحاج جناب لطیف مالیگانوی کی وہ شعری تخلیق ہے جس میں ۱۵ ، انبیاء کرام کی مقدس زندگی کے حالات بیان کئے گئے ہیں۔ انبیاء کرام کی زندگی کے حالات رقم کرتے وقت مبالغہ ، یا شاعرانہ رنگ آمیزی کو مطلق دخل نہیں ہوتا اس پر طرہ یہ کہ قرآن میں انبیاء کے تعلق سے جو واقعات بیان کئے گئے ہیں۔ ان ہی واقعات کو کتاب میں شامل کیا گیا ہے اس لئے کہیں کہیں سلاست اور روانی میں فرق آگیا ہے مگر انداز بیاں احتیاط سے پیوستہ ہے۔ پوری مشاقی اور عرق ریزی کے ساتھ لطیف صاحب نے قرآنی قصوں کو نظم کے پیکر میں ڈھالا ہے اور اسے وہ اعتبار بخشا ہے جو قرآنی آیات کے ترجموں سے وابستہ ہے۔ صنائع بدائع ، نادر تشبیہات شعر کو سحر آفریں بنا رہے ہیں۔ ایک کہنہ مشق شاعر کی حیثیت سے لطیف صاحب اس حقیقت سے واقف بھی ہیں مگر انہوں نے جو راستہ چنا ہے اس پر تھوڑی سی کجروی بھی انحراف کے عذاب میں مبتلا کر دیتی ہے۔ وہ یقیناً مبارک باد کے مستحق ہیں کہ شعریت کا احرام باندھے وہ اس راہ سے سلامت گزرے ہیں۔ یہاں ان کا درک بھی ہم سفر تھا اور ان کی عرق ریزی بھی ساتھ تھی۔

ایک ہزار اشعار پر مبنی اس شعری کاوش میں لطیف صاحب نے اپنی تمام تر صلاحیتوں کا پُرخلوص استعمال کیا ہے۔ انہوں نے اس میں اپنے دل کا لہو اور اپنی آنکھوں کا نور صرف کیا ہے تاکہ شعریت کے پیکر میں بیان کئے ہوئے واقعات لوگوں کے دل و دماغ پر نقش ہوں اور وہ ان کی زندگی میں مشعل نور بن جائیں۔

○

یکم جولائی ۱۹۹۵ء کو میرج میں مہاراشٹر اسٹیٹ اردو اکیڈمی کی جانب سے ایک سیمینار کا انعقاد عمل میں آیا تھا اس موقعہ پر لی گئی تصویر میں دائیں سے جناب وقار قادری، جناب مبارک کاپڑی، جناب محمد اقبال، جناب شاہد ندیم، جناب ابراہیم فیض، جناب بشیر احمد انصاری، جناب عزیز قیصری اور محترمہ غزالہ شمس نظر آرہے ہیں۔

تعلیمی وظائف

درج ذیل اداروں میں تعلیم پانے والے وہ طلبہ جو نادار ہیں اور مالی طور پر اپنا تعلیمی خرچ پورا نہیں کر سکتے ان کے لئے رحمانی فاؤنڈیشن کی جانب سے وظیفہ دیا جائیگا۔ ضرورتمند طلبہ اپنے عریضہ کے ساتھ جہاں وہ تعلیم پارہے ہیں وہاں سے بونا فائیڈ سرٹیفکیٹ لیکر فاؤنڈیشن کے نام عریضہ پیش کریں۔

پتہ: رحمانی فاؤنڈیشن۔ کیرانقش کوکن
۴۳ اے، نوانگر، نزد ڈاکیارڈ روڈ، ریلوے اسٹیشن بمبئی ۴۰۰۰۱۰

ادارے جہاں وہ زیرِ تعلیم ہیں

(۱) شرمک ودیالیہ۔ ورلی
(۲) اوکیشنل کورسیس آف وکٹوریہ جوبلی اسکول۔ ورلی
(۳) حبیب ٹیکنیکل ہائی اسکول، ڈونگری

اخبار و افکار

ب ن صاد

پورٹ ٹرسٹ ممبران کا انتخاب اب حکومت نہیں کرے گی

ملک کی بڑی بڑی بندرگاہوں کے پورٹ ٹرسٹ ممبران کو منتخب کرنے کے لئے اپنے حق سے مرکزی حکومت بہت جلد دست بردار ہوجائے گی اور بورڈ کے ٹرسٹیوں کو منتخب کرنے کا حق منتخب شدہ انجمنوں کو دینے کے لئے راہ ہموار کرے گی

ذرائع کے مطابق اس سے متعلق قوانین میں تبدیلی بھی کی جائے گی۔ مال درآمد برآمد کرنے والوں کے علاوہ تاجروں اور بندرگاہوں کے مزدوروں کی نمائندگی کے لئے فی الحال ٹرسٹیوں کا انتخاب کیا جاتا ہے۔ اب یہ حق منتخب شدہ انجمنوں کو دیدیا جائیگا۔

ریشماں کی کامیابی

انجمن اتحاد المستقیم داپھول کے لفٹیننٹ کرنل خازن جناب خیر والدین عبدالکریم بالا بھائی متوطن داپھول تعلقہ داپولی ضلع رتناگری کی دختر ریشماں زوجہ شکیل شرگاؤنکر (جو ۲۸ مئی ۹۵ء کو ازدواجی زندگی میں منسلک ہوئیں) نے جون ۹۵ء میں خالصا کالج ماٹونگا بمبئی سے بی۔ ایس۔ سی مائکرو بائیالوجی کے امتحان میں نمایاں کامیابی حاصل کی۔

(نامہ نگار جنرل سکریٹری)

نئی بمبئی میونسپل کارپوریشن کی پہلی اسکول

۲۸ جون ۹۵ء کو نئی بمبئی میونسپل کارپوریشن کی اولین اسکول نیرول میں میئر شری سنجو نائیک کے ہاتھوں شروع کی گئی ہے۔ اس موقعہ پر نئی ممبئی میونسپل کارپوریشن کے ڈپٹی کمشنر اور مقامی کارپوریٹرس حاضر تھے۔

(نامہ نگار محمود قاضی)

انجمن اسلام جنجیرہ ہائی اسکول شریوردھن کا پارلیمانی الیکشن

۲۹ جون ۹۵ء کو اسکول پارلیمنٹ کے لئے خفیہ رائے دہی کے تحت الیکشن ہوئے۔ پانچ عہدوں کے لئے تقریباً تیس طلباء وطالبات نے حصہ لیا۔ کل ۴۲۷ ووٹروں نے حصہ لیا ذیل کے امیدوار اکثریتی ووٹروں سے کامیاب ہوئے

اسپیکر کے لئے
اکبر یوسف ساکھرکر (۲۲۰ ووٹ)

نائب اسپیکر کیلئے
متین جمال آرائی (۱۶۰ ووٹ)

جنرل سکریٹری
شازیہ شوکت دھنسے (۲۲۰ ووٹ)

جوائنٹ سکریٹری
فرحت جوہر علی ابروڈ (۱۲۰ ووٹ)

گیدرنگ سکریٹری
عمران شوکت سرکھوت (۹۴ ووٹ)

شادی کی خبریں

شادی کی خبر اشاعت کے لئے دیتے وقت ادارہ کو کچھ عطیہ دے کر شادی کی مبارک خوشی میں ادارہ کو بھی شامل کیجئے۔

[illegible] بزم [illegible] ادارۂ ادب اسلامی، زندہ دلان جدہ کیپز فورم خاک طیبہ ٹرسٹ، حلقۂ ارباب ذوق دکن یونائیٹڈ اسپورٹس، انجمن طلباء قدیم جامعہ عثمانیہ، شر سرگم اکیڈمی جدہ اسٹار کرائے کلب اور اودھ پروگریسو سوسائٹی جیسی تنظیموں نے بھرپور تعاون کیا۔ قاری عبدالباسط نے خوش الحان قرأت کے ساتھ تقریب کا آغاز فرمایا جناب شریف اسلم نے نظامت کے فرائض انجام دیئے اور عارف نظامی و ناظر قدوائی نے منظوم خراج عقیدت پیش کیا۔

ڈاکٹر سید علی محمود، جناب محمد باقر، جناب محمد حبیب اللہ، جناب محمد علی مقدم اور جناب حلیم خاں فلکی نے دیارِ حرم سے نکلنے والے اردو نیوز کے اجراء اور اس کے کامیاب یکسالہ سفر پر اظہارِ خیال فرمایا اور خراج تحسین پیش کیا۔

اخبار کے ایڈیٹر انچیف جناب مختار الفال نے کہا کہ اردو نیوز ملت اسلامیہ کے مختلف گروپوں کے درمیان اتحاد اور بھائی چارہ کی فضا بنائے رکھنے میں سرگرم عمل ہے اور خوش قسمتی سے قارئین نے اسے بے حد پسند فرمایا ہے۔ آخر میں آرگنائزرز کی جانب سے ایڈیٹر انچیف کو "چار مینار" کا ماڈل تحفے کے طور پر پیش کیا گیا اور مہمانوں کی پُر تکلف ظہرانہ (LUNCH) سے تواضع کی گئی۔

[illegible]

NKTF کا جلسہ سعودی عربیہ میں

۲۳ جون ۹۵ء بروز جمعہ شام چھ بجے جناب شاہنواز دیشمکھ کے دولتکدہ پر (جدہ سعودی عربیہ میں) N.K.T.F کے فنڈ ریزنگ کے سلسلہ میں کوکنی باشندگان مقیمان سعودی عربیہ کی ایک نشست ہوئی جس میں اضلاع رائے گڈھ، رتناگری اور تھانہ سے منتخبہ لوگ شریک تھے۔ اکتوبر میں ہونے والے پروگرام کی سمت یہ پہلا قدم تھا جناب شفیق زکریا نے ضلع تھانہ کی نمائندگی کی تو جناب شاہنواز دیشمکھ جناب محی الدین خان اور حسن خان اور جناب سعید قاضی (ٹائمز ڈائری) نے ضلع رائےگڈھ کی نمائندگی کی۔ ضلع رتناگری سے جناب خلیل وانگڑے اور جناب حسین پلیلے شریک تھے۔ جناب جمال میسکر، جناب علی پرکار اور جناب کفایت جمعدار اپنی مصروفیت کی وجہ سے شریک نہیں ہو پائے مگر انشاءاللہ ۵ جولائی ۹۵ء کو اس سلسلہ میں ہونے والی دوسری میٹنگ میں نقش کوکن کے اور بھی بہی خواہ شریک ہوں گے۔

پہلی نشست میں شرکاء مجلس نے جس قدر ہمت افزائی کا مظاہرہ کیا اس سے امید ہے کہ اگلی نشست اس سے بھی کامیاب ہوگی۔

نامہ نگار محمد علی مقدم

کیرالا میں سب سے قدیم عربی کتبہ دریافت

کنور (رفانا) یہاں سے قریبی واقع ولاپتنم کی ایک مسجد میں عربی زبان کا ایک قدیم ترین کتبہ دریافت ہوا ہے۔ ڈاکٹر ایم۔ اے قدوسی، آرکیالوجیکل سروے آف انڈیا۔ کے کے۔ محمد اور کالی کٹ یونیورسٹی کے ڈاکٹر وی۔ کے کنجا علی نے مشترکہ طور پر لنگارا مسجد سے یہ پتھر برآمد کیا۔ پتھر پر کندہ عبارت سے پتہ چلتا ہے کہ یہ کتبہ ۱۷۴ ہجری سن (گیارہویں صدی) میں لکھا گیا ہے۔ اس پر کوفی طرز میں عبارت کندہ ہے جس سے اس کے نادر اور قدیم ہونے کا اندازہ ہوتا ہے۔ کیرالا کی کولم مسجد، مارٹی مسجد اور چالیم مسجد میں نصب کتبوں کو اب تک سب سے قدیم کتبے سمجھے جاتے تھے یہ کتبے ۱۲۳۲ء میں لکھے گئے ہیں لیکن مذکورہ کتبہ ۱۰۰۸ء میں لکھا ہوا ہے۔

مسلمانوں کی [illegible] کیلئے یونائیٹڈ اکنامک فورم کی عوامی تحریک

مسلمانوں اور دیگر مائناریٹیز کے لئے قرض حاصل کرنے کی خصوصی اسکیمیں

اپنے حق کا فوراً اور بھرپور استعمال کیجئے

نیشنل مائناریٹیز ڈیولپمنٹ اینڈ فائنانس کارپوریشن لیمیٹڈ کی تاسیس کا مقصد اقلیت کے مستحق افراد کی مالی امداد کرنا ہے۔

اس سال فائنانس کارپوریشن ۵،۸۰،۹۵،۰۰۰ روپئے (پانچ کروڑ اسی لاکھ پچانوے ہزار) مہاتما پھلے بیکورڈ کلاسس ڈیولپمنٹ لیمیٹڈ کے توسط سے مہاراشٹر میں تقسیم کرنے کے لئے مختص کئے ہیں۔

یہ قرض مندرجہ ذیل مددوں میں تقسیم کئے جائیں گے

(۱) بجاج آٹو رکشا کیلئے (۲) گروڈ ڈیزل آٹو رکشا کیلئے (۳) پاور لوم کے لئے (۴) زیروکس مشین کے لئے مذکورہ بالا پروجیکٹ میں سے کوئی بھی پروجیکٹ ایک لاکھ روپئے سے زائد کا نہیں ہونا چاہئے (پانچ سال میں قرض لوٹائے جا سکتے ہیں۔

پہلے مرحلے میں بمبئی میں ۲۰ بجاج آٹو رکشا کے لئے، ۲۰ گروڈ ڈیزل آٹو رکشا کے لئے، ۱۵ پاور لوم کے لئے اور ۱۰ زیروکس مشینوں کے لئے قرض دیا جائے گا۔

مہاراشٹر میں ۲۰۰ بجاج آٹو رکشا کے لئے ۲۰۰ گروڈ ڈیزل آٹو رکشا کیلئے، ۴۰۰ پاور لوم کے لئے اور ۵۰ زیروکس مشینوں کے لئے قرض دیا جائے گا (آٹو رکشا ڈرائیور کے لئے پرمٹ، لائسنس اور بیج نمبر ہونا ضروری ہے۔

آپ کے پروجیکٹ کی کل قیمت کا ۸۵٪ فیصد قرض منظور ہوگا

نقش کرن

بقیہ ۱۵٪ قرض کے درخواست گذار کو ادا کرنا ہوگا۔

قرض کن افراد کو دیا جائے گا۔

۱۔ درخواست گذار کی سالانہ آمدنی ۲۲۰۰۰ روپئے سے زائد نہ ہو
۲۔ ذاتی کا سرٹیفکٹ کہ درخواست گذار مسلم ہے۔
۳۔ آمدنی کا سرٹیفکٹ لازمی ہو۔ یہ بمبئی کے کلکٹر یا ڈسٹرکٹ تحصیلدار کی طرف سے دیا گیا ہو اچاہئے۔

آپ لازمی طور پر رابطہ قائم کریں

۱۔ بمبئی میں (ماہم علاقے تک)

مہاتما پھلے بیکورڈ کلاس ڈیولپمنٹ کارپوریشن لیمیٹڈ بیرک نمبر ۱۸ سچوالیہ جمخانہ کے پیچھے۔ بمبئی ۴۰۰۰۲۱

یہاں آپ جناب بھینڈے (ڈسٹرکٹ منیجر) سے ملیں۔

ماہم سے دہیسر تک

گرہ نرمان بھون، گراؤنڈ فلور، باندرہ ایسٹ بمبئی ۴۰۰۰۵۱

یہاں آپ جناب بی۔ ایل۔ کھوبر گڑے سے ملیں

مہاراشٹر کے دیگر تمام اضلاع کے لئے

مہاراشٹر کے متعلقہ ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر میں مہاتما پھلے بیکورڈ کلاس ڈیولپمنٹ کارپوریشن لیمیٹڈ کے ڈسٹرکٹ منیجر سے رابطہ قائم کریں۔

قرض کے لئے فارم کی قیمت ۱۰ روپئے اور درخواست کی جانچ کی فیس ۱۵۰ روپئے ہے۔

تفصیلی معلومات کے لئے رجوع کریں۔

جناب کے ایم عارف (صدر) Tel: 4927435
ڈاکٹر اے کے نائک (نائب صدر) Tel: 3766601

یونائیٹڈ اکنامک فورم
۷۔ اے ایم آئی اسٹیٹ ڈاکٹر ای موزیس روڈ، ورلی بمبئی ۴۰۰۰۱۸
فون: ۴۹۲۳۴۱۲ / ۴۹۲۷۴۳۵

ھدیۂ تہنیت

جناب بشیر احمد عبدالرؤف خطیب انجمن اسلام جنجیرہ ہائی اسکول و جونیر کالج آف سائنس مہسلہ ضلع رائے گڈھ کے پرنسپل مقرر کئے گئے ہیں۔ ۲۷ مئی ۹۵ء کو انجمن اسلام جنجیرہ کے کوارڈینیشن کمیٹی نے آپ کا تقرر کیا خطیب صاحب موصوف کا وطن پُرار تعلقہ مانگاؤں ضلع رائے گڈھ ہے بی ایس سی بی ایڈ کی سندیں حاصل کر چکے ہیں انجمن اسلام جنجیرہ ہائی اسکول و جونیر کالج آف آرٹس شریوردھن میں دس سالوں تک تعلیمی خدمات انجام دی ہیں اور انہیں کارکردگی کی وجہ سے انہیں یہ نصرت حاصل ہوا ہے۔

درس و تدریس کے ساتھ ہی والی بال کے اچھے کھلاڑی ہیں اور نقش کرکرا

کوکن بائرا بجوکیشن یونٹ کے خازن بھی ہیں اس تقرری پر اظہار خیال کرتے ہوئے خطیب صاحب نے فرمایا کہ اے آئی جی ہائی اسکول و جونیر کالج مہسلہ کی فلاح و بہبود کے لئے میں اپنے آپ کو وقف کرنے کا خواہش رکھتا ہوں۔

خطیب صاحب کی تقرری پر کوکن بائرا بجوکیشنل یونٹ کے تمام اراکین انہیں مبارکباد دیتے ہیں اور کامیابی کے لئے دعا کرتے ہیں۔

منجانب:۔ عبدالوہاب دھنشے
جنرل سکریٹری

بزمِ اردو قطر کا ماہانہ طرحی مشاعرہ

۲۵ مئی ۹۵ء کو بزم اردو قطر کے زیرِ اہتمام بزم کے ہال (خیال خیمہ) میں طرحی مشاعرہ

ے جب ٹوٹے ہیں صرف کنارے ٹوٹے ہیں

منعقد ہوا بزم کے تقریباً تمام شعراء نے شرکت کی۔ تلاوتِ کلام پاک سے عامر صدیقی نے سرفراز کیا۔ نظامت جناب ابوالحسن تابش نے کی۔ صدارت قاضی فراز احمد نے

فرمائی۔ بزم کے جمال خیمہ میں جناب شاعر جمالی۔ جناب رئیس بہاری نوری نے بھی چند روز قبل قدم رنجہ ۱۱۱۱

دلیپ کمار کو دادا صاحب پھالکے ایوارڈ

شہنشاہِ جذبات دلیپ کمار کو ۱۹۹۴ء کا دادا صاحب پھالکے ایوارڈ دینے کا اعلان کیا ہے۔ عظیم فلم اداکار دلیپ کمار گذشتہ چار دہائیوں سے اداکاری کی دنیا کے بے تاج بادشاہ رہے ہیں۔ ۷۲ سالہ دلیپ کمار (یوسف خان) نے ہندوستانی فلمی شائقین کی نئی نسلوں کو اپنی عظیم اداکاری سے متاثر کیا ہے دلیپ کمار نے ۱۹۴۴ء میں اپنی فلم جوار بھاٹا سے اپنی فلمی زندگی کا آغاز کیا تھا اس وقت سے انہوں نے اب تک ۶۰ فلموں میں اپنی یادگار اداکاری سے فلمی دنیا کو نئی راہ دکھائی ہے۔

اگست ۹۵ء

دارا صاحب پھاٹک ایوارڈ ہر سال کسی زندہ قلمی شخصیت کو قلمی دنیا کی ترقی اور نشوونما میں نمایاں خدمات انجام دینے پر دیا جاتا ہے یہ ایوارڈ ایک سنہری کنول ایک شال اور ایک لاکھ روپیہ نقد پر مشتمل ہوتا ہے۔

میرانگر (ناگوٹھنہ) میں اسکول کا افتتاح

ناگوٹھنہ کے جنوب مشرق میں جو نئی بستی آباد ہوئی ہے وہاں اسکول نہیں ہے بچوں کو ریلوے کراسنگ اور بمبئی گوا ہائی وے پار کر کے ناگوٹھنہ میں آنا پڑتا ہے جو خطرہ سے خالی نہیں ہے لہٰذا عظیم المرتبت علم دوست حضرات کے دل میں یہ خیال آیا کہ اس نئی بستی میں اردو پرائمری اسکول جاری کیا جائے۔ ناگوٹھنہ ایجوکیشن سوسائٹی کے سکریٹری لیاقت شیخ کرگیکر، ناگوٹھنہ کے نائب سرپنچ اور گرام پنچایت اسکول کمیٹی کے چیرمین صغیر ادھیکاری، جناب ظہورالدین سید و دیگر ممبران کی کوششوں سے یہ اسکول اول و دوم جماعت تک جاری ہوا۔ ۳ر جولائی ۹۵ء کو روہا اور مانگاؤں کے عامدار شری سنیل تٹکرے نے اسکول کا افتتاح فرمایا۔

صدارت بھائی پاشلکر سبھاپتی پنچایت سمیتی روہا نے کی نیز بی ڈی او اور بی ای او صاحبان بھی بہ نفس نفیس شریک محفل تھے۔ ان کے علاوہ ناگوٹھنہ کی نامور شخصیت اور بزرگ ہستی حاجی ابوبکر دفعدار و دیگر معززین بھی جلوہ افروز تھے۔ اسی پروگرام میں اسماء شیخ کی شاندار کامیابی پر اسے اعزاز دیا گیا اور غریب طلباء کو انعامیں اور بیاضیں تقسیم کی گئیں جو جناب عبدالغنی شیر بلکر صاحب نے دیں۔

نامہ نگار : بشیر ماہر

سلائی کلاس جاری

این ای ایس اردو ہائی اسکول ناگوٹھنہ میں رحمانی فاؤنڈیشن کے زیر اہتمام ڈاکٹر عبدالکریم نائیک صاحب کے توسط سے سلائی کلاس جاری ہو چکی ہے امید کہ اہالیان ناگوٹھنہ اس سلائی کلاس سے بھرپور استفادہ حاصل کریں گے

نامہ نگار : بشیر ماہر

نقش کوکن آپ کا پرچہ ہے
اس کے خریدار بنئے
اور بنائیے

شادی خانہ آبادی

★ جناب عبداللہ حسام الدین دلوی متوطن راجپور ضلع رتناگری کی دختر کا عقد مسعود جناب احمد قاضی متوطن ڈونگر تعلقہ راجپور ضلع سندھودرگ کے فرزند نعمان کے ساتھ ۲۲ مئی ۹۵ء کو ڈونگر میں انجام پایا۔

★ گوندیورہ (ضلع رتناگری) کے جناب احمد اسحٰق ساونت کی دختر تبسم کی شادی ماخیزن کے جناب یوسف فقیر جھگڑے کے فرزند مرتضیٰ کے ساتھ ۳۰ مئی ۹۵ء کو انجام پائی۔

خبر کیوں نہیں چھپی

ہمارے کچھ کرمفرما مہینہ کی ۲۰ تاریخ کے بعد اپنے مضامین، رپورٹ خبریں دفتر پہنچاتے ہیں اور اس خوش فہمی میں رہتے ہیں کہ (اخبار کی طرح) آج خبر دی ہے کل چھپ کر آجائے گی مگر رسالہ میں ایسا نہیں ہوتا۔ ۲۴ تاریخ سے پہلے کتابت کے مرحلے سے گذر کر کاپی ۲۵ر تاریخ کو پریس جاتی ہے تاکہ پہلی تاریخ کو ہم سپرد ڈاک کریں آپ کی مرسلہ خبریں نہیں چھپی تو ناراض مت ہوئیے۔ پرچہ آپ کا ہے۔ اس سے تعاون کیجئے۔

سعودی عرب کے ربع الخالی
علاقہ میں تیل دریافت

ریاض (فانا) سعودی عرب کے وسیع وعریض علاقہ ' ربع الخالی ' میں تیل کا پتہ چلا ہے۔ امکان ہے کہ اس صدی کے آخر تک یہاں سے تیل نکلنا شروع ہو جائے گا۔ سائبہ کے مقام پر واقع اس آئیل فیلڈ سے روزانہ پانچ لاکھ بیرل تیل برآمد کرنے والے ملکوں کی تنظیم اوپیک میں اول مقام بنا رہے گا۔ سعودی کی تیل کمپنی آرامکو نے اس تیل فیلڈ کو ڈیولپ کرنے کی منظوری دے دی ہے یہ علاقہ عرب کے مشرقی سرحد اور متحدہ عرب امارات کے درمیان واقع ہے۔

کوکن کے سمندر میں بڑے جہاز چلانے کا منصوبہ

ریاستی وزیر برائے نقل وحمل پرمود نولکر نے قانون ساز کونسل کو مطلع کیا کہ ستیہ گری شپنگ اور کنفیڈنس شپنگ نے اپنے غیر ملکی پارٹنروں کے ساتھ اکتوبر کے آواخر سے کوکن حلقہ میں مسافر جہاز چلانے کا فیصلہ کیا ہے۔

وزیر ٹرانسپورٹ نے کہا کہ نقش کوکن ا

غیر ملکی کمپنی سے پہلے دور کی گفتگو ہو چکی ہے اب غیر ملکی کمپنی اپنے ہندوستانی پارٹنروں کے ساتھ سروس کے تعلق سے گفتگو کرے گی۔ سنگاپور کی ایک کمپنی اور ستیہ گیری شپنگ کے درمیان سمجھوتہ ہوا ہے جبکہ ڈنمارک کی کمپنی اور کنفیڈنس شپنگ ایک ساتھ میدان عمل میں آ رہی ہے۔

ایڈوکیٹ سید علی محمد ڈپٹی کورونر

ایڈوکیٹ جناب سید علی محمد کو حکومت مہاراشٹر ہوم ڈپارٹمنٹ نے آنریری ڈپٹی کورونر مقرر کیا ہے وہ پچھلے ۱۰ سال سے وکالت کر رہے ہیں ایک باصلاحیت وکیل کے علاوہ وہ سرگرم سماجی کارکن کی حیثیت سے بھی مشہور ہیں۔ ایڈوکیٹ سید مجگاؤں کورٹ بار ایسوسی ایشن کے صدر بھی رہ چکے ہیں اور شہر کی مختلف سماجی تنظیموں سے وابستہ ہیں۔

اردو اسکول کا اجراء

ممبئی گوا روڈ سے لگ کر تعلقہ مہاڈ ضلع رائے گڈھ میں ساحل نگر (گاندھار پالے) میں ضلع پریشد کی نئی اردو اسکول کا اجراء ۴ جولائی ۹۵ء کو مہاڈ پنچایت سمیتی کے سبھاپتی شری مہاڈک صاحب کے ہاتھوں ہوا تقریب کی صدارت مہاڈ کی معروف شخصیت علم دوست ڈاکٹر اے اے دیشمکھ نے فرمائی نائب سبھاپتی شری شری چاندویکر، بلاک ایجوکیشن افسر شری جھنجھے، پنچایت سمیتی کے رکن جناب فیروز خان دیشمکھ، مہاڈ میونسپل کارپوریشن کے نائب صدر جناب محمد علی پلوکر وغیرہ نے اس موقعہ پر اپنے خیالات کا اظہار فرمایا۔ مہاڈ کے نوجوان ڈاکٹر شوکت قاضی اور روز یہ کوڈیوکر بھی شریک مجلس تھے۔

اسکول کی عمارت کے لئے ساحل نگر کے مخیر علم دوست جناب عبدالحلیم تاج نے دو گنٹھے قطعہ اراضی ' ہدیۃ ' دینے کا اعلان کیا ہے۔ اسکول کے صدر مدرس جناب ایم ایس کنگلے نے حاضرین کا شکریہ ادا کیا۔

نصرت مومن بھیونڈی میں ٹاپ

رفیع الدین فقیہ ہائی اسکول بھیونڈی کی طالبہ نصرت بنت ایڈوکیٹ مختار مومن نے ۹۵ء مارچ امتحان

میں ۸۴.۵۰ فیصد نمبر حاصل کر کے نہ صرف اپنے ہائی اسکول بلکہ بھیونڈی کے تمام اردو ہائی اسکولوں میں ٹاپ کیا ہے۔

موربہ میں تہنیتی جلسہ

۵ جولائی ۱۹۹۵ء کو ایس ایس ہائی اسکول اینڈ جونیئر کالج موربہ ضلع رائگڈھ میں طلباء وطالبات اور اساتذہ کی عزت افزائی کے سلسلے میں ایک تہنیتی جلسہ منعقد کیا گیا جس کی صدارت سوشل سوسائٹیز موربہ کے صدر ڈاکٹر کے. وائے راؤت نے کی۔ محمد سعید ذالگاؤنکر نے جلسے کی غرض وغایت بیان کیں۔ مارچ ۹۵ء میں ہوئے ایس ایس سی اور ایچ ایس سی امتحان میں بہتر کارہائے نمایاں انجام دینے کے صلے میں نو طلباء وطالبات اور نو اساتذہ کو اراکین انتظامیہ نے زر نقدی سے نوازا۔ اس کے علاوہ جن طلباء وطالبات نے انگریزی میں ۸۰ اور میتھمیٹکس میں ۱۴۰ سے زائد نمبرات حاصل کئے انہیں میڈم رضیہ داؤد بڑے کی جانب سے خصوصی نقدی انعام دیا گیا۔ یہ انعام انہوں نے ہر سال دینے کا وعدہ کیا ہے۔ اراکین انتظامیہ نے بھی شرط رکھی ہے کہ ہر سال جن اساتذہ کا رزلٹ ۷۵ سے زائد ہوگا انہیں نقدی انعامات سے نوازا جائے گا۔

مرسلہ: انصاری مختار احمد

نقش کوکن

وہور میں الوداعی جلسہ

۱۱ جولائی ۹۵ء کو فجندار ہائی اسکول وجونیئر کالج وہور کے پرنسپل جناب اقبال منتری صاحب کے اعزاز میں الوداعی تقریب کا انعقاد ہوا جس کی صدارت فجندار ایجوکیشن ٹرسٹ کے سکریٹری اور ادارہ کے ایڈمنسٹریٹو افسر جناب غلام محمد پٹیل نے فرمائی۔ جناب اقبال منتری اپنی ذاتی وجوہات کی بنا پر برضا ورغبت اپنی ۱۹ سالہ خدمات سے سبکدوش ہوئے اس موقع پر انتظامیہ کی جانب سے گلپوشی اور شال نیز اسکول اور کالج کے تمام ساتھیوں کی جانب سے آپ کی خدمت میں ایک جامع تحفہ پیش کیا گیا۔

اسٹیٹ ایوارڈ پانے والے سابق پرنسپل جناب این اے واحد صاحب اپنی زندگی کے ۲۸ سال کی عرق ریزی کے بعد اس ادارہ سے سبکدوش ہوئے تو آپ کے بعد اقبال صاحب نے چارج سنبھالا اور ۷ سال اس عہدہ پر رہ کر

رضا کارانہ طور پر سبکدوش ہوئے ادارہ کے سینئر ٹیچر جناب مختار احمد فاضے نے صدر مدرس کا چارج سنبھالا۔ جلسہ میں جناب داروان پاشا، جناب عبداللہ شیخ ناگے، شری کدم آبا اور جناب سید اظہر حسین نے اردو، ہندی، انگریزی و مراٹھی زبانوں میں اپنی عقیدت کے پھول نچھاور کئے۔ پروگرام کی نظامت ڈاکٹر عبدالرشید اشتیاق نے انجام دی۔

کولہاپور S.S.C. بورڈ میں شبنم ملانی مراٹھی میں اول

مہاتما گاندھی ودھالیہ سانگلی کی طالبہ شبنم باپولال ملانی نے مضمون مراٹھی میں کولہاپور بورڈ میں سرفہرست رہیں اور اول انعام کی حقدار بنی۔ اسی طرح شگفتہ فضل الحق پرکار (سراج الاسلام ہائی اسکول فروس تعلقہ کھیڈ ضلع رتناگری) ریاضی (میتھمیٹکس) میں ۱۵۰ نمبر (صد فیصد) حاصل کر کے بورڈ میں اول آئی۔

مہاراشٹر ہائی اسکول چپلون

امسال کل ۵۵ طلباء وطالبات شریک امتحان ہوئے جن میں سے ۵۴ کامیاب ہوئے نتیجہ ۹۸.۲ فیصد رہا۔ ۲ امتیازی درجہ میں، ۸ اول درجہ میں، ۴۰ دوم درجہ میں اور ۴ سوم درجہ میں کامیاب ہوئے۔ شاکر حسن لسنے نے ۸۰٪ مارکس لے کر اول اور ناظمہ اسحٰق کھوت نے ۸۰٪ فیصد مارکس لے کر اسکول میں دوم نمبر سے کامیابی پائی۔

رفیق نائیک صدر منتخب

۱۶ جولائی ۱۹۹۵ء کو ممبئی میں منعقدہ آئیڈیل ایجوکیشن سوسائٹی رتناگری (ممبئی) کی مجلس منتظمہ کی میٹنگ میں رتناگری کے جواں عمر و جوان عزم صنعتکار جناب رفیق نائیک متفقہ رائے سے آئیڈیل ایجوکیشن سوسائٹی کی صدارت پر انتخاب عمل میں آیا۔ رفیق سیٹھ کے صدر چنے جانے سے لوگوں میں خوشی کی لہر دوڑ گئی ہے۔

انیسہ احمد

ذکیہ اصغر

ہرنئی ایجوکیشن اینڈ ویلفیر سوسائٹی ہرنئی تعلقہ داپولی، ضلع رتناگری کے زیر انتظام جاری نیشنل اردو ہائی اسکول کی طالبات مس انیسہ احمد پٹھان اور مس ذکیہ اصغر مالگونڈکر نے امسال ایس ایس سی مارچ ۱۹۹۵ء کے امتحان میں علی الترتیب ۹۱.۲۸ فیصد اور ۸۵.۴۴ فیصد مارکس حاصل کر کے کامیاب ہوئیں اور تعلیم نسواں کے زمرے میں ژونیکہ محلہ ازکھلا تری بندرگاؤں کا نام روشن کیا ہے۔

نامہ نگار، اسمٰعیل محمد پٹھان

رتناگری اور سندھودرگ اضلاع کے
مسلم طلباء کو وظیفے

کوکنی مسلم ایجوکیشن سوسائٹی رتناگری کی بمبئی سب کمیٹی نے ۹۶-۱۹۹۵ء تعلیمی سال کے لئے صرف رتناگری اور سندھودرگ اضلاع کے مندرجۂ ذیل طلبہ کو حسب قابلیت وظیفے دینا طے کیا ہے۔ چنانچہ خواہشمند طلبہ ذیل کے پتہ پر خود آکر یا اپنا پتہ لکھا ہوا لفافہ (جس پر ایک روپیہ کا ڈاک ٹکٹ لگا ہوا ہو) بھیج کر درخواست نامہ حاصل کریں۔ درخواست نامے ہمیں موصول ہونے کی آخری تاریخ ۳۰ ستمبر ہوگی۔

(۱) بمبئی عظمیٰ کے ہائی اسکولوں میں درجہ ہشتم سے دسویں تک۔
(۲) بمبئی عظمیٰ کے صنعتی وحرفتی (ووکیشنل ٹیکنیکل) اداروں میں تعلیم پانے والے۔
(۳) ریاست مہاراشٹر کے کسی بھی انجینئرنگ یا میڈیکل کالج میں تعلیم پانے والے۔
(۴) بمبئی عظمیٰ کے اور رتناگری سندھودرگ ضلع کے جونیئر اور ڈگری کالجوں میں تعلیم پانے والے۔

ضروری نوٹ :۔

(۱) ہائی اسکولوں کے جو طلباء نے ۵۰ فیصد یا اس سے زیادہ نمبر حاصل کئے ہوں وہی اپنی درخواست (عریضہ) پیش کریں۔
(۲) بارہویں تک لڑکیوں کو عام طور سے مفت تعلیم دی جاتی ہے لہٰذا جن لڑکیوں کو فیس ادا نہیں کرنی پڑتی ایسی لڑکیاں عرضی نہ داخل کریں۔

مندرجۂ بالا وظیفوں کے علاوہ المرحوم پروفیسر دادرکر صاحب کی یاد میں پانچسو روپیہ اس طالب العلم کو دئے جائیں گے جو عربی یا اردو یا حساب یا سائنس میں سب سے زیادہ نمبر حاصل کرچکا ہو۔

ایم ڈی مستری
سکریٹری

۷۰، گرگاؤں روڈ (جگناتھ شنکر سیٹھ روڈ) اوپیرا ہاؤس بمبئی ۴....۴

طلب الدعا

نقش کوکن کے دیرینہ خیر خواہ اور کراچی میں ہمارے نمائندگانِ خصوصی جناب حاجی محمد یوسف بمبئی والے (دارثی بابا) اور جناب قمرالدین قاضی صاحب ان دنوں علیل ہیں۔ قارئین سے گذارش ہے کہ ان کی صحتیابی کے لئے دعا فرمائیں

(ادارہ)

عمر سُروے کو اعزاز

خلیج العرب میں جناب عمر علی سُروے کو مہاراشٹر سانسکرتک منڈل بحرین کا ممبر منتخب کیا گیا ہے۔ مہاراشٹر سانسکرتک منڈل کا تعارف اگلی اشاعت میں ملاحظہ فرمائیں

(مرسلہ محمد کامل سیقولے)

دل کا دورہ پڑے تو نمبر ۱۰۵ ڈائل کیجئے

مہانگر ٹیلیفون نگم نے امسال یوم جمہوریہ کے تحفہ کے طور پر یہ خدمت پیش کی ہے کہ اگر آپ کسی کو اچانک عارضۂ قلب میں مبتلا دیکھتے ہیں تو ٹیلیفون نمبر ۱۰۵ ڈائل کیجئے آدھ گھنٹہ میں تمام سہولیات اور طبی امداد سے آراستہ ٹیم کے ساتھ ایک ایمبولنس آپ کے دروازہ پر پہنچ جائے گی جو فوری طور پر مریض کے علاج معالجہ میں لگ جائے گی اور ضرورت ہو تو قریبی ہسپتال کے آئی سی یو میں داخل کروائے گی۔

خیال رہے کہ یہ سہولت صرف بمبئی میں رہنے والوں کے لئے ہے۔

نقش کوکن

تعارف

علم و ہنر میں سند یافتہ نوجوانوں کا تعارف پیش کرنا ان کی پبلسٹی نہیں ہے بلکہ ہمارا مقصد بچوں کی حوصلہ افزائی کرنا ہے تاکہ اس کی تقلید میں دیگر نوجوان بھی آگے بڑھنے کی کوشش کرتے رہیں۔ نیز ان تعارفات کی بدولت قوم کی بیداری اور جد و جہد کا بھی پتہ لگتا ہے۔ آگے چل کر یہی بچے قوم و ملک و ملت کے لئے درخشاں ستارے ثابت ہوں گے لہٰذا برطانیہ میں آباد کوکنی حضرات سے التماس ہے کہ اپنے بچوں کی حوصلہ افزائی کے لئے جناب ابراہیم بغدادی سے جو یو۔کے میں نقش کوکن کے نمائندہ خصوصی ہیں رابطہ قائم کریں۔

ان کا پتہ ہے
IBRAHIM BAGHDADI
40 BOLAND STREET BLACKBURN - BB1 6LL
فون نمبر: 0254 - 56868

مس سیمہ جہاں پٹیل، منوٹی

کرووئی تعلقہ سنگمیشور، ضلع رتناگیری حال مقیم بلیک برن انگلینڈ کی ابتدائی تعلیم اور ثانوی تعلیم مقامی اسکولوں میں پوری ہوئی اور بلیک برن کالج سے انگلش، میتھس، کیمسٹری اور بایولوجی میں اے لیول کر کے سینٹرل انگلینڈ یونیورسٹی برمنگھم میں داخلہ لیا چونکہ آپ کے سائنس مضامین ہونے ہوئے نفس ذر!

گذشتہ سال ۹۴ء میں مذکورہ یونیورسٹی سے انگلش لٹریچر میں بی۔اے آنرس کی اعلیٰ ڈگری حاصل کر چکی ہیں اور ڈگری سرٹیفکیٹ امسال ماہ مارچ ۹۵ء میں انجام پائی مزید سلسلہ تعلیم جاری رکھتے ہوئے (A.C.I.B) ایسوسی ایشن آف چارٹرڈ انسٹی ٹیوٹ آف بینکرس (تین سالوں میں ختم امتحان) کا کورس کر رہی ہیں۔

شیخ صباعبداللہ کی کامیابی

شہر کرلا کی مشہور ہستی ڈاکٹر شیخ عبداللہ چیئرمین لوکل بورڈ انجمن اسلام کرلا کی دختر شیخ صبا ناز نے آبدل ایجوکیشن موومنٹ کی رہنمائی میں ایس ایس سی امتحان میں ۸۷٫۲۸ فیصد نمبر حاصل کیا اور انجمن خیر الاسلام اسکول میں بہتر نمبر رہیں۔

بمبئی پورٹ ٹرسٹ ورکشاپ میں پلمبر

شاپنگ کے اسسٹنٹ چارج مین جناب عبدالحمید حسین مقدم کی دختر تمنا مقدم نے انجمن اسلام گرلز ہائی اسکول باندرہ سے امسال ایس ایس سی کا امتحان ۸۴ فیصد نمبر حاصل کر کے کامیاب کیا۔ قابل ذکر امر یہ ہے کہ اس ہونہار طالبہ نے اس وقت عمر ۱۴ سال میں قدم رکھا ہے سلسلہ تعلیم جاری رکھتے ہوئے اس نے شعبۂ سائنس میں داخلہ لیا ہے۔ اللہ اسے اپنے ارادوں میں کامیاب کرے۔

سارہ پانکر

نقش نواز جناب قاسم یوسف پانکر کی دختر سارہ پانکر نے بحرین کی انڈین اسکولز کی تیسری جماعت میں اول پوزیشن حاصل کر کے "پرنسپلز آنر لسٹ" میں شمولیت حاصل کی جو مقامی ہندوستانیوں میں ہماری برادری کے لئے اعزاز ہے

نقش کوکن

فرحان بھاردے

کونسل فار دی انڈین اسکولز سرٹیفکٹ اکزامینیشن نئی دہلی کے آئی سی ایس ای امتحان (جو ایس ایس سی کا مساوی امتحان ہے) میں فرحان عبدالرحمن بھاردے متوطن سانگ تعلقہ داپولی ضلع رتناگری ۹۰ فیصد (۹۰ ۴/۵) نمبر حاصل کر کے امتیازی شان کے ساتھ کامیاب ہوا۔

یہ ذہین اور ہونہار طالب علم سینٹ پیٹر ہائی اسکول مجگاؤں بمبئی میں زیر تعلیم رہا اور اب سلسلۂ تعلیم جاری رکھتے ہوئے اس نے جئے ہند کالج بمبئی میں شعبۂ سائنس میں داخلہ لیا ہے۔ اس کا I.I.T. سے کمپیوٹر انجینئرنگ میں سند حاصل کرنے کا ارادہ ہے۔ اللہ اس کو اپنے ارادہ میں کامیاب کرے۔

موصوف بمبئی مرکنٹائل کوآپریٹیو بنک کے ڈپٹی چیف افسر جناب عبدالرحمٰن بھاردے کے فرزند ہیں۔

مہ جبیں پرکار

حاجی داؤد امین ہائی اسکول کاسترہ کی ہونہار طالبہ مہ جبیں یوسف پرکار نے ۹۱ فیصد نمبر حاصل کر کے اس ہائی اسکول کی تاریخ میں سب سے زیادہ نمبرات حاصل کرنے کا اعزاز پایا۔ اس طالبہ نے اردو میں ۸۸ ہندی مراٹھی میں ۷۵، انگریزی میں ۹۰، ریاضی میں ۱۴۶، سائنس میں (۱۴۰) اور سماجی علوم میں ۹۳ نمبر حاصل کئے ہیں۔ امتیازی شان کے ساتھ حاصل کردہ کامیابی پر ہم اس ذہین طالبہ کو دلی مبارکباد پیش کرتے ہیں۔ یہاں یہ امر بھی قابل ذکر ہے کہ M.K.T.F. کی جانب سے جو مقابلے منعقد ہوئے ان میں اس طالبہ نے اپنی ذہانت کا لوہا منوایا تھا اور خوب داد حاصل کی تھی۔

آفریں صد آفریں

ناظمہ بی عبدالغنی بھاروے متوطن تورلی تعلقہ مہاڈ ضلع رائیگڈھ وہ طالبہ ہے جس نے قوت گویائی سے محروم ہونے کے باوجود امسال ایس ایس سی امتحان میں کامیابی حاصل کی۔

کوکن کے بزرگ شاعر جناب ساقی تورلوی کے عم زاد برادر نسبتی مرحوم عبدالغنی بھاروے کے ہاں اس بچی نے جنم لیا تو وہ پیدائش سے ہی گونگی تھی اللہ کا فضل رہا کہ قوت سماعت باقی تھی لہٰذا اس نے قوتِ گویائی کی محرومی پر مات کی اور اٹھارہ سال کی عمر میں ہی سہی مگر ایس ایس سی کا امتحان پاس کیا اس بچی کے لئے فیض احمد فیضؔ کے ایک شعر میں کچھ تصرف کے ساتھ ہم یوں کہہ سکتے ہیں کہ

نقش کوکن

لبوں پہ بھرتی ہے میرے ٹوٹی ہوئی نم ہے۔
رکھی ہے حلقۂ الفاظ میں زباں میں نے

اس بچی سے دو سال بڑا ایک بھائی (شبیر حسین) ہے وہ بھی پیدائش سے ہی گونگا ہے۔ البتہ دو سال چھوٹی بہن زلیخا جو بالکل نارمل ہے اس نے امسال بعمر سولہ سال ایس ایس سی کا امتحان پاس کیا اسے ۵۱ فیصد نمبر ملے ہیں۔

سفینہ یوسف خان

امسال بی اے کے امتحان میں کامیاب ہونے والوں میں وسنت راؤ نائیک کالج (مروڈ) کے پرنسپل جناب یوسف خان کی صاحبزادی مہاراشٹر کالج کی ہونہار طالبہ سفینہ یوسف خان بمبئی یونیورسٹی میں گیارہویں نمبر پر اور انٹائیر ہسٹری (تاریخ) میں پورے یونیورسٹی میں ۷۲٫۱۶ فیصد نمبروں سے اول آئی سفینہ یوسف خان نے اپنی ابتدائی تعلیم کا آغاز سینٹ جوزف ہائی اسکول کھاری بھنڈی سے کیا ایس ایس سی میں بھی انہوں نے ۷۰٫۴۲ فیصد مارکس حاصل کئے پھر مہاراشٹر کالج میں بارہویں جماعت میں ۷۶٫۰۷ فیصد مارکس سے مہاراشٹر کالج میں اول آئی۔ سفینہ کو بچپن ہی سے تاریخ کا مطالعہ کرنے کا بہت شوق تھا۔ سفینہ اپنے والد پروفیسر یوسف خان کے نقشِ قدم پر چل رہی ہے جو کہ مہاراشٹر کالج میں تاریخ کے پروفیسر رہ چکے ہیں اللہ سے دعا ہے کہ یہ بچی مستقبل میں تاریخ داں بنے اور فرقہ پرست جو ہماری تاریخ کو توڑ مروڑ کر پیش کر رہے ہیں وہ اس کا منہ توڑ جواب دے سکے

آمین

محسن خان

انجمن اسلام جنجیرہ ایگریکلچرل ہائی اسکول مروڈ کا طالب العلم محسن خان مختار خان نے امسال

...ایس ایس سی امتحان میں ۸۴ فیصد نمبر حاصل کر کے اسکول میں سرفہرست رہا۔

ذاکرہ سراج

عبداللہ پٹیل ہائی اسکول کوسہ ممبرا ضلع تھانہ کی طالبہ ذاکرہ سراج جھاری متوطن بازار پیٹھ بیل باغ وصغی ناکہ رتناگری نے امسال ایس ایس سی امتحان میں ۸۲ فیصد نمبر حاصل کر کے اپنی خداداد ذہانت کے جوہر دکھائے ہیں اس کی اسی کامیابی سے خوش ہو کر ہائی اسکول انتظامیہ نے ایک خصوصی جلسہ مبارکباد میں اسے ایک ہزار روپیہ کا انعام عطا کیا سلسلہ تعلیم جاری رکھتے ہوئے اس ہونہار طالبہ نے صابو صدیق انجینئرنگ کالج میں کمپیوٹر انجینئرنگ میں داخلہ لے لیا ہے۔ ہماری دعا ہے کہ اللہ اسے اگلے امتحانات میں بھی اسی طرح امتیازی کامیابی سے ہمکنار کرے۔

نفیسہ کوکن

موصوفہ نقش نواز جناب اشفاق ابراہیم بانے متوطن راجیول جو بمبئی یونیورسٹی میں ٹوآک ڈپارٹمنٹ سے سبکدوش ہوئے ہیں ان کی نواسی ہیں۔

اسماء شیخ

ناگوٹھنہ ضلع رائے گڈھ کی ہونہار طالبہ اسماء شیخ تعلیمی سالوں میں ابتداء سے ہی آج تک اول پوزیشن میں رہی ہے وہ صرف اسکول کی چہار دیواری میں ہی نہیں بلکہ تقریری مقابلے سائنسی نمائش، ڈرائنگ کمپٹیشن، مضمون نویسی اور کھیل کود کے میدان میں شاندار کامیابیاں حاصل کرتی آرہی ہے۔ اسے جے ایم راٹھی ہائی اسکول میں لگاتار تین سال بیسٹ گرل کے ایوارڈ سے نوازا گیا۔

اس نے ایس ایس سی امتحان میں ۸۹٫۰۷ فیصد نمبر حاصل کر کے اپنا ہی نہیں بلکہ اپنے محنتی اور باشعور والدین کا نام روشن کیا تھا۔

امسال اس نے بارہویں سائنس کے امتحان میں ۸۶٫۶۷ فیصد نمبر حاصل کر کے جونیئر کالج میں اول پوزیشن میں رہی ساتھ ہی ساتھ روہا تعلقہ میں بھی سرفہرست رہی. اس نے PCM گروپ میں ۹۵ فیصد نمبر حاصل کئے اور P.C.B گروپ میں ۹۲ فیصد

دعا ہے کہ اللہ اس ذہین بچی کو اگلے امتحانات میں بھی امتیازی شان کے ساتھ کامیابی عنایت فرمائے۔

شاہین

جناب حسین عبدالقادر کھٹلے متوطن کونڈیولی تعلقہ کھیڈ کی دختر شاہین نے امسال ایس ایس سی کے امتحان میں ۸۴٫۷۱ فیصد نمبر لے کر شاندار کامیابی حاصل کی۔ سائنس اور میتھس میں ۱۵۰ میں سے ۱۲۷...

نمبرات ملے جو ۹۰ فیصد ہے موصوفہ فادر ایگنل ملٹی پرپز اسکول واشی کی طالبہ تھی۔ جناب حسین کھٹلے نابارڈ بنک میں برسر روزگار ہیں اور ایرولی نئی ممبئی کی ایک جانی مانی شخصیت ہیں۔

ریحان بوبیرے

"ریحان بوبیرے" سکندر بوبیرے کے فرزند ہیں جو امسال رئیس ہائی اسکول بھیونڈی میں ایس ایس سی امتحان میں اول رہے ہیں اور بھیونڈی کے تمام اردو اسکولوں میں تیسرا مقام حاصل کیا ان کا رزلٹ ۸۳ء۱۴ رہا۔

ریحان سکندر بوبیرے کا ماضی بھی بڑا تابناک ہے انہوں نے پہلی جماعت سے لے کر دسویں تک کبھی بھی اول پوزیشن نہیں چھوڑی۔ سلسلہ تعلیم جاری رکھتے ہوئے انہوں نے کیمیکل انجینئر بننے کا فیصلہ کیا ہے۔

نقش کوکن

نذرانہ خان

پیپوے سوشل اینڈ ایجوکیشنل سوسائٹی کے زیر اہتمام اردو ہائی اسکول کا ایس ایس سی کا رزلٹ ۹۷ فیصد رہا۔ ۱۹۹۲.۹۳ء میں قائم شدہ سیکنڈری اسکول کا یہ پہلا بیچ تھا واضح رہے کہ پورے گہاگر تعلقہ میں یہ واحد اردو میڈیم ہائی اسکول ہے۔ تمام طلباء اور طالبات نے امتیازی نمبر حاصل کیے بالخصوص نذرانہ عبدالرزاق خاں سرگروہ اور نرگس محمد حسین تورک نے بالترتیب ۸۰ فیصد اور ۷۳ نمبر حاصل کیے ہیں۔ مرسلہ سکریٹری

پرچہ نہیں ملا

پچھلے مہینہ ہمارے قارئین کی جانب سے پرچہ نہ ملنے کی بہت شکایتیں موصول ہوئیں مگر اس میں ہمارا کوئی قصور نہیں بلکہ محکمہ ڈاک کا "ورک ٹو رول" والا معاملہ درپیش تھا جسکی وجہ سے ڈاک پہنچنے پہنچانے میں سخت تاخیر ہوئی۔

ادارہ

مینا زجوٗلے

ماہر امراض قلب ڈاکٹر نظیر اسمٰعیل جوٗلے کی بھتیجی اور جناب انور اسمٰعیل جوٗلے کی دختر میناز امسال بی ایس سی کا امتحان درجۂ اول میں کامیاب کیا اسے تقریباً ۷۰ فیصد نمبر ملے ہیں اور اس طرح اسے صوفیہ کالج کی کامیاب طالبات میں دوسرا نمبر ملا۔ آپ کا مضمون کیمسٹری ہے۔

مرحوم پدم شری کیپٹن فقیر محمد جوٗلے آپ کے پردادا ہیں۔

بحرین کے روشن ستارے

(۱) سہیل اقبال دھنسے نے چوتھی کلاس میں اچھے نمبروں سے کامیاب ہو کر انڈین اسکول ان بحرین کی میرٹ لسٹ میں شامل ہوا ہے۔

(۲) پرنسپلز آنر لسٹ میں شامل ہونے والے دیگر طلباء (الف) کمار ہمانشو لیئے (ب) کمار اشتیفن ناطو (ج) کمار سندیپ باپٹ

نامہ نگار محمد کامل احمد

مہاراشٹر اردو اکیڈمی کا سیمینار

مہاراشٹر اسٹیٹ اردو اکادمی کی جانب سے یکم جولائی ۹۵ء کو مہاراشٹر میں اقلیتی تعلیمی اداروں کے مسائل کے موضوع پر میرج ضلع سانگلی کے درگاہ ہال میں ایک سیمینار کا انعقاد ہوا۔

سیمینار میں جناب عزیز قیصری (پونہ)، جناب شرف الدین ناگرداہ (میرج)، محترمہ غزالہ شمس (میرج) اور جناب مبارک کاپڑی (بمبئی) نے مختلف مسائل پر اپنے مضامین و مقالے پیش کئے۔

پروگرام کی صدارت جناب بشیر احمد انصاری (پونہ) نے کی اور نظامت کے فرائض ایگزیکیٹو آفیسر وقار قادری نے انجام دیئے۔

اسی شب درگاہ میدان میرج میں جناب عزیز قیصری کی صدارت میں ایک شاندار مشاعرے کا انعقاد کیا گیا۔ جس میں ڈاکٹر ابراہیم فیض، حنیف ساغر، زاہد کمال، شاہد ندیم، رحیم ایولوی، متین انصاری، نوشاد وغیرہ نے اپنا کلام پیش کیا۔

مشاعرے کی نظامت کے فرائض شاہد ندیم نے انجام دیئے۔

مسلم دنیا کے جغرافیہ پر خصوصی شمارہ

نئی دہلی (فانا) جرمنی سے شائع ہونے والے جغرافیہ کے ایک مشہور دو ماہی جریدے "جیو جرنل" نے مسلم دنیا کے بارے میں ایک خصوصی شمارہ نکالنے کا فیصلہ کیا ہے جو اکتوبر ۱۹۹۵ء میں منظر عام پر آئے گا۔ توقع ہے کہ یہ شمارہ مسلم دنیا کے سیاسی، معاشی، سماجی اور جغرافیائی حالات کے بارے میں ایک جامع دستاویز ثابت ہوگا۔ اس خصوصی شمارہ کی ادارت کے لئے آئیوا اسٹیٹ یونیورسٹی (امریکہ) کے ڈاکٹر مشتاق الرحمٰن کو دعوت دی گئی ہے جو جغرافیہ کے استاد ہیں۔ پروفیسر موصوف سابق میں کراچی یونیورسٹی سے وابستہ رہے اور اب پچھلے کئی برسوں سے امریکہ کی آئیوا یونیورسٹی کے ڈپارٹمنٹ آف انتھراپالوجی (علم الانسیات) میں اپنی خدمات انجام دے رہے ہیں علاوہ ازیں امریکن جرنل آف اسلامک سوشل سائنسز (AJISS) کے بورڈ آف ایڈوائزرس نے بھی انہیں اس مجلہ (AJISS) کا دو سال کے لئے مدیر اعلیٰ مقرر کیا ہے۔ (AJISS) اسلامی علوم کا ایک سرکردہ تحقیقی جریدہ ہے۔ یہ سہ ماہی جریدہ ریاستہائے متحدہ امریکہ، ملیشیا اور پاکستان سے شائع ہوتا ہے۔ ڈاکٹر مشتاق الرحمٰن ایسوسی ایشن برائے مسلم سائنسداں کے صدر بھی رہ چکے ہیں۔

شیخ مصری انٹاپ ہل میں اردو نائٹ ہائی اسکول کا اجراء

شیخ مصری انٹاپ ہل میں حکومت مہاراشٹر نے اردو نائٹ ہائی اسکول کے قیام کی اجازت دے رکھی ہے اور حاجی اسمٰعیل حاجی علا امیونسپل اسکول شیخ مصری انٹاپ ہل نے کرایہ پر کمرہ دے دیا ہے اس علاقے میں اردو ہائی اسکول نہ ہونے سے طلباء کو دور دراز کا سفر طے کرنا پڑتا ہے جس کی وجہ سے کافی طلباء زیورِ تعلیم سے آراستہ ہو نہیں پاتے یکم جولائی ۹۵ء سے آٹھویں کلاس کے داخلے جاری ہو چکے ہیں۔

اپنی تخلیقات

صاف، خوشخط اور کاغذ کے ایک طرف لکھ کر ارسال فرمائیں تاکہ کتابت میں غلطیوں کا امکان نہ رہے۔

مدیر

ایس ایس سی کا نتیجہ

۳۰ جون کو مہاراشٹر اسٹیٹ سیکنڈری اور ہائر سیکنڈری ایجوکیشن بورڈ کے تحت گذشتہ مارچ میں ہوئے دسویں جماعت (ایس ایس سی) امتحانات کے نتائج کا اعلان کر دیا گیا۔ بمبئی ڈویژن کی میرٹ لسٹ میں شامل ۱۰۰ طلباء کی فہرست میں الفلاح ہائی اسکول ملاڈ کا [illegible] محمد شعیب خان واحد مسلم طالب علم ہے جس نے ۹۲ فیصد (۷۵۱) نمبر حاصل کئے ہیں جبکہ اس فہرست میں طالبات کی تعداد ۵۹ ہے اور [illegible] ایس سی کی فہرست [illegible] ڈومبولی کی موانی ودیا نند ودیا مندر کی طالبہ ایرنا دلیپ [illegible] نے بمبئی ڈویژن میں اول پوزیشن حاصل کی ہے۔ اورنگ آباد ڈویژنل بورڈ کے تحت لاتور کی دیسی کیندر ہائی اسکول کی ہونہار طالبہ راؤ [illegible] ۱۰۰ فیصد (۷۵۱) نمبر حاصل کر کے پورے مہاراشٹر میں اول رہیں۔ ریاست کا نتیجہ ۶۱۹۰۵ فیصد رہا۔ بمبئی عظمیٰ میں ۶۱، تھانے میں ۳۵ اور رائے گڑھ میں ۴ طلباء میرٹ لسٹ میں آئے ہیں۔

اردو میڈیم کے ۱۰ ہزار [illegible] میں سے ۹ ہزار ۲۶۰ (۹۲٫۵۰ فیصد) نے کامیابی حاصل کی ہے۔ اردو میں سب سے زیادہ ۹۳ نمبر الفلاح ہائی اسکول کے طالب علم ابو سالم کمال احمد نے حاصل کئے ہیں۔ ویسے ان کا نتیجہ ۶۶۶۲۸ فیصد رہا۔ اردو دوسری زبان کی حیثیت سے ۲۲۴ طلباء نے کامیابی حاصل کی جو ۹۶ فیصد ہے۔

فارسی میں [illegible] الدین فقیہہ ہائی اسکول بھیونڈی کی [illegible] علی مومن نے ۸۰ نمبر حاصل کر کے اول مقام حاصل کیا ہے۔ انجمن خیر الاسلام [illegible] ماہی گیری تھانے کے سید احمد ریحان حسین نے عربی میں ۱۰۰ نمبر حاصل کئے ہیں۔

انجمن اسلام باندرہ کے شاندار نتائج

امسال مارچ ۹۵ء کے انجمن اسلام گرلز ہائی اسکول و جونیئر کالج آف آرٹس و سائنس باندرہ کے ایچ ایس سی سائنس و آرٹس کے رزلٹ بالترتیب ۹۳٫۸۵ فیصد اور ۸۸٫۴۶ فیصد ہیں۔ سائنس ڈویژن میں دو طالبات شیخ نگار سلطانہ یونس اور شیخ شبانہ نے ۹۵٫۹۴ فیصد نمبرات حاصل کئے اور اپنی جماعت میں سرفہرست رہیں۔ کامرس ڈویژن میں اول مقام پانے والی طالبہ انوری بیگم عطار محمد کو ۸۰ فیصد مارکس ملے۔

اسکول میں ایس ایس سی مارچ ۹۵ء کا امتحانات [illegible] ۸۲٫۲ فیصد رہا۔ [illegible] ڈویژن میں اول مقام پانے والی طالبہ [illegible] نے ۹۴٫۰۰ فیصد نمبرات حاصل کئے۔ دوسرے نمبر [illegible] ۱۰ [illegible] نے والی طالبات ترنم محمد ہارون نے ۸۵٫۷۱ فیصد اور عائشہ محمد [illegible] نے ۸۴٫۷۱ فیصد مارکس حاصل کئے۔ شازیہ فیضی [illegible] نے مضمون اردو میں [illegible] نمبرات پائے۔ تین سو [illegible] طالبات شریک ہوئیں جن میں سے دو سو [illegible] طالبات کامیابی سے ہمکنار ہوئیں۔ انیس طالبات امتیازی پوزیشن میں [illegible] طالبات فرسٹ کلاس میں ۱۲۹ طالبات سیکنڈ ڈویژن میں اور [illegible] طالبات پاس کلاس میں کامیاب ہوئیں۔ اسکول کی سب سے کم عمر طالبہ تمنا عبدالحمید مقدم نے [illegible] فیصد نمبر کے ساتھ کامیابی حاصل کی۔

انجمن اسلام ہائی اسکول واشی کا نتیجہ

امسال اس ہائی اسکول سے ۲۲ طلباء شریک امتحان ہوئے تھے جن میں سے ۱۲ نے کامیابی حاصل کی

نقش کوکن

نتیجہ ۵۰،۸۴۵ فیصد رہا۔ جو خوش نصیب کامیابی سے ہمکنار ہوئے ان کے نام یہ ہیں۔
ناظمہ محمود قاضی، محمد شکیل عبدالرشید فرحان عزیز پٹیل، محمد عارف یاسین قریشی، شہزاد عبدالسلیم قریشی، رضوانہ بیگم ہارون رشید، سید حسن رضا سید محمد، عمران عبدالستار شیخ محمد اکرم رمضان شیخ، مومن ارشاد احمد محمد ابراہیم، ظہیر احمد عباس علی شیخ یعقوب معین الدین خان۔

انجمن اسلام جنجیرہ ہائی اسکول شری وردھن کا شاندار رزلٹ

کل ۳۹ طلبہ و طالبات نے ایس ایس سی امتحان میں شرکت کی جس میں سے ۲۷ طلبہ و طالبات کامیاب ہوئے۔ نتیجہ ۶۹،۲۳ فیصد رہا اسکول ہذا کی بیس سالہ تاریخ میں یہ سب سے بہترین رزلٹ ہے۔ انجمن اسلام جنجیرہ کے تمام اسکولوں سے بہتر رزلٹ ہے اسکول ہذا کے ہیڈ ماسٹر محمد اظہر علوی کی بہترین قیادت اور اساتذہ کی محنت کا یہ ثمرہ ہے۔
سیمین شہاب الدین سرکھوت نے ۲۰،۷۲ نمبر لے کر اسکول میں اول نمبر حاصل کیا ذیل کے طلباء و طالبات نقش کوکن نے فرسٹ کلاس میں کامیابی حاصل کی۔

کردے عظمیٰ عبدالغفار نر ۶۸،۵۸ فیصد
تنویر عبدالرحیم چوگلے نر ۶۷،۴۳ ”
آرائی سیمیں محمد صاحب نر ۶۴،۵۷ ”
رفاعی سرشار ابراہیم ” ۶۲،۱۶ ”
جلال زرشین عقیل ” ۶۰،۷ ”
لانبے غزالہ شوکت ” ۶۰،۴۳ ”
مولوی قیصری ابراہیم ” ۶۰،۴۲ ”
بروڈ امتیاز عبدالصمد ” ۶۰،۰۰ ”

A.K.I سوپارہ

انجمن خیر الاسلام ہائی اسکول نالا سوپارہ امسال نتیجہ ۹۴ فیصد رہا۔
کل ۴۳ طلبہ و طالبات میں ۳ امتیازی نمبروں سے تیرہ درجہ اول میں بیس درجۂ دوم میں اور چار پاس کلاس میں کامیاب ہوئے
شیخ شگفتہ معین الدین ۸۱ فیصد نمبر حاصل کر کے اول رہیں تو نفیسہ بارگیر ۸۰،۴۲ فیصد نمبرات کے ساتھ دوسرے نمبر پر فراغنہ صدیقی ۷۶ فیصد نمبر پا کر تیسرے مقام پر آئیں۔

شولاپور کی منور سلطانہ پونہ بورڈ کی میرٹ لسٹ میں

پونہ بورڈ میں شولاپور سوشل اردو ہائی اسکول کی ذہین طالبہ منور سلطانہ محمد شفیع ٹھاکرے نے ۹۳،۲۸ فیصد مارکس حاصل کر کے پونہ بورڈ میرٹ لسٹ میں گیارہویں پوزیشن حاصل کی۔ خان ندیم نور محمد خان نے ۹۱،۵۵ فیصد مارکس حاصل کئے جو دوسرے نمبر پر رہے اور شیخ عفت پروین منظور عالم ۸۹،۷۱ فیصد مارکس حاصل کر کے تیسرے نمبر پر رہیں۔ امسال سوشل اردو ہائی اسکول کا رزلٹ ۸۵ فیصد رہا۔

انجمن مفید الیتمیٰ اردو ہائی اسکول میرا روڈ ضلع تھانہ

ادارہ ہذا کا نتیجہ ۷۰ فیصد رہا اسکول کا یہ پہلا رزلٹ تھا ۳۴ میں سے ۲۴ طلباء نے کامیابی حاصل کی۔ ہما اقبال نے نر ۷۴،۲۸ فیصد مارکس حاصل کر کے اسکول میں اول پوزیشن نچہ طلباء نے ۶۰ فیصد سے زائد مارکس حاصل کئے۔

حاجی داؤد امین ہائی اسکول کالسہ

کل ۶۴ طلبہ میں سے ۴۲ طلبہ کامیاب ہوئے ۵ طلبہ امتیازی نمبرات سے ۱۲ اول، ۲۰ دوم، ۵ سوم درجات میں کامیاب ہوئے۔ مہ جبیں یوسف پرکار

نے (۹۱؍۲) فیصد نمبرات حاصل
کرکے نہ صرف کامیاب طلبہ میں سرفہرست
ہونے کا اعزاز حاصل کیا بلکہ سب سے
زیادہ نمبرات حاصل کرکے نیا ریکارڈ
قائم کیا۔ طالبہ نوشین جہاں نے ۸۴؍۵۰
شبانہ اسمٰعیل چوگلے نے ۸۳؍۴۲ فیصد
سلیم خان احمد خان سرنائک نے
۸۱ فیصد اور نفیسہ خان دلوائی نے
۸۰ فیصد نمبرات کے ساتھ بالترتیب دوم
سوم، چہارم و پنجم آنے کا اعزاز حاصل
کیا۔

انجمن خیر الاسلام دابھول

اپنی سابقہ روایات کو برقرار
رکھتے ہوئے انجمن خیر الاسلام اردو
ہائی اسکول دابھول نے امسال بھی
ایس ایس سی کے امتحان میں شاندار
کامیابی حاصل کی ہے۔ امتیازی درجے
میں تین۔ فرسٹ میں پانچ سیکنڈ میں
۱۹، اور پاس کلاس میں ۲ ہیں اس
طرح مجموعی نتیجہ ۹۱٪ فیصد رہا۔

انجمن اسلام اردو ہائی اسکول ونی پڑار

ادارۂ ہٰذا کا امسال ۹۷ء
کا نتیجہ ۷۵ فیصد رہا جس میں تین طلباء
نے فرسٹ کلاس، پندرا نے
نفس کرکر:

سیکنڈ کلاس اور گیارہ نے پاس
کلاس میں کامیابی حاصل کی۔

مدنی اردو ہائی اسکول کا شاندار نتیجہ

پہلی بار مدنی ہائی اسکول
مومن نگر جوگیشوری کے بچے ایس ایس سی
کے امتحان میں شریک ہوئے اور انتہائی
شاندار کامیابی حاصل کی کل ۴۲ بچے
امتحان میں شریک ہوئے جن میں سے
۵ بچے امتیازی نمبروں سے ۸ بچے فرسٹ
کلاس اور ۸ بچے سکنڈ کلاس اور
دو بچے پاس کلاس سے کامیاب ہوئے
اس طرح اسکول کا نتیجہ ۹۶ فیصد رہا۔

محمد صدیق نائیک انگلش میڈیم ہائی اسکول رتناگری

اس ہائی اسکول سے امسال
پہلی بار آٹھ طلباء ۹۷ء امتحان میں
شریک ہوئے جن میں سے ۲ امتیازی
شان ڈسٹنکشن سے کامیاب ہوئے تو
باقی چھ درجۂ اول میں آئے اسطرح
نتیجہ صد فیصد رہا۔

انجمن خیر الاسلام اردو ہائی اسکول پنہالجہ

حسب روایت امسال پنہالجہ

کا رزلٹ ۸۷؍۵۰ فیصد رہا۔ ۱۶ میں
سے ۱۴ طلبہ نے نمایاں کامیابی حاصل
کی اول نمبر آنے والوں میں عمران سعید
چوگلے جس نے ۶۴؍۸۰ فیصد نمبر حاصل
کئے اور مقبول فقیہ نے ۶۰؍۴۲ فیصد
نمبر حاصل کئے۔ طالبات میں سب سے
زیادہ نمبر حاصل کرنے والی طالبہ گلنار
عبد الرحمن پیوبکر ہے۔

اینگلو اردو ہائی اسکول جلگاؤں کا شاندار رزلٹ

ضلع کی پہلی مسلم طالبہ شبنم جہاں میرٹ لسٹ میں

مجموعی نتیجہ ۸۹ فیصد رہا۔ ادارہ
ہٰذا کی ہونہار طالبہ شیخ شبنم جہاں
محمود خان نے ۹۰؍۱۴ فیصد مارکس
حاصل کرکے ناسک بورڈ کی میرٹ لسٹ
میں ۲۱ واں نمبر حاصل کیا۔ فرحت جہاں
عبد گلاب نے ۸۶؍۴ فیصد اور ناہید
اختر شیخ اسمٰعیل نے ۸۵ فیصد امتیازی
نمبرات حاصل کرکے اسکول میں دوسری
اور تیسری پوزیشن حاصل کی۔ اس سے
قبل محمد شاہد محمد فاروق انصاری نے
۸۸ میں میرٹ لسٹ میں مقام پاکر اسکول
میں پہلا ریکارڈ قائم کیا تھا۔
امسال اسکول سے کل
آگ...

۱۱۶ طلباء وطالبات امتحان میں شریک ہوئے جن میں ۱۲ طلباء وطالبات کے امتیازی نمبرات درجہ اول میں ۳۴، اور درجہ دوم میں ۷۴ طلباء وطالبات نے کامیابی حاصل کی۔

نیشنل ہائی اسکول ہرنئی

۲۶ طلباء وطالبات شریک امتحان ہوئے تھے جس میں ۱۹ طلباء کامیاب ہوئے نتیجہ ۷۴ فیصد رہا پانچ فرسٹ کلاس، تیرہ سیکنڈ کلاس اور ایک پاس کلاس میں کامیاب رہا۔

ولاور غفار مقادم ۷۶ فیصد مارکس لے کر پہلا، محمد حنیف فضل الدین کسوارے ۶۵ فیصد مارکس لے کر دوسرا نمبر تو پروین یعقوب آمبیکر نے ۶۳ فیصد مارکس لے کر تیسرا مقام حاصل کیا۔

پٹھان آسیہ احمد نے مراٹھی میں ۸۴ تو محمد حنیف فضل الدین کسوارے نے عربی میں ۹۰ فیصد مارکس حاصل کئے کمبھار کر اینل کمار راماداس اور سینل کمار راماداس دو غیر مسلم طلباء جو آٹھویں سے دسویں تک اسی اسکول کے طالب علم رہے ہیں اردو اور عربی مضمون لے کر کامیاب ہوئے یاد رہے کہ نیشنل ہائی اسکول ہرنئی کولھاپور ڈویژن نقش کوکن کا واحد اسکول ہے جہاں عربی کا مضمون لے کر طلباء شریک امتحان ہوتے ہیں۔

صدر مدرس جناب عابد کے صاحب اور معاون اساتذہ مبارکباد کے مستحق ہیں خاص بات یہ ہے کہ آٹھویں نویں اور دسویں جماعت کے کسی بھی مرحلہ میں خصوصی ٹیوشن کی اجازت بالکل نہیں ہے۔ بلکہ بچوں کی کمزوریاں ایکسٹرا کلاس کے ذریعہ دور کی جاتی ہے۔

حضرت حمن شاہ بخاری اردو ہائی اسکول

امسال حضرت حمن شاہ بخاری اردو ہائی اسکول چاندوڑ (ناسک) کا نتیجہ ۶۵ فیصد رہا۔

شبانہ نثار شاہ چاندوڑ کی پہلی طالبہ ہے جس نے امتیازی شان کے ساتھ ۷۸ فیصد نمبر حاصل کئے۔ دوسرے اور تیسرے نمبر پر بالترتیب فریدہ عبدالرزاق ۷۲ فیصد اور ترنم غلام نبی شیخ ۶۲ فیصد رہیں۔

NES اردو ہائی اسکول ناگوٹھنہ

۲۱ طلباء شریک امتحان ہوئے جن میں ۱۶ نے کامیابی حاصل کی۔ نائیلہ رفیق حافظ اول نمبر ۶۵ فیصد سے کامیاب ہوئی۔

انجمن اسلام جنجیرہ ایگریکلچر ہائی اسکول مرود

اس ادارہ سے ۳۶ طلبہ کامیاب ہوئے نتیجہ ۴۰ فیصد رہا۔ پانچ ڈسٹنکشن میں گیارہ فرسٹ کلاس میں اور باقی ۲۰ دوسرے درجوں میں کامیاب ہوئے۔ امتیازی شان حاصل کرنے والے خوش نصیب یہ ہیں۔

(۱) محسن خان ۸۷ فیصد (۲) تحسین حسن کرکرے ۸۲ فیصد (۳) زینت افتخار داماد ۷۵ فیصد (۴) عنیزہ راشد فہیم ۷۵ فیصد (۵) زاہد محمد سعید الڈے ۷۵ فیصد۔

نیشنل اردو ہائی اسکول کلیان

امسال نیشنل اردو ہائی اسکول کلیان سے ایس ایس سی میں ۲۱۷ طلباء وطالبات شریک ہوئے جن میں ۱۵۰ نے نمایاں درجات سے کامیابی حاصل کی مجموعی نتیجہ تقریباً ستر (۷۰) فیصد رہا۔ انجم آرا شیخ نے ۸۰ فیصد نمبرات حاصل کرکے اسکول میں اول رہی۔

ایس ایس ہائی اسکول موربہ

ایس ایس سی اور ایچ ایس سی کا رزلٹ درج ذیل ہے۔

انعام یافتگان طلباء وطالبات کے نام درج ذیل ہیں۔

ایس ایس سی اردو میڈیم

(۱) فوبلو بحرہ شبانہ محمد حنیف نمبر ۸۲٫۰۰

(۲) واکھوڑے منیر عثمان نمبر ۸۱٫۴۲

(۳) واکھوڑے شہناز اسمٰعیل نمبر ۸۰٫۷۱

ایس ایس سی مراٹھی میڈیم

(۱) شندے سانتارام سیتارام نمبر ۶۰٫۷۱

(۲) یادو منوج گووند نمبر ۶۰٫۴۲

(۳) ستوبے اجولا دتاتریہ نمبر ۵۶٫۲۸

ایچ ایس سی سائنس

(۱) ملا عزالہ اسمٰعیل نمبر ۶۵٫۰۰

(۲) ملا تبسم حسن میاں نمبر ۵۸٫۰۸

(۳) راؤت ناظرہ اسمٰعیل نمبر ۵۵٫۰۳

مرسلہ انصاری مختار احمد

مہاراشٹر اردو ہائی اسکول

ادارے کی گذری روایات کے مطابق سال حال کا S.S.C کا ۳۹ طلبہ شریک امتحان ہوئے۔ جن میں ۳۔ امتیازی درجہ، ۱۵، اول درجہ اور ۱۸ دوم درجہ حاصل کرکے کامیاب ہوئے اس طرح کل نتیجہ ۹۲٫۳۰ فیصد رہا۔

امتیازی کامیابی حاصل کرنے والوں میں ۸۱٫۵۷ فیصد نمبرات حاصل کرکے حسن کوثر شمس القمر ہاشمی نے اوّل پوزیشن حاصل کی۔ ۷۷٫۱۴ فیصد نمبرات حاصل کرکے ازمینہ نثار پانگارکر نے دوم۔ اور ۷۷ فیصد نمبرات حاصل کرکے، روزمین عبدالقادر ملا نے سوم مقام حاصل کیا۔

طلبہ وطالبات کی اس نمایاں کامیابی پر مبارکباد دیتے ہوئے گاؤں کے مخیر و مخلص حضرات نے نقدی انعامات کی بارش کردی۔ کیپٹن جعفر بھوبل صاحب امتیازی و اول درجہ میں کامیابی حاصل کرنے والے ۱۸ طالب علموں میں سے ہر ایک کو ۵۰۰ روپے (کل ۹۰۰۰ روپئے) کے نقدی انعامات تقسیم کئے۔ اسی طرح امتیازی مقام حاصل کرنے والے اول دوم اور سوم طالبات کو جماعت المسلمین کرونی، اردو پرائمری اسکول، جناب نظیر جوسلے، ڈاکٹر نارکر اور جناب ابو حسین موڈک صاحب نے نقدی انعامات دیئے اور اپنی دلی مسرت کا اظہار کیا۔

۱۹۹۵ کے اس نتیجے کی خاص خوبی یہ ہے کہ ہونہار طالبہ حسن کوثر شمس القمر ہاشمی نے اردو میں ۹۱ نمبرات حاصل کرکے کولہاپور بورڈ کا گولڈ میڈل حاصل کیا نیز اسکول کی تاریخ میں یہ ایک اونچا ریکارڈ ہے۔ اس موقعہ پر حاضرین نے کامیاب طالبہ اور رہنما استاد رفیق احمد یسین کو مبارکباد پیش کئے۔

اسی خوشی کے موقعہ پر مرحوم ہیڈ ماسٹر جناب ایم. ایم ملا کو بہت یاد کیا گیا۔

شاہین پاؤسکر بی. کام

نیشنل ہائی اسکول ہرنئی کے چیرمین جناب عبدالغنی پاؤسکر کی صاحبزادی شاہین نے بمبئی یونیورسٹی سے بی. کام کا امتحان سیکنڈ کلاس میں کامیاب کیا۔ آگے. ایم. کام کرنے جارہی ہے۔

مبشر گونڈی۔ بی۔ کام

ہرنئی کے مرحوم جناب تاج الدین عثمان گونڈی کے صاحبزادے جناب مبشر گونڈیکر جو کہ ESIC میں کیشیر کے فرائض انجام دے رہے ہیں۔ ملازمت میں رہ کر بی. کام کا امتحان سیکنڈ کلاس میں کامیاب کیا اور اب ایل. ایل. بی میں داخلہ لیا ہے۔ مبشر کی بہن نسرین جو کامرس کے لئے زیر تعلیم تھیں امسال بارہویں کا امتحان پاس کیا ہے۔

اردو زبان دانی میں گولڈ میڈل

ایجوکیشن سوسائٹی کرونی اور گاؤں کی مخیر ہستیاں. جناب اسمٰعیل (نانا)

جوسلے. ذکریا موڈک، نظیر جوسلے، نظیر بیوبیں. یوسف امین موڈک، ایوب موڈک، نیاز دونگرے، امینہ موڈک (سابق صدر معلمہ پرائمری) خدیجہ محمود قاضی نے سرخرو طالبہ حسن کوثر کو گرانقدر نقدی انعامات سے نوازا۔ اس کامیابی پر ہر خاص و عام میں خوشی کا اظہار کیا جارہا ہے۔ اس سے پہلے ۱۹۷۸ء میں اس مضمون میں گولڈ میڈل حاصل کیا گیا ہے اس خوشی کے موقع پر ہر دلعزیز مرحوم ہیڈ ماسٹر صاحب جناب ایم ایم ملاّ کو بہت یاد کیا گیا۔

متفرق تفصیلات

(۱) لائین عبدالکریم قاضی کی دختر فیروزہ نے امسال بی کام میں کامیابی حاصل کی جبکہ دوسری دختر فرحانہ نے بارہویں (سائنس) کا امتحان پاس کیا۔

(۲) مس حسینہ اسمٰعیل قاضی نے بی ایڈ کامیاب کر لیا ہے۔

(۳) جناب اقبال رامراجکر (متوطن اُسرول، داپولی ضلع رائے گڈھ کی دختر روحی نے ایس ایس سی امتحان میں ۵۰ فیصد مارکس حاصل کئے جبکہ افروز نے بارہویں میں ۶۵ فیصد نمبر حاصل کئے ہیں۔

نقش کوکن

(۴) اعجاز ابوبکر قاضی ایس ایس سی میں کامیاب (مندرجہ بالا تمام طلباء نقش کوکن کے نمائندہ جناب محمود قاضی واقعی کے رشتہ دار ہیں)

(۵) ولید عبدالغنی بھاروے (بوریولی) متوطن سارنگ تعلقہ داپولی نے ایس ایس سی میں ۵۰ فیصد نمبر حاصل کئے۔

(۶) عرفان نور محمد مقدم اور زبیر ابوالکلام مقدم متوطن سارنگ نے ۱۷ فیصد نمبرات کے ساتھ ایس ایس سی میں کامیابی حاصل کی۔

(۷) ریحان مبین حاجی بارہویں میں ۵۷ فیصد نمبر حاصل کر کے کامیاب ہوئے۔

(۸) عمر سلیمان بندرکر نے بھی ۵۷ فیصد نمبرات کے ساتھ بارہویں کا امتحان پاس کیا۔

(۹) تحسین حسین تاناجی کو بارہویں میں ۶۰ فیصد نمبر ملے۔

(۱۰) آسمہ فقیر محمد بندرکر نے بی اے کا امتحان درجۂ اول میں کامیاب کیا۔

(۱۱) شہناز علی مستان نے کیمیکل انجینیرنگ میں بی ای کی سند ڈسٹنکشن کے ساتھ حاصل کی۔

سمیر امقبول وستا

امسال بی کام کے ڈگری کے امتحان میں رتناگری گوگٹے جوگلیکر کالج کے ۱۲ طلباء نے فرسٹ کلاس حاصل کیا۔ ان میں ایک طالبہ مرکر باڑہ کی سمیرا راجپوکر (سمیر مقبول وستا) بھی شامل ہے جنہوں نے ۶۱٪ مارکس حاصل کئے ہیں۔

شہزاد علی کی کامیابی

ساکھر تر رتناگری کے شہزاد علی ملاّ نے امسال بمبئی یونیورسٹی سے بی ایس سی کے امتحان میں امتیازی نمبروں سے کامیابی حاصل کی ہے۔ موصوف پرویز باغی کے فرزند اور ایم غالب کے چھوٹے بھائی ہیں۔

حافظ رئیس احمد

نوجوان حافظ رئیس احمد نے ۱۴ چودہ سال کی عمر میں کیپ ٹاؤن ساؤتھ افریقہ میں حفظ قرآن کیا اور پچھلے ماہِ رمضان المبارک میں تراویح پڑھانے کا کام انجام دیا۔ موصوف کی پوری تعلیم شیخ بولی کے ماتحت ہوئی۔ حافظ رئیس احمد کا آبائی وطن موربہ تعلقہ مانگاؤں ضلع رائے گڈھ ہے۔ ان کے والد ڈاکٹر آدم ہرنیکر بھی حافظ قرآن ہیں۔

لڑکیوں کے لئے کچھ خاص کورسیس

ملٹی پرپز ہیلتھ ورکر MPHW

ملٹی پرپز ہیلتھ ورکر کی ضرورت اسپتال اور میٹرنٹی ہوم میں ہوتی ہے اس کورس کو کرنے کے بعد آپ کسی بھی اسپتال۔ میٹرنٹی ہوم میں بہ حیثیت مڈوائف، اسسٹنٹ نرس نرس وغیرہ کے طور پر کام کر سکتی ہیں۔ عمر ۱۸ سال یا اس سے زیادہ نہ ہو۔ کورس کی میعاد ڈیڑھ سال ہے۔ ٹریننگ کے دوران مشاہرہ (Stipend) بھی دیا جاتا ہے۔

کالجیس

۱. کامہ اینڈ البلیس اسپتال مہاپالیکا روڈ وی. ٹی بمبئی (۲) ووُمنس اینڈ پاڑ رسٹ بمبئی ۳۴ (۳) وی ایس جنرل ہسپتال تھانہ (۴) جنرل اسپتال دھولے (۵) جنرل اسپتال جلگاؤں (۶) جنرل اسپتال علی باغ۔ (۷) جنرل اسپتال رتناگری۔ (۸) آر جے میٹرنٹی ہوم۔ ساونت واڑی (۹) جنرل اسپتال احمد نگر (۱۰) دھن راج گرجی اسپتال شولاپور (۱۱) این ایم واڈیا اسپتال شولاپور (۱۲) سی پی آر جنرل [illegible]

اسپتال کولہاپور (۱۳) سیٹھ تاراچند آر سی اے اسپتال پونہ (۱۴) کے ای ایم اسپتال پونہ (۵) گرو گوبند سنگھ میموریل اسپتال نانڈیڑ (۱۶) جنرل اسپتال پربھنی (۱۷) جنرل اسپتال عثمان آباد۔ (۱۸) مشن اسپتال جیا (۱۹) جنرل اسپتال بیڑ (۲۰) ڈاگا میموریل اسپتال ناگپور (۲۱) سیتا بورڈی میٹرنٹی ہوم۔ ناگپور (۲۲) مہال میٹرنٹی ہوم ناگپور۔ (۲۳) جنرل اسپتال وردھا (۲۴) ڈسٹرکٹ اسپتال فار وومینس امراؤتی (۲۵) ڈسٹرکٹ اسپتال فار وومینس آکولہ (۲۶) جنرل اسپتال ایوت محل (۲۷) جنرل اسپتال بلڈانہ (۲۸) جنرل اسپتال بھانڈارہ (۲۹) گورنمنٹ نرسنگ اسکول مارگاؤں

ٹائپسٹ، اسٹینوگرافر

ٹائپسٹ اور اسٹینوگرافر کی آسامی تقریباً سبھی سرکاری، نیم سرکاری، پرائیویٹ کمپنیوں اور فرم وغیرہ میں ہوتی ہے اور ان میں سے کچھ جگہوں پر صرف لیڈی ٹائپسٹ اور لیڈی اسٹینوگرافر کو ہی لیا جاتا ہے یا ان کے لئے کچھ سیٹ (ریزرو) مخصوص ہوتی ہیں۔ اسٹینوگرافر کے لئے ٹائپنگ کے ساتھ شارٹ ہینڈ بھی ضروری ہے۔ ٹائپنگ اور شارٹ ہینڈ کی کلاسس ہر جگہ ہر علاقہ میں موجود ہیں۔ کسی بھی کلاس میں داخلہ لے کر مذکورہ کورس کیا جا سکتا ہے اور گورنمنٹ امتحان میں شامل ہو کر سرٹیفکٹ حاصل کی جا سکتی ہے۔

ایس این ڈی ٹی کالج، ناتھی بائی ٹھاکرے روڈ، چرچ گیٹ بمبئی کے ماتحت چلنے والے کچھ کورسس

ڈپلوما ان کمرشیل اینڈ سکریٹریل پریکٹس (میعاد ۲ سال)

ڈپلوما ان میڈیکل لیبارٹیری ٹیکنالوجی (میعاد ۲ سال)

ڈپلوما ان انٹیریر ڈیزائن (میعاد ۲ سال)

ڈپلوما ان فوڈ ٹیکنالوجی (میعاد ڈھائی سال)

ڈپلوما ان الیکٹرونکس (میعاد ۴ سال)

ڈپلوما ان ڈریس میکنگ اور فیشن کوآرڈینیشن (میعاد ۲ سال)

سرٹیفکٹ کورسس

لائٹ میوزک (ایک سال)

ہوم سائنس (ایک سال)

مذکورہ کورسیس کے علاوہ اکبر پیر بھائی گرلز پالی ٹیکنک اور محمد حاجی صابو صدیق پالی ٹیکنک میں لڑکیوں کے لئے چلنے والے مختلف کورسیس ہیں۔

انتقال پُر ملال

سابق کارپوریٹر اشرف امین کا انتقال

۲۸ رجون کو جوگیشوری کے سابق
مونسپل کارپوریٹر اشرف امین شیخ کا
ناناوتی ہسپتال میں اچانک حرکت قلب
بند ہو جانے کی وجہ سے انتقال ہوگیا۔

خدیجہ گولنداز کا انتقال

بازار محلہ برنٹی کی عمر رسیدہ
(اندازاً عمر سو سال سے زائد) خدیجہ
گولنداز جو عرف عام میں "خطو" کے
نام سے جانی جاتی تھیں جون میں
انتقال کر گئیں۔

(نامہ نگار عبدالغنی پاؤسکر)

علی خان مرحوم

جناب علی خان شہاب الدین
خان مہاڈک متوطن ساکھرولی تعلقہ
کھیڈ ۱۳ دسمبر ۹۴ء کو ضعیف العمری
(۱۰۵ سال) میں انتقال کر گئے۔

مرسلہ
(حاجی عبداللہ علی خان)
نقش کوکن

جناب ایوب بھالدار کو صدمۂ جانکاہ

گورے گاؤں جماعت ضلع
رائے گڑھ کے اعلانچی جناب ایوب
بھالدار کا فرزند ساجد کو ہائی اسکول
کے قریب ہی ایک تیز رفتار جیپ نے شدید
زخمی کر دیا لڑکے کو فوراً ساسن اسپتال
لایا گیا جہاں وہ زخموں کی تاب نہ لا کر تین
چار روز بے ہوش رہ کر چل بسا۔ ساجد
ایس ایس سی کا طالب علم تھا مگر افسوس
کہ وہ اپنی کامیابی کی خبر سننے کے لئے
زندہ نہ رہا اور جولائی کے پہلے ہفتے
میں پورے گاؤں میں صفِ ماتم بچھا کر
راہئ ملک عدم ہوگیا۔

گاؤں والوں نے اس حادثہ
پر ایک خطیر رقم جمع کر کے علاج اور تدفین
کے معاملات پورے کئے مگر جیپ کے
مالکھ نے کسی قسم کا کوئی تعاون نہیں دیا۔

مرسلہ نگار۔ انجم عباسی

حادثۂ جانکاہ

واشی نئی بمبئی کے ۶ نوجوان
پنجاب میں اپنے بیمار دوست کی عیادت
کو گئے تھے۔ ۲۷ رجون کو وہ وشنو دیوی
مندر جا رہے تھے اور راستہ میں
ایک جگہ ان کی میٹاڈور گاڑی رکی تھی
کہ پیچھے سے آنے والی ایک لگژری بس
نے اسے ٹھوکر ماری جس کے نتیجہ میں
۴ نوجوان ہلاک ہوئے مرحومین میں سے
واشی کا ایک نوجوان سلیم شیخ بھی
شامل تھا جس کی لاش واشی لا کر
دفنائی گئی۔

اموات کی خبریں

(۱) جناب ایوب حسین ساٹویکر عرف
میاں جان ماسٹر ۱۳ رجون ۹۵ء کو گونڈگھر
تعلقہ مہسلہ، ضلع رائے گڑھ میں ۵۰
سال کی عمر میں رحلت فرما گئے۔ مرحوم
انجمن اسلام جنجیرہ مروڈ کے پرانے
میٹرکولیٹ تھے اور تعلقہ مہسلہ و شریوردھن
کے ہندو مسلم لوگوں میں یکساں مقبول
و معروف تھے راقم الحروف کے استاد
بھی رہ چکے ہیں۔ ایس ایس سی کے
بعد اپنے پیشہ درس و تدریس
سے منسلک ہوئے مگر سند یافتہ ٹیچر
نہ ہونے کے سبب معلمی کو خیرباد کر کے
پوسٹ آفس سے کئی سال وابستہ رہے۔
لیکن قسمت نے ایفانہ کی اور اینٹ اور
لکڑیوں کا کاروبار کرنے لگے۔ کاروباری
اور ملازمت پیشہ زندگی میں بھی آتے
گاؤں کی مسلم جماعت کے متعدد بار صدر
سکریٹری اور خزانچی کے عہدے پر فائز
رہے۔ مرحوم کو اردو، مراٹھی، مروڈی

(آئی ایم) اور انگلش زبانوں پر خاصا عبور حاصل تھا۔ موصوف کی موت سے اس خطہ میں جو خلاء پیدا ہوا ہے وہ تادیر محسوس کیا جائے گا۔ دعا ہے اللہ پاک مرحوم کو غریق رحمت عطا کرے۔ آمین

مرسلہ: ابراہیم بغدادی، یو۔کے

(۲) گونڈ گھر کی نہایت بزرگ اور عمر رسیدہ خاتون محترمہ شریفہ بی زوجہ عبداللطیف مقدم کا ۱۳ر مئی ۹۵ء کو ۱۰۵ سال کی عمر میں انتقال ہوا۔ غالباً گذشتہ نصف صدی میں اتنی طویل عمر پانے والی موضع گونڈ گھر تعلقہ مہسلہ ضلع رائے گڈھ میں آپ پہلی خاتون ہوں گی۔ اللہ پاک مرحومہ کو غریق رحمت کرے۔

(۳) جناب محمود عبدالقادر نائیک متوطن کوتولی تعلقہ کھیڈ ضلع رتناگری ۶۳ سال کی عمر میں عارضۂ قلب بند ہونے سے بلیک برن انگلینڈ میں ۱۰ر جون ۹۵ء کو رحلت فرما گئے۔

مرسلہ: ابراہیم بغدادی یو۔کے

عظمت اللہ ونوارے کا انتقال

بورلی پنچتن ضلع رائے گڈھ کے جناب عظمت اللہ ونوارے جو دوحہ قطر کے المعروف الناصر کمپنی میں تھے اور اپنی محنت اور لگن کی وجہ سے نقش گر ار۔ اچھی پوسٹ پر فائز ہو گئے تھے۔

سنہ ۱۹۸۰ء میں آپ مرود جنجیرہ کے جناب شبیر پالوجی کے ساتھ مل کر الیکٹرک ورکشاپ بنام شاہین الیکٹرک ورکس کھولا جو اللہ کے فضل سے کافی ترقی کر گیا ہے۔

۲۸ر جون ۹۵ء کو موصوف کام کے سلسلہ میں دوحہ سے پچاس کلومیٹر دور الخور کے مقام پر گئے تھے کہ روڈ کا حادثہ کا شکار ہو گئے اور داعئ اجل کو لبیک کہہ گئے۔ تدفین وہیں قطر میں ہوئی اسلئے کہ ان کے افراد خاندان بشمول ضعیف والدہ قطر میں ہی مقیم ہیں۔

خدا مرحوم کی مغفرت فرمائے

شریکِ غم: محمد شریف بڑے، دوحہ قطر

ڈاکٹر بیگ کو صدمہ

ڈاکٹر عبدالکریم نائیک (ڈونگری کلینک) کے سینئر اسسٹنٹ ڈاکٹر ایم بیگ کے پدر بزرگوار مرزا حاجی گوہر علی بیگ ضعیف العمری میں گر جانے کی وجہ سے کمر کی ہڈی میں سخت چوٹ آئی اور اسی میں ۲۹ر جون ۹۵ء کو بسنت پور ضلع بستی کے ہسپتال میں جاں بحق ہوئے۔

کنکے برادران کو صدمہ

اردو ہائی اسکول ناگوٹھنہ کے پرنسپل جناب ارشاد کنکے نیز ضلع پریشد رائے گڈھ میں اردو اسکول کے ہیڈ ماسٹر جناب سعید کنکے کے والد عبدالستار کنکے (ملاجی) کا ناگہانی طور پر ۱۷ر جولائی ۹۵ء کو وہور ضلع رائے گڈھ میں انتقال ہوا۔

ڈاکٹر دیشمکھ اور حمید مستری کو صدمہ

مہاڈ ضلع رائے گڈھ کی معروف شخصیت اور نقش کوکن کے دیرینہ بہی خواہ جناب ڈاکٹر اے اے دیشمکھ کی خوشدامن کا (مہاڈ میں کچھ دن قیام پذیر تھیں) ۱۸ جولائی ۹۵ء کو دوپہر میں انتقال ہوا۔ تدفین مرحومہ کے وطن نمبری میں عمل آئی۔

مرحومہ کوکن بنک کے ڈائریکٹر اور انڈسٹریلسٹ جناب حمید مستری کی بھی خوشدامن اور کوکن مہیلا بنک کی محترمہ تسنیم مستری کی والدہ تھیں۔

(مرسلہ: این اے واحد)

ایم اے حجازی کا انتقال

۱۹ر جولائی کو اردو کے پرانے صحافی اور شہر کی مختلف ادبی اور سماجی انجمنوں سے وابستہ ایم اے حجازی (ورسوا، اندھیری) میں دورۂ قلب

کے سبب انتقال کر گئے۔

۶۵ سالہ ایم اے حجازی طویل عرصہ تک روزنامہ اردو ٹائمز سے وابستہ رہے۔

ارتحال

(۱) جناب سلیمان قاسم وسطی متوطن کونڈسے تر راجہ پور ۲۴ جون ۹۵ء کی دوپہر میں انتقال کر گئے۔

(۲) جناب عبدالقادر ابوبکر ٹھاکور متوطن ترلوٹ ۲۵ جون ۹۵ء کی شب میں رحلت فرماگئے۔

(۳) محترمہ مریم بی عبدالقادر مقدم متوطن راجہ پور ۵ جولائی ۹۵ء کی شب میں راہی عدم ہوگئیں۔

یہ سب شریف بلڈنگ۔ ڈاکیارڈ روڈ بمبئی ۱۰ میں قیام پذیر تھے۔

مرسلہ ابوبکر عبداللطیف ملّا

ملّا گروجی انتقال کر گئے

ساکھر تر رتناگری کی معروف شخصیت عبداللطیف عبدالقادر ملا عرف ملا گروجی ۸ جولائی ۱۹۹۵ء کی صبح ۸۰ سال کی عمر میں انتقال کر گئے۔ وہ ۱۲ سال تک رتناگری ضلع پرائمری شکشک بینک کی مجلس عاملہ کے رکن اور اس میں تین سال وہ چیرمین بھی [illegible]

رہے ۵ اسال رتناگری ضلع شکشک سنگھ کے صدر رہے۔ ۱۰ سال تک کاسارولی گروپ گرام پنچایت کے سرپنچ رہے۔ وہ کافی عرصہ تک ساکھر تر مچھی مار سہکاری سوسائٹی کے سکریٹری رہے۔ ساکھر تر میں ہائی اسکول کے قیام کے لئے انہوں نے ساکھر تر تیج کر وشی ایجوکیشن سوسائٹی قائم کی اور آخر تک اس سوسائٹی کے سکریٹری رہے۔ اس ادارے کی طرف سے ساکھر تر میں ۱۹۸۵ء سے اردو ہائی اسکول چلایا جارہا ہے جو شیخ حسن داؤد نائیک ہائی اسکول کے نام سے مشہور ہے۔ انہوں نے اردو پرائمری اسکول ساکھر کے لئے پالک سنگھ کی تشکیل کی اور ۴ سال تک اس کے صدر رہے۔

شمسی صاحب کو صدمہ

کوکن مرکنٹائیل کوآپریٹیو بنک کے ڈائریکٹر اور سابق چیرمین جناب علی ایم شمسی کی والدہ ۲۳ جولائی ۹۵ء کو ضعیف العمری میں رحلت فرماگئیں۔ مرحومہ کو ان کے وطن سائی تعلقہ مانگاؤں میں لے جاکر سپرد خاک کیا گیا۔

مومنہ بی کا انتقال

ورلی۔ بمبئی میں مقیم مومنہ بی خواجہ عبدالقادر متوطن ساوٹ واڑی کا ۲ اپریل ۹۵ء میں بعمر ۶۵ سال انتقال ہوا۔

ڈاکٹر الیاس کو صدمہ

ڈاکٹر الیاس ٹمریکر کے والد جناب قاسم عبدالکریم ٹمریکر متوطن پاوس ضلع رتناگری امسال فریضۂ حج ادا کرنے گئے تھے اور ۱۱ مئی ۹۵ء کو داعئ اجل کو لبیک کہہ گئے۔ مکہ معظمہ میں ان کی تدفین عمل میں آئی۔

ہرنئی سے موصولہ موت کی خبریں

(۱) بازار محلہ ہرنئی تعلقہ داپولی کے جناب شرف الدین احمد افوارے جو مجگاؤں ڈاک سے منسلک تھے طویل علالت کے بعد جون میں انتقال کر گئے۔

(۲) بازار محلہ ہرنئی کی ایک اور شخصیت جناب زکریا احمد دولکر ناگہانی طور پر حرکت قلب بند ہو جانے سے جون میں راہی عدم ہو گئے۔

مرسلہ
عبدالغنی پاؤسکر

اشاعت کا ۳۳ واں سال

ماہنامہ نقش کوکن بمبئی

اردو/انگلش

رکن انڈین لنگویجیز نیوز پیپرس ایسوسی ایشن

جلد نمبر ۳۳ | شمارہ نمبر ۹ | ستمبر ۹۵ء

مدیر: ڈاکٹر عبدالکریم نائیک

معاون مدیر: فقیر محمد مستری/مبارک کاپڑی

اعزازی نمائندے

ابراہیم بغدادی (انگلینڈ)
سید حسن (ساؤتھ افریقہ)
اقبال کاپڑی و صدیقہ کھیر ٹکر (دبئی)
قمرالدین قاضی (پاکستان)
محمد کامل سیقولے (بحرین)
شیخ اسماعیل (ایسٹ افریقہ)
ابراہیم وانگڑے (سعودی عربیہ)
حسن عبدالکریم چوگلے (دوحہ قطر)
فرمان علی پاٹنکر (ابوظہبی)
مختار مرود کر (دارالسلام)

رنگا گری: آئی وائی سولکر عبدالمجید وائی مجگاؤنکر نئی ممبئی؛ محمود حسن قاضی

ملکیت: نقش کوکن پبلیکیشن ٹرسٹ (رجسٹرڈ نمبر E 3006)

درون ہند سالانہ: ساٹھ روپے۔ دیگر ممالک ساڑھے تین سو روپے

خلیجی ممالک تین سو روپے

خط و کتابت اور ترسیل زر کا پتہ: نقش کوکن ۴۲ اے نواگر نیرڈا کیارڈ روڈ
ریلوے اسٹیشن بمبئی نمبر ۴۰۰۰۱۰

مقام طباعت: اپور وا پرنٹرز بائیکلہ بمبئی

پرنٹر پبلشر: ڈاکٹر عبدالکریم نائیک

تمام تنازعہ امور میں حق سماعت صرف عدالتہائے بمبئی کو ہوگا۔

تاریخ اشاعت: یکم ستمبر ۹۵ء

کتابت: نذیر احمد، جاوید ندیم

اس ماہ کے

نقوش

نہیں نہیں، مجھ سے دُور کب ہے، یہیں کہیں وہ چھپی ہے شاید
ابھی تو گھر کی ہر اک شئے پر نشان ہیں اُس کی اُنگلیوں کے

زبیدہ محمد شفیق موڑک

وفات ۲۱ ستمبر ۱۹۸۶ء

نویں برسی پر خراج عقیدت

کس نے کہا تم موت سے ہم آغوش ہوئیں
لیکن شاید دنیا سے روپوش ہوئیں
جب تک میں زندہ ہوں تم بھی زندہ ہو

میرے شعروں میں اور میرے نغموں میں
میرے ہونٹوں پر لہراتے گیتوں میں

میرے احساسات کے بہتے دھاروں میں
میرے فکر و تخیل کے گہواروں میں

جاگتی آنکھوں کی نورانی کرنوں میں
سوتی آنکھوں کے رومانی خوابوں میں

اپنے گھر آنگن کی شوخ بہاروں میں
حد نظر تک پھیلے ہوئے نظاروں میں

مہرو وفا کے پیار بھرے افسانوں میں
تنہائی کے چھلکے ہوئے پیمانوں میں

جب تک میں زندہ ہوں تم بھی زندہ ہو
تم دِل کے ہر گوشے میں تابندہ ہو

کس نے کہا تم موت سے ہم آغوش ہوئیں
لیکن شاید دنیا سے روپوش ہوئیں

سوگواران

محمد شفیق، اسلم، اسماء، ندیم، فردوس۔

Toko "DISUKA" Jl. Pandansari XX/66-A
Balikpapan. Kal-Tim, INDONESIA

پہلا حرف

" اندھیر نگری، چوپٹ راج "بچپن میں یہ کہاوت پڑھی تھی۔ صرف پڑھی تھی!
مگر ہمیں پتہ نہیں تھا کہ اندھیر نگری کیسی ہوتی ہے اور چوپٹ راج کیا ہوتا ہے
برسوں بعد شری نرسمہا راؤ کے دورِ حکومت میں ہمیں یہ سب دیکھنے ملا!

محمد تغلق نے بھارت کی راجدھانی دلی سے دولت آباد منتقل کی تھی
اس چھوٹی سی غلطی کے لئے اکثر مورخین اُسے " احمق " تک لکھتے ہیں
اب آپ مجھے بتائیے کہ ایک ہزار فاش غلطیاں (جن سے اکثر جان بوجھ کر کی گئی ہوں)
سرزد کرنے والے نرسمہا راؤ کو آپ کس زمرے میں رکھیں گے؟
دلی کا ان سے زیادہ بے حس، ناکارہ و بے عمل حکمراں آج تک کوئی ہو گذرا ہے؟
مگر میں انہیں " احمق " نہیں کہوں گا۔ جس شخص نے کبھی آر ایس ایس کی ہاف پینٹ پہنی ہو
اور آج بھی جو اس پر دھوتی چڑھا کر کانگریسی بننے کا دعوی کرتا رہا ہو، وہ احمق یقیناً نہیں ہو سکتا
وہ صرف چالاک ہو سکتا ہے۔ حد درجہ چالاک!
اور آر ایس ایس کے نظریات ملک میں منظم طریقے سے نافذ کرنے کے مشن میں بے حد سنجیدہ سیوئم سیوک!!

۶ دسمبر کا واقعہ ہو یا ۹۲ء/۹۳ء کے خونین فسادات، بم دھماکوں کے کیس ہوں یا ٹاڈا جیسا وحشی قانون
سبھی واقعات میں نرسمہا راؤ کی بے حسی و بے عملی " تاریخی " ہے
راجیو گاندھی کی ناگہانی موت کے بعد ہم نے انہی صفحات پر لکھا تھا۔
کہ کانگریس کو اور اس کے سیکولر امیج کو اگر کوئی بچا سکتا ہے تو وہ ہیں " سونیا گاندھی "!
مگر انہوں نے سیاست میں دلچسپی نہیں بتائی اور عنانِ حکومت ایک آر ایس ایس وادی کے ہاتھ چلی گئی۔
اور پھر بے حسوں اور بے غیرتوں کی ٹولی ان کے گرد جمع ہوتی چلی گئی۔
چوان جیسے بے حس اور شرد پوار جیسے ظالم کانگریسیوں اور برہمن لابی سبھوں نے ملکر نرسمہا راؤ کا ہاتھ بٹایا
سیکولرزم اور کانگریس کی قبر کھودنے کے لئے!
اس دوران اگرچہ کچھ معاشی اصلاحات ہوئی ہیں مگر وہ صرف اور صرف ڈاکٹر من موہن سنگھ کے دماغ کی اُپج ہے
ورنہ نرسمہا راؤ اب لاکھ کوشش کریں دوردرشن سے یا اخبار بازی سے
آنے والا مورخ انہیں صرف اور صرف ایک ہی نام سے یاد رکھے گا "سیکولرزم اور کانگریس کا گورکن"

مبارک کاپڑی

انسان کي زندگي ميں هر طرح کے دور آتے هيں. خوشي کے بهي، رنج کے بهي. خوشي کے موقع پر تقريبات هوتي هيں. شادي بياه، عقيقه، ختنه، بسم الله، ختم قرآن، امتحان ميں کامیابي، بيرون ملك روانگي، وطن ميں آمد، حج وزيارت ... ان سب سے يادیں جُڑي هوتي هيں. اور هر ياد کے ساتھ کسي مٹهائي کي ياد وابسته هوتي هے. رنج کے موقع پر سوگ هوتا هے، وفات، چهلم، فاتحه، قرآن خواني ... ان سب سے يادیں جُڑي هوتي هيں اور هر ياد کے ساتھ کسي مٹهائي کي ياد وابسته هوتی هے.

ایک موسم آتا هے، دوسرا جاتا هے: باران، گرما، خزاں، سرما، بهار. ان سب سے یادیں جُڑی هوتی هیں اور یاد کے ساتھ کسي مٹهائيِ کی یاد وابسته هوتي هے. تهواروں کا دور مدام چلتا هے، عيد، بقرعيد، محرم، شب براءت، ميلاد النبي، ماہِ رمضان.. ان سب سے يادیں جُڑي هوتي هيں اور هر ياد کے ساتھ کسي مٹهائي کي ياد وابسته هوتي هے.

بهائي کي شادي ميں تو تمام طرح کي مٹهائياں تهيں. دوست کے هني مون پر افلاطون. قرآن خواني ميں نان خطائي. باراں ميں برفي، سرما ميں گاجر کا حلوه. رمضان ميں مالپوه. عيد ميں شير خُرما.

اور هر مٹهائي سے لُطف اندوز هونے کے بعد سوال پُوچها جاتا هے که "بهئي مٹهائي کهاں سے خريدي؟" تو

سليمان مٹهائي والے کا نام بے ساخته زبان پر آجاتا هے. يعني هر مٹهائي کے ساتھ سليمان مٹهائي والے کي ياد جُڑي هوتي هے اسي لئے جب کبهی مٹهائي کا ذکر چهڑتا هے، سليمان مٹهائي والے کي بات هوتي هے. سليمان مٹهائي والے همه اقسام، همه اصناف، همه رنگ، همه اشکال، همه اجناس اور همه مواقع مٹهائياں بناتے هيں.

آئیے، اپني يادوں کي ياد ميں کوئي مٹهائي نوشِ جان فرمائیے.

جب کبهی مٹهائی کا ذکر چهڑتا هے

سلیمان مٹهائی والے کی بات هوتی هے

سلیمان مٹهائی والے

شاهوں کے شایانِ شان مٹهائیاں بنانے والے

مینارہ مسجد

۳۱ ایف/جی محمد علي روڈ، ممبئی ۴۰۰۰۰۳

فون: ۸۹۵۵۸۵۸/ ۸۹۵۲۲۳۳

خریداری نمبر ۱۸۔۹۹۲
صدر جمہوریہ
جماعت المسلمین
گوونکوٹ

مذہب کیا ہے

مذہب زندگی بسر کرنے کے طریقہ کو کہتے ہیں مذہب یہ ہے کہ دنیا سے ظلم و زیادتی اور فتنہ و فساد کو دور کرے اور امن و سلامتی سے رہنا سہنا سکھائے جو مذہب یہ نہیں سکھاتا وہ مذہب ہی نہیں بلکہ غرض پرستوں کا ایک سوچا سمجھا پروگرام ہے اس نقطۂ نظر سے دنیا کے تمام مروجہ مذہبوں کا جائزہ لے کر دیکھا جائے تو صرف اسلام ہی ایک ایسا مذہب ہے جس کے ذریعے امن و سلامتی اور انسانیت کی بہبودی کے ساتھ اس کی مادی اور روحانی ترقی کے آزمودہ اصول اور بہترین تعلیم ملتی ہے۔

خالق کائنات نے انسان کو بہترین صلاحیتوں کے ساتھ پیدا کیا ہے۔ یہ اپنی فطری صلاحیتوں کی مدد سے ترقی میں جدوجہد کر کے زمین کے خزانوں کو اپنی مٹھی میں کر لیتا ہے سمندروں کے سینے پر دوڑتا پھرتا ہے۔ پہاڑوں کے ٹکڑے اڑا کر اپنا راستہ ہموار کر لیتا ہے۔ بادلوں میں چمکنے والی بجلی کو اپنا غلام بنا لیتا ہے اور ہوا پر اپنا اقتدار قائم کر لیتا ہے۔ جب یہ اخلاق و کردار اور روحانیت کے میدان میں قدم بڑھاتا ہے تو ساری دنیا سے خوش خلقی کا خراج حاصل کرتا ہے۔

باوجود اس بہترین فطرت کے انسان میں ایک جذبۂ خودنمائی اور خودپرستی بھی ہے جب یہ سفلی جذبات ترقی کر لیتے ہیں تو یہ انسان نہیں وحشی درندہ بن جاتا ہے۔ برائیوں میں شیطان کا استاد بن جاتا ہے۔ ان حالات میں کوئی خدا
نقش کو کرنا

کا بندہ مخلوق کی خدمت گزاری اور برائی کی روک تھام کے لئے قدم اٹھاتا ہے تو غرض پرستوں سے قدم قدم پر مقابلہ کرنا پڑتا ہے۔ ایسے نیک بندے کی راہ میں کانٹے بچھائے جاتے ہیں۔ اس پر گندگی پھینکی جاتی ہے اس کو گالیاں دی جاتی ہیں کیوں؟ محض اس لئے کہ غرض پسندوں کی راہ میں یہ رکاوٹیں نظر آتی ہیں۔ مگر یہ خدمتِ خلق کے شیدائی، یہ اللہ کے عاشق۔ یہ مخلوق کے غمگسار، غریبوں کے ہمدرد اور اپنی دھن کے پکے ہر مصیبت کو خندہ جبینی سے برداشت کر لیتے ہیں اور اپنے کام سے منہ نہیں موڑتے۔ انجام کار حق کو کامیابی حاصل ہو جاتی ہے اور باطل منہ چھپا کر بھاگ کھڑا ہوتا ہے۔ وَقُلْ جَآءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ اِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوْقًا ط حق آیا اور باطل دُم دبا کر بھاگ گیا۔ باطل تو بھاگ نکلنے کے لئے ہی ہے۔ ان حق پرستوں نے خدمتِ خلق کی جو راہیں قائم کی ہیں۔ اسی کا نام مذہب ہے۔ اسی کا نام راہِ حق اور طریق ادب ہے۔

مذہب کی تعلیم یہ ہوتی ہے کہ کوئی قوم کسی دوسری قوم کی ہنسی نہ اڑائے۔ کوئی کسی پر عیب نہ لگائے۔ کوئی کسی کو برے القاب سے نہ پکارے۔ کوئی کسی کے بزرگوں کی اہانت نہ کرے۔ ہر شخص سچائی اور صداقت پر قائم رہے انصاف اور احسان کو اپنا شیوہ بنا لے۔ کوئی کسی پر ظلم و تشدد نہ کرے۔ مظلوم کی حمایت کرے اور ظالم کا ہاتھ پکڑے انصاف اور حق کا بول بالا ہو۔ یہی سچے مذہب کی عام نشانیاں ہیں۔ میں تو یہ سمجھتا ہوں کہ بلکہ یقین رکھتا ہوں کہ دنیا کے تمام

مذاہب کے بانیوں نے حق و صداقت، امن و سلامتی
خدمتِ خلق اور ترقی انسانیت کے لئے کوششیں کیں
دنیا کا کوئی مذہب برائیوں کی ترغیب نہیں دیتا۔ ہر مذہب
خلق اللہ کی بھلائیوں کی بنیادوں پر قائم ہوا ہے۔

ع مذہب نہیں سکھاتا آپس میں بیر رکھنا

یاد رکھئے امن پسندی مذہب کی جان ہے
صلح و آشتی انسانوں سے محبت، خدا سے دوستی، مخلوق
کی خدمت، آپس میں بھائی چارہ، ہمدردی، غمگساری
نیکی، پارسائی، خدا ترسی اور عمل صالح مذہب کے بنیادی
اینٹ پتھر ہیں۔ ان ہی کی وجہ سے مذہب کی تعمیر مضبوط
ہوتی ہے۔

ابن انجم بیابانی

صفر کے آخری چہار شنبہ کو زرد پارک کے ایک سبزہ زار فرش پر
کچھ لوگ چہل قدمی کر رہے تھے۔ ان میں مرد، عورت، بچے، بوڑھے
سب تھے۔ ایک صاحب ادھر سے گزرے تو اس ہجوم میں ایک
نیک صورت انسان پر بھی نگاہ پڑی وہ سیدھے ان کے پاس
پہونچے اور ان کا کندھا تھپتھپاتے ہوئے کہا کیوں صاحب! آج اپنا
گھر مکان چھوڑ کر اس پارک میں گھومنے پھرنے کی وجہ کیا ہے؟

نیک صورت صاحب نے کہا کہ حدیث میں آیا ہے کہ صفر
کے آخری چہار شنبہ کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم ایک بیماری سے
شفایاب ہوئے تو سبزے پر آپ چلے پھرے تھے ہم آپ کی سنت
پر عمل کر رہے ہیں۔

گزرنے والے صاحب نے کہا کہ آپ تو آج بیماری
سے شفایاب نہیں ہوئے؟ اگر حضورؐ چلے ہونگے تو انکے لئے طبی
مجبوری رہی ہوگی آپکے لئے کیا مجبوری ہے پھر آپ اس معمولی سی
سنت کو اتنی اہمیت دی اور یہ یاد نہ رہا کہ خدا اور رسول نے
عورت اور مرد کے بے پردہ اختلاط سے منع فرمایا ہے۔ آپکے اس
پارک میں کتنی جوان عورتیں بے نقاب پھر رہی ہیں اور آپکی نگاہ شریف
بھی گناہ بے گناہ ان پر پڑ رہی ہے جو سراسر حرام ہے آپ ایک
مفروضہ سنت کی خاطر گناہ کر رہے ہیں۔ ایک غیر ضروری چیز پر آپنے
عمل کیا اور ایک بڑے فرض کو چھوڑ دیا۔ ایک معمولی ثواب حاصل
کرنے کیلئے گناہوں کا بہت بڑا بوجھ آپنے اپنے اوپر لاد لیا۔

کوکن کے طلباء میں ڈراپ آوٹ کا مسئلہ

ایس نظام الدین سعد
بی۔ اے۔ بی۔ ایڈ
ای ایس انگلش اسکول تورڑیا ضلع رائے گڑھ

تعلیم ایک ایسا زیور ہے جو ہر مرد و عورت، امیر و غریب، اونچ نیچ سب پر یکساں طور سے نکھار لاکر انسانیت کی دولت سے مالا مال کر دیتا ہے۔ تعلیم ہی ایک ایسی شے ہے جو ایک طرف اگر راہ حق دکھاتی ہے تو دوسری طرف صحیح طور پر زندگی گزارنے کا راستہ بھی دکھاتی ہے۔ وہ قومیں تاریک دنیا کی باشندہ نہیں تو اور کیا ہیں جو اس کی روشنی سے محروم ہیں۔ دنیا کی ترقی بے شک اسی کے دم سے ہے۔ یہی وجہ ہے کہ تقریباً تمام مذاہب نے اس کا اقرار کرتے ہوئے اسے حاصل کرنے کی سخت تاکید کی ہے ماضی کا آئینہ، حال کا رہبر، مستقبل کا اشاریہ اگر کوئی شے ہے تو وہ تعلیم ہے۔

کوکن کا علاقہ تعلیمی میدان میں ابھی تک کافی پیچھے ہے۔ اس کا یہ مطلب ہرگز نہیں کہ تعلیم کی روشنی ابھی تک یہاں قطعاً نہیں پہنچی۔ اس علاقے کے ایک سے بڑھ کر ایک فاضل اشخاص اپنی تعلیمی صلاحیتوں کا لوہا دوسروں سے منوا چکے ہیں۔ مگر دیکھا گیا ہے کہ اگر ماحول اور موقع نصیب نہ ہو تو ذہانت کو بھی زنگ لگ جاتا ہے بس یہی المیہ اس علاقہ کے ساتھ ہوا ہے۔ ذہین سے ذہین طلبہ و طالبات اپنی تعلیم ادھوری چھوڑ کر کسی دوسری راہ پر نکل کھڑے ہوتے ہیں۔ اگر یہ اپنی تعلیم پوری کرتے تو ان میں ایک نہیں ہزاروں مولانا ابوالکلام آزاد ہو سکتے اور حسین بنتے۔ مگر افسوس کہ ایسا نہیں ہے۔ آیئے ہم دیکھیں کہ ایسا کیوں نہیں ہے۔

اسکولوں اور کالجوں کی کمی

اس سنگلاخ علاقہ میں کالجوں کی بڑی کمی ہے۔ چار پانچ گاؤں نفس کو کہیے کے بیچ میں کہیں ایک آدھ اسکول نظر آگیا تو آگیا۔ ورنہ دس دس بیس بیس کلومیٹر کا دورہ کر ڈالیے ایک ہائی اسکول نظر نہیں آسکے گا۔ رائیگڑھ، رتناگری، سندھ درگ اور تھانہ کے دیہاتی علاقے اس بات کے شواہد ہیں۔ ہم جس علاقے میں تدریسی فرائض انجام دے رہے ہیں، اس کی ایک مختصر رپورٹ پیش خدمت ہے۔ ہمارے اسکول کے جنوب میں تقریباً بیس کلومیٹر تک اردو میڈیم کا کوئی ہائی اسکول نہیں ہے۔ شمال میں سات آٹھ کلومیٹر دور فیض آباد ہائی اسکول ہے۔ مگر درمیان میں ایک دریا گزرتا ہے اور اس پر پل نہیں ہے مغرب میں تیرہ کلومیٹر دور امیت ہائی اسکول ہے اور مشرق میں ۱۲ کلومیٹر دور مہاڈ میں اردو ہائی اسکول ہے۔ اب کالج کے بارے میں سنئے۔ مہاڈ میں ایک کالج ہے مگر اس کے چاروں طرف سو کلومیٹر تک کوئی دوسرا کالج نہیں ہے۔ بچے مصیبتوں کا سامنا کرکے دور دور تک تعلیم حاصل کرنے جاتے ہیں۔ لہٰذا اکثریت ادھوری تعلیم چھوڑ کر ہی کسی دوسرے راستے پر نکل کھڑی ہوتی ہے۔ اگر اسکولوں اور کالجوں کی تعداد زیادہ ہوتی تو شاید کہ ایسا نہ ہوتا لہٰذا ضرورت اس بات کی ہے کہ اسکولوں اور کالجوں کا نظام بہتر بنایا جائے۔ جو اسکول اور کالج پہلے سے موجود ہیں ان کی ترقی کی راہیں ہموار کی جائیں۔

آمدورفت کا مسئلہ

طلبہ کے ڈراپ آوٹ کے سلسلے میں آمدورفت ایک بہت بڑا بڑا مسئلہ ہے۔ اسکولوں کا درمیانی فاصلہ آمدورفت کے بہتر ذرائع سے کم کیا جا سکتا ہے۔ مگر اس علاقے کا تو باوا آدم ہی نرالا ہے۔ اس میں شک نہیں کہ حکومت نے گاؤں گاؤں تک پہاڑ کاٹ

کر پر پیچ، خمدار، اور گڑھا بڑ نیچی اونچی سڑکیں پھار کھی ہیں اور ان پر ایس ٹی کی گاڑیوں کی آمد و رفت کا بندوبست بھی کر رکھا ہے مگر ان گاڑیوں پر بھروسہ کرنا اپنے آپ کو دھوکہ دینے کے مترادف ہے۔ آمد و رفت کے ذرائع اتنے خراب ہیں کہ سفر کے خیال سے ہی پسینہ چھوٹنے لگتا ہے۔ بچہ لڑ جھگڑ کر دھکم دھکا کے ساتھ صبح اگر گاڑی پر سوار ہو جاتا ہے تو اسکول تک آتے آتے اس کے ہوش ٹھکانے لگ جاتے ہیں۔ شام کو گھر جاتے وقت بھی اسی طرح کی ورزش سے اس کا پالا پڑتا ہے۔ گاڑی کبھی کبھی اس حد تک لیٹ جاتی ہے کہ اسے مجبوراً چھٹی منانی پڑتی ہے۔ آمد و رفت کی یہ تکلیف طلبہ کی تعلیمی سرگرمیوں پر بہت زیادہ اثر انداز ہوتی ہے۔ وہ پڑھائی میں کمزور ہو جاتا ہے۔ نتیجتاً فیل ہو جاتا ہے اور پھر ایک دن مجبوراً وہ اسکول سے راہِ فرار اختیار کر لیتا ہے بظاہر یہ وجہ معمولی نظر آتی ہے مگر حقیقتاً بے شمار طلبہ و طالبات آمد و رفت کی پریشانیوں سے اکتا کر اپنا تعلیمی سفر ترک کر دیتے ہیں۔
حکومت کو چاہیئے کہ آمد و رفت کے ذرائع میں آسانیاں فراہم کرے ممکن ہو تو اسکولوں کے لئے مخصوص بسوں کا بندوبست کیا جائے۔
اسکول چلانے والی تعلیمی سوسائٹیاں بھی اس سلسلے میں مددگار ثابت ہو سکتی ہیں۔

مالی حالات اور روزگار کا مسئلہ

بے شمار طلبہ و طالبات اپنی تعلیم غریبی کی وجہ سے جاری رکھنے میں ناکام رہتے ہیں۔ حکومت نے اس سلسلے میں فیس معاف کر کے ایک حد تک قابلِ تحسین قدم ضرور اٹھایا ہے۔ مگر اس کڑی کی تمام رکاوٹیں فیس معافی سے ہی دور نہیں ہو سکتیں۔ غریبی کی وجہ سے بچہ ہوسٹل میں نہیں رہ سکتا۔ یونی فارم نہیں بنوا سکتا۔ کاپی کتاب نہیں خرید سکتا۔ والدین اس لائق نہیں ہوتے کہ زیادہ پیسہ خرچ کر سکیں کھیتی باڑی اب اتنی منفعت بخش نہیں رہی کہ سال بھر کی خوراک کے علاوہ وہ دوسرے اخراجات بھی مہیا کر سکیں۔ روزی

نقشے کو کرنے

روزگار کا فقدان بھی یہاں پریشانی کا باعث بنتا ہے۔ مہنگائی ایک مہیب عفریت کے مانند منہ کھولے کھڑی ہے۔ دن بدن خورد نی اشیاء و دوسری ضرورتوں کے سامانوں کے بھاؤ آسمان کی بلندی تک پہنچ رہے ہیں۔ گذر بسر بڑی مشکل سے ہو رہا ہے۔ ایسی صورت میں تعلیم تو ثانوی ضرورت بھی رہ جاتی۔ پیٹ کی آگ بجھانے کے لئے اکثریت دن رات کوشاں رہتی ہے۔ لہٰذا بچہ ایس ایس سی بھی نہیں ہو پاتا کہ روزی روٹی کی تلاش میں نکل پڑتا ہے کوکن میں جہاں اکثریت کی مالی حالت اچھی نہیں ہے۔ وہیں پر یہ بھی دیکھنے میں آیا ہے کہ چند خاندان مالی اعتبار سے بہت اچھے ہیں یہ افراد شاہ خرچ ہیں اور فضولیات پر پیسے پانی کی طرح بہاتے ہیں۔ تعلیم کی اہمیت سے یہ لوگ ناواقف ہیں۔ دولت کی فراوانی ان کی اولاد کو بے راہ رو بنا دیتی ہے جس سے وہ اپنی تعلیم پوری نہیں کر پاتے۔
حکومت کو ان علاقوں کی حالت پر غور کرتے ہوئے روزی روزگار کے وسائل کا بندوبست کرنا چاہیئے۔ یہاں چھوٹی صنعتوں کو فروغ دینے کی ضرورت ہے۔ مالی حالات بہتر ہونے پر ڈراپ آؤٹ کا مسئلہ ختم ہو جائے گا۔

غیر تعلیم یافتہ والدین اور والدین کے اثرات

گاؤں میں طلبہ و طالبات کے والدین اکثر کم پڑھے لکھے ہوتے ہیں۔ ایسے لوگ تعلیم کی اہمیت سے اچھی طرح واقف نہیں ہوتے اپنے بچوں کی رہبری بھی یہ لوگ ٹھیک طریقہ سے نہیں کر پاتے اکثر دیکھا گیا ہے کہ والدین اپنے بچوں کو ڈاکٹری یا انجینئر بنانے کا خواب دیکھا کرتے ہیں۔ بچوں کی صلاحیت اور رجحان کا علم نہ ہونے کے سبب زبردستی سائنس یا ریاضی جیسے مشکل مضامین میں ان کا داخلہ کر دیتے ہیں۔ اس حرکت سے بچوں کی دلچسپی یکسر ختم ہو جاتی ہے اور وہ اپنی تعلیم ادھوری چھوڑ دیتے ہیں۔ ایسے والدین یا سرپرست اگر تعلیم یافتہ ہوتے تو اپنے بچے کی تعلیم اس کی ذہنی صلاحیت کے عین مطابق دینے کی کوشش کرتے۔ دوسرا مسئلہ تعلیم نسواں کا ہے۔ یہ

تعلیم تو آج بھی ابتدائی زینوں سے آگے نہیں بڑھی ہے۔ ایک عورت کے پورے خاندان کی ذمّہ دار ہوتی ہے۔ بچے کی پرورش، نگہداشت اور تربیت پڑھی لکھی ماں جس سلیقے اور قاعدے سے کر سکتی ہے، ان پڑھ، جاہل اور گنوار ماں کے بس کی بات ہرگز نہیں ہو سکتی۔

لہٰذا ثابت ہوتا ہے کہ گھریلو تربیت و تعلیم کے اثرات سے بھی ڈراپ ممکن ہے۔ والدین و سرپرستوں کو خیال رکھنا چاہیئے۔ اس سلسلے کی جو بات ان کی سمجھ میں نہ آسکے انھیں دوسروں سے پوچھ لینا چاہیئے اگر ممکن ہو تو حکومت اڈلٹ ایجوکیشن (تعلیم بالغاں) کا بھی بندوبست کرنا چاہیئے۔

بنیادی تعلیم کی خامیاں

بچہ جب ابتدائی اسکول میں داخل ہوتا ہے۔ تو وہ کچے مٹّی نے گھڑے کے مانند ہوتا ہے۔ اس وقت اس کا ذہن پختہ ہوتا ہے نہ دماغ۔ جو راستہ اسے دکھایا جاتا ہے وہ آنکھیں بند کر کے اس پر چلنے لگتا ہے۔ خطۂ کوکن کے بنیادی اسکولوں کا معیار بہت خراب ہے۔ ضلع پریشد کے اکثر اسکولوں میں ہم نے دیکھا ہے کہ اول تا چہارم جماعت کے لئے صرف ایک ہی استاد مقرر ہوتا ہے۔ اس استاد کو آپ ہیڈ ماسٹر، کلرک، معاون استاد یا چپراسی جو چاہیئے سمجھ لیجئے۔ چار چار جماعت میں ایک ہی استاد بھلا کہاں تک تعلیم دے سکتا ہے۔ اگر تمام مضامین پڑھانے کا اہل بھی ہوا تو چار جماعتیں اور ان کے بچوں کے ساتھ وہ کہاں تک انصاف کر سکے گا۔ نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ بچے تقریباً تمام مضامین میں کچے رہ جاتے ہیں افسران بالا کی تنبیہہ اور سماج کے خوف کے باعث اساتذہ و زبردستی ان بچوں کو پاس کرنا پڑتا ہے۔ ہائی اسکول میں پہنچنے کے بعد یہ بچے عجیب کرب میں مبتلا ہو جاتے۔ یہ ایک ایک جماعت میں دو دو تین تین سال تک رُکے رہتے ہیں اور پھر بعد میں اکتا کر اسکول چھوڑنے پر ہی مجبور ہو جاتے ہیں۔ اس کے ساتھ ہی ضلع پریشد کا رویہ بھی اساتذہ کے ساتھ کچھ زیادہ اچھا نہیں ہوتا۔ اچھے ٹیچروں کی قلت تو ہے ساتھ ہی ساتھ ان کا ٹرانسفر بھی عجیب و غریب انداز میں ہوتا رہتا ہے۔ مقامی سیاست کو اس میں کافی دخل رہتا ہے۔ سب کو معلوم ہے کہ اب تعلیم میں سیاست کی بھی آمیزش ہو گئی ہے۔

اس خرابی کو دور کرنے کے لئے ہمیں ان اسکولوں کے نظام کو بہتر بنانا پڑے گا۔ چار جماعتوں کو پڑھانے کے لئے کم از کم چار اساتذہ کا تقرر کرنا چاہیئے۔ گندی سیاست کو جڑ سے کاٹ دینا چاہیئے۔ اچھے اور لائق استادوں کا تقرر کرنا چاہیئے۔ ناکارہ اور نااہل لوگوں کے خلاف ایکشن لینا چاہیئے۔ غیر تربیت یافتہ اساتذہ کا تقرر نہیں کرنا چاہیئے۔

قابل اساتذہ کی فراہمی کا مسئلہ

تعلیم کا معیار بلند کرنے کے لئے اچھے اور قابل اساتذہ کی ضرورت ہوتی ہے کوکن کے اکثر اسکولوں میں آج بھی قابل اساتذہ کا فقدان ہے۔ انگریزی اور حساب کے استاد تو آج بھی بڑی مشکل سے ملتے ہیں۔ چند اسکول ایسے ہیں جہاں بس کسی طرح کام چلایا جاتا ہے اس سے تعلیم میں بڑا فرق پڑتا ہے۔ طلبہ کی دلچسپی ان مضامین سے یکسر ختم ہو جاتی ہے نتیجتاً وہ پڑھائی سے جان چرانے لگتا ہے۔ اور ایک وقت ایسا آتا ہے جب وہ اسکول سے ہی نکل جاتا ہے۔ غیر تربیت یافتہ اساتذہ کا تقرر بھی اسکولوں میں کیا جاتا ہے۔ ٹریننگ یہاں ایک بہت بڑا مسئلہ ہے۔ بی ایڈ کالجوں کی کمی ہے۔ داخلہ ناکوں چنے چبواتا ہے۔ دوسری بات ذہین گریجویٹس اس پیشے میں آنا نہیں چاہتے۔ جو مجبور ہوتے ہیں وہی اس پیشے کا انتخاب کرتے ہیں۔ بھلا ایسی صورت میں ملک اور قوم کا بیڑہ کیسے پار ہوگا۔

ساتویں جماعت تک پڑھانے کے لئے ایس ایس سی

ڈیڈ اسامی کو ایڈوانٹیج ہوتا ہے۔ آج کے ایس کا یس ایسے ہی ہوتے ہیں کہ اکثریت کو ایس ایس سی کا فل فارم معلوم نہیں ہوتا ہے چار چار پانچ پانچ کوششوں کے نتیجہ میں کامیاب ہوتے ہیں اور ٹیچر بن جاتے ہیں۔ کچھ اچھے اساتذہ تساہلی میں اپنا جواب نہیں رکھتے۔ کام سے جی چراتے رہنا ان کا محبوب ترین مشغلہ ہوتا ہے ایسے حضرات اس پیشے کے لئے میٹھا زہر ہوتے ہیں کچھ اساتذہ بچوں کو سزائیں بڑی سخت دیتے ہیں۔ اس وجہ سے بھی کچھ طلبہ اسکول چھوڑ کر بھاگ جاتے ہیں۔

ڈراپ آؤٹ کے مسئلہ کو اگر حل کرنا ہے تو قابل اور لائق اساتذہ کا ہی تقرر کرنا چاہئے۔ ہیڈ ماسٹر حضرات اسکولوں کے نظم و نسق برقرار رکھنے کی ہر ممکن کوشش کریں۔ اساتذہ سے اچھی طرح کام لیا جائے۔ بچوں کو سخت سزائیں ہرگز نہ دی جائیں۔

ایجوکیشنل سوسائٹیز کا نامناسب رویّہ

کوکن کے تقریباً سبھی اسکول تعلیمی سوسائٹیوں کے ذریعہ چلائے جاتے ہیں۔ سوسائٹی کی ایک مینجنگ باڈی ہوتی ہے جو اسکول کے ہر معاملہ میں ٹانگ اڑانا اپنا فرض سمجھتی ہے ان کے شکاروں میں براہ راست ہیڈ ماسٹر اور بالراست اساتذہ شامل ہیں اگر اس باڈی کا ایک تنقیدی جائزہ لیا جائے تو پتہ چلتا ہے کہ اس کے ممبران کی اکثریت کم پڑھے لکھے لوگوں پر مشتمل ہوتی ہے۔ اسکول کا ہیڈ ماسٹر اپنی مرضی سے کوئی قدم نہیں اٹھا سکتا۔ اسکول کی خارجی اور داخلی پالیسی پر ان لوگوں کا ہولڈ ہوتا ہے۔ اپائنٹمنٹ اور ٹرمینیشن کے ذریعہ گل کھلائے جاتے ہیں۔ بے جا تنقیدوں اور تبصروں کے ذریعہ ہیڈ ماسٹر کا بلیڈ پریشر مستقل ٹاپ پر رکھا جاتا ہے۔ کوشش یہی رہتی ہے کہ کسی طرح سکون نہ لینے دیا جائے ان تمام باتوں کا اثر اسکول کی تعلیمی سرگرمیوں پر بہت زیادہ پڑتا ہے ہیڈ ماسٹر اور اساتذہ بددل ہو جاتے ہیں۔ طلبہ سے ان کے سلوک ناروا اور نامناسب ہو جاتے ہیں طرح طرح کی رکاوٹیں پیدا ہوتی ہیں اور کچھ بچے خمیازہ کے طور پر اسکول سے ہی نکل جاتے ہیں۔

سوسائٹی کا رویہ مشفقانہ ہونا چاہئے اسکول کی ترقی کے لئے ہیڈ ماسٹر کا ساتھ دینا اس کا فرض ہونا چاہئے۔ بے جا مداخلت ہرگز ہرگز نہیں کرنی چاہئے۔ تقرری (اساتذہ) اور ٹرمینیشن کا کام ہیڈ ماسٹر کے سپرد ہونا چاہئے

ایجوکیشن آفس بھی ذمّہ دار

اگر بغور مطالعہ کیا جائے تو ایجوکیشن آفس کے دامن پر بھی خامیوں کے داغ ضرور نظر آئیں گے۔ اس آفس کا رویہ بڑا عجیب و غریب ہوتا ہے ایک معمولی سی مثال لیجئے اپرول (منظوری) ہر سال لینا پڑتا ہے۔ اس کے بغیر تنخواہ نہیں ملتی۔ اس تعلق سے آفس کا رویہ قابل غور ہوتا ہے۔ چھ چھ ماہ منظوری میں لگ جاتے ہیں اور اس دوران ٹمپروری اساتذہ صرف صبر کرتے ہیں بھوکے پیٹ تو نماز بھی نہیں ہوتی یہ پڑھائی کیسے ہوگی۔ اس کے علاوہ گاؤں کے اسکولوں میں بارہا دیکھا گیا ہے کہ چار چار پانچ پانچ سال تک انسپکشن نہیں ہوتے۔ سیاہ سفید ہوتا رہتا ہے کیا ان باتوں کا اثر اسکول کی تعلیمی سرگرمیوں پر نہیں پڑتا۔ تساہلی، فرائض سے عدم توجہی اسکولوں میں آفس کے نامناسب رویے کے سبب ہی پیدا ہوتی ہے۔ اس کا اثر طلبہ و طالبات کی تعلیم پر پڑتا ہے۔ ایجوکیشن آفس کو اپنے رویے میں تبدیلی پیدا کرنی ہوگی۔ تمام اسکولوں پر نظر رکھنی ہوگی اور انہیں مناسب سہولیات پہونچانی ہوں نظم و ضبط کے تعلق سے سختی برتنی ہوگی۔

تعلیمی ماحول کا فقدان

اکثر دیکھا گیا ہے

کہ یہاں کے بچوں کو مناسب تعلیمی ماحول میسر نہیں ہے یہاں کے لوگوں کی مادری زبان کوکنی ہے۔ گھر کے افراد کوکنی میں گفتگو کرتے ہیں۔ کوکن کے دائرہ سے بچہ جب باہر نکلتا ہے تو اسے بڑا تلخ تجربہ حاصل ہوتا ہے۔ اسے ہر زبان مشکل اور نئی لگتی ہے۔ یہاں تک کہ مراٹھی زبان بھی کوکنی مسلمان صحیح تلفظ کی ادائیگی سے نہیں بول پاتا۔ اس قسم کا مناسب ماحول میسر نہ ہونے سے اسے اپنی تعلیم جاری رکھنے میں دشواری ہوتی ہے اور نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ کچھ طلبہ پرائمری کی حد سے ہی باہر نہیں نکل پاتے۔

اگر اس خامی کو دور کرنا ہے تو ہمیں اپنے ماحول کو یکسر تبدیل کرنا پڑے گا۔ تعلیم یافتہ طبقہ کو اس سلسلے میں اپنی سرگرمیاں تیز تر کرنی پڑیں گی۔

ہیڈ ماسٹر حضرات

ہیڈ ماسٹر حضرات سے متعلق کچھ کہنے سے قبل ہم ایک بات واضح کر دینا چاہتے ہیں کہ ہماری تنقید برائے اصلاح ہے اور کسی ایک شخصیت کے لئے ہرگز ہرگز مخصوص نہیں ہے ہماری تحریر کا براہ کرم غلط مطلب اخذ نہ کیا جائے۔ اکثر و بیشتر اسکولوں میں دیکھا جاتا ہے کہ ہیڈ ماسٹر حضرات تعلیمی معیار بلند کرنے میں ناکام رہتے ہیں۔ اس کی وجہ یا تو ان کی نااہلی ہو سکتی ہے یا پھر حالات کی ناسازگاری۔ اسٹاف کے متعلق ہیڈ ماسٹر کی مرتب کردہ پالیسی اکثر غلط ثابت ہوتی ہے جس سے نااتفاقی پیدا ہو جاتی ہے۔ اسٹاف کی نااتفاقی براہ راست طلبہ پر اثر انداز ہوتی ہے۔ اساتذہ تعلیمی فرائض ٹھیک سے انجام نہیں دیتے۔ اکثر ہیڈ ماسٹر مضامین کی تقسیم میں بھی دوراندیشی سے کام نہیں لیتے۔ جس سے اسکول کا معیار تباہ و برباد ہو جاتا ہے، بچوں کو حصولِ علم میں دقت ہوتی ہے۔

ہیڈ ماسٹر حضرات کو اس سلسلے میں غور کرنا چاہیئے۔ اسکول کے نگراں کی حیثیت سے انہیں کوئی ایسی غلط پالیسی اختیار نہیں کرنی چاہیئے جو ایک صحت مند ماحول کے لئے مضر ثابت ہو۔

والدین و سرپرستوں کا عدمِ تعاون

ہمارے طلبہ کے والدین و سرپرست اپنے بچوں کی تعلیمی سرگرمیوں سے باخبر نہیں ہوتے۔ ان کی لاپرواہی ان کے حق میں بری ثابت ہوتی ہے۔ امتحانات سے متعلق پورے سال انہیں پروگریس رپورٹ ملتی رہتی ہے۔ مگر ان کے کان پر جوں بھی نہیں رینگتی۔ مگر سالانہ امتحانات میں فیل ہونے پر بچے ڈنڈے لے کر دوڑ پڑتے ہیں۔ کہا جاتا ہے اسکولوں میں جو سرپرستوں کی میٹنگ ہوتی رہتی ہے یہ حضرات ان میں شرکت کرنا اپنی توہین سمجھتے ہیں۔ ان کی عدم توجہی اور لاپرواہی سے ان کی اولاد تعلیم سے کنارہ کش ہو جاتی ہے اور ایک دن ایسا ضرور آتا ہے جب وہ اسکول سے نکل جاتی ہے۔ طلبہ کے والدین و سرپرستوں کو اپنے فرائض سے غافل نہیں رہنا چاہیئے۔ انہیں اساتذہ و ہیڈ ماسٹر سے رابطہ برقرار رکھنا چاہیئے۔ تاکہ طلبہ کی سرگرمیوں سے واقفیت ہوتی رہے پروگریس رپورٹ ملنے پر اس کا بغور مطالعہ کرنا چاہیئے جن مضامین میں بچہ کمزور رہے ان میں خصوصی توجہ دینے کی تلقین کرنا چاہیئے سالانہ اجلاس و جلسہ کے موقع پر حاضر رہنے کی کوشش کرنا چاہیئے۔

مڈل ایسٹ، ایک بہت بڑا مسئلہ

یہاں کوکن میں ایک عام خیال یہ ہے کہ ایسی تعلیم سے کیا فائدہ جس سے کوئی اچھی نوکری حاصل کرنا ہوتا ہے۔ یہ نظریہ قابل صد افسوس و ملامت ہے۔ ہم نے دیکھا کہ والد جو دبئی یا بحرین میں نوکری کرتا ہے فوراً ہی اپنے بیٹے کی ویزا روانہ کر دیتا

ہے۔ بیٹا تعلیمی سلسلہ منقطع کرکے ہوائی جہاز پر سوار ہو جاتا ہے
اس میں کوئی شک نہیں کہ دو چار ہزار روپے ماہوار آمدنی میں
اضافہ ضرور ہو جاتا ہے مگر اس پر کسی کا دھیان نہیں جاتا کہ
ایک روح پیاسی رہ جاتی ہے۔ ایک اچھی بھلی شخصیت مر
جاتی ہے۔ ایک اچھا اور ہونہار شہری ایک معمولی ان پڑھ، گنوار
مزدور بن جاتا ہے۔

اردو انجمنیں اور کتب خانوں کا فقدان

گاؤں گاؤں میں کتب خانوں کا فقدان ہے۔ ہاں چند گاؤں میں
بزم ادب اور اردو انجمنوں کا قیام عمل میں آیا ہے۔ ہمارا خیال
ہے یہ انجمنیں زیادہ سے زیادہ پانچ بچوں کو کتابیں بانٹ دیتی ہیں
اور بس۔ اگر یہ انجمنیں اور بزمیں صحیح معنوں میں بے لوث خدمت
کرنے کا ارادہ کریں تو کوکن میں کم از کم ڈراپ آؤٹ کا مسئلہ
یقیناً حل ہو جائے گا۔ اس طرح ایک صحت مند عمدہ تعلیمی
ماحول پیدا ہونے کے ساتھ ساتھ ایک بہت بڑی خامی ختم ہو
جائے گی۔

تعلیم یافتہ طبقہ کی بے توجہی

ہمارے اس سماج میں اعلیٰ تعلیم یافتہ حضرات سماج
کی ضروریات سے بے خبر اپنی دنیا میں مست ہیں۔ ذاتی مفاد کو
ترجیح دینے والے ایسے لوگ گاؤں میں رہنے کے بجائے
بیرون ممالک کا رخ کرتے ہیں جس طرح کسی گاؤں میں ایک
اچھے ایم بی بی ایس ڈاکٹر کا پریکٹس کرنا حیرت کی بات سمجھی
جاتی ہے۔ اسی طرح ایک اعلیٰ تعلیم یافتہ شخص کا گاؤں میں رہ
رہ کر اپنی تجارت کا فروغ دینا ایک عجیب بات مانی جاتی ہے۔
یہ افسوس کا مقام ہے۔ ڈراپ آؤٹ کے سلسلے میں یہ طبقہ
اپنی ذمہ داریاں محسوس نہیں کرتا۔

نفسیہ کوکن

ویڈیو، ریڈیو، ٹی وی، سینما اور کھیل کود

عرب ممالک نے جہاں طلبہ کی تعلیمی سرگرمیوں رکاوٹیں پیدا
کر دی ہیں، وہیں پر خرافات کی شکل میں ویڈیو اور ٹی وی
بھی گھر گھر مہیا کر دیئے ہیں۔ ویڈیو نے اس سلسلے میں خاص
طور سے رکاوٹ پیدا کر دی ہے، ہر روز نئی نئی فلموں سے
دل بہلایا جاتا ہے۔ بوڑھے، جوان اور بچے سبھی ایک کمرے
میں بیٹھ کر منور بحث کرتے رہتے ہیں شام کو جب بچے کو
پڑھائی کرنا چاہیے، وہ کسی فلم سے شوق فرماتا رہتا ہے گھر
کے لوگ اس سلسلے میں تماشائی کی سی صورت اختیار کئے
رہتے ہیں۔

والدین سرپرست اور اساتذہ اگر طلباء پر کڑی نگرانی رکھیں
اور گاہے بگاہے انہیں تنبیہ دیتے رہیں تو شاید کچھ اثر کم ہو
سکتا ہے ورنہ اس بیماری سے تو تعلیم کے راستے میں ماؤنٹ ایورسٹ
یہاں نفسیاتی طریقہ علاج کی ضرورت ہے بچہ اس لائق
ضرور ہوتا ہے کہ برا بھلا سمجھ سکے۔ احساس پیدا ہونے پر یہ
شوق کم ہو سکتا ہے۔ ویڈیو اور فلموں کا جہاں تک سوال ہے
تو والدین اور سرپرست بذات خود اس سے پرہیز کریں۔

مندرجہ بالا وجوہات پر عمل کرنا کسی ایک شخص کی ذمہ داری ہرگز
نہیں ہے۔ جب تمام لوگ ایک پلیٹ فارم پر آکر اپنے فرائض
کی ادائیگی میں یکساں طور سے کوشش کریں گے تو مستقبل میں
یہ علاقہ ڈراپ آؤٹ (طلباء و طالبات) کی بیماری سے مکمل طور
پر صحت یاب ہو جائے گا۔ ضرورت اس بات کی ہے فرائض کی
ادائیگی میں کسی قسم کی کوتاہی یا تساہلی کا مظاہرہ نہ کیا جائے۔
ہمارا سماج افراد کا مجموعہ ہے۔ ہر فرد اس مشینری کا ایک
حصہ یا کل پرزہ کے مانند ہے۔ درستگی اس وقت ممکن ہے
جب بگڑے ہوئے تمام کل پرزوں کی مرمت عمل میں آئے۔
یاد رہے وہی قومیں ترقی یافتہ کہلاتی ہیں جو عملی اقدام
کرکے ہواؤں کے رخ تک کو موڑ دیتی ہے۔ جو قومیں خواب

نئی تعلیمی پالیسی ۱۹۸۶ء کے مطابق ہمیں اپنے اسکولوں کو "مثالی اسکول" کی شکل دینی ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ اسکول عمارت سے لیکر تدریسی کارکردگی تک میں ایک مثال قائم کی جائے۔

طالب علموں کی تعداد اور امکانی اضافے کے تحت وسیع و عریض عمارت، کشادہ آرام دہ اور لوازمات سے آراستہ کلاس روم، کارآمد تجربہ گاہ، مفید لائبریری، ہوادار کھلا میدان، فرحت بخش اسٹاف روم، کارپرداز آفس اور ذمہ دار اساتذہ سے جو تعلیم گاہ لیس ہوگی اسے مثالی اسکول کہا جائے گا۔

مثالی اسکول کا صرف ظاہر ہی شاندار نہ ہونا چاہیئے، بلکہ باطنی حسن سے بھی اسے رچا ہونا چاہیئے۔ یعنی اسکول عمارت وسیع و عریض ہو، کلاس روم کشادہ، آرام دہ، اور لوازمات سے آراستہ ہوں۔ کارآمد تجربہ گاہ، مفید لائبریری، اور ہوادار کھلا میدان بھی موجود ہو لیکن ان سب کا خاطر خواہ فائدہ ہی نہ اٹھایا جارہا ہو تو ایسی تعلیم گاہ کو مثالی اسکول نہیں کہا جاسکے گا۔

مطلوبہ لیاقتوں کے حامل تعلیم یافتہ، ٹرینڈ اور تجربہ کار اساتذائے کرام بھی موجود ہوں لیکن وہ تدریسی فرائض پوری ذمہ داری سے ادا نہ کرسکیں، محض وقت گزاری کرتے ہوں۔ پورا پریڈ ایران و توران کی باتوں یا ذاتی مشاغل میں صرف ہوجائے اور بچے کار فضول میں مبتلا رہیں تو ٹیچنگ ٹائم تو برباد ہوجائے گا لیکن اس سے بچوں کی تعلیمی استعداد میں کوئی تبدیلی یا ترقی نمودار نہ ہوگی اور جس تعلیم گاہ کے بچوں کی تعلیمی استعداد میں تبدیلی و ترقی کا ظہور نہ ہو اسے مثالی اسکول کس طرح کہا جاسکتا ہے۔

دسویں جماعت کے طلبہ عمر کے سولہویں سال میں قدم رکھ دیتے ہیں اور یہ عمر کا وہ نازک موڑ ہوتا ہے جہاں ذراسی لاپرواہی اور بے خیالی کے سبب طالب علم کی زندگی برباد ہوسکتی ہے لہٰذا اس عمر کے طالب علموں کو زندگی کے صحیح رخ کی نشاندہی کرنی چاہیئے، اور انہیں انسانی قدروں کی مثبت آشنائی اور آگاہی ہونی چاہیئے۔

"مثالی اسکول" کی تعلیم و تربیت سے یہ توقع رکھی جاتی ہے کہ وہ اس عمر کے بچوں کی صحیح ترین خطوط پر

رہنمائی کر سکے گا، اسکول، استاد اور طالب علم تینوں
خطوط ایک دوسرے سے جڑے ہونے چاہیئے۔

کامیاب طالب علم یا معیاری طالب علم

ہم اسے سمجھتے ہیں جس نے ساٹھ فی صد سے زائد مارکس کا
پانا اور ساٹھ فی صد صلاحیت کا پیدا ہونا دو الگ الگ
باتیں ہیں۔ ہوتا یوں ہے کہ ٹیچرس کو تحفے تحائف دیکر یا دعوت
وضیافت کے ذریعہ ہموار کر کے بھی مطلب برآری کی جا سکتی
ہے، لیکن اس کا حاصل کیا؟

ساٹھ تا اسّی و نوّے فی صد مارکس

لیکر بھی طالب علم اگر اگلے امتحانات میں ناکام رہتا ہے
یا اس میں واقعی صلاحیت اجاگر نہیں ہوتی تو یہ اونچے
مارکس کس کام کے ــــ؟ دراصل طالب علم کی ذہنی استعداد
اور اہلیت و صلاحیت کو مارکس کے ذریعہ ناپنے کا طریقہ
ہی غلط ہے۔ ہم نے حصولِ تعلیم یا کامیابی کا انحصار حاصل
کردہ نمبرات کو قرار دیا ہے حسب منشا نمبرات کا حصول تو
ناجائز ذریعوں سے بھی ممکن ہے۔ یہی وجہ ہے کہ میٹرک پاس
طالب علموں میں پڑھنے، لکھنے اور سمجھنے کی مناسب صلاحیت
پیدا نہیں ہو پاتی۔

مثالی اسکول کی مثالی تدریس کا مفہوم

یہ ہے کہ طالب علم مادری زبان کی تحریر و تقریر اور افہام و
تفہیم میں مہارت حاصل کرے اور ریاستی زبان و بین الاقوامی
زبان میں اتنی صلاحیت حاصل کرے کہ انکی تحریر و تقریر اور
افہام و تفہیم میں اسے دشواری محسوس نہ ہو اور بیک وقت
تینوں زبانوں میں بہترین ترجمہ کرنے کی صلاحیت طالب
علم میں پیدا ہو جائے۔

اس کے علاوہ مثالی اسکول کی مثالی
تدریس سے یہ بھی توقع کی جاتی ہے کہ طالب علم کی محض کتابی
کیڑا بن کر نہ رہ جائے۔ اس کی جسمانی صحت اور نشو و نما پر
بھی توجہ کی جانی چاہیئے۔ کتابی علم آموزی کا سقم یہ ہے کہ
طالب علم محض امتحانات میں کامیاب ہونے کو ہی اپنی کامیابی
تصور کرتا ہے اور حصولِ مقصد کیلئے ممکنہ سوالوں کے جوابات
رٹنا یا ممکنہ جوابات کی پرچیاں چوری چھپے استعمال کر کے پاس
ہونے کے لئے مطلوبہ نمبرات حاصل کرنے کی کوشش کرتا ہے۔
اس طرح کی کامیابی اور امتحانات پاس کرلینے سے طالب علم
کے پلے کچھ نہیں پڑتا لہٰذا مثالی تدریس کا مطلب ہے کہ طالب علم میں
حقیقی اور سچی صلاحیت پیدا ہو جائے بھلے ہی اس کا
گراف زیادہ بلند نہ ہو۔ مثالی تدریس سے یہ بھی چاہا جاتا
ہے کہ طالب علم میں کتاب خوانی کے علاوہ اکتسابی صلاحیت
بھی اجاگر ہو جائے۔ خود اعتمادی اور خود کفالت کے علاوہ
اس میں خوش مزاجی، خوش کرداری، عزم و حوصلہ اور
تحریک و تعمیل کے اوصاف بھی نمایاں ہونا ضروری ہے۔
اس صورت میں ہماری تدریس اور ہماری اسکول مثالی
کہلا سکے گی۔

اردو ہائی اسکولوں کی لسانی تدریس کا

جائزہ لیا جائے تو سب سے پہلی مایوسی اردو آموزی کے
باب میں ہوتی ہے۔ آٹھویں جماعت کا طالب علم بھی روزانہ
اخبارات، رسالے، جریدے اور کہانیوں کی کتابوں کے
مطالعے کی لذت سے محروم ہی رہتا ہے۔

مطالعے کے فقدان کی وجہ یہ ہے کہ آٹھویں

درجے تک پہنچ کر بھی وہ پورا پورا حرف شناس نہیں بن
سکا۔ اِملے اور تلفظ کی صلاحیتیں اس میں اجاگر نہیں
ہو سکی ہیں۔ قواعد زبان سے وہ پوری طرح آگاہ نہیں
کیا گیا ہے۔ اس کی کتاب خوانی کو رواں نہیں کیا جا سکا مگر
اور ان ساری محرومیوں کا ذمہ دار وہ اکیلا نہیں ہے۔ مدرس

زبان بھی اس گناہ میں برابر کے شریک ہیں۔

مثالی اسکول میں موثر تدریس کے لئے

'اجتماعی تدریس' (सांघिक अध्यापन) کا طریق کار اختیار کیا جاتا ہے۔ مثلاً 'زمانے' کی تدریس کے لئے اردو، انگریزی، ہندی اور مراٹھی کے چار اساتذہ مشترکہ تدریسی عمل انجام دیں گے۔ اردو معلم 'زمانۂ حال' کی تعریف اور مثالیں بتائے گا انگلش ٹیچر انہیں مثالوں کو انگریزی قالب دیکر PRESENT TENSE کی تعریف اور مثالوں سے تدریسی عمل کو آگے بڑھائے گا۔ اسی نہج پر مراٹھی اور ہندی اساتذہ بھی اس عمل کو دہرائیں گے۔

" اجتماعی تدریس" کے لئے کم از کم دو پریڈوں کا وقت لیا جاتا ہے۔ اس کا تعلیمی فائدہ یہ ہے کہ طالب علم ایک ہی مقررہ وقت میں چار زبانوں کا علم حاصل کر لیتا ہے۔ 'اجتماعی تدریس' کے لئے اپنے اپنے مضمون کے ماہر اور تجربہ کار اساتذہ منتخب کئے جاتے ہیں، جو اپنے علم و تجربات اور طالب علموں کی سوجھ بوجھ کو دھیان میں رکھ کر انہیں علم آموزی کی تحریک دیتے ہیں۔ دوران تدریس وسائل تعلیم TEACHING AIDS کی مدد سے بچوں کی دلچسپی جگاتے ہیں اور آخر میں سوالات و مشق کے ذریعہ جانچتے ہیں کہ بچوں نے کتنا سیکھا اور انکی نمایاں خامیاں کیا ہیں؟ تاکہ آئندہ مرحلے میں انہیں دور کرنے کے لئے سبق کی تیاری LESSON PIAN سے کام لیا جا سکے۔

ابھی اسکولوں میں یہ طریقۂ تدریس (سانگھک ادھیاپن) پوری طرح نہیں اپنایا گیا ہے اور نہ ہی اسے ہر اسکول میں نافذ کیا جا سکتا ہے، لیکن ایسی بڑی اسکولیں جہاں بارہ سالہ تدریسی تجربہ رکھنے والے اساتذہ کی ایک معقول تعداد موجود ہو، وہاں اس طریقۂ تدریس کو عملی شکل دیکر طالبعلموں کو زیادہ مستفیض کیا جا سکتا ہے۔

مثالی اسکول کے تصور میں اجتماعی تدریس اور گروپ بند تدریس (गट अध्यापन) کا نافذ العمل ہونا شامل ہے۔ مثالی اسکول کے طالب علموں میں نہ صرف لکھنے پڑھنے کی امتیازی خصوصیت اجاگر ہوگی بلکہ وہ ایس ایس سی کے بعد خود کفیل ہونے کی صلاحیت بھی محسوس کریں گے۔ "تجرباتی کام" WORK EXPRIENCE کے مضمون کے تحت انہیں خود مختلف مکتفی صنعتی امور اس طرح سکھا دیئے جائیں گے جس سے وہ خود اپنا روزگار شروع کر سکیں اور صرف ملازمت کا انتظار نہ کریں۔

اس قسم کی تعلیم گاہیں کتنی ہیں؟

اس سوال کے جواب میں ہمیں اپنی انچلے اسکولوں کا جائزہ لیکر مناسب اقدامات کرنے ہوں گے

مہاراشٹر اسٹیٹ سیکنڈری اینڈ ہائیر سیکنڈری بورڈ کی تمام چھ شاخوں (بمبئی، کولہاپور، پونا، اورنگ آباد، ناگپور، امراوتی) کے تحت کارپرداز اردو ہائی اسکولوں میں چند ایسی تعلیم گاہیں ضرور نکل آئیں گی جو مثالی اسکول اور مثالی تدریس کے معیار کو چھوتی ہوں، "مثالی اسکول" کے تصور کی تکمیل کے لئے مشہور و معروف اردو اسکولوں کی پیش رفت ضرور کرنی چاہیئے تاکہ اچھی تعلیم کے سفر میں ایک کارواں بن سکے۔۔۔

اپنا خط

صاف، خوشخط اور ہو سکے تو انلاند لیٹر (پوسٹل) پر لکھئے، مرسل کا نام پتہ اور پن کوڈ نمبر ڈالنا کبھی نہ بھولئے۔

ابراہیمی تہذیب

اس ملک کے باشندے کی حیثیت سے
ہمیں یہاں آزادی اور عزت کے ساتھ رہنے کا
پورا حق حاصل ہے، یہ اس ملک کی جمہوریت،
اور دستور و آئین کا بھی فیصلہ ہے، لیکن اس کا
یہ مطلب ہرگز نہیں ہے کہ ہم اپنی خصوصیات، اپنے
عقائد و شعائر، اپنی زبان و تہذیب، اور اپنی
ان چیزوں کو چھوڑ کر جو ہم کو عزیز ہیں، اس ملک
میں رہیں۔ ہمارا خمیر ضرور اس ملک کی خاک سے
تیار ہوا ہے، اور یہ خاک ہم کو بہت عزیز ہے،
لیکن ہماری تہذیب ابراہیمی ہے، اور مسلمان
جس ملک میں بھی رہے گا اس کی وطنیت خواہ
کچھ ہو، اس کی تہذیب ابراہیمی ہوگی، ہم یہاں
زندہ اور باعزت انسانوں کی طرح رہنا چاہتے
ہیں، ہم اس ملک میں آزاد ہیں، اس کی تعمیر و ترقی
میں شریک، اور اس کی دستور سازی میں دخیل
ہیں، اس لئے اس کا کوئی سوال نہیں کہ ہم دوسرے
درجے کے شہریوں کی طرح زندگی بسر کریں،
اپنے ملک میں آزادی کے ساتھ زندگی گزارنا ہر
شخص کا فطری، انسانی، اخلاقی اور قانونی حق
ہے اور اس حق کو جب بھی چھیننے کی کوشش کی
گئی تو اس کے ہمیشہ سنگین نتائج نکلے۔

حضرت مولانا سید ابوالحسن علی حسنی ندوی

ماخوذ از: اسلام مکمل دین مستقل تہذیب ص ۳۱

مسلم رہنما کا کردار

آزادی کے بعد دہلی میں پھوٹ پڑے
زبردست فرقہ وارانہ فسادات میں جب مسلمانوں
کو گھروں سے پکڑ پکڑ کر لے جایا جانے لگا تو
دہلی کے مسلمانوں کا ایک وفد اس وقت کے
وزیر تعلیم مولانا ابوالکلام آزاد کے پاس گیا
اور واقعہ بتایا مولانا نے فوراً اس وقت
کے وزیر داخلہ سردار ولبھ بھائی پٹیل سے
فون پر رابطہ قائم کیا۔ سردار پٹیل نے مولانا کو
بتایا کہ جو مسلمان گرفتار کئے گئے ہیں ان کے گھروں
سے مہلک ہتھیار ملے ہیں۔

مولانا اسی وقت وفد کو لیکر سردار
پٹیل کے پاس گئے اور کہا چلو مجھے وہ ہتھیار
دکھاؤ تو وہ حیرت زدہ رہ گئے۔ مولانا نے جب
وزیر داخلہ کے ساتھ جامع مسجد دہلی پولس
اسٹیشن میں جاکر ہتھیار دیکھے تو وہ گھروں میں
سبزی، ترکاری کاٹنے والی چھریاں اور پنسل
تراشنے والے چاقو تھے۔ ان ہتھیاروں کو بتاکر
بے قصور مسلمانوں کو قیدی بنایا گیا

مولانا نے یہ تذکرہ "انڈیا ونس فریڈم"
میں بھی کیا ہے۔

خطیب شہابی

حالِ دل کس لئے اوروں کو سنا کر دیکھوں
اپنی نظروں سے بھی کیوں خود کو گرا کر دیکھوں

یہی بہتر ہے کہ اب تیری خوشی کی خاطر
تیرے ہر درد کو سینے سے لگا کر دیکھوں

شاید اس طرح مرے دل کو قرار آجائے
اپنے عصیاں پہ کبھی اشک بہا کر دیکھوں

دل لگا کے تری دنیا سے بہت دیکھ لیا
اب تری چاہ میں دنیا کو بھلا کر دیکھوں

بعد مرنے کے مرا حشر وہاں کیا ہوگا
یہ سوال آپ ہی میں کیوں نہ اٹھا کر دیکھوں

شاید اس طرح سے ہوں زندۂ جاوید خطیب
اپنی ہستی رہِ مالک میں مٹا کر دیکھوں

وارث توڑبلوی

بے لطف ہو چلے ہیں تیری دوستی سے ہم
کیونکر نجات پائیں بھلا دل لگی سے ہم

مانا کہ کچھ خفا ہے تیرا شوقِ آرزو
رکھیں گے ربط پھر بھی تری بے رخی سے ہم

اس دورِ نارسا میں وفا در بدر ہوئی
کیا ہوں گے روشناس کبھی آدمی سے ہم

ہوش و خرد سے دور محبت کے واسطے
سب کچھ لٹا رہے ہیں بڑی سادگی سے ہم

تیرے خیال سے بھی رہا ہے بھلا گریز
رہتے ہیں کب خیال میں کچھ اجنبی سے ہم

وارث نہیں جہانِ وفا پر بہار اب
پلتے ہیں ایک کیف مگر زندگی سے ہم

مغربی تہذیب (روحِ غالب سے معذرت کے ساتھ)

بدلی ہوئی کچھ ایسی زمانے کی ہوا ہے
لوگوں میں ذرہ بھر نہ رہی شرم و حیا ہے

جس دن سے کہ فیشن کا یہ چکر سا چلا ہے
ہر پردۂ شرم اور حیا چاک ہوا ہے

عریانیتِ حسن کی یہ عام نمائش
یہ مغربی تہذیب ہے یا کوئی بلا ہے

ڈر ڈر کے ملا کرتے تھے چھپ چھپ کے کبھی لوگ
اب دیکھئے رومانس سرِ عام چلا ہے

افسوس یہ تقلید کے اندھے یہ جہالت
ظلمت کے سمندر میں ہر ایک ڈوب رہا ہے

یہ رنگِ زمانہ یہ ظہور حالِ دل اپنا
سائے کی طرح ہم پہ عجب وقت پڑا ہے

عبدالحمید سولکر ظہور (مسقط)

ساغر ملک

مسندِ خاص پہ مجرم کو بٹھا دیتے ہیں
بے گناہوں کو مگر سخت سزا دیتے ہیں

کتنے موسم کے تھپیڑوں کو سہا ہے ہم نے
اپنے چہرے کے نشانات پتہ دیتے ہیں

ایک عرصہ ہوا بچھڑے ہوئے ہم سے تجھ کو
زخمِ دل آج بھی ہر آن صدا دیتے ہیں

ہم سے یہ تاؤ تیرا جو بھی رہا ہو لیکن
زندگی! تجھ کو بہر حال دعا دیتے ہیں

دل کی باتوں کو سرِ عام نہ کہنا ساغر
لوگ ہر بات کا افسانہ بنا دیتے ہیں

شاہ بھورمل آئی دان مل جی اینڈ کمپنی
گورنمنٹ منظور شدہ
ایر کنڈیشن شوروم
ڈونگری جیل روڈ، غلام محمد بلڈنگ، ڈونگری بمبئی ۴۰۰۰۰۹
فون: ۳۷۶۵۸۹۷، ۳۷۶۸۱۴
۳۷۲۳۰۹۲
خوش آمدید
خوش آمدید
۵۱ برس سے آپ کی سیوا کر رہا ہے۔ ایک بھروسے کا نام
شاہ بھورمل آئی دان مل جی اینڈ کمپنی جویلرس
تجربہ کار کاریگروں کے ہاتھوں سے بنے ہوئے قدیم و جدید فیشن پر سونے کے
کے ڈی ایم کے زیورات ——— عید ہو یا دیوالی، شادی ہو یا جنم دن ——
کسی بھی خوشی کے موقع پر سونے کی دنیا میں ایک ہی چمکتا ستارہ
پتہ:۔ شاہ بھورمل جویلرس
گورنمنٹ منظور شدہ
ایر کنڈیشن شوروم
ڈونگری جیل روڈ، مرچنٹ بلڈنگ، دوکان نمبر ۲، بمبئی ۴۰۰۰۰۹
مزید پیش کش
سارے یہاں سے خریدے ہوئے (کے، ڈی، ایم،) K.D.M. کے زیورات آپ جب بھی
بیچنا چاہیں ہم بازار کی قیمت پر واپس لیتے ہیں :۔

منشیات

عینی علینی النوائطی

تعلیم عام ہونے کے باوجود ہمارے معاشرے میں سماجی اور اخلاقی برائیاں تیزی سے بڑھ رہی ہیں۔ ان برائیوں میں ایک برائی نشہ کرنا ہے۔ نشے کئی طرح کے ہوتے ہیں جیسے۔ مثلاً۔ تمباکو۔ بیڑی سگریٹ، قوام مادا اور کیمیائی زردے اور مسالے۔ ہر نشہ خطرناک ہوتا ہے۔ صنعتی ترقی کی وجہ سے دیہاتوں کی آبادی شہروں کی طرف چل پڑی، پرانا نظام ٹوٹ گیا اور خاندان بکھر گئے نوجوان طبقے نے شہروں کی راہ لی اور بزرگ گاؤں میں رہ گئے۔ گاؤں میں بزرگ تمام بچوں اور نوجوانوں کی حرکتوں پر نظر رکھتے تھے۔ ان کی غلطیوں پر ٹوکتے تھے اور ان کے والدین کو بھی مطلع کر دیتے تھے جس سے برائیوں کا تدارک ہوتا تھا۔ تحفظ علاج سے بہتر ہوتا ہے شہر میں بھانت بھانت کے لوگ۔ کوئی کسی کا کچھ بھی نہیں والدین روزی روٹی اور روپیہ پیسے کی فکر میں صبح سے شام تک گھر سے دور اور خاندان کے بزرگ شہر سے دور آبائی، قصبوں، دیہاتوں میں دہلیز پر بیٹھے چٹھیوں کے منتظر بیٹھے زندگی کاٹتے ہیں۔ بچوں کو اگر اسکول میسر ہوا تو یہ ان کی خوش نصیبی ورنہ سڑکوں، گلیوں اور نکڑ پر ہی ان کے اڈے ہر قسم کی برائیوں کی درسگاہیں، یہیں تمباکو نتش کوکن

نوشی شروع ہوتی ہے۔ ایک طبیب نے لکھا ہے ہر بری لت چھوٹ سکتی ہے مگر تمباکو کبھی ہمیشہ کے لئے نہیں چھوٹتا کسی نہ شکل میں مرتے دم تک ساتھ چلتا ہے۔ چاہے کینسر کے شکار ہو جائیں یا السر کے تمباکو کے بغیر رہنا ان کے لئے ناممکن ہوتا ہے اور آج۔ ہیروئن۔ گرد کا استعمال معاشرے میں زور پکڑ چکا ہے۔

۱۹۷۰ء تک ہمارے ملک میں گنے چنے لوگ نشہ کرتے تھے اور معاشرہ انہیں تحقیر سے دیکھتا تھا۔ ہیروئن نام کے نشہ سے بہت کم لوگ آشنا تھے۔ لیکن وقت کے گزرنے کے ساتھ ساتھ نشہ استعمال کرنے والوں کی تعداد میں اضافہ ہوتا چلا گیا۔ کسی نے اس کی طرف توجہ نہیں دی۔ ایک زمانہ تھا جب مغربی ممالک میں یہ خیال عام تھا کہ بیکاری۔ بے روزگاری۔ خراب رہائشی ماحول اور ناخواندگی نشے کے استعمال کی اہم وجوہات ہیں۔ لیکن مشاہدہ سے صاف ظاہر ہے کہ یہ مرض ان لوگوں میں زیادہ پایا جاتا ہے جو متمول۔ خوشحال۔ تعلیم یافتہ اور برسر روزگار ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ اس وبا نے بلا لحاظ ذات، پات مذہب عمر اور معاشی مرتبے سب کو یکساں طور پر متاثر کیا ہے۔

اس اہم مسئلہ کی نوعیت کے پیش نظر ضروری ہے کہ ایک طرف تو ان اسباب کا جائزہ لیا جائے جو منشیات کے استعمال کی وجہ بنتے ہیں اور دوسری طرف ایسی تدابیر اختیار کی جائیں جو معاشرے میں خاص کر نوجوانوں کے لئے منشیات کا تدارک کر سکیں۔ اس دورِ انحطاط میں جہاں ہمیں انگنت معاشی اور معاشرتی مشکلات درپیش ہوں۔ منشیات سے پیدا ہونے والی معاشرتی اور اخلاقی برائیاں سارے معاشرہ کو برباد کر دے گی۔ ہیروئن کے استعمال سے کچھ ہی عرصہ

میں مارفن کے اعضاء مضمحل ہو جاتے ہیں وہ ذہنی طور پر ناکارہ اور جسمانی طور پر مفلوج ہو جاتا ہے اس کے اعضاء رئیسہ بیکار اور جوانی برباد ہو جاتی ہے وہ کسی کام کا نہیں رہتا اپنے لئے ایک بوجھ گھر والوں کے لئے ایک مصیبت اور سماج کے لئے ایک رستا ہوا ناسور۔ نشہ کی تکمیل طلب کے لئے وہ ہر اخلاقی جرم کا ارتکاب کر سکتا ہے۔

والدین بچوں کو گھر پر اچھی تربیت سے آراستہ کرنے کے ساتھ ساتھ ان کو گھر پر۔ گھر سے باہر جسمانی کھیل کود کا خوشگوار ماحول مہیا کریں۔ انہیں احساس کمتری اور احساس محرومی کا شکار نہ ہونے دیں۔ ان کے فاضل اوقات میں ان کے لئے ایسے تفریحی مواقع پیدا کریں جو اپنی نظر سے سامنے ہوں تاکہ یہ خود مخرب اخلاق نہ بن جائیں انہیں اچھے صاف ستھرے صحتمند ماحول میں کھلے بندوں ہنسنے بولنے کے مواقع حاصل ہوں۔ ان کو تنہائیوں، تاریکیوں اور بری صحبتوں سے دور رکھا جائے جو ان کی صحت، تعلیم، عزت وآبرو کو برباد کرنے پر تلی ہوئی ہیں۔ ہمارے نوجوانوں کے لئے ان کے فطری تقاضوں اور جسمانی نشو ونما کے مواقع بہت کم ہیں۔ ان کو پورا کرنے کے لئے مثبت اقدام کرنے چاہئیں۔ صرف نصیحت، ممانعت اور منفی طریقۂ کار نہ اپنایا جانا چاہیئے۔ بعض والدین کی معاشی مجبوریاں بھی ان کے ہونہار اطفال کو مناسب پرورش اور نشو ونما سے دور رکھتی ہیں ایسے بچوں کے منشیات میں ملوث ہونے کا احتمال زیادہ ہوتا ہے۔ اس لئے معاشرتی انصاف کا تقاضہ یہ ہے کہ اپنے پڑوس کے بچوں کے لئے بھی ایک صحتمند ماحول مہیا کیا جائے یہ ماحول منشیات کے پھیلنے سے روکنے میں مددگار ہی ہوگا۔

منشیات کی تجارت بے حد بڑھ رہی ہے اس کے

نفقش کوکن

تاجر ہر جگہ موجود ہیں۔ ان سے اپنے بچوں کو ہر قیمت پر چوکنا رکھا جائے۔

ہماری اجتماعی زندگی کے کچھ مخصوص مقام مسجدیں درگاہیں۔ مدرسے۔ کتب خانے، باغ اور میدان ہیں۔ تباہی کے کارندوں نے انہی کو اپنا ہدف بنا لیا ہے اور اسمارٹ منچلے ہوشیار نوجوانوں کو تاڑ رکھا ہے۔ نوجوانوں میں کچھ کر گذرنے کا جوش ولولہ اور امنگ ہوتی ہے۔ یہی لوگ قوم کے روشن مستقبل کے ضامن ہوتے ہیں۔ ان کی جائز فطری ضرورتوں اور ذہنی شغل کے مواقع مہیا کرنے میں مثبت رویہ اختیار کرنا انہیں اس مرض سے دور رکھے گا۔

یہ ہماری بدقسمتی ہے کہ اسلامی اقدار کے تابع ہو کر بھی منشیات کا کاروبار ہمارے معاشرہ کو گھن کی طرح کھائے جا رہا ہے اور ہم امر بالمعروف و نہی عن المنکر سے غافل ہیں۔

کچکول شاعری

ذرّہ نوازی

ساحر شبوی (لندن) گلزار خان اور سید حسن (کیپ ٹاؤن) کی نذر

شرف کمالی۔

لوگ اچی ہے طرزِ گفتار موپ
خوش ہونار تھوڑے کرپار موپ

ادا اچی ساحر لا ایلی پسند
بھلا مانس ہے نیک کردار موپ

ہے ذرہ نوازی بدَل شکریہ
ین ہی وارتا ہے کھٹکنار موپ

تی ہے نیچرل بات ساحر میاں
انار ایک اسٹنے نی بیمار موپ

میرے بھائیؑ! تبلیغ محنت چا کام
اٹکنار تھوڑے سٹکنار موپ

شری مَشتکی تیانچا اینا مگر
منات تیانچیا اینات انوار موپ

زبانیت تیانچیا گنڈیری چورس
کی ہے بولنا تیانچا حلوؤ دار موپ

بری رکنا والیانچی دوستی
تے دیتانت سگلے سماچار موپ

ہانت کیپ ٹاؤن لا اچے گلزار خان
پنھالجات نی پیویانت گلزار موپ

• تھیاں بھیٹلے املا سید حسن
امی ین شرف ہاؤں ملنسار موپ

کہا اک بوڑھے نے!

شرف کمالی

سود بھی حرام ہی ہے
اس کے تم مرتکب بن کر
تم خوشی میں جیتے رہو
ہم نشے میں جیتے ہیں

تم میں اور ہم میں بس
فرق صرف اتنا ہے
تم حرام کھاتے ہو
ہم حرام پیتے ہیں

سود کھانے والوں کو
لوگ کچھ نہیں کہتے
بلکہ ان شریفوں کو
معتبر سمجھتے ہیں

ان شریف لوگوں کا
ہم نے کیا بگاڑا ہے
ہم بُرے ہی اچھے ہیں
وہ اگر سمجھتے ہیں

لیکن اپنی بستی میں
جب فساد ہوتا ہے
سر پہ رکھ کے پاؤں اپنے
سب یہ بھاگ جاتے ہیں

اور پھر حفاظت کو
بوڑھے ہی رہتے ہیں
بوڑھے ہی اچھے ہیں
کچھ تو کام آتے ہیں

یہ زرق برق سا منظر بھی آئینہ سا لگا
ہر ایک جسم سے کردار جھانکتا سا لگا

ہم اور آپ ہیں انسان سچ سہی لیکن
کئی جگہ تو یہ رشتہ بھی ٹوٹتا سا لگا

وہ باغ باغ ہوا دیکھ کر مجھے بدحال
ہر ایک زخم لیے اسکا آئینہ سا لگا

بڑا عجیب مرض ہے یہ دل کی بیماری
کبھی کبھی تو ہمیں درد بھی دوا سا لگا

نہ جانے کیوں مجھے لوگوں نے اس قدر پوجا
کئی دفعہ تو میں خود کو بھی دیوتا سا لگا

بلا تفاق جو کشتی بھنور سے بچ نکلی
جو ناخدا بھی نہ تھا خود کو وہ خدا سا لگا

عجیب شئے ہے یہ اسرارؔ بھی نہ جانے کیوں
کہ شہر و دشت تو کیا خود سے بھی خفا سا لگا

اسرار الحق اسرار ۔ میرٹھ

نہال عظیم آبادی

خدا کرے وہ حسین وقت بار بار آئے
کہ جب وہ آئے تو فردوس درکنار آئے

کبھی جو آئے مری سمت گردش دوراں
کسی کی زلف پریشاں کو بھی سنوار آئے

فسردہ لالہ و گل ہیں اداس اہل چمن
کہ بھول کر ہی ادھر ابر نو بہار آئے

بدل سکا نہ اگر زندگی کا پیراہن
خزاں کا آخری لمحہ بھی ہم گذار آئے

نہالؔ جن پہ گلستاں بھی ناز کرتا ہے
مہکنے والی فضا میں وہ بار بار آئے

پردیس میں تم اداس ہو محوِ فغاں ہوں میں
اب تو یہ حال ہے کہ دھواں ہی دھواں ہوں میں

جس میں خزاں بھی آئی تو مایوس ہی رہی
اے خوشبوؤں کے ڈھیر وہی گلستاں ہوں میں

رنج و الم، اداسیاں، بکھرے ہوئے خیال
تنہائیوں کے دشت میں اک کارواں ہوں میں

ایک کھوکھلے تصور عریاں کے دوش پر
برسوں ٹکا رہا جو وہ بارِ گراں ہوں میں

بیساکھیاں ملیں بھی تو ٹوٹی ہوئی ملیں
حالانکہ پا شکستہ ہوں اور ناتواں ہوں میں

جو بھی پڑھے گا مجھکو وہ روئے گا اے شبیہؔ
عنوان جس کا درد ہے وہ داستاں ہوں میں

ڈاکٹر شبیہ احسن کاظمی ۔ پونا

ہیں آج بھی تازہ دم ہم دار و رسن والے
نیزوں کی سجاوٹ سے تلواروں کی دھاروں تک

آزاد کیا پہلے پتھریلی چٹانوں سے
پھر چھوڑ دیا لاکر شیشوں کی فصیلوں تک

وہ بانکپن والے، فطرت کے وہ شیدائی
باقی ہیں زمانے میں اب اپنی مثالوں تک

دیکھو تو ہمیں تم نے سنجیدہ بنا ڈالا
آئینے سے چہروں تک نظروں سے نظاروں تک

جس آگ سے جلتے ہیں دامانِ نظر اکثر
وہ آگ نہ آجائے شائستہ مزاجوں تک

ڈاکٹر عزیز اندوری

Shri Manohar Joshi
Chief Minister

Warm Greetings to the people on the 48th Anniversary Of the Indian Independence

Shri Gopinath Munde
Deputy Chief Minister

Inspired by the ideal of Shri Chhatrapati Shivaji Maharaj to bring Surajya, the Shivsena-BJP Alliance marches on to fulfil its commitment to people. . . .

As promised, White Paper brought out on drinking water. Decisions taken to set up Water Resources Authority under the Chairmanship of the Chief Minister and to create a separate Department in Mantralaya for the same.

250 Zunka-Bhakar Centres opened in the State to provide meal for the poor

Decision to stablilise prices of five essential commodities distributed through PDS for the next five years brought into effect from June 1, 1995

All enactments in Marathi from the Independence Day

Scheme to provide free houses to 40 lakh slum-dwellers in Mumbai formulated for launching on Dasera Day

Foreign investment proposals worth Rs 14,000 crore received Maharashtra retains its leadership in Industry in the country

'Enron Project', which was against the interests of Maharashtra, scrapped

"Nav Sanjeevan" and "Dhanyakosh" schemes for Adivasis, "Kamdhenu" scheme for handicapped, destitute and needy women and "Ekalavya" scheme for economically backward students introduced.

Directorate General of Information and Public Relations, Govt of Maharashtra

Well being and Prosperity of the people is our firm resolve.

غلامی سے آزادی تک

موہن عبدالسلام - نیتولی، کلیان

۱۴۹۸ء واسکوڈی گاما کا بحری بیڑہ کالی کٹ بندرگاہ پر آن پہنچا۔

۱۶۰۰ء برطانیہ اور ہندوستان کے درمیان تجارت کی غرض سے ایسٹ انڈیا کمپنی وجود میں آئی۔

۱۷۵۷ء پلاسی کے میدان میں نواب سراج الدولہ کو شکست ہوئی صوبہ بنگال میں انگریزوں کا مکمل اقتدار ہو گیا۔

۱۷۹۹ء ٹیپو سلطان نے جامِ شہادت نوش فرمایا اور انگریزوں کو ایک زبردست دشمن سے نجات ملی۔

۱۰ مئی ۱۸۵۷ء میرٹھ سے انگریزوں کے خلاف ایک عظیم بغاوت ہوئی۔ غدر کے غلط نام سے کہا جاتا ہے۔

۱۱ مئی ۱۸۵۷ء باغی فوجیں دہلی پہنچ گئیں۔ انگریزوں کا قتل ہوا۔ خزانے لوٹے گئے۔ بہادر شاہ ظفر کو دہلی کے تخت پر بٹھایا۔

۷ اکتوبر ۱۸۵۸ء آخری مغل تاجدار بہادر شاہ ظفر نے بغاوت میں حصہ لیا۔ اسیر سلطانی بنا کر رنگون بھیجا گیا۔

۱۸۸۵ء انڈین نیشنل کانگریس کا پہلا اجلاس بمبئی میں مسٹر ڈبلیو بانیرجی کی صدارت میں ہوا۔

۱۹۱۹ء پنجاب کے جلیانوالہ باغ کا خونی حادثہ رونما ہوا۔ موہن داس کرمچند گاندھی کا ہندوستان کے سیاسی منظر پر رونق افروز ہونا۔

۱۹۲۰ء عدم تعاون کی تحریک انگریزوں کی وعدہ خلافی کا نتیجہ تھا۔

۱۹۲۹ء پنڈت جواہر لال نہرو نے لاہور کانگریس کا نصب العین قرار دیا۔

۱۹۳۰ء موہن داس کرمچند گاندھی کی رہنمائی میں نمک ستیہ گرہ شروع کر دیا گیا۔

۱۹۴۲ء عبوری حکومت کا قیام۔

۸ اگست ۱۹۴۲ء کل ہند کانگریس کمیٹی کا اجلاس بمبئی میں مولانا ابوالکلام آزاد کی صدارت میں ایک ریزولیوشن پاس کیا۔ ہندوستان سے انگریزی حکومت کا خاتمہ۔ ہندوستان چھوڑ جاؤ کا نعرہ بلند کیا گیا۔

۹ اگست ۱۹۴۲ء برطانیہ حکومت نے گاندھی جی اور دیگر کانگریس کے قومی رہنماؤں کو گرفتار کر لیا گیا ملک میں ہلچل مچ گئی۔

۴ جولائی ۱۹۴۷ء برطانوی پارلیمان کے اراکین کے روبرو ہندوستان کے آزادی کا مسودہ قانون پاس کیا گیا۔

۱۵ اگست ۱۹۴۷ء برطانیہ حکومت کا ہندوستان سے خاتمہ ہو گیا۔۔۔

• ایک غائب دماغ پروفیسر کو اس کی بیوی نے مرمت طلب جوتے دیتے ہوئے کہا کہ جاتے وقت موچی کے پاس دیتے جائیں۔

پروفیسر جوتے دینا بھول گئے اور بس پکڑ کر کالج پہنچے۔ کالج میں ایک دوست نے کہا "اچھی ترکیب نکالی ہے صاحب آپ نے اب آپکی بیوی گھر سے باہر قدم نہیں نکال سکیگی"۔

سیلائٹ فیشن
ریڈی میڈ کپڑوں کے صنعت کار و برآمد کار
پروپرائٹر: غلام دستگیر پرکار
فیکٹری: وجے انڈسٹریل اسٹیٹ آئی۔بی۔پٹیل روڈ، گورے گاؤں (ایسٹ)
بمبئی نمبر ۴۰۰۰۶۳
فون نمبر:

جونک

خون چوس کر شفا دیتا ہے

جونکوں کے ذریعہ دقیانوسی طریقہ علاج کو بڑا مضحکہ خیز تصور کیا جاتا ہے لیکن اس قدیم طریقہ علاج کو آج کے ترقی یافتہ دور میں اب پھر اہمیت دی جا رہی ہے اور اس کے خاطر خواہ نتائج بھی برآمد ہو رہے ہیں۔ جونکوں کے ذریعہ بیماریوں کا علاج خاص طور پر جسم کے فاسد خون کو صاف کرنا۔ شریانوں سے پھٹ کر خون کے جمے ہوئے حصوں کو گوشت کی تہوں سے باہر نکالنا آج کی جدید سائنس میں بھی قدرے مشکل کام سمجھا جاتا ہے۔ لیکن دنیا کے کئی ترقی یافتہ ممالک میں ان جونکوں سے اس فاسد خون اور جمے ہوئے خون کو باہر نکالنے کا کام لیا جاتا ہے۔ ہمبرو یونیورسٹی کے میڈیکل سینٹر جہاں سے ملک کے مختلف حصوں میں دل گردوں اور ہڈیوں کو میڈیکل سرجری اور ٹرانسپلانٹ کے لئے بھیجا جاتا ہے آپ سن کر حیرت کریں گے کہ سالانہ ۳ ہزار جونکیں اس سینٹر سے سپلائی کی جاتی ہے اور ان جونکوں کو یہ ویلم کے تقریباً تمام اسپتال استعمال کرتے ہیں۔ جونکیں پلاسٹک سرجنوں اور ویسکولر سرجنوں کے کام آتی ہیں۔ ہبرو یونیورسٹی کے ماہر پلاسٹک سرجن نے بتایا کہ کار کے حادثہ میں ایک ۱۲ سالہ عورت کا ایک کان کچل کر رہ گیا تھا اور اس کان کو اگر کاٹ کر پھینک دیا جاتا تو اس کی جگہ مصنوعی کان لگانے میں بڑی دشواری پیش آتی۔ کان کے نیچے کے حصہ کو ہی سرجری کے ذریعہ سدھارنا تھا اور بعد میں پلاسٹک سرجری کرنا تھا لیکن پلاسٹک سرجری سے قبل اس کچلے ہوئے کان کو کس طرح

نقش کرکن

سدھارا جائے۔ ڈاکٹروں کے لئے یہ نازک مرحلہ تھا۔ ڈاکٹروں کی متفقہ رائے یہ تھی کہ کان کی باریک باریک رگوں کو جوڑا جائے اور سرجری کی جائے۔ لیکن یہاں پر وہی جمے ہوئے خون کا مسئلہ سامنے آیا۔ اس خون کو کس طرح باہر نکالا جائے اگر خون کے جمے ٹکڑوں کو بروقت نکالا نہیں جاتا تو یہی فاسد خون مواد بن جاتا اور زخم میں سڑاند پیدا ہو جاتی۔ بڑی عجیب صورتحال درپیش تھی۔ سرجری میں تاخیر سے کان سے ہاتھ دھونا تھا۔ جمے خون کو باریک سوئیوں کے ذریعہ کھینچنے کی کوشش کی گئی لیکن اس میں کامیابی نہیں ہوئی کیونکہ شریانیں کچل کر گڈمڈ ہو چکی تھیں اور رگیں بھی پھٹ کر خون کے ساتھ جم کر رہ گئیں تھیں۔ پھر ہبرو یونیورسٹی کے میڈیکل سنٹر سے رابطہ قائم کیا گیا اور میڈیکل سنٹر سے جونکوں کو منگوایا گیا۔ ان جونکوں کو بڑی احتیاط کے ساتھ کان کے کچلے ہوئے حصہ میں مختلف جگہوں پر چپکا دیا گیا۔ ان جونکوں نے اپنا کام شروع کر دیا یہ جونکیں۔ ۲۰ منٹ تک اس جگہ پر خون چوستی رہیں اور پھر شکم سیر ہو کر گر پڑیں۔ یہی عمل چار دنوں تک دہرایا گیا اور ۴ دنوں کے بعد یہ جونکیں۔ جما خون چوس کر باہر نکل چکی تھیں۔

ڈاکٹروں نے بتایا کہ شروع شروع میں تو جونکوں کے ذریعہ علاج کرنا ہمیں بڑا عجب سا لگا تھا لیکن جیسے جیسے جونکیں خون چوستی گئیں اور زخم کی رنگت بدلتی گئی ہمارے چہروں پر اطمینان کی لکیریں گہری ہوتی چلی گئیں۔ اس دوران مریض کے چہرے پر بھی طمانیت کا احساس دکھائی دینے لگا۔

ہیمبرو یونیورسٹی کے میڈیکل سینٹر کے انچارج مسٹر ایڈورڈ نے بتایا کہ جونکوں کے ذریعہ علاج کے دوران ہم نے مشاہدہ کیا ہے کہ جونکیں صرف فاسد خون ہی نہیں چوستی بلکہ خون چوستے ہوئے اپنے جسم سے ایک خاص قسم کا مادہ خارج کرتی ہے جو زخم کو سڑنے سے بچاتا ہے پروفیسر رنگھی اور ڈاکٹر مسز مریم ادریوی نے بتایا کہ جونکوں کے مشاہدہ سے ہمیں اس بات کا بھی پتہ چلاہے کہ جونکیں اپنے جسم سے مختلف اقسام کے عرق کو خارج کرتی رہتی ہیں۔ اور یہ عرق، زخم کو جلد مندمل کر دیتاہے، پلاسٹک سرجن جب کسی ٹیومر کو جسم سے علیحدہ کرتے ہیں تو اس ٹیومر کو تراشنے کے بعد جو زخم پیدا ہوتا ہے۔ اس زخم سے فاسد خون کو اچھی طرح نکالنے کے لیے بھی جونکوں کا استعمال کیا جاتا ہے اور آپ کو یہ جان کر حیرت ہوگی کہ جب جونکوں کو زخم پر چپکایا جاتا ہے اور جونکیں خون چوسنا شروع کر دیتی ہیں تو ان کے چوسنے سے مریض کو تکلیف کا احساس بھی نہیں ہوتا ہے مریض کو یہ پتہ بھی نہیں چلتا ہے کہ جونکیں خون چوس رہی ہیں۔ کسی طرح کا جلن یا چبھن کا احساس بھی نہیں ہوتا ہے۔

زخم کے اطراف جو سوجن آجاتی ہے تو اس سوجن کو کم کرنے کے لیے ڈاکٹر سوجن کم کرنے والی دواؤں کا استعمال کرتے ہیں۔ لیکن جونکوں کے ذریعہ طریقہ علاج کے دوران یہ بھی پتہ چلاہے کہ جونکیں ایک طرح کا لعاب خارج کرتی ہیں جو اس سوجن کو بالکل ختم کر دیتاہے۔ جونکوں کے لعاب میں انیزائمیس اور انین انیزائمیس پایا جاتا ہے اور یہی انیزائمیس زخم کی سوجن کو ختم کرنے میں مددگار ثابت ہوتا ہے۔

ہیمبر و یونیورسٹی کے ڈاکٹر نے بتایا کہ ایک حادثہ میں ایک شخص کو اندرونی زخم آگئے تھے اور اس کا گھٹنا متورم

گھٹنا کو کر

ہو چکا تھا چونکہ پیر کے جوڑ پر تھا اس لئے پیر کو حرکت دینا ناممکن تھا معمولی سی حرکت سے مریض تکلیف سے کراہ اٹھتا تھا۔ چنانچہ اس متورم حصہ پر دس جونکیں چپکا دی گئیں اور چند منٹوں میں ان جونکوں نے اندر کا فاسد خون چوس لیا۔ اب مریض کا پیر حرکت کرنے لگا تھا اور اسے حد درجہ آرام مل گیا تھا۔ ڈاکٹروں کے بموجب ہر زخم پر جونکیں لگانا مناسب نہیں ہوتا۔ کیونکہ بسا اوقات زخم سے خون زیادہ مقدار میں بہنے لگتا ہے تاہم ماہر ڈاکٹروں کی مدد سے جونکیں لگانے کا کام کیا جائے تو خاطر خواہ فائدہ ہوتاہے۔

زندگی ہم سے تیرے ناز اٹھائے نہ گئے
سانس لینے کی فقط رسم ادا کی ہم نے

شاذ تمکنت

اقلیتی کمیشن۔

از: حسین ایم دلوائی[3]

نقش کوکن ماہنامہ جولائی ۱۹۹۵ء کے صفحہ ۲۵ پر "اقلیتی کمیشن ایک جائزہ" اس عنوان کا مضمون پڑھا۔ بے حد مایوسی ہوئی یہ دیکھ کر کہ اقلیتی کمیشن کے بارے میں مدیر نقش کوکن کو کوئی جانکاری نہ ہونے کی وجہ سے انہوں نے اقلیتی کمیشن کے بارے میں نہ صرف غلط بیانی سے کام لیا ہے بلکہ یہ سراسر بہتان تراشی[1] ہے جس کی وضاحت کرنا ضروری ہے۔

اقلیتی کمیشن کے وجود سے لیکر اختتام تک کمیشن کو جو کام سونپے گئے تھے وہ کمیشن نے کئی رکاوٹیں و دشواریوں کے باوجود بخوبی انجام تک پہنچائے۔ کمیشن کے مذکورہ دو رپورٹوں میں کمیشن نے اقلیتوں کے تعلق سے ان تمام مسائل کو یکجا کرکے اقلیتوں کی بہبودی کی خاطر موثرہ سفارشات پیش کی تھیں وہ سفارشات اگر حکومت مہاراشٹر منظور نہیں کرتی تو اس کا ذمہ دار کمیشن کو نہیں ٹھہرایا جا سکتا[2]۔

مرکزی حکومت نے مرکزی سطح پر اقلیتی فائنانشیل ڈیولپمنٹ کارپوریشن قائم کی اور صوبائی حکومتوں کو اس طرح کے کارپوریشن صوبائی سطحوں پر بھی قائم کرنے کی ہدایت کی۔ جس کے لئے مرکز نے چھ کروڑ روپئے منظور کئے اور اتنی ہی رقم صوبائی حکومت کی طرف سے دئے جانے کا امکان تھا۔ مہاراشٹر کی نئی حکومت نے کارپوریشن کو وجود میں لانا تو درکنار تین سال پرانے اقلیتی کمیشن کو ہی برخاست کر دیا۔ اس سے یہ صاف ظاہر ہوتا ہے کہ چھ کروڑ روپئے اقلیتی کمیشن کو نہ ہی ملے اور نہ ہی ملنے والے تھے۔

اقلیتی کمیشن کے سالانہ اخراجات کیلئے جس میں صدر اور اسٹاف کی تنخواہ، صدر ممبران اور اسٹاف، کے دورے کے اخراجات اور افس کے دیگر تمام اخراجات شامل ہیں جو رقم حکومت کی طرف سے ہر سال دی جاتی تھی اس میں سے کمیشن نے تین سال کے دوران مشکل سے سولہ[16] یا سترہ[17] لاکھ روپئے صرف ضروری اخراجات پر ہی خرچ کئے ہیں۔

اقلیتوں کی مجموعی آبادی اور انکی تعلیمی اور اقتصادی کیفیت کے بارے میں کمیشن سروے کرنا چاہتی تھی مگر اس کیلئے حکومت نے ہونیوالے اخراجات کو منظوری نہیں دی ــــ:ــــ:ــــ مسلسل

---

[1] بمبئی کے معتبر روزنامہ میں مطبوعہ خبر سے یہ اخذ کی گئی تھی (ادارہ)

---

[2] ہم نے اسی کوتاہی کے لئے کمیشن کو نہیں بلکہ حکومت مہاراشٹر اور بالخصوص بشری شرد پوار کو ذمہ دار ٹھہرایا ہے۔ [3] دلوائی صاحب! آپ ہمارے بزرگ رہنما ہیں حالات حاضرہ سے ہمیں باخبر رکھیں تو نوازش ہوگی (ادارہ)

ابراہیم بغدادی انگلینڈ

مُلازمت

مراٹھی سے ترجمہ

کسی نے سچ کہا ہے کہ کام انسان کا زیور ہے اور اس سے سستی اور تغافلی کرنے کے نتیجہ میں انسان مفلس اور ناکارہ بن جاتا ہے ایسی ہی کچھ صورتحال مالک اور مزدور کے درمیان ہمیشہ چلتی آرہی ہے

۱۹۴۸ء سنہ کے انڈسٹری ایکٹ کی رو سے کارخانوں اور بمبئی جیسے شہروں میں دکانوں وغیرہ کے ملازمین کو ہفتہ اور سالانہ تعطیل مع تنخواہ ملنے کے مواقع حاصل ہوتے ہیں. علاوہ کچھ تہواروں اور قومی تعطیلات مثلاً یوم آزادی یوم جمہوریہ اور گاندھی جینتی وغیرہ کی بھی چھٹیاں منظور ہو کر مزید پانچ تا سات دنوں کی کیجولی، سک لیو بھی دی جاتی ہے پھر بھی مزدوروں کا کام سے غائب رہنا معمول سا بن چکا ہے جس سے مقامی پیداوار میں کمی ہو کر ملک کی اقتصادی حالت بھی متاثر ہوتی ہے. غیر حاضری کی شرح کم کرانے کے لئے کئی کارخانہ داروں نے "حاضری بونس" اسکیم شروع کی ہے جو ہفتہ اور ماہ سے لے کر سال بھر بلاناغہ پابندی سے کام پر آنے والے مزدوروں کو مخصوص بونس سے نوازا جاتا ہے. لیکن اس حوصلہ مندانہ سلوک کے باوجود غیر حاضری میں خاطر خواہ تبدیلی نظر نہیں آتی. غالباً اس کی وجہ ملنے والی بھاری تنخواہ اور مہنگائی بھتہ ہوگا.

کسی بھی فرم میں پچاس سے زائد مزدوروں کا عملہ "انڈسٹریل ایمپلائمنٹ" ایکٹ میں شمار ہوتا ہے جس کی رو سے کوئی بھی مزدور مقررہ اوقات سے متواتر تین دنوں تک دس منٹ تاخیر سے کام پر آئے تو اس کی ایک دن کی چھٹی منسوخ ہوتی ہے اور مزدور کو آئندہ ایسی حرکات سے باز رکھنے کے لئے کچھ قانونی اقدام اٹھانا مالکان کو حاصل ہیں. نیز پندرہ کی تاخیر کے بعد مزدور کو اسی وقت فوراً گھر واپس بھیج کر اس کی ایک روز کی غیر حاضری درج کی جاتی ہے لیکن ریلوے اور بسوں کے ذریعہ دور دراز سے آنے والے مزدوروں کو کچھ مراعات حاصل ہیں.

انڈسٹری ایکٹ کے مطابق ہر سال مزدور کو چودہ ۱۴ دنوں کی چھٹی دی جاتی ہے بشرطیکہ گذشتہ سالِ رواں میں اس کی حاضری کا تخمینہ کم و بیش دو سو چالیس ۲۴۰ دنوں کا ہونا لازمی ہے اور اس تعطیل کا تناسب بیس دنوں کی حاضری پر ایک دن اس حساب سے تین سو ۳۰۰ دنوں کی پابندی سے حاضری ہونے پر پندرہ دنوں کی چھٹی مع تنخواہ بنتی ہے یہ چھٹیاں مزدور دو سال کے لئے ۳۰ تیس دنوں کی جمع کر سکتا ہے اور دکانوں وغیرہ کے ملازمین کو بہ رضا ۲۱ دنوں کی دی جاتی ہے.

بلا اجازت غیر حاضری کی مقدار بڑھ جانے پر اس کے نقصانات مزدور کو ہی برداشت کرنا پڑتے ہیں جس کا عموماً اثر گریجویٹی بونس اور پروویڈنٹ فنڈ پر بھی ہوتا ہے اس کا مختصر خلاصہ یہ ہے

(۱) ۱۹۵۳ء سنہ گریجویٹی ایکٹ کے مطابق ذکری سے سبکدوشی کے وقت، یا پانچ سال سے زائد سروس ہونے پر مزدور گریجویٹی کا حقدار بنتا ہے مگر اس کے لئے متذکرہ شرط لازمی ہوگی. اس کے برعکس اگر کسی ملازم کی پندرہ سالہ سروس کے دوران کسی بھی سالِ رواں میں ۲۴۰ دنوں سے کم حاضری ہونے پر وہ پورے پانچ سالہ گریجویٹی اسکیم سے محروم ہو کر اسے صرف دس سال کی سروس حاصل ہوتی ہے اس

تناسب سے مزدور کو پورے پچھتر ۵، دنوں یعنی ڈھائی ۲½ ماہ کی تنخواہ کٹ جانے اتنا نقصان برداشت کرنا پڑتا ہے۔

(۲) پروویڈنٹ فنڈ ایکٹ کے تحت ہر ماہ ۳۳ر۸ فیصد رقم مزدور کے تنخواہ سے کاٹ کر اتنی ہی رقم مالکان کی طرف سے جمع کی جاتی ہے۔ ظاہر ایسی صورت میں مزدور کا ایک روز بھی غیر حاضری نقصان دہ ثابت ہوگا۔ (۳) اگر بجیوٹی بونس وغیرہ میں بھی مزدور کی غیر حاضری نقصان کا باعث ہوگی (۴) متواتر دس روز سے زائد بلا اجازت غیر حاضر رہنے پر مزدور سزا کا مرتکب بھی ٹھہرایا جاسکتا ہے۔ کیونکہ ملازمت فارم میں یہ سارے شرائط درج ہوتے ہیں۔ (۵) کارخانوں یا آفس ملازم کو چھٹی سفر الاؤنس، گریجیوٹی بھی ملتی ہے مگر اوقات کی خلاف ورزی کرنے پر اس سے بھی ہاتھ دھونا پڑتا ہے۔ مختصر یہ کہ اپنی معاشی حالت کو بہتر بنانے اور ملک کی اقتصادی حالت کو مستحکم بنانے کے لئے لوگوں نے کام یعنی محنت کو اپنا نصب العین بنانا ہوگا

مصنف۔ اے۔ ڈی۔ دویکر   مترجم۔ ابراہیم بغدادی

آپ پوچھئے ہم بتائینگے

سسٹر تابر تورڑ

سوالات بھیجتے وقت ان باتوں کا خیال رکھئے ۔
• سوال مختصر، دلچسپ اور ایسا ہو جس کا جواب نہ صرف آپ بلکہ دیگر قارئین کی معلومات میں بھی اضافہ کرسکے۔
• دو سوالوں کے درمیان کافی جگہ چھوڑ کر لکھیں ۔ • تحریر صاف اور خوش خط ہو ۔ • سوال کاغذ کے ایک طرف روشنائی یا بال پین سے لکھے ہوئے ہوں ۔ پینسل سے لکھے یا کانٹ چھانٹ کر لکھے گئے سوالات پر غور نہیں کیا جائیگا۔
• بیہودہ اور اخلاق سے گرے ہوئے سوالوں کے جواب نہیں دیئے جائینگے • ایک وقت میں زیادہ سے زیادہ تین سوال پوچھے جائیں • کسی سوال کا جواب دینے نہ دینے کی صورت میں نہ وجہ بتائی جائیگی نہ ہی مراسلت کا سوال پیدا ہوگا ۔ ——— تابر تورڑ

ثناء اللہ حسین میاں مقادم بلیک برن۔ انگلینڈ

سوال۔ کوکن کے اضلاع رتناگری، سندھودرگ، رائے گڑھ اور تھانہ کی کل آبادی کتنی ہے اور اس میں مسلمانوں کا تناسب کیا ہے

ج۔ ۱۹۹۱ء کی مردم شماری کے مطابق ان چاروں اضلاع کی کل آبادی چورانوے لاکھ پچاس ہزار ایک سو ایک ہے (9450151) جس میں ضلع تھانہ ہے (5249126) ضلع رائے گڑھ میں 1824816 ضلع رتناگری میں 1544057 ۔ اور ضلع سندھودرگ میں 832152 ہے اس میں مسلمانوں کا تناسب کیا ہے معلوم نہیں ۔

امتیاز عبدالقادر شیخ کوسہ ممبرا

سوال۔ امت کسے کہتے ہیں ؟

ج۔ امت اس جماعت یا گروہ کو کہتے ہیں جس نے پیغمبر وقت پر ایمان لایا۔ اس کے دین پر عمل کیا اور اس کی اشاعت کی ۔

سوال :۔ عقرب عین سے لکھنا چاہیئے یا الف سے ؟

ج :۔ دونوں سے ! البتہ اس کے معنی جدا جدا ہیں ۔
عین سے عقرب کے معنی ہیں بچھو اور الف سے اقرب کے معنی ہیں بہت نزدیکی یعنی رشتہ دار اقرباء اقرب کی جمع ہے یعنی کئی رشتہ دار۔

طلحہ نقشبندی القادری بالاپور مہاراشٹر

سوال ، درخت لگانے سے پھل ملتا ہے۔ دل لگانے سے کیا ملتا ہے ؟

ج :۔ دلدار

سوال :۔ آج دنیا میں اتنا خون خرابہ کیوں ہے ؟

ج :۔ اسلئے کہ لوگوں کا خون خراب ہوگیا ہے ۔

ج ۔ جب سکوں کا استعمال شروع ہوا تو سکوں کی ایک
جانب حاکم وقت کی تصویر (اگر دل سے اوپری حصہ)
ہوا کرتی تھی جس کی وجہ سے اس سائیڈ کو ہیڈ اور مخالف
سائیڈ ٹیل کہلائی ۔ اسیطرح کچھ لوگ حاکم وقت کی
تصویر والی سائیڈ کنگ اور مخالف سائیڈ کو لیبر بھی
کہتے ہیں ۔

عمران محمد شفیع گھاٹولیکر واشی نئی بمبئی

سوال ۔ عورت بیوہ ہو جائے تو اس کے رشتہ دار
اس کی چوڑیاں اتار دیتے ہیں اور رنگین کپڑے نہیں پہننے
دیتے یہ کہاں تک درست ہے ؟

ج ۔ ٹھیک ہی تو ہے ۔ بیوہ ہونے والی عورت کو
(کم از کم) عدت کی مدت پوری ہونے تک زرد
زیور نہیں پہننے چاہئے نہ ہی رنگین لباس بلکہ سادہ
لباس میں رہے ۔

سوال ۔ کچھ لوگ قبرستان پہنچ کر بھی نماز جنازہ میں
شریک نہیں ہوتے کہتے ہیں ہم مٹی دینے آئے
ہیں مٹی دے کر جائیں گے یہ کہاں تک درست ہے ؟

ج ۔ مٹی دینا بھی ضروری ہے ۔ شاعر کہتا ہے ؎
تین مٹھی خاک لے کر دوست آئے وقتِ دفن
عمر بھر کی دوستی کا یوں صلہ دینے لگے
مگر نماز جنازہ نہیں چھوڑنی چاہئے ۔ پنج وقتہ نمازوں کے علاوہ
یہی تو ایک نماز ہے جو فرض ہے ۔ اور فرض چھوڑنا مناسب
نہیں ۔

صفیہ عظیم خان وکھرولی ۔ بمبئی

سوال ۔ مرد گنجے ہوتے ہیں عورتیں نہیں ۔ ایسا کیوں ؟

جواب ۔ یہ بھی قدرت کا انصاف ہے کہ مرد کے سر کے
بال بھلے جھڑ جائیں ان کے چہرے پر تو بال نکل سکتے
عورتوں میں چونکہ اس کی گنجائش نہیں اس لئے سر کے
بالوں کو ہی پرمننٹ زندگی دے دی ۔

سوال ۔ گنجے شخص کو فارغ البال کہاں تک صحیح ہے ؟

ج ۔ جہاں تک زباندانی کا تعلق ہے ایسا کہنا بالکل صحیح
نہیں ہے ۔ اس لئے کہ فارغ البال کے معنی ہیں ۔ آسودہ
حال ، مطمئن زندگی گزارنے والا

حنیفہ محمود پالیکر باندرا ۔ بمبئی

سوال ۔ غصہ کرنا حرام ہے پھر بزرگ لوگ غصہ پینے کا حکم
کیوں دیتے ہیں ؟

ج ۔ غصہ کوئی مشروب نہیں جس کے پینے پر حرمت یا
حلت کا حکم لاگو ہو ۔ غصہ پینا یعنی غصہ پر قابو پانا ہے ۔

سوال ۔ ایمان کی کمزوری کیا ہے ؟

ج ۔ حضور پاکؐ کا ارشاد ہے ۔
تم میں سے جو کوئی بری بات دیکھے اسے چاہئے کہ
بزور بازو اسے روک دے اگر ایسا ممکن نہ ہو تو
زبان سے اسے روکنے کا اظہار کرے اگر یہ بھی نہ
ہو سکے تو دل میں اس عمل کو برا جانے ۔ البتہ یہ
ایمان کی کمزوری ہے

ایک چھوٹا لیکن بڑا کام

مسلمانوں کے ساتھ ناانصافی ہوتی ہے،
یہ ہماری عام شکایت کے ثبوت کے طور پر ہم سرکاری ملازمتوں میں مسلمانوں کے ساتھ برتے جانے والے امتیاز کو پیش کرتے ہیں۔ یہ حقیقت بھی ہے لیکن کیا صرف ہمیں کسی منصوبہ بند طریقے سے ہمارے حقوق سے محروم کیا جارہا ہے تو ہم مایوس ہو کر ٹھیلہ کھینچنے لگیں، رڈی ہی لگانے لگیں، رکشہ چلانے لگیں، چوکیداری کرنے لگیں؟ اس کا مطلب یہ بھی نہیں ہے کہ یہ سارے کام کرنیوالے کمتر لوگ ہوتے ہیں۔ کام کوئی بھی چھوٹا یا بڑا نہیں ہوتا لیکن اگر کسی کو اس کی صلاحیتوں کے مطابق کام مل جائے تو اس کام میں اس شخص کا دل بھی لگتا ہے اور کام بھی اچھا ہوتا ہے اگر صلاحیتوں کا استعمال ہی مایوسی کے سبب بند کردیں تو دوسرے شعبوں میں ہماری نمائندگی کیسے ہوگی۔ اگر ایٹمک سائنسداں عبدالکلام نے بھی اسی طرح اپنے تعلیمی دنوں میں ہار مان لی ہوتی تو کون جانتا ان کا نام! اظہرالدین نے بھی حوصلہ چھوڑ دیا ہوتا تو وہ کیا حیدر آباد میں محض کلرکی نہ کر رہا ہوتا۔ ظفر سیف اللہ اور عرفان حبیب کا نام بھی کوئی نہ جانتا ایسے بے شمار لوگ ہیں جنہوں نے اپنی صلاحیتوں سے بدتر حالات کا مقابلہ کیا ہے۔ ہمارے نوجوانوں میں افسردگی چھا گئی ہے انہیں اس سے نکالنے کی جدوجہد کرنی ہوگی۔ یہ کام منظم ڈھنگ سے نہیں ہو پا رہا ہے البتہ شخصی طور پر یہ کوششیں ضرور ہو رہی ہیں ان میں یونائیٹیڈ اکنومک فورم کے صدر کے ایم عارف کا نام اہم ہے جو گذشتہ ڈیڑھ برسوں سے ان خطوط پر کام کر رہے ہیں۔

کے ایم عارف، خواجہ غلام جیلانی مرحوم کے فرزند ہیں۔ ایک سلجھے ہوئے صنعت کار ہیں۔ مسلمانوں کی پسماندگی کا درد سینے میں رکھتے ہیں۔ اس لئے مسلم نوجوانوں کی رہنمائی کیلئے اپنی استعداد کے مطابق سرگرم ہیں۔ حال ہی میں انہوں نے بے روزگار مسلم نوجوانوں کی رہنمائی کے لئے تمام اردو اخبارات میں ایک اشتہار دیا ہے جو ایمپلائمنٹ ایکسچینج میں نام درج کرانے کے ضابطوں سے متعلق تھا۔ بادی النظر میں ایک چھوٹی سی بات بھی بہت کم لوگوں کو معلوم ہے۔ مسلم نوجوان ایمپلائمنٹ ایکسچینج کی اہمیت کو نہ تو سمجھتے ہیں اور نہ ہی اس ضمن میں انہیں کوئی معلومات ہے۔ اگر مسلم نوجوانوں کو اس تعلق سے معلومات ہی بہم پہنچائی جارہی ہے تو یہ بھی ایک قابل قدر کام ہے اگر ایسے ہی بنیادی کام دیگر ادارے بھی کرنے لگیں تو مسلمانوں کی پسماندگی کا درد کچھ تو کم ہوگا۔ کے ایم عارف اور ڈاکٹر عبدالکریم نائیک یونائیٹیڈ اکنومک فورم کے تحت مسلم نوجوانوں کو روزگار کے مواقع فراہم کرنے کے سلسلے میں جو بھی تگ و دو کر رہے ہیں اس لئے ان کی تعریف نہ کرنا ناسپاسی ہوگی...

کل ملت کا کیا حال ہوگا؟

ابھی کچھ روز قبل بچے کی بسم اللہ کا پروگرام نہایت اہتمام سے منایا گیا۔ شاید اس اہتمام کے لئے اسے قرض لینا پڑا ہو۔ اس کی حیثیت سے وہ پروگرام بڑا ہی تھا۔ ... لیکن تعجب کی بات ہے کہ وہ اپنے بڑے لڑکے کے لئے اسکول کے صدر مدرس سے نہایت ہی تڑپ کر درخواست کر رہا تھا کہ "حضور غریب ہوں۔ فیس تو آپ معاف کر ہی دیجئے لیکن کتابوں اور کاپیوں کا بھی ضرور انتظام کردیں"
اس کی نظر میں معمولی تقریب کی یہ اہمیت کہ اس کیلئے قرض بھی لے سکتا ہے لیکن بچے کی تعلیم پر خرچ ضروری نہیں... اُف خدایا... تعلیم کی یہ ناقدری... کل ملت کا کیا حال ہوگا ۔ ؟

داغ! ڈھونڈتے رہ جائینگے

خون کا داغ

خون کا دھبہ دور کرنے کے لئے ٹھنڈے پانی ایمونیا ملا کر داغ والا اس میں ڈبو دیں اور پھر کچھ دیر بعد مل کر صابن سے دھولیں خون کے داغ کے لئے کبھی گرم پانی مت استعمال کیجئے گرم پانی سے خون کا داغ مزید پکا ہو جاتا ہے۔

چائے کا داغ

چائے کے داغ والے حصہ کو گرم دودھ میں ڈبوئے رکھنے سے داغ دور ہو جاتا ہے اگر چائے کا داغ موٹی کپڑے پر ہو تو کپڑے کو ایک پیالے پر تان کر اوپر کھولتا ہوا پانی گرائیں۔

پان کے داغ

پان کے داغ پر کچا امرود یا پیاز رگڑنے سے داغ دور ہو جاتا ہے فوری طور پر دودھ بھی استعمال کر سکتے ہیں۔

سیاہی (روشنائی) کے داغ

انگلیوں پر کیلے کے چھلکے رگڑنے سے سیاہی کے داغ دور ہو جاتے ہیں۔

چاندی کی صفائی

چاندی کے زیور کے ڈبے میں پھٹکری یا چاک رکھنے سے وہ کالے نہیں پڑتے۔ چاندی کے زیور صاف کرنے کے لئے ایسا پانی استعمال کریں جس میں آلو اُبالے گئے ہوں۔

نقش کرکرہ

دل کے مریضوں کے لئے لہسن سود مند

خدا نے مختلف جڑی بوٹیوں سبزیوں اور پھلوں کی نعمت سے نوازا ہے ہی۔ ساتھ ہی ساتھ ان چیزوں میں ایسی صلاحیتیں رکھ دی ہیں جو کئی بیماریوں کو دور کر سکتی ہیں ایسی ہی ایک جڑ ہے جسے ہم لہسن کہتے ہیں جو ان گنت سفید جھلی دار پرتوں سے ڈھکا رہتا ہے لہسن کی خوبیوں کا علم تو ہندوستانیوں کو عرصہ دراز سے ہے۔ لیکن ان دنوں میں تقریباً دنیا کے کئی ممالک لہسن کی طبی خاصیتوں پر تحقیق کر رہے ہیں اور اس کے فوائد کو اجاگر کر رہے ہیں۔

عام طور سے پیٹ کی گیس دور کرنے کے لئے لہسن کا استعمال مشہور ہے۔ جو لوگ اس کی بُو سے اسے ناپسند کرتے تھے آج وہ بھی اسے استعمال کر رہے ہیں۔

نئی تحقیق یہ کہہ رہی ہے کہ دل کے دورہ کی اہم وجہ خون میں کالسٹرول کا بڑھنا ہے لہسن کالسٹرول کو کم کرنے میں مددگار ثابت ہوا ہے۔

لہسن دل کا دورہ، چکر آنا وغیرہ پریشانیوں سے آرام دلاتا ہے

لہسن کی گولیوں اور لہسن کے تیل کے استعمال سے بھی فائدہ ہوتا ہے لیکن صبح نہار منہ لہسن کی پھانک چبا کر کھانا سب سے زیادہ مفید رہا ہے۔

میں تھیں ۲۴ ر مئی ۹۵ء کو مختصر سی علالت کے بعد راہئ عدم ہو گئیں مرحومہ جناب رحمان زین الدین سے دبیسٹ سے ریٹائرڈ) کی زوجہ مریم بی کی حقیقی بہن تھیں ان کے شوہر جناب محمد حسین مقدم فالج کی وجہ سے برسوں سے صاحب فراش ہیں۔ ایسی حالت میں بیوی کا رحلت پا جانا سانحہ عظیم ہے۔

مقدم برادری کو صدمہ کا بقیہ صفحہ ۳۱ سے آگے

حاصل کی۔ مضمون ریاضی میں اسے ۱۳۹ ، اور سائنس میں ۱۴۱ نمبر حاصل کیا۔ سلسلہ تعلیم جاری رکھتے ہوئے اس نے کامرس کے لئے کالج میں داخلہ لیا ہے۔

(مرسلہ حاجی عبدالرزاق سردار)

جاوید راول

نیو ماڈل انگلش ہائی اسکول ممبرا کا طالب العلم جاوید حسن راول نے امسال ایس ایس سی امتحان میں ۸۲٫۷۱ فیصد نمبر کے ساتھ کامیابی

AEMPHICO ENGINERING WORKS

SWADESHI MILLS ESTATE,
OPERA HOUSE,
BOMBAY - 400 004.

Phone : 361 10 86 * GRAM : MOTORPOWER

اظہار حقیقت

ذیل میں قارئین کے خطوط سے اقتباسات پیش ہیں

وارث توڑیلوی
ایم توڑیل. ضلع رائیگڈھ

جولائی کا شمارہ موصول ہوا. عبدالحمید سولکر صاحب کی کوکنی شاعری "کا کے فائدہ" پسند آئی. پڑوسی کے حقوق بھی. صفحۂ اطفال کے سلسلہ کو جاری رکھئے اور "آپ پوچھئے ہم بتائیں گے" بھی. اللہ اس جریدہ کو کامیاب و کامران بنائے. آمین

ہیڈ ماسٹر. ایس ایس سی ہائی اسکول
موربہ ضلع رائےگڈھ

آپ کا رسالہ بیرون ملک (ساؤتھ افریقہ) بھی جاتا ہے وہاں پر مقیم اہل موربہ کو شکایت ہے کہ اسکول کی کوئی رپورٹ اس رسالہ میں شائع نہیں ہوتی ہم تو چاہتے ہیں کہ لوگ اپنے علاقہ میں ہونے والے واقعات حادثات، اموات، شادی بیاہ و اپنے جلسوں اسکولوں کے پروگرام رپورٹ ہمیں لکھ کر بھیجیں تاکہ ہمارے بیرون ممالک کے خریدار حالات حاضرہ سے واقف ہوں۔

نقش کوکن

صغیر احمد ڈانگے
سوپارہ. ضلع تھانہ

اگست ۹۵ء کے نقش کوکن میں M.M.T.H. چیرمین پروگرام کی تیاری کے عنوان سے مبارک کاپڑی صاحب کا مضمون نظر نواز ہوا. اسطرح کے مضمون کی بے حد ضرورت تھی تاکہ لوگوں کو پروگرام کے معلومات ملے اور علم بھی ہو جائے. نیز جو کمیٹیاں بنی ہیں اس تعلق سے میرا مشورہ ہے کہ جناب رضوان حارث صاحب سابق چیرمین حج کمیٹی کو استقبالیہ کمیٹی میں لیا جائے. آپ کا مشورہ درست ہے مگر ہمیں پروٹوکول کو بھی ملحوظ خاطر رکھنا ہے. رضوان حارث صاحب کی ذات گرامی ہم کوکنی برادری کے لئے ہی نہیں بلکہ مہاراشٹر بھر کے مسلمانوں کے لئے معزز اور محترم ہے لہٰذا ان کو کمیٹی میں لینے کے بجائے باعزت طور پر مدعو ضرور کیا جائے گا اور رہ گئی بات تھانہ ضلع کے لئے نمائندگی کی. تو دیکھئے آپ کی ذات گرامی بطور چیرمین اور آپ کے دیگر ساتھی اسی طرح جناب سعد قاضی بطور چیرمین اور ان کے ساتھی کمیٹی میں تھانہ ضلع کے نمائندہ ہیں. اسطرح تھانہ ضلع کو بھی نمائندگی ملے گی اور پروگرام کو کامیاب بنانے میں آسانی ہوگی۔

ابراہیم پٹھان
انجنولی

ڈاکٹر تماندار کا مضمون "رقص ابلیس" کے بعد ہماری ذمہ داریاں جس میں حالات حاضرہ کی تصویر کشی دلائل و بیانات کے ساتھ اور بڑے دلکش پیرائے میں کی گئی ہے. عبدالرزاق محمد علی گوگھے کی تحریر

ڈاکٹر اے آر اندرے ہائی اسکول و جونیر کالج

ترقی کی جانب بڑھتے قدم

صرف گیارہ سال قبل کی بات ہے۔ رائل ایجوکیشنل سوسائٹی کے ماتحت انگریزی میڈیم کے ایک پرائمری اسکول کی بنیاد ڈالی گئی۔ چند بچے کوئی عمارت نہیں۔ حکومت کی گرانٹ ندارد، مگر رائیگڈھ ضلع کے لئے عموماً اور مسلمان کے لئے خصوصاً ایک طاقتور اور مثالی ادارے کی شدت سے ضرورت تھی۔ ملک کے مشہور سرجن ڈاکٹر اے آر اندرے کے شفا بخش ہاتھوں میں اس ادارے کی باگ ڈور تھی اس لئے ہر کسی کو کامیابی کا پورا یقین تھا۔

شریوردھن تعلقہ کے بورلی پنچتن گاؤں میں ڈاکٹر اندرے نے اس ادارے کی بنیاد ڈالی گاؤں گاؤں سے بچے یہاں آنے لگے تو سبھوں کو اس ادارے کے قیام کی اہمیت کا اندازہ ہوا لہٰذا دیکھتے ہی دیکھتے پرائمری اسکول، ہائی اسکول میں تبدیل ہوا۔ ہر کلاس میں مزید کلاسیں بنتی گئیں۔ یہاں تک کہ اسکول کی جگہ ناکافی ثابت ہونے لگی۔ اب ڈاکٹر اندرے کے دو پیشے ہو گئے۔ سرجری اور ہائی اسکول! اور ان دونوں پیشوں کو وہ برابر برابر وقت دینے لگے۔ اس تعلیمی تحریک میں ان کی رفیق حیات بیگم ریحانہ اندرے ان کے شانہ بہ شانہ تھیں اس لئے ڈاکٹر اندرے صاحبہ کے تعلیمی منصوبے کو حقیقت کا روپ ملتا گیا۔ آپ دونوں کی انتھک محنت سے ایک قلیل مدت میں یہ ادارہ اتنا ترقی کر گیا ہے، پچاس ساٹھ سالہ پرانے اداروں نے بھی نہیں کی۔

ڈاکٹر اے آر اندرے ہائی اسکول اب جونیر کالج بن چکا ہے آس پاس کے قصبوں میں اس کی شاخیں کھل چکی ہیں اس کے باوجود بورلی پنچتن کے ہائی اسکول میں طلباء کی تعداد ہزاروں میں پہنچ چکی ہے اسکول کی عالیشان تین منزلہ عمارت بھی اب چھوٹی نظر آنے لگی ہے۔ اس عمارت میں ہر کلاس روم کافی کشادہ اور ہوادار ہے۔ لیبارٹری عام ضروری سائنسی آلات سے آراستہ ہے۔ لائبریری اچھی اور مفید اور معلوماتی کتابوں اور انسائیکلوپیڈیا سے بھری پڑی ہے۔ اسکول کا ہال کافی کشادہ اور وسیع ہے جہاں بڑی بڑی تقریبات بآسانی کی جاسکتی ہیں۔ البتہ اس اسکول میں سب سے زیادہ جاذبیت کا باعث ہے اس کا کمپیوٹر روم جو شہروں کے کئی ہائی اسکولوں سے کئی گنا بہتر ہے۔ آج وہاں نصف درجن کمپیوٹر نصب ہیں اور کافی معلوماتی سافٹ ویئر ان کے پاس موجود ہے۔ اس ایر کنڈیشنڈ روم کو کمپیوٹر کے مزید ساز و سامان سے مزین کرنے کا

مستقبل قریب میں پروگرام ہے۔ اسکول کی اپنی پانچ اسکول بسیں ہیں جس کے ذریعے قریبی گاؤں سے بچے یہاں آکر تعلیم حاصل کرتے ہیں۔
انگریزی میڈیم کے اس اسکول میں اردو ایک مضمون ہے۔ دو سال یہاں کے طلباء اردو مضمون میں بورڈ میں اول آچکے ہیں اور گولڈ میڈل بھی حاصل کر چکے ہیں۔ دینیات کی تعلیم بھی یہاں دی جاتی ہے۔
اسکول اور جونیر کالج کی عمارت ابھی تعمیر ہو ہی چکی ہے کہ طلباء کی بڑھتی ہوئی تعداد کے پیش نظر ایک بوائز ہوسٹل اور ایک گرلز ہوسٹل کی شاندار عمارت کا کام شروع ہو چکا ہے۔
البتہ ڈاکٹر اندرے صاحب نے اس کو منزل نہیں سمجھ لیا ہے۔ وہ اب بورلی میں ایک شاندار گرلز پالی ٹکنک اور خواتین کا ڈگری کالج قائم کرنے کا سارا منصوبہ تیار کر چکے ہیں۔ تعلیمی وسائل کی کمی کا شکار چونکہ ہمیشہ لڑکیاں ہی ہوتی ہیں اس لئے یہ گرلز پالی ٹکنک اس خلاء کو پر کرنے میں بڑی معاون ومددگار ثابت ہوگی۔ نرسنگ سے لے کر کئی ووکیشنل کورسیں اس پالی ٹکنک میں سکھائے جانے کا انتظام کیا جا رہا ہے۔ خواتین کا ڈگری کالج کوکن کا اپنی طرز کا اپنا پہلا کالج ہوگا۔ غرض کہ ایس این ڈی ٹی یونیورسٹی کے طرز پر قائم کی جانے والی خواتین کی یہ منی یونیورسٹی محترمہ ریحانہ اندرے اور مشہور فلم اسٹار مشتاق مرچنٹ کی نگرانی میں اپنے ابتدائی مراحل سے آگے نکل چکی ہے اور بہت ہی جلد اس کی عالیشان عمارتوں کی تعمیراتی کام شروع ہوگا۔ اس پورے نقش کوکن

کمپلیکس کے آرکیٹکٹ جناب سلیم دروا والا ہیں جو کافی محنت سے اس پروجیکٹ کو سنوار رہے ہیں۔ سجا رہے ہیں۔
ڈاکٹر اندرے پیشے سے ڈاکٹر ہیں۔ دوا تو ان کے پاس ہے مگر ایسے قومی پروجیکٹ صرف دوا سے نہیں چلتے انہیں دعاؤں کی بھی ضرورت ہوتی ہے اور وہ دعائیں بھی ان کو حاصل ہیں ۹۲ - ۹۳ء کے فسادات میں جب ہمارے مسلم لیڈر جذباتی تقاریر کر رہے تھے۔ ڈاکٹر اندرے نے ریلیف کیمپوں میں جا جاکر فسادات میں اجڑے یتیم بچوں کو چن چن کر اپنے اسکول میں داخل کیا۔ قیام وطعام کا خرچہ اپنے سر لیا اور جو بچے زندگی کی اندھیری راہوں پر بھٹک بھٹک کر سارے سماج کے لئے ایک ناسور بن گئے ہیں انہیں ایک شاندار مستقبل عطا کیا۔ ان تمام فساد زدہ معصوم بچوں کی دعائیں بھی اس پروجیکٹ میں شامل ہیں۔ دوا کے ساتھ جو دعا بھی شامل ہو تو ایسے منصوبوں کی کامیابی پر کسی کو شک نہیں ہونا چاہئے ادارہ نقش کوکن بھی ڈاکٹر اندرے اور ان کے رفقائے کار کی کامیابی کے لئے دعا کرتے ہیں۔ آمین

——— گوشۂ بر آواز کا بقیہ

"پڑوسی کے حقوق" حلیمہ خان ایڈوکیٹ "اسلام میں مہر کی اہمیت" بہترین تخلیقات ہیں۔ محترم ابراہیم بغدادی کا ترجمہ موت کا ڈر بھی سبق آموز ہے۔ کوکن کی شاعری عبدالحمید سولکر، رفیق وستا، مغل اقبال اختر، وارث توڑیلوی، انور تو سالوی وغیرہ کی غزلیں کافی دلچسپ ہیں۔ مسٹر تابر توڑ کا کالم پسندیدہ اور معلوماتی ہے۔

اخبار و افکار

ن بن صاد

برکت انوسٹمنٹ گروپ کا افتتاح

شریوردھن ضلع رائے گڑھ میں برکت انوسٹمنٹ گروپ کی شاخ کا افتتاح مہمان خصوصی جناب خالد پرکار کے ہاتھوں عمل میں آیا۔ اس موقع پر دیگر مہمانان میں عبدالرحمن دفعدار، محمد حسین کھنگٹے، ریاض پٹھان، نثار للنے، ریاض فقیہہ، باباصاحب کر دھنے، شاہ نواز گھمکر اور بھگوت ملجین موجود تھے۔ صدر جلسہ عبدالوہاب دلوی صاحب نے اپنی تقریر میں اسلامی معیشت کو عام کرنے اور سود کی لعنت سے پاک تجارت پر زور دیا۔ برکت انوسٹمنٹ گروپ، النصر اور النجیب، مسلم فنڈ گروپ کے توسط سے ملک کے مختلف مقامات پر ۱۴ شاخیں ہیں جو غیر سودی کاروبار کر رہی ہیں۔

مسلم یونیورسٹی میں ۲۵ ممالک کے ۱۷۷ طلبہ زیر تعلیم ہیں

علی گڑھ ، علیگڑھ

مسلم یونیورسٹی محض ہندوستان کے نوجوانوں کو ہی اعلا تعلیم کی سہولیات فراہم نہیں کراتی بلکہ دنیا بھر کے ۲۵ سے زائد ممالک کے ۱۷۷ طلباء بھی یہاں تعلیم حاصل کر رہے ہیں جس میں لڑکوں کی تعداد ۱۷۶ اور لڑکیوں کی تعداد ۱ ہے۔

اس یونیورسٹی میں بنگلہ دیش کے طلباء کی تعداد سب سے زیادہ یعنی ۶۹ ہے دوسرے نمبر پر اردن کے ۱۳۸ طالب علموں کا یہاں اندراج ہے۔

مسلم یونیورسٹی میں جن ملکوں کے طلباء تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔ ان میں امریکہ، افغانستان، بنگلہ دیش، بھوٹان، چاڈ، ایتھوپیا، فجی، ایران انڈونیشیا، اردن، جاپان، کینیا، لبنان، لیبیا، ماریشش، نیپال، فلسطین، روس، سوڈان، سینیگل، تھائی لینڈ تنزانیہ، ترکی، یمن اور زامبیا شامل ہیں

مراٹھی کو عدالتی زبان قرار دینے کی مانگ

بار ایسوسی ایشن نے مطالبہ کیا ہے کلیان اور تھانے کے سول اور عدالتوں میں مراٹھی زبان کو لازمی قرار دیا جائے۔

واضح رہے کہ ریاستی حکومت پہلے ہی ۳۰ اپریل ۱۹۹۵ء میں دو نوٹیفکیشن میں مراٹھی کو عدالتی زبان قرار دے چکی ہے مگر مختلف وجوہات کی بناء پر اس کا استعمال نہیں کیا جاتا۔

تنویر شیوردھنکر۔ بی۔ کام

ہرنئی تعلقہ راپولی کے مرحوم چاند شیوردھنکر کے صاحبزادے تنویر شیوردھنکر نے بمبئی یونیورسٹی سے بی کام کا امتحان کامیاب کیا ہے اس وقت بمبئی مرکنٹائیل بنک میں ملازمت کر رہے ہیں۔

آفاق احمد قریشی کو اسٹیٹ ایوارڈ

انجمن خیرالاسلام اردو ہائی اسکول نالاسوپارہ کے پرنسپل جناب آفاق احمد قریشی کو حکومتِ مہاراشٹر نے ان کی تعلیمی خدمات کی قدر کرتے ہوئے اسٹیٹ ایوارڈ سے نوازا ہے۔ آفاق سر اردو ہائی اسکولوں میں تنہا پرنسپل ہیں جن کو یہ ایوارڈ عطا کیا گیا ہے۔

موصوف نے ۱۹۶۱ء میں نیشنل اردو ہائی اسکول کلیان ضلع تھانہ سے درس وتدریس کی ابتداء کی۔ ۱۹۶۹ء میں انجمن خیرالاسلام بمبئی سے وابستہ ہوئے اور ۱۹۷۳ء میں AKI اردو ہائی اسکول دابھول میں پرنسپل کا عہدہ سنبھالا

موصوف کو ضلع پریشد رتناگری نے بھی آدرش شکشک کے اعزاز سے نوازا ہے اور نقش کوکن بلنٹ فورم کے بھی آپ اعزاز یافتہ استاد ہیں۔ سنہ ۱۹۹۰ء سے آپ اردو ہیڈ ماسٹرس اسوسی ایشن بمبئی ڈویژن کے وائس پریسیڈنٹ ہیں۔

امتیاز کربیلکر چارٹرڈ اکاؤنٹنٹ

ہرنئی بازار محلہ کے جناب اسحاق کربیلکر کے فرزند جناب امتیاز کربیلکر نے چارٹرڈ اکاؤنٹنٹ کا امتحان کامیاب کیا۔ جناب صادق یونس پاؤسکر کے بعد یہ نوجوان ہرنئی سے کامیاب ہونے والے دوسرے "سی۔ اے" ہیں۔

بینظیر پالیکر

بے نظیر پالیکر جو کھیڈ ضلع رتناگری کے معروف ڈاکٹر نورالدین پالیکر اور ڈاکٹر نورجہاں پالیکر کی تیسری بیٹی ہیں۔ امسال بارہویں جماعت کے امتحان میں نمایاں کامیابی حاصل کر کے گرانٹ میڈیکل کالج بمبئی میں (جے جے گروپ آف ہاسپٹل میں) فرسٹ ایم بی بی ایس کا داخلہ لیا ہے۔ ان کو کل ۸۸،۵ فیصد نمبر ملے

ان کی بڑی بہن رضیہ سائن بمبئی میں ایم بی بی ایس کے آخری سال میں ہیں۔ اور ان کی دوسری بہن مہر پروین نائر ہاسپٹل بمبئی میں سکنڈ ایم بی بی ایس میں تعلیم پا رہی ہیں۔

جب ایل ٹی ٹی انگلش اسکول کھیڈ میں زیر تعلیم تھی تو جماعت چہارم میں ہونہار طالبہ بے نظیر کو داپولی اگریکلچر یونیورسٹی کا بیسٹ اسٹوڈنٹ ایوارڈ دیا گیا جو وائس چانسلر ڈاکٹر پرتاپ راؤ سالوی صاحب کے ہاتھوں دیا گیا۔

پانچویں جماعت کے لئے اندھیری (بمبئی) کے سینٹ لوئس ہائی اسکول میں داخلہ لیا وہاں اسے ہر جماعت میں سبھی مضامین کے لئے انعامات ملتے رہے وہ ہر جماعت میں امتیازی نمبروں سے کامیاب ہوتے ہوئے اول آتی رہی۔ ایس ایس سی میں انہیں ۹۱ فیصد نمبر ملے اس سال کا میرٹ لسٹ میں نام صرف

نمبر ۲ سے نہ آسکا۔ اسی سال انہیں
اندھیری شاخہ شیوسینا کا ایوارڈ
دیا گیا۔ انہیں ساٹھے کالج جو پارلا
کالج کے نام سے مشہور ہے داخلہ ملا
اگروال کلاسس کے نو ماہی امتحان
میں نمبر ۹۸ فیصد نمبر ملے۔
نامہ نگار عباس حسین مُروسے

ڈاکٹر فاروق سرکھوت کا نیا شفاخانہ

۲۸ جولائی ۹۵ء کی سہ پہر میں
ڈاکٹر فاروق سرکھوت کے ہومیوپیتھک
کنسلٹنگ روم کا افتتاح ناگوری
کلینک و نرسنگ ہوم میں بمقام
۲۴۵، مولانا آزاد روڈ، ناگپاڑہ،
بمبئی ۸ میں جناب عبدالستار
سرکھوت کے ہاتھوں انجام پایا۔

کانوجی آنگرے برسی اور درسی کتابوں کی تقسیم

۴ جولائی سنہ ۹۵ء کو رائیگڈھ
ضلع پریشد کل پرائمری اردو اسکول
نظام پور تعلقہ مانگاؤں میں کانوجی
آنگرے کی برسی کے سلسلے میں صبح
اجتماعی صفائی کے بعد پوری پائڑ کے
اوقات میں آنگرے کے متعلق معلومات
دی گئی اور جماعت اول تا جماعت ہفتم
نفقۂ کو کر
کے طلبہ کے درمیان مصوری انعامی مقابلہ
منعقد کیا جس میں اول تا سوم نمبر سے
کامیابی حاصل کرنے والے طلبہ کو معاون
مدرس جناب عمر اسحاق جلگاؤنکر کے
ہاتھوں انعامات سے نوازا معاون مدرسین
جناب حسن لشکری اور جناب عباس
جلگاؤنکر نے جج کے فرائض انجام دیئے
بعد ازاں عثمانیہ بنک نظام پور کے
سکریٹری داؤد جلگاؤنکر صاحب کے
ہاتھوں تمام طلبہ کو درسی کتابیں عنایت
کی گئیں۔
نوگل مھارتی . صدر مدرس

انگلینڈ میں اسپورٹ مقابلہ

حسب معمول، دکوکنی مسلم
والی بال، کاگشتی ٹورنامنٹ امسال
بلیک برن میں ۳ جولائی ۹۵ء کو منعقد ہوا
اس میں انگلینڈ کے بارہ ٹیموں نے
حصہ لیا تھا جس کا اہتمام "ینگ اسٹار
اسپورٹ کلب بلیک برن" نے کیا تھا
ان بارہ ٹیموں کو تین گروپوں میں تقسیم
کرکے ہر گروپ میں اول آنے والی ٹیم
کو سیمی فائنل میں شمار ہونے کا جواز رکھتی
تھی۔ اسی تناسب سے لیسٹر اور برمنگھم کوکنی
اسپورٹ کلب میں اور ناز بلیک برن
اور طوفان برمنگھم کے ساتھ زوردار مقابلہ
ہوا جس میں مقامی برمنگھم کوکنی مسلم کلب
کے سامنے ہار کر لیسٹر کو طوفان کے
سامنے شکست ہوئی۔ اور فائنل مقابلہ
میں مذکورہ برمنگھم کی دونوں ٹیموں میں
جم کر مقابلہ ہو کر برمنگھم اسپورٹ کلب کو
۲/۱ سے فتح حاصل ہوئی مگر افسوس کہ
میزبان ٹیم سیمی فائنل میں بھی نہیں پہنچ
سکی یہ دوستانہ گیدرنگ نہایت
اسلوبی سے ان کے ذریعہ بخوشی
سرانجام پائی۔ اور فاتح ٹیم کو جناب
حنیف محمد سعید مقدم کی طرف سے دی
گئی "ٹرافی" سے پذیرائی ہوئی۔ یہ کپ
موصوف نے ان کے پھوپھی زاد بھائی
المرحوم عظیم الدین حسن میاں ہرزک
ساکن پُزار کی یاد میں دیا گیا تھا۔ جو کہ
صرف ۲۵ سال کی جوان عمری میں بحرین
میں ۵ جنوری سنہ ۱۹۸۲ء کو ناگہانی حادثہ
میں رحلت فرما گئے تھے۔
مرسلہ، ابراہیم بغدادی یوکے

مہاراشٹر اردو اکادمی ۹۵-۱۹۹۴ء ایوارڈ کے اعلانات

مہاراشٹر اردو اکادمی کے
ایک پریس نوٹ کے مطابق اکادمی کی
طرف سے ۹۴-۱۹۹۵ء کے دوران
ایک لاکھ ۸۲ ہزار روپے کے انعامات
اور ایوارڈ تقسیم کیا گیا ہے۔
جس کی تفصیل یوں ہے کہ

ڈاکٹر ظ انصاری سے منسوب قومی
ایوارڈ جو تیس ہزار روپے پر مشتمل
ہے ترقی پسند شاعر و ادیب علی
سردار جعفری کو، جبکہ جاں نثار اختر
ریاستی ایوارڈ (۲۵ ہزار روپے)
مشہور نقاد باقر مہدی کو اور سبنو مادھو
راؤ پاگڑی ایوارڈ (پندرہ ہزار روپے)
خالد اگاسکر کو ان کی اردو مراٹھی
خدمات کے سلسلے میں دیا گیا ہے جبکہ
صحافت کا پہلا ایوارڈ (۵ ہزار روپے)
روزنامہ انقلاب کے سینئر اسسٹنٹ
ایڈیٹر عالم نقوی کو اور دوسرا ایوارڈ
(۴ ہزار روپے) مالیگاؤں کے اخبار
نشان افق کے محمد سلطان جوشی
کو اور تیسرا ایوارڈ (۳ ہزار روپے) روزنامہ
اردو ٹائمز بمبئی کے فاروق سید کو
دیا گیا ہے۔

خوشنویسی کے لئے مالیگاؤں
کے رمضان نیشی کو پہلا ایوارڈ (۵ ہزار
روپے)، روزنامہ انقلاب کے جواں سال
خوشنویس عرفان قاسمی کو دوسرا ایوارڈ
(۴ ہزار روپے) جبکہ ناگپور کے یعقوب ظفر
کو تیسرا ایوارڈ (۳ ہزار روپے)
تزئین و تہذیب کے لئے روزنامہ
انقلاب کے ندیم صدیقی کو ۴ ہزار روپے
کا ایوارڈ دیا گیا ہے اور اسی طرح ظفری
نویسی کے لئے محمد عتیق انصاری (بمبئی)
نقش کر کر
کو بھی ۴ ہزار روپے کا ایوارڈ تفویض کیا
گیا ہے۔

۱۹۹۴ء میں شائع ہونے والی
کتابوں پر پہلا انعام شعری ادب میں
۷ ہزار روپے رفیعہ شبنم عابدی کی
"اگلی رات کے آنے تک" افسانہ میں بانو
سرتاج کی کتاب اس کے لئے تحقیق و تنقید
میں ڈاکٹر مومن محی الدین کی کتاب انصاری
برادری کی تہذیبی تاریخ، تعلیم و تدریس
میں نیشنل ہائی اسکول کلیان کے پرنسپل
سردار احمد سجادی کو ان کی کتاب تعلیمی
نفسیات اور بچوں کے ادب میں اسلم پرویز
کی کتاب بچک کو ایوارڈ دیا گیا۔ واضح رہے
کہ ہر ایوارڈ ۷ ہزار روپے پر مشتمل ہے۔

۱۹۹۴ء میں شائع ہونے والی
کتابوں پر دوسرا ایوارڈ جو فی کتاب ۵ ہزار
روپے پر مشتمل ہے۔ شاعری میں ڈاکٹر
محبوب راہی کو ان کی کتاب "پیش رفت"،
طنز و مزاح میں یوسف ناظم کو ان کی تصنیف
فی البدیہہ "تنقید و تحقیق میں ڈاکٹر آدم شیخ
کو ان کی کتاب مجروح سلطان پوری شخص
و شاعری اور بچوں کے ادب پر عبدالرحیم نشتر
کی کتاب بے چارے فرشتے پر دیا گیا ہے۔

سال گذشتہ طبع ہونے والی
کتابوں پر تیسرا ایوارڈ جو ۴ ہزار روپے
پر مشتمل ہے شاعری کے لئے رئیس بلوی
کے مجموعے احساس کی فصل، الیاس فرحت
کو ان کے افسانوں کے مجموعے لمس کا المیہ
تنقید و تحقیق کے لئے اورنگ آباد کے
آغا مرزا بیگ کو زبان حجتہ بنیاد ترجمہ و تعلیم
کے لئے مختار احمد فقیہہ کو، "علمی تجربہ اور
سماجی خدمات اور بچوں کے ادب کے
لئے مسرت بانو شیخ کی کتاب "ہم ایک
رہیں گے"، کے لئے دیا گیا ہے۔
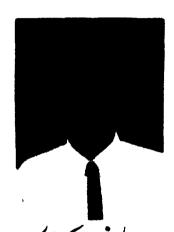
عادل فنسکر ایم کام

ساکھر تر ضلع رتناگری کے
اس باعزم نوجوان عادل شبیر فنسکر نے
کامرس میں پوسٹ گریجویشن کر لیا ہے
ابتدائی تعلیم ضلع پریشد
اردو اسکول ساکھر تر سے حاصل کرنے
کے بعد ۱۹۸۷ء میں مستری ہائی
اسکول رتناگری سے ایس ایس سی
کا امتحان درجۂ اول میں کامیاب کیا۔
۱۹۸۹ء میں بارہویں کا امتحان پاس
ہوا تو اس وقت بھی اسے فرسٹ
کلاس حاصل تھا پھر ۱۹۹۲ء میں

آروی جوگلیکر کالج رتناگری سے بی کام میں گریجویشن کیا۔ بی کام میں سیکنڈ کلاس پوزیشن حاصل کرکے بمبئی پورٹرسٹ (جہاں ان کے والد ملازم ہیں) سے ہر ماہ ایک سو پچاس روپئے ۳ سالوں تک گرانٹ ملتی رہی اور ابھی اپریل ۱۹۹۵ء میں اس ہونہار طالب العلم نے ایم کام کا امتحان سیکنڈ کلاس سے کامیاب کرلیا ہے۔

جولائی ۱۹۹۱ء کو جبکہ موصوف کالج میں زیر تعلیم تھا آئی ٹی آئی (I.T.I.) رتناگری سے اسٹینوگرافی کا کورس فرسٹ کلاس سے پاس کرلیا ہے۔ اور اسی طرح کالج میں اپنی پڑھائی جاری رکھتے ہوئے کوکن مرین پروڈکشن رتناگری، کوکن کیمولیشن کمپنی اور ایچ ایل ٹھور دھن چارٹرڈ اکاونٹنٹ کے ہاں اکاونٹ اسسٹنٹ کے طور پر کام کیا ہے اور حال ہی میں بمبئی پورٹرسٹ سے کمپیوٹر اپلیکیشن کا کورس پاس کیا ہے۔ حصولِ تعلیم کے میدان میں اس نوجوان کی جد و جہد نہ صرف قابلِ تعریف ہے بلکہ قابلِ تقلید بھی۔ اب چونکہ اس باعزم نوجوان کا ارادہ چارٹرڈ اکاونٹنٹ بننے کا ہے ہماری دعا ہے کہ اللہ اس کے ارادوں میں برکت دے اور کامیابی سے ہمکنار کرے۔

ہم موصوف کے والد شبیر محمد فنسکر جو ڈریجنگ ڈپارٹ بمبئی پورٹرسٹ میں ملازم ہیں کو مبارکباد دیتے ہیں کہ انہوں نے اپنے بیٹے کو اعلیٰ تعلیم سے سرفراز کیا۔

۱۶۰ کلومیٹر فی گھنٹہ والی ٹرین اکتوبر سے شروع

ملک کی سب سے تیز رفتار ریل گاڑی کے اکتوبر سے چلنی شروع ہوجانے کی توقع ہے ایک سو ساٹھ کلومیٹر فی گھنٹہ کی رفتار سے چلنے والی یہ ریل گاڑی دہلی۔ کانپور، الہ آباد ریل راستے پر چلائی جائے گی

عزیزیہ سعودی عربیہ میں اردو کی مفت کلاسوں کا انتظام

جدہ۔ برصغیر کے تارکین وطن کے نمائندہ اجتماع میں محبان اردو نے عہد کیا کہ اردو کی بقاء و ترقی و ترویج کے لئے ہر ممکن تعاون کریں گے۔ بزم اردو، بزم اتحاد، اردو اکیڈیمی اور بزم طلبائے قدیم جامعہ نظامیہ کے مشترکہ زیر اہتمام ۲۲ جولائی کو منعقدہ اس اجتماع میں معروف صحافی زاہد علی خان نے اردو زبان کی کلاسوں کا افتتاح کیا جن میں ہندوستان، پاکستان اور بنگلادیش کے بچوں کو مفت تعلیم دی جائے گی کتابیں بھی مفت فراہم کی جائیں گی۔ تقریب کی صدارت ڈاکٹر شمس بابرنے کی اور کہا کہ اردو کو محض بول چال کی نہیں بلکہ علمی زبان کی حیثیت سے باقی و برقرار رکھنا ہو تو لازم ہے کہ خود اردو والے عزم محکم کے ساتھ اس کے لئے کمربستہ ہوجائیں اس موقع پر شریف اسلم ڈاکٹر سید علی محمود، جناب محمد باقر، جناب محمد احمد صدیقی اور جناب محمد علی مقدم نے بھی اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ ناظر قدوائی اور ارشد غازی نے اردو کی جادو اثری اور عصر حاضر میں خود اردو والوں کی بے اعتنائی کے حوالے سے بڑی اثرانگیز نظمیں پیش کیں

ٹانگر بندھ میں شگاف

آب رسانی کے انتظام کے لئے حکومت نے کہیں کہیں بندھ DAM باندھ کر پانی روکنے کی کوشش کی ہے مگر کبھی یہ کوشش عذابِ جاں بن جاتی ہے۔ ایسا ہی ایک واقعہ پچھلے مہینہ داپولی تعلقہ ضلع رتناگری میں دیکھنے میں آیا۔ گذشتہ مہینہ موسلادھار بارش کی وجہ سے بندھ

کے پانی کی سطح بہت اونچی ہوگئی ۔ فاضل پانی بہانے کا انتظام ناقص تھا اور اس وجہ سے ذخیرۂ آب کے مغرب میں ۴۰/۳۰ میٹر زمین دھنس گئی۔ بند کی تعمیر کو نقصان پہنچا اور اس میں شگاف نمودار ہوگئے یعنی بند کسی بھی وقت ٹوٹ جانے کا خطرہ لاحق ہوگیا۔ سرکاری مشنری حرکت میں آئی اور کلکٹر نے اطراف کے دیہات کے رہنے والوں کو محفوظ مقام پر منتقل ہونے کی اپیل کی رتناگری کے ڈی ایس پی کے دفتر میں وائرلیس نصب کر کے حالات پر نظر رکھی گئی دریں اثنا بارش کا زور کم ہوگیا اور اسطرح ایک بہت بڑا خطرہ ٹل گیا۔ یہ باندھ اسی سال تعمیر ہوا ہے اور اس کے بعد یہ پہلا موسم برشگال اس نے دیکھا۔ جو گاؤں اس خطرہ کی زد میں ہیں ان میں مدیر نقش کوکن کیپٹن نقیر محمد مستری کا گاؤں "سارنگ" بھی شامل ہے۔ تازہ ترین اطلاع کے مطابق یہ ظاہر ہے کہ فاضل پانی چھوڑنے کے دروازے درست کیے گئے ہیں۔

آدرش ہائی اسکول میں بچوں کی کابینہ

۲۱ جولائی ۹۵ء

نقش کوکن

آدرش ہائی اسکول کرجی تعلقہ کھیڈ میں بچوں کی کابینہ کے عام انتخابات ہوئے جس میں دس عہدوں کے لئے کل چھبیس طلباء و طالبات نے حصہ لیا۔ بچوں نے تین دن تک فرصت کے اوقات میں بچوں سے ووٹ مانگے تقریریں کیں۔ انتخابات کے نتائج کا اعلان ۲۲ جولائی کو کیا گیا۔ جس میں دس طلبہ درج ذیل عہدوں کے لئے منتخب ہوئے

نمبر	نام	عہدہ
۱۔	فیاض عبدالعزیز پرکار	وزیر اعظم
۲۔	تبریز محمد صالح پرکار	سائنس کلب
۳۔	شگفتہ عبدالرزاق پرکار	باغ سیر و تفریح
۴۔	طہیر عبدالرؤف حمدولے	تنظیم
۵۔	الیاس اقبال پٹیل	طالبات
۶	سہیل رفیق پرکار	لائبریری
۷	نکہت عبدالقادر تانبے	کھیل
۸	انور علی چوگلے	لاپرواہ ٹورس
۹	عباس اسمٰعیل پرکار	بزم ادب
۱۰	رضوانہ احمد چوگلے	نمائندہ برائے اطلاعات

الیکشن کو پایۂ تکمیل تک پہنچانے کے لئے الیکشن انچارج شیخ عبدالمنان محمد اقبال پٹیل، رفیق پرکار اور دیگر اساتذہ نے بھرپور کوشش کی

نقش کوکن مقبول ہے اسے مقبول تر بنائیے

نوری بانکری

مجگاؤں حلقہ بمبئی کے معروف سوشل ورکر اور کارخانہ دار جناب زین الدین بانکری کی بھتیجی نوری بنت حسام الدین بانکری متوطن پنچندی دکو لتھرا، تعلقہ داپولی جو مبرا انگلش اسکول میں زیر تعلیم تھی امسال S.S.C. مارچ ۹۵ء کے امتحان میں ۸۱ فیصد نمبر حاصل کر کے امتیازی شان کے ساتھ کامیاب ہوئی سلسلۂ تعلیم جاری رکھتے ہوئے اس ہونہار طالبہ نے تھانہ کے کالج میں شعبۂ سائنس میں داخلہ لیا ہے۔

ضروری اعلان

"کوکن بائرایجوکیشنل یونٹ" کا سالانہ فنکشن نومبر ۹۵ء کے اوائل میں کرنا طے کیا گیا ہے جس میں خطۂ کوکن بالخصوص ضلع رائے گڑھ کے مارچ ۹۵ء میں پاس ہونے والے

گریجویٹس اور پوسٹ گریجویٹس (آرٹس، سائنس، کامرس) کو انعام دیا جائے۔ اس لئے ایسے تمام طلباء و طالبات سے گذارش کی جاتی ہے کہ وہ براہ کرم اپنا نام و پتہ اور مارک لسٹ کی ایک زیروکس کاپی ہمیں فوراً مندرجہ ذیل پتہ پر روانہ کریں۔ ان گریجویٹس میں فرسٹ کلاس آنے والے طلباء و طالبات کے لئے خصوصی انعام بھی رکھا گیا ہے علاوہ ازیں پورے ضلع رائیگڈھ کے طلباء و طالبات کے لئے ایک نیا انعام شروع کرنے جارہے ہیں وہ یہ کہ ضلع رائے گڈھ میں H S C اور S. S. C میں فرسٹ آنے والا طالب العلم یا طالبہ کو اس سال کا ماسٹر رائے گڈھ یا مس رائے گڈھ کا اعزاز دیا جائے گا۔ جس کی معلومات ہم متعلقہ اداروں سے حاصل کرنے والے ہیں۔

جنرل سکریٹری
کوکن ہائر ایجوکیشنل یونٹ
پتہ عبدالوہاب دمنشے
فاطمہ مینشن، روم ۱۲
مقام و پوسٹ تعلقہ، مہسلہ
ضلع رائے گڈھ
۵-۲۱-۴

جناب مختار احمد فاضے کو مبارکباد

جناب مختار احمد رکن الدین فاضے فجندار ہائی اسکول و جونیر کالج آف آرٹس، سائنس اینڈ کامرس، دہور کے نئے پرنسپل منتخب ہوئے ہیں کوکن ہائر ایجوکیشنل یونٹ کے تمام ممبران انہیں دلی مبارکباد دیتے ہیں۔ فجندار ٹرسٹ کے ذمہ داران سے جناب الحاج عبدالغنی فجندار صاحب جناب عبدالرؤف فجندار صاحب بھی مبارکباد کے مستحق ہیں۔ واقعی اس ٹرسٹ کو نصیب ہونے والے C.E.O. جناب غلام محمد پٹیل صاحب کا یہ انتخاب سراہنے کے قابل ہے۔ جناب مختار احمد فاضے خطہ کوکن کے رائے گڈھ ضلع کے موضع مہاڈ سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کی تعلیمی استعداد ایم۔ اے۔ بی۔ ایڈ ہیں۔ ان کی پرائمری اسکول کی تعلیم رنگارنگی میں ہوئی ہے اور پچھلے پچیس سال سے انہوں نے تدریسی پیشے میں قوم کی خدمت کی ہے جب کوکن ہائر ایجوکیشنل یونٹ کے ایک وفد نے ان سے انٹرویو لیا تو موصوف نے اپنے تاثرات بیان کرتے ہوئے یہ کہا کہ وہ خطہ کوکن کے نونہالوں کی آبیاری کے لئے اپنی زندگی وقف کردیں گے۔

عبدالوہاب دمنشے
جنرل سکریٹری
کوکن ہائر ایجوکیشنل یونٹ

روسی زبان میں قرآن کے اور ترجمے کی اشاعت

ماسکو میں قرآن کا نیا روسی ترجمہ شائع کیا گیا ہے۔

یہ ترجمہ روسی سائنس اکادمی کے ادارہ مشرقی علوم کے پروفیسر محمد نوری عثمانوف نے ۲۵ سالہ کی جانفشانی سے کیا ہے۔

حالانکہ اس سے قبل ۱۸۷۸ اور ۱۹۶۳ میں بھی روسی زبان میں دو تراجم شائع ہوچکے ہیں۔

اپیل برائے تعمیر مسجد صفہ کلمبولی

نئی ممبئی، کلمبولی جو مشہور

وقدیم قصبہ تلوجہ وپنویل کے درمیان
پانچ پانچ کلومیٹر کے فاصلے پر ایک
نوآباد جگہ (کالونی) ہے۔

یہاں ہندوستان کے
مختلف صوبوں اور ضلعوں سے
تلاشِ معاش میں آئے ہوئے
افراد آباد ہیں۔ جب کہ اکثریت غریب
ومفلس اور ملازمت پیشہ ہی ہے
یہاں سنہ ۱۹۸۶ء سے اب تک ایک
عارضی عاریۃً دی ہوئی جگہ پر مسجد
ومدرسہ کا کام لیا جا رہا ہے سنہ ۱۹۸۸ء
میں سڈکو (حکومت مہاراشٹر کا ایک
شعبہ ہے) سے مسجد و مدرسہ و
قبرستان کی زمین کے حصول کے
لئے خیر الاسلام ٹرسٹ نامی
ایک ٹرسٹ قائم کی گئی جس کے زیرِ
نگرانی بفضلہ تعالیٰ مسجد و مدرسہ
وقبرستان کا نظام چل رہا ہے
سنہ ۱۹۹۱ء میں قبرستان
کے لئے سڈکو سے دو ہزار مربع میٹر
زمین حاصل کی گئی
اب
الحمد اللہ اور جد جہد کے نتیجے
میں سڈکو نے ایک ہزار مربع میٹر
زمین بھی دے دی ہے جس پر الحمد اللہ
۲ جولائی سنہ ۱۹۹۵ء کو توکلاً علی اللہ
مسجد کی سنگِ بنیاد بھی رکھ دی گئی ہے
اب آپ حضرات سے گذارش
لغنئ کرکن

ہے کہ یہاں کی نوعیت کو مدِ نظر رکھتے
ہوئے مسجد کی تعمیر میں حسبِ استطاعت
امداد فرما کر مسجد کے تعمیری کام کو پایۂ
تکمیل تک پہنچانے میں اپنا دستِ
تعاون بڑھا کر عند الناس مقبول و
عند اللہ ماجور ہوں۔ آپ اپنے
عطیات یا تعمیری کام میں لگنے والی
اشیاء مسجد تک پہونچا کر صدقہ
جاریہ کا ثواب حاصل کریں یا ٹرسٹ
کے ذمہ دار حضرات سے فون پر رابطہ
قائم کریں۔

(نوٹ) سڈکو سے حاصل کردہ تعمیری
اجازت نامہ کی کاپی دفتر نقش کوکن میں
موجود ہے۔

جناب عمیر فقیر محمد ناکاڑے صدر
فون:۔ 7422689
جناب لیٰسین حاجی گلاب ملا سکریٹری
فون: 7420318
مسجد صفہ کلمبولی نئی بمبئی
(ٹرسٹ)

اپیل کنندہ گان۔ صدر عمیر فقیر محمد ناکاڑے

شادی خانہ آبادی

آمنہ جلگاؤنکر   آصف فوپلونکر

میری پوتی آمنہ بی دخترِ فیض احمد
جلگاؤنکر متوطن کھپولی ضلع رائے گڑھ
کا عقد مسعود علیہ بجناب یوسف صاحب
فوپلونکر ساکن انگلینڈ کے صاحبزادے
آصف کے ساتھ ۹ راگست اتوار بمقام
انگلینڈ میں ہوا اس کارِ خیر میں کوکنی
برادری کے وہاں کے مقیم لوگوں نے
کثیر تعداد میں شرکت فرما کر نئے جوڑے
کو مبارک بادی میں اپنے اہلِ خانہ کی
طرف ان سب کا تہ دل سے شکر ادا
کرتا ہوں۔ مرسلہ
قاسم یونس جلگاؤنکر کھپولی

کالستہ میں نظام مدرسہ کا پروگرام

لیڈی شریفہ امین۔ ڈی
ایڈ کالج کالستہ کے تربیتی معلمات
کے زیرِ اہتمام گرلز اردو اسکول
کالستہ کے طالبات کا ثقافتی پروگرام
۵ راگست ۹۵ء کو جناب غلام محی الدین
پرکار اعلیٰ افسر سوشل ایجوکیشن سوسائٹی
کالستہ کی صدارت میں انعقاد کیا گیا
جس میں اسکول کے طالبات نے
اپنی بہترین کارکردگی کا مظاہرہ کیا۔
اسی طرح سے تربیتی معلمین کے
زیرِ اہتمام گوونکوٹ اردو پرائمری
اسکول کے طلباء و طالبات کا
ثقافتی پروگرام بھی ۵ راگست ۹۵ء
کو ڈی ایڈ کالج کمیٹی کے چیرمین الحاج
عبد الرزاق پربھولکر کی صدارت

میں ہوا یہاں بھی طلباء وطالبات
نے اپنی بہترین کارکردگی دکھائی
تربیتی معلم شیخ یوسف نے نظامت
کے فرائض انجام دیئے۔

مسلمان اور پسماندہ ذات جماعت

اسمبلی الیکشن سے قبل
مہاراشٹر کی کانگریسی سرکار نے
۷ دسمبر ۹۴ء کو ایک سرکاری
حکم جاری کیا تھا جس میں پیشہ کے
اعتبار سے ۱۲ مسلم برادریوں
کے نام شامل ہیں۔ انصاری، نداف
منصوری، قریشی، قصائی، قصاب
باغبان، بہشتی، سکا، حجام سلیمانی
درزی، ہاشمی، دفلی، پان فروش
باورچی، بھٹیارا، مستری، بدار اور
عطار کو دیگر پسماندہ جماعت کی
فہرست میں شامل کیا گیا۔ سنگتراش
اور دیگر پھوڑ کر دیموکتی جاتی میں
شامل کیا گیا۔

حکومت کے حکم نامے
میں صاف طور سے درج ہے کہ
پسماندہ ذات رجماعت کے سرٹیفکٹ
کے جاری کرنے والا محکمہ تحصیل دار
یا کلکٹر آفس ان سرٹیفکٹ کو اسی وقت
جاری کرے گا جبکہ غرض دار کے والد
نقش کرکن۔

کے اسکول خارجہ سرٹیفکٹ سروس
سرٹیفکٹ یا میونسپل کا جاری کردہ
پیدائشی سرٹیفکٹ یا موت کے سرٹیفکٹ
میں ذات رجماعت کے خانے میں متعلقہ
ذات رجماعت درج ہو اور ان کاغذات
کو بطور ثبوت متعلقہ حکام کو پیش کیا
جائے۔

مسلمان اپنے تمام اہم سرکاری
و نیم سرکاری کاغذات جیسے اسکول
خارجہ سرٹیفکٹ یا سروس بک پیدائشی
سرٹیفکٹ یا موت کے سرٹیفکٹ میں
ذات رجماعت کے خانے میں مسلمان
یا اسلام لکھواتے ہیں یا ویسے ہی
خالی چھوڑ دیتے ہیں ایسی صورت
میں کسی بھی مسلم کو ذات رجماعت کی
سرکاری محکمہ سے سرٹیفکٹ حاصل کرنا
محال ہے ان حالات کے پیش نظر
مسلمانوں کو حکمت عملی سے کام لینا
چاہئے اور عام ذہن بنایا جائے کہ
مسلمان اسکول میں داخلے کے
وقت ہی اسکول رجسٹر میں ذات
جماعت کے خانے میں آبائی پیشے یا
موجودہ پیشے کے اعتبار سے ذات
جماعت درج کروائیں۔ یہ بھی دھیان سے
رکھیں کہ ذات رجماعت کے خانے میں
انہی الفاظ میں ذات رجماعت درج
کروائیں جو مہاراشٹر سرکار کے جاری
کردہ شیڈول کاسٹ، شیڈول ٹرائب
نومیڈک ٹرائب دیموکتی جاتی اور
دیگر پسماندہ جماعت کے گزٹ میں
لکھا گیا ہے

حجاج کرام کے اعزاز میں استقبالیہ

یوم آزادی کے موقعہ پر واشی
نئی ممبئی میں مقامات مقدسہ کی زیارت
کرکے لوٹ آنے اس سال کے
حجاج کرام کے اعزاز میں نئی ممبئی
مائناریٹی سیل کے چیرمین جناب
اقبال کوارے کے دولت خانہ پر کوپر
کھیرنا میں ایک شاندار استقبالیہ
تقریب منعقد کی گئی جس کی صدارت
سراج مرزا نے فرمائی۔ مولانا اکبر
مقادم کی تلاوت کلام پاک سے پروگرام
کا آغاز ہوا اور نظامت کے فرائض
کیپٹن نقیر محمد مستری نے انجام دیئے
اس پروگرام کی خصوصیت
یہ بھی رہی کہ نئی ممبئی کے مسلم عمائدین
بالخصوص سید عبدالغفور صاحب
اور لائین اقبال کوارے کے درمیان
جو تنازعہ تھا وہ ختم ہوا۔ فریقین گلے
ملے اور امید ہے کہ سارا گلہ جاتا رہا
تھانہ ضلع میں ابھرتے ہوئے مسلم
لیڈر جناب سید مظفر حسین (میرا روڈ)

کی کامیاب کوششوں سے یہ دل خوش کن عمل میں آیا۔ مظفر حسین صاحب خود بھی اس تقریب میں موجود تھے۔

صاحبان اعزاز میں جناب سید عبدالغفور ان کے نوجوان فرزند سید رضوان، جناب دلاور بڑے جناب فاروق نور، جناب فاروق شیخ اور جناب سلیم چودھری شامل تھے۔

جناب علی ایم شمسی (سابق چیئرمین کوکن بنک) نے جو بطور خاص جلسہ میں شریک تھے اپنی بصیرت افروز تقریر میں سید عبدالغفور اور اقبال کوارے کے ملاپ کو نئی بمبئی میں مسلم برادری کے لئے فال نیک کہا۔ آپ نے فلسفۂ حج کو بیان کرتے ہوئے حاجی صاحبان کو بھی دلی مبارکباد دی۔ ناظم تقریب مستری صاحب نے حقوق اللہ اور حقوق العباد کی کی حامل ایک خوبصورت نظم مدینہ (نتیجۂ فکر عارف احمد حجی) پڑھ کر تقریب کا اختتام کیا۔ جلسہ کے بعد کوارے ولا کے بالاخانہ پر پُرتکلف عشائیہ DINNER کا اہتمام تھا۔

نقش کوکن

امسال بی اے کے امتحان میں کامیاب ہونے والے طلباء وطالبات میں وسنت راؤ نائیک کالج مروڈ ضلع رائے گڈھ کے پرنسپل جناب یوسف خان کی دختر اور مہاراشٹر کالج بمبئی کی ہونہار طالبہ سفینہ یوسف خان متوطن رتناگری (جو شیرگاؤں والے جناب عبدالقادر عبدالرحمن ناخوا کی بھانجی ہے) بمبئی یونیورسٹی میں گیارہویں نمبر پر اور مضمون انا ٹرمسٹری (تاریخ) میں بمبئی یونیورسٹی میں اول نمبر سے کامیابی حاصل کی۔ کوکنی کمیونیٹی ہال میں امتیازی شان سے کامیاب ہونے والے بچوں کے اعزاز میں منعقدہ تقریب میں فلمی دنیا کے بے تاج بادشاہ دادا صاحب پھالکے ایوارڈ یافتہ اداکار جناب یوسف خان صاحب (دلیپ کمار) نے سفینہ خان کو میڈل پہنا کر اور سند عطا کر کے عزت بخشی اس موقعہ پر لی گئی تصویر میں خانصاحب ایک خانزادی کو اعزاز بخشتے ہوئے اپنی مسرت کا اظہار کرتے ہیں۔

کوکن کے طلبہ میں ڈراپ آؤٹ

صفحہ ۱۲ سے آگے

خود گوشی میں مبتلا ہوتی ہیں ان کے لئے ترقی کی تمام راہیں مسدود ہوجاتی ہیں خدا انہیں کی مدد کرتا ہے جو اپنی مدد آپ کرتا ہے

سراج دیسائی جج بن گئے

کیپ ٹاؤن ساؤتھ افریقہ کے معروف وکیل جناب سراج دیسائی کو جج کا عہدہ تفویض کیا گیا ہے۔ موصوف نے ڈربن یونیورسٹی سے بی اے کی سند حاصل کی اور ۱۹۷۰ء میں ایل ایل بی کی ڈگری لی اس کے بعد ۱۹۸۱ء کیپ کی بار کونسل میں داخل ہوئے پیشہ کے اعتبار سے اس نامور وکیل نے چودہ سالوں میں بہت سے سیاسی اور انسانی حقوق کے لئے بڑے بڑے مقدموں کی پیروی کی نیا افریقہ کی آزادی کے سلسلہ میں محبوس سیاسی قیدیوں کی رہائی اور ان کے حقوق کے لئے کی گئی جدوجہد ایسی خوبیاں ہیں کہ جن کی بنا پر منڈیلا گورنمنٹ نے انہیں جج منتخب کیا۔ آپ کے پدر بزرگوار تلاش معاش میں افریقہ گئے تھے جہاں انہوں نے اپنی زندگی کی شروعات کی۔ خوشحال ازدواجی زندگی کے مالک جناب دیسائی کو تین بچے ہیں۔

طارق۔ اظہواد رانیکا

تاج الدین پرکار تقریری مقابلہ

آریہ گرلز سیکنڈری اسکول کی طالبہ حنا محمد نے ایک بار پھر ۱۹۹۳ء کی یاد تازہ کردی جب اس نے تاج الدین پرکار ٹرافی کے ۱۳ ویں تقریری مقابلہ میں جو ۲۰ جولائی ۹۵ء کو نیروبی مشرقی افریقہ میں انعقاد پذیر ہوا ٹرافی پر قبضہ جما لیا۔ جسٹس اے اے لاکھانی نے اس تقریب کی صدارت کی ۱۵ اسکولوں نے اس مقابلہ میں حصہ لیا۔ سال گذشتہ کی فاتح پارک لینڈ کی مس امین پاریکھ اور جمہوری ہائی اسکول کی شاہین علی علی الترتیب دوسرے اور تیسرے نمبر پر رہیں۔ مسٹر ڈی لین۔ مسٹر سی امی نٹوری اور ڈاکٹر اے آر شیرازی نے ججوں کے فرائض انجام دئے۔

> چل کر کبھی گھروں میں اندھیرے بھی دیکھئے
> ہم لوگ روشنی میں بڑے باوقار ہیں
>
> تسنیم فاروقی

سید سردار احمد

مختار احمد فقیہہ

کلیان کے مدرسین کو اکاڈمی ایوارڈ

نیشنل اردو ہائی اسکول و جونیئر کالج کلیان اپنی نصابی وغیر نصابی سرگرمیوں کے لئے محتاج تعارف نہیں حال ہی میں مہاراشٹر اسٹیٹ اردو اکاڈمی نے اسکول کے دو مدرسین کو تعلیمی ایوارڈ دینے کا فیصلہ کیا ہے جن میں پرنسپل جناب نقش کرکن سید سردار احمد سجادی صاحب کی کتاب بعنوان "تعلیمی نفسیات" کو اول انعام نیز لیکچرار جناب مختار احمد فقیہہ صاحب کی کتاب بعنوان "عملی تجربہ اور سماجی خدمات" کو تیسرے انعام کا مستحق قرار دیا ہے مذکورہ دونوں کتب ڈی ایڈ کے نصاب میں شامل ہیں۔ دونوں انعام یافتگان کو اسکول انتظامیہ نیز جملہ ممبران اسٹاف مبارکباد پیش کرتے ہیں۔

محمد صادق

(نیشنل اردو ہائی اسکول کلیان)

رحمانی فاؤنڈیشن ٹرسٹ کا شکریہ

میں ڈاکٹر عبدالکریم نائیک صاحب کے ماتحت چلنے والے رحمانی فاؤنڈیشن ٹرسٹ کا شکریہ ادا کرتی ہوں کہ ڈاکٹر عبدالکریم نائیک کے ذریعہ رحمانی فاؤنڈیشن ٹرسٹ کے بروقت امداد سے مجھ جیسی دونوں پیروں سے اپاہج لڑکی کو ٹرائی سائیکل (ہاتھ سے چلنے والی سائیکل) بطور امداد عطا کی۔ اب میں اس سائیکل پر سوار ہو کر اسکول بازار وغیرہ سب جگہ جاسکتی ہوں۔ ایک طرح سے ڈاکٹر صاحب نے مجھے رحمانی فاؤنڈیشن کی امداد سے دونوں پیر عطا کئے ہیں۔ میں ساری زندگی ان کی شکر گذار رہوں گی۔

زاہدہ بانو۔ رام گڈھ، جوگیشوری

فلک برسی

یکم اگست ۱۹۹۵ء کی صبح رائے گڈھ ضلع پریشد اردو اسکول نظام پورہ تعلقہ مانگاؤں ضلع رائیگڈھ میں خوشخطی مقابلہ منعقد کیا گیا جس میں اول تا سوم نمبر سے کامیابی حاصل کرنے والے طلبہ کو مہاڈ کے نیز تاجر بشیر احمد پالنساری صاحب کی جانب سے معاون مدرس جناب عباس آدم جلگاؤنکر کے ہاتھوں انعامات تقسیم کئے گئے نیز جماعت المسلمین نظام پور کے سکریٹری شیخ احمد جلگاؤنکر صاحب نے برقی قمقمے اور مقامی عثمانیہ بک بینک کے سکریٹری داؤد جلگاؤنکر صاحب نے جماعت اول تا ہفتم کے تمام تر طلبہ کو مفت درسی کتابیں دیں جس کا شکریہ ادا کیا گیا۔

(انوگل بھارتی)

اپنی تخلیقات

صاف، خوشخط اور کاغذ کے ایک طرف لکھ کر ارسال فرمائیں تاکہ کتابت میں غلطیوں کا امکان نہ رہے۔

— مدیر

زوئیکر محلہ میں اجلاس

انجمن جماعت المسلمین زوئیکر محلہ اڑکھل توری بندر کی جانب سے ۱۰ اگست کو عید میلاد النبی کا عظیم الشان اجلاس منعقد کیا گیا۔ اجلاس کی صدارت حضرت مولانا انوار الحق رحمانی پیش امام جامع مسجد بڑہ ونڈی نے فرمائی۔ اجلاس کے کنوینر حافظ عبدالحمید حبا اور اسماعیل عبدالقادر قاضی تھے۔ مدرسہ واسکول کے طلباء وطالبات نے تقریریں کیں حمد ونعتیں اپنے مخصوص انداز میں پیش کیں۔ سامعین کو تبرک بھی پیش کیا گیا۔

مرسلہ
سکریٹری اسمٰعیل محمد پٹھان

محمد ابوبکر صدیق آئی اے ایس امتحان میں سیکنڈ پوزیشن

۹۵-۱۹۹۴ کے لئے سول سروسیز امتحان میں ملک کے ہزاروں ہونہار طلبا وطالبات نے مقدر آزمایا تھا ان میں ۲۳ سالہ محمد ابوبکر صدیق کو سیکنڈ رینک حاصل کرنے کا فخر حاصل ہوا ہے۔ اولاً تو مسلم طلباء وطالبات ان امتحان میں بیٹھتے ہی نہیں۔ اگر شریک ہوتے ہیں تو کامیاب طلباء کی فہرست میں ان کے نام نظر نہیں آتے۔ کبھی دو۔ کبھی تین اور کبھی چار اس سے زیادہ کچھ نہیں۔ امسال ابوبکر نے نہ صرف کامیاب ہوکر بلکہ سیکنڈ رینک حاصل کرکے ملک وقوم کا نام روشن کر دیا ہے۔ ان کی کامیابی دوسرے مسلم طلباء وطالبات کو تحریک دلانے کے لئے کافی ہے کہ وہ بھی آگے آئیں اور سول سروسیز امتحانات میں کامیابی حاصل کریں۔ نئی دہلی تغلق آباد میں حکیم عبدالحمید صاحب نے ہمدرد کے پرچم تلے ایک کالج قائم کیا ہے جس میں سرکاری امتحانات میں شریک ہونے والے طلباء کو خصوصی ٹریننگ دی جاتی ہے۔ محمد ابوبکر صدیق کا تعلق بھی اسی کالج سے تھا۔

نقش کوکن

محمد ابوبکر صدیق نے الیکٹرونکس اور کمیونیکیشن میں B.Tech کیا ہے وہ آئی آئی ٹی مدراس کے طالب العلم تھے کئی اسکالرشپ انہیں ملتی تھیں ابوبکر کی قابلیت اور ذہانت کی داد دیجئے کہ ۱۹۹۳ء میں وہ آئی پی ایس میں کامیابی حاصل کرچکے تھے لیکن انہوں نے قوی ارادہ کر رکھا تھا کہ وہ آئی اے ایس میں کامیاب ہوکر دکھائیں گے لہٰذا ایک سال بعد انہوں نے یہ کمال بھی کر دکھایا۔ یہ بھی جان لیجئے کہ امسال اول پوزیشن سانگلی کی اشونی جنیت کلکرنی نے حاصل کی ہے۔

محمد ابوبکر نے کیندریہ ودیالیہ مدراس میں اسکول کی تعلیم حاصل کی ہے۔ انہیں اب تک کئی گولڈ میڈل مل چکے ہیں۔ B.TECH اسکالرشپ کے امتحان میں انہیں ۹۹، ۹۹ فیصد نمبر ملے تھے ہائی اسکول اور بارہویں جماعت کے امتحان میں بھی انہوں نے ٹاپ کیا تھا۔

کینسر اور بیت الخلاء سمت کا تعین ضروری

حال ہی میں ایک عجیب وغریب انکشاف ہوا ہے کہ کینسر کا اس بات سے گہرا تعلق ہے کہ آپ کا بیت الخلاء کس سمت میں ہے۔

قدیم علوم کے ایک ماہر ای پی ریڈی شنکرا کا کہنا ہے کہ جس شخص کے مکان کے شمال مشرقی گوشے میں بیت الخلاء ہوتا ہے اس کے لئے اس بات کا خدشہ زیادہ ہوتا ہے کہ وہ کینسر کا شکار ہو جائے مسٹر ریڈی کا کہنا ہے کہ اگر آپ کینسر سے محفوظ رہنا چاہتے ہیں تو اس بات کا خاص خیال رکھیں کہ آپ کا بیت الخلاء مکان کے شمال مغربی یا جنوب مغربی گوشے میں ہو۔

نقش نواز

ماہنامہ نقش کوکن کے خریدارین کرچن حضرات وخواتین نے پچھلے مہینہ نقش نوازی کا ثبوت دیا ادارہ ان سبھوں کا تہہ دل سے شکر گذار ہے۔

درون ہند خریدار

۱. محترمہ مریم بی ضیاء الدین دبیر — ممبئی ۸
۲. " صابرہ عثمان خان — ممبئی ۸
۳. جناب شاہنواز عبداللطیف مونئے — وکھرولی
۴. محترمہ عزیزہ ابراہیم مونئے — بائیکلہ ممبئی
۵. جناب خیرالدین عبدالکریم بالابھائی — وڈالا ممبئی
۶. جناب قاسم جمعدار — امبولی۔
۷. جناب پی اے التعامدار — پونہ
۸. جناب عبدالقدوس — ممبئی ۹
۹. محترمہ فریدہ فاروق شیخ — ممبئی ۸
۱۰. جناب اقبال حسین مستری مجگاؤں — رتناگری
۱۱. جناب عبدالرحمٰن داؤد پالیکر (دہلی والے) — شیوبزرگ
۱۲. ڈاکٹر امام الدین انڈرے — ممبئی ۱۰
۱۳. ایڈوکیٹ جے بی شیخ — سانتاکروز
۱۴. ڈاکٹر شہناز ریشم والا — واشی
۱۵. ڈاکٹر عمران دروے — ورلی ممبئی
۱۶. جناب جاوید دروے — بانکوٹ
۱۷. الحسنات ایجوکیشن سوسائٹی — کونڈیولی
۱۸. جناب احمد بالاملا — ممبئی ۹

بیرون ہند خریدار

جناب احمد مولوی۔ — برمنگھم
" مرزا محمد نواب — جدّہ
" کفایت اللہ بشیر جمعدار — جدّہ
" علی بہاؤالدین پیکار — جدّہ

نقش کوکن

یہ کون صاحب ہیں؟

پچھلے مہینے ہمیں ایک منی آرڈر موصول ہوا۔ بھیجنے والے نے کوپن پر درج ذیل مضمون لکھا ہے مگر کوپن کی پشت پر اپنا نام و پتہ نہیں لکھا۔ لہٰذا یہ سمجھنا مشکل ہو گیا ہے کہ (مرسل کون ہیں)۔ بہت کوشش کی مگر کامیابی نہیں ملی لہٰذا یہ اعلان شائع کر رہے ہیں۔ پھر بھی ڈر اس بات کا ہے کہ پرچہ کی ترسیل روک دی گئی ہے (جیسا کہ مضمون سے ظاہر ہے) اس لئے شاید یہ اعلان بھی ان کے نظر میں نہ آئے۔ خدا کرے ان کے کسی دوست کے ذریعہ ہی ان تک یہ خبر پہنچ جائے۔

اگر وہ پتہ نہ سہی اپنا نام ہی دستخط کے ساتھ لکھ دیتے تو یہ زحمت نہ ہوتی۔

محترم ایڈیٹر صاحب! السلام علیکم۔

منی آرڈر بھیجنے میں دیری ہوئی اس کے لئے معافی چاہتے ہیں۔ اصل بات یہ ہے کہ منی آرڈر کی فیس بچانے کی فکر میں یہ ہوا۔ ہمارے گاؤں میں ایک بھائی ہمیشہ کام کاروبار کی غرض سے بمبئی آتے رہتے ہیں انہوں نے کہا کہ میں رقم نقش کے آفس میں پہنچا دوں گا۔ وہ اسی عرصہ میں چار بار آئے۔ گئے ملاقات پر پوچھا تو کہنے لگے کہ بھول گیا اگلی بار ۔۔۔۔۔۔ مگر وہ اگلی بار آئی ہی نہیں اس لئے اب رقم (بذریعہ منی آرڈر) حاضر ہے۔ رسالہ دو تین مہینوں سے آیا نہیں اس میں آپ کا کوئی قصور نہیں آپ نے خریداری ختم ہونے کا ہمیں معلوم کئے تھے ـــــ بہت دیر ہوئی۔

دعا گو خیر خواہِ نقشِ کوکن، کوکنی برادری

اس کے بعد دستخط اس انداز سے کی ہے کہ نام پڑھا نہیں جاتا۔ لہٰذا جن صاحب کا یہ منی آرڈر ہے وہ منی آرڈر کی رقم اور مرسلہ تاریخ کے ساتھ اپنے نام و پتہ سے ہمیں اطلاع دیں۔ ■■

سرکیولیشن منیجر

کامیابی

ایس ایس سی مارچ ۹۵ء کے امتحان میں کامیابی کی درج ذیل کچھ خبریں بہت تاخیر سے موصول ہوئیں جنہیں ہم اگست ۹۵ء کے شمارہ میں شامل نہیں کر سکے کچھ تو پچھلے مہینہ ہی موصول ہوئی ہیں لہٰذا انہیں اس شمارہ میں شامل کیا جا رہا ہے اور اب یہ سلسلہ یہاں ختم ہوگا۔

بیگم عزیزہ داؤد نائیک گرلس ہائی اسکول رتناگری کی شاندار کامیابی

ادارۂ ہٰذا نے ایس ایس سی کے نتائج میں اپنی شاندار کامیابی ... سے رتناگری میں سرفہرست رہنے کا شرف حاصل کیا۔ کل ۵۲ طلبہ نے امتحان میں شرکت کی اور سبھی کامیاب رہے اسکول کا رزلٹ سو فیصد رہا ۵۲ طلبہ میں سے ۱۵ امتیازی نمبرات سے۔ ۳۱ طلبہ اول اور ۶ دوم درجات میں کامیاب ہوتے جس میں شازیہ اسحاق پاؤسکر نے ۷۱/۸۳ نمبرات حاصل کر کے سرفہرست نفسی کوکن ہونے کا شرف حاصل کیا۔

طالبہ نفیسہ ہوڑیکر نے تر ۸۳ فیصد اور مہرالنساء سوکر نے ۸۲/۲۹ فیصد نمبرات سے بالترتیب دوم اور سوم آنے کا اعزاز پایا۔

نوجیون ہائی اسکول راجہ پور

امسال ایس ایس سی امتحان میں ادارۂ ہٰذا کے ۹۶ بچے شریک امتحان ہوئے ۲۵ کامیابی سے ہمکنار ہوئے اسطرح نتیجہ ۸۷ فیصد رہا۔ ۶ طلبہ امتیازی شان سے کامیاب ہوئے جن میں آفتاب سید جہانگیر نے ۸۳ فیصد اور شہنواز حمزہ منچیکر نے ۶۷ء۵ فیصد نمبر پائے۔ ۸ طلباء درجۂ اول میں آئے نو ۸ نے سیکنڈ کلاس حاصل کیا صرف ۳ پاس کلاس سے کامیاب ہوتے۔

اس ادارہ میں غریب بچوں کے لئے یونیفارم، بیاضیں اور کتابوں کا انتظام کیا جاتا ہے۔ ہائی اسکول کا اپنا ہاسٹل بھی ہے جس میں قرب و جوار کے بچے اقامت پذیر ہیں اور ہائی اسکول اب جونیئر کالج کا پہنچ گیا ہے۔

اے ایس انگلش اسکول لوور توڑیل

ادارۂ ہٰذا سے کل ۸۱ بچوں نے ایس ایس سی ۹۵ء امتحان میں شرکت کی تھی جس میں سے ۶۷ طلبہ کامیاب رہے۔ کامیاب ہونے والوں میں تین بچے امتیازی نمبرات سے، ۱۸ درجۂ اول، ۲۷ درجہ دوم اور ۹ درجۂ سوم میں اپنا مقام حاصل کئے۔

خان محمد آصف نے ۸۲ فیصد نمبرات حاصل کر کے اسکول میں اول مقام حاصل کیا۔ مس جمانے آفرین محمود نے ۸۰ فیصد اور حوگلے نیاز نذیر نے ۶۷ فیصد نمبرات حاصل کر کے بالترتیب دوسرے اور تیسرے مقام پر رہے۔

عبداللہ پٹیل ہائی اسکول

(برائے طالبات کوسہ)

ادارۂ ہٰذا کا نتیجہ ۸۶٪ فیصد رہا۔ کل ۵۸ طالبات نے امتحان میں شرکت کی ۷ نے امتیازی نمبرات حاصل کئے ۱۸ نے اول درجہ اور بقیہ ۲۴ طالبات نے درجۂ دوم میں کامیابی حاصل کی۔

مندرجہ ذیل طالبات نے اسکول میں اول، دوم اور سوم پوزیشن حاصل کی۔

۱۔ میمن فاطمہ عبدالغفار ۸۴٪
۲۔ پاؤنے شگفتہ یٰسین ۸۴٪
۳۔ قاضی تبسم آدم ۸۲٪

اردو اور انگریزی کا نتیجہ صد فی صد رہا۔ (۲) عرشیہ عبد الغفار سید نے ۸۴ فیصد اور (۳) وسیم یوسف داکوے نے ۷۵ فیصد نمبرات حاصل کر کے اسکول کا نام روشن کیا۔

آدرش ہائی اسکول کرجی

ادارۂ ہذا سے کل ۵۷ طلبہ امتحان میں شریک ہوئے جن میں ۳۵ طلبہ کو کامیابی حاصل ہوئی اس طرح اسکول کا مجموعی نتیجہ ۶۱٫۴۴ فیصد رہا۔ بلقیس احمد تانبے نے ۷۹ فیصد مارکس حاصل کر کے اسکول میں اول پوزیشن حاصل کی۔ غوثیہ شریف پرکار اور شاہین ضیاء الدین حمدولے نے بالترتیب ۷۰، ۶۸ فیصد مارکس حاصل کر کے اسکول میں دوم، سوم رہیں۔

یعقوب بیگ ہائی اسکول اینڈ جونیر کالج پنویل

امسال ادارۂ ہذا کا ایس ایس سی کا نتیجہ ۸۰ فیصد اور ایچ ایس سی کا۔ امتحان کا نتیجہ ۷۰ فیصد رہا۔

بارہویں جماعت کی طالبہ

۱۔ روبینہ محمد حنیف سُرے نے ۷۱ فیصد اور (۲) عمارۃ عبد المجید ملاّ نے ۷۰ فیصد نمبرات حاصل کئے۔

اسی طرح دسویں جماعت میں (۱) عتیقہ عبد القادر نے ۸۵ فیصد

آئیڈیل انگلش ہائی اسکول مہسلہ

دی رائے گڑھ مسلم ایجوکیشن سوسائٹی مہسلہ ضلع رائے گڑھ کے زیر اہتمام جاری انگریزی ذریعے تعلیم کی گورنمنٹ آف مہاراشٹر سے منظور شدہ ہائی اسکول کا امسال S.S.C. کا نتیجہ ۷۰٪ فیصد رہا۔ دیہی اسکول ہونے کے باوجود شاندار نتیجہ ہے۔ طالبہ عمرین منیر داماد نے ۷۵٪ فیصد نمبرات حاصل کئے اور بورلی پنچتن مرکز پر دوسرے نمبر پر اور اسکول ہذا میں اول نمبر پر آئی ہے نیز طالب علم ظہور نذیر احمد سونڈے نے ۷۵٫۴۲ فیصد نمبرات حاصل کر کے اسکول میں دوسرا نمبر پایا۔

سوسائٹی کے صدر جناب سید نذیر احمد قادری، نائب صدر جناب عبد الصمد داکٹے۔ سکریٹری جناب محمد علی وفعدار، جناب لقمان خان پٹھان اور اسکول کی پرنسپل صاحبہ محترمہ فاطمہ نے کامیاب طلباء وطالبات کو مبارکباد دی۔

نیشنل ہائی اسکول (سونس) کی کامیابی

انجمن ترقی۔ سونس تعلقہ کھیڈ کے زیر اہتمام چلائی جانے والی۔ نیشنل ہائی اسکول سونس کی طالبہ صبیحہ اشرف سروے "نے آدرش ہائی اسکول کرجی" میں منعقدہ "نعتیہ شریف" کے مقابلے میں تیسرے گروپ (ہشتم تا دہم) میں اول نمبر حاصل کیا۔ اسی طرح اسی اسکول کا طالب علم "اسلم داؤد سروے" نے اسی گروپ میں تیسرا نمبر حاصل کیا۔ ان بچوں کو تربیت اسکول کے استاذ جناب عبد الرؤف خطیب نے دی۔ صدر مدرس جناب اشفاق کھرٹس نے بچوں کی کامیابی پر مبارکباد پیش کی

رحمانی فاؤنڈیشن کا آئی کیمپ

۲۴ جولائی ۹۵ء کے روز رحمانی فاؤنڈیشن کے زیر اہتمام اندھیری پلاٹ جوگیشوری میں آئی کیمپ منعقد کیا گیا جس میں غریب لوگوں کو عینکیں مفت تقسیم کی گئیں تقریباً ۲۰۰ لوگوں نے اس کیمپ سے استفادہ کیا۔ ڈاکٹر حمدانی اور ڈاکٹر ساجد کی کوششوں سے یہ کیمپ کامیابی سے ہمکنار ہوا۔

محمد صدیق نائیک انگلش اسکول میں ثقافتی پروگرام

یوم آزادی کے موقعہ پر رتناگری میں انگلش ذریعۂ تعلیم کے صدیق نائیک ہائی اسکول میں طلبہ نے ورائٹی انٹرٹینمنٹ میں فنون لطیفہ کا مظاہرہ کر کے شرکاءِ محفل کو بے حد محظوظ کیا۔ ڈاکٹر عبدالکریم نائیک نے اس پروگرام کی صدارت فرمائی۔ محترمہ سعیدہ نائیک صاحبہ اس ہائی اسکول کی پرنسپل ہیں۔

فلم آرٹسٹ معزز مہمان ہونگے

N.K.T.F. کے ۲۱ راکتوبر کو سینٹ میری ہال میں ہونے والے پروگرام میں کوکن کے تین اضلاع، رتناگری رائے گڈھ اور تھانہ کے ہائی اسکولوں کے منتخبہ ڈراموں کا مقابلہ ہوگا۔ یہ دو فلم اور ٹی وی سیریل کے محبوب (کوکنی) کلاکار معزز مہمان ہوں گے جن میں شفیع انعامدار، مشتاق مرچنٹ سے، منظری اور عارف زکریا کے نام قابل ذکر ہیں۔ موسیقار ندیم شرون والے ندیم صاحب سے بھی رابطہ قائم کیا جا رہا ہے۔ امید ہے کہ فلمی دنیا کے بے تاج بادشاہ یوسف خان صاحب (دلیپ کمار) بطور مہمان خصوصی شریک ہوں گے۔

نقش کوکن

نقش کوکن جو پچھلے پینتیس سالوں سے کوکن میں اردو زبان ادب کی خدمت انجام دے رہا ہے۔ کوکنی تہذیب و تمدن کی حفاظت کر رہا ہے اپنے زیر اہتمام منعقد ہونے والے ثقافتی پروگرام میں اپنی برادری کے ممتاز فنکاروں کو فراموش نہیں کرے گا۔

صدف آراء ٹنگیکر کی ایل ایل بی میں کامیابی

امسال ایل ایل بی کے امتحان میں صدف آراء محمد عظیم ٹنگیکر نے گورنمنٹ لا کالج سے ۶۰ فیصد نمبر حاصل کر کے شاندار کامیابی حاصل کی۔ صدف آراء ٹنگیکر نے تعلیم کا آغاز گلوریا کونوینٹ ہائی اسکول سے کیا ۸۷ء میں ایس ایس سی فرسٹ کلاس میں کامیاب ہونے کے بعد ۹۲ء میں کے سی کالج سے بی کام میں کامیابی حاصل کی۔

معین عبدالاحد بوبیرے کا پونہ یونیورسٹی میں دوسرا نمبر

بھیونڈی کے معین عبدالاحد بوبیرے نے بی۔یو۔ایم۔ایس کے سال آخر کے امتحانات میں بھی اپنی صلاحیت کا لوہا منوا لیا۔ معین عبدالاحد کو ۷۵ فیصد مارکس حاصل ہوئے معین نے پونہ یونیورسٹی میں دوم نمبر حاصل کیا۔

دو سے زائد بچوں کے والدین اب میونسپل الیکشن نہیں لڑ سکتے۔

۸ راگست کو مہاراشٹر اسمبلی میں ایک بل پاس کیا گیا جس کے تحت ایسا کوئی بھی شخص جس کے دو سے زیادہ بچے ہیں ریاست میں میونسپل کارپوریشنوں، میونسپل کونسلوں اور نگر پنچایتوں کے چناؤ میں امیدوار نہیں ہو سکتا۔

مہاراشٹر میونسپل کارپوریشن میونسپل کونسل، نگر پنچایت اور انڈسٹریل ٹاؤن شپ (دوسری ترمیم) بل ۱۹۵۵ء اسمبلی میں شہری ترقیات کے وزیر مسٹر رویند ورما نے پیش کیا۔

۴ راگست کو ایک اور ایسا ہی بل کیا جا چکا ہے جس کے تحت ایسا کوئی شخص جس کے دو سے زیادہ بچے ہیں۔ دیہی پنچایتوں، پنچایت سمیتوں اور ضلع پریشد کے چناؤ نہیں لڑ سکتا۔

انتقال پُرملال

قادر سیٹھ ٹپوے کا انتقال

راجہ پور ضلع رتناگری
کے معروف صنعتکار اے ٹپوے
اینڈ سنس کے منیجر جناب عبدالقادر
سیٹھ ٹپوے حرکت قلب بند ہوجانے
سے ۶ رجولائی ۹۵ء کو انتقال کر گئے۔
مرحوم کئی سماجی، فلاحی اور تعلیمی تنظیموں
سے منسلک تھے۔

الحاج عثمان خان کی رحلت

سوندال تعلقہ راجہ پور
کی سماجی شخصیت جناب عثمان ابراہیم
خان سڑک حادثہ میں ۲۲ رجون ۹۵ء
کو رحلت فرما گئے۔ مرحوم نوجیون
ہائی اسکول سوندال کے بانی تھے۔

(عبدالحمید ٹوسے)

شیخ بابو کا انتقال

امبرناتھ کی بزرگ شخصیت
اور مسلم جماعت کے نائب صدر
الحاج شیخ بابو عارف نوری کا ۲۴ رجولائی
کو اچانک انتقال ہوگیا۔ اسی رات
ہزاروں سوگواروں کی موجودگی میں
نعش کوکن
ان کی تدفین عمل میں آئی۔ ۷۰ سال کے
تھے مرحوم امبرناتھ پریس کلب کے
صدر محمد یوسف شیخ کے والد بزرگوار
تھے امبرناتھ میں مسلم جماعت کی
تشکیل اور جامع مسجد کھنولی کی تعمیر میں
مرحوم نے بنیادی کردار ادا کیا تھا۔

ڈاکٹر اکبر رحمانی کو صدمہ

ماہنامہ آموزگار جلگاؤں
کے ایڈیٹر ڈاکٹر اکبر رحمانی کی پھوپھی
حجانی شریفہ بی کا ۲۵ رجولائی کو بعمر ۸۷
سال انتقال ہوگیا۔

عبدالرحمن مقدم کو صدمہ

ضلع پریشد رائے گڑھ
میں اردو کے ریٹائرڈ منیجر جناب
عبدالرحمن مقدم متوطن دہوری حقیقی
بہن مریم بی کا ۲۱ رجولائی ۹۵ء کو
جنوبی ساؤتھ افریقہ میں انتقال ہوگیا
مرحومہ M.K.T. کے چیف کوارڈنیٹر
جناب ایچ بی مقدم کی چچازاد بہن
تھیں۔

عثمان حسین کو صدمہ

تریا ہاؤس نوانگر مجگاؤں
بمبئی میں قیام پذیر جناب عثمان
حسین کی والدہ عزیزہ بی بیگم ۱۵ اگست ۹۵ء
کو انتقال کر گئیں۔

(مرسلہ: علی میاں کرنیکر)

خدیجہ قاضی کا انتقال

حجانی خدیجہ عبدالعزیز قاضی
متوطن راجہ پور ضلع رتناگری کا ۷ رجولائی
۹۵ء کو بعمر ۸۵ سال ماہم بمبئی میں
انتقال کر گئیں۔

(مرسلہ: علی میاں کرنیکر)

امیر بی کا انتقال

پرٹولی راجہ پور ضلع رتناگری
کی محترمہ امیر بی محمود واگھو (بانگی)
۲۷ رجولائی ۹۵ء کو محلہ واڑی نہدر
مجگاؤں بمبئی میں انتقال کر گئیں۔

(مرسلہ: مبین حاجی)

لندن سے موصولہ موت کی خبر

جناب عنایت اللہ محمد صاحب
اوکے متوطن مہیندری تعلقہ مہسلہ
ضلع رائے گڑھ ۲۶ رجون ۹۵ء کو
پیٹ کے سرطان سے چھیالیس سال
کی عمر میں لندن میں رحلت فرما گئے۔

(مرسلہ: ابراہیم بغدادی)

عبدالکریم صابر کو صدمہ

کوکن کے ابھرتے ہوئے

قلمکار عبدالکریم صابر کے بھانجے عمران ۱۷ر مئی ۹۵ء کو غرق دریا ہوکر چل بسے۔
شریک غم، محمود مظہر قاضی ہرڈی)

عبدالرزاق چرفرے کو صدمہ

اردو بیسٹ مہاڑ ضلع رائے گڑھ کے وستار ادھیکاری جناب عبدالرزاق عباس چرفرے کی ممانی فاطمہ کنیز نورالدین چرفرے کا طویل علالت کے بعد ۲۳ر جون ۹۵ء کو وہور میں انتقال ہوگیا۔
(نوگل بھارتی)

حافظ حسن علی کو صدمہ

۱۲ر جولائی ۹۵ء کے روز جامع مسجد نظام پور تعلقہ مانگاؤں کے پیش امام جناب حافظ حسن علی جلگاؤنکر کے والد علی عثمان جلگاؤنکر کا بعمر ۷۵ سال طویل علالت کے بعد انتقال ہوگیا۔

اسمٰعیل ہرگے کا انتقال

۱۳ر جولائی ۹۵ء کو جماعت المسلمین وڑدلی تعلقہ مانگاؤں ضلع رائے گڑھ کے سابق صدر اور مانگاؤں بیسٹ کے سابق وستار ادھیکاری (شکشن) جناب اسمٰعیل عمر ہرگے کا بعمر ۷۵ سال حرکت قلب بند ہو جانے سے انتقال ہوگیا۔
(محمود مظہر قاضی)

اشفاق کھوت کا انتقال

سوپارہ ضلع تھانہ کے جناب اشفاق کھوت ۱۵ اگست ۹۵ء کے روز راہی عدم ہوگئے

زہرہ بی جھارتی

انجمن خیرالاسلام اردو ہائی اسکول سوپارہ ضلع تھانہ میں کام والی خالہ اماں زہرہ بی محمد جھارتی کا ۲۰ر اگست ۹۵ء کو ایکسر بوریولی میں انتقال ہوگیا۔
(مرسلہ شاکر سوپاردی)

انور کراری کو صدمہ

سوپارہ کے جناب الحاج انور کراری کی اہلیہ خیرالنساء کا عید میلادالنبیؐ کے روز ۱۱ر اگست ۹۵ء کو انتقال ہوگیا۔

علی میاں مجاور کا انتقال

جناب علی میاں عبدالکریم مجاور متوطن شرگاؤں رتناگری جو فی الوقت کرسمبرا میں سکونت اختیار کئے ہوئے تھے ۴ر اگست ۹۵ء کی صبح ہارٹ اٹیک سے انتقال ہوگیا۔ مرحوم ڈپٹی کلکٹر تھے اور تین سال قبل ریٹائرڈ ہوئے تھے، ۶۱ سال کی عمر میں آپ نے وفات پائی۔
مرسلہ عبداللطیف بھوی

عبدالستار شیخ کو صدمہ

آل انڈیا مسلم پرسنل لاء بورڈ کے سکریٹری جناب عبدالستار شیخ کی پوتی ثمینہ بنت سراج شیخ ۵ سال کی عمر میں مختصر سی علالت کے بعد ۶ر اگست ۹۵ء کی شب میں انتقال کر گئی۔

عبدالرشید پرکار مرحوم

باکوٹ ضلع رتناگری کے جناب عبدالرشید عبدالغفور پرکار ۲۱ر اگست ۹۵ء کو حرکت قلب بند ہوجانے سے بعمر ۱۵ سال رحلت فرماگئے۔ مرسلہ دستگیر پرکار

کردہ کے مقدم برادران کو صدمہ

جناب یوسف مقدم، شمس مقدم اور رفیع مقدم متوطن کردہ تعلقہ داپولی ضلع رتناگری کی بہن عائشہ بی حسین مقدم متوطن سانگ جو کراچی ستمبر ۹۵ء

صفحہ آخر

"مسلمانوں پر اگر یکساں سول کوڈ نافذ کیا گیا تو مسلمان احتجاجاً چار چار شادیاں کریں گے
اور پچیس پچیس بچے پیدا کریں گے۔"
مولانا اسعد مدنی

"لے کے رہیں گے پاکستان، لے کے رہیں گے پاکستان"
اس نعرے میں اور اسعد مدنی کے اعلان میں آپ کو کچھ یکسانیت نظر آتی ہے ؟
میرے خیال میں دونوں کی RHYTHM ایک ہے سُر تال سبھی ایک ہیں !
"قائداعظم" کی جنونی تحریک نے برصغیر کے مسلمانوں سے
دنیا کی دوسری یا کم از کم تیسری بڑی طاقت بننے کے ہر امکان کو ختم کر دیا
اور ہند و پاک و بنگلہ دیش کے مسلمانوں کو ہمیشہ کے لئے ایک آگ کے دریا میں دھکیل دیا
اسعد مدنی اور ان جیسے نام نہاد علماء کے جنونی ہدایات کو اگر مسلمان قبول کر لیں
تو وہ ایک اور سماجی، سیاسی و معاشی قیامت سے گذریں گے

"مسلمان" قیادت چاہے آزادی سے پہلے کی ہو یا بعد کی۔ صرف و صرف "جوشیلی و جذباتی" رہی ہے
اکسانا، بھڑکانا، جوش دلانا یہی اس لیڈرشپ "کا مشغلہ رہا ہے

یکساں سول کوڈ کے نفاذ کے خلاف احتجاج کے بہت سارے طریقے ہیں
اور اسلام تو صرف اور صرف مجبوری ہی کی بناء پر دوسری شادی کا حکم دیتا ہے
اب اسعد مدنی یہ بتائیں کہ احتجاجاً یا طیش میں آکر یا دوسروں کو سبق سکھانے کے لئے
دوسری تیسری شادی کرنے کا حکم قرآن کی کس آیت سے یا کس حدیث سے ثابت ہوتا ہے
اور اگر کل اس "تحریک" کو عملی جامہ پہنانے پر وہ اتر آئیں
تو جمیعتہ العلماء کے اجتماعی شادیوں کے منڈپ سے نکلنے والے دولہا دولہنوں کے
ذریعہ معاش کا بھی انہوں نے کچھ انتظام ضرور کیا ہوگا ؟
۲۵ ، ۲۵ بچوں کی درکنار کیا اسعد مدنی نے کم از کم پانچ بچوں کی کوئی نرسری یا بال واڑی کہیں کھولی ہے ؟

جذباتی اور جوشیلی قیادت قبول کرنے کے بجائے جب مسلمان منطقی اور پریکٹیکل ہو جائیں گے
تو انہیں خود اپنی منزل مل جائے گی بغیر کسی قائد کے

نقش کوکن

مبارک کاپڑی

اشاعت کا ۳۳واں سال

ماہنامہ نقش کوکن بمبئی

اردو / انگلش

رکن انڈین لنگویجیز نیوز پیپرس ایسوسی ایشن

جلد نمبر ۳۳ | شمارہ نمبر ۱ | اکتوبر ۹۵

مدیر: ڈاکٹر عبد الکریم نائیک

معاون مدیر: فقیر محمد مستری / مبارک کاپڑی

اعزازی نمائندے

ابراہیم بغدادی (انگلینڈ)
سید حسن (ساؤتھ افریقہ)
اقبال کاپڑی و صدیقہ کھیر ٹکر (دوبئی)
قمر الدین قاضی (پاکستان)
محمد کاظم عیقولے (بحرین)

شیخ اسماعیل (ایسٹ افریقہ)
ابراہیم وانگڑے (سعودی عربیہ)
حسن عبد الکریم پوگلے (دوحہ قطر)
فرمان علی پانگر (ابوظبی)
مختار مرو ڈکر (دار السلام)

رہنمائی: آئی دالی سوداگر عبد المجید دالی جھگاؤکر نئی بمبئی ؛ محمود حسن قاضی۔

ملکیت: نقش کوکن پبلیکیشن ٹرسٹ (رجسٹرڈ نمبر E 3006)

درون ہند سالانہ: ساٹھ روپے ـ دیگر ممالک ساڑھے تین سو روپے

خلیجی ممالک تین سو روپے

خط و کتابت اور ترسیل زر کا پتہ: نقش کوکن ۴۲ اے نواگر نیوڈ اگیار ڈ روڈ ریلوے اسٹیشن بمبئی نمبر ۴۰۰۰۱۰

مقام طباعت: اپورو اپرنٹرز بائیکلہ بمبئی

پرنٹر س پبلشر: ڈاکٹر عبد الکریم نائیک

تاریخ اشاعت: یکم اکتوبر ۹۵ء

کتابت: زبیر احمد، جاوید ندیم

اس ماہ کے نقوش

صفحہ چار

آج آپ ایک مقدمہ دائر کرتے ہیں، ہندوستانی عدلیہ پر!

کسی بھی سماج یا ملک کے اس اہم ترین شعبے کی حالت وہی ہے۔
جو حالت ہے ہندوستانی سیاست کی یا سیاستدانوں کی ہے
البتہ جنگلی بھینسے کا روپ و دل رکھنے والی ہندوستانی عدلیہ کو "مقدس گائے" کا مقام حاصل ہے
اس ملک میں آپ بابائے قوم کے خلاف یا کسی مذہب، یا آسمانی کتابوں کے خلاف کچھ بھی کہہ یا لکھ سکتے ہیں۔
مگر عدلیہ کے خلاف لکھا جائے تو قانون کے "لمبے ہاتھ" آپ کی گردن تک پہنچ سکتے ہیں۔
اور قانون کے اندھا ہونے کے سب سے پہلی اور سب سے بڑی دلیل یہی ہے!

آج بھی لاتعداد افراد بلا کسی چارج شیٹ کے جیلوں میں اپنے ناکردہ گناہوں کی سزا کاٹ رہے ہیں۔
سالہا سال تک قید و بند کے باوجود انہیں ان کے قصور تک سے معلوم نہیں
جج صاحبان پورے دن میں ایک آدھ گھنٹے کیلئے کورٹ میں آتے ہیں
اگلی تاریخیں دی جاتی ہیں اور پھر وہ بھاگتے ہیں سیاست دانوں کے تلوے چاٹنے کے لئے
تاکہ ترقی حاصل ہو ــــــ یا پولیس کے ساتھ مل کر "توڑ جوڑ" کا کام چلتا رہتا ہے۔
یہ ایک کھلی حقیقت ہے کہ کئی مقدموں کے فیصلے نوٹوں کے بنڈل کرتے ہیں۔
کچھ ناتجربہ کار، جج ان گھپلوں میں پکڑے جانے کی خبریں ہم آئے دن پڑھتے ہی رہتے ہیں۔
کئی مقدموں کے فیصلے سیاست دان خود کرتے ہیں۔
ججوں کو ان پر اعتراض نہیں ہوتا کیونکہ آخر سیاست داں ہی تو ان کے ان داتا ہوتے ہیں

شارک مچھلی کے تعلق سے مشہور ہے کہ وہ چند جانداروں میں سے ایک ہے جسے اللہ نے بالکل عقل نہیں دی
ایسی دوسری شارک مچھلی کا نام ہے ــــــ "ہندوستانی قانون"
آپ کتنے ہی اہم کیوں نہ ہوں ہے
ایک معمولی سا انسپکٹر بھی آپ کو ایک معمولی حوالدار کے ذریعے جب چاہے تب پولیس اسٹیشن میں طلب کر سکتا ہے
کسی بھی شخص کو اس کے گھر سے جو چاہے اُس یا جتنی چاہے اتنی دفعات کے تحت اسے گرفتار کر سکتا ہے
اب وہ شخص عدالتوں کے زندگی بھر چکر کاٹتے رہے اور ایک ایک الزام سے خود کو بری کراتا رہے۔

بقیہ مقدمہ عدلیہ پر ــــــ آخری صفحہ پر جاری۔

ANNOUCEMENT

IDB SCHOLARSHIP PROGRAMME

The Islamic Development Bank is pleased to announce 40 scholarship for students belonging to the Muslim community of India IDB will pay the tuition & other official expense related to the study The scholarship is for those meritorious but financially week students in the first year courses of Medicines & Engineering fields in 1995 - 1996 session.

Scholarship application forms are available, free of cost from
STUDENTS ISLAMIC TRUST,
E-3, Abul Fazal Enclave, Jamia Nagar, New Delhi - 110 025

The application forms, duly completed/signed by the student with necessary letters of recommendation, etc should be sent in duplicate to the address written above for final selection at the IDB, Jeddah

Application should reach the above address latest by October 31, 1995

بسم اللہ الرحمن الرحیم

Royal Consulate General of Saudi Arabia Bombay

القنصلية العامة للمملكة العربية السعودية
بومباي

سعودی عربیہ کے قومی دن پر قونصل جنرل بمبئی کا پیغام

۲۳ ستمبر ۱۹۹۵ سلطنت سعودی عرب کا ۶۳واں قومی دن ہے آج سے ۶۳ سال پہلے شاہ عبد العزیز بن عبد الرحمن، رحمۃ اللہ علیہ نے اس سلطنت کی بنیاد رکھی تھی جو در اصل ان کی آبائی حکومت ہی کا سلسلہ تھی پہلی اور دوسری سعودی ریاست کی بنیاد امام محمد بن سعود نے ساتویں صدی میں شیخ محمد بن عبد الوہاب، رحمۃ اللہ علیہ کی مدد سے تبلیغ اسلام کی غرض سے رکھی تھی۔ اس سعودی ریاست کا مقصد اس وقت پھیلی ہوئی بدعات اور جاہلانہ رسوم و رواج کا قلع قمع کرنا تھا۔

مرحوم شاہ عبد العزیز نے چالیس افراد کو ساتھ لیکر شعبان ۱۳۱۹ ھجری (۱۹۰۱) میں ریاض شہر پر حملہ کیا اور ۱۳۱۹-۱۳۵۱ ھجری (۱۹۰۲-۱۹۳۲ء) میں شہر کو طویل جد وجہد اور سخت مراحل سے گزر کر ریاض کے شہزادے کے قبضے سے آزاد کرایا۔ عزت مآب شاہ عبد العزیز ہمہ گیر سیاسی و انتظامی بصیرت کے حامل ایک مدبر انسان تھے یہ ایک ایسی حقیقت ہے جس کا اعتراف خود عزت مآب (رحمۃ اللہ علیہ) کے دشمنوں نے بھی کیا ہے۔ اس کے ساتھ ہی عزت مآب رحمۃ اللہ علیہ عفو در گزر کا پیکر بھی تھے انہوں نے ان دشمنوں کو بھی معاف کر دیا جنہوں نے ان کے ساتھ پچاس برسوں تک جنگ لڑی تھی۔

سلطنت کے قیام کے بعد عزت مآب، رحمۃ اللہ علیہ نے مندرجہ ذیل نکات کا اعلان کیا

(۱) سلطنت سعودی عرب ایک غیر منقسم اور متحد ملک ہے جس میں کسی قسم کی تقسیم کسی حال میں قبول نہیں کی جائے گی۔

۲۔ مملکت سعودی عرب اسلامی شریعت کی بنیاد پر قائم ایک آزاد سلطنت ہے۔

۳۔ اس ملک کی سرکاری زبان عربی ہے جو قرآن مجید کی زبان ہے۔

۴۔ سلطنت کی انتظامیہ عبد العزیز بن عبد الرحمان الفیصل کے ہاتھوں میں ہوگی جو شریعت اسلامی کے پابند ہوں گے۔

۵۔ سلطنت کے قوانین و ضوابط قرآن مجید اور سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام رضوان اللہ اجمعین کے اسوہ سے اخذ کئے جائیں گے۔

۶۔ بادشاہ کیلئے لازم ہوگا کہ وہ اپنا نائب خود متعین کرے۔

مرحوم شاہ عبد العزیز نے کہا تھا کہ اگر ہمارے عوام پر کوئی مصیبت نازل ہوگی یا ان کا اگر ایک بال بھی دکھی ہوگا تو اس کا کرب میں بھی محسوس کروں گا۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ میں ایک بات کیلئے اس کی حمد کرتا ہوں اور دوسری بات کیلئے اس کا شکر گزار ہوں۔ گمراہ لوگوں سے مجھے جو نفرت ہے اور ان گمراہ لوگوں کو مجھ سے جو نفرت ہے، اس کے لئے میں اللہ تعالیٰ کی حمد کرتا ہوں اور نیکوکار لوگوں کو جو مجھ سے محبت ہے اور ان سے مجھے جو محبت ہے اس کیلئے میں اللہ تعالیٰ کا شکر گزار ہوں — عزت مآب، رحمۃ اللہ علیہ نے جزیرہ نمائے عرب کی سالمیت اور متحارب قبائل کے درمیان اتحاد و اتفاق پیدا کرنے کیلئے اپنی تمام دولت اور چین و سکون قربان کر دیا یہاں تک کہ پورے ملک میں امن و سلامتی ہو گئی۔ انہوں نے اپنی ان تمام کوششوں میں قرآن و سنت سے رہنمائی حاصل کی اس کے نتیجے میں حق و انصاف، باہمی احترام اور دوسروں کے معاملات میں عدم مداخلت کے اصولوں پر مبنی ان کی حکومت قائم ہوئی اور تمام قبائل نے اپنی وفاداریاں انہیں پیش کیں۔ عزت مآب، رحمۃ اللہ علیہ نے واضح اور صداقت پر مبنی موقف اور ان کی حق پرستی کی بنا پر دوست اور دشمن تمام ممالک نے ان کی حکومت کو تسلیم کیا۔

عزت مآب کی وفات کے بعد ان کے بیٹوں نے اپنے والد محترم کے نقش قدم پر چلتے ہوئے حق کی اشاعت اور تعمیر و ترقی کا کام آگے بڑھایا اور ان سب نے قرآن مجید کو ملک کا دستور بنانے میں اپنی بہترین کوششیں صرف کیں اس کے نتیجے میں آج مملکت سعودی عربیہ کا عالمی برادری میں ایک باوقار اور محترم مقام ہے اور اس کی پالیسیوں اور موقف کو دنیا بھر کے ممالک میں محترم نگاہوں سے دیکھا جاتا ہے۔ اس کے بعد مرحوم شاہ سعود، مرحوم شاہ فیصل، شاہ خالد (رحمۃ اللہ علیہم) نے زمام اقتدار سنبھالی اور ملک و عوام کی خدمت کیلئے ترقی و خوشحالی کا سلسلہ جاری رکھا اس عرصہ میں مملکت سعودی عربیہ عرب دنیا، اسلامی ممالک اور بین الاقوامی معاملات سے گہری دلچسپی لیتی رہی۔

یہاں یہ بات نوٹ کرنے کے قابل ہے کہ ۱۹۳۲ میں مرحوم شاہ فیصل کے زمانے میں ۲۳ ستمبر کو سلطنت سعودی عربیہ کا قومی دن قرار دیا گیا اس کے بعد انہوں نے زمام حکومت عزت مآب خادم الحرمین شریفین کو سونپی۔ خادم حرمین نے بھی اپنے والد اور بھائی (رحمۃ اللہ علیہم) کے پیغام کو آگے بڑھایا اور ان کے مشن کو پایہ تکمیل تک پہونچایا۔ انہوں نے تعلیمات صنعت، تجارت، ذرائع ترسیل اور تعمیرات کے میدان میں ترقی کیلئے انتھک محنت کی جس کے نتیجے ملک اور اس کے عوام خوشحالی سے ہمکنار ہوئے۔ عزت مآب نے اپنے والد محترم، رحمۃ اللہ علیہ کی ان ٹھوس پالیسیوں پر سختی سے عمل کیا جس کا اظہار کرتے ہوئے انہوں نے ایک موقع پر کہا تھا کہ سلطنت سعودی عربیہ کی پالیسیاں ایسی ٹھوس بنیادوں پر قائم ہیں جو کبھی تبدیل نہیں ہو سکتیں۔

اپنے والد محترم کی جن پالیسیوں پر عزت مآب (حفظہ اللہ) آج بھی سختی سے عمل پیرا ہیں ان کا خلاصہ حسب ذیل ہے

۱۔ بین الاقوامی معاملات میں کسی بھی ملک کے داخلی معاملات میں عدم مداخلت اور ہمارے اندرونی معاملات میں کسی بھی قسم کی مداخلت کی کسی بھی کوشش کی مخالفت۔

۲۔ بین الاقوامی معاملات میں کسی بھی مسلح جارحیت کی مخالفت اور حملہ کا شکار ہونے والے ملک کی حمایت اس یقین کے ساتھ کہ حملہ کا شکار ملک کے ساتھ ناانصافی ہوئی ہے۔

۳۔ سلطنت سعودی عرب اور دوسرے ممالک کے درمیان معاملات میں آپسی احترام کا رویہ اپنانا اور تمام معاملات میں مساوات پر عمل کرنا۔

۴۔ بین الاقوامی سطح پر امن وانصاف کی توسیع کیلئے کام کرنا اور امن عالم کیلئے خطرہ بننے والے اقدام کی مخالفت کرنا۔

۵۔ عرب دنیا اور اسلامی ممالک کے تمام معاملات میں بھرپور دلچسپی لینا تاکہ مسئلہ حل ہو جائے۔ اور انصاف مل جائے۔

۶۔ اسلامی اقوام کی جہد آزادی کی حمایت کرنا۔

مذکورہ بالا حقائق کی روشنی میں ہم دیکھ سکتے ہیں کہ عزت مآب (حفظہ اللہ) نے فلسطینی افغانی اور عراقی پناہ گزینوں کی فلاح وبہبود میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ سلطنت سعودی عرب نے اپنے قائد (اللہ انہیں اپنی حفظ وامان میں رکھے) کی رہنمائی میں عرب ممالک کے درمیان کی قیادت ولی عہد سلطنت پرنس عبدالعزیز نے کی وزیر خارجہ مالیجناب پرنس سعود الفیصل بھی اس سلسلہ میں ملکہ مشنوں کی رہنمائی کر رہے ہیں۔ عزت مآب خادم حرمین شریفین نے عراقی جارحیت کے بعد کویت کی آزادی کے مشن کی قیادت کی تھی۔ عزت مآب کو یقین کامل تھا کہ وہ اللہ تبارک وتعالیٰ کی مدد سے کویت کو آزاد کرالیں گے کیونکہ وہ اسلامی احکام کے مطابق عمل کر رہے تھے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے وہ اپنے مشن میں کامیاب ہوئے۔

بوسنیائی مسلمانوں کیلئے امداد اکٹھا کرنے کی غرض سے عزت مآب نے جو ہمہ گیر مہم چلائی اسے ہم کبھی فراموش نہیں کر سکتے۔ انکے اس مشن کو کامیاب بنانے کیلئے عوام ٹوٹ پڑے

جس کے نتیجے میں کروڑوں روپئے اور ٹنوں طبی امداد جمع ہوئی اس مرحلے پر میں مکہ مدینہ میں حرمین شریفین اور دوسرے مقدس مقامات کی متواتر تعمیر و توسیع، سڑکوں، پلوں، سرنگوں کی تعمیر اور قرآن مجید کی طباعت واشاعت کے کاموں کا ذکر کرنا فراموش نہیں کر سکتا۔ یہ باتیں ایسی ہیں جن سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ عزت مآب کے دل میں اسلام اور مسلمانوں کی خدمت کا جذبہ کس قدر کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا ہے۔

اس موقع پر اختصار سے یہ بتادینا بھی ضروری ہے کہ سلطنت سعودیہ عربیہ آزاد معیشت کی پالیسی پر عمل پیرا ہے۔ اس کے نتیجے میں بینک کاری، حصص کی خرید و فروخت، تجارتی سرمایہ کاری وغیرہ کی سرگرمیاں بڑھ گئی ہیں۔ اس وقت پرائویٹ کمپنیاں مختلف میدانوں میں سرگرم حصہ لے رہی ہیں نتیجتاً زراعتی سیکٹر سعودی عرب میں پٹرولیم کے بعد دوسرے نمبر کا ذریعہ آمدنی ہے گزشتہ چند برسوں کے دوران بڑی مقدار میں اناجوں کا ایکسپورٹ کیا گیا۔

اس مضمون میں ہم نے جن باتوں کا بھی ذکر کیا ہے وہ خادم حرمین شریفین کی قیادت میں سلطنت سعودی عرب کی زندگی کا حصہ ہیں۔ اگر ہمیں طوالت کا خوف نہ ہوتا تو میں تفصیل اور اعداد وشمار کے ساتھ بتاتا کہ اس فلاحی حکومت نے سعودی عوام، عرب اور اسلامی ممالک اور غیر ممالک کے لئے کیا کیا اور کتنی خدمات انجام دی ہیں۔

اخیر میں ہم اپنے ملک کو اس کے عظیم الشان قومی دن پر پیار، فخر واحترام کے ساتھ سلام کرتے ہیں۔ ہم عزت مآب خادم الحرمین شریفین (اللہ انہیں اپنی حفظ وامان میں رکھے) اور ولی عہد سلطنت اور نائب ثانی (حفظہ اللہ) کو اپنے دل کی گہرائیوں سے تہنیت اور مبارکباد پیش کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں دعا گو ہیں کہ وہ انکی زندگیوں میں عالم عرب اور عالم اسلام کیلئے مسرت و شادمانی کے ساتھ یہ دن بار بار لائے۔

ہم نقش کوکن کا بھی شکریہ ادا کرتے ہیں کہ وہ سلطنت سعودیہ عربیہ کے قومی دن پر خصوصی شمارہ شائع کرنے کی زحمت کر رہا ہے۔

محمد احمد الرشید

قونصل جنرل

نعت

دوست محمد شاداب (کرلا)

مبارک ہو بشر کی بزم میں خیر البشر آئے
وہ مختار جہاں ﷺ ہادیِ کل راہبر آئے
علمبردارِ وحدت امن کے پیغامبر آئے
شہنشاہِ نبوت فخرِ عیسیٰ و خضر آئے
مٹانے کفر کی ظلمت کو شاہ بحر و بر آئے
دکھانے کے لیے معجزہ شق القمر آئے
مٹی گمراہیاں گمراہ جو تھے راہ پر آئے
بشر کی رہنمائی کے لیے خیر البشر آئے
لیے آیاتِ قرآنی کا دل پر یہ اثر آئے
کہ بن کر پاسبانِ دین حق حضرت عمر آئے
تمناؤں کی دنیا میں کبھی تو وہ سحر آئے
اٹھیں نظریں میری تو گنبدِ خضریٰ نظر آئے
مقدر کیوں نہ تیرا آمنہ پھر اوج پر آئے
وہ ختم المرسلین محبوب رب تیرے ہی گھر آئے
بشر کی تاب کیا جس جا فرشتے بھی نہ پر ماریں
وہاں سے جا کے اک پل میں شہِ جن و بشر آئے
شبِ اسریٰ جو پہنچے مسجدِ اقصیٰ میں شاہِ دیں
پکارے انبیا سارے ہمارے تاجور آئے
وہ آئے جن کے آنے کی خبر سب انبیاء نے دی
زمانہ منتظر تھا جن کا وہ وقتِ سحر آئے
عطا ہو گی مری الفت کو بھی معراج اے شاداب
درِ احمد ﷺ پہ سر رکھوں قضا ایسے میں گر آئے

نقش کوکن

کیا آپ جانتے ہیں....؟

از: عزیزہ حسن دلوی (لندن)

دُنیا میں پانچ ہزار زبانیں بولی جاتی ہیں مگر اذان ایک ہی زبان میں دی جاتی ہے۔
قرآن مجید نازل ہوا سعودی عرب میں، "بہترین پڑھا گیا مصر" میں۔
بہترین طور پر لکھا گیا "ترکی" میں
اور بہترین طور پر سمجھا گیا برصغیر پاک و ہند میں۔
دنیا میں سب سے زیادہ سونا برازیل میں پایا جاتا ہے۔
دنیا میں سب سے زیادہ ہیرے برازیل میں پائے جاتے ہیں۔
دنیا میں سب سے زیادہ جھونپڑیاں برازیل میں پائی جاتی ہیں۔
دنیا میں سب سے زیادہ کپاس مصر میں پیدا ہوتی ہے۔
دنیا میں سب سے زیادہ گنّا کیوبا میں پیدا ہوتا ہے۔
دنیا میں سب سے زیادہ چاندی میکسیکو میں نکلتی ہے۔
دنیا میں سب سے زیادہ ناریل انڈونیشیا میں پیدا ہوتا ہے۔
دنیا میں سب سے زیادہ مکئی امریکہ میں پیدا ہوتی ہے۔
دنیا میں سب سے زیادہ کھجور عراق میں پیدا ہوتی ہے۔
دنیا میں سب سے زیادہ کیلے بھارت میں پائے جاتے ہیں۔
فٹبال دنیا میں سب سے زیادہ پاکستان میں کھیلا جاتا ہے۔
دنیا میں سب سے زیادہ فوج عوامی جمہوریہ چین میں ہے۔
دنیا میں سب سے زیادہ کھایا جانے والا پھل کیلا ہے۔
دنیا میں سب سے زیادہ ربڑ ملیشیا میں پیدا ہوتا ہے۔

بمبئی پولس میں مُسلم ڈھونڈتے رہ جاؤگے

از: شکیل رشید

آئندہ آٹھ سے دس برسوں میں بمبئی پولس میں مسلم نمائندگی یا تو تقریباً ختم ہو جائے گی یا پھر برائے نام رہ جائے گی یہ خطرہ کیوں پیدا ہوا ہے؟ اس سوال کے جواب سے قبل بمبئی پولس میں آج مسلم نمائندگی کتنی ہے اس پر غور کرنا ضروری ہے۔ آزادی کے بعد یہ پہلا موقع ہے جب مہاراشٹر میں آفتاب احمد خان، حسن غفور، ایس ایم مشرف، سیّد صاحب، جاوید احمد خان، اقبال احمد اور قاضی صاحب سمیت تقریباً ۸ آئی پی ایس اور نان آئی پی ایس اعلیٰ مسلم پولس عہدیداران تعینات ہیں۔ بمبئی کی تاریخ کا بھی آزادی کے بعد یہ پہلا موقع ہے جب بڑی تعداد میں مسلم پولس افسران شہر کے مختلف پولس اسٹیشنوں اور بمبئی پولس کی دیگر برانچوں میں تعینات ہیں، تقریباً ۱۲ سینئر انسپکٹر مسلم ہیں۔ ان میں عبدالقوی (سینئر انسپکٹر) ایل اے منیار (سینئر انسپکٹر ماہم پولس اسٹیشن) محمد ملّانی (سینئر انسپکٹر ڈونگری پولس اسٹیشن) دستگیر گوونڈی (سینئر انسپکٹر کرائم برانچ) این اے خان (سینئر انسپکٹر ایس بی ون) ایم اے خان (سینئر انسپکٹر زون تین) اور سینئر انسپکٹر رفیق شیخ وغیرہ بمبئی پولس فورس میں کافی مشہور رہیں اس سے قبل اتنی بڑی تعداد میں مسلم پولس افسران نہ مہاراشٹر نہ بمبئی، کہیں تعینات نہیں تھے، اسمٰعیل راجگرو جی کے آئی باغبان اور غلام دستگیر مالگی (تمام ریٹائرڈ پولس افسران) چند ہی نام تھے جو انگلیوں پر گنے جا سکتے تھے۔

سینئر انسپکٹر سے نیچے یعنی انسپکٹر کے عہدوں پر شہر بھر میں کسی نہ کسی پولس اسٹیشن یا دیگر برانچوں میں سو سے زائد مسلم پولس افسران تعینات ہیں اس سے بھی نیچے اسسٹنٹ پولس انسپکٹر کے عہدوں پر شہر بھر میں سوا سو سے زائد مسلم پولس افسران تعینات ہیں۔ سابقہ ریاستی سرکار نے یہ پالیسی بنائی تھی کہ شہر کے تمام پولس اسٹیشنوں میں چند مسلم افسران اور ان علاقوں میں جہاں مسلمان اکثریت میں ہیں زیادہ تعداد میں مسلم پولس افسران کو تعینات کیا جائے اسی پالیسی کے تحت آج کئی پولس اسٹیشنوں میں پولس انسپکٹر (کرائم) کا خصوصی چارج سنبھالتے ہوئے کئی مسلم پولس افسران نظر آتے ہیں مثلاً پائیدھونی پولس اسٹیشن کے انسپکٹر قیصر ان میں سے زیادہ تر ۱۹۹۰ء بیچ (BATCH) کے ہیں مگر ۱۹۹۰ء کے بعد مسلم پولس افسران کی تعداد مسلسل کم ہو رہی ہے پہلے اگر چار سو افراد پولس امتحان میں بیٹھتے تھے تو ان میں ۱۷ـــ ۱۸ مسلم ہوتے تھے۔ اب چار سو میں تین یا چار ہی مسلمان ہوتے ہیں، اب اگر کوئی مسلم پولس سب انسپکٹر یا انسپکٹر کے عہدے پر پہونچتا بھی ہے وہ تو پولس فورس کا ہی کوئی حوالدار ہوتا ہے جو ترقی کرتے کرتے اوپر تک پہونچ جاتا ہے۔ دوسرے لفظوں میں ۱۹۹۰ء کے بعد پولس فورس میں مسلم نمائندگی کم ہوئی ہے اور کمی کا یہ عمل مسلسل ہے۔

آئی پی ایس اور نان آئی پی ایس مسلم افسران چند سال بعد ریٹائرڈ ہو جائیں گے ان کے نیچے

نقش کوکن

سینئر انسپکٹر کے عہدوں پر تعینات مسلم پولس افسران آئندہ
کے پانچ سے چھ برسوں کے دوران پولس فورس سے ہٹ
جائیں گے اور ان سے نیچے کے مسلم پولس افسران آئندہ
کے آٹھ سے دس برسوں کے بعد ریٹائرڈ ہوں گے۔
اس کے بعد آگے اندھیرا ہی اندھیرا ہے۔ اس اندھیرے
کی ایک وجہ ۱۹۹۰ء میں مراٹھی زبان کا لازمی کیا جانا
ہے۔ تین سو نمبروں کا پولس امتحان ہوتا ہے جس میں
انگریزی کے سو نمبر، عام معلومات کے سو نمبر اور مراٹھی کے
سو نمبر ہوتے ہیں۔ مسلم بچے عموماً اردو میڈیم سے جاتے ہیں
وہ انگریزی اور عام معلومات میں تو ٹھیک ٹھاک نمبر
لے لیتے ہیں مگر مراٹھی میں ان کا ڈبہ گول ہو جاتا ہے۔ مراٹھی
میڈیم کے اسکولوں میں مسلم بچے بڑی کم تعداد میں جاتے ہیں۔
اور وہی اگر پولس امتحان دیتے ہیں تو کامیاب ہوتے ہیں،
یا پھر مسلم حوالدار جو کئی برسوں سے پولس فورس میں ہوتا
ہے۔ سب انسپکٹر کے امتحان میں بیٹھ کر کامیاب
ہوتا ہے۔

مسلم لیڈر، سوشل ورکر اور مسلم ادارے

اس بات کا اظہار و نا روتے ہیں کہ مسلم بچے پولس فورس
میں داخل نہیں ہوتے مگر وہ اس بات کی قطعی کوشش نہیں
کرتے کہ پولس امتحان میں بیٹھنے کے لئے بچوں کی تربیت
کا کوئی کورس شروع کریں۔ مراٹھی زبان سے لاعلمی مسلم بچوں
کو نہ گھر کا نہ گھاٹ کا رکھے گی۔ یہ تمام مسلم ایم ایل اے،
ایم پی، کارپوریٹر اور سوشل ورکر جانتے ہیں مگر ان کی طرف
سے کبھی مراٹھی کی خصوصی کلاسس شروع کرنے کی کوشش
نہیں کی گئی۔ اب بھی وقت ہے کچھ کر لو ورنہ دس سال بعد
بمبئی پولس میں مسلم نمائندگی ڈھونڈتے رہ جاؤ گے۔

نفیس کوکن

قابلِ تقلید

مشہور پاکستانی گلوکارہ نازیہ حسن گزشتہ دنوں رشتہ
ازدواج میں بندھ گئیں۔ ان کے شوہر مرزا اشتیاق
بیگ بنیادی طور پر میکینکل انجینئر ہیں اور ان دنوں
مراکش میں پاکستان کے اعزازی قونصل جنرل ہیں۔ ان
کی شادی کی تقریب انتہائی سادگی کے ساتھ منعقد ہوئی
جس کے تعلق سے نازیہ نے ایک اخبار کو انٹرویو دیتے
ہوئے بتایا کہ "اشتیاق اور میں نے مل کر یہ فیصلہ کیا
تھا کہ شادی پر محض نام و نمود کی خاطر ڈھیر ساری رقم خرچ
کرنے سے بہتر ہے کہ یہی رقم غریب بچوں کے لئے ایک
اسکول تعمیر کرنے پر خرچ کی جائے گی۔

نئی زندگی کی شروعات پر نازیہ نے فیصلہ کیا
ہے کہ وہ صرف فلاحی اور بامقصد کاموں کے
لئے گلوکاری جاری رکھیں گی۔

شادی بیاہ کے موقعہ پر انجام پانے والی
بے جا رسومات اور بے دریغ خرچ کو دیکھتے ہوئے
نازیہ حسن کی شادی کا یہ مراسلہ ہدیۂ قارئین ہے۔
یہ مراسلہ لوگوں کو خواب غفلت سے بیدار کرنے
میں ممد و معاون ثابت ہو سکتا ہے۔ ادارہ

چند پتیلی مقولے

یوسف ناظم

□ کہتے ہیں حسن آدمی کی آنکھ میں ہوتا ہے۔ اگر یہ صحیح ہے تو پھر آدمی ٹیڑھی آنکھ سے کیوں دیکھتا ہے؟

□ علم الابدان (فزیالوجی) کے ماہرین نے عقل کو اعضائے جسمانی کی فہرست میں شامل نہیں کیا ہے۔ ان کی اس غلطی کی وجہ سے کتنے ہی آدمی عقل کا استعمال ہی نہیں کرتے۔ اس ضمن میں ایک واقعہ یہ بھی مشہور ہے کہ کسی ریلوے لیول کراسنگ پر ایک آدمی کی لاش ملی جو ریل سے کٹ کر مر گیا تھا۔ پوسٹ مارٹم کی رپورٹ یہ تھی کہ اس کا سر بھیجے سے خالی تھا۔

□ جانوروں میں ہمیں بکرے بہت پسند ہیں۔ دو بکرے جب سڑک پر لڑتے ہیں تو ہاتھا پائی نہیں کرتے۔ اچھل اچھل کر ایک دوسرے سے سر ٹکراتے ہیں۔ آدمیوں کو ان سے سبق لینا چاہیے۔ کبھی تو سر سے کام لیں۔

□ خلیل خاں فاختائیں کیوں اڑاتے تھے یہ تو پتہ نہیں لیکن آجکل فاختائیں، امن کی خاطر اڑائی جاتی ہیں ـــــ ہنسی آتی ہے۔ امن کو گرفت میں لینا چاہیے، نہ کہ اسے اڑا دینا چاہیے۔ اور یہ بھی سوچنے کی بات ہے کہ اگر "مرغانِ چمن" امن قائم کر سکتے تو پھر آدمی کس مصرف کی دوا ہیں۔

نقش کوکن

□ شیخ، ۳ قسم کے ہوتے ہیں۔ ایک سیدھے سادے شیخ جو کچھ کرتے کراتے نہیں برائے نام شیخ ہوتے ہیں۔ دوسرے وہ جو کسی ملک کے سربراہ ہوتے ہیں یا وہاں کے امراء اور تیسرے وہ جو شیخی بگھارتے ہیں، ہم انہی پر فدا ہیں۔

□ جو لوگ سیاہ و سفید کے مالک ہوتے ہیں ان کے متعلق مشہور ہے کہ ان کا قلب سیاہ ہوتا ہے اور خون سفید۔

□ آنکھیں اس لئے دی گئی ہیں کہ ہم سامنے دیکھیں۔ اگر قدرت کا منشا یہ ہوتا کہ آدمی پیچھے دیکھے تو وہ مزید ایک آنکھ کا انتظام کرتی۔ پیچھے دیکھنے سے آدمی ماضی پرست ہو جاتا ہے آگے دیکھتا رہے تو کم سے کم مین ہول (Man hole) میں تو گرنے سے محفوظ رہے گا۔ یہ مین ہول آدمی اپنے ہی لئے بناتا ہے آج تک کوئی جانور اس میں نہیں گرا حالانکہ کتنے ہی جانور ایسے ہیں جو آدمی کی صورت دیکھتے ہی دُم دبا کر بھاگنے لگتے ہیں۔

□ جانور اور آدمی میں فرق یہ ہے کہ جانور، جانور ہوتا ہے جب کہ آدمی کا آدمی ہونا ضروری نہیں ہے۔

بی کے ایف کوکن حج گروپ کی تنظیم
مکۃ اللہ حج کارپوریشن
بفضل تعالیٰ اگر اس سال آپ نے یا آپ کے عزیز و اقارب نے حج بیت اللہ شریف یا عمرہ کا ارادہ کیا ہے تو آپ ضرور یہ چاہیں گے
کہ دینی و روحانی سفر میں ○ قیام و طعام کا انتظام بالکل گھر کی طرح ہو ○ سفر آرام دہ پُرکیف و اطمینان بخش ہو! ○ آپ کو ادائیگی فرض
اور عبادت کیلئے زیادہ سے زیادہ وقت ملے! ○ ماحول کی اجنبیت آپ کے اعصاب کو متاثر نہ کرے بالکل گھریلو ماحول میں حج کریں ○ تجربہ کار و
مخلص رہنما ہمہ وقت آپ کی رہنمائی کے لئے کمربستہ رہیں یہ تو ان تمام خصوصیات کے ساتھ ہم امسال بھی آپ کی خدمت میں حاضر ہیں۔
ہمیں اپنی خدمت کا موقع دیں اور آرام و اطمینان سے حج کریں...!
مکہ حج کارپوریشن کی منفرد خصوصیات۔
(۱) حج کا سفر ۳۵ سے ۴۰ روز اور عمرہ ۱۵ روز کا ہوگا (۲) حج کا سفر آپکی سہولت کے لحاظ سے دو گروپ میں ہوگا (۳) مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ میں ایئر کنڈیشنڈ رہائش مع لفٹ جو حرم اور مسجد نبوی سے بالکل قریب ہوگی (۴) تمام سفر ایئر کنڈیشنڈ بسوں میں ہوگا (۵) مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کی رہائش میں ہر فلیٹ میں فون کی سہولت دستیاب ہوگی نیز ہوٹل میں فیکس کی سہولت دستیاب ہوگی (۶) کپڑے دھونے کیلئے واشنگ مشین کی سہولت (۷) طبی ضروریات کیلئے ڈاکٹر موجود (۸) علم دین اور حج و عمرہ کے ارکان سکھانے کیلئے ٹور میں مبلغ ساتھ رہیں گے (۹) مدینہ منورہ کے تاریخی مقامات اور مساجد کی زیارتیں ہمارے خاص تجربہ کار گائیڈ کے ساتھ کرائی جائیگی (۱۰) خلیجی ممالک، افریقہ اور یورپ سے آنیوالے حاجی صاحبان کیلئے مکہ میں ہمارا ٹور جوائنٹ کرنے کی سہولیات موجود ہیں۔
پروگرام
حج ٹور ڈی لکس کلاس ۳۵/۴۰ روزہ سفر۔
روانگی: پہلا گروپ: اپریل کے پہلے ہفتہ میں۔ دوسرا گروپ۔ اپریل کے آخری ہفتہ میں
کل خرچ: =/۶۵۰۰۰ روپے
عمرہ ماہ نومبر میں
۱۵ روزہ سفر
کل خرچ: =/۲۶۰۰۰ روپے
عمرہ رمضان شریف میں
۱۵ روزہ سفر
کل خرچ: =/۳۴۰۰۰ روپے
نوٹ: بہترین انتظامی سہولیات مہیا کرنے کی غرض سے ہم محدود سیٹیں لے جاتے ہیں تاکہ ہر حاجی کو ذاتی خدمات دے سکیں۔ اس لئے مایوسی سے بچنے کیلئے اپنی سیٹیں بُک کرالیں۔ یہ سفر انٹرنیشنل پاسپورٹ پر حکومت کے مہیا کردہ BTQS کے تحت ہوگا۔
ہیڈ آفس
ضمیر احمد قادری
۹، رکابیکر اسٹریٹ بمبئی ۴۰۰۰۰۳
فون: 3719231/3765969
3782617
فیکس: 3738449
محمد پرکار
پرکار ایجنسی ۳۱ شریف دیوجی اسٹریٹ
بمبئی ۴۰۰۰۰۳
فون: 3442344/3436979
فیکس: 3428271
برانچ آفس
شکیل شفیق فرید
۵۱ نظام پورہ پٹیل محلہ بھیونڈی
ضلع تھانہ
فون: 30693 (02522)
برانچ آفس
سلیمان قاسم دبیر
کاروفیس بلڈنگ تیسرا مالا روم نمبر ۵
ہاسپٹل لین، ڈاکیارڈ روڈ، مجگاؤں
بمبئی ۴۰۰۰۱۰
فون: 3724259

نقش کوکن

فیاض الدین فیاض سرپنچ تیلی اور واڑ

کتنی دلچسپ کوکن کی ہیں وادیاں :: پربتوں ہی کے دامن میں ہیں ندیاں
چارسو لہلہاتی ہوئی کھیتیاں :: پھول خوش رنگ ہیں خوشنما تتلیاں
وادیوں سے یہاں اٹھ رہا ہے دھواں :: اور پہاڑوں پہ منڈلاتی ہیں بدلیاں
خوبصورت مناظر کی نیرنگیاں :: ہر مسافر سے کہتی ہیں ٹھہرو یہاں
آم ہیں اور کاجو ہیں کو کم یہاں :: ہر طرح کے شجر ہر طرف جھاڑیاں
مور ہیں اور ہرنوں کا کیا پوچھنا :: ہیں چرندوں پرندوں کی گلکاریاں
راستے گھوم کر راستوں سے ملیں :: تھے فلک پر اچانک زمیں پر رواں

کیوں سمندر کا ساحل نہ فیاض ہو ؟
جب کہ اس پار سے آگئیں کشتیاں !!

ڈگر ڈھونڈتی

پروفیسر سلیم ضیا

ضیاء در بدر کو بکو ڈھونڈتی ہے :: انہیں کو ہماری نظر ڈھونڈتی ہے
ہر اک نئے رہ میں نقش دیگر ڈھونڈتا ہے :: ہماری طبیعت ہنر ڈھونڈتی ہے
وہ ملت جو صدیوں سے سوئی پڑی تھی :: وہ "محنت" کا اپنی ثمر ڈھونڈتی ہے
بھٹکتی رہے گی یہ صحرا میں کب تک :: تمنا میری اب شجر ڈھونڈتی ہے
فضا عصرِ حاضر کی ہر نوجواں کی :: نگاہوں میں برق و شرر ڈھونڈتی ہے
مرے صبر کی انتہا سے پریشاں :: شبِ غم بھی اب تو سحر ڈھونڈتی ہے
ستاروں کو جو قوم رستہ دکھائے :: وہ اپنے لئے اب ڈگر ڈھونڈتی ہے
جوانی میں بیٹے کو پالا نہ پوسا :: بڑھاپے میں لختِ جگر ڈھونڈتی ہے

نہ گھبرا ضیا حادثوں کی گھڑی سے
وہ دن رات میرا ہی گھر ڈھونڈتی ہے

سخن ور

عبدالحق غم (دھولیہ)

یک بہ یک خون میں ہر آنکھ ہوئی تر کیسے
مجھ کو اس نہج پہ آتے ہوئے اک عمر لگی
ہے مرے دور کا یہ سب سے بڑا المیہ
جو زباں دانی کی ابجد سے نہیں ہیں واقف
دو قدم چلنا بھی دشوار تھا جن کی خاطر
کل جن ہاتھوں سے برستے تھے محبت کے گلاب
بس اسی فکر نے دیوانہ بنا رکھا ہے
آج ہم اہلِ سیاست سے یہی پوچھیں گے
رہزنی جن کی تھی مشہور زمانہ کل تک
آپ شہرت کے طلب گار نہ تھے غم صاحب

وقت نے پیش کئے ہائے یہ منظر کیسے
لوگ بن جاتے ہیں دم بھر میں سخن ور کیسے
لوگ ہیروں کو سمجھ لیتے ہیں پتھر کیسے
مان لیتے ہیں انہیں لوگ سخن ور کیسے
آگئے آج مرے ساتھ برابر کیسے
ان کے ہاتھوں میں نظر آتے ہیں پتھر کیسے
آپ کے ذکر سے دل ہوگا منور کیسے
لگ گئی آگ تعصب کی یہ گھر گھر کیسے
بن گئے آج وہی قوم کے رہبر کیسے
تذکرے ہونے لگے آپ کے گھر گھر کیسے

کوکن ٹور اینڈ ٹراویل کارپوریشن
حج، عمرہ ٹورس
بمبئی، کوکن اور گجرات اضلاع کا قدیم اور مخلص ادارہ،
اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے اور حاجی صاحبان کی دعاؤں سے یہ ہماری خدمت کا آٹھواں سال ہے بہت سے لوگ ہماری نقل کر رہے ہیں مگر انشاء اللہ ہماری برابری نہیں کر سکتے۔ آپ کے سفر کی تمام ذمہ داریاں خدمات ہمارے ذمہ صرف عبادات آپ کے ذمہ۔
عمرہ ٹورس
۱ر اکتوبر ۱۹۹۵ء اور رمضان ۱۹۹۶ء =/ ۲۴،۵۰۰
حج ٹورس ۱۹۹۶ء
۴۰/۳۵ دن کا روحانی سفر =/ ۶۴،۵۰۰ "منیٰ میں واٹر کولر خیمہ ہوں گے۔"
تفصیلی معلومات کیلئے ملئے یا لکھئے۔ آپ کے خادم: (۱) اسلم مثال (D.A.Hons) (۲) آصف مثال (۳) سعید ملّا (۴) وصی پٹیل۔
آفس: ۳۶۳ ر شیخ میمن اسٹریٹ، جامع مسجد کے سامنے بمبئی ۴۰۰۰۰۲۔ ٹیلیفون: ۳۴۴۰۲۴۵/۳۴۲۲۹۴۱ فیکس: ۳۴۴۰۲۴۳-
گھر کا ٹیلیفون: ۲۲۴۹۱۸ (۰۲۵۲) ۷۱۲۲۲۴۹۱۸ پاڑی / اوسلی / ضلع تھانہ: ۲۲۶۵۴۹ (۰۲۵۲)/ ۷۱۲۲۲۶۵۴۹
برانچ آفس بمبئی: پرکار برادرس فون: ۳۷۱۸۸۲۱ چپلون: پرکار کمپلیکس (عبدالرشید پرکار) نئی بمبئی: سکسیز اسٹیٹ ایجنسی نیرول اسٹیشن سے قریب: ۷۶۸۴۹۵۷/ ۷۶۸۳۵۰۰ مہاڈ: جناب عنایت اللہ جلال، جلال زیروکس، ساواڈ ناکہ، مہاڈ فون: ۲۴۱۴۱ رتناگری: حاجی غلام بھاٹکر، مرکر واڈا۔ رتناگری فون: ۲۳۸۱۹ جدہ آفس: فون: ۶۴۸۲۷۶۳
فیکس: ۶۴۸۲۳۲۸-

ہماری کوئی برانچ نہیں
بفضلہ
بہترین مٹھائیوں اور بیکری مصنوعات سے
وابستہ نام — سلیمان عثمان
چند خاص مصنوعات: افلاطون، ڈرائی فروٹ برفی، ڈرائی ڈیٹ برفی
انجیر پاک، اخروٹ پاک، انڈا پاک، بادام کا زعفرانی حلوہ، بادامی حلوہ،
سوہن حلوہ، بادامی سوہن حلوہ، کاجو قتلی، کاجو رول، پلم کیک...
اِن کے علاوہ کاجو بسکٹ اور دیگر کئی قسم کے بسکٹ خستہ نان خطائیاں۔
شیریں رواج، شیریں مزاج
سلیمان عثمان مٹھائی والے

کوکنی شاعری

□ جاوید دروے (بانکوٹ)

کھر و اتحاد سے اپلیات تراپلی جیت یقینی ہے
کاں اَپلو حق انی انصاف اپون گھیوشکت نائے
تو ظلم شی باز اَیل اَنی داگیل شرافت شی
کاں تیالا جواب الیسو اپون دیو شکت نائے
ہی وادل انی طوفان بس بات ہے وقتا چی
کا، دربات خوشی چیا اَپون پیوں شکت نائے
از ہربات دشمنی چی ھَیاں ختم کروں یا
کاں نوی بنیاد محبت چی اپون گھیو شکت نائے
دنگا، فساد، پھوٹ انی نفرت چو ہیو پرچار
کاں ھیا فتنیاشی محفوظ اپون رھیو شکت نائے
کوکن چی اپون لوکاں، سادھی بھلی نی سچّی
کاں ایک زاگیاور موٹی طاقت بنوں شکت نائے
اپون ہندوانی مسلمان کیتی پیارانی رھیلو
کاں اپلی پیاری روائت زندہ اپون ٹھیو شکت نائے
مندرانی مسجدہی گھراں ہات محبّت چے
کاں ہی تعلیم کھری ہنشی اپون گھیو شکت نائے
منزل انی مقصد ہے اپلو سدا ایکے
کاں سگلیانا ہتیاں ایکساتھ اپون نھیو شکت نائے
کئے ورشاشی فکر نیتا نلا ہے جنتا سکھا چی
کاں ازون گھاس سکھا چوتی چو کون جیو شکت نائے

مراٹھی نظم کا ترجمہ

شاعر: دلیپ کلکرنی
مترجم: ابراہیم بغدادی (یو، کے)

□

برگد کے اِرد گِرد
قدم نہیں بڑھاتا
منزل مقصود تک
پہنچی ہے زندگی
مانگنے سے اب کیا حاصل
ملیں گی وہی آماوس کی راتیں
مقصد حیات کیا ہوگا
جب دامن ہوا ہے تار تار
تیرے پرائے دھن کا
اور مٹا دے ساوتری کا ٹیکہ
خوشی سے منائیں گے ہم
اب جشن آزادی کا

⁘ - ⁘

سٹیلائٹ فیشن
ریڈی میڈ کپڑوں کے صنعت کار و برآمد کار
پروپرائٹر:- غلام دستگیر پرکار
فیکٹری: وجے انڈسٹریل اسٹیٹ
آئی۔بی۔پٹیل روڈ، گورے گاؤں (ایسٹ)
بمبئی نمبر ۴۰۰۰۶۳
فون نمبر:-

غزلیں

از: نعیم الدین نعیم، مروڈ جنجیرہ

نگاہِ دل سے دیکھو بند کوزے میں سمندر ہے
اک، اک قطرے اس کے لذت تسنیم و کوثر ہے
کوئی دولت کے گھر میں ہے کوئی شہرت کی چھت پر ہے
اداکاروں کی بستی میں بس اک سے دار شاعر ہے
کہاں آرام دنیا میں فقط اس کا تصور ہے
کسی کو فکرِ دُنیا ہے کسی کو خوفِ محشر ہے
ہوا وہ سازِ ہستی چھیڑ کر اوجھل نگاہوں سے
صداؤں کے تعاقب میں بھٹکنا اب مقدر ہے
خرد کی بات کیا میرا جنوں بھی جانتا ہے
غموں کے سائے میں ہی جگمگاتا عمرِ حاضر ہے

نعیمؔ اب قتل کا لے لو مزہ موقع سنہرا ہے
حنائی دست میں دیکھو ہلالی ایک خنجر ہے

رفیق وستا۔ کھیڈ

مرگئیں دھوپیں، رُت بدلی اور چھائے میگھ
جانے جگ کا مالک کب برسائے میگھ
اس کے چرچے عام ہوں یہ بھی ممکن ہے
میں پیاسا مر جاؤں نام کمائے میگھ
پھر ساجن نے چھیڑے گیت جدائی کے
پھر سجنی کی آنکھ میں آنسو لائے میگھ
سوکھے جنگل، پیاسے دریا، بھوکے کھیت
کس کا دل رکھے کس کو ٹھکرائے میگھ
وہ ٹھہرا اک جوگی مست فضاؤں کا
لے جائیں جس اور ہوائیں جائے میگھ

دھرتی روئے، پنکھ پکھیرو چلائیں
دور گگن میں وستاؔ، جی بہلائے میگھ

از: مزمل دلوی، بارا پاڑہ، پنویل

زندگی درد کے رشتوں میں جو بٹ جائے گی
ہر خوشی رنج کے دامن سے لپٹ جائے گی
دل دھڑکنے کی صداؤں سے بھی مانوس رہو
ورنہ احساس کی دنیا ہی سمٹ جائے گی
ہے اگر علم کی دولت اسے تقسیم کرو
روشنی دے گی اگر ذہنوں میں بٹ جائے گی
ایک ذرا لغزشِ پا سے بھی خبردار رہو
دن گذارا ہے تو یہ رات بھی کٹ جائے گی
شام ہوتے ہی میرے دل میں تیری یادوں کے
دیپ روشن ہوئے اب تیرگی چھٹ جائے گی

ذہن مانوس تو ہونے دو مزملؔ وقت سے
فکرِ تاریخ کے اوراق پلٹ جائے گی

بشیر حسین کھوت۔ پوفلونے

چھلکتی جائے آنکھوں سے شراب آہستہ آہستہ
کرے مدہوش کتنوں کو خراب آہستہ آہستہ
تیرے گالوں کی رنگت دیکھ کے ہونٹوں کی عنابی
بہت شرما رہا ہے آفتاب آہستہ آہستہ
ترا چہرہ چمکتا ہے تری زلفیں مہکتی ہیں
تجھے اپنا بناتا ہے شباب آہستہ آہستہ
مسافر جب قدم رکھتا ہے اپنا جانبِ منزل
تو مٹ جاتا ہے نظروں کا سراب آہستہ آہستہ

بشیرؔ یوں درد کے بستر پہ بھی اکثر میں سوتا ہوں
کوئی کرتا ہے رنگیں مرا خواب آہستہ آہستہ

حضرت جی!
مولانا انعام الحسن

تبلیغی جماعت کے امیر حضرت مولانا انعام الحسن ۱۵ر جون ۹۵ء کو اس دارِ فانی سے رحلت فرما گئے۔ مولانا مرحوم نے اپنی پوری زندگی دعوت و تبلیغ سے منسلک رہ کر اس دین کی خدمت کی۔

مولانا اپریل ۶۵ء سے تبلیغی جماعت کے امیر مقرر ہوئے تھے۔ تبلیغی جماعت ایک جیسی عالمی دینی تحریک نہ دیگر کسی مذہب کی۔ تبلیغی کام کا آغاز میوات کے قصبہ فیروز پور نمک سے ۲۷-۱۹۲۶ء میں ہوا اور اس وقت حضرت شاہ مولانا الیاس نے گشت و تبلیغ کے ضابطے امیر، متکلم اور ذکر وغیرہ سے متعلق متعین فرمائے۔

مولانا کا حضرت مولانا الیاس سے قریبی رشتہ تھا۔ مولانا الیاس کی ہمشیرہ بی حمیرہ مولانا انعام کی حقیقی دادی تھیں۔ علاوہ شیخ الحدیث حضرت مولانا زکریا صاحب کی صاحبزادی مولانا انعام الحسن سے بیاہی تھیں۔

مولانا انعام الحسن صاحب کو یہ امتیاز بھی حاصل ہے کہ مولانا الیاس صاحب نے اپنی حیات کے آخری دنوں میں چند افراد کے بارے میں یہ فرمایا تھا کہ ان میں سے جس پر اتفاق ہو امیر چن لیا جائے۔ ان میں مولانا انعام الحسن کا نام نامی بھی شامل تھا۔

مولانا انعام الحسن اعلیٰ انتظامی صلاحیتوں کے مالک تھے۔ مزاج میں انکساری اور تواضع، دوسرے کی بات کو توجہ سے سُننا اور صلاحیت، نرمی اور حکمت سے معاملہ کو سلجھانا ان کی ایسی خصوصیات تھیں جن کی وجہ سے ان کے دورِ امارت میں جو تقریباً تیس برس ہے تبلیغی کام نے بے پناہ فروغ حاصل کیا۔

مولانا کے ساتھ لوگوں کی عقیدت و احترام کا اندازہ اس سے بھی ہوتا ہے کہ ہندوستانی سفارت خانوں نے عاشورہ کی چھٹی کے باوجود اور دفتر کے عام اوقات نہ ہونے کے باوجود صبح سویرے ہی دنیا بھر میں ان افراد کو آناً فاناً ویزے جاری کر دیئے جو نماز جنازہ میں شریک ہونے کیلئے ہندوستان آنا چاہتے تھے چنانچہ دنیا بھر سے ہزاروں افراد دہلی پہنچ گئے۔

اللہ مرحوم کو غریقِ رحمت کرے

نفیش کرکن

رنگین کہانی

ڈاکہ — بلا تشدّد

شیخ اسماعیل (نیروبی)

اُن دنوں ملک بھر میں ریزگاری کی بہت ہی قلت تھی۔ بالخصوص پچاس سینٹ، ایک شلنگ اور پانچ شلنگ کے سکّے "تقریباً نایاب تھے۔ مقامی اخبارات میں پڑھتے آئے تھے کہ چاندی کے یہ سکّے لوگ بوریوں میں بھر بھر کر برآمد کر رہے تھے اور اندھا دھند پیسہ کما رہے تھے۔ یہ بھی سننے میں آیا تھا کہ ایک شلنگ فی پونڈ کے کمیشن پر ہزاروں موقع شناس لوگ دولت اکٹھا کر رہے تھے۔

کسی چھوٹی موٹی دکان میں اگر چھوٹے چھوٹے سکّے نہ ہوں تو سارا کاروبار ٹھپ ہو جاتا ہے۔ ہماری دکان کی بھی کچھ ایسی ہی کیفیت تھی۔ ایک دن کیشیئر نے حسبِ معمول چپڑاسی کے ہاتھ میں پانچ سو شلنگ تھما دیئے اور گرد و نواح کی دکانوں سے، بینک سے یا کہیں سے بھی چینج (CHANGE) لانے کو کہا۔ تھوڑی دیر بعد چپڑاسی بنا ریزگاری واپس لوٹا اور اس کے پیچھے ایک اجنبی دکان میں داخل ہوا اور چلّایا۔

"کہاں ہے وہ تمہارا آدمی جو چینج ڈھونڈ رہا تھا؟ یہ رہے ننانوے شلنگ۔ گن لو اور دیدو سو شلنگ مجھے۔ مزید چینج کی ضرورت ہو تو بھیجدو اپنے آدمی کو میرے ساتھ۔ ابھی۔ اسی وقت۔"

"کہاں لے جاؤ گے میرے آدمی کو اور کتنی ریزگاری دے سکو گے؟" کیشیئر نے پوچھا۔

"بس وہ سامنے والے وانا ایجی ہسپتال کے گیٹ تک۔ چینج جتنی چاہیئے مل سکتی ہے میرا کمیشن صرف صرف ایک فیصد ہوگا۔ اور سنو! آئندہ جب بھی ریزگاری کی ضرورت پڑ جائے، تو تم پہلے مجھے فون کر کے اپنے آدمی کو نقش کو کر میرے پاس ہسپتال کے گیٹ پر بھیج دیا کرو۔ میں ادھر ہی کام کرتا ہوں۔ یہ رہا میرا کارڈ۔"

سودا بُرا نہیں تھا۔ کیشیئر کو اب پوری تسلی بھی ہوئی تھی کہ اجنبی کوئی چور، اُچکا نہیں تھا۔ چنانچہ اس نے یکمشت تین ہزار شلنگ اور ایک مضبوط تھیلی چپڑاسی کو دی اور اسے اجنبی کے ساتھ روانہ کیا۔

پورے دو گھنٹوں کے بعد جب چپڑاسی خالی ہاتھ واپس لوٹا تو اس کے چہرے پر ہوائیاں اڑ رہی تھیں۔ اینٹرس گیٹ پر پہنچ کر اجنبی نے نہایت شریفانہ انداز سے چپڑاسی کے ہاتھ سے تھیلی اور پیسے لئے تھے اور ہسپتال کے احاطے میں داخل ہو کر پچھلے گیٹ [EXIT GATE] سے رفوچکر ہو گیا تھا۔

تراشے خراشے

از:- قاضی فراز احمد (دوحہ قطر)

حاصلِ مطالعہ

ایک نیا سلسلہ "تراشے خراشے" کے نام سے شروع کیا جا رہا ہے۔
جس میں حاصل مطالعہ چیزیں، عبرت و تاریخ، جدید علوم دینی سے متعلق نیز طنز و مزاح، ادب پارے جو جناب قاضی فراز احمد نے جمع کی ہیں۔ سلسلہ وار شریک اشاعت ہوتی رہیں گی۔ امید کہ قارئین اسے پسند فرمائیں گے

(مدیر)

ہاتف:

حضرت ابن عمر رضؓ سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضؓ ایک دن خطبہ پڑھ رہے تھے کہ اچانک فرمانے لگے " یَا سَارِیَۃُ الْجَبَلُ " اے ساریہ رضؓ! پہاڑ کی طرف ہو جاؤ" آپ نے تین بار یہی فرمایا۔ اور بعد میں خطبہ پورا کیا۔ کچھ دنوں کے بعد حضرت ساریہ رضؓ کی فوج کا قاصد آیا۔ حضرت عمر رضؓ نے اس سے لڑائی کی تفصیل پوچھی۔ اس نے عرض کیا۔ یا امیرالمومنین رضؓ ایک روز ہم شکست کھانے والے تھے کہ ہمیں ایسی آواز آئی "اے ساریہ پہاڑ کی جانب ہو جاؤ" یہ آواز ہم نے تین بار سنی اور اس پر عمل کیا اور اللہ تعالیٰ نے مشرکین کو شکست دی۔

مسجد قرطبہ:

حکیم الامت علامہ اقبالؒ تیسری گول میز سے فارغ ہو کر سات سو سال پرانی مسجد "قرطبہ" پہنچے۔ جو گرجا بن چکی تھی۔ نگراں پادری سے دو رکعت نماز پڑھنے کی اجازت چاہی۔ وہ بڑے پادری کے پاس درخواست لے کر گیا۔ اس دوران علامہ اقبالؒ نماز پڑھ چکے تھے۔ آپ نے پادری سے کہا تھا "تعجب ہے تم مسیحی ہم سے اس قسم کا سلوک کرتے ہو حالانکہ ہم لوگوں نے تم سے کبھی اس طرح نہیں کیا تھا" مسلمانوں کی عظمت و شوکت کی حامل یہ مسجد اب گرجا کی صورت میں ہے۔

کثیرالاولاد:

مراکش (MARRACCO) کا حکمراں شاہ مولائے اسماعیل آٹھ سو اٹھاسی بچوں کا باپ تھا۔ اس نے ۱۶۷۶ء سے ۱۷۲۷ء تک حکمرانی کی اس کی فوج میں ایک ایسی رجمنٹ بھی تھی جس میں ۵۴۰ سپاہی تھے اور یہ سب شاہ اسماعیل کے بیٹے تھے۔ اس نے تقریباً اکیاون (۵۱) سال حکومت کی۔

زندہ تصنیف:

علامہ اقبالؒ کو جب سر کا خطاب دیا جانے لگا تو خطاب قبول کرنے کی ایک شرط رکھی کہ

نقش کوکن

پہلا استاد محترم مولانا سید حسن کو شمس العلماء کا خطاب دیا جائے انہوں نے جواب دیا کہ انکی کوئی تصنیف تو نہیں ہے کن بنیادوں پر ان کو خطاب دیا جائے۔ علامہ نے کہا " مولانا کی سب سے بڑی تصنیف تو میں ہوں"۔

کوکن کا تربوز:

شاہجہاں کے عہد میں جعفر خاں عمدۃ الملک ایک امیر تھا اس کی سونگھنے اور چکھنے کی قوت بہت تیز تھی۔

ایک دن اس کے پاس ایک تربوز لایا گیا۔ جعفر خاں نے تربوز چکھا جو بے حد میٹھا اور خوشبودار تھا وہ اسے کھا کر بہت خوش ہوا اور بولا "میں نے اس سے پہلے اتنا اچھا تربوز کبھی نہیں کھایا مگر . . . . . اس میں سے مچھلی کی بو آتی ہے۔

تحقیق پر پتہ چلا کہ یہ "کوکن" کا تربوز تھا۔ اس علاقے کے کسان مٹی میں مچھلی کا برادہ ملا کر فصلوں میں ڈالتے تھے۔

عقل و دین:

مولانا محمد قاسم نانوتوی اور سرسید احمد خاں ایک ہی استاد "مولوی مملوک علی" کے شاگرد رہے ہیں۔ بڑے ہو کر ان دونوں کے فکر و عمل میں اتنی تبدیلی آئی کہ ایک نے "دارالعلوم دیوبند" کی خدمت کی تو دوسرے نے علی گڈھ کالج کی بنیاد ڈالی۔

ایک مرتبہ مولانا نانوتوی کو سرسید نے خط لکھا کہ "حضرت دین کی کوئی بات عقل کیخلاف نہیں ہونی چاہیئے" مولانا نے جواب لکھا "آپ نے الٹا کر دیا ہے اصل بات یہ ہے کہ عقل کی کوئی بات دین کے خلاف نہیں ہونی چاہیئے"۔

نقش کوکن

رنگِ سخن رگِ سخن:

مولانا اشرف علی تھانوی صاحب کی طبیعت میں مزاح اور برجستگی بہت تھی۔ زبان و بیان، محاورے اور الفاظ کے الٹ پھیر سے خوب کام لیتے تھے۔ ایک بار کسی بے تکلف دوست نے کہا "حضرت فلاں شخص بڑے مسخرے ہیں" مولانا نے مسکرا کر کہا۔ جی ہاں! کسی "خر" سے مَس ہو گئے ہوں گے۔

منطق:

اودھ کے نواب غازی الدین حیدر نے اپنے عہد کے گوتے حیدری خان کو اس شرط پر گانے کے لئے آمادہ کیا اگر آج آپنے گانے سے نہیں رُلایا تو وہ اسے "گومتی" میں پھینکوا دیں گے ـــــ خدا کی قدرت کہ حیدری خان نے ایسا گایا، ایسا گایا کہ غازی الدین حیدر رو پڑے۔ انہوں نے خوش ہو کر فرمایا "بولو حیدری خان کیا مانگتے ہو" حیدری خان نے کہا۔ حضور! آج کے بعد مجھ سے گانا نہ سنئے گا اگر آپ مجھے مروا ڈالئے گا تو دوسرا حیدری خان پیدا نہیں ہوگا۔ آپکی رحلت کے بعد دوسرا بادشاہ تخت پر بیٹھ جائے گا"۔

ناچیز:

پٹنہ کے مزاحیہ شاعر عبدالحنیف ناچیز سے ایک مرتبہ جگر مرادآبادی نے کہا۔ ناچیز اگر آپ اس مصرعے پر گرہ لگائیں تو ہم آپ کو شاعر مانیں۔

ع کیوں نہ باندھا گیا ناچیز کی دم میں نمدہ : ناچیز نے برجستہ مصرع لگایا

بولے محشر میں گنہگار میری بخشش پر
کیوں نہ باندھا گیا ناچیز کی دم میں نمدہ "

آپ پوچھئے ہم بتائیں گے

سوالات بھیجتے وقت مندرجہ ذیل باتوں کا خیال رکھئے۔

۱) سوال مختصر، دلچسپ اور ایسا ہو جس کا جواب نہ صرف آپ کے بلکہ دیگر قارئین کی معلومات میں بھی اضافہ کر سکے۔

۲) دو سوالوں کے درمیان کافی جگہ چھوڑ کر لکھیں۔

۳) تحریر صاف اور خوشخط ہو ۴) سوال کاغذ کے ایک طرف روشنائی یا بال پین سے لکھے ہوئے ہوں۔ پنسل سے لکھے یا کانٹ چھانٹ کر لکھے گئے سوالات پر غور نہیں کیا جائے گا۔ ۵) بیہودہ اور اخلاق سے گرے ہوئے سوالوں کے جواب نہیں دیئے جائیں گے ۶) ایک وقت میں زیادہ سے زیادہ تین سوال پوچھے جائیں ۔ ۷) شرعی مسائل نہ پوچھے جائیں

:تابڑتوڑ

روشن آرا عبدالرحیم نوائطی پنویل ضلع رائیگڑھ

سوال : دل بڑا دلدار کا، سر بڑا سردار کا تو گھر بڑا کس کا ؟

ج : زردار کا۔

سوال : موت برحق ہے پھر کسی عزیز کی موت پر لوگ روتے کیوں ہیں ؟

ج : اس لئے کہ ان کے سینوں میں دھڑکتا ہوا دل زندہ ہے اور دل کے تعلق سے کہا گیا ہے کہ
دل ہی ہے تو نہ سنگ و خشت ؛ درد سے بھر نہ آئے کیوں؟
روئیں گے ہم ہزار بار ؛ کوئی ہمیں ستائے کیوں ؟

سوال : دین اور دنیا میں کیا فرق ہے ؟

ج : دین کا حساب کتاب زیر زمین جانے کے بعد شروع ہوتا ہے اور دنیا کا زمین سے اوپر اٹھنے کے بعد۔

علی ایس سانگلے۔ کیپ ٹاؤن، ساؤتھ افریقہ۔

سوال : مرد اپنے آپ کو جب آئینہ میں دیکھتا ہے تو کیا خیال کرتا ہے ؟

ج : ابھی تو میں جوان ہوں! ابھی تو میں جوان ہوں۔

سوال : انسان جھونپڑیوں میں رہتے ہوئے بھی محلوں کے خواب کیوں دیکھتا ہے ؟

ج : حقیقت حال کا رخ موڑنے کی سکت نہیں ہے تو اپنے دکھی دل کو دلاسہ دینے کے لئے خواب ہی اس کا سرمایۂ کل ہے۔

سوال : انسان اپنوں کے ہوتے ہوئے بھی خود کو اکیلا کب محسوس کرتا ہے ؟

ج : جب لوگ اس کے خیالات سے اتفاق نہ کریں۔

نفشاں کوکن

ڈاکٹر اعجاز عبداللطیف الاسکر۔ کلیان ضلع تھانہ۔

سوال: بڑے ہسپتالوں میں متعدد کمروں کو فلاں روم ایسا نام دیتے ہیں مگر آپریشن کے کمرہ کو آپریشن تھیٹر کہتے "روم" نہیں۔ ایسا کیوں؟

ج: اس لئے کہ یہ بھی بند کمرہ کا اسٹیج ہے جہاں زندگی اور موت کا کھیل کھیلا جاتا ہے اور ماہر سرجن اپنی فنکارانہ صلاحیت کا مظاہرہ کرتا ہے اگر وہ کامیاب ہو کر باہر نکلے تو لوگ اس کا ہیرو کی شان میں استقبال کرتے ہیں اور ناکام ہو تو اسے ویلن سمجھتے ہیں۔

سوال: سورج مکھی کا پھول ہمیشہ سورج کی طرف رخ کرکے کیوں رہتا ہے؟

ج: تاکہ آفتاب عالمتاب کو یہ احساس دلاتا رہے کہ خالق کائنات نے کسی کو تو اتنی طاقت دی ہے کہ اس سے آنکھ ملا سکے۔

خیر النساء حسین خان پلناک، گھاٹکوپر، بمبئی

سوال: بدعت کسے کہتے ہیں؟

ج: کسی نئے عمل کو اسلام میں داخل کرنا جس کا وجود شارعِ اسلام یا خلفائے راشدین کے عمل سے ثابت نہ ہو۔

سوال: حضرت عیسیٰؑ سولی پر چڑھائے گئے یا آسمان پر اٹھائے گئے؟

ج: تاریخ ابن خلدون میں ہے کہ حضرت عیسیٰ کو تو جبرئیلؑ آسمان پر اٹھا لے گئے۔ یہودی جو ان کے دشمن تھے انہیں مارنے ان کے مکان میں داخل ہو گئے تو انہیں ایک شخص نظر آیا جو عیسیٰ کا ہمشکل تھا۔ یہودیوں نے اسے پکڑ کر صلیب پر لٹکا دیا اس طرح عیسائیوں کا عقیدہ ہے کہ حضرت عیسیٰ کو پھانسی دی گئی اور مسلمانوں کا عقیدہ یہ ہے کہ وہ آسمان پر اٹھائے گئے تھے۔

عرفان عبدالغفور شیخ۔ ڈونگری، بمبئی ۹

سوال: سکے کے دو بازوؤں کو "ہیڈ اینڈ ٹیل" کیوں کہتے ہیں؟

ج: جب سکوں کا استعمال شروع ہوا تو سکہ کی ایک جانب حاکمِ وقت کی تصویر (گردن سے اوپری حصہ) ہوا کرتی تھی اس لئے وہ سائیڈ ہیڈ اور مخالف سائیڈ ٹیل کہلاتی ہے اسی طرح کچھ لوگ حاکم وقت کی تصویر والی سائیڈ کو کنگ اور مخالف سائیڈ کو لیٹر بھی کہتے ہیں۔

سوال: ریل کی پٹریوں کے نیچے اور ارد گرد سنگریزوں کے ساتھ چھوٹے چھوٹے پتھر بھی داب دیئے جاتے ہیں اس سے کیا فائدہ ہے؟

ج: ایک فائدہ تو یہ ہے کہ پٹریوں پر ریل کا کتنا بھی بوجھ پڑے یہ پتھر آس پاس کی مٹی سنگریزوں کو پکڑے رکھتے ہیں سرکنے نہیں دیتے۔

اور دوسرا فائدہ اسی وقت دیکھنے میں آتا ہے جب ریل رو کو تحریک زوروں میں ہو۔

ہم نے بچوں کے لئے یا بچوں کے لکھے ہوئے مضامین
کیلئے صفحۂ اطفال شروع کیا ہے امید کہ اس سلسلے کو پسند کیا
جائے گا (ادارہ)............

اعتبار نہیں

ابر کے سایہ کا
غیر عورت کی محبت کا
خوشامد کی تعریف کا
غرض مند دوستی کا
جواری کی مالداری کا
کھانے پینے کے یاروں کا
تندرستی اور زندگی کا
حرام کا مال باقی رہنے کا

—:·:·:

ا: مزمل دلوی۔ بارا پاڑہ۔ پنوبل ہے۔

●

نوح علیہ السلام

حضرت نوحؑ کا اصل نام "شکر" ہے۔
حضرت نوحؑ کے والد کا نام "لامک" تھا۔
حضرت نوحؑ کی والدہ کا نام "منمابنت نوش" تھا۔
حضرت نوحؑ کے دادا کا نام "متوسطع" تھا
نقش کوکن

حضرت نوحؑ کی بیوی کا نام "واعلہ" تھا جو سرکشی کی وجہ سے طوفانِ نوحؑ میں ڈوب گئی۔
حضرت نوحؑ کے چار بیٹوں کے نام: کنعان۔ یافث۔ سام۔ حام تھے۔
طوفان نوحؑ ماہ رجب المرجب میں آیا تھا۔
طوفان نوحؑ کی ابتدا ایک تنور سے ہوئی تھی۔
حضرت نوحؑ نے کشتی سے اتر کر قردلی میں قیام فرمایا۔
حضرت نوحؑ طوفان کی وجہ سے چھ مہینے آٹھ دن کشتی پر رہے۔
حضرت نوحؑ کی کشتی نے ۱۰ محرم الحرام کو نجات پائی۔
حضرت نوحؑ کے بعد سب سے پہلا شہر حران آباد ہوا۔
حضرت نوحؑ طوفانِ نوحؑ کے بعد ۳۵ برس زندہ رہے۔
حضرت نوحؑ نے کبوتر کو خشکی کا پتہ معلوم کرنے کیلئے بھیجا تھا۔
(حضرت) نوح کے معنی گریہ وزاری کرنیوالا ہے

—:·:·:

ا: اشفاق عمر کوپے۔ امبر گھر۔ داپولی۔ رتناگری

●

بولتے ہندسے (ان کے جملے بنا کر لکھئے)

م ۳ میرا ۱۰ ۲ تو لگا دو۔
۱۲ات کے پی ۲ بر ۷ میں ۱۳ یہ ۳۰ مار خاں ۹ کر پر ہ کر رہا تھا۔
۱۹ نے کہا ۱۰۰ دا گر آیا اور ۲۰ ری بار ۱۰ تک دیدی۔
میری پوری آس ۳ والی نئی ۹۰ لی قمیص کہاں ہے۔
۷۰ پوشی کی ضرورت نہیں ہم ۲۹ لوگوں کی ۸۰ لیئت جانتے ہیں

—:·:·:

ا: بتول دادا دروے (بانکوٹ)

لہراؤ ترنگا پیارا

کوثر انصاری (بمبئی)

بچہ بچہ للکارا — آزاد ہے دیش ہمارا
دھرتی کے کونے کونے میں — لہراؤ ترنگا پیارا

ملک و ملت کی آن ہے یہ
دھرتی ماتا کی جان ہے یہ
بھارت کی اونچی شان ہے یہ
آزادی کی پہچان ہے یہ

بچہ بچہ للکارا — آزاد ہے دیش ہمارا
دھرتی کے کونے کونے میں — لہراؤ ترنگا پیارا

سندیش بھی ہے اچھا اس کا
اُپدیش بھی ہے سچا اس کا
سارے جگ میں چرچا اس کا
سر سدا رہے اونچا اس کا

بچہ بچہ للکارا — آزاد ہے دیش ہمارا
دھرتی کے کونے کونے میں — لہراؤ ترنگا پیارا

ہر لحظہ اب بیدار ہیں ہم
ہر موقعہ اب ہشیار ہیں ہم
آزادی کی رکھشا کے لئے
ہر لمحہ اب تیار ہیں ہم

بچہ بچہ للکارا — آزاد ہے دیش ہمارا
دھرتی کے کونے کونے میں — لہراؤ ترنگا پیارا

تبصرہ

کتاب :۔ کچے گھر کی دھوپ　　　صفحات :۔ ۱۱۲

شاعر :۔ ساغر ملک　　　قیمت :۔ ۴۰ روپئے

تبصرہ نگار :۔ محی الدین پرواز چالیس گانوی

ناشر :۔ روبی پبلی کیشنز، وڈولی، تعلقہ واڈا۔ (تھانے)

ساغر ملک

زیر تبصرہ کتاب ساغر ملک کی ۸۱ غزلوں اور ۱۲ نظموں پر مشتمل ہے اس میں چند دوہے بھی شامل ہیں۔ وڈولی ضلع تھانہ جیسے غیر ادبی علاقے میں زندگی بتانے کے باوجود ساغر ملک نے ادبی ذوق کی پرورش کی ہے۔ دیہات کی سادگی اور بدلتے ہوئے منظر میں لوگوں کا سادہ لوحی سے فرار کی جھلک ان کے کلام میں نمایاں طور پر نظر آتی ہے۔

شہر کی روشنی کیا لبھائے ہمیں
ہم نے دیکھی ہے دیہات کی چاندنی

دوستو! زندگی کا مزہ آئے گا
گھر ہو کوکن کے چھوٹے سے دیہات میں

شہر کی دکانوں پر ایک ایک شئے نقلی
ڈھونڈ مت یہاں ساغر! اپنے گاؤں کا سونا

اب دوسرا رخ بھی ملاحظہ فرمائیے

گاؤں بھی کرنے لگے شہر کی اب ہم سری
گاؤں کے پھولوں میں بھی ہے اب کہاں وہ خوشبو باس

جستجو زندگی کی کہاں ہو
گاؤں جب شہر کی لیں بلائیں

ساغر ملک نے کتاب کے شروع میں "آئینۂ شعر" کے تحت ظاہر کیا ہے کہ وہ کسی بھی ادبی گروہ سے مکمل طور سے وابستہ نہیں ہیں۔ ان کے یہاں روایت بھی ہے اور جدت بھی۔ دونوں کا حسین سنگم ان کے کلام میں موجود ہے غم ذات اور غم کائنات دونوں ہی ان کے اشعار میں ہاتھ میں ہاتھ ڈالے چہل قدمی کرتے نظر آتے ہیں۔

جس زمانے میں " بن بٹاٹے کا اک وٹا دے دو " والی شاعری ہوتی تھی اس وقت ساغر ملک نے کچھ ایسے اشعار بھی کہے ہیں جن میں ریل کی پٹری " گٹر " اور لوکوں جیسے الفاظ شامل ہیں یہ بات بری بھی نہیں ہے بدلتے وقت کے تحت لفظیات میں اضافہ ناگزیر ہے زبان زمانے کا ساتھ دینے پر مجبور ہے۔ زمانہ زبان کے لئے رک نہیں سکتا۔

کچے گھر کی دھوپ میں آپ کو مرمریں حالات، خوابوں کی سلطنت، آتش گہۂ فراق، معصومیت کی چاندی پگھلنا، گاؤں کا شہر کی بلائیں لینا اور سایوں کا دھوپ پی کر اڑجانا وغیرہ کئی نئی نئی خوبصورت اور دل کو لبھانے والی ترکیبیں نظر آئیں گی۔

غزل کے چند اشعار میرے بیان کے ثبوت میں ملاحظہ ہوں ؂

ہم نے مانگی ہیں بھیگی دعائیں
گذرے موسم کبھی لوٹ آئیں

ایک دنیا جسے دشوار سمجھ بیٹھی تھی
چاہنے والے اُسی راہ گذر سے گزرے (محسن زیدی)

طوفانِ بادوباراں کے باوجود N.K.T.F کے خیر خواہوں کی شرکت

فقیر محمد میستری

۲ر ستمبر ۹۵ء کو واشی نئی بمبئی میں N.K.T.F کے فنڈ ریزنگ پروگرام کے سلسلے میں کوکن کے چاروں اضلاع اور بمبئی اعظمیٰ میں بسنے والے نقش کوکن کے خیر خواہوں کی ایک میٹنگ تھی جس میں ظہرانہ کا انتظام پہلے تھا تاکہ دور دراز سے آنے والے مندوبین کا لنچ کے ساتھ استقبال کیا جائے اور بعد میں پروگرام کے تعلق سے گفتگو کی جائے۔ S.T بسوں کے ذریعہ کوکن سے آنیوالے مندوبین سے درخواست کی گئی تھی کہ وہ اگر صبح گیارا بجے واشی پہنچتے ہیں تو S.T سے اتر کر ہال پر آجائیں تاکہ بمبئی جاکر لوٹ آنے کی زحمت سے بچیں گے لہٰذا N.K.T.F کے اراکین صبح گیارا بجے سے ہال پر موجود تھے۔

مہاراشٹر بھر میں ناریل پونم کے بعد بارش یوں تھم گئی تھی جیسے موسم برسات ختم ہوگیا ہو۔ شہر بمبئی و مضافات میں ذخیرۂ آب کرنیوالا محکمہ فکر مند ہوگیا۔ کھیتوں میں فصل کو نقصان پہنچنے کا اندیشہ لاحق ہوگیا۔ ہر طرف بارش کے لئے دعائیں کی جانے لگیں اور پھر یکم ستمبر سے یکایک موسم باراں یوں لوٹ آیا کہ موسلا دھار بارش کے نتیجہ میں راستے زیر آب آگئے آمدورفت کا نظام درہم برہم ہوگیا۔ میٹنگ میں لوگوں کی حاضری مخدوش ہوکر رہ گئی ایسے میں حسب روایت سب سے پہلے ہال پر (واشی میں) جو پہنچے وہ ۸۰ اسّی سال کے نوجوان ایچ بی مقدم صاحب تھے۔ اور پھر یکے بعد دیگرے لوگ ساتھ آتے گئے اور کارواں بنتا گیا۔

خبر ملی کہ چپلون میں پانی بھر گیا ہے لہٰذا رتناگری ضلع والوں کا سفر دشوار ہے۔ نالاسوپارہ ضلع تھانہ سے جناب صغیر احمد ڈھانگے نے فون پر اطلاع دی کہ راستے مسدود ہیں اس لئے ہماری عدم شرکت پر میٹنگ میں معذرت پیش کی جائے مگر جب نقش کوکن کے منیجر جناب عبدالمطلب پٹوی اپنے پورے ڈیل ڈول کے ساتھ وارد ہوئے تو ان کی محبت اور ہمّت پر کارکنان نے صدائے تحسین بلند کی اس لئے کہ وہ بھی تو نالاسوپارہ سے نکل کر یہاں پہنچے تھے۔

ساڑھے بارا بجے ظہرانہ کا پروگرام طے پایا تھا مگر مندوبین کے انتظار میں ظہر کا وقت ہوگیا۔ ڈاکٹر عبدالشکور قادری مہسلائی نے ظہر کی نماز پڑھائی (جس کیلئے ہال پر انتظام کیا گیا تھا) اور ظہر کے

فوراً بعد حاضرین کی پرتکلف ظہرانے سے تواضع کی گئی۔

نئی بمبئی میں پہلی بار نقش کوکن سے چاہنے والی مسلم برادری کے لوگ مدعو تھے لہٰذا مقامی ہمدردان میں کئی حضرات میزبانی کے دعویدار تھے مگر قرعۂ فال ایک (شیرنی) لائنس کلب آف کوپر کھیرنا کی لائین لیڈی محترمہ نوری اقبال کے نام نکلا۔ اور ضیافتِ طبع کا سارا خرچ نوری صاحبہ نے ادا کیا۔ اس شرط کے ساتھ کہ میٹنگ میں ان کے نام کا اظہار نہ کیا جائے۔

ظہرانہ کے بعد جناب داؤد چوگلے نے قرآن مجید کی چند آیتیں تلاوت فرمائیں اور پروگرام کمیٹی کے چیئرمین لائن اقبال کوارے کی افتتاحیہ تقریر سے میٹنگ شروع ہوئی۔ محبِ قوم اور انجمن اسلام جنجیرہ مروڈ کے صدر جناب غلام پیش امام صدر نشین تھے۔ (پیش امام صاحب N.K.T.F پروگرام کی استقبالیہ کمیٹی کے چیئرمین ہیں) جناب مبارک کاپڑی مائک پر آئے ڈونیشن کارڈ کی تفصیل سمجھائی اور لوگوں میں کارڈ تقسیم کئے۔ کیپٹن فقیر محمد میستری جو نظامت کا بار سنبھالے ہوئے تھے آپ نے اپنی مطبوعہ تقریر کا کچھ حصہ پڑھ کر حاضرین سے خطاب فرمایا۔ جناب علی ایم شمسی، محترمہ رشیدہ قاضی (چیئرپرسن لیڈیز ونگ) اور ڈاکٹر شیخ عبداللہ نے بھی حاضرین سے خطاب فرمایا۔ جلسہ میں واشی کی مقتدر و بااثر شخصیت شری ہربنس سنگھ اور نوی ممبئی میونسپل کارپوریشن کے جواں سال کارپوریٹر انیل کوشک بھی موجود تھے۔ دونوں نے نقش کوکن کی سرگرمیوں کے تئیں اپنے بھرپور تعاون کا اعلان کیا۔ بعد ازاں جناب ابراہیم سندیلکر کے اظہار تشکر کے ساتھ میٹنگ اختتام پذیر ہوئی۔

میٹنگ اپنے مقصد میں کامیاب ہوئی بلکہ اس نے N.K.T.F کی مقبولیت کا اتنا بہترین تاثر دیا کہ کارکنان کے حوصلے بلند ہیں۔ نامساعد حالات اور طوفانِ باد و باراں کے باوجود دور دور سے لوگ آکر شریکِ محفل ہوئے اس سے نقش کوکن کی مقبولیت اور اس کے اکابرین کی ہر دلعزیزی کا اندازہ ہوتا ہے جو لوگ شریکِ محفل ہوئے ان میں میرا روڈ سے محترمہ مسرت بانو شیخ، سوپارہ سے عبدالمطلب پٹوی، جوہو سے جناب عبدالغنی پاڈسکر، اندھیری سے جناب مبین حاجی، ماہم سے جناب غلام محمد پیش امام، باندرا سے جناب اسلم فقیہہ، کرلا سے جناب خلیق الرحمٰن صاحب پرنسپل، ڈاکٹر شیخ عبداللہ، ڈاکٹر عبدالشکور قادری جناب ایچ بی مقدم کلیان سے جناب سعد قاضی اور ان کے ساتھی، کوسہ سے سلطان مہالدار داؤد چوگلے مروڈ جنجیرہ ضلع رائے گڈھ سے جناب مشتاق درزی اور یوسف خانزادہ، بورلی مانڈلہ سے جناب سیف اللہ فرفرے مسٹر مقدم دہور (مہاڈ) سے جناب این اے واحد، پنویل سے جناب اسحاق خان نیرول سے جناب علی ایم شمسی، بمبئی سے خواتین میں محترمہ رشیدہ قاضی، ڈاکٹر مہرالنساء لامبے، محترمہ حنیفہ پرکار، محترمہ رخسانہ چوگلے، بمبئی سے مردوں میں جناب اکرام نائیک، جناب رفیق دھامسکر، جناب اعجاز ملک، جناب طاہر انصاری، جناب ندیم صالح، ڈاکٹر عبدالکریم نائیک، جناب مبارک کاپڑی، جناب ابراہیم سندیلکر اور مقامی لوگوں سے میں

جناب حاجی سید عبد الغفور، حاجی اسماعیل مہطولے، جناب وزیر خاں صاحب، جناب عمر قاضی، جناب اشرف کاپڑی، ڈاکٹر عزیز مہاتے، محترمہ ڈاکٹر رخسانہ مہاتے، ڈاکٹر سراج پرکار، محترمہ نجمہ مستری، جناب گلزار مستری، محترمہ نیلم فضل ماسٹر، جناب محمود حسن قاضی، لائین اقبال کوارے، محترمہ نوری اقبال اور کیپٹن فقیر محمد مستری کے نام قابل ذکر ہیں۔

حسب الاعلان پروگرام چار بجے اختتام پذیر ہوا۔ —— بارش کی وجہ سے لوگوں کو گھر لوٹنے کی جلدی تھی اور موسم بھی ناموافق تھا ورنہ سوچا یہ گیا تھا کہ میٹنگ کے بعد مہمانوں کو واشی کی سیر کرائی جائے، انہیں مسجد نور، انجمن اسلام اردو ہائی اسکول، بی ایڈ کالج اور انجمن کے دیگر کالجس کی نئی عمارت، ہوور کرافٹ، ترکھا واشی چوپاٹی وغیرہ دکھائے جاتے۔ مگر اے بسا آرزو کہ خاک شدہ۔

بہر طور جن حضرات و خواتین نے میٹنگ میں شریک ہو کر N.K.T.F کی ہمت افزائی کی اراکین ان کے شکر گزار ہیں۔

فقیر محمد مستری

تبصرہ، کچے گھر کی دھوپ

کا بقیہ ـ صفحہ ۲۷ سے آگے

آنکھوں میں انتظار کا منظر لئے ہوئے
آتش گہہ فراق میں جلتا رہا بدن

دھوپ میں دن ڈبونا پڑا — رات اندھیرے میں سنا پڑا
گڑ کے پانیوں میں ہے اس کو موتیوں کی تلاش
وہ جس کو کہتے ہیں، ساغر عجیب ہے پیارے

اگرچہ بنیادی طور سے ساغر ملک غزل کے شاعر ہیں۔ لیکن نظمیں بھی کہتے ہیں۔ اس مجموعے میں چھوٹی بڑی ۱۲ نظموں میں بیشتر اپنے اسلوب و انداز بیاں اور جذب کی شدت کی وجہ سے لائق توجہ ہیں خاص کر وہ نظمیں جن میں ان کی زندگی کے المیہ کا عکس نمایاں ہے۔ اپنی نوشالہ بیٹی روبی کی کینسر سے موت پر جو نظم انہوں نے کہی ہے ملاحظہ کیجئے:

اے خدائے جہاں
موت کا فلسفہ
جبر کا مدعا
میں نہیں جانتا
میں تو اک پھول کی لاش پہ رو دیا
جس کی خوشبو سے مہکا تھا آنگن مرا
وہ میری زندگی کا سکوں مرا ارمان تھا

کچے گھر کی دھوپ میں تجربات و محسوسات کا ٹھاٹھیں مارتا ہوا ایک سمندر آپ کا استقبال کرتا ہے۔ خوبصورت کتابت۔ بے داغ چھپائی اور دلکش سرورق کے حامل اس کتاب کی قیمت ۴۰ روپئے بالکل واجبی ہے۔

علیگڈھ سے شائع ہونیوالے ایک انسان دوست رسالہ "افق تا افق"، جس کے مدیر محترم شمس کنول صاحب ہیں اپنے مارچ ۹۵ء کے شمارہ میں کالم "ناکا ہو سے دوستی ناکا ہو سے بیر" کے تحت صفحہ ۴۰ پر رقمطراز ہیں =

یوں تو نقش کوکن پچھلے ۲۳ برس سے بمبئی سے جاری ہے مگر شمالی ہند کے قارئین تک یہ حال ہی میں پہنچا ہے۔ دراصل نقش کوکن، مہاراشٹر کی (مسلم) کوکنی برادری کا آرگن ہے۔ برادری کے دکھ سکھ میں ساتھ دینا اور اتحاد برقرار رکھنا اس رسالے کا نصب العین ہے۔ دراصل نقش کوکن ایک فلاحی تحریک ہے اور یہ ایک ٹرسٹ کے تحت شائع ہوتا ہے ڈاکٹر عبدالکریم نائیک اس کے مینیجنگ ایڈیٹر اور نگراں ہیں جو ایک کامیاب معالج اور ایک اچھے سوشل ورکر اور منتظم ہیں۔ نقش کوکن کی ادارت کے فرائض ایک بزرگ صحافی فقیر محمد مستری اور نوجوان ادیب مبارک کاپڑی، بڑے سلیقے اور ذمہ داری سے انجام دیتے ہیں۔ زبان وادب کے اعتبار سے نقش کوکن کو کوئی معیاری جریدہ نہیں کہا جاسکتا دراصل اس کا موجودہ معیار ہی اس کے لئے بہتر ہے معیار کے اونچا ہونے پر وہ اپنی برادری کے پیغام کو عوام تک نہیں پہنچا سکے گا۔ نقش کوکن کی یہ بھی خوبی ہے کہ اردو جریدہ ہونے کے باوجود اس کا شمارہ ناغہ نہیں ہوا اور نہ تاخیر سے شائع ہوا۔ نقش کوکن کے قارئین کا پھیلاؤ مہاراشٹر سے افریقہ تک ہے۔

اپریل ۹۵ء کے نقش کوکن میں حنیف پرکار کا مضمون "آپ کا اسم شریف" ایک اصلاحی مضمون ہے جس میں کہا گیا ہے کہ اسلام کی رو سے انسانوں کے نام بامعنی ہوں اور اچھے معنی کے حامل ہوں اور قاضی فراز کی نظم (بطرز اکبر الہ آبادی) "بمبئی دیکھی" بھی دلچسپ ہے۔

"دی ھنڈریڈ"

بیس سال قبل امریکہ کے ایک ماہر طبعیات مائیکل ہارٹ نے ساری دنیا کو چیلنج کیا تھا آج تک کوئی اس چیلنج کا سامنا نہیں کرسکا اور نہ ہی کسی نے ہارٹ کی تحقیق پر شک وشبہ کرنیکی جرأت کی۔ مائیکل ہارٹ نے کم وبیش دس سال کی ریسرچ کے بعد ایک کتاب "دی ہنڈریڈ THE HUNDRED" رقم کی اس میں محقق نے دنیا کی ایسی سو عظیم ترین شخصیات کی میرٹ کے لحاظ سے درجہ بندی کی جنہوں نے عالم انسانیت پر اپنے کارناموں سے انمٹ نقوش چھوڑے ہیں۔ اس فہرست میں نمبر ایک کی پوزیشن پر حضرت محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کا نام ہے۔ دوسری پوزیشن سائنسداں اسحاق نیوٹن کی ہے اور تیسری پوزیشن پر حضرت عیسیٰ ؑ کا نام ہے۔ حضرت عمرؓ ۵۲ ویں نمبر پر ہیں۔ مائیکل ہارٹ نے دنیا کے تاریخ داں حضرات اور محققین کو چیلنج کیا تھا کہ وہ اس کی ریسرچ کو غلط ثابت کر دکھائیں۔ لیکن اب تک ایسا نہیں ہوا۔

اسم محمدؐ کا ہر حرف با معنی ہے

طاہر قادری

الفاظ مجموعۂ حروف ہوتے ہیں۔ اگر ان میں سے کسی ایک حرف کو حذف کر دیا جائے تو بقیہ حروف اپنے معنی کھو بیٹھے ہیں۔ مثلاً طاہر ایک با معنی لفظ ہے اور ط۔ ا۔ ہ۔ ر۔ کا مجموعہ ہے۔ اگر ان حروف میں سے پہلے حرف ط کو حذف کر دیا جائے تو بقیہ حروف 'اہر' بے معنی ہو کر رہ جاتے ہیں۔ لیکن اس کلیے سے لفظ 'اللہ' اور لفظ 'محمد' مستثنیٰ ہیں۔ اگر لفظ اللہ میں پہلا حرف ا کم کر دیا جائے تو باقی للہ رہ جاتا ہے جس کا مطلب ہے 'اللہ کے لئے'، اگر دوسرا حرف یعنی پہلا لام ہٹا دیا جائے تو 'اِلٰہ' رہ جاتا ہے جس کا مطلب ہے معبود اور اگر الف کو بھی الگ کر دیا جائے تو 'لہٗ' (جس کا مطلب 'اللہ کے لئے') اگر لام کو بھی الگ کر دیا جائے تو 'ہ' (ہو) رہ جاتا ہے یعنی وہی (اللہ)

علیٰ ہٰذا القیاس۔ لفظ محمدؐ کا ہر حرف بھی با مقصد اور با معنی ہے۔ مثلاً اگر شروع کا میم ہٹا دیا جائے تو 'حمد' رہ جاتا ہے جس کا مفہوم تعریف و توصیف ہے اور اگر 'ح' کو مزید کم کر دیا جائے تو 'مد' رہ جاتا ہے یعنی مدد کرنے والا اور ابتدائی میم کو اگر حذف کر دیا جائے تو باقی 'مد' رہ جائے گا۔ جس کا مفہوم ہے دراز اور بلند۔ یہ حضورؐ کی عظمت و رفعت کی طرف اشارہ ہے اور اگر دوسرے میم کو بھی ہٹا لیا جائے تو صرف 'د' (دال) رہ جاتا ہے جس کا مفہوم ہے دلالت کرنیوالا یعنی اسم محمدؐ اللہ کی وحدانیت پر دال ہے۔

؎ — ؎ — ؎ — ؎

مہاراشٹر میں مسلم عہد کی چند تعمیرات

سلطان احمد نظام شاہ	احمد نگر کا قلعہ	احمد نگر ضلع
سلطان مبارک خلجی	چاند مینار دولت آباد قلعہ میں	اورنگ آباد ضلع
محمود گاواں	پرندا قلعہ	عثمان آباد ضلع
مغل شہنشاہ شاہ جہاں	شاہجہانی محل دولت آباد قلعہ میں	اورنگ آباد ضلع
سلطان بہادر شاہ گجرات	بسین قلعہ	ضلع تھانے
سپہ سالار ملک امبر	جامع مسجد	اورنگ آباد ضلع
سلطان یوسف عادل شاہ بیجاپور کے صوبیدار	کالی مسجد	کلیان ضلع تھانے
مغل شہنشاہ اورنگزیب عالمگیر	بارہ دری دولت آباد قلعہ میں	اورنگ آباد
مغل شہنشاہ اورنگ زیب عالمگیر	ارک قلعہ	اورنگ آباد ضلع
نظام شاہی ملکہ	چینی کا محل دولت آباد قلعہ میں	اورنگ آباد ضلع

چپلون میں ووکیشنل گائیڈنس کیمپ

مسلم طلباء کا آج سب سے اہم مسئلہ ہے ووکیشنل گائیڈنس یعنی ایس ایس سی کے بعد کیا کیا جائے اس کی صحیح رہنمائی۔ اس رہنمائی کے فقدان اور آج جو بے شمار مواقع حاصل ہیں اس کا علم ہمارے بچوں کو نہ ہونے کی بنا پر ہمارے طلباء زندگی کی دوڑ میں کافی پیچھے رہتے ہیں۔ اس کمی کو پورا کرنے کے لئے آج کل ووکیشنل گائیڈنس لکچر، نمائشیں مباحثے وغیرہ شروع ہو چکے ہیں۔ اسی سلسلے کا ایک کیمپ چپلون (ضلع رتناگری) میں منعقد کیا گیا تھا۔

ووکیشنل گائیڈنس کے اس بڑے ہی وسیع پیمانے پر منعقدہ کیمپ کا اسپانسر تھا یوتھ ویلفیر ایسوسی ایشن (جدہ، سعودی عربیہ)، جسے نقش کوکن ٹیلنٹ فورم کے تعاون سے اور مہاراشٹر ہائی اسکول چپلون و چپلون ایجوکیشن سوسائٹی کے زیر اہتمام منعقد کیا گیا تھا۔ یوتھ ویلفیر ایسوسیشن، مسلم طلباء میں تعلیمی بیداری پیدا کرنے کی غرض سے قائم کیا گیا ایک ادارہ ہے جسے سعودی عرب میں مقیم بیدار ذہن و دور اندیش جوانوں نے قائم کیا ہے۔ ادارہ [illegible] صدر جناب محمد علی مقدم ہیں اور اس کے فعال سکریٹری ہیں جناب خلیل وانگڑے۔

چپلون کے اس دو روزہ ووکیشنل گائیڈنس کیمپ کے روح رواں بھی جناب خلیل وانگڑے صاحب تھے۔ ۲۶ ؍اور ۲۷ ؍اگست کو منعقدہ اس کیمپ میں رتناگری ضلع لگ بھگ تمام (۲۸) اردو میڈیم ہائی اسکول مدعو تھے اور اسکولوں کی اکثریت نے اس کیمپ میں شرکت کی تھی۔ طلبہ و طالبات و نگراں کا قیام و طعام کا بہترین انتظام کیا گیا تھا۔

اس دو روزہ ووکیشنل گائیڈنس کیمپ میں گائیڈنس کے وقفے کا آغاز جناب رمیش کانا ڈے صاحب کی مفید تقریر سے ہوا جس میں انہوں نے بچوں کو اپنے کیریئر کے انتخاب میں کن کن باتوں کا خیال رکھنا چاہئے اس کا ذکر فرمایا۔ پروفیسر ملآنی صاحب نے مقابلہ جاتی امتحانات کے تعلق سے معلومات فراہم کی۔ صدر جلسہ پروفیسر شیخ صاحب نے ووکیشنل گائیڈنس کی اہمیت و افادیت پر روشنی ڈالی۔

تعلیمی رہنمائی کے اصل سیشن کا آغاز مبارک کاپڑی صاحب نے فرمایا۔ پہلے روز آپ نے ووکیشنل گائیڈنس کی معلومات یعنی آرٹس، سائنس، کامرس ٹیکنیکل، میڈیکل، مینجمنٹ UPSC / MPSC کے امتحانات کی تیاریاں، انکم ٹیکس، سیلس ٹیکس آفیسر پولس کی بھرتی، مراسلاتی کورسیس، خواتین کے لئے مخصوص کورسیس، آرمی، نیوی، فارمیسی، ہوٹل انڈسٹری، لیدر ٹیکنالوجی، کمپیوٹر سس نیز تمام شعبوں میں پورے ملک میں جو جو مواقع حاصل ہیں اس کی مفصل معلومات فراہم کی۔ طلبہ و طالبات نے بڑے شوق و ذوق سے یہ معلومات نوٹ بھی کر لی اور سوال و جواب سیشن میں سوالات بھی کئے۔ مبارک صاحب نے ان کے مفصل و تشفی بخش جواب دئے۔

دوسرے دن مبارک صاحب نے بہت ہی اہم موضوع پر ان کے تیار کردہ چارٹس کی مدد سے بیان دیا کہ پڑھائی کیسے کی جائے اور بچوں کو پڑھائی کرنے میں اصل رکاوٹیں کیا آتی ہیں اور انہیں کیسے دور کیا جائے اس کی تفصیل بیان کی۔ نیز والدین کا کردار کیا اور کیسے ہونا چاہئے اس پر بھی تفصیل سے روشنی ڈالی۔ دوسرا اہم موضوع جس پر انہوں نے اپنے خیالات کا اظہار کیا وہ تھا؟ انٹرویو کیسے دیا جائے؟ تعلیمی انٹرویو اور نوکری کے انٹرویو کی ٹیکنک پر مفصل بیان دیا۔ اس کے بعد آپ نے ہوسٹل کی زندگی پر بھی مفصل تقریر کی کہ ہمارے بچے گاؤں سے تعلیم کے لئے شہروں میں آکر ہوسٹل میں رہتے ہیں تو انہیں کن کن دشواریوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے اور اس پر قابو کیسے پایا جائے۔

یہ ساری معلومات طلباء وطالبات واساتذہ کی ایک بڑی تعداد نے دونوں دن بڑی دلچسپی سے سنی۔ مقابلہ جاتی امتحانات کی تیاری کے لئے ضروری درجنوں کتابوں کی نمائش کا اہتمام بھی مبارک صاحب نے کیا تھا۔ طلبہ واساتذہ نے انہیں بڑے شوق سے دیکھا اور نوٹ کیا۔

کیمپ کے اختتام میں جناب خلیل وانگڑے اور جناب ابراہیم دلوائی صاحب نے انتہائی مفید و پر مغز تقاریر سے بچوں کو موجودہ زمانے کے چیلنج سے آگاہ کیا۔

اس دو روزہ کیمپ کی درمیانی شب میں ایک شاندار مشاعرہ کا بھی انعقاد کیا گیا تھا جس میں میر مشاعرہ تھے جناب تسنیم انقاری (راجے واڑی) نقش کوکن۔ مشاعرہ میں کئی مقامی و بیرونی شعراء نے اپنے کلام سے سامعین کو محظوظ کیا۔ مشاعرہ کی نظامت جناب اقبال کوارے نے بڑی ہی خوش اسلوبی سے فرمائی۔

اس کیمپ کے لئے نقش کوکن ٹیلنٹ فورم کے تمام اراکین ڈاکٹر عبدالکریم نائیک، جناب فقیر محمد مستری جناب ایچ بی مقدم، جناب اقبال کوارے اور جناب داؤد چوگلے تشریف فرما تھے۔ اس کیمپ کے لئے خصوصی طور پر تیار کئے گئے دو مفید کتابچے جناب ایچ بی مقدم صاحب کے دستِ مبارک سے تقسیم کئے گئے۔

جناب خلیل وانگڑے صاحب، چپلون ایجوکیشن سوسائٹی کے تمام عہدیداران، پرنسپل اقبال مغل صاحب وجناب ابراہیم آذر اندرے صاحب اور ہائی اسکولوں کے تمام اساتذہ کرام ودیگر اسٹاف ممبران نے انتظام وانصرام میں کوئی کسر باقی نہیں رکھی تھی اس طرح کہ اس کیمپ پر کسی انٹرنیشنل کانفرنس یا سیمینار کا گمان ہو رہا تھا۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

المملکۃ العربیۃ السعودیۃ

کے قومی دن کے مبارک موقع پر ہم ادارۂ نقش کوکن کی جانب سے خادم حرمین شریفین جلالۃ الملک **فہد بن عبدالعزیز** اور مملکت کے عوام کے تئیں اپنی نیک خواہشات پیش کرتے ہیں اور بارگاہ رب العزت میں دست بہ دعا ہیں کہ آنے والا زمانہ مملکت سعودی عربیہ اور ہندوستان کیلئے زیادہ سے زیادہ امن اور فرحت کا پیغام لائے۔

ڈاکٹر عبدالکریم نائیک، مدیر

فقیر محمد عبدالغفور سنگرار

"موت اس کی ہے کرے جس کا زمانہ افسوس"

بروز منگل ۲۹ اگست ۱۹۹۵ء کی شب کوکنی برادری کی معروف اور حلقہ مجگاؤں کی ہر دلعزیز ہستی جناب فقیر محمد عبدالغفور سنگرار نے ایک مختصر علالت کے بعد داعیٔ اجل کو لبیک کہا۔

بمبئی کے سماجی حلقوں میں سنگرار صاحب کا نام کسی تعارف کا محتاج نہیں تھا جس شخص نے انجمن مسلمانانِ مجگاؤں (بمبئی ۱۰) کے نامی اور سرگرم ادارہ کے قیام سے لے کر پچیس سالوں تک مسلسل سکریٹری شپ کے فرائض انجام دیئے ہوں۔ ایک ایسا ادارہ جہاں ہر سال باقاعدہ عام انتخابات ہوئے ہوں سنگرار صاحب کا ایک چوتھائی صدی تک بلامقابلہ سکریٹری چنا جانا ان کی ہر دل عزیزی اور اعلیٰ کارکردگی کا ثبوت ہے۔ حلقہ مجگاؤں میں (سیاسی) الیکشن پروپیگنڈا کی میٹنگیں ہوں کہ زائرینِ حرم کے اعزاز میں جلسے، سیرت کی مجلس ہوں کہ تہنیتی پروگرام سنگرار صاحب ہمیشہ ان تحریکات کا ایک حصّہ بنے رہے۔ آپ نے تقریباً ۳۵ (35) سال مجگاؤں ڈاک لمیٹیڈ میں ملازمت کی۔ اپنی ملازمت کے اوقات میں بھی حتی الامکان لوگوں کی مدد اور رہنمائی کرتے رہے اور مجگاؤں ڈاک کے باہر فقیر محمد سنگرار کے نام سے پہچانے جانے والی یہ معروف شخصیت مجگاؤں ڈاک میں "محمد ماسٹر" اور "سنگرار دادا" کے نام سے ہر خاص و عام کی محبت کا مرکز بنی رہی۔ مجگاؤں ڈاک کی ملازمت سے سبکدوش ہونے کے بعد آپ نے سماجی بہبود کے لئے اپنے آپ کو پوری طرح وقف کر دیا تھا۔

سنگرار صاحب مسجد نواب ایاز جونا بازار کے ٹرسٹی رہے۔ ایک چنڈو خانہ کو گندہ عناصر کی قیام گاہ تھی پاک صاف کر کے اس پر ایک عالیشان مسجد تعمیر کرنے میں آپ نے کافی جد و جہد کی۔ اسی طرح مسجد رے روڈ کی از سرِ نو تعمیر میں بھی آپ نے نمایاں حصّہ لیا۔ کونڈھے تر (تعلقہ راجاپور) کی مسجد کی از سرِ نو تعمیر اور کونڈھے اردو اسکول کی توسیع آپ کی محنت و جانفشانی کی بہترین نشانیاں ہیں۔ انجمن مسلمانانِ مجگاؤں کے زیرِ انتظام اسلامیہ فری لائبریری، دینی مدرسہ اور بچوّں کے لئے نرسری کلاس (نونہال کلاس) کا قیام آپ کی بالغ نظری اور دوراندیشی کی بہترین مثال اور نشانیاں ہیں۔ قحطِ بنگال، گودی کا دھماکہ، گھوگھاری محلہ میں آتشزدگی پونہ اور راجہ پور میں سیلاب کی تباہ کاریاں اور

اور ایسے ان گنت موقعوں پر آپ نے چندہ فراہم کرکے
مصیبت زدہ عوام کی امداد میں نمایاں حصہ لیا۔ آپ
ادارۂ ترقی و تعلیم کونڈے ضلع سندھودرگ مقیم بمبئی
کے خازن رہے اور مجگاؤں کو آپریٹیو ہاؤسنگ
سوسائٹی کے بانی اور چیئرمین تھے "ارمان" اور
"سہکار" یہ دو عمارتیں آپ ہی کی زیر نگرانی
تعمیر ہوئیں۔

آپ کی ہر دلعزیزی کی خصوصیات
میں خلوص، محبت، جذبۂ ہمدردی، زندہ دلی،
شگفتہ مزاجی، افکار اور اعمال کی پاکیزگی اور بے
لوث گرمجوشی جو ہر ایک کو متاثر کرتی رہی، ان کے
مزاج کا خاصہ تھیں۔ ایک بار جو ان سے ملتا زندگی
بھر کے لئے ان کا گرویدہ ہو جاتا۔

سنگرار صاحب کی موت کوکنی
برادری کے لئے عموماً اور باشندگان مجگاؤں کیلئے
خصوصاً نقصانِ عظیم ہے۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کی
مغفرت کرے اور انہیں اپنے جوارِ رحمت میں جگہ
دے اور جملہ لواحقین کو صبرِ جمیل عطا فرمائے آمین۔

نقش کوکن
آپ کے حلقہ کی کوئی
خبر، رپورٹ، کامیابی،
رحلت یا نئی تشکیل کی کوئی خبر نقش کوکن
میں شائع نہیں ہوئی ہے تو سمجھ لیجئے کہ ادارہ
اس سے بے خبر ہے۔ عدم اشاعت پر ناراض ہوں
بلکہ آپ ہی خبر لکھ کر رجسٹرڈ ڈاک کریں یا ہم تک
پہنچادیں۔
مدیر

اخبار و افکار

بن صاد

ڈراما "عجیب تیری سرکار" منتخب

اسٹوڈنٹ ویلفیر ڈپارٹمنٹ بمبئی یونیورسٹی کے زیر اہتمام ضلع رتناگری، رائے گڈھ انٹر کالجیٹ ڈراما مقابلے کا انعقاد آر.پی. گوگٹے کالج رتناگری میں ہوا۔ جس میں رتناگری کراڈ، کنکولی اور رائے گڈھ کے کالجوں کے طلبہ وطالبات نے حصہ لیا۔ الگ الگ کالجوں سے کل چار ڈرامے پیش کئے گئے تھے کوکن انتی متر منڈل کے وسنت راؤ نائک آرٹس اینڈ کامرس کالج مہسلہ رائے گڈھ کا اردو، ہندی ڈراما "عجیب تیری سرکار" کو اول پوزیشن حاصل ہوئی اور بمبئی یونیورسٹی کے زیر اہتمام ۲۸ ویں یوتھ فیسٹول کے لئے منتخب کیا گیا جو ۱۳ ستمبر ۹۵ء کی صبح ساڑھے نو بجے ورلی پیٹھ ودیارتھی بھون ہال کالینا کیمپس بمبئی یونیورسٹی بمبئی میں پیش کیا جائے گا۔ ڈراما "عجیب تیری سرکار" کے مصنف اور ہدایت کار ہیں پروفیسر شکیل شاہ جہاں اور حصہ لینے والے فن کاروں میں یوگیش دھناوڑے، خلیل دایان جی۔ سیما ناہید، قاسم خانزادہ، مزمل چوگلے۔ بھاؤ صاحب ککرنی اور ابھئے گندرے شامل ہیں۔ اس کے علاوہ اس ڈرامے کو اسٹیج تک پہنچانے میں فرحت شاہ جہاں، نورالدین راؤت۔ کالج کے پرنسپل ایس آر نجن اور اسٹاف کے اراکین کا بھرپور تعاون رہا۔

(شکیل شاہ جہاں)

جیگڈھ سے قریب جہازوں کی مرمت کا کارخانہ

رتناگری ضلع کے ساحل سمندر (بحرعرب) پر واقع جیگڈھ بندرگاہ میں جہازوں کی مرمت کا کارخانہ شروع کرنے کے لئے چوگلے کوشاں ہے۔ ایسی اطلاع ملی ہے کہ زامبھاری اور سیلوڑہ ان دو موضعات سے قریب ۹۰ ایکڑ زمین خطۂ اراضی بھی اس کے لئے خرید لیا گیا ہے

کوکن ریلوے کے ساتھ ہی بحری راستوں سے بھی اس خطہ کی ترقی ہو اس کے لئے معروف مرین انجینئر کیپٹن دلیپ بھاٹکر کے ساتھ ایک وفد نے ریاستی اور مرکزی حکومت کے متعلقہ افسران سے ملاقات کر کے درخواست دی ہے۔

مستری روڈ

یوم آزادی ۱۹۹۵ء کے موقعہ پر مستری ہائی اسکول رتناگری اور گوگٹے کالج کمپاؤنڈ کے درمیان سے شیوکھول کی طرف جانے والے روڈ کو مستری روڈ کے نام سے موسوم کرنے کی تقریب انجام پائی۔ کوکن مسلم ایجوکیشن سوسائٹی رتناگری کے جناب محمود مستری کی موجودگی میں الحاج داؤد بھائی مستری کے خلف اصغر جناب عبدالحمید مستری (ڈائریکٹر کوکن مرکنٹائل بنک)

کے ہاتھوں یہ تقریب انجام پائی اس موقعہ پر شہر رتناگری کی کئی ممتاز ہستیاں، ہائی اسکول انتظامیہ کے عہدیداران، اساتذۂ کرام موجود تھے جنہوں نے نگر پریشد رتناگری کے اس عمل کو بے حد سراہا۔

S.T. ڈرائیور نذیر شیخ کو اعزاز

چپلون ایس ٹی ڈپو کے ڈرائیور جناب نذیر عباس شیخ نے اپنی سروس کے دوران پچھلے دس سالوں میں محفوظ طور پر اپنی گاڑی چلائی اور کسی قسم کا حادثہ ہونے نہیں دیا اس خوشی میں ایس ٹی کارپوریشن کی جانب سے چپلون کے ڈپو مینیجر کے ہاتھوں انہیں ایک ہزار روپیہ نقد بطور انعام اور ایک توصیفی سند عطا کی گئی۔

دلیپ کمار نے ایوارڈ کی رقم عطیہ کر دی

گذشتہ دنوں شہنشاہِ جذبات دلیپ کمار کو دادا صاحب پھالکے ایوارڈ سے نوازا گیا۔ یہ ایوارڈ انہیں صدر جمہوریہ شنکر دیال شرما کے ہاتھوں سے دیا گیا۔ اور اس ایوارڈ کے ساتھ انہیں مبلغ ایک لاکھ روپئے نقد ملے جسے دلیپ کمار نے فلم انڈسٹری ویلفیر ٹرسٹ کو عطیہ دے دیا۔ ملحوظ رہے کہ دلیپ کمار اس ٹرسٹ کے چیرمین ہیں۔ ایوارڈ کی رقم فلم ٹرسٹ کو عطیہ دے کر دلیپ کمار نے اپنی دریا دلی کا ایک اور ثبوت دیا۔

نقش کوکن

کرچی میں نعتیہ مقابلہ

آدرش ہائی اسکول کرچی میں عید میلاد النبیؐ کے سلسلہ میں ۱۷ اگست ۹۵ء کو جناب اے۔ ڈی حمدولے صاحب (صدر مدرس آدرش ہائی اسکول کرچی) کی صدارت میں نعتیہ مقابلے کا انعقاد ہوا۔ بطورِ مہمان خصوصی جناب شریف بی۔ ایم پرکار (ساؤتھ افریقہ والے) جلسے میں شریک تھے۔

مخدوم محمد صالح پرکار کی تلاوت قرآن پاک سے پروگرام کا آغاز ہوا۔ ترنم اقبال پٹیل نے ایک نعت پیش کی اور جناب بی۔ ایم۔ قاضی سر نے پروگرام کے اغراض و مقاصد بیان کیے بعد ازاں مقابلہ کا آغاز ہوا۔ اس مقابلے میں آدرش ہائی اسکول کرچی کے علاوہ نیشنل ہائی اسکول سولنس اور اطراف کے تقریباً دس پرائمری اسکولوں نے بھی حصہ لیا تھا۔ مقابلہ تین گروپ پر مشتمل تھا۔ گروپ اول جماعت اول تا چہارم، گروپ دوم جماعت پنجم تا ہفتم اور گروپ سوم جماعت ہشتم تا دھم۔ ہر گروپ کے لئے بالترتیب ۷۵۔ ۵۰۔ ۲۵ روپئے کے نقد انعامات جناب حسین عبد الغنی ملاؔ کی طرف سے دئے گئے۔ مہمانِ خصوصی جناب شریف پرکار صاحب اور ہیڈ ماسٹر اے۔ ڈی حمدولے صاحب کی جانب سے مقابلے میں شریک تمام طلباء کو دس دس روپئے کے نقد انعام دیئے گئے۔

جج کے فرائض حافظ غلام مصطفےٰ اشرفی صاحب۔ مولانا عبد القادر علی صاحب ملاؔ (تھانہ)، مولانا محمد اعظم خان پٹھان صاحب، حافظ عبد الکریم انتولے صاحب نے بحسن و خوبی انجام دئے۔ جناب اقبال پٹیل اور شیخ عبد المنان نے نظامت کے فرائض انجام دئے۔ اقبال پرکار نے آخر میں تمام مہمانوں کا شکریہ ادا کیا بسلام کے بعد پروگرام اختتام پذیر ہوا

مقابلے کا نتیجہ

گروپ اول

پہلا انعام: انیسہ عمر تانبے اور ساتھی تانبے محلہ کرچی

دوسرا انعام: تسازینہ ناز پیرزادے اور ساتھی سولنس اردو اسکول

تیسرا انعام: صدف داؤد حمدولے
شرشتی اردو اسکول

گروپ دوم

پہلا انعام: ساجدہ ابراہیم تانبے
آدرش ہائی اسکول کرجی

دوسرا انعام: رشما حسن وصندوارے
آشتی اردو اسکول

تیسرا انعام: شگفتہ محمد صالح دلوی اور ساتھی
شرشتی اردو اسکول

گروپ سوم:

پہلا انعام: شبانہ حسن حمدولے
آدرش ہائی اسکول کرجی

" " صبیحہ اشرف سُروے
نیشنل ہائی اسکول سونس

دوسرا انعام: مسرت جمال الدین حمدولے
آدرش ہائی اسکول کرجی

تیسرا انعام: اسلم داؤد سُروے
نیشنل ہائی اسکول سونس

کونڈیولی میں جلسہ عید میلاد النبیؐ

کونڈیولی اردو پرائمری اسکول تعلقہ کھیڈ کے زیر اہتمام جامع مسجد کونڈیولی میں سیرت النبیؐ کا جلسہ مولانا عبدالرزاق محمد صالح سردار کی صدارت میں منایا گیا۔ جلسہ کی ابتداء میں پیش امام صاحب حافظ محمد یوسف صدیقی نے تلاوت فرمائی۔ اس کے بعد خداوندی کے شایانِ شان میں حمد پیش کی گئی۔

اردو اسکول کے صدر مدرس جناب عبدالرؤف غلام محی الدین سُروے نے تمام مہمانان کا استقبال کیا۔ سکندر ملاجی، شکیل سردار عرفان میٹکر، بلقیس بیگ، آسماء کھالے شہرت میٹکر اور ساجدہ سردار نے حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی سوانح حیات پر تقریریں کیں۔

نعیمہ عباس مقادم اور ناظرہ عبدالرحمن رُدمانے نے نعت پیش کی۔ مسعود حسین پرکار۔ ساجدہ عبدالرحمن مایکر اور منیرہ عبدالکریم رُدمانے نے جدید سائنس اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی پر انگریزی میں تقریر فرمائی۔

جناب صاحب پاشا بابا صاحب پٹیل نے شانِ حضور صلی اللہ علیہ وسلم میں سلام پیش کئے۔ صدر جلسہ مولانا عبدالرزاق سردار نے قرآن کے حوالے سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سماجی نجی زندگی اور اسلامی رہن سہن پر مکمل روشنی ڈالی۔

جناب عباس داؤد مقدم اور یوسف احمد دھنشے کی طرف سے نیاز تقسیم کی گئی

فجندار ہائی اسکول و جونیئر کالج وہور میں الیکشن

فجندار ہائی اسکول و جونیئر کالج میں حسب سابق طلبہ و طالبات کو جمہوری قدروں سے روشناس کرانے کی خاطر پارلیمنٹ الیکشن ۵ اگست ۱۹۹۵ء کو انجام پایا۔

پنجم تا دوازدھم کے بچوں نے بڑے ہی جوش و خروش کے ساتھ اس میں حصہ لیا۔ ہر جماعت ایک حلقۂ انتخاب قرار پایا۔

خواتین کے لئے آئین کے مطابق ۳۰ فیصد ریزرویشن رکھا گیا تھا۔

کاؤنٹنگ میں جمہوری پارٹی اپنے گیارہ عدد ممبران کے ساتھ بازی لے گئی۔ دوسرے نمبر پر اتحادی پارٹی رہی۔ اس کے نو ممبران ہی الیکشن جیت سکے تیسرے اور چوتھے نمبر پر بالترتیب انقلابی اور عوامی پارٹی اپنے چھ اور چار ممبران کو الیکشن میں کامیاب کرا سکی۔ بہرطور بڑے ہی خوشگوار ماحول میں یہ تمام کاروائی اختتام پذیر ہوئی۔

کسی بھی پارٹی کو واضح اکثریت نہ ملنے کی بنیاد پر صدر جمہوریہ (پرنسپل صاحب) نے ایوان میں حکومت سازی

کے لئے الیکشن میں زائد نشستیں
حاصل کرنے کی بنیاد پر جمہوری پارٹی
کو دعوت دی ہے۔ قیاس آرائیاں
کی جارہی ہیں کہ جمہوری پارٹی اتحادی
پارٹی کے ساتھ مل کر حکومت بنائے
گی اور اس طرح "جمہوری اتحاد"
کی حکومت قائم ہوگی اور جمہوری
پارٹی کے لیڈر احسانے عبدالقادر
محمد علی وزیر اعظم منتخب کئے جائیں
گے۔

واشی میں شعری نشست

۲۰ اگست ۹۵ء کو جناب
اعجاز وارثی لکھنوی جنرل سکریٹری
آل انڈیا ہندی اردو سنگم (لکھنو)
کی سعودی عربیہ روانگی پر شری
سریندر شرما صاحب کے بنگلہ
پر اردو، پنجابی اور ہندی کے
شاعروں کی ایک اعزازی شعری
نشست انعقاد پذیر ہوئی جس
کی صدارت مشہور صحافی و بزرگ
شاعر انجم انصاری صاحب نے
فرمائی۔ مہمان خصوصی میں جناب
فقیر محمد مستری اور محمد اقبال کنوارے
شریک محفل تھے۔ نظامت جناب
سید احمد رضوی کے سپرد تھی۔ اس
نشست میں جوگیندر سنگھ، سرجیت سنگھ
لفقشی کرکن
والیہ، سریندر شرما کے، سید احمد رضوی
چندر سین قمر، مجاز کانپوری، اعجاز
وارثی، رضا تانڈوی اور انجم انصاری
صاحب نے اپنے کلام بلاغت نظام
سے سامعین کو محظوظ فرمایا۔ سامعین
نے ایسی شعری نشست میں شعراء
کے منتخبہ کلام کو سن کر خوب داد پائے
شعر و ادب سے نوازا۔
اخیر میں جناب تاج وارثی صاحب
کے شکریے کے بعد عصرانہ و گلپوشی
پر محفل برخاست ہوئی۔
کنوینر: سریندر شرما کے
واشی (نئی بمبئی)

کونڈورا میں جشنِ آزادی

ماڈرن اردو ہائی اسکول
اردو پرائمری اسکول اور ۹ K
اسکول تینوں نے مشترکہ طور پر ۱۵ اگست
۱۹۹۵ء جشنِ آزادی کا دن بڑی
دھوم دھام سے منایا۔
ہائی اسکول کے ہیڈ ماسٹر
خطیب سر نے صدارت فرمائی اور
مہمانِ خصوصی کے طور پر عبداللہ کاپڑی
(ممبر گرام پنچایت) اور عبدالرزاق خطیب
موجود تھے۔
بچوں کی تقریروں کے بعد
اساتذہ کی تقریروں میں پرائمری سے
اسکول سے جناب گنگری سر اور
ہائی اسکول سے محمد امام کبا ولی نے
اپنے اپنے خیالات کا اظہار کیا
اساتذہ کی تقریروں کے
بعد ینگ سوشیل سرکل کی جانب
سے جماعت ہفتم اور دہم میں پچھلے
سال اول، دوم، سوم آنے والے
طلبہ و طالبات کو انعامات سے
نواز کر ان کی ہمت افزائی کی گئی۔ پچھلے
سال دہم میں اول نمبر صبینہ رشید
خان، دوم نذرانہ حسن ساونت اور
سوم نمبر اسمینہ داؤد خان تھے۔
جلسہ کی نظامت جناب
قادری سر نے بخوبی انجام دی۔

ہائر ایجوکیشن کے لئے اسکالرشپ

جون ۱۹۹۵ء میں ہائر ایجوکیشن
گریجویشن، پوسٹ گریجویشن ڈپلومہ
کسی بھی شعبے میں داخلہ لینے والے
خطۂ کوکن کے ضرورتمند طلباء و طالبات
کے لئے حسب سابق کوکن ہائر ایجوکیشنل
یونٹ کی جانب سے اسکالرشپ کا
اعلان کیا جاتا ہے۔ لہٰذا حکومت سے
منظور شدہ یونیورسٹی و کالج میں داخلہ
لینے والے ایسے طلباء اور ان کے
سرپرست یونٹ کے مندرجہ ذیلے
پتہ سے درخواستوں کے فارم طلب

کریں۔ درخواستیں آفس میں جمع ہونے
کے بعد مینجنگ کمیٹی کے فیصلے کے
مطابق اسکالرشپ دی جائے گی
درخواستیں یونٹ کے آفس
میں ۲۰؍ اکتوبر ۹۵ء تک بھیج دی
جائیں اس کے بعد ملنے والی
درخواستوں پر غور نہیں کیا جائے گا۔
درخواستیں مندرجہ ذیل پتہ پر
بھیجی جائیں۔

دستخط عبدالوہاب اسمٰعیل
جنرل سکریٹری
کوکن ہائر ایجوکیشنل یونٹ
۱۲؍ فاطمہ مینشن
مقام و پوسٹ۔ مہسلہ، تعلقہ مہسلہ
ضلع رائے گڑھ ۴۰۲۱۰۵

اعلان

کوکن ہائر ایجوکیشنل یونٹ
نے خطۂ کوکن کے مسلم کمیونٹی کے
ان طلباء وطالبات کو ایوارڈ دینا
طے کیا ہے جنہوں نے مارچ ۹۵ء
کے سالانہ امتحانات میں کسی بھی
شعبے سے آرٹس، سائنس، کامرس
میڈیسین انجینئرنگ وغیرہ) گریجویشن
پوسٹ گریجویشن یا ڈپلومہ پاس کیا
ہو لہٰذا ایسے تمام طلباء وطالبات
اپنے مکمل نام و پتے کے ساتھ پاس
کئے ہوئے ہوں۔ امتحان کے مارک
شیٹ کی زیروکس کاپی مورخہ ۲۰؍ اکتوبر
۹۵ء سے پہلے یونٹ کے مندرجہ ذیل پتہ
پر جلد از جلد روانہ کریں۔

دستخط عبدالوہاب اسمٰعیل
جنرل سکریٹری
کوکن ہائر ایجوکیشنل یونٹ
۱۲؍ فاطمہ مینشن، مقام و پوسٹ: مہسلہ
تعلقہ: مہسلہ، ضلع رائے گڑھ
۴۰۲۱۰۵

اسکالرشپ کے امتحان میں نمایاں کامیابی

انجمن اسلام جنجیرہ ہائی اسکول
مروڈ کے مندرجہ ذیل طلباء وطالبات
نے جو گورنمنٹ سیکنڈری اسکول
اسکالرشپ کے اپریل ۹۵ء میں
منعقدہ امتحان میں شریک ہوئے تھے
اچھے نمبروں سے کامیابی حاصل کی۔
(۱) احمد مظہر سندیلکر حاصل کردہ نمبر ۱۸۷/۳۰۰
(۲) سمیرا لیاقت سندیلکر ،، ۱۷۹/۳۰۰
(۳) صبیحہ حسن میاں ویلے ،، ۱۷۷/۳۰۰
ضلعی سطح پر علی الترتیب ان
طلبہ نے "بارہواں"، اور "سترہواں"،
اور انیسواں مقام حاصل کر کے وہ گورنمنٹ
اسکالرشپ کے مستحق قرار دئے گئے
ہیں۔ ان ہونہار طلبہ کو ان کی شاندار
کامیابی پر اسکول کے پرنسپل، کوچ
اور ٹیچر کو مبارکباد دی جا رہی ہے۔

انصاری ریاض احمد
اسسٹان سکریٹری

"بیچارے فرشتے کو" دوہرا انعام

ساوتری مادھیامک ودیا
مندر امبیت (ضلع رائے گڑھ) کے
اردو ٹیچر اور خطۂ کوکن کے معروف
شاعر و ادیب ڈاکٹر عبدالرحیم نشتر
صاحب کی بچوں کی نظموں کے مجموعے
"بیچارے فرشتے" کو مہاراشٹر اردو
اکاڈیمی نے ۵ ہزار روپئے کے انعام
سے سرفراز کیا ہی تھا کہ اتر پردیش
اردو اکاڈیمی نے بھی اس مجموعے کو
ایک ہزار روپئے کے انعام سے نوازا
اس طرح نشتر صاحب کی اس کتاب
کو ملک کی دو بڑی اکاڈیمیوں نے
اپنے انعام و اعزاز سے نوازا ہے۔
اس شاندار کامیابی پر بزم اردو
پندیری نشتر صاحب کو دلی مبارکباد
پیش کرتے ہیں۔

نامہ نگار: عبدالکریم صابر

پندیری اردو ہائی اسکول

مسلم ایجوکیشن سوسائٹی پندیری
کے تحت چلنے والے "پندیری اردو

ہائی اسکول پنڈیری، کا ایس ایس سی
سنہ ۱۹۹۵ء کا نتیجہ ۷۱ فیصد رہا۔
کل ۱۴ بچے امتحان میں شریک ہوئے
تھے۔ ان میں سے دس کامیاب
ہوئے۔ پانچ فرسٹ کلاس، چار
سیکنڈ کلاس اور ایک پاس
کلاس میں پاس ہوا۔ اس طرح نتیجہ
اطمینان بخش رہا۔ راشد حسام الدین
حسوارے ۷۰ فیصد مارکس حاصل
کرکے اسکول میں اول نمبر رہے

یہ امر باعثِ خوشی ہے کہ
اسی سال اسکول ہذا کے لئے
سرکاری گرانٹ ۱۰۰ فیصد منظور
ہوگئی ہے۔ مرسلہ

عبدالکریم صابر۔ پنڈیری

مکند کا ناڈے کو اعزاز

یونائیٹڈ انگلش اسکول
کے پرنسپل شری یان مکند کا ناڈے
جو مہاراشٹر ہائی اسکول چپلون میں
منعقدہ اوکیشنل گائڈنس پروگرام
کے ایک مقرر تھے اور بطور معزز مہمان
شریک ہوئے تھے آپ کی تعلیمی
خدمات کی قدر کرتے ہوئے امسال
آپ کو اے۔ اے دیسائی ایوارڈ
عطا کیا گیا ہے۔ مذکورہ ایوارڈ مراٹھی
مدرسین کے لئے ایک خصوصی اعزاز
نقش ہوکوکن
ہوتا ہے۔

اے۔ آئی۔ جے ہائی اسکول گونڈگھر

۲۱ اگست کو انجمن اسلام
جنجیرہ ہائی اسکول گونڈگھر میں تعلیمی معیار
کو بڑھانے کے لئے ایک جلسہ منعقد
ہوا جس میں صدر انجمن غلام محمد پیش
امام صاحب جنرل سکریٹری مشتاق
درزی صاحب، سلیم داماد صاحب
زین العابدین عیدروس، گونڈگھر
جماعت المسلمین کے صدر اور اراکین
انجمن کے دیگر عہدیداران اور سرپرستوں
کی بڑی تعداد نے شرکت۔ جلسے کی
صدارت غلام محمد پیش امام صاحب نے
کی۔ اسکول کمیٹی کے چیرمین جناب
یونس حسن میاں ساٹوملک نے مہمانان
کا استقبال کیا۔ جنرل سکریٹری
صاحب نے بچوں کے سرپرستوں اور
اساتذہ کرام کو تعلیمی معیار کے بارے
میں نصیحت وتعاون کی دعوت دی۔
گائیکواڑ صاحب بلاک ایجوکیشن افسر
شری گائیکواڑ بھی موجود تھے۔ گائیکواڑ
صاحب نے خوش ہوکر کہا کہ گونڈگھر
کا یہ اسکول تعلقہ کا پہلا اسکول ہے
جہاں R.S.P. کی شروعات کی گئی ہے
یہ شعبہ اسکول میں نظم وضبط قائم کرنے
میں مددگار ثابت ہوگا۔ آخر میں صدر
جلسہ غلام محمد پیش امام نے R.S.P.
کا شعبہ قائم کرنے پر مبارکباد پیش کی
اور امید ظاہر کی کہ طلبہ واساتذہ اپنے
اسکول کا رزلٹ خاطر خواہ لانے
کی کوشش کریں گے۔ آپ نے
اس پر بھی زور دیا کہ طلباء، انگلش
مراٹھی اور اردو ان مضامین میں دلچسپی
کے ساتھ پڑھائی کریں۔ اساتذہ کرام
اور عہدیداران کی ایک الگ سے
نشست ہوئی۔ جس میں اسکول
کے مسائل عہدیداران کے تعاون
کے تعلق سے گفتگو ہوئی۔

متین انصاری کو مرکزی قومی یکجہتی ایوارڈ

مرکزی حکومت شعبۂ انسانی
وسائل وفروغ وکھیل نے سال برائے
سنہ ۹۵ء کا قومی یکجہتی ایوارڈ برائے
صحافت نوجوان وتازہ کار صحافی وشاعر
جناب متین انصاری، پونا کو تفویض

کیا ہے۔

یہ ایوارڈ ایک اعزازی سند وشال کی صورت میں پونہ سے منتخب ممبر آف پارلیمنٹ شری انا جوشی کے ہاتھوں ۶ ستمبر ۹۵ء بروز بدھ تلک اسمارک مندر میں دیا گیا موصوف مشہور ہفتہ روزہ نیوز ایجنسی "صداقت" سے منسلک ہیں۔

شاہین کلاسیس کا یوم اساتذہ

۵ ستمبر ۹۵ء یوم اساتذہ کے موقعہ پر شاہین کلاسیس بمبئی ۹ کے اپنے اساتذہ کے اعزاز میں یوم اساتذہ کی تقریب کولسہ محلہ جماعت خانہ ہال میں منعقد کی جس کی صدارت مدیر نقش کوکن ڈاکٹر نائیک صاحب نے فرمائی۔ حلقہ کے ایم ایل اے جناب محمد بشیر پٹیل صاحب بطور مہمان خصوصی شریک تھے۔ قرب وجوار کے اساتذہ بالخصوص صدر مدرسین نے مجلس کو رونق بخشی۔

F.D.C. کی ماہم برانچ کا افتتاح

محترمہ رقیہ نائیک صاحبہ اور جناب نعیم خان کے فیملی ڈائگنوسٹک سینٹر کی ماہم برانچ کا افتتاح نقش کوکن اتوار ۱۰ ستمبر ۹۵ء کی صبح ساڑھے دس بجے بمقام تلک نگر دھاراوی مین روڈ ماہم مین ذہنی امراض کے ماہر معالج ڈاکٹر عبدالکریم نائیک صاحب کے ہاتھوں انجام پایا۔

تعلیمی میدان میں مالی تعاون کے لئے شکریہ!

مسلم ایجوکیشن سوسائٹی پندیری کے ماتحت چلنے والے پندیری اردو ہائی اسکول پندیری کے لئے گذشتہ سال کی طرح اس تعلیمی سال ۹۶-۱۹۹۵ء کے لئے بستی ہاپرل تعلقہ منڈنگڈھ ضلع رتناگری کے عالیجناب علی میاں مقدم (بکابو) برمنگھم (لندن) نے ۲۵ ہزار روپئے کے مالی تعاون سے نوازا۔ لہٰذا مسلم ایجوکیشن سوسائٹی پندیری کے تمام اراکین جناب علی میاں مقدم بکابو صاحب کے بے حد ممنون ومشکور ہیں۔

مرسلہ
عبدالکریم صابر

پندیری میں سیرۃ النبیؐ پر تقریری مقابلہ

۱۰ اگست ۹۵ء کو پندیری تویلی محلہ اردو مدرسہ میں شاندار جلسہ عید میلادالنبیؐ منعقد کیا گیا۔ جس کی صدارت حافظ محمد نور عالم صاحب (بہاری) نے فرمائی۔ نظامت کے فرائض عبدالکریم صابر نے انجام دیئے تقاریر اور نعت خوانی کے لئے کل ۴۵ طلباء وطالبات نے حصہ لیا۔ سامعین نے بچوں کی ہمت افزائی کے لئے انعامات دیئے۔ اس طرح تقاریر میں اول انعام مسرت محمد رفیق پرکار اور دوسرا انعام نازنین عبدالغفور محمد تکمہ نے حاصل کیا۔ اور نعت خوانی میں یاسمین فیروز اوکئے نے اول انعام حاصل کیا۔ یہ انعامات جناب ابومیاں اسمٰعیل جوگلکر (تحصیل آفس منڈنگڈھ) جناب عبدالکریم صابر (مدرس) اور عبدالرزاق پال صاحب نے پیش کیے تھے۔

آخر میں مدرسے کے صدر مدرس جناب حسن محمود حسوارے نے شکریہ ادا کیا۔

اردو اسکول کی نئی عمارت کا افتتاح

تقریباً ایک لاکھ روپئے کے صرفہ سے تاوڈی تعلقہ سنگمیشور ضلع رتناگری کے اردو اسکول کی عمارت کا افتتاح ضلع پریشد رتناگری میں محکمہ تعلیمات کے سبھاپتی جناب

حسین خان ہیڈ نائیک کے ہاتھوں
عمل میں آیا۔ اس موقع پر ضلع پریشد
کے اراکین واجی پارکر اور الجی سیٹھ
نیز صحافی علی میاں قاضی، پنچایت
سمیتی کے رکن بال مورے، سنگمیشور
گرام پنچایت کی محترمہ رشمارہاٹے
بطور معزز مہمانان شریک تھے۔
پروگرام کے لئے کرھنڈا
سنگمیشور، قصبہ، ڈنگنی وغیرہ گاؤں
کے معززین نے کثیر تعداد میں
شرکت کی اور نیک خواہشات کا
اظہار کیا۔

کرڈوئی میں یوم اساتذہ

مہاراشٹر اردو ہائی اسکول
کرڈوئی تعلقہ سنگمیشور میں یوم
اساتذہ کے موقع پر صبح طلبہ وطالبات
نے درس وتدریس کے فرائض
انجام دیئے۔
دوپہر کے دور میں اسکول
معاون استاد جناب سراج احمد
مومن کی زیر نگرانی۔ کوئز پروگرام
منعقد کیا گیا۔ گاؤں کی مخیر و معزز
ہستی جناب ابراہیم بھونبل کی زیر
صدارت یہ اپنی نوعیت کا بڑا ہی
کارآمد اہتمام رہا۔ ہشتم، نہم اور دہم
کے دو دو طلبہ وطالبات پر مشتمل
نقش کوکن

۱۲ گروپ شریک مقابلہ ہوئے۔
ادارے کے صدر معلم جناب
شمس القمر نے "کوئز" کی اہمیت پر
اظہار خیال کیا۔ طلبہ کی ہمت بندھائی
نیز اول، دوم، سوم آنے والے
گروپ کو ۱۰۰، ۷۵ اور ۲۵ روپئے
کے نقدی انعام کا اعلان کیا۔

شادی خانہ آبادی

جناب یوسف ابراہیم فوبلکر
متوطن سائی، تعلقہ مانگاؤں، ضلع
رائے گڈھ کے برخورداران آصف
اور ندیم کی شادی ۶ ر اگست ۹۵ء
کو بلیک برن انگلینڈ میں انجام پائی۔
آصف کا رشتہ کھوپولی ضلع رائیگڈھ
کے فیض احمد قاسم ذانگاؤنکر کی دختر
آمنہ بی۔ ایس۔ سی آنرز (BSc HONS)
کے ساتھ اور ندیم کا رشتہ لیسٹر
LEICESTER والے جناب ماجد علی
سید کی دختر نسرین کے ساتھ ہوا۔
جناب فیض احمد صاحب اپنی دختر کی
شادی کے لئے کویت سے تشریف
لائے تھے۔ اس پرمسرت موقع پر دلہن
آمنہ کے دادا جان محمد قاسم ذانگاؤنکر
جوکہ ریٹائرڈ سنٹرل ریلوے "دادر"
بمبئی میں پارسل ڈپوٹیشن میں اعلیٰ عہدے
پر فائز تھے پوتی کے لئے خصوصی طور
سے بہ تر تہنیت پیش کرتے ہیں۔
مرسلہ۔ ابراہیم بغدادی، یوکے

مثالی مدرسین

ضلع پریشد رائے گڈھ کی جانب
سے ۲۶ مدرسین کو مثالی مدرس کا اعزاز
دیا گیا۔ پرائمری مدرسین میں احمد علی
بڑے صدر مدرس Z.P. اردو
اسکول آپٹہ تعلقہ پنویل اور عبدالغنی
حسن جلگاؤنکر نائب مدرس Z.P.
اردو اسکول تلا تعلقہ مانگاؤں
تو ہائی اسکول کے مدرسین میں سے
اقبال حسین پٹویکر صدر مدرس
کھالاپور اردو ہائی اسکول کو ملاہے
تھانہ ضلع پریشد کی جانب
سے ۵۳ مدرسین کو نوازا گیا جن
میں ۱۷ ہائی اسکول اور ۳۶ پرائمری
اسکولوں کے مدرسین شامل ہیں۔
ان میں صادق حسن شیخ ضلع پریشد
اردو اسکول کواڈ تعلقہ بھیونڈی
اور اشفاق احمد محمد نور شیخ اردو اسکول
تلولی تعلقہ بھیونڈی تو نیز بشیر احمد
داکھوے صدر مدرس زلیخا بیگم زکریا
گرلس ہائی اسکول سوپارہ اور
مختار احمد شمس الدین
(نیشنل اردو ہائی اسکول کلیان)
شامل ہیں۔

نقش کوکن ٹیلنٹ فورم کا
چیریٹی پروگرام ۲۱؍اکتوبر کو

نقش کوکن ٹیلنٹ فورم جو گذشتہ بارہ سالوں تک کوکن اور بمبئی کے ۱۶۵ سے زائد ہائی اسکولوں کے مابین مختلف تعلیمی مقابلے کا انعقاد کرتا اور اساتذہ وطلباء کی ہمت افزائی کیلئے انعامات واعزازات سے سرفراز کرتا رہا ہے۔ اپنے ۱۲ سالہ سفر میں پہلی مرتبہ چیریٹی پروگرام کا انعقاد کرنے جارہاہے یہ پروگرام جو اضلاع کوکن کے نمائندہ، ڈراموں کے مقابلے پر مشتمل ہوگا۔ بمبئی میں سینٹ میری ہال مجگاؤں میں ۲۱؍اکتوبر کو شام ۴ بجے منعقد ہوگا۔ مختلف سماجی شخصیتوں کی موجودگی میں منعقد ہونے والے ڈرامہ فیسٹول میں ایک خوبصورت سوونیر بھی شائع کیا جائے گا۔ داخلہ بذریعہ ڈونیشن کارڈ سے ہوگا جنہیں نقش کوکن کے دفتر واقع ڈاکیارڈ روڈ سے حاصل کرسکتے ہیں۔

اس پروگرام کو آخری شکل دینے کے لئے ایک میٹنگ جناب غلام محمد پیش امام کی صدارت میں واشی نئی بمبئی میں منعقد ہوئی تھی۔ جس میں پروگرام کی ضلعی کمیٹیوں کے چیرمین حضرات وممبران کے علاوہ شہر بمبئی و نئی بمبئی کے سرکردہ شخصیتوں نے شرکت کی تھی جس میں سبھوں نے اس پروگرام کو کامیاب ترین پروگرام بنانے کی اپیل کی۔ ۲۱ اکتوبر کے اس پروگرام مجوزہ کا مقصد ہے نقش کوکن ٹیلنٹ فورم کی تعلیمی سرگرمیوں کو مزید تیزی سے آگے بڑھانا اور نئی سرگرمیوں کا آغاز کرنا۔

ایس۔ایس۔سی پاس بے روزگار نوجوانوں کو مشورہ
ہزاروں کی تعداد میں امپلائمنٹ ایکسچینج میں اپنے نام درج کرائیں
پولیس کانسٹبل کی نوکری حاصل کرنیکا واحد طریقہ

۱۔ پولس کانسٹبل، ٹائپسٹ، کلرک، ایس ایس سی پاس نوجوان بی ایڈ اور ڈی ایڈ ٹیچرس کی نوکریوں کے لئے۔

امپلائمنٹ ایکسچینج سی ڈی او بیریکس ۹ رجیون بیما مارگ نزد منترالیہ۔ بمبئی ۲۱ ۴۰۰۰ ۔

۲۔ ITI سے ڈپلوما حاصل کئے ہوئے امیدوار، ڈرائیورس وغیرہ۔

امپلائمنٹ ایکسچینج، انڈسٹریل اسٹیٹ۔ نریان نگر، گھاٹکوپر (مغربی) بمبئی ۸۶ ۴۰۰۰ ۔

۳۔ پیون، واچ مین، باورچی اور خاکروب اور جسمانی طور پر کمزور حضرات کے لئے۔

امپلائمنٹ ایکسچینج فری پریس جرنل مارگ، نریمان پوائنٹ، بمبئی ۲۱ ۴۰۰۰ ۔
ڈاکٹرس، انجینئرس، پوسٹ گریجویٹس، ایم ایڈ ٹیچرس وغیرہ۔

امپلائمنٹ ایکسچینج یونیورسٹی امپلائمنٹ آفس نزد سڈنہم کالج بی روڈ، چرچ گیٹ، بمبئی ۲۰ ۴۰۰۰ ۔

بیرون بمبئی کے امیدواروں سے درخواست ہے کہ وہ اپنے اپنے شہروں کے امپلائمنٹ ایکسچینج میں نام رجسٹر کروائیں۔

حکومت مہاراشٹر کی ایک خاص اسکیم کے تحت ان بے روزگاروں کو جو بی اے پاس ہیں ۱۰۰ روپے ماہانہ اور جو گریجویٹس ہیں انہیں ۳۰۰ روپے ماہانہ بے روزگاری بھتہ دیا جائے گا۔ بشرطیکہ انہیں امپلائمنٹ ایکسچینج میں نام رجسٹر کرائے کم از کم ایک سال کا عرصہ ہو چکا ہو۔

> پولس فورس میں کانسٹبل کی ملازمت کے مواقع وقفہ وقفہ سے لگاتار نکلتے ہی رہتے ہیں۔

تفصیلی معلومات کیلئے رجوع کیجئے

جناب کے ایم عارف (صدر) Tel: 4927435

ڈاکٹر اے کے نائیک (نائب صدر) Tel: 376601

یونائٹیڈ اکنامک فورم

۱۰۷، ایم آئی اسٹیٹ۔ ڈاکٹر ای۔ موزیس روڈ، ورلی بمبئی ۱۸ ۴۰۰۰

ٹیلیفون: 4923412/492735 ۔

> استاد: (شاگرد سے) اس نے خودکشی کی اور اسے خودکشی کرنی پڑی ان دونوں جملوں کی وضاحت کرو۔
> شاگرد۔ جناب! پہلے جملہ سے ظاہر ہوتا ہے کہ وہ پڑھا لکھا بے روزگار تھا اور دوسرا جملہ ظاہر کرتا ہے کہ وہ شادی شدہ بے روزگار تھا۔

مستری ہائی اسکول رتناگری میں سالانہ جلسہ تقسیم انعامات و اسناد

۱۵ اگست ۹۵ء کے یوم آزادی کے موقع پر مستری ہائی اسکول میں تعلیمی امدادیہ کمیٹی کے چیف ایگزیکیٹو آفیسر جناب ابراہیم خان طالب صاحب کے ہاتھوں انتظامیہ کے صدر محمود داؤد مستری صاحب جناب عبدالحمید مستری صاحب اور جناب عبدالستار لالہ صاحب کی موجودگی میں صبح آٹھ بجے پرچم کشائی کی گئی۔ بعد ازاں مستری ہائی اسکول کمپاؤنڈ اور گوگٹے کالج کے درمیانی ٹیوکھول کی جانب جانے والے راستے کو المرحوم حاجی داؤد اسمٰعیل مستری صاحب کی یاد میں "مستری روڈ" کے نام سے موسوم کیا گیا اور جناب عبدالحمید نقش کوکن صاحب کے ہاتھوں "مستری روڈ" کی تختی کی رونمائی ہوئی۔

ٹھیک دس بجے ہائی اسکول کے "حاجی داؤد اسمٰعیل مستری آڈیٹوریم" میں سالانہ جلسہ تقسیم انعامات و اسناد کا انعقاد ہوا جس میں ڈاکٹر عبدالکریم نائیک صاحب (مدیر نقش کوکن) صدارت پر جلوہ افروز تھے۔ جناب عبدالحمید مستری صاحب، جناب محمود داؤد مستری اور ان کے فرزند جناب تنویر محمود مستری چیف ایگزیکیٹو آفیسر جناب ابراہیم خان طالب صاحب، جناب عبدالستار لالہ اور ایم صدیق نائیک ہائی اسکول کی پرنسپل محترمہ سعیدہ نائیک صاحبہ مہمانان خصوصی کی حیثیت سے شریک جلسہ تھے۔

پروگرام کا آغاز تلاوت کلام پاک سے ہوا۔ پھر استقبالیہ گیت اور ترانۂ مستری دبستان پیش کیا گیا۔ مدرسہ ہٰذا کے سینئر معلم جناب عبدالرحمٰن فنصوپکر نے مہمانان کا تعارف کرایا اور گلہائے عقیدت پیش کرتے ہوئے پرخلوص استقبال کیا۔ اسکول کے پرنسپل جناب عبداللطیف مقادم نے نظامت کے فرائض انجام دینے کے علاوہ اسکول کی سالانہ رپورٹ پیش کی۔ صدر جلسہ ڈاکٹر عبدالکریم نائیک صاحب نے اسکول کی ترقی پر اطمینان کا اظہار کیا۔ انتظامیہ کے چیف ایگزیکیٹو آفیسر صاحب نے اس موقع پر بچوں کے لئے نئے انعامات کا اعلان کیا۔ موصوف نے اس بات کی بھی یقین دہانی کرائی کہ ٹیکنیکل ہائی اسکول کا دیرینہ خواب بھی بہت جلد شرمندۂ تعبیر ہو جائے گا۔ بعد ازاں صدر جلسہ کے ہاتھوں ہائی اسکول میں ایس ایس سی امتحان میں اول، دوم اور سوم نمبر حاصل کرنے والے طلبہ اور طالبات کو انعامات و اسناد تقسیم کئے گئے۔ اسی امتحان میں جن مضامین کا ۹۰ فیصد سے زائد نتیجہ رہا ان مضامین کی تدریس کرنے والے معلمین کا بھی انہیں انعامات بحال کر کے اعزاز کیا گیا۔

ان میں صدر معلم جناب مقادم صاحب، جناب فنصوبکہ صاحب، بڑے میئے صاحب، محترمہ ملکہ سید صاحبہ، جناب انوار احمد کا شمار ہے، اسی موقع پر اسکول کے معلم جناب سراج احمد خانصاحب کی بہترین تعلیمی اور سماجی خدمات کو سراہتے ہوئے انتظامیہ کی جانب سے انعام پیش کرکے ان کا اعزاز کیا گیا۔

پنجم تا نہم جماعت میں سالانہ امتحان میں اول، دوم اور سوم پوزیشن حاصل کرنے والے ہر ایک ڈویژن کے طلبہ اور طالبات کو انعامات اور اسناد دئے گئے۔ اسی موقع پر ایس ایس سی امتحان میں ہر ایک مضمون میں اول نمبر حاصل کرنے والے طلبہ اور طالبات کو بھی خصوصی انعامات سے نوازا گیا۔ یہ انعامات حاصل کرنے والے طلبہ اور طالبات میں نازیہ بڑھیے تبریزہ گرڈکری اور عمران حوالدار کا شمار رہا۔

اسکول کے معلم جناب انوار احمد صاحب نے تمام حاضرین کا شکریہ ادا کیا اور قومی گیت کے ساتھ ہی یہ پروگرام با تزک و احتشام اختتام پذیر ہوا۔

رائیگڈھ ضلع پریشد بہترین ٹیچر ایوارڈ

کھوپولی میونسپل کونسل

نقش کوکن

اردو سیکنڈری اسکول کے ہیڈ ماسٹر جناب اقبال حسین ٹپو یکہ صاحب کو امسال ضلع رائے گڈھ بہترین ٹیچر ۱۹۹۵ء کے اعزاز سے نوازا گیا۔ محترم اقبال حسین ٹپو یکہ صاحب کو ۱۹۸۱ء میں کھوپولی میونسپل کونسل نے اردو سیکنڈری اسکول کے لئے ہیڈ ماسٹر مقرر کیا تھا۔ اور انہیں ۱۹۸۴ء میں "ادرش شکشک" پرسکار سے نوازا گیا۔ غیر اردو علاقے میں اردو کی ترقی کے لئے انجمن ترقی اردو ہند (کھوپولی شاخ) کے سکریٹری کی حیثیت سے فرائض انجام دے رہے ہیں۔

ضلع تھانہ کے ۹۴ ٹیچرز کو مثالی مدرس کا اعزاز

ضلع پریشد تھانہ کے

محکمۂ تعلیم کی جانب سے "یوم اساتذہ" ۵ ستمبر کے موقعہ پر ۹۴ ٹیچرژوں کو مثالی مدرس کے اعزاز سے نوازنے کا اعلان کیا گیا جن میں پرائمری کے ۳۲ اور سیکنڈری کے ۱۶ ٹیچرز شامل ہیں۔ ان میں سیکنڈری کی ایک اور پرائمری کے سات خواتین ہیں۔ اردو میڈیم کے سیکنڈری سے دو اور پرائمری کے جن دو مدرسین کو یہ اعزاز ملا ہے۔ ان کے نام ہیں۔ مختار احمد شمس الدین فقیہہ (نیشنل اردو ہائی اسکول کلیان)، بشیر احمد (وسئی) صادق شیخ (بھیونڈی) اور اشفاق شیخ (بھیونڈی)

کوکن ریلوے پل کو بہترین پل کا انعام

امریکن کنکریٹ انسٹی ٹیوٹ کی ہندوستانی (مہاراشٹر) شاخ سے کوکن ریلوے میں ندی وایاڈکٹ کو کنکریٹ کی بہترین تعمیر کا ۱۹۹۴ء کا پہلا انعام دیا ہے رتناگری کے قریب یہ پل ایشیا کا سب سے اونچا پل ہے جس کا سب سے اونچا پلر سطح سے ۶۵ میٹر اونچا ہے۔

سنگلٹ میں پہلی بار میلادالنبیؐ کے تقریری مقابلے

سنگلٹ (کھیڈ) میں مورخہ ۲۵ راگست ۹۵ء کو اردو اسکول میں جشن میلادالنبیؐ کا پروگرام بڑے تزک و احتشام کے ساتھ گاؤں کے سرپنچ جناب حسن میاں افوارے صاحب کی صدارت میں منعقد ہوا۔ پروگرام کا آغاز مولانا کبیرالدین صاحب کی تلاوت قرآن پاک سے ہوا۔ اسکول کے قائم مقام صدر مدرس جناب

عبدالسعید شیخ صاحب نے خیر مقدم کیا۔ پروگرام کے گورے گاؤں حلقے کے کیندر پرمکھ شری اے۔ بی رائتے صاحب تھے۔ اسکول ہذا کے طلبہ نیز طالبات نے دل افروز تقاریر کیں۔ درمیان میں خوش الحانی کے ساتھ نعتوں کا سلسلہ بھی جاری رہا۔ جج کے فرائض کرجی ہائی اسکول کے قاضی سر، مقادم ہائی اسکول کھیڈ کے مومن سر اور فردوس ہائی اسکول کے ٹیچر جناب باپو لال پٹیل نے انجام دئے۔ تقریری مقابلے میں تیرہ طلبہ نیز طالبات نے حصہ لیا تھا۔ نظامت کے فرائض اسکول ہذا کے صدر مدرس جناب عبدالرشید شیخ صاحب نے انجام دئے مہمان خصوصی شری اے۔ بی رائتے صاحب نے آنحضور کا پیغام اخوت لوگوں تک پہنچایا۔ صدر صاحب نے مختصر مگر بڑی جامع تقریر کی۔ اول۔ دوم اور سوم آنے والے طلبہ کے نام اس طرح ہیں۔ اول۔ شازیہ بشیر کیدوم نازیہ عبدالرحمن قاضی اور سوم سعود وہاب نائکہ تھے جنہیں شیلڈز سے نوازا گیا۔ یہ تینوں شیلڈز "شرعیہ بنک" کے ڈائریکٹر ناظم حسین انوارے صاحب نے تفویض فرمائی تھیں۔ حاجی عبدالقادر صاحب نے تمام طلبہ کو بہترین تقاریر اور نعت شریف پڑھنے پر دس دس روپیہ کا انعام بطور حوصلہ افزائی فرمایا۔ پروگرام شکیل علی شمنا صاحب کے شکریہ کے ساتھ اختتام پذیر ہوا۔

نقشو کرکن

اقبال مقدم

ہندی کے ابھرتے ہوئے ادیب جناب اقبال مقدم متوطن کوتھرا (پچندری) تعلقہ داپولی کو پونہ سے شائع ہونے والے مراٹھی ہفتہ وار "ساہتیہ کلایاتری" کی ادارت تفویض کی گئی ہے۔ موصوف کے مراٹھی کویتاؤں کا مجموعہ حال ہی میں منصۂ شہود پر آیا ہے۔ اور مراٹھی افسانوں کا مجموعہ "ساوز" زیر طباعت ہے۔

شادی کی خبریں

شادی کی خبر کی اشاعت کے لئے عطیہ دے کر شادی کی خوشی میں اس ادارہ کو بھی شامل کرلیں۔

تشریح القرآن

حضرت مولانا عبدالکریم پاریکھ صاحب کی تالیف کردہ قرآن مجید کے معنی کی عام فہم ترجمانی اور آسان معنی والی تفسیر تشریح القرآن ۲۸ مئی ۹۵ء کو منظرِ شہود پر آئی ہے جس کا اجراء حضرت مولانا سید ابوالحسن علی ندوی کے دستِ مبارک سے ہوا۔

شیخانی میموریل انسٹی ٹیوٹ مروڈ

جولائی ۹۵ء میں منعقدہ انجمن اسلام جنجیرہ سیدی ظفر شیخانی میموریل ٹیکنیکل انسٹی ٹیوٹ مروڈ جنجیرہ کا سالانہ امتحان کا نتیجہ شاندار رہا۔ امتحان میں شریک کل ۶۷ طلباء میں سے ۶۱ طلباء کامیاب ہوئے۔ یعنی کامیابی کا فیصد ۹۱٫۰۴ نکلا۔

تفصیلات

(۱) میکانک موٹر وہیکل میں کل ۱۷ طلباء شریک ہوئے اور پندرہ نے کامیابی حاصل کی۔ اس طرح نتیجہ ۸۸٫۲۳ فیصد رہا اس کورس میں قادری عمران ظہور وہرزکر سے نقشی کرکن عبدالقادر رحیم دونوں نے ۸۳٫۸۵ فیصد نمبر حاصل کیے اور اول مقام حاصل کیا۔ آرائی سجاد ظہور احمد و جمعدار شہباز شوکت نے ۷۶٫۱۴ فیصد نمبرات کے ساتھ دوئم مقام حاصل کیا۔ جبکہ ۷۴٫۱۱ فیصد نمبرات حاصل کرکے ممنا کے شاہ فیصل شوکت نے سوئم مقام حاصل کیا۔

(۲) الیکٹریشین کورس میں کل ۱۹ طلباء شریک ہوئے اور سبھوں نے کامیابی حاصل کی۔ اس طرح نتیجہ صد فیصد رہا۔ پٹھان پرویز عنایت نے ۸۷٫۴۲ فیصد نمبرات کے ساتھ نہ صرف اپنے کورس میں بلکہ پوری انسٹی ٹیوٹ میں اول مقام حاصل کیا۔ جعفر خالد عبداللہ نے دوئم مقام حاصل کیا۔ جبکہ ان کا فیصد ۸۵٫۴۲ ہے۔ سوئم مقام پر ہیں ۸۳٫۴۲ نمبرات کے ساتھ مختار سے ضمیر حسن میاں

(۳) ڈیزل میکانک کا نتیجہ صد فیصد رہا۔ اول مقام حاصل کیا ۸۲٫۷۱ فیصد نمبرات کے ساتھ لابے اعجاز ابراہیم نے، دوئم مقام حاصل کیا مہاڈ کر شاہجہاں سردار مرزا نے۔ ان کا فیصد ۸۱٫۷۱ فیصد رہا۔ جبکہ تیسرا مقام حاصل کرنے والے طالب علم پلوکر مقصود عمر صاحب نے ۷۹٫۴۲ فیصد نمبرات حاصل کئے۔

(۴) ویلڈر ٹریڈ سے منڈے شوکت غلام حسین نے ۷۲٫۱۴ فیصد نمبرات حاصل کرکے اول مقام پایا دوئم رہے ہمرولکر رفیق احمد عزیز ۷۱٫۱۷ فیصد نمبرات کے ساتھ جبکہ ۶۹٫۴۲ فیصد نمبرات حاصل کرکے سولکر ابراہیم احمد سوئم مقام پر ہیں۔ کامیاب طلبہ کی تصاویر ذیل میں ہیں۔

شتاق احمد درزی — چیرمین
مختار احمد خان — پرنسپل

ایس ایس سی ہائی اسکول موربہ کی شاندار کامیابی؟

حسب سابق رلائیبل ایجوکیشن ٹرسٹ مہاڈ کی جانب سے ۱۷ ستمبر ۹۵ء کو نعتیہ و تقریری مقابلہ منعقد ہوا جس میں اسکول ہٰذا کی طالبہ (جماعت دہم) شبانہ مختار احمد انصاری نے سینئر گروپ میں پہلا انعام حاصل کیا۔ یاد رہے گذشتہ سال بھی اسی طالبہ نے گشتی ٹرافی حاصل کی تھی اور امسال بھی۔ اس کے علاوہ اسے ایک ذاتی ٹرافی اور نقدی انعام سے بھی نوازا گیا۔ اسیطرح سے امینہ عمر راؤت جماعت پنجم کی طالبہ نے جونیئر گروپ میں تیسرا انعام حاصل کیا۔

دونوں طالبات کو دلی مبارکباد

مراسلہ نگار
انصاری مختار احمد

جناب جعفر عبدالرشید

امسال (۱۹۹۵ - ۹۶ء) کے لئے مہسلہ (رائے گڈھ) تعلقہ کے سیکنڈری کے اساتذہ میں انجمن اسلام جنجیرہ ہائی اسکول و جونیر کالج آف سائنس، مہسلہ کے ٹیچر جناب جعفر عبدالرشید (بی۔ اے بی۔ پی۔ ایڈ) کو "بہترین ٹیچر" کا ایوارڈ دیا گیا ہے۔ اس ایوارڈ کے لئے وہ واقعی حقدار تھے کیونکہ محض انجمن ہی کے نہیں بلکہ پورے مہسلہ تعلقہ کے کھیلوں اور دیگر ایکٹیویٹیز میں پیش پیش رہتے ہیں۔ "پنچایت سمیتی مہسلہ کی جانب سے انہیں دیا ہوا یہ ایوارڈ واقعی قابل تعریف ہے جس کے لئے جونیئر کالج کے لکچرار میں مہسلہ تعلقہ کے بی۔ ای۔ او جناب گائیکواڑ کو بھی مبارکباد پیش کرتے ہیں۔

نقش کوکن

عبدالوہاب دھنشے (ایم۔ ایس۔ سی)
لکچرار جونیر کالج۔ مہسلہ

پونا میں یوتھ کیمپ میں مبارک کاپڑی کا لکچر

حکومتِ ہند کی H R D منسٹری کی جانب سے ۲۷ر اگست سے ۲ر ستمبر تک نیشنل انٹگریشن کے موضوع پر ایک یوتھ کیمپ کا پونا میں انعقاد کیا گیا تھا جس میں مہاراشٹر، گجرات گوا، تامل ناڈو، کرناٹک، راجستھان و مدھیہ پردیش وغیرہ ریاستوں کے مختلف یونیورسٹیوں کے طلبہ وطالبات شریک تھے۔ کیمپ کا انعقاد یونانی میڈیکل کالج کیمپس میں کیا گیا تھا جہاں ہر روز کسی ایک موضوع پر اس موضوع کے ماہر کو لکچر دینے کے لئے مدعو کیا گیا تھا۔ جس میں مبارک کاپڑی صاحب کو بھی مدعو کیا گیا تھا جہاں انہوں نے "ووکیشنل گائیڈنس" کے موضوع پر لکچر دیا چونکہ اس کیمپ میں سارے یونیورسٹی سطح کے طلبہ وطالبات شریک تھے۔ اس لئے انہوں نے گریجویشن کے بعد اور پوسٹ گریجویشن کے بعد کیا، اس موضوع پر مفصل بیان دیا۔ نیز جنوبی ہند کے طلباء کی اکثریت کے پیش نظر انہوں نے اپنا یہ تین گھنٹے کا لکچر انگریزی میں دیا۔ لکچر کے بعد سوال وجواب کا بھی سیشن ہوا۔ لکچر کے بعد مبارک صاحب کو H.R.D منسٹری کی جانب سے ایک ٹرافی بھی دی گئی۔ قومی یکجہتی کے موضوع پر منعقدہ اس منفرد کیمپ کے روح رواں جناب پی اے انعامدار، جناب امام الدین شیخ صاحب اور جناب طاہر عامی صاحب تھے۔

پرچہ نہیں ملا

قارئین کی جانب سے پرچہ نہ ملنے کی بیشمار شکایتیں ہمیں موصول ہوئی ہیں۔ مگر یہ نقش کوکن کے کارکنان کی کوتاہی نہیں بلکہ محکمۂ ڈاک اس کیلئے ذمہ دار ہے۔ ہم نے پوسٹ ماسٹر جنرل تک یہ شکایتیں پہنچائی ہیں۔ مانڈوی پوسٹ آفس جہاں پرچہ ماہانہ سپرد ڈاک کیا جاتا ہے اسے بھی اس صورتحال سے باخبر کیا ہے امید ہے کہ اس مہینہ میں وہ اس کا تدارک کریں گے۔ خدا کرے وہ اپنا وعدہ پورا کریں اور ہمارے خیر خواہوں کی خریداروں کی اور کرمفرماؤں کی شکایتیں دور ہو جائیں

ادارہ

ڈاکٹر سید الیاس کی واپسی

ڈاکٹر سید الیاس جوناگپور کے معروف پلاسٹک سرجن ہیں۔ حال ہی میں اپنے انگلینڈ کے چار ماہ کے تعلیمی دورے سے اپنے وطن واپس لوٹے ہیں موصوف اس سے پہلے بھی جدید ترین تکنیکی معلومات کی فراہمی کے لئے امریکہ اور یورپ کا دورہ کر چکے ہیں۔

اپنے حالیہ قیام کے دوران ڈاکٹر موصوف کو لندن خاص کے یونیورسٹی کالج اور مڈل سیکس جیسے مقتدر ہسپتالوں میں بین الاقوامی شہرت یافتہ پلاسٹک سرجن پروفیسر ڈی اے۔ گروتھر اور ایم ڈی مورگن کے زیر ہدایت ونگرانی عملی جراحی کرنے کے مواقع فراہم ہوئے۔

انجمن خیر الاسلام اردو هائی اسکول نالاسوپارہ کے اول نمبر سے کامیاب طالبہ کو فائدہ نقش کوکن جناب عبدالمطلب پٹوی انعام دیتے ہوئے۔ نذیر سر اور شیخ معین الدین بھی نظر آرہے ہیں۔

ڈاکٹر رعنا خطیب

کردہ تعلقہ داپولی ضلع رتناگری کے نامور ایڈوکیٹ جناب عبدالصمد خطیب کی صاحبزادی رعنا خطیب نے ایم۔ جی۔ ایم میڈیکل کالج نئی بمبئی سے امسال ایم۔ بی۔ بی۔ ایس میں نمایاں کامیابی حاصل کی ہے۔

ہم اہلیان کردہ ڈاکٹر رعنا خطیب اور ان کے والدین کی خدمت میں مبارکباد پیش کرتے ہیں اس دعا کے ساتھ کہ خدا انہیں اس پیشے میں کامیابی عطا کرے اور ساتھ ہی خدمت خلق کا جذبہ دل میں روشن کرے۔ آمین۔

وقار قادری

تعارف

علم و ہنر میں سند یافتہ نوجوان کا تعارف پیش کرنا ان کی پبلسٹی نہیں ہے بلکہ ہمارا مقصد بچوں کی حوصلہ افزائی کرنا ہے تاکہ اس کی تقلید میں دیگر نوجوان بھی آگے بڑھنے کی کوشش کرتے رہیں گے نیز ان تعارفات کی بدولت قوم کی بیداری اور جدوجہد کا بھی پتہ لگتا ہے۔ آگے چل کر یہی بچے قوم و ملک کے لئے درخشاں ستارے ثابت ہوں گے لہٰذا برطانیہ میں آباد کوکنی مسلم حضرات سے التماس ہے کہ اپنے بچوں کی حوصلہ افزائی کے لئے جناب ابراہیم بغدادی صاحب سے (جو یو کے میں ہمارے نمائندہ خصوصی ہیں) رابطہ قائم کریں۔

ان کا پتہ ہے

IBRAHIM BAGDADI 40 BOLANDSTREET

BLACKBURN BB16LL (PHONE (0254) 56868

ذیل چند نوجوانوں کا تعارف درج ہے (ادارہ)

جناب عرفان عبدالحمید بھاروے کی پیدائش ۲ ستمبر ۱۹۷۲ء کو کراچی پاکستان میں ہوئی اور کمسنی میں گرین ویل امریکہ جانے کے سبب ابتدائی اور ثانوی تعلیم وہیں تکمیل پائی لیکن چونکہ کراچی میں ذریعۂ تعلیم اردو تھا اسی سبب چند سال کافی دقت اٹھانی پڑی تھی۔ گھر میں انگریزی زبان کے ماحول سے کافی سہولت ہوئی۔

بعد ازاں کالج میں داخلہ لیا اور ان کے پسندیدہ مضمون میکینکل انجینئرنگ کی طرف راغب ہونے اس سلسلے میں انہیں گرین ویل ٹیکنیکل کالج سے متعدد اسکالرشپ ملیں ایک سال گزارنے کے بعد کلیمسن یونیورسٹی میں داخلہ لیا۔ جہاں سے چار سالہ فنی اور تعلیمی کورس مکمل کرکے میکینکل انجینئرنگ میں بی ایس سی (BSC) کی اعلیٰ سند ۸ جولائی ۱۹۹۵ء کو حاصل کر چکے ہیں ان کی اس اعلیٰ کارکردگی کا نتیجہ نکلتے ہی امریکہ کی مشہور فرم BASFCORP میں اعلیٰ عہدے پر فائز ہیں۔ بڑے بھائی کی طرح آبائی وطن جاکر اپنے رشتہ داروں کو دیکھنے کی خواہش رکھتے ہیں اور یہ صاحبان قوم کے تمام نوجوانوں کو بھرپور علم و ہنر حاصل کرنے کا پرخلوص مشورہ دیتے ہیں۔ ہماری دعا ہے اللہ پاک انہیں اور ترقی و کامرانی نصیب کرے

آمین

اور دلی مبارکباد بھی قبول ہو

مرسلہ۔ ابراہیم بغدادی یو کے

تقسیم ہند کے دوران جناب عبدالحمید بھاروے متوطن سارنگ

تعلقہ داپولی ضلع رتناگری، ہجرت
فرما کر مع فیملی کراچی پاکستان میں
جا کر آباد ہوئے تھے۔ مگر چونکہ شاید
قسمت نے وفا نہ کی اور یہ قافلہ
دوبارہ ترک وطن کر کے ۱۹۷۸ء
میں ریاست ہائے متحدہ امریکہ
(U.S.A) کے شہر گرین ویل میں
سکونت پذیر ہے۔ ان کے بڑے
برخوردار "آمان بھاروے" کی
پیدائش ۲۰ رجون ۱۹۷۱ء میں
کراچی میں ہوئی اور ان کی ابتدائی
اور ثانوی تعلیم مذکورہ شہر میں
مکمل ہونے کے بعد "کلیمسن
یونیورسٹی ان ساؤتھ کیرولینا یو ایس
اے میں داخلہ لیا وہاں سے امسال
مئی ۱۹۹۵ء میں کیرامک انجینئرنگ
میں بی۔ ایس۔ سی کی اعلیٰ ڈگری
حاصل کر چکے ہیں۔

موصوف کی دلی خواہش ہے کہ
وہ اپنے آبائی وطن جا کر تمام رشتہ داروں
اور خویش و اقارب کو ملے ہم ان
کی اس کامیابی پر دلی مبارکباد
پیش کر کے مزید ترقی و کامرانی کے
لئے دعا کرتے ہیں۔

مرسلہ
ابراہیم بغدادی
یو۔کے
نقش کوکن

جناب صغیر ابن احمد صاحب سے
ساؤتھ لیکر کی پیدائش نیروبی کینیا
میں ہوئی لیکن بچپن ہی میں یہ فیملی لیسٹر
انگلینڈ میں آکر آباد ہونے سے
سبب ان کی جملہ تعلیم مقامی اسکولوں
اور کالج میں مکمل ہو کر انہوں۔ نے
یونیورسٹی آف گرین وچ لندن میں داخلہ
لیا۔ جہاں سے جولائی ۱۹۹۳ء میں
کمپیوٹر اسٹڈیز میں H.N.D (ہائیر
نیشنل ڈپلومہ) کیا اور مزید مذکورہ
یونیورسٹی میں دو سالہ تعلیمی سلسلہ
جاری رکھتے ہوئے جولائی ۱۹۹۵ء میں
کمپیوٹنگ سائنس اینڈ انفارمیشن سسٹم
انجینئرنگ میں بی۔ ایس۔ سی آنرز
کی اعلیٰ ڈگری حاصل کر چکے ہیں مزید
سلسلہ تعلیم جاری رکھتے ہوئے اسی
مضمون میں یعنی انفارمیشن سسٹم
انجینئرنگ میں ایم ایس سی (M.Sc)
کی سند زیر تعلیم ہیں۔ موصوف کے
آبائی وطن موضع گونڈگھر تعلقہ مہسلہ
ضلع رائے گڈھ میں اس نوعیت کی
اعلیٰ سند حاصل کرنے والے
آپ پہلے نوجوان ہیں اور قوم کے
نوجوانوں کو آپ کا پر خلوص مشورہ
ہے کہ علم و ہنر کی طرف اپنی رغبت
اور دلچسپی بڑھاتے رہئے۔ انشاء اللہ
کامیابی یقینی ہے۔ تعلیمی قابلیت کے
علاوہ موصوف کا پسندیدہ کھیل
کرکٹ، ٹیبل ٹینس، فٹ بال وغیرہ ہیں

ہم موصوف کی حالیہ کامیابی پر
دلی مبارکباد پیش کر کے اقدام کی
پذیرائی کرتے ہوئے اس کی کامیابی
کے لئے نیک دعاؤں کا اظہار کرتے
ہیں۔ مرسلہ

ابراہیم بغدادی۔ یو کے

۲۰ تاریخ کے بعد

نقش کوکن
میں اشاعت کے لئے
خبر مہینہ کی ۲۰
تاریخ سے قبل ملنی
چاہئے۔ ۲۰ تاریخ کے
بعد ملنے والی خبریں
دوسرے مہینہ میں
شریک اشاعت ہوتی
ہیں۔

مختار احمد فقیہہ کو آدرش شکشک ایوارڈ

نیشنل اردو ہائی اسکول و جونیئر کالج کلیان کے لیکچرار مختار احمد فقیہہ کو ان کی تعلیمی اور تدریسی خدمات کے اعتراف میں تھانے ضلع پریشد نے "آدرش شکشک" "خیالی مدرس" کے اعزاز سے نوازا ہے۔ حال ہی میں صاحب اعزاز کو مہاراشٹر اردو اکادمی نے انہیں ان کی کتاب بعنوان "عملی کام اور سماجی خدمات" پر تیسرے انعام سے نوازا تھا۔ موصوف گذشتہ پینتیس برسوں سے ایک ہی ادارے میں درس و تدریس کے پیشے سے وابستہ ہیں۔ اب تک انہوں نے جونیئر کالج کے لئے تین ڈی۔ ایڈ کے لئے تین اور ہائی اسکول کے چار کتابیں تالیف کی ہیں۔

کلیان کا میونسپل الیکشن

نقش کوکن

پچھلی بار کلیان ضلع تھانہ کی میونسپلٹی کے الیکشن ۱۹۷۳ء میں ہوئے تھے پھر یہ میونسپلٹی تحلیل کر کے کلیان میونسپل کارپوریشن کی تشکیل عمل میں آئی اور اس کے انتخابات ۲۲ سال کے طویل عرصہ کے بعد ۱۰ ستمبر ۹۵ء کو پُرامن طریقہ پر عمل میں آئے کل ۹۶ وارڈ ہیں لیکن ۱۰ وارڈز جو دیہاتوں پر مشتمل ہیں۔ کارپوریشن سے علیحدگی کے مطالبہ کو لیکر الیکشن بائیکاٹ کر دیا اس طرح ۸۶ وارڈز میں ۷۰۹ امیدوار تھے جن میں وارڈ ۳۶ سے مجلس مشاورین مساجد واوقاف کے صدر الحاج جاوید احمد غلام انبیاء جاوید نے کثیر ووٹوں سے کامیاب ہوئے۔ (نامہ نگار۔ متین ڈولارے)

اشفاق سوسے سرپنچ منتخب

بوریولی (پڈگھا) تعلقہ بھیونڈی گرام پنچایت سرپنچ کے چناؤ میں جناب اشفاق سوسے کامیاب ہوئے ہیں۔ اُپ سرپنچ کے چناؤ میں ناصر تاجین بلا مقابلہ منتخب ہوئے۔ بوریولی گرام پنچایت میں کل ۱۱ ممبر ہیں اشفاق سوسے جو ایس ای ایم ہیں ۸۴ء کے چناؤ میں بھی سرپنچ منتخب ہوئے تھے۔

بیلاپور، پنویل، دوہری ریلوے لائن منظور

پہلے وی ٹی سے واشی منسلک ہوا پھر بیلاپور تک سنٹرل ریلوے کی مضافاتی ٹرین جانے لگی اس وقت مضافاتی ٹرینیں، بیلاپور سے آگے کھنڈیشور اسٹیشن تک جا رہی ہیں اور اس برس کے آخر تک پنویل تک سیدھی ٹرین جانے لگے گی ایسی امید کی جا رہی ہے محکمہ ریلوے نے رواں سال ۹۶ - ۱۹۹۵ کے دوران اب بیلاپور سے پنویل کو دوہری ریلوے لائن سے جوڑنے کا پلان بنایا ہے ابھی فی الحال ایکہرے لائن سے ہی کام چلایا جا رہا ہے۔ وہ بھی کھانڈیشور (روانده) تک ریلوے محکمے نے امسال دوسرا جو ریل منصوبہ شروع کیا ہے وہ بھی نئی بمبئی کے لئے ہی ہے وہ ہے تھانے تربھے۔ نیرول، واشی سیکشن منصوبہ ان سے ان علاقوں کے لوگوں کی کافی وقت کی بچت ہوگی۔ ان دونوں منصوبوں کی لاگت حصہ داری کی بنیاد پر ہوگی۔ ۶۷ فیصد خرچ مہاراشٹر سرکار سڑکوں کے ذریعے اٹھائے گی اور ۳۳ فیصد خرچہ ریلوے محکمہ برداشت کرے گا۔

اردو ہائی اسکول پالدھی کو صد فیصد گرانٹ منظور

ضلع پریشد جلگاؤں محکمۂ کی جانب سے انجمن خدمتِ خلق جلگاؤں کے زیرِ انتظام اردو ہائی اسکول کو گرانٹ منظور ہو گئی ہے۔

۱۹۸۹ میں اسکول ہذا کی بنیاد رکھی گئی۔ ء. ء. ء کے پہلے بیچ نے صد فیصد کامیابی حاصل کر کے تعلقہ میں اول پوزیشن حاصل کی اور اس کے بعد اسکول ہذا نے نمایاں کامیابی حاصل کی۔ ۹۴-۱۹۹۳ء سال کے بیچ نے ۷۷ فیصد مارکس حاصل کر کے تعلقہ میں اول پوزیشن ملا کر رننگ ٹرافی حاصل کی۔ سالِ رواں میں بھی اسکول کا نتیجہ قابلِ اطمینان رہا تھا۔

اے آئی جے ہائی اسکول وجونیر کالج مہسلہ کی شاندار کامیابی

۲ راگست ۹۵ء کو انجمن اسلام جنجیرہ ہائی اسکول وجونیر کالج آف سائنس مہسلہ کے گراؤنڈ پر تعلقہ سطح پر موسم برسات کے کھیل کھیلے گئے۔ جس میں مہسلہ تعلقہ کے پرائمری اسکولس، ہائی اسکولس اور جونیر کالج کے طلباء وطالبات نے جوش وخروش سے حصہ لیا۔ اس زبردست مقابلے میں اول نمبر پانے والے اسکول ہذا کے طلباء وطالبات کے نام درج ذیل ہیں۔

تھالی پھینک	کفایت فنسے
گولا پھینک	حنیف کاٹھیواڑی
۲۰۰ میٹر کی دوڑ	منظور گھرٹکر
۴۰۰ میٹر کی دوڑ	فیروز پٹھان
گولا پھینک	ضمیر ترک
تھالی پھینک	اخلاق کاٹھیواڑی
۴۰۰ میٹر دوڑ	رضوان اوکئے
گولا پھینک	نوید کنکے
تھالی پھینک	شکیل باوصاحب

انفرادی کھیل

تھالی پھینک	رقیہ پانڈے
گولا پھینک	شاہین سانے
۱۰۰ میٹر کی دوڑ	انجم کربیلکر
۲۰۰ میٹر کی دوڑ	حسینہ جمعدار

شبیر خطیب : پرنسپل

نقش کوکن

ریلائیبل ایجوکیشن ٹرسٹ مہاڈ کی جانب سے نعتیہ وتقریری مقابلے

ریلائیبل ایجوکیشن ٹرسٹ مہاڈ کی جانب سے ضلعی سطح پر ۱۷ستمبر ۹۵ء کو "سیرت النبیؐ" کے عنوان پر نعتیہ وتقریری مقابلے کا انعقاد مہاتما جیوتی با پھولے ہال میں کیا گیا جس میں رائے گڑھ ضلع کے اٹھارہ اسکولوں کے طلبہ وطالبات نے حصہ لیا۔ پروگرام کا آغاز مولوی اخلاق عبدالکریم بھاگتے نے تلاوت قرآن سے کیا۔ ٹرسٹ کے صدر اور مہاڈ کے کونسلر جناب محمد شفیع پورکر نے گل پوشی سے مہمانوں کا استقبال کیا۔ مہمان خصوصی کی حیثیت سے جناب الحاج اشرف ابراہیم کاپڑی واشی نئی ممبئی۔ جناب اقبال عمر کاسکر صاحب، مہاڈ، جناب محمد علی پانساری مہاڈ، جناب شیخ حسین عثمان قاضی مہاڈ، جناب الحاج عبدالمجید ٹول گورے گاؤں، جناب ایڈوکیٹ اکبر احسلنے صاحب وہور جناب فاروق سیٹھ ابھارے صاحب امبیت، جناب عظیم الدین عبدالعزیز مرڈکر ٹیم بالا، جناب کرد یکھ صاحب بالگھر وغیرہ موجود تھے۔ تقریری مقابلے کے لئے جونیر گروپ اور سینئر گروپ بنائے گئے جس کا نتیجہ حسب ذیل رہا۔

جونیر گروپ تقریری مقابلہ

اول : فرزانہ تسنیم انصاری

ایس پی ایم اردو ہائی اسکول راجے واڑی

دوم: فہیم نظام الدین سید
ای ایس انگلش اسکول لوئر پریل
سوم: امینہ عمر راؤت
ایس ایس ہائی اسکول موربہ

سینئر گروپ تقریری مقابلہ
اول: شبانہ مختار احمد انصاری
ایس ایس ہائی اسکول موربہ
دوم: ایاز عبداللطیف موزر
انجمن اسلام ہائی اسکول گونڈگھر
سوم: ذاکر ساجد انصاری
انجمن خیرالاسلام اردو ہائی اسکول گوریگاؤں

نعتیہ مقابلہ
اول: بشریٰ عبدالمجید پلوکر
ای ایس انگلش اسکول لوئر پریل
دوم: ارشد ایوب سرکھوت
انجمن اسلام ہائی اسکول ونی پُرار
سوم: نعیم عبدالرحمٰن تابے
مجندار ہائی اسکول وادلے

مقابلے میں اول نمبر حاصل کرنے والے طلبہ وطالبات کو جناب الفلاح دعلی خان، ویلڈ مکہ صاحب کی جانب سے گشتی شیلڈ (ٹرافی) دی گئی۔ اسی طرح جناب الحاج اشرف اشرف ابراہیم کاپڑی کی جانب سے نعتیہ اور تقریری مقابلے میں جونیئر اور سینئر گروپ میں اول دوم، سوم آنے والے طلبہ وطالبات کو ایک بہت ہی خوبصورت شیلڈ انعام کے طور پر دی گئی۔ جناب محمود عرف بابو سیٹھ جلال کی جانب سے نعتیہ اور تقریری مقابلے میں اول۔ دوم۔ سوم اور مقابلے میں حصہ لینے والے تمام طلبہ وطالبات کی ہمت افزائی کے طور پر انہیں نقد انعامات سے نوازا گیا۔ جلسے میں شرکت کرنے والے سبھی طلبہ وطالبات اساتذہ اور مہمانوں کے طعام کا انتظام جناب شیخ حسین عثمان قاضی صاحب نے کئے۔ ٹرسٹ کو الحاج عبدالعزیز محمد قاسم مروڈکر صاحب نے ۱۰۰۵ روپئے کا عطیہ دیا۔ جلسہ میں عورتیں بھی بڑی تعداد میں شامل ہوئی تھیں۔ اسی جلسے میں اسی ٹرسٹ کے رکن جناب محمد علی محمود پلوکر جو کہ اسی سال مہاڈ نگر پریشد کے نائب صدر چنے گئے ہیں انہیں ایڈوکیٹ اکرا سانے کے ہاتھوں ٹرافی دے کر ان کا بھی استقبال کیا گیا۔ پروگرام کی نظامت ٹرسٹ کے سکریٹری جناب آصف پلوکر صاحب نے سنبھالی۔ جبکہ ٹرسٹ کے صدر الحاج جناب محمد شفیع پورکر (کونسلر مہاڈ نگر پریشد) انہوں نے اپنی تقریر میں مہاڈ میں اس ٹرسٹ کے ماتحت "اردو کے جی" اور لڑکیوں کے لئے "سلائی کورس" جلد ہی شروع کرنے کا اظہار کیا۔

ڈاکٹر وقار شیخ

ان دنوں الرجی ایک عالمی مسئلہ بنا ہوا ہے دنیا کی کل آبادی میں ۱۵ سے ۴۰ فیصد لوگ الرجی سے متاثر ہیں۔ حالیہ تحقیقات سے پتہ چلا ہے کہ دنیا کی ۴ سے ۱۲ فیصد آبادی دمے کے مرض میں مبتلا ہیں۔ اگرچہ شاذونادر ہی الرجی سے موت واقع ہوتی ہے پھر بھی نوجوان اور بوڑھے یکساں طور پر الرجی سے متاثر ہوتے ہیں۔

ہندوستان میں الرجی کا علاج ایک نیا اور کمیاب شعبہ ہے الرجی کے تربیت یافتہ ماہر ڈاکٹر ہمارے ملک میں بے حد کم ہیں۔ ڈاکٹر وقار شیخ نے جو بمبئی اسپتال کے الرجی اسپشلسٹ ہیں الرجی کی تربیت اور تعلیم لندن کے سینٹ میریز اسپتال سے حاصل کی ہیں۔ ڈاکٹر شیخ جون ۱۹۹۵ء میں میڈرڈ (اسپین) میں منعقدہ یورپین مجلس برائے الرجی، میں شرکت

کے لئے مدعو تھے آپ ہندوستان
کے واحد ڈاکٹر تھے جنہیں اس
یوروپین مجلس میں مدعو کیا گیا تھا۔
ڈاکٹر وقار شیخ ہندوستان
کے پہلے ڈاکٹر ہیں جنہوں نے
جولائی ۱۹۹۵ء میں اسٹریٹ فورڈ
(انگلینڈ) میں ہونے استھما کے
ڈپلوما امتحان میں کامیابی حاصل کی۔
یو۔سی۔بی اکاڈمی آف
الرجی" بیلجیم اور یوروپین کمیونٹی کے
پایۂ تخت برسلس میں ۱۹۸۷ء میں
قائم ہوئی تھی۔ اس اکاڈمی کے منشاء
ومقاصد حسب ذیل ہیں۔
(۱) اسپشلسٹ وجنرل پریکٹس
کرنے والے ڈاکٹروں اور مریضوں
کے لئے الرجی سے متعلق اعلیٰ درجے
کے مضامین کی اشاعت۔
(۲) الرجی میں سیمینار، لیکچرس
مباحثے و مذاکرے منعقد کرنا۔
(۳) الرجی میں تحقیقاتی تعلیم کو
فروغ دینا۔ آج تک یو۔سی۔بی
اکاڈمی برائے الرجی کی کارکردگی
یوروپین ممالک تک محدود تھی اب
اس کا قیام ہندوستان میں
(بمبئی میں) عمل میں آیا ہے اور ڈاکٹر
وقار شیخ کو اس اکاڈمی کے میڈیکل
ڈائریکٹر منتخب ہونے کا فخر حاصل ہے۔
نقش کوکن

یہ بات قوم وملت کے لئے
قابل فخر ہے کہ یوروپین ممالک سے
باہر اس مایہ ناز اکاڈمی کے قیام
کی اجازت ہندوستان کو حاصل ہوئی
اور ڈاکٹر وقار شیخ اس کے لئے
منتخب ہوئے۔
نقش کوکن ڈاکٹر وقار شیخ کو
دلی مبارکباد پیش کرتا ہے اور دعا ہے
کہ مستقبل میں بھی ڈاکٹر شیخ کو اس
سے بھی زیادہ اعزازات حاصل
ہوں۔

کوکن ریلوے کھیڈ تک پہنچی

۲۵ ستمبر ۹۵ء کو مجوزہ روہا منگلور
ریلوے لائن نے جو پچھلے دنوں ویر (داسگاؤں)
ضلع رائیگڈھ تک پہنچی تھی آگے بڑھ کر
ضلع رتناگری کے کھیڈ اسٹیشن تک جا پہنچی
ہے مہاراشٹر کے وزیر اعلیٰ کے ساتھ مرکزی
وزیر صحت بیرسٹر عبدالرحمٰن انتولے اور یونین
ریلوے منسٹر فار اسٹیٹ شری سریش کلماڈی
بھی اس وقت موجود تھے۔ کوکن واسیوں نے نہایت
خوشدلی سے ان کا استقبال کیا۔

پرویز عنایت پٹھان
الیکٹریشن

ریلائیبل ایجوکیشن ٹرسٹ کے جلسہ میں ٹرسٹ کے سکریٹری جناب محمد شفیع پورکر حاضرین سے خطاب فرما رہے ہیں جبکہ ان کے بائیں طرف جناب فاروق ابارے، حاجی اشرف کاپڑی، ایڈوکیٹ اکبر احسانے، جناب اقبال عمر کاسکر اور جناب محمد اقبال پلوکر تشریف فرما نظر آتے ہیں۔

اعجاز ابراہیم لابے
ڈیزل میکانک

ذیل میں انجمن اسلام جنجیرہ سیدی ظفر شیخانی میموریل ٹیکنیکل انسٹی ٹیوٹ مروڈ جنجیرہ کے کامیاب طلبہ

عمران ظہور قادری
موٹر میکانک

رفیق عبدالعزیز ہمرولکر
ویلڈر

عبدالقادر رحیم ہرزک
موٹر میکنک

انسان کي زندگي ميں هر طرح کے دور آتے هيں. خوشي کے بهي' رنج کے بهي. خوشي کے موقع پر تقريبات هوتي هيں. شادي بياه' عقيقه' ختنه' بسم الله' ختم قرآن' امتحان ميں کاميابي' بيرونِ ملك روانگي' وطن ميں آمد' حج وزيارت ... ان سب سے يادين جُڑي هوتي هيں. اور هر ياد کے ساتھ کسي مٹهائي کي ياد وابسته هوتي هے. رنج کے موقع پر سوگ هوتا هے، وفات، چهلم' فاتحه' قرآن خواني ... ان سب سے يادين جُڑي هوتي هيں اور هر ياد کے ساتھ کسي مٹهائي کي ياد وابسته هوتی هے.

ايک موسم آتا هے' دوسرا جاتا هے: باراں، گرما، خزاں' سرما، بهار. ان سب سے يادين جُڑی هوتی ميں اور ياد کے ساتھ کسي مٹهائي کی ياد وابسته هوتي هے. تهواروں کا دور مدام چلتا هے، عيد' بقرعيد محرم' شب برات' ميلاد النبي' ماهِ رمضان ... ان سب سے يادين جُڑي هوتي هيں اور هر ياد کے ساتھ کسي مٹهائي کي ياد وابسته هوتي هے.

بهائي کي شادي ميں تو تمام طرح کي مٹهائياں تهيں. دوست کے هني موون پر افلاطون. قرآن خواني ميں نان خطائي. باراں ميں برفي' سرما ميں گاجر کا حلوه. رمضان ميں مالپوه. عيد ميں شير خُرما.

اور هر مٹهائي سے لُطف اندوز هونے کے بعد سوال پُوچها جاتا هے که "بهئي مٹهائي کهاں سے خريدي؟" تو

سليمان مٹهائي والے کا نام بے ساخته زبان پر آجاتا هے. يعني هر مٹهائي کے ساتھ سليمان مٹهائي والے کي ياد جُڑي هوتي هے اسي لئے جب کبهي مٹهائي کا ذکر چهڑتا هے' سليمان مٹهائي والے کي بات هوتي هے. سليمان مٹهائي والے هم اقسام' هم اصناف' هم رنگ' هم اشکال' هم اجناس اور هم مواقع مٹهائياں بناتے هيں.

آيئے، اپني يادوں کي ياد ميں کوئي مٹهائي نوشِ جان فرمايئے.

جب کبهی مٹهائی کا ذکر چهڑتا هے

سليمان مٹهائی والے کی بات هوتی هے

سُلیمان مِٹهائی والے

شاهوں کے شایانِ شان مٹهائیاں بنانے والے

مینار مسجد

۴۱ ایم اے/جی محمد علی روڈ، ممبئی ۴۰۰۰۰۳

فون: ۸۵۵۵۸۵۸، ۳۳۴۳/۹۵۵۲

انتقال پُر ملال

فقیر محمد ہیاڈکر کا انتقال

مجگاؤں حلقہ کے معروف وکیل اور نوٹیری جناب عباس ہیاڈکر کے بھائی فقیر محمد ہیاڈکر جو عرصۂ دراز سے صاحب فراش تھے ۲۱ ستمبر ۹۵ء کو راہیٔ عدم ہوگئے۔

علی محمد ناز کی بیوہ کا انتقال

بمبئی کے سابق میئر جناب علی محمد ناز مرحوم کی بیوہ کا ۳ ستمبر ۹۵ء کو انتقال ہوگیا وہ طویل عرصہ سے بیمار تھیں۔

کامل چاند پوری نہیں رہے

مشاعروں کے مقبول شاعر جناب کامل چاند پوری کا ناناوتی اسپتال میں انتقال ہوگیا۔ مرحوم اپنی اہلیہ کے انتقال کے بعد سے مکمل خاموشی اختیار کئے تھے۔ ابھی مہینہ بھر قبل طویل علالت کے بعد ان کی شریک حیات نے داعیٔ اجل کو لبیک کہا تھا۔

انتقال

ماہ جولائی ۹۵ء نوڑولی ضلع رائے گڈھ میں جناب احمد محمد صالح ذکریا اور شیخ عبداللہ ابراہیم ایلوکر کا مختصر سی علالت کے بعد انتقال ہوگیا۔

شریک غم، محمود مظہر قاضی ہرکول

پٹودی کی والدہ کا انتقال

ہندوستانی کرکٹ ٹیم کے سابق کپتان منصور علی خان پٹودی کی والدہ بھوپال کی بیگم ساجدہ سلطان انتقال کرگئیں۔

۸۰ سالہ بیگم ساجدہ مرحوم نواب بھوپال کی بیٹی تھیں ان کے شوہر مرحوم افتخار علی خان پٹودی نے ۱۹۳۲ء میں بہترین کھیل کا مظاہرہ کیا تھا اور پھر ۱۹۴۶ء میں انگلینڈ کے دورے پر جانے والی ٹیم کے کپتان بھی رہے۔

ہریانہ میں پٹودی خاندان کے آبائی گاؤں پٹوڈی میں بیگم ساجدہ سلطان کی تدفین کی گئی۔ ان کے پسماندگان میں بیٹا منصور علی اور دو بیٹیاں ہیں۔

اقبال میمن کو صدمہ

ہرنئی ایجوکیشن اینڈ ویلفیر سوسائٹی کے فعال کارکن اور سرکردہ رکن جناب اقبال اللہ رکھا میمن کے صاحبزادہ رضوان (عمر دس سال) جو شہر داپولی میں درجۂ پنجم میں زیر تعلیم تھے مختصر سی علالت کے بعد ۲۹ اگست ۹۵ء کو فوت ہوگئے۔ نماز جنازہ موضع پاج میں ادا کی گئی جس میں قرب وجوار سے کثیر تعداد میں لوگ آکر شریک ہوئے تھے۔

مرسلہ، شہاب گورکھپوری

مبین سروے کو صدمہ

سٹی کورس اینڈ ٹراویلس کے پارٹنر مبین یعقوب سروے کی اہلیہ کا چوتھے مالے سے گر کر انتقال ہوگیا۔ یہ واقعہ ۴ ستمبر ۹۵ء کی شام وقوع پذیر ہوا۔ وہ سولنس (کھیڈ) کے رہنے والے تھے اور نورانی ارکیڈ نمبر ۱ ضلع تھانہ کے چوتھے مالے پر رہتے تھے۔

عثمان سروے کو صدمہ

آڑ ٹا تعلقہ داپولی کے سابق متولی جناب عثمان قطب الدین سروے کی صاحبزادی زینو ماہ اگست میں بمقام کرجہ دہ طویل علالت کے بعد انتقال کرگئیں۔

جناب قاسم پاؤسکر کو صدمہ

ہرنئی بندر محلہ کے جناب قاسم پاؤسکر کی والدہ ضعیف العمری

میں انتقال کر گئیں۔
مرسلہ: عبدالغنی پاؤسکر

انتقال کی خبریں

(۱) مرحوم عبدالرحمٰن یوسف خان عمر ۲۷ سال متوطن چاندوسی دیوگڈھ۔ مجگاؤں ڈاک سے سبکدوش طویل علالت کے بعد ملاڈ بمبئی میں ۴ ستمبر ۹۵ء کو انتقال کر گئے
شریک غم: محمد خان عثمان خان
مجگاؤں ڈاک لیمیٹڈ

(۲) مرحوم حاجی سلیمان مقری عمر ۷۰ سال متوطن پرٹولی۔ راجپور طویل علالت مجگاؤں ڈاک سے سبکدوش ۳۱ اگست ۹۵ء کو ملنڈ میں انتقال کر گئے۔
شریک غم: علی میاں عباس کرنیکر
(مجگاؤں ڈاک لیمیٹڈ)

فقیر محمد قاضی کو صدمہ

بمبئی پورٹرسٹ سے سبکدوش جناب فقیر محمد قاضی کی والدہ سکینہ بی کا طویل علالت کے بعد بنورے۔ رتناگری میں ۱۳ ستمبر ۹۵ء کو انتقال ہو گیا۔
مرسلہ: محمود حسن قاضی
واشی
نقش کوکن

رضیہ بڑے کو صدمہ

مورہ ضلع رائے گڈھ کی معلمہ محترمہ رضیہ داؤد بڑے کے والد جناب داؤد ابراہیم بڑے ۲ ستمبر ۹۵ء کو رحلت فرما گئے مرحوم سوشل سوسائٹیز مورہ کے فعال رکن تھے۔
مرسلہ: ابوالکلام خان۔ پرنسپل

اے ایچ خضر کو صدمہ

کوکن مرکنٹائیل بینک لیمیٹڈ بمبئی کے ایریا مینیجر جناب ابوبکر حسین خضر کے پدر بزرگوار ۳۱ اگست ۹۵ء ان کے وطن راجہ پور میں دل کا شدید دورہ پڑنے سے انتقال کر گئے۔

اے اے رحیم کا انتقال

'آل انڈیا مسلم ایجوکیشن سوسائٹی کے سابق صدر اور سرپرست اعلیٰ جناب اے اے رحیم کا ۳۱ اگست ۹۵ء کو کولم میں مختصر سی علالت کے بعد انتقال ہو گیا

ہدایت اللہ راؤت کا انتقال

۳ ستمبر ۹۵ء کو مورہ ضلع رائے گڈھ میں جناب ہدایت اللہ عبدالکریم راؤت کا انتقال ہو گیا۔
مرسلہ: نور موربوی۔

منترالیہ میں داخلہ صرف دو گھنٹے

پنجاب کے وزیر اعلیٰ بینت سنگھ کے قتل کے بعد ریاستی حکومت نے بھی مہاراشٹر میں منترالیہ حفاظتی اقدامات سخت کر دیئے ہیں بنابراں سیاسی وسماجی ورکر جو دوپہر ۱۲ بجے منترالیہ میں داخل ہو کر شام تک رکے رہتے تھے اس پر پابندی عائد کر دی گئی ہے اب صرف ۲ بجے سے ۴ بجے تک ملنے کا وقت دیا گیا ہے۔ ۴ بجے کے بعد ملاقاتیوں کو روکنے دیا جائے گا نا ہی ۴ بجے کے بعد کسی کو داخل ہونے کی اجازت ہوگی۔

عثمان مالونکر کو صدمہ

بروز اتوار ۲۴ ستمبر ۹۵ء کے روز نالدار گروپ آف کمپنیز کے پارٹنر اور کوکن بینک کے ڈائریکٹر الحاج عثمان مالونکر کے خسر کا ان کے وطن سے پملولی سے ضلع رتناگری سے میں سے انتقال ہو گیا۔

نقش نواز

ماہنامہ نقش کوکن کے خریدار بن کر جن حضرات وخواتین نے پچھلے مہینہ نقش نوازی کا ثبوت دیا ادارہ ان سبھوں کا شکر گزار ہے۔

درونِ ہند خریدار

نام	مقام
جناب عاصم تجمل پاؤسکر	جوہو بمبئی
" عباس آدم جلگاؤنکر	نظام پور
" عبداللہ محمد سندیلکر	چاندیوئی
" شیخ احمد اسمٰعیل وانگڑے	بہادر شیخ
" حاجی شہاب الدین وانگڑے	" "
ڈاکٹر اسحاق محمد خطیب	گوولکوٹ
جناب اقبال زین الدین خطیب	" "
شبینہ ٹریڈرس	چپلون
جناب شمس الدین پرکار	"
محترمہ فیروزہ سلطان میرچکر	جوگیشوری
جناب عبدالرزاق میمن	مہسلہ
" مجاہد سندیلکر	کوسہ ممبرا
" سلیم عبدالرحمٰن حسوارے	بانکوٹ
کاکا ہوٹل	پنڈیری
محترمہ سکندری بیگم اے کریم صابر	"
جناب نذیر احمد اے رحمان شیخ	بمبئی ۱۲
جناب نیاز احمد عبداللطیف ناخوا	کوسہ ممبرا
" غلام حسین خطیب	ماہم

نقش کوکن

نام	مقام
جناب عبدالکریم صابر	پنڈیری
" محمد سلیمان باغ	رتناگری
" الحاج عبدالقادر احمد پاؤسکر	مجگاؤں بمبئی
" نذیر احمد عمر نہیم	مروڈ جنجیرہ
" سید علی اشرف	ممبرا کوسہ
سیٹی ٹور اینڈ ٹریولس	ممبرا کوسہ
جناب رونق علی	نیرول
مس فرحانہ شہاب الدین سرکھوت	شریوردھن
مس روبینہ حسن وسطی	مہسلہ

بیرونِ ہند خریدار

نام	مقام
جناب فاروق قاضی	دمام
" منصور اے سندیلکر	سعودی عربیہ
" یونس میاں	کیلوفورنیا
" عبدالحمید بھاروے	ساؤتھ کیرولینا امریکہ

فسادات میں لاتعداد بے گناہ نوجوانوں کا اس طرح پھنس جانا مسلمانوں کا مقدر بن چکا ہے
لہٰذا اس حقیقت سے سبھی واقف ہیں کہ فسادات کے بعد بننے والی ریلیف کمیٹیوں کا آدھا فنڈ مخصوص رکھا جاتا ہے
پولیس اور عدلیہ کو "کھلا پلا" کر بے گناہ افراد کو رہا کرانے اور انہیں بے بنیاد الزامات سے بری کرانے کیلئے۔

ہندوستانی عدلیہ اپنے وحشی روپ میں موجود تھی ہی کہ شری نرسمہا راؤ کے راون راج میں دہشت گردی کے انسداد کے نام پر
ایک اور وحشی قانون پورے ہندوستان میں نافذ ہوا "ٹاڈا"!!

"ٹاڈا" یعنی غیر اعلان شدہ ایمرجنسی یا اس سے بھی بھیانک شکل!
قانون کا یہ بدترین دھبہ اگر کسی پر لگا تو اسے مٹانے سے پہلے
اصل سزا ہونے سے قبل ہی قید و بند کی سزا دی جاتی ہے
اور یہ قانون اس وقت زیادہ بھیانک شکل اختیار کر لیتے ہیں۔
جب تصدیق شدہ فرقہ وارانہ ذہنیت رکھنے والے افراد کو ان مقدموں کی شنوائی کے لئے جج بنایا جاتا ہے
اور پھر ایسے سنگھی جج ایسے ایسے فیصلے سناتے ہیں کہ پوری انسانیت کا سر شرم سے جھک جاتا ہے
ایسا ہی کوئی سنگھی بابری مسجد کا تالا کھلواتا ہے اور کوئی سنگھی جج بلا وجہ مسلم پرسنل لاء پر تنقید کرتا ہے
کوئی سنگھی جج بال ٹھاکرے اور اس کی زہر آلود و اشتعال انگیز تحریروں کو جائز قرار دیتا ہے۔
بلکہ اس پر مقدمہ دائر کرنے والوں ہی کی سرزنش کرتا ہے۔
کوئی سنگھی جج تندور مرڈر کیس کے سوشیل شرما کو ضمانت دیتا ہے اور کوئی راجن پلائی کو میڈیکل چیک کرنے نہیں دیتا
کوئی سنگھی جج مشہور سماجی یا فلمی شخصیتوں کو اس لئے جیل میں رکھتا ہے
کہ جب تک وہ جیل میں رہیں گے تب تک وہ بھی خبروں میں رہے گا۔ اس کا چرچا ہوگا
(کیا ایسے جج کا دماغی توازن چیک کرانے کے لئے تھانے مینٹل اسپتال میں اُسے بھرتی نہیں کرنا چاہئے)

دیر بہت ہو چکی ہے تاریخ شاید یہ معاف نہ کر سکے
البتہ پھر بھی اگر حکومت چاہتی ہے کہ دنیا میں ہندوستانی عدلیہ مزید رسوا ہونے سے بچ جائے
تو کم از کم ججوں کے تقرر میں یہ خیال رکھا جائے کہ وہ فرقہ وارانہ ذہنیت کے نہ ہوں
اور وقتاً فوقتاً ان کا دماغی توازن بھی کسی سائیکاٹرسٹ سے چیک کراتے رہنا چاہیے۔

صفحہ آخر

مبارک کاپڑی

اشاعت کا ۳۳واں سال

نقش کوکن بمبئی

ماہنامہ

اردو / انگلش

رکن انڈین لنگویجیز نیوز پیپرس ایسوسی ایشن

جلد نمبر ۳۳ — شمارہ نمبر ۱۱ — نومبر ۹۵

مدیر: ڈاکٹر عبدالکریم نائیک

معاون مدیر: فقیر محمد مستری / مبارک کاپڑی

اعزازی نمائندے

ابراہیم بغدادی (انگلینڈ)	شیخ اسماعیل (الیسٹ افریقہ)
سید حسن (ساؤتھ افریقہ)	ابراہیم وانگڑے (سعودی عربیہ)
اقبال کاپڑی و صدیقہ کھیرٹکر (دوبئی)	حسن عبدالکریم چوگلے (دوحہ قطر)
قمرالدین قاضی (پاکستان)	فرمان علی پانگر (ابوظہبی)
محمد کامل سینوکرے (بحرین)	مختار مرودکر (دارالسلام)

رتناگری: آئی / دائی سولکر عبدالمجید دائی جمکاؤ ٹکر نی / بمبئی: محمود حسن قاضی

ملکیت: نقش کوکن پبلی کیشن ٹرسٹ (رجسٹرڈ نمبر E 3006)

درون ہند سالانہ، ساٹھ روپے ۔ دیگر ممالک ساڑھے تین سو روپے

خلیجی ممالک تین سو روپے

خط و کتابت اور ترسیل زر کا پتہ: نقش کوکن ۴۲ اے نواگرنیڈ کیا روڈ ریلوے اسٹیشن بمبئی نمبر ۴۰۰۰۱۰

مقام طباعت: ایلورا پرنٹرز بائیکلہ بمبئے

پرنٹر س پبلشر: ڈاکٹر عبدالکریم نائیک

تاریخ اشاعت: یکم نومبر ۱۹۹۵ء

کتابت: زبیر احمد، جاوید ندیم

اس ماہ کے

نقوش

اداریہ

کوکن ریلوے کا استقبال

۲۵ ستمبر ۹۵ء کا دن کوکن کے باشندوں کے لئے ایک یادگار کی حیثیت رکھتا ہے کہ ان کا برسوں پرانا خواب پورا ہوگیا اور کوکن ریلوے دادر سے نکل کر کھیڈ میں داخل ہوگئی۔ عوام نے کوکن کوئین کا گرم جوشی سے استقبال کیا۔ کوکن ریلوے کا خواب بیرسٹر ناتھ پائی نے دیکھا تھا۔ پروفیسر مدھو ڈنڈوتے اور جارج فرنانڈس نے اس کی تعبیر کے لئے عملی اقدامات کئے۔ جنتا پارٹی کے دور حکومت میں اس کے لئے عملی قدم اٹھاتے اس کے لئے فنڈ کی فراہمی کی۔ عوام سے قرضہ لیا۔ منسلکہ ریاستوں سے فنڈ وصول کئے تب کہیں جاکر یہ خواب اپنی خوشنما تعبیر پاسکا۔ اگر یہ قدم نہ اٹھائے جاتے تو منصوبہ نجانے اور کتنے سالوں سالوں تک فائیلوں میں ہی رہ جاتا۔ اس کے لئے کوکن کے عوام کو مدھو ڈنڈوتے اور جارج فرنانڈس کا خصوصی طور پر شکریہ گذار ہونا چاہئے۔ اطمینان کی بات یہ ہے کہ کانگریسی اور شیوسینا بھاجپا کے مقررین نے مدھو ڈنڈوتے کی خدمات کا بجا طور پر اعتراف کیا ورنہ دیکھا گیا ہے کہ کسی بھی کام کا کریڈٹ برسراقتدار طبقہ خود ہی بٹور لیتا ہے۔

کوکن ریلوے کا حالیہ سفر تمام مسافروں کے لئے اتنا خوش گوار ثابت نہیں ہوگا جتنا تصور کیا گیا تھا۔ کوکن ریلوے کھیڈ میں رات کے تقریباً نو پہنچے گی۔ اس کے بعد انہیں ایس ٹی اسٹینڈ تک تک پہنچانے کا انتظام تو کیا گیا ہے مگر کھیڈ کے مضافات میں جانے کا کوئی انتظام نہیں ہے اور نہ ہی آئندہ ہوسکتا ہے اس کی وجہ سے مضافات کے مسافروں کو ساری رات کھیڈ میں گذارنی پڑے گی اور یہ سفر ان کے لئے تکلیف دہ ثابت ہوگا۔ اس کا ایک ہی علاج ہے کہ ریلوے کے وقت میں تبدیلی کی جائے تاکہ یہ رات نو بجے کے بجائے شام کے ۶ بجے تک کھیڈ میں پہنچ سکے اور مضافات کے مسافر اپنے اپنے گھر پہنچ سکیں۔

امید کی جاتی ہے کہ کوکن ریلوے مارچ ۹۶ء تک رتناگری میں آئے گی۔ ہم کو ان کے استقبال کی تیاری کے ساتھ اس بات کی بھی کوشش کرنی ہوگی کہ رتناگری کے مضافات کو جانے والی مسافروں کو بھی اپنی رات رتناگری کے بس اسٹینڈ پر کھٹملوں کے ساتھ گذارنی پڑے۔

اعتذار

اس مہینہ ادارہ نقش کوکن کے سبھی اراکین ڈرامہ فیسٹول ترتیب دینے اور اسے کامیاب بنانے میں مصروف رہے اس لئے اس شمارہ میں صرف خبریں ہیں۔ البتہ آپ کی دلچسپی کے لئے ۲۱ اکتوبر ۹۵ء کو ڈرامہ فیسٹول کے موقعہ پر شائع شدہ مجلہ (سوئیر) کا معلوماتی حصہ شامل اشاعت ہے۔ امید آپ اسے پسند کریں گے۔

Fax: 009122-6341635 Telex 011 79341 BARI IN

جانے والے کبھی نہیں آتے
جانے والوں کی یاد آتی ہے

رتناگری کے مشہور تاجر الحاج محمود داؤد نائیک نے ۱۵ اکتوبر ۱۹۹۴ء کو داعیٔ اجل کو لبیک کہا تھا یعنی دیکھتے ہی دیکھتے ایک سال گذر گیا مگر اب بھی ایسا لگتا ہے جیسے یہ کل کی بات ہو اس لئے کہ اس سال بھر میں ہر جگہ اور ہر موقعہ پر ایم. ڈی نائیک صاحب مرحوم کی ذات والا صفات کا ذکر خیر رہا۔ انہوں نے اپنی فلاحی سرگرمیوں کا ایک جال سال بچھا دیا تھا اور اس سمت میں کام کرنے والے اداروں کی ایسی سرپرستی کی تھی جو کسی کو معلوم نہ تھی صحیح، نام نمود شیوۂ اہل کرم نہیں۔ لہٰذا اسی سال بھر میں ان کے اس جذبہ خیر کو لوگوں نے یاد کیا اور کرتے رہیں گے

کاروباری اعتبار سے انہوں نے ایک چھوٹے سے بزنس سے شروع کی تھی مگر اتنی خداداد صلاحیت کے بل بوتے پر اپنے کاروبار کو اتنا پھیلایا اور اسقدر بلند مقام عنایت کیا کہ چہار دانگ عالم میں ان کا نام روشن ہوا اور نہ صرف ان کا یا ضلع رتناگری اور مہاراشٹر کا بلکہ ملکہ ہندوستان کا نام اونچا کیا انہیں ملک اور بیرون ملک میں اپنی کاروباری شان کے لئے کئی تمغے و مڈلس ملے تھے۔ وہ شہر رتناگری کو جہاں ضلعی دفاتر کے علاوہ اور کوئی اہمیت نہیں تھی صنعتی اعتبار سے بلند مقام عطا کر گئے اور اسے مزید بلند کرنے کے ان کے منصوبے تھے مگر عمر نے وفا نہ کی اور وہ بہت جلد رخصت ہو گئے۔

خوشی اس بات کی ہے کہ ان کے فرزند نیک ارجمند جناب رفیق نائیک اور ایم ڈی صاحب کے بھانجے و بھتیجوں نے جنہیں وہ اپنے اولاد کی طرح چاہتے تھے ان کے کاروبار کو ٹھیک ڈھنگ سے سنبھالے ہوئے ہیں

ہم ایم ڈی نائیک صاحب کی رحلت پر پچھلے سال ہی ایک ضخیم اسپیشل نمبر شائع کرنے کا ارادہ رکھتے تھے مگر ہمیں خاطر خواہ تعاون نہیں ملا۔ اب ان کی پہلی برسی کے موقعہ پر ایک مختصر سی نظم کے ساتھ ہم مرحوم کو خراج عقیدت پیش کرتے ہیں۔ یہ نظم جناب اختر راہی کی کتاب عکس کوکن میں شامل ہے۔

ہے دولت کا سرمایۂ ادراک پر

بڑا مہرباں جس پہ معبود ہے — وہ تاجر ہے کوکن کا محمود ہے
وہ مہتابی چہرہ وصورت حسین — وہ نورانی آنکھیں کشادہ جبیں
ملا میں جو محمود سے تو لگا — الٰہی یہ میں آج کس سے ملا
زمیں پر ایک ایسا ہے بندہ ابھی — کہ جس میں شرافت ہے زندہ ابھی
ہے بحر عرب کے کرم کی نظر — کہ محمود کے گھر میں ہے سیم و زر
سمندر کی موجوں پہ ہو کر سوار — وہ سربستہ ماہی کے ڈبے ہزار
برآمد جو ہوتے ہیں پردیس کو — تو مدرا بدیسی ملے دیس کو
دھرم اور دین کا نہیں امتیاز — کہ دروازہ گھر کا ہے ہر اک پہ باز
جو دولت میں حصہ غریبوں کا ہے — وہ سرمایہ پھر خوش نصیبوں کا ہے
ہے دولت کا مصرف کہ انساں کمائے — تو اوروں کے سکھ دکھ میں بھی کام آئے
انہیں خوش نصیبوں میں محمود ہے — کہ تعلیم اک کار مسعود ہے
بنام عزیزہ کھلا مدرسہ — چلا شان سے علم کا سلسلہ
درِ علم جب جہل پر کھل گیا — غریبوں پہ رحمت کا در کھل گیا
چلے نا مے نزدیک سے دور سے — جڑے دل سے دل علم کے نور سے

محمود نائیک صاحب کی والدہ۔ رتنا گری میں عزیزہ نائیک گرلز ہائی اسکول محمود نائیک صاحب کے مالی تعاون کا ثمرہ ہے۔

اخبار و افکار

بن صاد

ڈاکٹر عبدالسلام یادداشت سے محروم

کراچی۔ پاکستان کے نوبل انعام یافتہ سائنسداں ڈاکٹر عبدالسلام بیماری کے سبب اپنی یادداشت سے محروم ہو گئے ہیں ۶۵ سالہ ڈاکٹر عبدالسلام ان دنوں برطانیہ میں زیر علاج ہیں۔

ورلڈ کپ ۱۹۹۶ء کے لئے محمد اظہر الدین کپتان

یہ اعزاز دنیا میں شاید ہی کسی ملک کے کرکٹ کپتان کو حاصل ہوا ہو۔ ہندوستانی کرکٹ بورڈ نے محمد اظہر الدین کو ۱۹۹۵ء اور ۱۹۹۶ء کے تمام کرکٹ سیزنوں کا کپتان مقرر کر دیا ہے۔ ہندوستانی کرکٹ کی ۶۳ سالہ تاریخ میں اتنی لمبی مدت کے لئے کسی کو بھی کپتان نہیں بنایا گیا تھا۔ اس کا مطلب یہ ہوا کہ اظہر ورلڈ کپ ۱۹۹۶ء میں بھی ہندوستانی ٹیم کی قیادت کریں گے۔ علاوہ ازیں انگلینڈ اور آسٹریلیا کے دوروں کے لئے بھی انہیں کپتان نامزد کر دیا گیا ہے دریں اثنا ایک روزہ میچوں کے تین غیر ملکی دوروں میں بھی ٹیم کی قیادت اظہر ہی کے ہاتھوں میں ہوگی۔

مہاراشٹر کالج کی اسٹوڈنس کونسل کا افتتاح

۲۸ ستمبر ۹۵ء کی صبح مہاراشٹرا کالج بمبئی کے طلباء کی اسٹوڈنس کونسل کا افتتاح بمبئی کے میونسپل کمشنر شری بے ڈی جادھو صاحب کے ہاتھوں انجام پایا اس موقعہ پر ڈاکٹر رفیق زکریا صدر نشین تھے۔

O.S.A کی میٹنگ

• محمد حاجی صابو صدیق انسٹی ٹیوشن کے سابق طلبہ کی انجمن O.S.A کی یوپی جج ویلفیر ایسوسی ایشن کے اشتراک وتعاون سے چلائے جانے والی فری کوچنگ کلاس کے امتیازی شان کے ساتھ کامیاب طلبہ کے لئے تقسیم انعامات کا جلسہ ۳۰ ستمبر ۹۵ء کو ڈاکٹر الماس لطیفی ہال میں منعقد ہوا۔ جس کی صدارت انجمن اسلام بمبئی کے صدر ڈاکٹر جھنجھانہ والا نے فرمائی۔ جناب امین سیانی بطور مہمان خصوصی شریک تھے۔

رضیہ نظام الدین میموریل لکچر

۳۰ ستمبر ۹۵ء دوپہر ساڑھے تین بجے بزم نسواں مہاراشٹر کے زیر اہتمام سیف طیب جی گرلز ہائی اسکول کے بالائی ہال میں رضیہ نظام الدین میموریل لکچر منعقد ہوا جس کی صدارت محترمہ زکیہ خطیب صاحبہ نے فرمائی محترمہ رشیدہ قاضی صاحبہ نے سیرۃ پر خصوصی تقریر فرمائی۔ محترمہ پروین زیدی نے نظامت کے فرائض انجام دیئے۔

شاہ بھورمل آئی دان مل جی اینڈ کمپنی
گورنمنٹ منظور شدہ
ایرکنڈیشن شوروم
ڈونگری جیل روڈ، غلام محمد بلڈنگ، ڈونگری، بمبئی ۴۰۰۰۰۹
فون: ۳۷۶۵۸۹۷، ۳۷۶۸۷۱
۳۷۲۳۰۹۲
خوش آمدید
خوش آمدید
۵۱ برس سے آپ کی سیوا کر رہا ہے۔ ایک بھروسے کا نام
شاہ بھورمل آئی دان مل جی اینڈ کمپنی جویلرس
تجربہ کار کاریگروں کے ہاتھوں سے بنے ہوئے قدیم و جدید فیشن پر سونے کے
کے ڈی ایم کے زیورات ——— عید ہو یا دیوالی، شادی ہو یا جنم دن —
کسی بھی خوشی کے موقع پر سونے کی دنیا میں ایک ہی چمکتا ستارہ
پتہ: شاہ بھورمل جویلرس
گورنمنٹ منظور شدہ
ایرکنڈیشن شوروم
ڈونگری جیل روڈ، مرچنٹ بلڈنگ، دوکان نمبر ۲، بمبئی ۴۰۰۰۰۹
مزید پیش کش
سارے یہاں سے خریدے ہوئے (کے، ڈی، ایم) .K.D.M کے زیورات آپ جب بھی
بیچنا چاہیں ہم بازار کی قیمت پر واپس لیتے ہیں:۔

ایک پُرزور اپیل

برادرانِ اسلام خاص کر ہینڈن والوں کو یہ اطلاع دیتے ہوئے مسرت ہوتی ہے کہ الحمداللہ ہم سب کی دعائیں قبول ہوئیں۔ ہماری کوششیں بارآور ہوئیں۔ اور کونسل نے نئی اور بڑی جگہ (ایلگونڈر بلڈنگ) کے لئے مسجد و مدرسہ کے لئے اجازت دے دی۔

اب انشاءاللہ بہت جلد آلٹریشن کا کام شروع کیا جائیگا۔ امید ہیکہ رمضان سے پہلے پہلے نئی جگہ میں نماز ادا کر سکیں گے اس خوشخبری کے ساتھ ہی ہم سب پر ایک بھاری ذمہ داری آگئی ہے یعنی تین لاکھ پونڈ مہیا کرنا۔ اس وقت فوری طور پر جگہ کو قبضہ میں لینے کیلئے ڈیڑھ لاکھ پونڈ کی سخت ضرورت ہے اگر ہم سب ملکر کوشش کریں تو یہ مرحلہ بآسانی طے ہوسکتا ہے۔ مسجد و مدرسہ ہم سب کی ضرورت ہے اس لئے سب کو مل کر کوشش کرنا چاہئے۔ ملکر کام کرنے سے آسانی ہوتی ہے۔ اور اللہ کی مدد بھی شامل حال ہوتی ہے۔

لہٰذا ہم تمام برادرانِ اسلام سے خاص کر ہینڈن والوں سے پرزور اپیل کرتے ہیں کہ اس سنہری موقعہ کو ہاتھ سے جانے نہ دیں اور بڑھ چڑھ کر اس میں حصہ لیں۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو اللہ کا گھر بنائیگا اللہ تعالیٰ جنت میں اس کا گھر بنائینگے۔ اسلئے خود بھی زیادہ سے زیادہ عطیات دیجئے اور اپنے احباب اور رشتہ داروں سے بھی رابطہ کیجئے۔ علاوہ ازیں اگر کوئی قرضہ حسنہ دے سکیں تو ہم انکے شکر گذار ہوں گے۔ قرضہ حسنہ دینے والوں سے باقاعدہ تحریری طور پر دو سال کے بعد لوٹانے کا معاہدہ کیا جائیگا اس امید پر کہ اللہ تعالیٰ اس سے جلد سبکدوش کریں گے۔ امید ہیکہ اس کارِ خیر میں سب لوگ زیادہ سے زیادہ حصہ لیں گے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔ جو لوگ اللہ تعالیٰ کو قرضہ حسنہ دیں اللہ تعالیٰ اسے کئی گنا دیں گے۔ عطیات اور قرضہ حسنہ پیش کرنے والے حضرات کسی بھی نماز کے وقت ذمہ داروں سے ملاقات کر سکتے ہیں۔ خاص کر ظہر، عصر، اور مغرب کی نماز کے بعد ذمہ دار حضرات آپکے استقبال کے لئے موجود رہیں گے۔ درمیانی اوقات میں ٹیلیفون سے اطلاع دیجئے گا۔ ٹیلیفون نمبر یہ ہے 0181 202 3236

جو حضرات چیک دینا چاہیں وہ اس کے پیچھے اپنا نام اور پتہ ضرور لکھیں تاکہ انہیں رسید بھیجدی جائے۔

جو حضرات بنک میں جمع کرنا چاہیں وہ بنک اکاؤنٹ کی تفصیل مندرجہ ذیل ملاحظہ فرمائیں۔

LLOYDS BANK PLC 105/107
STATION RD EDGWARE MIDDX
HA8 7JL
BANK CODE 30-98-07
FOR A/C HENDON ISLAMIC CENTRE
BLDG PROJECT A/C No 1381326

شکریہ
آپ کا مخلص
سید اقبال احمد
(سکریٹری)

نوبل بلڈرس اینڈ ڈیولپرس چپلون ضلع رتناگری کا
خوبصورت ہاؤسنگ کمپلکس
آزاد نگر
چپلون گوولکوٹ روڈ چپلون۔ ضلع رتناگری میں
۲ روم کچن، ۳ روم کچن کے فلیٹ دستیاب ہیں۔ عمدہ آر سی سی کنسٹرکشن ۲۴ گھنٹے
پانی کی سہولت کارپارکنگ اور گارڈن ریلوے اسٹیشن اور ایس ٹی اسٹینڈ سے نزدیک اردو
اور انگریزی میڈیم اسکول نہایت قریب اور کئی دیگر سہولیات کے ساتھ زیر تعمیر پروجیکٹ کی بکنگ جاری ہے
پتہ: پرکار ایجنسی ۳۱ شریف دیوجی اسٹریٹ بمبئی ۳
چپلون کا رابطہ ٹیلیفون
02355 - 21038

فون: ۳۸۶۲۷۳۲ / ۳۵۷۷۶۷
دہلی دربار
جس کی بریانی، تندوری مرغ، ڈبہ گوشت اور کھیر پورے ملک بھر میں مشہور ہیں
پتہ: نزد کارنر گرانٹ روڈ، بمقابل نیو روشن سنیما، بمبئی ۴۰۰۰۰۴
ائیرکنڈیشنڈ ریسٹورنٹ
ہر خاص و عام کی پہلی پسند
فون: ۲۰۲۰۲۳۵ / ۲۰۲۸۰۳۱
ھک دربار
۱۵، ہالینڈ ہاؤس، شہید بھگت سنگھ روڈ، نزد ریگل سینما، بمبئی ۴۰۰۰۳۹
ڈونگری برانچ
عبداللہ مینشن، ڈونگری، بمبئی نمبر ۴۰۰۰۰۹
فون: ۳۷۶۹۳۳۸ / ۳۷۶۹۳۵۰

With Best Compliments from
FAROUK SODAGAR
DARVESH GROUP
(TRUSTED SINCE 1909)
TIMBER • IMPORT
EXPORT • REAL ESTATE
Head Office
BRANCHES
DELHI ■ KANDLA ■ BANGALORE

۱۹۱۲ء سے عوامی رہنمائی کا فرض انجام دے رہا ہے
ESTD 1912
پرکار ایجنسی
حکومتِ ہند سے تسلیم شدہ ٹریول ایجنٹس

ARKAR

بی کے ایف کوکن حج گروپ کی تنظیم
مکہ حج کارپوریشن
بفضل تعالیٰ اگر اس سال آپ نے یا آپ کے عزیز و اقارب نے حج بیت اللہ شریف یا عمرہ کا ارادہ کیا ہے تو آپ ضرور یہ چاہیں گے کہ دینی و روحانی سفر میں ○ قیام و طعام کا انتظام بالکل گھر کی طرح ہو ○ سفر آرام دہ پُرکیف و اطمینان بخش ہو! ○ آپ کو ادائیگی فرض اور عبادت کیلئے زیادہ سے زیادہ وقت ملے! ○ ماحول کی اجنبیت آپ کے اعصاب کو متاثر نہ کرے بالکل گھریلو ماحول میں حج کریں ○ تجربہ کار و مخلص رہنما ہمہ وقت آپ کی رہنمائی کے لئے کمربستہ رہیں یہ تو ان تمام خصوصیات کے ساتھ ہم امسال بھی آپ کی خدمت میں حاضر ہیں۔
ہمیں اپنی خدمت کا موقع دیں اور آرام و اطمینان سے حج کریں...!
مکہ حج کارپوریشن کی منفرد خصوصیات۔
(۱) حج کا سفر ۳۵ سے ۴۰ روز اور عمرہ ۱۵ روزہ کا ہوگا (۲) حج کا سفر آپکی سہولت کے لحاظ سے دو گروپ میں ہوگا (۳) مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ میں ایئرکنڈیشنڈ رہائش مع لفٹ جو حرم اور مسجد نبوی سے بالکل قریب ہوگی (۴) تمام سفر ایئرکنڈیشنڈ بسوں میں ہوگا (۵) مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کی رہائش میں ہر فلیٹ میں فون کی سہولت دستیاب ہوگی نیز ہوٹل میں فیکس کی سہولت دستیاب ہوگی (۶) کپڑے دھونے کیلئے واشنگ مشین کی سہولت (۷) طبی ضروریات کیلئے ڈاکٹر موجود (۸) علم دین اور حج و عمرہ کے ارکان سکھانے کیلئے ٹور میں مبلغ ساتھ رہیں گے (۹) مدینہ منورہ کے تاریخی مقامات اور مساجد کی زیارتیں ہمارے خاص تجربہ کار گائیڈ کے ساتھ کرائی جائیگی (۱۰) خلیجی ممالک، افریقہ اور یورپ سے آنیوالے حاجی صاحبان کیلئے مکہ میں ہمارا ٹور جوائنٹ کرنے کی سہولیات موجود ہیں۔
پروگرام
حج ٹور ڈی لکس کلاس ۳۵/۴۰ روزہ سفر۔ روانگی: پہلا گروپ: اپریل کے پہلے ہفتہ میں۔ دوسرا گروپ۔ اپریل کے آخری ہفتہ میں
کل خرچ: =/۶۵۰۰۰ روپے
عمرہ ماہ نومبر میں ۱۵ روزہ سفر
کل خرچ: =/۲۶۰۰۰ روپے
عمرہ رمضان شریف میں ۱۵ روزہ سفر
کل خرچ: =/۳۴۰۰۰ روپے
نوٹ: بہترین انتظامی سہولیات مہیا کرنے کی غرض سے ہم محدود سیٹیں لے جاتے ہیں تاکہ ہر حاجی کو ذاتی خدمات دے سکیں۔ اس لئے مایوسی سے بچنے کیلئے اپنی سیٹیں بک کرالیں۔ یہ سفر انٹرنیشنل پاسپورٹ پر حکومت کے مہیا کردہ BTQS کے تحت ہوگا۔
ہیڈ آفس
ضمیر احمد قادری
۹۰، رکابیکر اسٹریٹ بمبئی ۴۰۰۰۰۳
فون: 3719231/3765969
3782617
فیکس: 3738449
محمد پرکار
پرکار ایجنسی ۳۱، شریف دیوجی اسٹریٹ
بمبئی ۴۰۰۰۰۳
فون: 3442344/3436979
فیکس: 3428271
برانچ آفس
شکیل شفیق فرید
۵۶، نظام پور، پٹیل محلہ بھیونڈی
ضلع تھانہ
فون: 30693 (02522)
برانچ آفس
سلیمان قاسم دبیر
کاروفیس بلڈنگ تیسرا مالا روم نمبر ۵
ہاسپٹل لین، ڈاکیارڈ روڈ، مجگاؤں
بمبئی ۴۰۰۰۱۰
فون: 3724259

نقش نواز

ماہنامہ نقش کوکن کے خریدار بن کر جن حضرات و خواتین نے پچھلے مہینہ نقش نوازی کا ثبوت دیا ادارہ ان سبھوں کا شکر گزار ہے ۔

درون ہند خریدار

نام	مقام
جناب منصور محمد علی ویلیلے	تیڈے بند نگر
محترمہ کوثر جہاں عبدالکریم	کرلا ۔ بمبئی
جناب حفیظ الرحمٰن	ملاڈ
محترمہ لیلیٰ ایس بخاری	باندرہ
محترمہ رحیمہ رفیع	"
مسز بانو احمد برنوی	"
ڈاکٹر ظہیر قاضی	"
مسز جمیلہ خلیل خان	چپلون
ڈاکٹر عبدالجبار قریشی	سائن
جناب سلیم حکیم	بمبئی ۸
ساگر آئسکریم	بمبئی ۹
صدیقی ٹریولز	ماہم
جناب محمد عباس کھنکٹے	ماہم
جناب فضل عبدالحمید ماسٹر	شرگاؤں
جناب انور فوڈکر	مجگاؤں ۔ بمبئی
ایڈوکیٹ بارودن سولکر ہائی اسکول	سائی۔ مانگاؤں
محمد سعید منشی	ریونڈا
ڈاکٹر عبدالقدوس منشی	ورسوا
جناب ایم ۔ اے خان	مروڈ جنجیرہ
ماسٹر آفاق امتیاز شرگاؤنکر	شرگاؤں

نام	مقام
جناب منان عباس ہوڈیکر	بھاٹے
" عبداللہ سلیمان ہوڈیکر	بھاٹے
" عبداللطیف محمد ملاّ	"
" غلام حسین قاسم بھاٹکر	"
" سراج عبداللطیف ملاّ	وکھرولی
بے بی سعدیہ اقبال سویکر	جونافنسوب
محترمہ شہربانو حنیف سولکر	کرلا ۔ رتناگری
محترمہ بیاجی عبدالمجید مجگاؤنکر	کرلا ۔ رتناگری
ماسٹر شمیر عبدالرشید مجگاؤنکر	" "
جناب قاسم حسین گڈکری	بھاٹے
جناب زکریا علی بھاٹکر	بھاٹے
" عثمان علی سولکر	کرلا ۔ رتناگری
محترمہ سمیرہ صادق ڈونگرکر	" "
جناب اسمٰعیل محمد راجپورکر	ساکھرتر
جناب حسن میاں علی کوتوڈیکر	" "
محترمہ نور بانو سراج شیخ	" "
الشریفہ فشریز	" "
محترمہ عزیزہ عبداللطیف ساکھرکر	" "
جناب ابراہیم شیخ باوا ساکھرکر	" "
ماسٹر مزمل عابدین بھاٹکر	جونافنسوب
جناب مشتاق عبداللہ مقادم	" "
مس شریفہ داؤد فنسوپکر	" "
" نصوحہ شبیر حسین فنسوپکر	" "
" نگار نور محمد مقادم	" "
جناب کمال الدین حسن میاں سوپیکر	" "
" مقصود داؤد باندیکر	" "
مس مہتاب محمود فنسوپکر	" "

شبینہ سلطان مرچکہ

شبینہ مرچکہ نے امسال تھاڈومل ساہنی انجینئرنگ کالج (باندرہ) سے بی. ای الکٹرونکس کا امتحان ڈسٹنکشن (۷۰٪) کامیاب کر کے بمبئی یونیورسٹی میں نواں مقام حاصل کیا اور اپنے کالج میں فائنل سیمسٹر میں ۸۷٪ فیصد مارکس حاصل کر کے اول نمبر پر رہی۔

شبینہ مرچکہ کا تعلیمی ریکارڈ ہمیشہ شاندار رہا۔ ۱۹۸۹ء میں اندھیری کے سینٹ بلیز ہائی اسکول سے S.S.C کے امتحان میں ۸۹/۹۹ فیصد مارکس حاصل کئے تھے۔ متھی بائی کالج پارلہ سے بارہویں درجہ کا امتحان PCM (فزکس کیمسٹری، میتھس) میں ۹۵.۳۳٪ مارکس حاصل کر کے پاس کیا اور الکٹرونکس انجینئرنگ کے شعبہ میں داخلیا۔

نفش کوکن

یہ مونہار طالبہ مرحوم جناب عباس عبدالکریم قاضی (ریٹائرڈ سینئر برانچ منیجر L.I.C.) کی نواسی اور مرحوم جناب عبدالعزیز مرچکہ (ریٹائرڈ ہیڈ ماسٹر راجاپور) کی پوتی ہیں

بمبئی ایسوسی ایشن آف ہیڈ آف سیکنڈری اسکولز

۳۰ ستمبر ۹۵ء کو ادارۂ ہذا کی منعقدہ سالانہ انتخابی میٹنگ میں برائے سال ۹۶-۱۹۹۵ء درج ذیل عہدیدار منتخب ہوئے ان میں جناب عبدالرحمٰن موٹلیکر (پرنسپل محمدیہ ہائی اسکول بمبئی ۳) اعزازی جنرل سکریٹری اور محترمہ پریما وتی نائیر (پرنسپل ہنس بھوگرا ہائی اسکول کالینہ) جوائنٹ سکریٹری بلا مقابلہ چن کر آئیں دیگر منتخبہ عہدیداروں میں درج ذیل حضرات شامل ہیں۔

صدر۔ جناب ستیش چندر کر پرنسپل انوپوگ ودھالیہ کھار

نائب صدر۔ جناب دشرتھ پاٹل پرنسپل پراگ ودھالیہ بھانڈوپ

اعزازی خازن: جناب شانارام تابے پرنسپل لوکمانیہ ودھالیہ ساکی ناکہ۔

پرچہ نہیں ملتا

پچھلے دو تین مہینوں سے پرچہ نہیں ملنے کی بہت شکایتیں سامنے آئی ہیں مگر اس میں ہمارا کوئی قصور نہیں دفتر سے باقاعدگی کے ساتھ پرچہ سپرد ڈاک کیا جاتا ہے مگر ڈاکخانہ میں ہی وہ دیر تک پڑا رہتا ہے اور یہ صرف ہمارے پرچہ کے ساتھ نہیں ہو رہا ہے بلکہ دوسرے پرچے بھی ڈاکخانہ کی اس دکرم فرمائی کا شکار ہیں۔ کبھی ایسا بھی ہوا ہے کہ اکتوبر کا شمارہ پہلے ملا اور ستمبر کا بعد میں مگر اس بدنظمی کے لئے ادارہ نفش کوکن کو آپ الزام مت دیجئے ہم تو آپ کی ہر ممکن تعاون دینے کی کوشش کرتے ہیں

ادارہ

[illegible]

ڈاکٹر رضوان قاضی

ایم۔ ڈی، ڈی این بی، ڈی۔ ایم، ڈی این بی

باشندگان بھیونڈی کے پیہم اصرار پر گیسٹرو انٹرولوجسٹ و انڈوسکوپسٹ ڈاکٹر رضوان قاضی نے ہر سنیچر کو راحت پالی کلینک نزد آزاد میدان کوٹر گیٹ میں صبح دس سے دوپہر ایک بجے تک پریکٹس شروع کر دی ہے۔ حال ہی میں آپ حبیب ہاسپٹل ڈونگری سے وابستہ ہو گئے ہیں۔ نیز ڈاکٹر موصوف پرنس علی خان ہاسپٹل مجگاؤں میں بھی مریضوں کے علاج کے لیے روزانہ شام سات بجے سے رات نو بجے تک دستیاب ہوں گے۔ آپ ہر جگہ حسب ضرورت اینڈوسکوپی کریں گے اللہ کے کرم سے ڈاکٹر رضوان نے اینڈوسکوپی کی جدید ترین سہولت فراہم کر لی ہے۔

آج گیسٹرو اینڈولوجی کا علم نقش کوکن اینڈوسکوپی کے دور میں داخل ہو گیا ہے۔ اینڈوسکوپی وہ عمل ہے جس کے ذریعہ ایک بار ایک سے جاپانی آلے کو منہ کے راستے پیٹ کے اندر پہنچایا جاتا ہے۔ یہ آلہ غذا کی نالی، معدہ چھوٹی آنت اور بڑی آنت کی اندرونی سطح کی خرابیوں کا جائزہ لیتا ہے جس کی وجہ سے اینڈوسکوپسٹ مرض کی صحیح تشخیص کر سکتا ہے ڈاکٹر رضوان پیٹ کی تمام تر بیماریوں۔ مثلاً السر، یرقان قبض، بواسیر، پیچش، دست و قے اور ہاضمے کی کمزوری وغیرہ کے علاج میں مہارت رکھتے ہیں۔

ڈاکٹر رضوان نے ایم۔ ڈی (میڈیشن) کے بعد ڈی۔ این۔ بی (میڈیسن) کی ڈگری حاصل کی ہے۔ ڈی۔ این۔ بی ڈپلومیٹ آف نیشنل بورڈ کا مخفف ہے یہ وہ امتحان ہے جو حکومتِ ہند نے ملک گیر سطح پر پاس شدہ ایم ڈی۔ امیدواروں کے معیار کے تعین کے لئے وضع کیا ہے۔ یہ ڈگری صرف پانچ فیصد افضل ترین ڈاکٹروں کو ہی تفویض کی جاتی ہے علاوہ ازیں ڈاکٹر رضوان نے گیسٹرو انٹرولوجی میں ڈی ایم یعنی کہ ڈاکٹریٹ آف میڈیسن کا امتحان پاس کیا ہے یہ دراصل پی۔ ایچ۔ ڈی کے برابر ترین سوپر اسپیشلیٹی کورس ہے بیڈلسن کے ساتھ آپ نے گیسٹرو انٹرولوجی میں بھی ڈی۔ این۔ بی کیا ہے لیاقت کے اعتبار سے ڈاکٹر رضوان مہاراشٹر کے ممتاز ترین ڈاکٹروں میں شمار کئے جاتے ہیں۔

ڈاکٹر رضوان اپنے والدین پروفیسر اے اے قاضی اور پرنسپل رشیدہ قاضی کی سماج سیوا کی روایت کو آگے بڑھانے کا عزم صمیم رکھتے ہیں۔ غریبوں کو علاج معالجے میں خصوصی رعایت دے رہے ہیں

ڈرامہ فیسٹول
N.K.T.F. کی
کامیاب کوشش

پچھلے بارہ سالوں سے کوکن کے نونہالوں میں چھپے ٹیلنٹ کو تلاش کرنے والی تنظیم نقش کوکن ٹیلنٹ فورم نے ۲۱ اکتوبر ۹۵ء بروز سنیچر سہ پہر میں سینٹ میری ہائی اسکول مجگاؤں کے آڈیٹوریم میں کوکن کے تین اضلاع رتناگری، رائیگڑھ اور تھانہ سے آئے ہوئے تین یکبابی ڈراموں کا مقابلہ منعقد کیا جس میں جناب اقبال نیازی، جناب آفتاب حسنین اور جناب ایم ایم بیگ نے ججوں کے فرائض انجام دئے۔ فنونِ لطیفہ کے اس پروگرام میں پردۂ سیمیں اور ٹیلیویژن کے چمکنے والے کوکن کے روشن ستارے مثلاً شفیع انعامدار، جناب مقری، جناب مشتاق مرچنٹ، جناب عارف زکریا اور جناب رفیق مقدم نیز قدیم و عظیم فنکارہ کوکن کی اولین اداکارہ (جس نے مختصر سے وقت میں اپنے فن کا ایسا جادو دکھایا کہ صدرِ ہند سے ایوارڈ حاصل کیا) سریکھا جی یعنی مسز انیس دادرکر مدعو تھیں۔ علاوہ ازیں مسحور کن موسیقی سے لوگوں کا دل جیتنے والی جوڑی ندیم شیروان کا ایک انگ ندیم سیفی اور مراٹھی، ہندی فلم سازی میں کامیابی کے جھنڈے گاڑنے والے فلم پروڈیوسر جناب روپ قادر اور بابا صاحب اسمٰعیل مستری بھی مدعو تھے الغرض نئے کلاکاروں کی ہمت بڑھاتے وقت ان کہنہ مشق اور رافق فلم پر چمکنے والے ان چاند ستاروں کو بھی شریک محفل کیا گیا تھا تاکہ فورم ان کی خدمت میں ہدیۂ تبریک پیش کر سکے مگر شفیع انعامدار ندیم اور محترمہ سریکھا جی نہیں آئیں۔ باقی سبھوں نے فورم کی دعوت کو شرف قبولیت بخشا۔ نوآموز کلاکار بھی اپنے ان مایۂ ناز فنکاروں کو موجود پا کر بے حد خوش تھے اور N.K.T.F. کے اراکین نے بھی سرزمین کوکن کے ان سپوتوں کا خیر مقدم کرنے میں خوشی محسوس کی۔

ضلع رتناگری سے پیش کیا جانے والا ڈرامہ "پہچان" تھا جس کے ہدایت کار بین پوار ہیں۔ ضلع رائیگڑھ سے "لکشمی کا سواگت" نامی ڈرامہ پیش ہوا جسے مشتاق درزی نے ہدایت کاری سے سجایا تھا۔ اور تھانہ ضلع سے جناب کے اقبال کا پیش کردہ ڈرامہ "میں بھی سوچوں تو بھی سوچ" تھا ججوں کے فیصلہ کے مطابق اسی ڈرامہ کو بہترین ڈرامہ تسلیم کیا گیا اور اس کے ہدایت کار کے اقبال بہترین ڈائریکٹر بھی قرار پائے بیسٹ ایکٹر کا انعام (ٹرافی) ضلع رائیگڑھ کے پیش کردہ ڈرامے کے شاہد پالیکر کو ملا۔ جبکہ بیسٹ ایکٹریس نیلوفر گوارے تسلیم کی گئی اس کے لئے ٹرافی تیار نہیں تھی لہٰذا بعد میں پہنچانے کا اعلان کیا گیا۔ بہترین ڈرامہ نویس کا انعام سراج احمد خان (رتناگری) کو دیا گیا۔

تقریری مقابلوں، جنرل نالج ریاضی اور انگریزی زباندانی کے مقابلوں کے بعد ڈرامہ فیسٹول منعقد کر کے فورم نے اپنی سرگرمی کا ایک نیا باب کھول دیا ہے۔ جسے حاضرین نے، مبصرین نے اور دوراندیش علم دوست حضرات نے بے حد سراہا۔ بمبئی کے عالی مرتبت سماجی و سیاسی رہنما علم دوست شخصیت انجمن اسلام بمبئی کے صدر جناب ڈاکٹر اسحاق جمخانہ والا بطور مہمان خصوصی شریک محفل ہوئے آپ نے بھی فورم کی خدمات کی قدر کرتے ہوئے انجمن

نقشِ کوکن

اسلام بمبئی کی جانب سے مضمون
سائنس میں آل کوکن اول آنے والے
اسٹوڈنٹ کو ٹرافی کا اعلان کیا
اسی موقعہ پر ڈاکٹر جمخانہ والا صاحب
کے ہاتھوں مطبوعہ مجلہ سوئیر کا
اجراء بھی عمل میں آیا۔ اس سوئیر کی
کی یہ خصوصیت ہے کہ یہ عام سوئیر
کی طرح اشتہارات کا پلندہ نہیں
ہے بلکہ معلومات کا خزانہ ہے اور
سوئیر کے ہر صفحہ پر کوکن کا ایک
شاعر احاطہ کئے ہوئے ہے سوئیر
کے لئے گیارہ لکی نمبر ز تھے جن
کا ڈرا مشتاق مرچنٹ کے و دیگر
مہمانوں کے ہاتھوں کیا گیا اور لوگ
خوش خوش سونے کا زیور،
خوبصورت ساڑی، الیکٹریک پنکھا
اور گھریلو ضرورت کی اشیاء لے کر
گھر لوٹے۔

دو ڈراموں کے درمیانی وقفہ
میں کوکن کے ابھرتے ہوئے خوش
گلو سنگر جناب عبدالقادر نابسے جو
ضلع پریشد رتناگری میں معلم ہیں
ایک غزل پیش کی جسے حاضرین نے
بے حد پسند کیا اور بھرپور داد دی
گئی بعد ازاں ضلعی کمیٹیوں کے صدور
جناب مشتاق ورزی اور پرنسپل
ارشاد لکھنے (رائے گڈھ) پرنسپل اسمٰعیل
نقش کوکن

سوکر (رتناگری) اور جناب سعد قاضی
و صغیر احمد ڈونگے (تھانہ) مقابلے کے
جج صاحبان، معزز مہمانان، پروگرام
کی استقبالیہ کمیٹی کے صدر جناب
غلام محمد پیش امام، رکن جناب علی ایم شمسی
اور لیڈیز ونگ کی چیر پرسن محترمہ
رشیدہ قاضی صاحبہ کا دلی خیر مقدم
کیا گیا۔

غیر ملکی کمیٹیوں میں جناب محمد علی
مقدم برائے سعودی عربیہ اور جناب
حسن چوگلے برائے قطر کی خدمات
جلیلہ کی قدر افزائی کے طور پر ان کے
پدران بزرگوار۔ جناب ایچ۔ بی مقدم
اور جناب حاجی عبدالکریم چوگلے
علی الترتیب) معزز مہمانوں اور فلمی
اداکاروں کے ساتھ ڈائس پر تشریف
فرما تھے۔ فورم کے سکریٹری جناب
سند ملکہ صاحب نے ان کا بھی بھرپور
سواگت کیا۔ نظامت کے فرائض کیپٹن
نفیر محمد مستری نے ادا کئے۔ الغرض
فورم کی اولین کوشش ڈرامہ فیسٹول
نہایت آب و تاب اور خوش اسلوبی
کے ساتھ اختتام پذیر ہوا۔ اس
پروگرام کی تفصیلی رپورٹ مجلہ راہ نما
کے مدیر جناب مبارک کاپڑی سے
نقش کوکن کی اگلی اشاعت میں پیش
کریں گے۔

پندیری کے ایک علم دوست

پندیری کے ایک علم
دوست جناب حسن میاں ابراہیم حوالے
مقیم کیمپ ٹاؤن نے پندیری اردو
مدرسے کے جماعت اول تا چہارم کے
بچوں کے لئے "بیچارے فرشتے"
کی پچاس کاپیاں بطور تحفہ پیش کیا
جو ایک تقریب میں ۱۱ اگست ۹۵ء کو
جناب محمد عبدالعزیز تحویلدار کے
دست مبارک سے بچوں کو پیش کی
گئیں۔ اس تقریب کے مہمان خصوصی
جناب عبدالکریم صابر تھے۔ جنہوں نے
اس کتاب پر اظہار خیال کیا اور جناب
حسن میاں ابراہیم حوالے کی اس
بے لوث علمی خدمت پر پذیرائی کی۔
آخر میں صدر مدرس عبدالحمید تحویلدار
صاحب نے تمام حضرات کا شکریہ ادا
کیا۔

کوکن ریلوے

کوکن ریلوے روزانہ دوپہر
تین بجے دادر سے روانہ ہوگی اور
کرلا۔ تھانہ۔ پنویل۔ روہا۔ کولاڈ۔
اندا پور۔ مانگاؤں، گوریگاؤں، ویر
کرزاری، کھوٹی وغیرہ اسٹیشنوں
پر رکتی ہوئی ساڑھے نو بجے کھیڈ پہنچے گی
۲۷۰ کلومیٹر کے ۳۵ روپیہ ٹکٹ رکھا گیا ہے۔

اطلاعِ عام

حسبِ سابق، کوکن ایجوکیشن یونٹ، ممبئی جانب سے خطۂ کوکن کے دیہاتی علاقوں کے مسلم اداروں کے HSC اور SSC کے طلباء و طالبات کے لئے ووکیشنل گائیڈنس کیمپ (پیشہ وارانہ رہنمائی) کا اہتمام ۲۴ دسمبر ۹۵ء سے ۲۰ جنوری ۹۶ء کے درمیان کیا جانے والا ہے جس میں فیلڈ کے ماہرین کے لکچرس ہوں گے۔ یہ کیمپ کل چھ مراکز (پنویل، روہا، موربہ، مروڈ جنجیرہ اور تولیل) پر منعقد کئے جائیں گے۔ مقررہ تاریخیں اگلے شمارے میں شائع کی جائیں گی۔

(عبدالوہاب دلوشنے) جنرل سکریٹری

عالمی کپ ۱۹۹۶ء کا لوگو

ہندوستان، پاکستان اور سری لنکا کے درمیان ۱۹۹۶ء کے شروع میں ہونے والے عالمی کپ کے لئے لوگو کو چن لیا گیا ہے اس لوگو میں ایک بلے باز کو ایکشن میں دکھایا گیا ہے۔

۱۹۷۵ء میں پہلے عالمی کرکٹ کپ کا جو لوگو تھا اس میں گیند اور

لفظ کر کرے

اسٹمپ دکھائے گئے تھے۔ تب سے گیند بازوں کو ون ڈے کرکٹ کا سہارا مانا گیا تھا اور یہ خیال کیا جا رہا تھا کہ اس کھیل میں گیند بازوں کا رول زیادہ اہمیت کا ہے۔

لیکن اب بلے بازی کو بھی اہمیت دی گئی ہے۔

ولس چھٹے عالمی کپ میں جو لوگو بنایا گیا ہے اس میں بلے باز معیاری ایکشن میں دکھایا گیا ہے۔ یعنی بلے باز کے بیٹ سے ایک پورا دائرہ بن جاتا ہے اس دائرہ میں بارہ رنگ دکھائے گئے ہیں جو اس عالمی کپ میں حصہ لینے والے (۱۲) ممالک کی نمائندگی کرتے ہیں۔

تلوجہ میں ایوارڈ ڈے

سالہائے گذشتہ کی طرح امسال بھی نیشنل اردو ہائی اسکول تلوجہ میں ۵ ستمبر ۱۹۹۵ء کو ایوارڈ ڈے منایا گیا۔ ایس ایس سی کے طلباء و طالبات نے اساتذہ کی رہنمائی اور سرپرستی میں بہترین طریقے سے تدریسی فرائض انجام دیئے۔ جس کا جناب عبدالرزاق پٹیل (بابو بھائی) صاحب نے ذاتی طور پر مشاہدہ کیا۔ تدریسی کام کے بعد جناب ہیڈ ماسٹر محمد خان دیشمکھ کی صدارت میں ایک جلسہ منعقد ہوا۔ جلسہ کا آغاز دہم جماعت کی طالبہ خنساء عبدالرحمن خان کی تلاوتِ قرآن پاک اور نعت سے ہوا۔ اس کے بعد طلباء نے اپنے تاثرات کا اظہار کیا بہترین ٹیچروں کا انعام مندرجہ ذیل طلباء کو حاصل ہوا۔

۱) پٹیل تنظیم عبداللطیف اول۔ اردو، ہندی
۲) ڈیوڑے عمران شیخ صاحب دوم۔ " "
۳) خان خنساء عبدالرحمن اول۔ ریاضی
۴) قاضی عتیق محمود میاں اول۔ سائنس
۵) پٹیل الیاس محمد حنیف دوم سوشل سائنس

خورشید احمد اعظمی
انچارج کلچرل پروگرام

سرکاری اعزازات

ملک کا سب سے بڑا اور مشہور سرکاری اعزاز بھارت رتن ہے جو ملک کی خدمت قومی یکجہتی کے فروغ اور ملک کی ترقی میں غیر معمولی حصہ لینے پر ہر سال نمایاں شخصیات کو دیا جاتا ہے۔ اس کے بعد پدم وبھوشن اور پدم شری وغیرہ ہیں جو طب، سائنس تعلیم، صنعت، قیامِ امن وغیرہ جیسے میدان میں نمایاں خدمت انجام دینے پر دیئے جاتے ہیں۔

ان اعزازات کے لئے شخصیات

کی تعیین کا فیصلہ حکومت کی طرف سے
قائم کردہ اہم شخصیات پر مشتمل کمیٹی
کرتی ہے۔ مسلمانوں میں ملک کا سب
سے بڑا اعزاز اب تک ڈاکٹر ذاکر حسین
سرحدی گاندھی، خان عبدالغفار
خان اور مولانا ابوالکلام آزاد کو
دیا جا چکا ہے۔ نو مسلمانوں کو پدم
وبھوشن، چوبیس مسلمانوں کو پدم
بھوشن اور سو سے زائد مسلمانوں
کو پدم شری دیا جا چکا ہے۔

یاد رہے کہ عالمی سطح پر دنیا کا
سب سے بڑا ایوارڈ نوبل پرائز بھی
اب تک پانچ ہندوستانیوں کو مل
چکا ہے اور وہ یہ ہیں (۱) رابندرناتھ
ٹیگور (۲) سی رامن (۳) ہر گوبند کھرانہ
(۴) مدر ٹریسا (۵) سبرامنین چندر
شیکھر

اردو اکیڈمی کا جلسۂ تقسیم انعامات

مہاراشٹر اسٹیٹ اردو اکادمی
کا جلسۂ تقسیم انعامات ۲۲ ستمبر ۹۵ء
کی شام سر نیلم کالج چرچ گیٹ بمبئی
پر منعقد کیا گیا۔ جس کی صدارت وزیر
مملکت برائے تعلیم و ثقافتی امور انیل
دیشمکھ نے فرمائی۔ شری پرمود
نولکر وزیر ثقافتی امور نے انعامات
تقسیم کئے۔ انہوں نے فرمایا کہ اردو
زبان میں نغمگی، شیرینی اور جوش ہے
اور کسی فرقے کی زبان نہیں ہے بلکہ
یہ پورے دیش کی زبان ہے۔ یہ دلوں
کو جوڑنے کا کام کر سکتی ہے انہوں
نے یقین دلایا کہ اردو کے فروغ کے
لئے حکومت ہر ممکن تعاون دے گی۔

مہمان خصوصی شری نوشاد
علی دیموزک ڈائریکٹر نے شمع روشن
کر کے جلسے کا افتتاح کیا۔

علی سردار جعفری کو ڈاکٹر
ظ انصاری قومی ایوارڈ پیش کیا گیا
ثقافتی امور کے سکریٹری
گوند سروپ نے مہمانوں کا استقبال
کیا۔

سردار علی جعفری کے علاوہ
ریاستی انعام باقر مہدی (جان نثار
اختر ایوارڈ) اردو مراٹھی خدمات
کے لئے خالد اگاسکر (سیتو مادھو
راؤ پگڑی ایوارڈ) اور ۹۴ء کی
بہترین کتابوں پر ڈاکٹر رفیعہ شبنم
عابدی، بانو سرتاج، سید سردار احمد
سجادی، اسلم پرویز، ڈاکٹر محبوب
راہی، یوسف ناظم، ڈاکٹر آدم شیخ،
محسن علی بارعام، عبدالرحیم نشتر، الیاس
فرحت، آغا مرزا بیگ، مختار احمد فقیہہ
اور مسرت ابراہیم شیخ کو انعامات پیش
کئے گئے۔ رئیس بلوی اور ڈاکٹر
مومن محی الدین اپنی علالت کی وجہ
سے تشریف نہ لاسکے۔ صحافت کے
لئے عالم نقوی، محمد سلطان جوش
فاروقی سید اور خوشنویسی کے
لئے رمضان فیضی، عرفان قاسمی
یعقوب ظفر، عتیق انصاری اور زرین
کاری کے لئے ندیم صدیقی کو انعامات
پیش کئے گئے۔ قاسم امام نے نظامت
کے فرائض انجام دیئے اور اکادمی
کے ایگزیکٹیو افسر وقار قادری نے
رسم شکریہ ادا کی۔

انجمن حمایت الاسلام کا جلسۂ تقسیم انعامات

انجمن حمایت الاسلام مہاڈ
کا جلسۂ تقسیم انعامات اور اردو
ہائی اسکول کا چوتھا سالانہ پروگرام
کا انعقاد ۲۶ اگست ۹۵ء کو ہائی
اسکول کے ہال میں کیا گیا۔ جناب
آصف پلوکر صاحب نے جلسہ کی
نظامت کو شاعرانہ انداز میں سنبھالتے
ہوئے مہمانوں کو تعارف کرایا۔ انجمن
حمایت الاسلام کے صدر ڈاکٹر
اے۔ اے دیشمکھ کے ہاتھوں
گل پوشی اور ہشتم جماعت کی طالبات
کے استقبالیہ گیت سے مہمانوں کا

خیر مقدم کیا گیا۔ انجمن کے نائب
صدر و اسکول کمیٹی کے چیرمین
جناب اے اے مایکر نے جلسہ
کے اغراض و مقاصد کو بیان کئے
جلسہ میں S.S.C ، S.S.C ، H.S.C اور
گریجویٹ میں نمایاں کامیابی حاصل
کرنے والے طلبہ کو معزز مہمانوں
کے ہاتھوں انعامات سے نوازا
گیا مہاڑ سے ایس ایس سی بورڈ
کے میرٹ لسٹ میں آنے والے
طالب علم کو شک سیٹھ اور آل انڈیا
سطح پر میڈیکل امتحان میں اول
مقام حاصل کرنے والے ڈاکٹر فرزان
اے دیشمکھ کا صدر جلسہ کے
ہاتھوں انعام دے کر استقبال کیا
گیا۔ جلسہ میں معزز مہمانوں کی حیثیت
سے جناب گروور صاحب (ایکزیکیٹو
ای بی پی ایل۔ مہاڑ) جناب ستیش
پونالہ (ڈائریکٹر رائے گڑھ ضلع
کوآپریٹیو بینک) ڈاکٹر عبدالستار
دلوی (صدر و پروفیسر شعبۂ اردو
بمبئی یونیورسٹی) ڈاکٹر اعجاز تاجر
جناب عبداللہ خان دیشمکھ محمد علی
پلوکر صاحب (نائب صدر مہانگر پالیکا
مہاڑ) نے جلسہ میں شرکت فرمائی۔
صدارتی خطبہ میں پروفیسر
ڈاکٹر مادھو راؤ پٹکار نے طالب علم
کی تربیت پر زور دیا۔ آخر میں جناب
حسن جمانے صاحب نے شکریہ ادا کیا۔

الامین کوآپریٹیو کریڈٹ سوسائٹی۔ مہاڑ

الامین کوآپریٹیو کریڈٹ
سوسائٹی مہاڑ کا تیسرا سالانہ اجلاس
ایڈوکیٹ اکبر احسانے صاحب کی
صدارت میں ۱۷ ستمبر ۹۵ء کو ڈاکٹر
بابا صاحب امبیڈکر ہال مہاڑ میں
منعقد ہوا۔ کثیر تعداد میں شیئر ہولڈرس
کی شرکت رہی۔

سوسائٹی کے مینیجنگ ڈائریکٹر
جناب غلام محمد پٹیل صاحب نے
حاضرین اجلاس کا خیر مقدم کیا اور
تین سالہ کارگزاری کا جائزہ پیش کیا
آپ نے بتایا کہ گذشتہ برس
سوسائٹی کو ۷٪ منافع ہوا تھا۔ اس
سال ۸٪ فیصد منافع ہوا ہے جو شیئر
ہولڈرس میں تقسیم کرنے کا فیصلہ
کیا گیا ہے۔ آپ نے مزید بتایا کہ شیئر
ہولڈرس کی تعداد لگ بھگ ۲۰۰۰ ہے
سنہ ۹۵-۱۹۹۴ء میں ڈپازٹ کی رقم ۴۱ لاکھ
۹۸ ہزار ۲۳۴ روپئے تھی۔ اس سال
منافع ایک لاکھ ۸۲ ہزار ۲۵۸ روپئے
ہوا۔ تیسرے سال میں سوسائٹی آڈٹ
کے معیاری درجہ "A" میں شامل
ہو گئی ہے۔ جناب پٹیل صاحب نے
یہ خوشخبری بھی دی کہ اس سال سوسائٹی
نے غریب اور مستحق مریضوں کے
لئے ایک ایمبولنس خریدی ہے جو
۱۵ دنوں میں آجائے گی۔ جس سے
علاقے کے مستحق اور غریب مریض فائدہ
اٹھا سکیں گے آپ نے کہا کہ سوسائٹی
کی ترقی کا سہرا سوسائٹی کے چیرمین
جناب شیخ حسین قاضی صاحب کے
سر بندھتا ہے۔ آپ نے یہ بھی فرمایا کہ
آئندہ برس کے لئے سوسائٹی کا ایک
پروگرام یہ ہے کہ کمپیوٹر کلاس اور
ٹائپ رائٹنگ کلاس کا اجرا کیا جائے
تاکہ نوجوانوں میں روزگار کے لئے
فنکارانہ ہنرمندی کا شعور اپنی پوری
تربیت کے ساتھ عملاً راجعت کرے۔

جناب پٹیل صاحب کی جائزہ
جاتی تقریر کے بعد سوسائٹی کے منیجر
جناب آدم انتولے نے سالانہ رپورٹ
اور سالانہ آمدنی و خرچ کا گوشوارہ
بھی پیش کیا۔ جسے اتفاق رائے سے
منظوری دی گئی۔

اس کے بعد ایڈوکیٹ وجے
سنگھ جادھو صاحب نے اپنی
تقریر میں سوسائٹی کی تیز رفتار ترقی کو
سراہا اور اپنی خوشی کا اظہار کیا۔ آپ
نے امداد باہمی کے تعلق سے سیر حاصل

معلومات بھی پیش کی ۔

اس اجلاس میں الحاج عبدالغنی فجندار صاحب، جناب ابراہیم تاج صاحب، جناب اشرف کاپڑی صاحب کے علاوہ دیگر عمائدین نے بھی شرکت کی ۔

خطبۂ صدارت میں ایڈوکیٹ اکبر احسانے نے بنک کے چیرمین اور بورڈ آف ڈائرکٹرز کو مبارکباد دی اور توقع ظاہر کی کہ یہ سوسائٹی جلد ہی بنک کے قالب میں ڈھل جائے گی ۔

المرسل : آدم انتولے

فرید ملا کا مطالبہ اور خلاصہ

نالاسوپارہ نگر پالیکا پریشد میں جنتادل کے واحد کونسلر فرید صدیق اکبر ملا نے صدر بلدیہ رام پاٹل سے مطالبہ کیا ہے کہ سوپارہ میں آوارہ مویشیوں کی حفاظت اور انہیں رکھنے کے لئے کونڈوارا تعمیر کیا جائے ۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ سوپارہ اور مضافات میں آوارہ پھرنے والے مویشیوں کے ذریعہ راستے میں آمد و رفت میں تکلیف ہوتی ہے اس لئے نگر پالیکا کا عملہ مویشیوں کو پکڑ کر ویرار کونڈوارہ میں روانہ کر رہا

نصف کوکن

ہے اور یہاں سے ان کے مالکان کو اطلاع دیئے بغیر فروخت کرتا ہے جس سے مالکان کو زبردست نقصان ہوتا ہے اس لئے سوپارہ میں کونڈوارہ تعمیر ضروری ہے ۔

کوکن کی بندرگاہوں کی ترقی کے لئے علاحدہ بورڈ

کوکن خط کی ۴۸ بندرگاہوں کی ترقی و سدھار کے لئے مہاراشٹر میری ٹائم بورڈ قائم کرنے کا فیصلہ کیا گیا ہے کوکن کے چار ضلعوں، تھانہ، رائے گڑھ، رتناگری اور سندھودرگ میں چھ سو نئی صنعتوں کے قیام میں ۱۰ ہزار کروڑ روپئے سرمایہ کاری متوقع ہے جس کے لئے بندرگاہوں کی ترقی سدھار ضروری ہے ۔ یہ کہتے ہوئے وزیر اعلیٰ جوشی نے کہا کہ پرائیویٹ سے کمپنیوں کے ذریعہ فوری طور پر جن بندرگاہوں کی ترقی و سدھار کا فیصلہ کیا گیا ہے ان میں ریوس، ریوداندہ، مروڈ، ہرنئی دابھول، جے گڑھ، تیری، رنپار وجے درگ، رتناگری، دیوگڈھ، مالون وینگورلا اور ریڈی کا شمار ہے ۔

وزیر اعلیٰ نے ایک سوال کے جواب میں اطلاع دی کہ میری ٹائم بورڈ کے صدر بندرگاہ ترقیات کے وزیر ہوں گے جبکہ تیرہ اراکین دیگر اس میں شامل ہوں گے ریاستی کابینہ نے یہ بھی فیصلہ کیا کہ ریاست کے دس بڑے شہروں میں ملٹی پرپز تھیٹر کمپلکس قائم کئے جائیں گے جس پر غیر ملکی وارنر کمپنی ۲۵ کروڑ روپئے کی سرمایہ کاری کرے گی ۔ انہوں نے بتایا کہ بمبئی نئی بمبئی، تھانہ، پونے، پمپری چنچواڑ کولہاپور، ناسک اور ناگپور میں یہ تھیٹر مرحلہ وار تعمیر ہوں گے ۔ وزیر اعلیٰ نے کہا کہ ان شہروں میں اس مقصد کے لئے سرکاری زمین ۳۰ سال کی لیز پر دی جائے گی ۔ اس کمپلکس میں میں تھیٹر آرٹ کلچرل سینٹر، کھیل کود ریسٹوران، ڈرامہ تھیٹر جیسی سہولیات ہوں گی اور یہ کہ اس میں تقریباً ۳ ہزار تماشائیوں کے ایک ساتھ بیٹھنے کی گنجائش ہوگی ۔

ریاستی کابینہ کے ایک فیصلہ سے وزیر اعلیٰ منوہر جوشی نے مطلع کیا کہ ریاستی سرکار، ضلع پریشد، ایڈیڈ پرائیویٹ اسکولوں، کارپوریشن اور بلدیہ کے سبکدوش ملازمین کی آج کے بعد کسی بھی صورت میں ملازمت میں توسیع نہیں کی جائے گی وزیر اعلیٰ نے بتایا کہ ملازمت کی عمر پوری ہونے کے باوجود ملازمت میں توسیع حاصل کرنے

روایت چل پڑی ہے اس کو بند کرنے
کے لئے سرکار نے یہ فیصلہ کیا ہے۔

مبارکباد

یعقوب بیگ ہائی اسکول
اینڈ جونیر کالج پنویل ضلع رائیگڈھ
کے طلباء نے تعلقہ سطح پر ہونے
والے مختلف کھیلوں میں اپنے
نمایاں کارکردگی دکھائی اور ضلعی
سطح پر ان کا انتخاب عمل میں آیا
ضلعی سطح پر اسکول ہذا کے طالب
علم تبریز عالم صدیقی نے ۳۰۰۰
(تین ہزار) میٹر دوڑ میں دوسری
پوزیشن حاصل کی۔ ندیم محمد حنیف
شیخ نے تھالی پھینک میں دوسرا
مقام حاصل کیا۔ اور عمران یعقوب
کچھی نے ۲۰۰ میٹر دوڑ میں تیسری
پوزیشن حاصل کی اب ان طلباء کا
"ریاستی سطح" پر انتخاب عمل میں آیا
ہے۔ نامہ نگار

ایس۔ ایم۔ شیخ

دی ینگ مسلم ایجوکیشن سوسائٹی واگھولے ممبئی

دی ینگ مسلم ایجوکیشن
سوسائٹی واگھولے (ممبئی) کا
۳۹ واں سالانہ جلسہ عام ۱ستمبر۹۵ء
کو سوسائٹی کے صدر جناب حسن داؤد
رومانی صاحب کی صدارت میں پریچے
کو آپریٹیو ہاؤسنگ سوسائٹی باندرہ
ممبئی ۵۰...۴ میں منعقد ہوا۔ مہمان
خصوصی کی حیثیت سے پروفیسر خالد
اگاسکر صاحب نے شرکت کی۔
جلسہ کا آغاز حافظ جنید حسن رومانی
کے تلاوت قرآن پاک سے ہوا سوسائٹی
کے جنرل سکریٹری قاسم بجلے صاحب
نے سوسائٹی کی سالانہ کارگزاری
کی رپورٹ پیش کی۔ مہمان خصوصی
پروفیسر خالد اگاسکر کے ہاتھوں
ایس ایس سی کے امتحان میں اول،
دوم اور سوم آنے والے طلباء وطالبات
کو انعامات سے نوازا گیا۔ دی ینگ مسلم
ایجوکیشن سوسائٹی واگھولے (ممبئی)
پچھلے کئی برسوں سے ایس ایس سی
کے امتحان میں ممتاز حیثیت حاصل
کرنے والے طلباء وطالبات کو انعامات
سے نواز کر ان کی محنت کی سراہنا
کرتی رہتی ہے۔ امسال مریم کاکا
کاپڑی ایوارڈ اور جمیلہ اسمٰعیل پروڈ
ایوارڈ پانے والے طلباء حسب
ذیل ہیں۔

(۱) افروزہ علی سابلے (۲) معظم
عبدالعزیز بڑے (۳) فیصل حسن
میاں سابلے۔

اسی طرح سال رواں میں احمد صاحب
اگاسکر ایوارڈ حاصل کرنے والا
طالب علم معظم عبدالعزیز بڑے ہے
یہ ایوارڈ اردو میں اول حیثیت کرنے
والے طالب علم کو دیا جاتا ہے۔ ان
انعامات کے علاوہ بھی مزید چند طلباء
وطالبات کو سوسائٹی کے صدر جناب
حسن داؤد رومانی کے ہاتھوں انعامات
سے نوازا گیا۔

اسی جلسہ عام میں برائے
۹۸-۱۹۹۵ء کے لئے سوسائٹی کے
بورڈ آف ٹرسٹیز کا الیکشن بھی ہوا
۳۹ برسوں میں یہ پہلا موقع تھا۔
جب باقاعدہ الیکشن کا اہتمام کرنا
پڑا۔ الیکشن آفیسر کی حیثیت سے
پروفیسر خالد اگاسکر صاحب کی
خدمات حاصل کی گئیں۔ سوسائٹی کے
اس الیکشن میں ایک سو ایک ممبران
نے اپنے رائے دہندگی کا حق استعمال
کیا اور سوسائٹی کی پچھلے کارکردگی
کو مدنظر رکھتے ہوئے بورڈ آف
ٹرسٹیز کا انتخاب کیا۔ بورڈ آف
ٹرسٹیز کے اس الیکشن میں امیدوار
کی حیثیت سے ۲۷ ممبران نے حصہ
لیا تھا۔ قاعدے و قانون کے تحت
اور نظم و ضبط کے ساتھ ہونے
والے اس الیکشن میں مندرجہ ذیل

افراد کا انتخاب عمل میں آیا۔
(۱) احمد محمد انوارے (۲) حسن داؤد رومانی (۳) محبوب عبداللطیف پیوبکہ (۴) محمد فاروق حسن رومانی (۵) قاسم یعقوب بجلے (۶) عبدالقادر عبدالرحمٰن کھیڈیکر (۷) عبدالحمید اسمعیل پیوبکہ (۸) عثمان احمد رومانی (۹) عبدالرحمٰن قاسم شیوکر (۱۰) مشتاق احمد ابراہیم رومانی (۱۱) کمال الدین عبدالکریم رومانی (۱۲) حسن عبدالقادر بجلے (۱۳) بدر اسحاق رومانی (۱۴) صادق علی داؤد رومانی (۱۵) معین الدین علی شیوکر

قیصر الجعفری کو مبارکباد

دیواروں سے مل کر رونا اچھا لگتا ہے
ہم بھی پاگل ہو جائیں گے ایسا لگتا ہے

اردو کے مشہور شاعر قیصر الجعفری کا یہ شعر اور ان کی غزلیں اب ہر جگہ پڑھی گائی اور سنی جا رہی ہیں۔ قیصر الجعفری پچاس برسوں سے شعر و سخن کی دنیا میں سرگرم ہیں۔ اس طویل سفر میں ان کے تین شعری مجموعے "رنگ حنا"، سنگ آشنا اور دشت بے تمنا شائع ہو چکے ہیں۔ چوتھا مجموعہ نقش کوکن "حرف تسلیم" جلد ہی شائع ہونے والا ہے۔ دیوناگری میں ان کا مجموعہ ہندی "پتھر ہوا میں پھینکے" کے عنوان سے شائع کیا ہے۔ ان کی سترویں سالگرہ کے موقعہ پر نہرو سنٹر میں ۲۸ ستمبر ۹۵ء کو منعقدہ ایک پُر بہار تقریب میں اس کتاب کا اجراء ہندی کے معروف ادیب شری رام منوہر ترپاٹھی کے ہاتھوں عمل میں آیا۔

رنگ حنا فورم جس کے زیر اہتمام یہ رنگا رنگ پروگرام منعقد ہوا اس کے صدر جناب علی شمسی نے حاضرین کا استقبال کیا۔ جناب علی سردار جعفری کی عدم حاضری پر جناب بشیر نواز نے پروگرام کی صدارت فرمائی۔

رسم اجراء کے بعد گلوکار علی محمد اور غنی محمد صاحبان نے جعفری صاحب کی غزلیں اپنے ساز و آواز کے ساتھ پیش کیا۔ مگر جعفری صاحب کے چاہنے والے آندھرا پردیش کے ریٹائرڈ کلکٹر ڈی مرلی جو گلوکار بھی ہیں اپنی مدھر آواز میں چند غزلیں گائیں لوگوں نے انہیں بے حد پسند کیا۔ اسی موقعہ پر بانیان جلسہ نے جناب قیصر الجعفری صاحب کو تقریباً سوا دو لاکھ روپے کا چیک پیش کیا جو سوونیر کے اشتہارات عطیات کی صورت میں جمع ہوا تھا۔

علی میاں بھاروے اور رزاق دھنشے کی سبکدوشی پر جلسۂ اعزاز

موضع سارنگ تعلقہ داپولی ضلع رتناگیری کے فعال کارکن سماجی جناب علی میاں بھاروے اور عبدالرزاق دھنشے کی علی الترتیب بھابھا اٹیمک ریسرچ سینٹر میں ۳۵ سال اور بمبئی پورٹ ٹرسٹ میں ۳۶ سال سروس انجام دے کر بحسن و خوبی سبکدوشی ہونے پر ایک جلسۂ اعزاز واشی میں میں ۸ اکتوبر ۹۵ء کی سہ پہر میں انجام پایا۔ جس کی صدارت جناب نصرت بھاروے صدر جماعت المسلمین سارنگ نے انجام دی۔ BARC کے ریڈیو کیمسٹری آئی سوٹوپ گروپ کے ڈائریکٹر ڈاکٹر دین دیال سود بطور مہمان خصوصی شریک تھے۔ معزز مہمان جناب علی ایم شمسی کی کی افتتاحی تقریر اور ڈاکٹر سود صاحب کے خیالات کا اظہار نے پروگرام کو معیاری شان عطا کی۔ ازاں بعد صاحبان اعزاز کو خوبصورت مومنٹو ادبی شالیں اور گلہائے عقیدت پیش کئے گئے۔ جناب عبدالرشید بھاروے

نے صاحبان اعزاز کو تفہیم القرآن اور کلام مجید کا مراٹھی کا ترجمہ پیش کیا۔

موضع سارنگ کی ممتاز شخصیتیں اور واشی کے عمائدین اور سرکردہ اشخاص بطور خاص شریک جلسہ تھے۔ حلقۂ احباب اور بہی خواہاں کی جانب سے کنوینر کے طور پر کیپٹن فقیر محمد مستری نے اس جلسہ کا اہتمام کیا تھا۔ اخیر میں جناب نور محمد مقدم نے شکریہ ادا کیا۔

نقش کوکن مقبول ہے
اسے مقبول تر بنائیے۔

زینب محمد علی مقدم

سالانہ بین المدارس انگریزی تقریری مقابلہ میں جو ہر سال مملکت سعودی عربیہ کے نفشار کرن انڈین ایمبیسی اسکول کے درمیان ہوتے ہیں امسال ۲۸ ستمبر ۹۵ء کو منعقد ہوئے جس کا اہتمام اور میزبانی ریاض میں واقع انڈین ایمبیسی اسکول نے کیا تھا۔ ریاض کے علاوہ دمام، جدہ اور جبیل کے اسکولوں نے بھی ان مقابلوں میں حصہ لیا جو درجۂ نہم اور دہم کے بچوں کے لئے مخصوص تھا۔ تقریر کا عنوان تھا، بچوں کے لئے اسکول یونیفارم لازمی نہ قرار دیا جائے اس مقابلہ میں ریاض کے اسکول کی ٹیم نے بازی جیت لی دوسرے نمبر پر جدہ کی ٹیم رہی۔

مقابلہ میں شریک تمام طلبار کو اسناد اور ٹرافیز دی گئی۔

جس طالبہ نے اپنے فن خطابت کا جوہر دکھا کر اول انعام حاصل کیا وہ جدہ اسکول کی مس زینب محمد علی مقدم ہے دوسرے اور تیسرے نمبر پر ریاض کے اسٹوڈنٹس مس نعیمہ اور ماسٹر سمیر (علی الترتیب) منتخب ہوئے۔

اول نمبر پانے والی طالبہ جناب ایچ بی. مقدم متوطن ٹول ضلع رائیگڈھ کی پوتی اور سعودی عربیہ میں نقش کوکن کے نمائندے خصوصی جناب محمد علی مقدم کی دختر نیک اختر ہے۔

سید علی اشرف

ممبرا کوسہ ضلع تھانہ کی معروف شخصیت جنتا دل کے نوجوان رہنما جناب سید علی اشرف کو ۱۹ ستمبر ۹۵ء جنتا دل یوتھ ونگ تھانہ شہر کا صدر چن لیا گیا ہے۔

سید علی اشرف ممبرا کوسہ کے عوام کی تکالیف کا پوری طرح احساس ہے اور اسی لئے پچھلے دو سالوں سے ان تکالیف کو دور کرنے کی جدوجہد کر رہے ہیں۔ ممبرا ریلوے اسٹیشن پر مسافروں کو ٹکٹ اور پاس کے لئے کافی دیر تک لائین لگا کر کھڑا رہنا پڑتا تھا۔ سید علی اشرف کی کوششوں سے زیادہ کھڑکیاں کھلوانے اور پاس نکالنے والوں کے لئے رات دیر تک کھڑکی کھلنے میں کامیابی ملی ہے اسی طرح ممبرا کوسہ والوں کے لئے بجلی کی کافی تکلیف تھی۔

اس کے لئے سید علی اشرف صاحب
کی کوششوں سے جنتادل نے ممبرا
ریلوے اسٹیشن سے MSEB کے
دفتر تک مورچہ نکالا جس کے جواب
میں MSEB نے مسائل حل کرنے
کا وعدہ کیا ہے۔ الغرض سید صاحب
ایک ابھرتے ہوئے رہنما ہیں اور
قوم وملت کو ان سے بہت امیدیں
ہیں۔

ڈاکٹر خالد خطیب

ڈاکٹر خالد خطیب مقام
گوولکوٹ تعلقہ چپلون کے جناب
اسمٰعیل غلام محی الدین خطیب
کے بڑے فرزند ہیں اس ہونہار
طالب علم نے شیواجی یونیورسٹی
کولہاپور میں دسمبر ۱۹۹۳ء میں تھرڈ
ایم۔ بی۔ بی۔ ایس میں پانچویں پوزیشن
حاصل کرکے ڈی۔ وائی۔ پاٹل
میڈیکل کالج میں تیسرا مقام حاصل
کیا تھا اور اپنی ایک سالہ انٹرن شپ
مکمل کرکے دسمبر ۱۹۹۴ء میں پہلے
نانا وتی اسپتال اور پھر پارسی جنرل
میں ہاؤس جاب کر رہے تھے کہ
جولائی ۱۹۹۵ء میں بفضل کریم گورنمنٹ
میڈیکل کالج میرج میں پوسٹ گریجویشن
(M.D) کے لئے میرٹ لسٹ میں
فری سیٹ کے لئے چن لئے گئے اور
۲۵ راگست ۱۹۹۵ء سے گورنمنٹ
میڈیکل کالج میں میرج میں اپنی پڑھائی
جاری رکھتے ہوئے اور خدمت خلق کا
جذبہ لئے ہوئے وان لیس اسپتال
میں اپنی ڈیوٹی پر رجوع ہوئے ہیں۔
خداوند کریم ان کے ہاتھوں میں شفا
عطا کرے اور ہر قدم پر کامیابی ان
کے قدم چومے۔ آمین

مرسلہ: عبدالرحمن ایس چوگلے
صدر نیو تنظیم اسلامیہ گوولکوٹ

رائے گڈھ ضلع میں نو منتخبہ صدر مدرسین کو استقبالیہ

کوکن ہائر ایجوکیشن سوسائٹی
کے زیر اہتمام یکم اکتوبر ۹۵ء کو موربہ
میں ایک تہنیتی جلسہ منعقد ہوا جس
میں ضلع رائے گڈھ کے اردو ذریعہ
تعلیم کے چار ہائی اسکول میں جو نئے
پرنسپل صاحبان کا تقرر عمل میں آیا انہیں
مبارکباد دی گئی۔ جلسہ کی صدارت
جناب علی ایم شمسی صاحب نے فرمائی
اور اردو مراٹھی کے معروف ادیب
پروفیسر خالد اگاسکر بطور مہمان
خصوصی شریک محفل تھے۔ دیگر معزز
مہمانوں میں جناب غلام محمد پٹیل سکریٹری
مجندار ایجوکیشنل ٹرسٹ وبورا کیمپس
فقیر محمد مستری (نقش کوکن) جناب
بشیر احمد داکھوے پرنسپل زکریا انگلش
ہائی اسکول سوپارہ) جناب اسمٰعیل
الملکر نائب سکریٹری انجمن اسلام
جنجیرہ مروڈ، ڈاکٹر محمد صالح راؤت
چیرمین سوشل سوسائٹی موربہ، جناب
احمد عرفان شاہ چیرمین انجمن اسلام
جنجیرہ ہائی اسکول شریوردھن جناب
کربیلکر (مجندار ہائی اسکول وادے
اور ڈاکٹر جلال موجود تھے
ماسٹر آصف خان کی تلاوت
اور قاری محمد قاسم رضوی کی
نعت خوانی کے بعد جناب غلام محمد پٹیل
کی افتتاحی تقریر سے پروگرام کی
شروعات ہوئی۔ ازاں بعد صدر جلسہ
کے ہاتھوں صاحبان اعزاز کو پھول
مالائیں اور دوشالیں پیش کی گئیں
جن پرنسپل صاحبان کے اعزاز میں
یہ جلسۂ تہنیت منعقد تھا ان کے نام
اس طرح ہیں۔
(۱) جناب مختار احمد فاصے۔ ایم اے بی ایڈ

مجدار ہائی اسکول وہور
(۲) جناب بشیر احمد خطیب بی ایس سی
بی ایڈ انجمن اسلام جنجیرہ
ہائی اسکول مہسلہ
(۳) جناب عبدالرحمن ابارے
بی ایس سی بی ایڈ
مجدار ہائی اسکول وادے
(۴) جناب عبدالمنات بھاٹکر
بی ایس سی بی ایڈ
انجمن حمایت الاسلام اردو ہائی
اسکول۔ مہاڈ
جناب سعید جلگاؤنکر نے اپنے مخصوص انداز میں مہمانوں کا خیر مقدم کیا۔ جناب عبدالوہاب دھنشے نے جلسہ کی غرض و غایت بیان کی اور جناب آصف پلوکر نے تعارف پیش کیا۔ جناب بشیر احمد کڈو نے نظامت کے فرائض انجام دیئے۔

معمہ

ماہ جنوری ۹۶ یعنی سال کی شروعات میں قارئین کی دلچسپی کے لئے ہم معمہ شروع کرنے والے ہیں جو جناب محمد ایاز کڈواکر ترتیب دیں گے اور ان کے قلمی نام میم۔ الف سے شائع ہوں گے۔ داخلہ فری

شادی خانہ آبادی

نیلم بھاٹکر ۔ اقبال احمد دلوی

★ جناب حسن اے دلوی کے فرزند اقبال احمد کی شادی جناب عبدالرزاق بھاٹکر کی دختر نیلم کے ساتھ ۲۲ اکتوبر ۱۹۹۵ء کو کالستہ چپلون میں انجام پائی۔

نسرین خان ۔ اشفاق

★ نیروبی مشرقی افریقہ میں جناب مشتاق احمد کے فرزند اشفاق کی شادی نسرین خان بنت داؤد خان کے ساتھ ۲۶ اگست ۹۵ء کو انجام پائی۔

فرزانہ گیتے عقیل احمد پرکار

★ نیروبی کے جناب محمد علی پرکار کے فرزند عقیل احمد کی شادی فرزانہ بنت محمد اقبال گیتے کے ساتھ لندن میں ۲۷ اگست ۹۵ء کو انجام پائی۔

سمیرہ کھابئے محمد سلیم شیخ

★ نیروبی کے جناب حسن کھابئے مرحوم کی دختر سمیرہ کی شادی لندن کے جناب محمد سلیم ابن عبدالشکور شیخ کے ساتھ ۳ ستمبر ۹۵ء کو لندن میں انجام پائی۔

عرفانہ حکیم ۔ فضل محمود مصالحہ والا

★ ۱۷ اکتوبر ۹۵ء کو محترمہ زبیدہ قمر الدین خان حکیم کی دختر عرفانہ کی شادی جناب فضل محمود ابن یوسف خطیب مصالحہ والا کے ساتھ کوکنی کمیونٹی ہال بمبئی ۸ میں انجام پائی۔

عظمت بیگم عبدالسلام لوگڈے

★ پندیرہ تعلقہ مندن گڑھ کے جناب عبدالسلام لوگڈے کی شادی جناب عبدالستار لوگڈے کی دختر عظمت بیگم کے ساتھ ۲۷ اگست ۹۵ء کو انجام پائی۔

درمیانی صفحہ

آپ اب تک نقش کوکن میں سے پہلا صفحہ اور آخری صفحہ پڑھ کر لطف اندوز ہوتے رہے بلکہ اس کا انتظار بھی کرتے ہیں اب آپ کی دلچسپی کے لئے اس میں مزید اضافہ کیا جا رہا ہے ایک نیا سلسلہ درمیانی صفحہ لکھ کر جو جناب اقبال کوارے کے زور قلم کا نتیجہ ہوگا۔

ادارہ

ڈرامہ فیسٹول کی ایک یادگار تصویر

ڈرامہ فیسٹول کے موقعہ پر لی گئی تصویر میں .N.K.T.F کے چیرمین ڈاکٹر عبدالکریم نایک اور فلمی اداکار مقری محوِ گفتگو ہیں اور درمیان میں ٹیلیوژن کے ابھرتے ہوئے کلاکار عارف زکریا گوش بر آواز ہیں پس منظر میں ڈرامہ مقابلہ کے جج نقش نواز جناب اقبال نیازی نظر آرہے ہیں۔

اطلاع

جن حضرات کا سالانہ سالانہ زرتعاون ختم ہوچکا ہے ان کو برابر خطوط ارسال کئے جارہے ہیں جن حضرات کا سالانہ زرتعاون ختم ہوچکا ہے ان سے گذارش ہے کہ اپنا زرتعاون جلد از جلد ارسال کرکے ادارہ کو تعاون فرمائیں۔

ادارہ

انتقالِ پُر ملال

علی میاں شیوردھنکر کا انتقال

ہرنئی کی مشہور و معروف شخصیت بندر محلہ کے ماضی متولی اور مرحوم داؤد علی شیوردھنکر کے والد بزرگوار حاجی علی میاں عبداللہ شیوردھنکر کا طویل علالت کے بعد ۸ راکتوبر ۹۵ء کی شام ہرنئی میں انتقال ہوا۔

عثمان سُروے کو صدمہ

اڑہ کے ماضی متولی جناب عثمان قطب الدین سروے کی شریکِ حیات محترمہ آمنہ سروے طویل علالت کے بعد ۱ اکتوبر ۹۵ء کے دن رحلت فرما گئیں دو ماہ قبل ان کی دختر زینوں مان کا انتقال ہوا تھا۔ (دیا پاؤسکر)

جمیلہ بلڈے کا انتقال

محترمہ جمیلہ ابراہیم بلڈے متوطن بولی بخش، تعلقہ شریوردھن ضلع رائے گڈھ ۳ راکتوبر ۹۵ء کو ضعیف العمری میں لندن میں رحلت فرما گئیں۔

نقش کوکن

"گگن" والے شمس کنول کا انتقال

اردو کے معروف و منفرد قلم کار اور صحافی شمس کنول گذشتہ مہینہ اپنے وطن بجنور میں انتقال کر گئے ان کی عمر تقریباً ۷۰ سال تھی۔

شمس کنول جو ایک عرصے تک بمبئی میں قیام کر چکے تھے اپنی طرز کے ایک ممتاز صحافی تھے انہوں نے بمبئی سے ماہنامہ "گگن" جاری کیا تھا جس کا مذاہب عالم نمبر اردو حلقوں میں نہ صرف خاصا مقبول بلکہ اپنے عہد کا وہ ایک اچھا کارنامہ قرار پایا۔ شمس الاسلام صدیقی نے جو بجنور کے ایک زمیندار خاندان کے فرد تھے۔ جب قلم سنبھالا تو شمس کنول نام اختیار کیا۔ لکھنؤ یونیورسٹی سے گریجویشن کرنے والے شمس کنول قلم کے غیر معمولی اور صاحب طرز مبصر تھے۔

مولانا حامد الانصاری غازی کے داماد شمس کنول۔ ۱۰ برس قبل بمبئی کو خیرباد کہہ چکے تھے پھر ۱۹۹۴ء کے اواخر میں انہوں نے علی گڈھ سے ماہنامہ "افق تا افق" جاری کیا جس کی باقاعدہ اشاعت جاری نہ رہ سکی۔ بالآخر مارچ ۹۵ء کے شمارے کے بعد انہوں نے اس ماہنامے کو بند کرنے کا اعلان کر دیا وہ روزنامہ انقلاب سے بھی وابستہ رہے۔ ان کے پسماندگان میں صرف اہلیہ شہناز کنول ہیں۔

قاسم پاؤسکر کو صدمہ

بازار محلہ ہرنئی کے جناب قاسم پاؤسکر کی پوتی اور جناب عبدالرؤف پاؤسکر کی شیرخوار دختر فاطمہ مختصر علالت کے بعد ہندوجا اسپتال بمبئی میں ۲۴ ستمبر ۹۵ء کی شام انتقال کر گئی۔ تدفین ہرنئی میں کی گئی۔

بھیونڈی کے نائب صدر بلدیہ کا انتقال

بھیونڈی میونسپل کونسل کے نائب صدر بلدیہ مومن عارف عبدالخالق کا معمولی سی بیماری کے بعد انتقال ہو گیا موصوف کے انتقال کی خبر سنتے ہی میونسپل کونسل کے تمام محکمے دوپہر ۳ بجے سے بند ہو گئے مرحوم ۱۹۸۵ء سے دیوان شاہ حلقہ سے مسلسل تین بار منتخب ہوتے رہے۔

عبدالمطلب شیخ صاحب کو صدمہ

مرول بیت المال کے جوائنٹ سکریٹری جناب عبدالمطلب شیخ کے جوان سال فرزند عبدالوحید کا ۱ اکتوبر ۹۵ء کو انتقال ہوا مرحوم گذشتہ دس ماہ سے بلڈ کینسر کے مرض میں مبتلا تھے۔

مرسلہ۔ کوثر جہاں۔ کرلا

شہاب بانکوٹی کو صدمہ

مراٹھی ہفت روزہ "شودھن" کے مدیر طابع وناشر جناب شہاب بانکوٹی کی پندرہ ی میں رہنے والی بہن محترمہ لطیفہ غلام صاحبہ کا ۱۵ اگست ۹۵ء کو ضعیف العمری میں انتقال ہوا۔

مرسلہ
(عبدالکریم صابر)

مشرقی افریقہ سے موصول موت کی خبریں

(۱) دیرینہ نقش نواز جناب محمد علی پرکار کی والدہ محترمہ اور جناب وزیر محمد پرکار کی زوجہ خدیجہ بی کا ۲۵ ستمبر ۹۵ء کو نیروبی مشرقی افریقہ میں بعمر ۸۰ سال انتقال ہوگیا۔

(۲) نیگڈی ضلع رائے گڈھ کے جناب عبدالمجید ناتھیکر کا نیروبی مشرقی افریقہ میں ۲۷ ستمبر ۹۵ء کو بعمر ۴۸ سال انتقال ہوگیا۔

مرحوم اپنے بھائی شوکت ناتھیکر سے ملنے مشرقی افریقہ گئے تھے اور ابھی ہندوستان لوٹنے ہی والے تھے کہ ملکِ عدم سدھار گئے۔

مرسلہ
(شیخ اسمٰعیل نیروبی)

قاضی محمود مہسلائی کو صدمہ

۱۵ ستمبر ۹۵ء کو مہسلہ کے رئیس جناب قاضی محمود کے برخوردار قاضی حنیف کا ایکسیڈنٹ میں انتقال ہو گئے میت ان کے گاؤں مہسلہ میں دفنائی گئی۔ مرحوم کی عمر صرف ۲۲ سال تھی۔ اس نوجوان کی میت پر کافی تعداد میں لوگ شامل تھے۔

شریک غم۔ ایچ۔ بی۔ مقدم)

سارس لکھن پوری کی رحلت

ممبئی شہر کے ممتاز طنز و مزاح نگار سارس لکھن پوری انتقال کر گئے۔ علامہ پرتو لکھنوی کے شاگرد سارس لکھنوری دس پندرہ سال قبل تک کے شاعروں میں ایک کامیاب شاعر کی حیثیت سے مشہور تھے۔

حسن رومانی کو صدمہ

رومانی ٹریولز کے مالک حاجی حسن داؤد رومانی کے چچازاد بھائی جناب ابراہیم محمد علی رومانی کا ۱۱ اکتوبر ۹۵ء کو انتقال ہوگیا۔

طویل علالت کے بعد جسلوک اسپتال میں ۲ اکتوبر ۹۵ء کو انتقال ہوگیا

(علی میاں کرنیکر۔ مجگاؤں ڈاک)

ابراہیم گرکری مرحوم

جناب ابراہیم گرکری عمر ۹۰ سال متوطن راجہ پور دل کا دورہ پڑنے سے ۷ اکتوبر ۹۵ء کو اچانک انتقال ہوگیا۔

راجہ پور کے مسلم تجارت پیشہ لوگوں نے ان کے سوگ میں ایک دن اپنا کاروبار بند رکھا۔ جلوس جنازہ میں تقریباً پانچ ہزار لوگ شریک تھے۔ (عبدالسلام قاضی)

حسین ابراہیم ڈاورے کو صدمہ

جماعت المسلمین محلہ بازار مروڈ جنجیرہ کے صدر حسین ابراہیم ڈاورے کی زوجہ محترمہ کا مختصر سی علالت کے بعد ۳ اکتوبر ۹۵ء کو مروڈ جنجیرہ میں انتقال ہوگیا۔

(نعیم الدین شیخ)

یوسف دھنشے کو صدمہ

وڑولی (مانگاؤں) کے صدر مدرس جناب یوسف ابراہیم دھنشے کے والد

انتقال پر ملال

(۱) جناب حسن رحیم مقدم (جالسن) کا ۱۲ اکتوبر ۹۵ء کو ضعیف العمری
عمر ۷۵ سال متوطن ان پورو جے ورگ میں انتقال ہوگیا۔

موت اس کی کرے جس کا زمانہ افسوس
ورنہ دنیا میں سبھی آئے ہیں مرنے کیلئے

یہ مثال جناب فقی حسن فقہ ماموں، متوطن پرار، تعلقہ مانگاؤں، ضلع رائے گڈھ پر صادق آتی ہے جس کا ۳۰ اگست ۱۹۹۵ء میں اسی سال کی عمر میں لندن میں انتقال ہوا اور اسی دن انہیں اولتھم اسٹو قبرستان میں سپرد خاک کیا گیا۔

مرحوم ایک جانے مانے سوشیل ورکر اور نہایت خدمت گذار شخص تھے۔ انگلینڈ آنے سے پہلے آپ "کوکنی مسلم یونین نیروبی کینیا" کے فعال رکن شمار ہوتے تھے۔ سنہ ۱۹۶۶ء میں جب کمیٹی نے کینیا اور تنزانیہ کی عین سرحد پر واقع نہایت غریب اور پسماندہ دیہات "نسما نگا" (NAMANGA) میں مدرسہ اور مسجد کی تعمیر کا منصوبہ تشکیل دیا تو اس میں مرحوم نے گرم جوشی سے حصہ لیا تھا۔ پہلے اس دیہات میں بچے درخت کے نیچے بیٹھ کر مذہبی درس تعلیم لیا کرتے تھے اس کھلے میدان میں پہلی بار جب نماز جمعہ کا خطبہ ہوا تو امام صاحب نے پتھر پر کھڑے ہو کر پڑھا تھا۔ بعد ازاں اس ویران جگہ پر ایک پختہ مگر سادہ اور پُر وقار مسجد و مدرسہ کی تکمیل کے بعد بچے مدرسہ میں منتقل ہو کر مسجد میں پنج وقتہ نماز باجماعت ہمیشہ ادا ہوتی ہے۔ جو مذکورہ "کوکنی مسلم یونین نیروبی" کی مایہ ناز دینی خدمات اور انسانی ہمدردی اور رواداری کا بے مثال کارنامہ آزاد کینیا کی تاریخ میں ہمیشہ جگمگاتے رہے گا۔ بفضلِ خدا اس مدرسہ میں فی الوقت ساڑھے پانچسو ۵۵۰ افریکن مسلم بچے زیر تعلیم ہیں۔ جن میں کئی

نفش کو نمن

بچے پڑوسی ملک تنزانیہ سے بھی آکر تعلیم سے فیضیاب ہو رہے ہیں۔ نیز ایسے اتفاق کہئے یا قدرت کی نوازش! انہی دنوں "سری لنکا" سے ایک مسلم ڈیلی گیشن کینیا آیا ہوا تھا۔ جب انہوں نے جامع مسجد نیروبی میں مذکورہ ادارہ کا چرچا سنا تو اسے دیکھنے کا انہیں اشتیاق پیدا ہوا اس کے لئے سکریٹری سے ملنا ضروری تھا۔ لہٰذا پتہ چلا کہ یہ ادارہ کوکنی مسلمانوں نے تعمیر کیا ہوا ہے اور اس کا سکریٹری بھی کوکنی ہے۔ یہ سن کر امیرِ وفد نے نہایت حیرانی و مسرت سے ان الفاظ میں پذیرائی کی تھی کہ جب ہمارا وفد دہلی میں وزیر اعظم اندرا گاندھی سے ملنے گیا تھا تب بھی ایک کوکنی مسلم سکریٹری سے رابطہ کرنا پڑا تھا۔ لگتا ہے دنیا بھر میں کوکنی مسلمانوں نے قبضہ کیا ہوا ہے۔ واضح رہے کہ ان دنوں کانگریس کے جنرل سکریٹری بیرسٹر عبدالرحمٰن انتولے تھے۔

بہرکیف لندن آنے کے بعد بھی مرحوم کے دل میں موجزن دینی جذبہ نے چین سے بیٹھنے نہیں دیا اور لندن کے علاقے نورتھ ویسٹ کا معروف ادارہ "ہینڈن اسلامک سینٹر" مسجد کی بنیاد بھی بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے رہے اور گھر گھر جا کر ڈبہ پھیرا کر لوگوں سے چندہ اور عطیات اکٹھا کرتے تھے۔ آپ اس مسجد کے فونڈر ممبر ہو کر سنہ ۱۹۷۹ء سے تاحیات ٹرسٹی کے عہدے پر فائز تھے۔ اللہ مرحوم کو غریق رحمت عطا کرے۔ آمین

مرسلہ: ابراہیم بغدادی
یو۔ کے

نومبر ۹۵ء

ماجھے گاؤں (میرا گاؤں) اقبال مقادم صاحب کا مراٹھی میں شعری مجموعہ ہے جو مشہور شاعر مدھو منگیش کرنک کے پیش لفظ کے ساتھ ۸۰ صفحات پر مشتمل ہے۔ خوبصورت سرورق، بہترین کاغذ، اور خوبصورت طباعت کی وجہ سے کتاب بڑی دیدہ زیب لگتی ہے اقبال مقادم اور ان سے قبل کے مسلم شعراء نے بار بار اس بات کی تصدیق کی ہے کہ مراٹھی زبان۔ اس کی ادبی روایات اور تحریکات سے بھی ہمیں اتنا ہی لگاؤ ہے جتنا خاک ہندوستان سے ہے۔ علاقائی زبان کے اکتساب میں اس قدر جانفشانی کا ثبوت دینا کہ وہ بولی جذبات کی عکاسی کی زبان بن جائے۔ قابل قدر بات ہے کہ مراٹھی شاعری میں کسما گرج بال کوی۔ بھارا تانبے وغیرہ قدآور شخصیتیں تو مینارۂ نور رہی ہیں۔ جدید شعراء میں مرڈھیکر، نارائن سروے منگیش پاڈگاونکر وغیرہ تک بہت ساری شخصیتوں نے مراٹھی شاعری کو نئے رجحانات اور نیا لب و لہجہ بخشا ہے۔ اقبال مقادم صاحب کی شاعری کو ان کسوٹی پر پرکھنا نامناسب ہوگا۔ البتہ ان کی شاعری کو اس لئے غنیمت سمجھا جائے گا کیونکہ وہ اکتساب کی سنگلاخ زمین سے پھوٹنے والا سبزۂ نورستہ ہے۔ اس میں ان کا اپنا اندازِ سخن ہے جہاں جذبات میں کھوٹ کو دخل نہیں وہ آپ کے جذبات کی عکاسی سیدھے سادے انداز میں کرتے ہیں۔ انداز بیان میں خلوص کی شدت اور لہو کی آنچ شامل ہے اس لئے اکثر نظمیں تاثر کی حامل ہیں۔ ان کی نظم کا ایک شعر ملاحظہ فرمائیے

ہاپوس نارل کا جو سار کھے
گندھ اسودیا ماڑس کی پے

(ہاپوس آم، ناریل اور کاجو کی سی خوشبو انسانیت میں رکھیے) اس شعر میں اپنے ماحول سے وابستگی میں جو خلوص برتا گیا ہے اس نے اسے بھرپور تاثر بخشا ہے مقادم صاحب نے اپنے ارد گرد پھیلے سماجی مسائل اور سماجی مناظر کو اپنی شاعری کا موضوع بنایا ہے ہلکے پھلکے انداز میں ضربیں بھی لگائیں ہیں۔ مشتاق مجید نقش کدک

کی خوشبو کو بھی سمیٹتا ہے مگر اس کی مقدار کم ہے
رغنیمت ہے، کوکن کا راستہ معمولی موضوع ہے اور مقامی
ہے مگر شاعر نے اس کی آڑ میں ایک حقیقت کو اجاگر کیا
ہے اور اس موضوع کو وقعت بخشی ہے۔

شری مدھو منگیش کرنک نے اقبال مقادم کی
شاعری پر اظہار خیال کرتے ہوئے لکھا ہے کہ انہوں
نے اپنے جذبات کی عکاسی کے لئے اپنی مادری زبان
مراٹھی کا انتخاب کیا ہے جبکہ ناول اور افسانے ہندی
میں لکھے ہیں۔ اس طرح کے جملے مغالطہ پیدا کرتے ہیں۔
حقیقت یہ ہے کہ کوکن کے کسی بھی علاقے میں رہنے
والے مسلمانوں کی زبان کوکنی ہوتی ہے جو ہیئت
کے اعتبار سے مراٹھی سے مماثلت رکھتی ہے۔ مگر جس
میں اردو الفاظ کا کثرت سے استعمال ہوتا ہے جیسے
جیسا دقیق لفظ بھی کوکنی میں استعمال کیا جاتا ہے۔
اس لئے جن کی مادری زبان کوکنی ہوتی ہے۔ انہیں مراٹھی
میں اپنا فن پیش کرنے کے لئے بڑی عرق ریزی کرنی
پڑتی ہے۔ اقبال مقادم صاحب مبارکباد کے
مستحق ہیں کہ انہوں نے مراٹھی زبان کے اکتساب میں
خاطر خواہ کامیابی حاصل کی ہے۔

ان کے اس مجموعے میں

भारत राग — खेकडा — स्व भाव

سوبھاؤ — کھیکڑا — بھارت راگ

اور

मी सेवक बोलतोय

می سیوک بولتوئے

کے تیور اس بات کی نشاندہی کرتے ہیں کہ مراٹھی میں اپنا مقام
بنانے والے پنویل کے شیخ صاحب کی طرح وہ
بھی مراٹھی کے افق پر نمودار ہو کر اپنی تجلی بکھیرتے
رہیں گے۔

نفیس کوکنی

patients

Drama Contest

Naqshe Kokan Talent Forum presented a drama competition of amateur artists of Kokan on October 21 at St Mary High School Mazagaon Bombay Eminent Film personalities graced the occasion

Former Maharashtra minister Dr Ishaaq Jamkhanawala was the guest of honour Cine-Artist Mukri, was the chief guest

School children from various schools of Kokan participated A souvenir was also released on the occasion

Saddam Truimphs

Iraqi leader Saddam Hussain has been sworn in as the president for seven more years at a well attended ceremony at Baghdad on October15, after Mr Saddam Hussain overwhelmingly won the referendum on sunday Arab leage in cairo has endorsed the call of UAE President Shaikh Zayed to lift the embargo on iraq by UN This shows the popularity of Iraqi people for their leader

Blast in Saudi Mosque

Six people were killed and 121 were injured in a mosque explosion during the Friday prayers in a village in Saudi Arabia About 500 people were inside the mosque when the explosion took place in Al - Qubah village near Abwa on October 20

Rushdie's book banned

Salman Rushdie's controversial novel "The Moors Last Sigh" has been banned for clearance in India

Books...

Basics of Islam : A book by name basics of Islam has been published by muslim professional group, 501 shahjan Apts, Khirabad, Hyderabad Basic object of publishing this book is to cover the main aspects of islam in a conscise, lucid manner and to enable the students and beginnner to read the prayers after understanding them The arabic prayers, are written in roman transliteration for those who don't know Arabic Those who are interested can have a free copy of literature from the above address

Indian Economy : Mr T Vakil chairperson of Export & Import Bank of India, Mr K Banerjee, Former Chairman of the bank have edited a book on Global look on Indian Economy, which brings into limelight the new dimension of India into world economy The book a collection of essays by eminent economists & policy makers emphasises the fact that the economic policy and academic economics belong to exclusive water-type compartment It deals with various aspects of India's integration with the global economic system

Obituary

MR A A RAHIM who died on August 18 at Kollam after brief illness was a national leader of high repute He was the former governer of Meghalaya In his illustrious career of public service he had occupied very high positions like Union State Minister of foreign affairs law Hajj and Minister of Kerala for industry, agriculture health, excise, etc He was elected to the Kerala legislative assembly six times and later to the Lok Sabha Mr Rahim actively worked for the public cause and was responsible for founding many institutions like TKM Engineering College College of Pharmacy, Quilon,etc . He was keenly interested in Central Wakf Board, Central Hajj Committee, Zakir Husain memorial council, and several other such bodies Mr Rahim was a leader of great status and was guiding the activities of AIMES since the demise of Dr PK Abdul Gafoor

BABY NAAZ Veteran film actress " NAAZ " who began her career as a child artist died on October 19 She died of liver cancer at the age of 53 in Bombay She worked in 70 films

MR S A RAUF (Retd Additional Collector) Patron and contributor of Naqshe Kokan from Ajmer passed away on Sept 10 suddenly

Alimi Course with modern education The syllabus is divided into 3 stages, wherein they train students with memorization of Quran and alongwith the regular school education At present the hostel has been started only for girls The institute plans to have a boys hostel in near future Jamiatul Quran is situated at Opp Idgah Ujleshah Saheb, behind govt printing press, Akbar bagh, Hyderabad-500 036, A P India

Criminalization of Politics

A seminar on criminalization of politics was held in Bombay on October 20 at K C College by the Maharahstra Unit, Jana Shakti Jana Shakti is set up over a year ago with like minded individuals like Mr Khairnar, Mrs Kiran Bedi, Mr Anna Hazare Mr K J Alphons and others It aims at organizing people against corruption, encouraging family planning and human rights awareness programme Jana Shakti has already offices in US and London In the seminar Union Minister Mr Rajesh Pilot specially flew from Delhi to attend the seminar The speeches of Mr Rajesh Pilot, Justice (Rtd) Suresh, Mahanagar Editor - Nitin Wagle, Urdu Times Editor - Sajid Rashid and Mr Khairnar were applauded at the overcrowded hall of K C College The seminar was a great success inspite of the short notice G M Peshiman the president of Anjuman-e-Islam, Janjira was active in making the function a grand success

India linked with Internet

India is formally linked to the world's largest computer network-Internet-with the introduction of the "gateway Internet access service" Internet users in India can now have access to any kind of information including world news, apart from remote login to host computers, electronic mail, remote data bases, file transfer and bulletin boards

JAMIA to be Computerised

Jamia Millia Islamia is to become the first fully computerised university in the country with all its departments and offices hooked on to a computer network Till date, only the premier technical and management institutes like the Indian Institute of Science, Bangalore, the IITs and the Institute of Management have networks akin to the one being installed at Jamia Millia Islamia, Delhi

Kokan Railway

Maharashtra Chief Minister Mr Manohar Joshi inaugurated the 32 km rail stretch between Veer (Near Mahad) and khed (Ratnagiri Dist) section on October 25 With this Kokan Railway has now commissioned about 200 km out of 760 km length between Roha and Mangalore, Chief Minister said "The Kokan railway will usher a new era of socio-economic development of the backward Kokan region

Jamiatul Ulama-e-Hind.

A three day conference was organised by Jamiatul Ulama-e-Hind here on 27,28 & 29 October The conference reviewed the current national and international developments In this 25th general session of Jamiatul Ulama-e-Hind distinguished scholars Maulvis Jurists and Intellectuals from various fields were the speaker They have decided to take substantial action for the muslims in particular and the country in general

Sanjay Dutt released on bail

Popular film star Sanjay Dutt an accused in the Bombay blast case was released from custody on bail on October 17 As Sanjay came out of the jail a big crowd welcomed him Besides his father Sunil Dutt, Shatrughan Sinha, Rajesh Khanna, his girl friend Rhea Pillai & many VIPs were there to welcome him

AIDS Cure

Dr Devendra Vora claims that AIDS can be detected at an early stage through accupressure and cured if coupled with strict diet control, yoga and naturopathy He claims to have cured more than 1000 HIV positive

a climate in which success is probable If you think failure you set the state for it It is your mind which molds your destiny Ideas rule the world and thoughts rule your life

Thus, one's success and happiness is directly related to the achievement of the goal you have chosen So when you select a goal, avoid fearful or failure thoughts Also avoid self-doubts, resentment, guilt complex and worry You should believe in the power of thought to change things If you have faith, nothing shall be impossible for you

It is not always true that due to lack of intelligence and education man often feels he can not accomplish a task or solve a problem But his lack of interest and motivation is more responsible for such a feeling

Doctors believe that worry effects the blood circulation the heart and the glands and the nervous system A writer has rightly opined that worry is a thin stream of fear trickling through the mind If encouraged it cuts a channel into which all the thoughts are drained Similarly, anger eats up your energy Such negative qualities create psychic obstacles and paralyse ones problem solving ability

One should not get frustrated of one's failures The failures should be treated as temporary obstacles that are necessary for leaving By failures you develop your mind to benefit yourself

Sooner or later, the man who wins is a man who thinks he can Success comes from the mind and it is shaped by one's thoughts So with faith courage and confidence one can think his victory

Educating Muslims

According to a Supreme Court ruling the right to education is a fundamental right and Muslim community must exercise it on equal terms But the statistics show that the Muslim community in India is educationally backward and educationally deprived

Interestingly, inspite of this backwardness, studies show that Muslims are eminently educable, that is, they realise the benefits of education in a developing society They aspire to participate in the affairs of the nation

Despite the constitutional mandate of free and compulsory universal education upto the age of 14 it has been observed that there are lesser number of schools in Muslim dominated villages and mohallas In many schools the medium of instruction is not the mother-tongue of the children

Article 30 of the constitution of India grants to the religious, linguistic and cultural minorities the right to establish and administer educational institutions of their choice

The minority educational institutions should fit into educational plan of the area before they can justifiably grant-in-aid on par with government institutions They should not be commercially motivated teaching shops They should not become means of undermining educational planning and subverting educational regulations Since, they should meet the needs of minority community, they should not be recognized as minority institutions unless at least 50 per cent of those enrolled are from the minority community They should be free to recruit best teachers irrespective of communities They should adopt a school culture and introduce religious instruction for the students The Muslim community should resist any move to dilute Article 30 At the same time community should invest their own resources in establishing Islamic Primary Schools Such schools should be designed so as to impair best education to make or to carve out the best professionals, simultaneously making them religiously literate

Fortunately, a realisation in the regard is gradually developing in our community such schools have been established in various parts of the country A residential school for girls, Jamiatul-Quran with modern education has come up in Hyderabad This school provides

Editorial

"Proclaim ! (or Read!) In the name of thy Lord and Cherisher, who created - created man out of (mere) clot of congealed blood :... He who taught (the use of) the pen - tauhgt man that which he knew not. Nay, but man doth transgress all bounds. In that he looked upon himself as a Self Sufficient "

(Holy Quran, 96 :1-7)

Scholars' Meet

Indian Muslims, inspite of the challenges they have to face in the present day situation are consistently contributing their element for the national growth and the community development However, the pace is remarkably slow Of the 12 per cent population which form the muslim community in India most of them suffer from economic deprivation This has furher pushed them to social and political backwardness

The small Muslim educated class owe a duty to steer the community in a proper direction One such educated group, which believe that the lack of Islamization in the lives of Muslims is a potent factor for their ills, has taken up the challenge to forge the community ahead

Muslim intellectuals, scholars, social scientists, technocrats, media persons and other professionals, under the banner of Indian Association of Muslim Social Scientists (IAMSS), are set to contribute their mite in this regard The IAMSS is only two-year old but has already made its presence felt in the main stream society This was witnessed at its second convention held recently in Hyderabad It was a successful lift off of intellectual activity aiming for the progress of the community and nation building Scholars from all over the country converged to interact among themselves

Andhra Pradesh Chief Minister Chandrababu Naidu, who inaugurated the three-day convention, announced a new package for minorities of that state on the occasion He said while all sections of the society were to be given right incentives to develop socially and economically Muslims needed something more and that his government would do everything possible for it

Prof A M Khusro, Chancellor, Aligarh Muslim University, delivering a key-note address rightly said that the status and economic prosperity of Muslims in the early part of 21st century depended largely on the position of the community and the Islamic countries and partly how well the Indian Muslim would fashion their religious political economic and social institutions in India Their educational activity saving and investment activity would also decide their social status he added

It is indeed a good sign that the intellectuals have decided to come out of their ivory towers of isolation to think, work and plan together how best we can confront the challenges of today They have to analyse the chaos we are in and suggest remedies to our distress Such a move needs to be encouraged and appreciated by one and all We at *Naqshe Kokan*, congratulate all the scholars and social scientist taking part in the over all upliftment of the community and pray to Allah to help them achieve their goal Amen

Awake, Be Victorious

LIFE consists in what a man is thinking of all day, said Emerson the great thinker and writer It is said if you think success you create

We regret that we could not bring out the English supplement of Naqshe Kokan for the last few months due to some unavoidable circumstances The English section was specially added for the students who don't understand Urdu Naqshe Kokan is not a political or literary magazine but is a house journal giving the information about our community Unfortunately we did not get adequate feedback from the readers We also require information about community activity abroad English section is being re-started now with the hope that it will bring in overwhelming response from the readers Help us to serve you better

Editor

NAQSHE KOKAN TALENT FORUM

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نقش کوکن ٹیلنٹ فورم

کی

پیش کش

راہ نما

ایڈیٹر : مبارک کاپڑی

43/A, NAVANAGAR, NEAR DOCKYARD ROAD RLY. STATION,
MAZGAON, BOMBAY - 400 010.
Phone : 3764482 ● 3710656 Fax : 3734997

NAQSHE KOKAN TALENT FORUM

سب سے پہلے میں اللہ تعالیٰ کا تہہ دل سے شکر ادا کرتا ہوں اور پھر آپ سبھی بہی خواہ حضرات و خواتین کا جن کے تعاون و دلچسپی کی بناء پر آج ماہ نامہ نقش کوکن گذشتہ ۳۲ سالوں سے باقاعدگی سے شائع ہو رہا ہے اور اسی ادارے کے تحت گذشتہ ۱۳ سالوں سے نقش کوکن ٹیلنٹ فورم بھی جاری ہے جو مسلم طلباء وطالبات میں ذہانت پیدا کرنے کے علاوہ اساتذہ کی حوصلہ افزائی بھی کرتا ہے نقش کوکن کے ۳۲ سالہ اور فورم کے ۱۳ سالہ اس طویل سفر میں ہمیں کن کن دشواریوں سے گذرنا پڑا ہوگا اس کا اندازہ آپ میں سے ہر کوئی کر سکتا ہے۔

اس موقع پر میں اپنے تمام ساتھیوں کا شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں جس میں فقیر محمد مستری، ایچ. بی. مقدم. مبارک کاپڑی، ابراہیم سندیلکر، اقبال کوارے، داؤد چوگلے اور آپ سبھی شامل ہیں کہ آپ سبھوں کی دعاؤں اور تعاون کے بغیر فورم کی کامیابی ممکن نہیں تھی۔

ہم اکیسویں صدی کے دروازے پر کھڑے ہیں. سائنس اور ٹیکنالوجی انتہائی تیزی سے ترقی کر رہا ہے ایسے بدلتے حالات میں ہمیں جدید زمانے کے تقاضوں کو پورا کرنے کے لئے بہت محنت کرنی ہوگی اور دوراندیشی سے کام لینا ہوگا. فورم کی سرگرمیوں کو تیز تر و جدید تر بنانے کے لئے ہی آج ہم نے یہ پروگرام ترتیب دیا ہے. جس میں کوکن کے فنکاروں کے مابین ایک ڈرامہ فیسٹول رکھا گیا ہے. الحمد اللہ یہ پروگرام ہمارے توقعات کے لگ بھگ کامیاب ہوا ہے۔

آج اس موقع پر میں ہماری قوم پر کوئی بہتان تراشی نہیں کرنا چاہتا. کوئی شکایت نہیں ہے. البتہ یہ جاننا ضروری چاہتا ہوں کہ نقش کوکن ٹیلنٹ فورم کی سرگرمیوں کو کیا آپ واقعی سودمند پاتے ہیں ؟ اگر ہاں تو آپ اس کارواں میں شامل کیوں نہیں ہوتے ؟ اور ہمیں اپنے مفید مشوروں سے کیوں نہیں نوازتے ؟ اگر آپ ان سرگرمیوں میں کہیں کمی پاتے ہیں تو اس کی نشاندہی کیوں نہیں کرتے ؟ ان خامیوں کو دور کرنے کا طریقہ کیوں نہیں بتاتے ؟

دنیا تیزی سے آگے بڑھ رہی ہے. الیکٹرانک میڈیا کے اس زمانے میں اپنی قوم کو جدید معلومات کے ہتھیاروں سے لیس کرانے کی ہماری خواہش ہمارے دلوں میں ابھی بھی جوان ہے گرچہ فورم کے ساتھیوں کی اکثریت عمر رسیدہ افراد پر مشتمل ہے. آیئے ہمارے کارواں میں شامل ہو جایئے اور ہماری قوم کو جدید تقاضوں کا مقابلہ کرنے کی تحریک میں ہمارا ہاتھ بٹایئے۔

ستاروں سے آگے جہاں اور بھی ہیں ابھی عشق کے امتحاں اور بھی ہیں
اسی روز و شب میں الجھ کر نہ رہ جا کہ تیرے زماں اور مکاں اور بھی ہیں

ڈاکٹر عبدالکریم نائیک

پروگرام کمیٹی کے چیرمن کی میز سے

یہ میکدۂ فکر و نظر سب کے لئے ہے
آؤ! کہ میرا خونِ جگر سب کے لئے ہے

آج سائنسی دور ہے۔ الکٹرانک میڈیا کی ترقی نے دنیا کو اتنا قریب کر دیا ہے کہ پورا سنسار ایک مشترکہ خاندان سا لگنے لگا ہے۔ زندگی کی ہر شئے میں غیر معمولی تبدیلی آئی ہے اور اسی کے ساتھ شاید ہم بھی بدل گئے ہیں۔ یہ ترقی دھیرے دھیرے ہماری تہذیب، ہمارے تمدن حد یہ کہ ہماری زبان پر بھی اثر انداز ہو گئی ہے۔ زبان اور تہذیب و تمدن قوموں کی پہچان ہوتی ہیں۔ سوال یہ ہے کہ ترقی کے اس کارواں میں شامل رہ کر کیا ہم اپنی انفرادی پہچان کی حفاظت نہیں کر سکتے؟ سوال یہ ہے کہ اس تعلق سے ہمارا فرض کیا بنتا ہے؟ اس جوال کے جواب سے ہم خود کو اور ضمیر کو مطمئن کریں۔ بس

شاید آج سے ۲۳ سال پہلے ڈاکٹر عبدالکریم نائیک صاحب کو اسی سوال نے جھنجھوڑا ہوگا اور تب اپنے معروف پیشے سے وقت نکال کر اور اپنا پیسہ لگا کر نقش کوکن کی بنیاد رکھی ہوگی۔ تب سے آج تک اس جریدہ کے ذریعہ کوکن کی تہذیب و تمدن اور اردو زبان کی حفاظت کے ساتھ ساتھ پوری قوم سے نقش کوکن کے ذریعہ رابطہ بنا کر اطلاعات کا یہ سلسلہ چل رہا ہے نقش کوکن ایک تہذیب کا امین بن چکا ہے۔ نقش کوکن قوم کی ضرورت بن چکا ہے۔ نقش کوکن کوکنوں کا اثاثہ بن چکا ہے۔ موصوف نے اس اثاثے کی حفاظت کے لئے اپنے ساتھ کچھ ایسے مسافروں کو شامل کر لیا ہے جن کو اپنی تہذیب سے لگاؤ تھا اپنی قوم سے لجت تھی اب وہ لگاؤ جنون بن گیا ہے اور پچھلے بارا (۱۲) سالوں سے یہ کارواں فقیروں کی طرح گاؤں، گاؤں، ڈگر، ڈگر۔ ضلع ضلع جا کر صدا لگاتا ہے اپنی قوم کے ہونہار نونہالوں کی قابلیت تلاش کر کے طرح طرح کے مقابلوں کا انعقاد کر کے ان کو انعامات اور رہنمائی سے سرفراز کر رہا ہے

فورم کی اس جد و جہد کو جاری رکھنے کے لئے اپنی قوم کے قابل اور ہونہار لعل و جواہر کی تلاش میں ہم اس کارواں میں شریک سفر تو ہو نہیں سکتے کہ اس کے لئے وقت درکار ہے لیکن قوم کے تعلق سے اپنی ذمہ داری اور فرض کو جان کر ان مسافروں کے سفر کا انتظام کرنے میں اپنی بساط بھر مدد کرنا کیا ضروری نہیں؟ اور اسی لئے پہلی بار ایک امدادی پروگرام کرنے کے تعلق سے مشورے ہوئے، اعلانات ہوئے۔ قوم کے سرکردہ لوگوں سے رابطہ قائم کیا گیا۔ دستِ تعاون کے سفارشیں کی گئیں۔ ہر علاقہ کو خاطر خواہ نمائندگی دی گئی۔ باوقار نمائندوں اور قوم کے بلند قامت رہنماؤں کے قدروں کی بلندی کے سامنے سوالیہ نشان ابھرنے لگے۔ . . . مسلسل رابطہ اور گذارش کے باوجود نتیجہ سے اطمینان نہیں ہو رہا تھا لیکن جسے آنا ہو میرے ساتھ آئے میں اپنی روشنی میں چل پڑا ہوں کے مصداق بھی چند فقیر اپنے نائیک (رہنما) کے ساتھ اس کو مبارک اور مقدم سفر سمجھ کر منزل کی طرف گامزن رہے کہ ہماری قوم کو دیر سے جاگنے کی بیماری ہے

علامت جاری رکھنے جاگ جائے گی۔ دوستوں کے دستِ تعاون کے انتظار میں کل کا آج ہوگیا اور آج آنے والے کل میں گذرا ہوا کل ہو جائیگا اور تب ہم اپنا محاسبہ بھی کریں گے تو تب تک دیر ہو چکی ہوگی۔ سوچتا ہوں یہ بے فکری ہمیں کتنا پیچھے دھکیل دے گی۔ دنیا کی دوسری قومیں خورشید و قمر کو زیر کرنے کی فکر میں ہیں اور دوسری طرف ہماری بے فکری۔ واہ !!

آیئے ! آج ہی اپنا محاسبہ کریں کہ آج تک ہم نے کیا کھویا کیا پایا۔ آج ہی اپنی ذمہ داریوں اور فرائض کو پہچان کر اٹھ کھڑے ہوں۔ عزم جواں اور جذبات زندہ ہوں تو منزل کے راستہ میں حائل ہونے والی ہر دیوار ریت کی طرح ڈھ جاتی ہے بہہ جاتی ہے۔

نقش کوکن کی قدر و منزلت میں آپ سب کا بھرپور تعاون اور رہنمائی رہیں تو ہمارے مشن کی کامیابی کو کوئی روک نہیں سکتا۔ اس الیکٹرانک میڈیا کے دور میں نقش کوکن ہی ہمارے کوکنی برادری کا واحد میڈیا ہے رابطہ کی اس کڑی پر آپ سب کا برابر کا حق ہے۔ زرد صحافت کے زمانہ میں تمام آلودگیوں سے پاک اپنی صاف ستھری انفرادیت کو ۳۴ سال قائم رکھنا معجزہ سے کم نہیں۔ اس معجزہ کی اہمیت کو سمجھنے۔ نقش کوکن ٹیلنٹ فورم کی کارکردگی۔ اس کی افادیت کو جاننے اور اراکین کے عزائم کو دیکھ کر اگر آپ بھرپور تعاون دینے کی ٹھان لیں گے تو یہ نقش کوکن رہنمائے کوکن بن کر اپنا کام کر سکے گا۔

ٹیلنٹ فورم کی سرگرمیوں کو جاری رکھنے کے لئے آپ سبھوں کے تعاون سے ہی آج ہم ڈراموں کے مقابلوں میں ہی امدادی پروگرام منعقد کر کے آپ کے سامنے حاضر ہیں ہم اپنے اس مقصد میں کہاں تک کامیاب ہیں یا کسی حد تک قریب پہنچے ہیں اس کا فیصلہ آج آپ کو کرنا ہے۔

فورم کے اراکین نے اس پروگرام کی کامیابی کے لئے جو محنت کی وہ ان کا حوصلہ تھا۔ ڈاکٹر عبدالکریم نائیک، فقیر محمد مستری ایچ بی مقدم، ابراہیم سندیلکر جیسے بزرگوں میں ہوا میں چراغ جلانے کا حوصلہ دیکھا۔ ضبط کی تاب جوان میں دیکھی تو ان جیسا بننے کی تمنا جاگ اٹھی۔ ان بزرگوں کے ساتھ میرے ساتھی مبارک کاپڑی اور داؤد چوگلے بہت دور تک اور دیر تک ساتھ رہیں یہی دعا ہے۔

مجھ ناچیز پر اتنی بڑی ذمہ داری ڈال کر ایک طرف میری قابلیت کو سراہا گیا تو دوسری طرف میرا امتحان بھی لیا گیا۔ ممکن ہے کچھ کوتاہیاں رہ گئی ہوں۔ کچھ کمیاں رہ گئی ہوں جن کی نشاندہی آپ کریں گے تو میں ممنون و مشکور رہوں گا۔

ہم سب ایک اچھے مقصد کے لئے کوشاں ہیں۔ آج جمع بھی اس نیک مقصد کے لئے ہوئے ہیں آپ کے ہر تعاون کے لئے آپ کا شکر گذار ہوں پر اس کامیابی کے لئے قادر مطلق کا بھی شکر گذار ہوں جس کے قبضہ میں ہم سب کی جان ہے۔

چلتے چلتے اتنا کہوں گا ؎

میں صبحِ کائنات کی صدائے بازگشت ہوں
ہزار بار آؤں گا دعائے خیر کے لئے
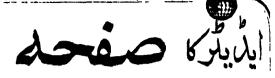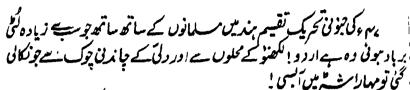
آپکا

اقبال کوارے

۴۷ء کی جنونی تحریک تقسیم ہند میں مسلمانوں کے ساتھ ساتھ جو سب سے زیادہ لٹی برباد ہوئی وہ ہے اردو! لکھنؤ کے محلوں سے اور دلی کے چاندنی چوک سے جو نکالی گئی تو مہاراشٹر میں آبسی!

لہٰذا آج صرف کوکن میں ۸۵ ، اردو ذریعۂ تعلیم کے ہائی اسکول ہیں اور بمبئی میں ۸۱ اردو ذریعۂ تعلیم کے اسکولوں کے تعلق سے کافی رونا رویا جارہا تھا۔ کہ ان کا معیار بلند نہیں ہوتا۔ اردو اسکولوں کے بچوں میں جنرل نالیج کا فقدان ہوتا ہے ان کی انگریزی قابلِ رحم ہوتی ہے۔ وغیرہ وغیرہ مگر ہم نے ان ماتم کرنے والوں کی صف میں بیٹھ کر سینہ کوبی کرنے سے انکار کیا۔

ہم نے سوچا کہیں تو، کچھ تو شروعات کی جائے کہ منزل تک پہنچنے کی پہلی شرط یہ ہے کہ سفر شروع کیا جائے۔ لہٰذا ہمارے بچوں میں اعتماد پیدا کرنے کے لئے ہم نے تقریری مقابلے شروع کئے۔ اساتذہ کی ہمت افزائی کے لئے ایس ایس سی کی تاریخ کی بنیاد پر بہترین اساتذہ کا انتخاب شروع کیا۔ ہر مضمون کے لئے بہترین طالب علم کا انتخاب اور ۲۵ سالہ خدمات والے ہیڈ ماسٹر صاحبان کی قدر دانی شروع کی اور پھر ہم نے شروع کیا جو اردو دنیا کے لئے ہی نئی بات تھی: اردو میں جنرل نالیج کے مقابلے! دنیا کے ہر شعبے سے متعلق ہزار ہا سوالات پر مشتمل ایک انتہائی دلچسپ مقابلہ!! اس کے بعد روزمرہ کی زندگی میں استعمال ہونے والے جملوں۔ الفاظ محاوروں پر مشتمل انگریزی زباندانی کا مقابلہ پھر ریاضی کو آسان بنانے کے لئے ریاضی کا ایک مقابلہ۔ ان مقابلوں سے بمبئی و کوکن کے ۱۶۵ سے زائد ہائی اسکول کے ہزاروں بچے مستفیض ہو رہے ہیں اور اب ہم نے پرائمری اسکول کے بچوں کے لئے ایک دلچسپ مقابلہ بھی شروع کیا ہے۔ محاوروں، کہاوتوں اور حالات حاضرہ پر مشتمل جنرل نالیج کا مقابلہ!

مگر یہ ہماری منزل نہیں ہے۔ ہمیں خوب سے خوب تر کی تلاش ہے اور اسی تلاش میں جو ہماری ضروریات آن پڑی ہیں ان کو پورا کرنے کے لئے ہم نے آج یہ چیریٹی پروگرام ترتیب دیا ہے۔ ضلعی کمیٹیاں بنیں۔ بیرونی ممالک میں کمیٹیاں بنیں۔ سبھی کرمفرماؤں کا مثبت رویہ ہمارا حوصلہ بڑھانے کے لئے کافی تھا۔

ہمارا آج کا یہ سوونیئر صرف اشتہارات کا ایک پلندہ بھی ہو سکتا تھا جیسا کہ عموماً ہوتا ہے مگر ہمارا مقصد، ہمارا نصب العین ہمیشہ ہمارے سامنے رہتا ہے اور ہمارا نصب العین ہے۔ فروغ تعلیم و تبلیغ تعلیم! لہٰذا ہم نے اس سوونیئر کو بھی ایک انفارمیشن بلیٹن بنانے کا ارادہ کر لیا۔ کوکن اور بمبئی کے تمام تعلیمی اداروں کی انسائیکلو پیڈیا یا ڈائریکٹری! مختصر سے عرصے میں یہ کام پورا کیا ہے گرچہ مکمل نہیں ہے۔ مگر اس دنیا میں کیا مکمل ہے! صرف یہ سوچ کر اللہ کا شکر ادا کرتا ہوں کہ اردو میں یہ پہلی کوشش ہے۔

کسی بھی قوم کی تعمیر کا کام جب بھی شروع ہوگا تو شروعات ہوگی تعلیم سے۔

الحمدللہ! ہمارا نوجوان طبقہ خصوصاً اس حقیقت کو سمجھ رہا ہے اور نئے زمانے کے تقاضوں کو پورا کرنے کے لئے خود کو اور قوم کو لیس کرنے میں جُٹ گیا ہے! نوجوان طبقہ کو بیدار کرنے کی ہماری اس مہم میں کو کئی افراد ہماری آواز پر لبیک کہتے آرہے ہیں۔ البتہ ان دو محاذوں کا ذکر نہ کروں تو زیادتی ہوگی۔ جو جناب حسن چوگلے اور ان کے رفقاء نے قطر میں اور جناب محمد علی مقدم، جناب خلیل وانگڑے اور ان کے رفقاء نے سعودی عرب میں قائم کئے ہیں۔ اللہ کرے مزید کئی نوجوانوں کو توفیق ملے اور ہر رہ گذر پر ایسے محاذ قائم ہو جائیں ' راہ نما ' کے بارے میں آپ کی قیمتی آراء کا ہمیں انتظار رہے گا۔

مُبارک کاپڑی

NAQSHE KOKAN TALENT FORUM

آج کا پروگرام

ڈرامہ فیسٹول

اضلاعِ کوکن کے فنکاروں کے مابین ڈراموں کا مقابلہ

TODAY'S PROGRAMME

DRAMA FESTIVAL

(A COMPETITION AMONG THE AMATUER ARTISTS OF KOKAN)

رتناگری / سندھودرگ ضلع سے مقابلہ میں شریک ڈرامہ

پہچان

ہدایت کار ۔ بپن پوار

Drama For Competition From Dist : Ratnagiri/Sindhudurg

"PEHCHAN"

Director : Bipin Pawar

رائے گڈھ ضلع سے مقابلہ میں شریک ڈرامہ

لکشمی کا سواگت

ہدایت کار ۔ مشتاق درزی

Drama For Competition From Dist : Raigad

"LAKSHMI KA SWAGAT"

Director : Mushtaq Darzi

تھانہ ضلع سے مقابلہ میں شریک ڈرامہ

ہدایت کار : کے اقبال

میں بھی سوچوں تو بھی سوچ

Drama For Competition From Dist : Thane

"MAIN BHI SOCHUN TU BHI SOCH"

DIRECTOR : K. IQBAL

جج صاحبان : اقبال نیازی ۔ آفتاب حسنین ۔ ایم. ایم بیگ

Judges : • Iqbal Niyazi • Aftab Hasnain • M. M. Beg

بمقام : سینٹ میری ہال، مجگاؤں بمبئی ١٠ تاریخ : ٢١ ؍ اکتوبر ٩٥ء شام ٧ بجے

نقش کوکن ٹیلنٹ فورم کی ٹیم

ڈاکٹر عبدالکریم نائیک

نقش کوکن ٹیلنٹ فورم کے آپ چیرمین ہیں۔ کوکن بنک کے بانی چیرمین ہیں اور نقش کوکن ایجوکیشن ٹرسٹ کے مینجنگ ٹرسٹی۔ رحمانی فاؤنڈیشن کے چیرمین ہیں ایک عرصہ دراز سے انجمن اسلام اور انجمن خیرالاسلام اداروں سے سرگرمی سے وابستہ ہیں مینٹل ہیلتھ کے موضوع پر آپنے برطانیہ، امریکہ، آسٹریلیا اور پاکستان میں بھارت کی نمائندگی کی ہے آپ لاتعداد تعلیمی وسماجی اداروں سے وابستہ ہیں۔

ابراہیم احمد سندیلکر

آبائی وطن مروڈ جنجیرہ ہے گذشتہ ۵۵ سالوں سے انجمن اسلام جنجیرہ سے سرگرمی کے ساتھ وابستہ ہیں فی الحال آپ ادارہ ہذا کے بمبئی حلقہ کے صدر ہیں۔ بمبئی ویلفیر کریڈٹ سوسائٹی، انجمن مسلمانان مجگاؤں، جنجیرہ اتکرش منڈل، کوکن انٹرنیشنل غرض کہ کئی سماجی اداروں سے وابستہ رہ چکے ہیں۔ نقش کوکن ٹیلنٹ فورم کے فعال سکریٹری ہیں۔

فقیر محمد مستری

سازنگ (داپولی)، آبائی وطن ہے معاش کے سلسلے میں بمبئی میں آئے تو بمبئی میں کوکن کے مسلمانوں کی حالتِ زار دیکھ کر کوکن مسلم ویلفیر ایسوسیشن کی بنیاد میں ایک کلیدی کردار کیا۔ نقش کوکن کا جنم یہیں سے ہوا۔ نقش کوکن ۳۴ سالوں سے اور نقش کوکن ٹیلنٹ فورم کو ۱۳ سالوں سے اپنے خون پسینے سے سینچ رہے ہیں۔ ایک اچھے خطیب اور منتظم بھی ہیں۔

ایچ بی مقدم

ٹول بدرک کے رہنے والے ہیں پچھلی پانچ دہائیوں سے سماجی خدمات کے فرائض کافی محنت اور دوڑ دھوپ سے انجام دے رہے ہیں۔ نقش کوکن ٹیلنٹ فورم کے چیف کوآرڈینیٹر ہیں۔ ضلع رائے گڈھ میں آپ کی تعلیمی وسماجی خدمات کا ایک وسیع ریکارڈ موجود ہے آپ مہاڈ، پولادپور تعلقہ امن کمیٹی اور مانگاؤں تعلقہ امن کمیٹی کے سرپرست ہیں۔ پنویل ایجوکیشن سوسائٹی، کوکن یونیٹی سینٹر اور ایسی کئی سماجی انجمنوں کی بنیاد رکھنے میں آپ کا انتہائی اہم اور کلیدی کردار رہا ہے۔

(لائین) اقبال کوارے

آبائی وطن چپلون تعلقہ میں ہے البتہ آپ کی سماجی خدمات کا دائرہ کوکن اور بمبئی کو محیط کئے ہوئے ہے۔ آپ لائین کلب آف کوپرکھیرنے (نئی بمبئی) کے نائب صدر ہیں۔ نئی بمبئی اقلیتی سیل کے چیرمین انجمن اسلام کی واشی کمیٹی کی انتظامیہ کے ممبر ہیں۔ ایک دردمند دل رکھتے ہیں اور ہر کسی کے کام آتے رہتے ہیں۔ بنیادی طور پر شاعر و ڈرامہ نگار ہیں۔ ہمارے آج کے چیریٹی پروگرام کمیٹی کے چیرمین ہیں

داؤد چوگلے

بہر ولی (تعلقہ کھیڈ) کے رہنے والے ہیں۔ سماجی خدمات کا جذبہ رکھتے ہیں نقش کوکن ٹیلنٹ فورم سے وابستہ ہوئے تو اپنی سرگرمی سے فورم میں جوش وخروش پیدا کیا کوسہ (ممبرا) میں مقیم ہیں۔ اور وہاں بھی اپنی سماجی خدمات کا سلسلہ جاری رکھے ہوئے ہیں۔

مبارک کاپڑی

کونڈیورہ ضلع رتناگری، آبائی وطن ہے البتہ پورے کوکن میں جانی مانی شخصیت ہیں۔ طالب علمی کے زمانے میں نقش کوکن کے ایڈیٹر بنے۔ آپ کے اداریے (پہلا صفحہ اور آخری صفحہ) نے دھوم مچا دی ان اداریوں کا مجموعہ (صبح) کے نام سے منظر عام پر آچکا ہے۔ بمبئی یونیورسٹی سے ایم ایس سی (میتھس) کا امتحان پاس کیا ہے۔ نقش کوکن ٹیلنٹ فورم کے جنرل نالج انگریزی زباندانی اور ریاضی کے مقابلے آپ ہی کے دماغ کی اُپج ہیں۔ ووکیشنل گائیڈنس کے ماہر ہیں اور اس موضوع پر مہاراشٹر بھر میں لکچر دیتے رہتے ہیں۔

PROGRAMME COMMITTEE

Chairman : (Lion) IQBAL KAWARE

Members : Mr. SULTAN MAHALDAR
Mr. UMER KAZI
Mr. HASAN DAWOOD ROOMANEY
Mr. RAFIQUE DHAMASKAR
Mr. IKRAM NAIK
Mr. ASHRAF KAPDI
Mr. MUBIN HAJEE
Mr. ABDULLA HAJEE
Mr. MEHMOOD HASAN KAZI

RECEPTION COMMITTEE

Chairman : Mr. GULAM MOHAMMED PESHIMAM

Members : Mr. ALI M. SHAMSI
Adv. AZIM KHATKHATEY
Dr. SHAIKH ABDULLAH
Principal KHALIQUR REHMAN
Dr. A. SHAKOOR KADIRI
Mr. FIROZ MANTARI
Mr. HARBANS SINGH
Principal N. A. WAHID
Mr. GULZAR MISTRY
Mr. YUNUS KHOT
Mr. A. G. U. PAWASKAR
Mr. ASLAM FAKIH

LADIES WING

Chairperson : (Principal) Mrs. RASHIDA KAZI

Members :
Dr. MEHRUNNISA LAMBAY
Mrs. MUSARRAT BANO SHAIKH
Mrs. NOORIE IQBAL
Mrs. NEELAM FAZAL MASTER
Mrs. RUKHSANA CHOUGLE
Mrs. NAJMA MISTRY
Mrs. HANEEFA PARKAR

SAUDI ARABIA COMMITTEE

Chairman :
MOHAMMED ALI H. MUKADAM

Members :
Khalil Ahmed Wangde
Shahnawaz Khan Deshmukh
Shafique Zakaria
Shaukat Pilpile
Saeed Kazi

QATAR COMMITTEE

Chairman :
HASAN CHOUGULE

Members :
SANAULLAH GHARATKAR
SHABBIR PALOJI
M. I. FARID
NIYAZ KAZI
A. SAMAD DALVI
HISHAM DALVI
ANWAR MAHADIK
IQBAL KHALFE
A. KADIR CHOUGULE
ANWAR HAMDULEY
ANWAR MUKADAM
MOHD. HASAN LALA
A. REHMAN PARKAR
IQBAL KAZI
A. REHMAN KHAN
HISHAM RAJPURKAR
NAZIM RAJPURKAR
FAIZ SANGE
KAZI FARAZ AHMED

RATANIGIRI (ZONE I) COMMITTEE

Chairman : Mr. RAFIQUE NAIK

Members : (Principal) I. Y. SOLKAR
Mr. A. MAJEED MAJGAONKAR

RATANIGIRI (ZONE II) COMMITTEE

Chairman : Principal MOGAL IQBAL AKHTAR
Members : Mr. SHAIKH AHMED ISMAIL WANGDE
Mr. UNDRE IBRAHIM AZAR
Mr. YUSUF AHMED
Mr. SHIRELKAR TAHIR KHATIBUDDIN
Mr. EJAZ KHAN
Mr. JAMAL YUSUFI
Mr. HASAN MIYAN WALELEY
Mr. ALTAF HUSAIN AMANTALI
Mr. HUSAIN HASAN HAMDULAY

RAIGAD (ZONE II) COMMITTEE

Chairman :	Mr. MUSHTAQ AHMED DARJI	(Murud)
Secretary :	Mr. KHAN M. A.	(Murud)
Members :	Mr. SALIM M. DAMAD	(Murud)
	Mr. YUSUF KHANZADA	(Murud)
	Mr. SAIFULLAH FIRFIRAY	(Borli-Mandla)
	Mr. IRFAN SHEKHANI	(Murud)
	Mr. FAWWAD AARAYEE	(Shriwardhan)
	Mr. IQBAL AARAYEE	(Shriwardhan)
	Mr. M. A. ALAVI	(Shriwardhan)
	Mr. BASHIR JAMADAR	(Shriwardhan)
	Mr. A. RAHMAN DAFEDAR	(Mhasla)
	Mr. LUQMAN A. PATHAN	(Mhasla)
	Mr. MOHAMED SHARIF HASWARE	(Mhasla)

RAIGAD (ZONE III) COMMITTEE

Chairman : Mr. A. SAMAD AKHIKARI (Nagothane)

Members :
Mr. ABUBAKAR DAFEDAR (Nagothane)
Mr. LIYAQAT ALI KADWAYKAR (Nagothane)
Mr. IRSHAD AHMEDKUNKE (Nagothane)
Mr. NAJAM BHAIJEE (Pen)
Mr. IMTIYAZ PALKAR (Alibaug)
Mr. JAFFER KHAN DESHMUKH (Ashtmi, Roha)
Mr. JAFFER YERUNKAR (Roha)
Mr. USMAN ROHEKAR (Roha)

THANE (ZONE I) COMMITTEE

Chairman : Mr. SAGIR AHMED DANGE

Members :
Mr. MOHMED AHMED MUNSHI
Mr. NAJEEB CHAWRE
Mr. TANWEER KARARI
Mr. PARVEZ MULLA
Mr. MOHAMED KHALID CHANDE
Mr. FAREED MULLA
Mr. AMEEN A. HAMID DANGE
Mr. MOHAMED KHALID KARARI
Mr. ALIMIYA MALLAK (NADVI)
Dr. NASIR AHMED SHAIKH
Mr. ABDUL MAJEED KALAMI

THANE (ZONE II) COMMITTEE

Chairman : Mr. SAAD KAZI (Kalyan)

Members :
Mr. ATHAR MEHMOOD MIYA FALKE (Kalyan)
Mr. MASOOD ALAUDDIN FARID (Kalyan)
Mr. MAZHAR GULAM HUSAIN AGAH (Bhiwandi)
Mr. NASEEM ZIAUDDIN BAHAUDDIN (Bhiwandi)
Mr. UBAID A. AZIZ FAKIH (Bhiwandi)

پروگرام کمیٹیوں کے صدر واراکین کا مختصر سا تعارف

استقبالیہ کمیٹی

غلام محمد پیش امام

سماجی و تعلیمی حلقے کی مشہور شخصیت جناب غلام محمد پیش امام ہمارے پروگرام کی استقبالیہ کمیٹی کے چیرمین ہیں۔

آپ انجمن اسلام جنجیرہ کے صدر ہیں جس ادارے کے ماتحت سات ہائی اسکول و جونیر کالج جاری ہیں۔ آپ کی صدارت کے دوران ادارہ ہذا نے کافی ترقی کی ہے اور اس کے طریقہ کار میں نمایاں تبدیلیاں رونما ہوئی ہیں
پیش امام صاحب الصامت گروپ انٹرنیشنل کے مالک ہیں۔

غنی غازی

مشہور صحافی اور بچوں کے ادیب ہیں ایک عرصے تک نقش کوکن ٹیلنٹ فورم سے وابستہ رہے ہیں کئی سالوں سے آپ نے فورم کے مختلف مقابلوں میں بطور جج اپنی خدمات انجام دی ہیں اور اپنے مفید مشوروں سے نوازا ہے۔ آج جوگیشوری اور لاکھن پور میں کامیابی کے ساتھ دو ہائی اسکول چلا رہے ہیں۔

لیڈیز ونگ

پرنسپل رشیدہ قاضی

انجمن اسلام گرلز ہائی اسکول (باندرہ) کی ریٹائرڈ ہیڈ مسٹریس ہمارے پروگرام کمیٹی کی لیڈیز ونگ کی چیرپرسن ہیں۔

ماہر تعلیم جنہوں نے لگ بھگ تین دہائیاں تدریسی خدمات کے مقدس فریضے میں صرف کیں۔ اپنی ملازمت کی سبکدوشی کے بعد تعلیمی و سماجی میدان میں زیادہ سرگرم ہوئی ہیں۔

ایک ماہر معلمہ کے علاوہ آپ ایک اچھی ادیبہ بھی ہیں۔ آپ کی نگارشات کا مجموعہ "پرواز" شائع بھی ہو چکا ہے۔ نقش کوکن سے بطور قلم کارہ اور نقش کوکن ٹیلنٹ فورم سے بطور جج وابستہ ہیں۔

مسرت بانو ابراہیم شیخ

آپ کا آبائی وطن بہرولی (تعلقہ کھیڈ) ہے۔ بمبئی میونسپل کارپوریشن میں پیشہ درس و تدریس سے وابستہ ہیں۔ آپ کے متعدد مضامین و ڈرامے اردو رسائل و اخبارات میں شامل ہو چکے ہیں۔ آپ کے ڈراموں کا مجموعہ "ہم ایک رہیں گے" منظر عام پر آچکا ہے جسے مہاراشٹر اردو اکاڈمی نے ایوارڈ سے نوازہ ہے۔ آپ کے افسانوں اور مضامین کے مجموعے بھی زیر ترتیب ہیں۔

ڈاکٹر مہر النساء لامبے

پیشے سے ڈاکٹر ہیں۔ کوکن بنک کی ڈائریکٹر ہیں اور سماجی اور تعلیمی کاموں میں پیش پیش رہتی ہیں۔

نیلم فضل ماسٹر

آکاش وانی (رتناگیری) کے بزم اردو کی آرگنائزر اور اچھی ادیبہ و مقرر ہیں۔ کوکن ریلوے کے ایڈوائزری بورڈ میں شامل ہیں۔ خواتین کی کئی تنظیموں کی سرگرم رکن ہیں۔

نوری اقبال

لائین لیڈی نوری اقبال کوپر کھیرنے (نئی بمبئی) کی ایک فعال سوشل ورکر ہیں۔ اپنے شوہر اقبال کوارے صاحب کی سماجی سرگرمیوں میں بڑھ چڑھ کر ہاتھ بٹاتی ہیں۔ خواتین کی کئی فلاحی تنظیموں سے وابستہ ہیں۔

رخسانہ چوگلے

آبائی وطن پنہالبجہ (ضلع رتناگری) ہے۔ بمبئی سے بی اے کا امتحان پاس کیا۔ نقش کوکن ٹیلنٹ فورم کے مختلف مقابلوں میں بطورِ جج شریک ہوتی رہتی ہیں۔

حنیفہ پرکار

ڈاکٹر مشتاق پرکار کی اہلیہ اور ایک اچھی ادیبہ ہیں۔ آپ کے مضامین اخبارات و رسائل میں شائع ہوتے رہتے ہیں۔ سماجی و دینی خدمات کا جذبہ دل میں موجزن ہے۔ اسی بناپر آپ کی وابستگی نقش کوکن سے ہے۔

نجمہ مستری

مستری واقعی انجینئرنگ کے مالک شاہجہاں مستری کی اہلیہ ہیں اور حالیہ پروگرام میں فورم کے لئے بڑی سرگرمی سے کام کیا ہے۔ سماجی خدمت کا جذبہ اور اہلیت رکھتی ہیں۔

کوکن کی
اردو لائبریریاں

۱) انجمن اسلام جنجیرہ کالج لائبریری مروڈ جنجیرہ
۲) انجمن اسلام جنجیرہ کالج لائبریری مہسلہ
۳) اردو لائبریری، ماپاری محلہ چپلون رتناگری
۴) انجمن اتحاد المستقیم عالمگیر لائبریری دابھول رتناگری
۵) جمعیۃ اہلسنت لائبریری، سوداگر محلہ بھیونڈی
۶) مومن لائبریری بنگال پورہ۔ بھیونڈی
۷) انجمن ترقی اردو لائبریری۔ رابوڑی تھانے

خواتین کے تعلیمی ادارے

۱) ایس این ڈی یونیورسٹی چرچ گیٹ بمبئی ۲۰
۲) نرملا نکیتن، نیو مرین لائن بمبئی ۲۰
۳) اکبر پیر بھائی گرلز پالی ٹکنک وی۔ ٹی بمبئی ۱
۴) نانا وتی پالی ٹکنک، رفیع احمد قدوائی مارگ، ماٹونگا بمبئی
۵) صوفیہ پالی ٹکنک بھولا بھائی دیسائی روڈ، بمبئی

خواتین کے لئے کورسیس

ہوم سائنس، ٹراویل اینڈ ٹورزم
انٹریئر ڈیکوریشن، لائبریری سائنس
ٹیکسٹائل ڈیزائننگ، فوٹوگرافی
بیوٹیشین مہندی، ٹائپنگ
فیشن ڈیزائننگ، ڈریس میکنگ
ٹیلیفون آپریٹر، کمرشیل آرٹ
پرسنل سکریٹری
نرسنگ وغیرہ

رتناگیری کمیٹی (زون I)

رفیق نائیک

رتناگیری کمیٹی (زون I) کے چیئرمین ہیں۔ شہر رتناگیری بلکہ کوکن کے نامور تاجروں میں سے ایک ہیں اپنی دوراندیشی و محنت سے نائیک گروپ آف کمپنیز کو ایک اعلیٰ مقام دلانے میں کامیاب رہے ہیں۔ سماجی خدمات کا جذبہ بھی آپ کو آپکے والد مرحوم ایم ڈی نائیک سے ورثے میں ملا ہے۔

پرنسپل آئی وائی سولکر

مستری ہائی اسکول رتناگیری کے ریٹائرڈ پرنسپل ہیں۔ تین دہائیوں تک تعلیمی خدمات انجام دے چکے ہیں۔ ریٹائرڈ ہونے کے بعد سماجی خدمات میں عملی طور پر زیادہ متحرک ہو گئے ہیں۔

عبدالمجید مجگاؤنکر

درس و تدریس سے وابستہ ہیں نقش کوکن کے اور ٹیلنٹ فورم کے دیرینہ خیرخواہ ہیں۔ سماجی خدمات کا جذبہ رکھتے ہیں۔

رتناگیری کمیٹی (زون II)

مغل اقبال اختر

کوکن کے جواں فکر و جواں سال صاحب دیوان شاعر ہیں۔ مہاراشٹر ہائی اسکول چپلون کے فعال ہیڈ ماسٹر ہیں۔ جن کی سربراہی میں اسکول ہٰذا نے کافی ترقی کی ہے۔ بزم اردو چپلون کے چیرمین ہیں۔ آپ مراٹھی پر بھی عبور حاصل کئے ہیں۔ آپ کی مراٹھی غزلوں و نظموں کا مجموعہ زیر طبع ہے۔

شیخ احمد اسمٰعیل وانگڑے

مہاراشٹر ہائی اسکول چپلون کی اسکول کمیٹی کے چیرمین ہیں۔ نوکوکن ایجوکیشن سوسائٹی جس کے زیر اہتمام ڈی۔ بی۔ جے کالج جاری ہے اس کی مجلس عاملہ کے رکن ہیں اور سماجی تعلیمی میدان کے ایک سرگرم رکن ہیں۔

اندرے ابراہیم آذر

مہاراشٹر ہائی اسکول چپلون کے معاون مدرس ہونے کے علاوہ ایک اچھے شاعر بھی ہیں۔ سماجی و تعلیمی میدان میں کافی متحرک ہیں۔

یوسف احمد پرکار

حاجی داؤد امین ہائی اسکول کالستہ کے آپ صدر مدرس ہیں۔

شیریکر طاہر خطیب الدین

مہاراشٹر ہائی اسکول چپلون کے معاون مدرس ہیں۔

اعجاز خان

مہاراشٹر ہائی اسکول چپلون کے آپ معاون مدرس ہیں۔

جمال یوسفی

مہاراشٹر ہائی اسکول، چپلون کے آپ معاون مدرس ہیں۔

حسن میاں ویلے

ایم کیو دلوی اردو ہائی اسکول واگھیورے کے آپ صدر مدرس ہیں

الطاف حسین امانت علی

مہاراشٹر ہائی اسکول چپلون کے آپ سپروائزر رہیں

حسین حسن حمدولے

مہاراشٹر ہائی اسکول چپلون کے معاون مدرس ہیں۔

رائے گڈھ کمیٹی زون II

مشتاق احمد درزی

انجمن اسلام جنجیرہ ہائی اسکول وجونیئر کالج کے سابق پرنسپل ہیں۔ مروڈ میونسپلٹی کے سابق کونسلر ہیں فی الحال آپ انجمن اسلام جنجیرہ کے اعزازی جنرل سکریٹری ہیں سیدی ظفر شیخانی ٹیکنیکل میموریل انسٹی ٹیوٹ مروڈ کے آپ چیرمین ہیں۔ سماجی میدان کی آپ ایک نمایاں شخصیت ہیں۔

خانزادہ یوسف محمد

آپ سابق میونسپل کونسلر ہیں نوارن کمیٹی مروڈ کے آپ نائب صدر ہیں۔ جماعت المسلمین مروڈ کے آپ رکن انتظامیہ ہیں۔

رائے گڈھ کمیٹی زون (III)

عبدالصمد ادھیکاری

آپ ناگوٹھنہ ایجوکیشن سوسائٹی کے روحِ رواں ہیں جس کے زیرِ اہتمام اردو ہائی اسکول ناگوٹھنہ جاری ہے۔ ناگوٹھنہ گرام پنچایت کے سرپنچ بھی رہے ہیں۔ تعلیمی وسماجی سرگرمیوں میں آپ پیش پیش رہتے ہیں

اسمٰعیل وفیدار

آپ ناگوٹھنے انجینئرنگ ورکس کے مالک ہیں۔ تعلیمی وسماجی کاموں میں نمایاں خدمات انجام دے رہے ہیں۔

لیاقت علی کروڈیکر

ناگوٹھنہ ایجوکیشن سوسائٹی کے سکریٹری ہیں۔ ناگوٹھنہ گرام پنچایت کے نائب سرپنچ ہیں۔ متعدد بار روہا اشٹمی کوآپریٹیو بنک کے چیرمین وڈائرکٹر وڈائریکٹر رہ چکے ہیں۔

پرنسپل ارشاد کنگے

بی ایس سی بی ایڈ ہیں۔ درس وتدریس کی شروعات مروڈ ہائی اسکول سے ہوئی۔ ۱۹۸۸ء سے این ای ایس اردو ہائی اسکول ناگوٹھنہ سے بطور ہیڈ ماسٹر خدمات انجام دے رہے ہیں۔

نجم بھاجی

جامع مسجد پین کے نائب صدر اور مدرسہ عربیہ کے صدر ہیں۔

امتیاز پالکر

پیشے کے لحاظ سے بلڈر ہیں مگر

تعلیمی و سماجی کاموں میں بھی پیش پیش رہتے ہیں۔

جعفر خان دیشمکھ

جماعت المسلمین اسٹمی کے آپ صدر ہیں۔ روہا مسلم ویلفیئر ایجوکیشن سوسائٹی کے سرگرم رکن ہیں تعلیمی وسماجی سرگرمیوں میں کافی دلچسپی لیتے ہیں۔

جعفر پرونکر

آپ روہا مسلم ویلفیئر ایجوکیشن سوسائٹی کے چیئرمین ہیں اور تعلیمی وسماجی کاموں میں سرگرم ہیں۔

عثمان روہیکر

روہا مسلم ویلفیئر ایجوکیشن سوسائٹی کے ممبر ہیں۔ سماجی و تعلیمی کاموں میں کافی متحرک و سرگرم ہیں۔

ایم اے (اکانومکس) ہیں بے شمار تعلیمی وسماجی اداروں سے وابستہ ہیں جن میں یتیم بچوں کا ادارہ آسرا فاؤنڈیشن، مانو سماجی سیوا منڈل منڈل ایجوکیشنل اینڈ ویلفیئر سوسائٹی وغیرہ نمایاں طور پر شامل ہیں۔ آپ سابق کونسلر ہونے کے علاوہ کلیان میونسپل کونسل کے تعلیمی کمیٹی کے چیئرمین رہ چکے ہیں۔

مظہر غلام حسین آغا

" آسرا فاؤنڈیشن کے ٹرسٹی بھیونڈی نظام پورہ میونسپل نگر پالیکا کالج انتظامیہ بورڈ کے ممبر کارگا مسجد ٹرسٹ کے صدر کے علاوہ بے شمار تعلیمی وسماجی اداروں سے عرصۂ دراز سے وابستہ ہیں اور ان اداروں میں متحرک بھی ہیں۔

محمد اطہر محمود میاں فاکے

مسلم اونین کے انتظامیہ کے ممبر ہیں۔ " مانو سیوا منڈل " جو یتیم بچوں کے بازآباد کاری مرکز اور " آسرا فاؤنڈیشن سے سرگرمی کے ساتھ وابستہ ہیں۔ کئی تعلیمی وسماجی اداروں سے سرگرم ہیں۔

نعیم ضیاءالدین بہاؤالدین

بھیونڈی روٹری کلب کے خزانچی ہیں۔ " آسرا فاؤنڈیشن کے فعال ممبر ہیں اور سماجی تعلیمی اداروں میں سرگرم ہیں۔

تھانے کمیٹی از زون (II)

سعد قاضی

تقریری مقابلے : اضلاع کوکن وبمبئی کے ہائی اسکولوں کے طلبہ کے مابین تقریری مقابلے

جنرل نالج مقابلہ : حالات حاضرہ، تاریخ، جغرافیہ، سائنس، ادب وغیرہ موضوعات پر ہزاروں سوالات پر مشتمل ایک مقابلہ جو کوکن وبمبئی کے ہائی اسکولوں کے طلباء کے مابین منعقد ہوتا ہے۔

انگریزی زباندانی کا مقابلہ : روزمرہ کی زندگی میں استعمال ہونے والے جملے، الفاظ، محاورے، کہاوتیں وغیرہ پر مشتمل ایک مقابلہ جس کی مناسب تیاری سے انگریزی وار دو ذریعہ تعلیم کا فرق بہت حد تک مٹ سکتا ہے۔

ریاضی کا مقابلہ : ہمارے اسکولوں کا نتیجہ بگڑتا ہے ریاضی کی بناء پر۔ لہٰذا آٹھویں، نویں و دسویں کے نصاب کا احاطہ کرتے ہوئے ترتیب دیا ہوا یہ مقابلہ بھی کوکن وبمبئی کے ہائی اسکولوں کے مابین منعقد ہوتا ہے۔

پرائمری اسکولوں کا جنرل نالج مقابلہ : پانچویں سے ساتویں کلاس کے بچوں کے مابین زباندانی سے لے کر حالات حاضرہ تک کے سوالات پر مشتمل ایک مقابلہ جو مختصر سے عرصے میں کافی مقبول ہوا ہے۔

(مندرجہ بالا تمام مقابلے کوکن کے ہر ضلع میں پہلے منعقد ہوتے ہیں اور ان کے فائنل مقابلے بمبئی میں منعقد ہوتے ہیں۔

بیسٹ ٹیچر : ہر ہائی اسکول سے ایس ایس سی کے نتائج طلب کئے جاتے ہیں اور ان کی بنیاد پر پورے کوکن میں ہر مضمون کے لئے بہترین ٹیچر کا انتخاب کیا جاتا ہے۔

بیسٹ اسٹوڈنٹ : ایس ایس سی کے نتائج کی بنیاد پر ہر مضمون میں پورے کوکن میں اول آنے والے طلبہ وطالبات کو بیسٹ اسٹوڈنٹ کا ایوارڈ دیا جاتا ہے۔

بیسٹ بوائے / بیسٹ گرل آف کوکن : کوکن کے تمام ہائی اسکولوں میں سب سے زیادہ اوسط نمبر حاصل کرنے والے لڑکے کو بیسٹ بوائے آف کوکن اور سب سے زیادہ اوسط نمبر حاصل کرنے والی لڑکی کو بیسٹ گرل آف کوکن کا ایوارڈ دیا جاتا ہے۔

ہیڈ ماسٹرس کی سلور جوبلی : وہ ہیڈ ماسٹر صاحبان جو ۲۵ سال یا زائد عرصے سے تدریسی خدمات انجام دے رہے ہیں ان کی قدر افزائی بھی فورم کے ذریعے ہوتی ہے۔

مندرجہ بالا تمام انعام وایوارڈس، میڈل، سرٹیفکٹ اور نقد انعامات پر مشتمل ہوتے ہیں فائنل مقابلوں میں اول آنے والے اسکولوں کو ٹرافیاں بھی دی جاتی ہیں۔

NAQSHE KOKAN TALENT FORUM

نقش کوکن ٹیلنٹ فورم

کی

ٹرافیاں

نقش کوکن ٹیلنٹ فورم کے مختلف تعلیمی مقابلوں میں فائنس میں اول نمبر حاصل کرنے والے اسکولوں کو دی جانے والی ٹرافیاں مندرجہ ذیل ہیں۔

اضلاع کوکن کے اسکولوں کی ٹرافیاں

مقابلہ	ٹرافی	منجانب
تقریری مقابلہ	ڈاکٹر ایم اے شیخ میموریل ٹرافی	فقیر محمد مستری ٹرسٹ
جنرل نالج مقابلہ	آدم نور ٹرافی	آدم نور
انگریزی زباندانی کا مقابلہ	ایچ۔ بی۔ مقدم ٹرافی	محمد علی مقدم
ریاضی کا مقابلہ	حوا بائی مستری ٹرافی	گلزار مستری

بمبئی عظمیٰ کے اسکولوں کی ٹرافیاں

مقابلہ	ٹرافی	منجانب
تقریری مقابلہ	رابعہ کاپڑی ٹرافی	اقبال کاپڑی
جنرل نالج مقابلہ	حوا بائی مستری ٹرافی	حوا بائی میموریل ٹرسٹ
انگریزی زباندانی کا مقابلہ	عبدالکریم چوگلے ٹرافی	چوگلے برادران
ریاضی کا مقابلہ	رابعہ کاپڑی میتھس ٹرافی	مبارک کاپڑی
جنرل نالج مقابلہ (پرائمری)	رحمانی فاؤنڈیشن ٹرافی	ڈاکٹر عبدالکریم نائیک

ہمارے پروگراموں کے اسپانسرس

نقش کوکن ٹیلنٹ فورم کے ضلعی سطح کے مقابلے اور بمبئی کے فائنل مقابلے کی تقریبات اسپانسرڈ ہوتی ہیں۔ اب تک منعقد ہونے والی ہماری ان تقریبات کی کفالت جن کرمفرماؤں نے فرمائی ہے۔ ان کے نام مندرجہ ذیل ہیں

(ترتیب بلحاظ سال)

1) جناب اے قیس (جنوبی افریقہ)
2) الحاج عبدالغنی فجندار
3) جناب محمود مستری
4) مالدار گروپ (جناب عثمان مالونکر و جناب ندیم دادورکر)
5) ڈاکٹر عبدالوہاب دانش
6) جناب شیخ عبدالرزاق ابراہیم
7) تعلیمی کمیٹی (مہسلہ)
8) جناب فیضان اعظمی
9) جناب اسحق خان (پنویل)
10) ڈاکٹر پالیکر زوجین (کھیڑ)
11) جناب ابو سیٹھ دلوائی (چپلون)
12) جناب مسعود پیش امام
13) جناب محمد سعید ٹولکر
14) جناب سید عبدالغفور (واشی)
15) جناب عبدالسلام راول (کوسہ)
16) جناب پاپا مالم
17) دوحہ قطر فرینڈس سرکل
18) جناب داؤد شریف
19) ڈاکٹر محمد علی پاٹنکر
20) جناب عبدالستار شیخ (تھانہ)
21) جناب طاہر جلگاؤنکر
22) جناب صغیر احمد ڈانگے (نالا سوپارہ)
23) (مرحوم) داؤد علی شری وردھنکر (ہرنئی)
24) جناب اقبال اللہ رکھا میمن
25) جناب جی ایم ڈی خطیب
26) جناب ثناءاللہ عبدالرحمن گھرنکر
27) جناب فیض احمد برڈے
28) جناب ایچ۔ بی۔ مقدم
29) فقیر محمد مستری ٹرسٹ
30) جناب عبدالاحد نرویل
31) ڈاکٹر اے اے راول
32) جناب عبدالصمد ادھیکاری
33) جناب عبدالسلام ادھیکاری
34) شکشن پرسارک منڈل راجے واڑی
35) جناب اسماعیل دفیعدا
36) جناب شہاب الدین وانگڑے
37) ڈاکٹر عبدالقادر دلوی
38) جناب حسن چوگلے
39) جناب محمد علی مقدم
40) جناب فیروز مستری
41) جناب رفیق نائیک

(مندرجہ بالا حضرات میں سے چند نے ہمارے پروگرام ایک سے زائد مرتبہ اسپانسر کیے ہیں)

ہمارے پروگراموں کے معزز مہمانان

نقش کوکن میلنٹ فورم کے اب تک کے مختلف پروگراموں میں جن معزز حضرات نے بطور مہمان شرکت کی وہ مندرجہ ذیل ہیں۔
(ترتیب بلحاظ سال)
(مرحوم) مصطفیٰ فقیہہ (سابق وزیر و سماجی رہنما)
ڈاکٹر ششی کانت کرنک (وائس چانسلر بمبئی یونیورسٹی)
ڈاکٹر ایس بی کدریکر (وائس چانسلر کوکن کرشی ودیاپیٹھ
جناب رمیش چند کاناڈے (کلکٹر رتنگری ضلع)
الحاج عبدالغنی فجدار (تاجر و مشہور سماجی ہستی)
جسٹس ایف اینچ لالہ (ریٹائرجج)
ڈاکٹر اے اے منشی (پرنسپل مہاراشٹر کالج)
پروفیسر مدلیار (پرنسپل داتار کالج چپلون)
جناب یوسف ناظم (مشہور مزاح نگار)
ڈاکٹر عبدالستار دلوی (محقق و ادیب)
جناب اشرف دلوائی (کلکٹر پونا ضلع)
جناب موہن آوٹے (چیرمین ایس ایس سی بورڈ)
ڈاکٹر مومن محی الدین (محقق)
جناب علی ایم شمسی (چیرمین کوکن بنک)
ڈاکٹر یونس اگاسکر (محقق و ناقد)

جناب ساحر شیوی (شاعر و تاجر)
جناب محمود مستری (مشہور تاجر)
جناب عثمان مالونکر (مشہور تاجر)
جناب ندیم دادرکر (مشہور تاجر)
(مرحوم) جرمن پرکار (مشہور صحافی و شاعر)
مرحوم ایم ڈی نائیک (مشہور تاجر)
جناب محمود عثمان مرتضیٰ (تاجر۔ جنوبی افریقہ)
ڈاکٹر عبدالواجد (سائنس داں امریکہ)
پروفیسر جاوید خان (ماہر تعلیم)
ڈاکٹر عبدالرب (سائنس داں بی اے آر سی)
جناب آدم نور (مشہور تاجر)
ڈاکٹر عاشق علی راول (مشہور سرجن)
جناب عثمان تجوانے (رکن کوکنی مسلم ورلڈ فاؤنڈیشن)
جناب محمد علی مقدم (سماجی خدمت گار)
جناب شیخ حسن عرف بھائی سیٹھ نائیک (مشہور صنعت کار)
جناب شبیر احمد راہی (سماجی خدمت گار و شاعر)
جناب اسحٰق خان (صدر پنویل ایجوکیشن سوسائٹی)
جناب رضوان حارث (سیاسی و سماجی رہنما)
جناب شیخ اسماعیل (تاجر۔ جنوبی افریقہ)

جناب شبیر احمد پالوجی (تاجر۔ نیروبی)
(مرحوم) داؤد علی شریورد ھنکر (مشہور تاجر)
جناب محمد علی فجندار (مشہور صنعت کار)
ڈاکٹر عبدالوہاب دانش (سماجی خدمت گار)
ڈاکٹر سیف الدین دھنشے (ڈاکٹر)
ڈاکٹر قاسم راوت (ڈاکٹر)
جناب پریم سنگھ سہنا (سی ای او ۔ رتناگری)
جناب سید نظیر احمد قادری (نائب سبھاپتی مہسلہ)
جناب سعید ملا (صدر بلدیہ پنویل)
جناب نعیم خان (میئر تھانے)
پروفیسر جی ایم جیٹھام (ماہر قانون)
جناب اے ای ملا (آرٹ ماسٹر)
جناب عبدالرزاق خطیب (صدر انجمن اسلام جنجیرہ)
جناب مسعود پیش امام (مشہور تاجر)
ایڈوکیٹ اودے تلک (سماجی خدمت گار)
(مرحوم) احمد زکریا (صدر اسلامک کلچرل سینٹر)
جناب غلام محی الدین خطیب (تاجر دوحہ قطر)
جناب حسن چوگلے (تاجر دوحہ قطر)
حاجی داؤد آدم راوت (وکیل)
ڈاکٹر اے اے دیشمکھ (ڈاکٹر اور سماجی خدمت گار)
جناب عبدالرشید احسانے (مشہور تاجر)
جناب پون کمار صراف (مشہور تاجر)
جناب گلزار مستری (صنعت کار)
جناب سید عبدالغفور (سماجی خدمت گار)

ڈاکٹر رفیق زکریا (مشہور مفکر اسلام)
حاجی عبدالرحمن بھاردے (سماجی خدمت گار)
جناب طاہر جلگاؤنکر (تاجر ۔ جنوبی افریقہ)
جناب شہاب الدین وانگڑے (سماجی خدمت گار)
جناب رمیش راؤکدم (صدر بلدیہ چپلون)
جناب انجم رومانی (مدیر اردو ٹائمز)
جناب الفلاح دیشمکھ (سماجی خدمت گار)
جناب اقبال کوارے (سماجی خدمت گار)
جناب رفیق نائیک (صنعت کار)
جناب پاٹنکر (پولیس افسر)
ڈاکٹر شیخ عبداللہ (سماجی خدمت گار)
جسٹس ایم ایم قاضی (جج)
جناب پی ۔ اے ۔ انعامدار (سماجی خدمت گار)
پرنسپل سوتر والا (پرنسپل برہانی کالج)
جناب غلام محمد پیش امام (صدر انجمن اسلام جنجیرہ)

انگریزی رمراٹھی میڈیم کے کوکن کے ادارے

جو مسلم انتظامیہ کے تحت جاری ہیں

(۱) ڈاکٹر اے آر اندرے ہائی اسکول، بورلی، پچتن (رائے گڑھ)
(۲) آئیڈیل انگلش اسکول مہسلہ (رائے گڑھ)
(۳) محبوب ٹرسٹ انگلش اسکول مروڈ (رائے گڑھ)
(۴) انگلش اسکول سیطوڑہ (رتناگری)
(۵) نیو انگلش اسکول قصبہ (رتناگری)
(۶) محمد صدیق نائیک انگلش ہائی اسکول (رتناگری)
(۷) سراج الاسلام ہائی اسکول فروس (رتناگری)
(۸) نیشنل انگلش ہائی اسکول، کوسہ (تھانے)

ہمارے جج صاحبان

نقش کوکن ٹیلنٹ فورم کے مختلف تحریری و تقریری مقابلوں میں اور بہترین اساتذہ و طلباء کے انتخاب کے لئے اب تک جن معزز خواتین و حضرات نے جج کے فرائض انجام دئے ہیں وہ مندرجہ ذیل ہیں۔

(ترتیب بلحاظ حروف تہجی)

۱) پرنسپل اے۔اے۔منشی
۲) پروفیسر اے۔اے۔قاضی
۳) ڈاکٹر آدم شیخ
۴) پروفیسر ابراہیم شیخ
۵) جناب ابراہیم احمد سدریکر
۶) پرنسپل ابراہیم خان طالب
۷) جناب اختر راہی
۸) جناب الناصر قاضی
۹) جناب انجم رومانی
۱۰) جناب انجم عباسی
۱۱) مرحوم بدیع الزماں خاور
۱۲) محترمہ بلقیس شمسی
۱۳) جناب حسین شیخ بولے
۱۴) پروفیسر حفیظ اللہ
۱۵) پرنسپل خلیق الرحمن
۱۶) پرنسپل رشیدہ قاضی
۱۷) محترمہ رقیہ نائیک
۱۸) محترمہ رخسانہ چوگلے
۱۹) جناب ریاض آفندی
۲۰) محترمہ زرینہ ملا
۲۱) محترمہ زلیخا مختارے
۲۲) پرنسپل زیب النساء بیکری والا
۲۳) جناب سلمان ماہی
۲۴) جناب شاداب رتناگیروی
۲۵) جناب شبیر احمد قرار
۲۶) جناب شرف کمالی
۲۷) جناب شمس الدین جھاپڑیکر
۲۸) پروفیسر شفیع شیخ
۲۹) محترمہ طاہرہ شیخ
۳۰) پرنسپل عبدالرحمن موٹلیکر
۳۱) ڈاکٹر عبدالشکور قادری
۳۲) جناب عبدالغنی خاں سرگروہ
۳۳) محترمہ عظمی ناہید
۳۴) پروفیسر علیم مختارے
۳۵) مرحوم (پرنسپل) غلام احمد
۳۶) جناب غنی غازی
۳۷) پرنسپل فاطمہ انیس
۳۸) ڈاکٹر فریدالدین شیخ
۳۹) پروفیسر قاسم امام
۴۰) جناب قاسم رضا
۴۱) پرنسپل قربان علی سوتر والا
۴۲) پرنسپل کوکنی والا
۴۳) جناب مبارک کاپڑی
۴۴) جناب مومن جان عالم رہبر
۴۵) پرنسپل این اے واحد
۴۶) پروفیسر نظام الدین گوریکر
۴۷) محترمہ نور جہاں نور
۴۸) محترمہ نیلم فضل ماسٹر
۴۹) پروفیسر یعقوب راہی
۵۰) پروفیسر یوسف خان
۵۱) جناب یوسف ناظم
۵۲) پروفیسر یونس اگاسکر

کوکن کے اردو ہائی اسکول

ضلع تھانے

۱) رئیس ہائی اسکول ۔ بھیونڈی
۲) کوکن مسلم ایجوکیشن سوسائٹیز ہائی اسکول ۔ پڈگھا
۳) انجمن خیرالاسلام اردو ہائی اسکول ۔ مہاگیری
۴) انجمن خیرالاسلام اردو ہائی اسکول ۔ نالاسوپارہ
۵) نیشنل اردو ہائی اسکول ۔ کلیان
۶) نیشنل ہائی اسکول ۔ امبرناتھ
۷) شاد آدم ٹیکنیکل ہائی اسکول ۔ بھیونڈی
۸) حاجی عبدالصمد مومن گرلز ہائی اسکول ۔ بھیونڈی
۹) عوامی اردو ہائی اسکول ۔ وسئی
۱۰) ویورس ہائی اسکول ۔ بھیونڈی
۱۱) رفیع الدین فقیہہ ہائی اسکول ۔ بھیونڈی
۱۲) پٹیل اردو ہائی اسکول ۔ ممبرا
۱۳) انجمن خیرالاسلام اردو ہائی اسکول (گرلز) ۔ مہاگیری
۱۴) آئیڈیل اردو ہائی اسکول ۔ رابوڑی
۱۵) عبداللہ پٹیل گرلز ہائی اسکول ۔ کوسہ
۱۶) نیشنل اردو ہائی اسکول (گرلز) ۔ کلیان
۱۷) الحسنات اردو ہائی اسکول ۔ ترجھے
۱۸) اقصیٰ گرلز ہائی اسکول ۔ بھیونڈی
۱۹) شاد آدم اردو ہائی اسکول ۔ بھیونڈی
۲۰) کوکن اردو ہائی اسکول ۔ منور
۲۱) صمعیہ ہائی اسکول ۔ کوسہ
۲۲) جیون وکاس اردو ہائی اسکول ۔ بوئیسر روڈ
۲۳) مہاپولی اردو ہائی اسکول ۔ مہاپولی
۲۴) انجمن اردو ہائی اسکول ۔ بدلاپور
۲۵) شرگاؤں اردو ہائی اسکول ۔ شرگاؤں
۲۶) پالگھر اردو ہائی اسکول ۔ پالگھر
۲۷) محمدی اردو ہائی اسکول ۔ تاراپور
۲۸) انجمن اسلام زبیدہ طالب اردو ہائی اسکول ۔ واشی نئی بمبئی

ضلع رائے گڑھ

۱) دیگھی ہائی اسکول ۔ دیگھی
۲) انجمن اسلام ایگریکلچرل ہائی اسکول ۔ جنجیرہ مروڈ
۳) مولانا آزاد ہائی اسکول ۔ پانگلولی
۴) کھوپولی ہائی اسکول ۔ بال
۵) انجمن خیرالاسلام ہائی اسکول ۔ گورے گاؤں
۶) انجمن خیرالاسلام ہائی اسکول ۔ چانڈوا
۷) انجمن اسلام جنجیرہ ہائی اسکول ۔ مہسلہ
۸) انجمن اسلام جنجیرہ ہائی اسکول شری وردھن
۹) انجمن اسلان جنجیرہ ہائی اسکول ۔ گونڈھکر
۱۰) احمدیہ ہائی اسکول ۔ جسویلی

۱۱) یعقوب بیگ ہائی اسکول ۔ پنویل
۱۲) اینگلو اردو ہائی اسکول ۔ بارہ پاڑہ
۱۳) سیٹیزن اردو ہائی اسکول ۔ ارن
۱۴) ای ۔ ایس ہائی اسکول ۔ توڑیل
۱۵) فجندار ہائی اسکول ۔ وہور
۱۶) سوشل سوسائٹیز ہائی اسکول ۔ موریہ
۱۷) سوشل سوسائٹیز ہائی اسکول ۔ سائی
۱۸) نیشنل ہائی اسکول ۔ تلوجہ
۱۹) اینگلو اردو ہائی اسکول ۔ نیرل
۲۰) ایس پی ایم ہائی اسکول ۔ راجے واڑی
۲۱) انجمن اسلام اردو ہائی اسکول ۔ ونی پرار
۲۲) ساوتری مادھیمک ودیامندر ہائی اسکول ۔ آبیٹ
۲۳) اردو ہائی اسکول ۔ ناگوٹھنہ
۲۴) انجمن اسلام جنجیرہ ہائی اسکول ۔ بورلی مانڈلہ
۲۵) فجندار ہائی اسکول ۔ واوے
۲۶) انجمن اسلام جنجیرہ ہائی اسکول ۔ روہا

ضلع رتناگری

۱) مستری ہائی اسکول ۔ رتناگری
۲) حاجی ایس ایم مقدم ہائی اسکول ۔ کھیڑ
۳) نیشنل ہائی اسکول ۔ داپولی
۴) آدرش ہائی اسکول ۔ کرجی
۵) مہاراشٹر اردو ہائی اسکول ۔ کڑوئی
۶) انجمن خیرالاسلام ہائی اسکول ۔ دابھول
۷) بیگم عزیزہ داؤد نائیک گرلز ہائی اسکول ۔ رتناگری
۸) حاجی داؤد امین ہائی اسکول ۔ کائسنہ
۹) نیشنل ہائی اسکول ۔ لاٹون
۱۰) انجمن خیرالاسلام ہائی اسکول ۔ پہنالجہ
۱۱) نوجیون ہائی اسکول ۔ راجہ پور
۱۲) یونائیٹیڈ اردو ہائی اسکول ۔ فرارے واوگھر
۱۳) جرمن پرکار ہائی اسکول ۔ بانکوٹ
۱۴) مہاراشٹر ہائی اسکول ۔ چپلون
۱۵) نیشنل ہائی اسکول ۔ پرنئی
۱۶) واگھیورے اردو ہائی اسکول ۔ واگھیورے
۱۷) ماڈرن اردو ہائی اسکول ۔ کونڈپورہ
۱۸) رائزنگ ہائی اسکول ۔ زاگے
۱۹) پی ایس اینڈ ای ایس اردو ہائی اسکول ۔ پیوے
۲۰) پندیری اردو ہائی اسکول ۔ پندیری
۲۱) نیشنل ہائی اسکول ۔ سولس
۲۲) نوجیون ہائی اسکول ۔ سوندال
۲۳) زلیخا بائی قاضی اردو ہائی اسکول ۔ پاوس
۲۴) آئیڈیل گرلز ہائی اسکول ۔ مالون
۲۵) ماڈرن ہائی اسکول ۔ ساکھرتر

ضلع سندھودرگ

۱) ابراہیم باباصاحب ٹھاکور ہائی اسکول ۔ ترلوٹ
۲) سینٹرل اردو ہائی اسکول ۔ ساونت واڑی

بمبئی عظمیٰ کے اردو ہائی اسکول

۱) انجمن اسلام ہائی اسکول ۔ وی ۔ ٹی بمبئی ۔
۲) انجمن اسلام ہائی اسکول (بوائز) ۔ سی ایس ٹی روڈ، کرلا، بمبئی ۷۰
۳) انجمن اسلام سیف طیب جی گرلز ہائی اسکول، بیلا سس روڈ، بمبئی ۸
۴) انجمن اسلام گرلز ہائی اسکول ۔ باندرہ (ویسٹ) بمبئی ۵۰
۵) انجمن اسلام جان محمد قاسم ہائی اسکول ۔ مولانا شوکت علی روڈ، بمبئی ۸
۶) انجمن اسلام داؤد باولا ہائی اسکول ۔ یاری روڈ، ورسوا، بمبئی ۶۱
۸) احمد سیلر ہائی اسکول ۔ ڈمٹکر روڈ، بمبئی ۸
۹) انجمن خیر الاسلام ہائی اسکول ۔ دوسری گھیلا بھائی اسٹریٹ، بمبئی ۸
۱۰) انجمن خیر الاسلام ہائی اسکول (گرلز) ۔ دوسری گھیلا بائی اسٹریٹ، بمبئی ۸
۱۱) انجمن خیر الاسلام ہائی اسکول (بوائز) ۔ کرلا (ویسٹ) بمبئی ۷۰
۱۲) انجمن خیر الاسلام ہائی اسکول (گرلز) ۔ کرلا (ویسٹ)، بمبئی ۷۰
۱۳) انجمن خیر الاسلام ہائی اسکول (بوائز) ۔ وکھرولی، ایسٹ، بمبئی ۸۳
۱۴) انجمن خیر الاسلام ہائی اسکول (گرلز) ۔ وکھرولی (ایسٹ)، بمبئی ۸۳
۱۵) انجمن خیر الاسلام ہائی اسکول (بوائز) چراغ نگر، گھاٹ کوپر، بمبئی ۸۶
۱۶) انجمن خیر الاسلام ہائی اسکول (گرلز) ۔ چراغ نگر، گھاٹ کوپر، بمبئی ۸۶
۱۷) انجمن ریاض الاسلام ہائی اسکول ۔ گوونڈی۔ بمبئی ۴۳
۱۸) انجمن تبلیغ الاسلام ہائی اسکول ۔ کرلا (ویسٹ) بمبئی ۷۰
۱۹) انجمن نور الاسلام ہائی اسکول ۔ ساکی ناکہ، تلک نگر بمبئی ۴۳
۲۰) انجمن بہار العلوم اردو ہائی اسکول ۔ بیگن واڑی، بمبئی ۴۳
۲۱) انجمن تقویت الایمان ہائی اسکول ۔ بیگن واڑی، گوونڈی، بمبئی ۴۳
۲۲) عوامی گرلز ہائی اسکول ۔ دیونار، گوونڈی، بمبئی ۴۳
۲۳) الاتحاد اردو ہائی اسکول ۔ جوگیشوری (ویسٹ)، بمبئی ۱۰۲
۲۴) عبداللہ قریشی اردو ہائی اسکول ۔ جوگیشوری

(ویسٹ)، بمبئی ۱۰۲
۲۵) الاطلاح ہائی اسکول - باپو روڈ ملاڈ (ایسٹ)، بمبئی
۲۶) باندرہ اردو ہائی اسکول - باندرہ (ویسٹ) بمبئی ۵۰
۲۷) بمبئی گرلز ہائی اسکول، ناگدیوی اسٹریٹ، بمبئی ۳
۲۸) بھارت نگر اردو ہائی اسکول - بیگن واڑی، گوونڈی، بمبئی ۴۳
۲۹) کمو جعفر سلیمان گرلز ہائی اسکول - کامبیکر اسٹریٹ بمبئی ۳
۳۰) فاروق ستار عمر بھائی ہائی اسکول (بوائز) - جوگیشوری، (ویسٹ)، بمبئی ۱۰۲
۳۱) فاروق ستار عمر بھائی ہائی اسکول (گرلز) - جوگیشوری (ویسٹ)، بمبئی ۱۰۲
۳۲) گرین بمبئی اردو ہائی اسکول - قریش نگر، کرلا (ایسٹ)، بمبئی ۷۰
۳۳) گلشن اسلام ہائی اسکول - تلک نگر، ساکی ناکہ، بمبئی ۷۲
۳۴) حاجی عبدالکریم اردو ہائی اسکول - بوریولی (ایسٹ بمبئی ۶۶
۳۵) ہاشمیہ ہائی اسکول - زکریا مسجد اسٹریٹ، بمبئی ۹
۳۶) آئیڈیل ہائی اسکول - ٹرامبے، بمبئی ۸۸
۳۷) اسماعیل بیگ محمد ہائی اسکول - محمد علی روڈ، بمبئی
۳۸) محمدیہ ہائی اسکول - مسجد اسٹریٹ بمبئی ۳
۳۹) مرول اردو ہائی اسکول - مرول مروشی روڈ، اندھیری (ایسٹ) بمبئی ۵۹
۴۰) مدنی اردو ہائی اسکول - مومن نگر، جوگیشوری (ویسٹ) بمبئی ۱۰۲
۴۱) ملت ہائی اسکول - مالونی، ملاڈ (ویسٹ)، بمبئی ۶۴
۴۲) مولانا آزاد ہائی اسکول - جوہو گلی، اندھیری (ویسٹ)، بمبئی ۵۸
۴۳) مصطاع العلوم ہائی اسکول - کھیرانی روڈ، ساکی ناکہ، بمبئی ۷۲
۴۴) مولانا آزاد ہائی اسکول، گولی بار مسجد روڈ، سانتاکروز، بمبئی ۵۴
۴۵) محمدیہ اردو ہائی اسکول - بھانڈوپ، بمبئی ۷۸
۴۶) مولانا آزاد ہائی اسکول - مومن پورہ، بمبئی ۱۱
۴۷) صابو صدیق ٹیکنیکل ہائی اسکول، بائیکلہ، بمبئی ۸
۴۸) ایم ای ایس ہائی اسکول - ہلاؤ پل، کرلا (ویسٹ)، بمبئی ۷۰
۴۹) نیشنل گرلز ہائی اسکول - باندرہ (ایسٹ)، بمبئی ۵۱
۵۰) نورالاسلام اردو ہائی اسکول - شیواجی نگر، گوونڈی بمبئی ۴۳
۵۱) نیشنل ہائی اسکول - جوگیشوری (ایسٹ)، بمبئی ۶۰
۵۲) پٹھان واڑی اردو ہائی اسکول - پٹھان واڑی، ملاڈ (ویسٹ)، بمبئی ۹۷
۵۳) ساجن بھائی مہر علی گرلز ہائی اسکول - کھڑک، بمبئی ۹
۵۴) شاہین گرلز ہائی اسکول - بھارت نگر، باندرہ (ایسٹ) بمبئی ۵۱

میونسپل اردو ہائی اسکول

۱) جے آر میونسپل سیکنڈری اسکول - امام باڑہ روڈ، بمبئی ۹
۲) امام واڑہ میونسپل سیکنڈری اسکول - امام باڑہ روڈ، بمبئی ۹
۳) ناگپاڑہ میونسپل سیکنڈری اسکول - ناگپاڑہ، بمبئی ۸
۴) مالونی میونسپل سیکنڈری اسکول - مالونی، ملاڈ (ویسٹ) بمبئی ۶۴
۵) آر سی ماہم میونسپل سیکنڈری اسکول - ماہم، بمبئی ۱۶
۶) میگھ راج شیٹی مارگ میونسپل اسکول، بائیکلہ، بمبئی ۸
۷) عمر رجب میونسپل سیکنڈری اسکول - مدن پورہ، بمبئی ۸

میونسپل اردو ہائی اسکول جہاں اردو کا شعبہ بھی ہے

۸) گلڈرین لین میونسپل سیکنڈری اسکول - بمبئی سینٹرل، بمبئی ۸
۹) ابھیودیہ نگر میونسپل سیکنڈری اسکول - ابھیودیہ نگر، بمبئی ۸
۱۰) وکھرولی پارک سائیڈ میونسپل سیکنڈری اسکول - وکھرولی (ویسٹ) بمبئی ۷۹
۱۱) ملاڈ میونسپل سیکنڈری اسکول - ملاڈ (ویسٹ)، بمبئی
۱۲) کھیر مار نگر میونسپل سیکنڈری اسکول - باندرہ (ایسٹ) بمبئی ۵۱
۱۳) گذدار پارک میونسپل سیکنڈری اسکول - سانتاکروز (ویسٹ) بمبئی ۵۴
۱۴) بائیکلہ میونسپل سیکنڈری اسکول - پاٹن والا روڈ، بائیکلہ، بمبئی ۲۷
۱۵) میونسپل سیکنڈری اسکول - ورلی، بمبئی ۱۸

اردو میڈیم نائٹ ہائی اسکول

۱) نذیر نائٹ ہائی اسکول - سیوڑی، بمبئی ۱۵
۲) مدن پورہ نائٹ ہائی اسکول - مدن پورہ، بمبئی ۸
۳) قریش نگر نائٹ ہائی اسکول - کرلا (ویسٹ) بمبئی
۴) ٹیگور نگر نائٹ ہائی اسکول - وکھرولی پارک سائیڈ، بمبئی ۷۹
۵) ملاڈ اردو نائٹ ہائی اسکول - ملاڈ (ایسٹ)، بمبئی ۹۷
۶) اندھیری سیٹیزن اردو نائٹ ہائی اسکول - اندھیری (ویسٹ) بمبئی ۵۸
۷) ڈبلیو ای ایس نائٹ ہائی اسکول - کرلا (ویسٹ)، بمبئی ۷۰
۸) ڈبلیو ای ایس نائٹ ہائی اسکول - امام باڑہ، بمبئی ۹
۹) ڈبلیو ای ایس نائٹ ہائی اسکول - ناگپاڑہ، بمبئی ۸
۱۰) ماہم سوشل ورکرس نائٹ ہائی اسکول - ماہم، بمبئی ۱۶
۱۱) انجمن اسلام جان محمد قاسم نائٹ ہائی اسکول - بمبئی

بمبئی کے فلاحی ادارے

بچوں کے گھر

(۱) آشاسدن - آشاسدن مارگ، عمر کھاڑی، بمبئی - ۹ فون3761477

(۲) انجمن مفید الیتمیٰ - محمد عمر رجب مارگ، مدن پورہ، بمبئی ۸ فون -3078705

(۳) بیرام جی جیجی بھائی ہوم - شردھانندروڈ، کنگ سرکل، ماٹونگا، بمبئی ۱۹ فون -4371197

(۴) شری مانو سیوا سنگھ، سائن (ویسٹ)، بمبئی - ۲۲ فون -4071553

(۵) فادر اینگل آشرم، بینڈ اسٹینڈ، باندرہ، بمبئی - ۵۰ فون 6423841

(۶) انڈین اسوسیشن فار پروموشن آف اڈاپشن، آر این اے ہاؤس، مقابل اکبر علیز، بمبئی - ۲۳ فون 2043758

عمر رسیدہ مردوں کے گھر

۱) سیلویشن آرمی ہوم - ۱۲۴ مولانا آزاد روڈ، بائیکلہ، بمبئی ۸ فون -3071346

۲) آشادان - سانکلی اسٹریٹ، بائیکلہ، بمبئی ۸ - فون -3097700

عمر رسیدہ عورتوں کے گھر

۱) کارڈینل گریشیش ہوم - ۱۷ چیپل روڈ، سانتا کروز (ویسٹ) بمبئی ۵۴ فون -6492994

۲) سینٹ اینٹونی ہوم - ماونٹ کارمیل چرچ کے پاس، باندرہ، بمبئی ۵۰ فون -6424046

۳) شیفرڈوڈوز ہوم - شیفرڈ روڈ، بائیکلہ، بمبئی ۸ فون3088726

خواتین کے ادارے

۱) آشاسدن - آشاسدن مارگ، عمر کھاڑی، بمبئی ۹ فون -3761477

۲) ساودھان فون -8728412

۳) جہیز مخالف تحریک - ۵۰/۴، وشنو پرساد سوسائٹی، ولے پارلے، بمبئی ۵۷ فون -8345244

۴) مہاراشٹر بار کونسل - بمبئی ہائی کورٹ، قانونی مدد سیل، مہاتما گاندھی روڈ، بمبئی ۳۲

۵) (کسی مشکل میں پڑنے پر فوری قانونی مدد کے لئے) فون -285 / 2620111

۶) باپنو گھر، ۱۱۲ اینی بیسنٹ گھر، ورلی، بمبئی ۱۸ فون -4924252

بمبئی

پولس

بمبئی	100
تھانے	100
نئی بمبئی	7665346

فائر بریگیڈ

بمبئی	101
تھانے	101
نئی بمبئی	7661010

ایمبولنس

حادثے کی صورت میں	102
میونسپل ایمبولنس	3077324
کوکن ایمبولنس	309 36 88
سیفی ایمبولنس	3766520
مسلم ایمبولنس	3759846

بلڈ بینک

ریڈ کراس سوسائٹی	2663560/2663195
سینٹ جارج	2620344
واڈیا	4129786
ہر کشن داس	3855555
ارپن	5111313
سول اسپتال	5341409

اسپتال

جے جے اسپتال	3762551
نائر اسپتال	3094704 / 3081490
بریج کینڈی اسپتال	8223651
بھاٹیہ اسپتال	3071292
بمبئی اسپتال	2863343
کوپر اسپتال	6207254
جی ٹی اسپتال	2621602
ہر کشن داس اسپتال	3889301
جسلوک اسپتال	4931315

دیگر ضروری خدمات

آل انڈیا ریڈیو	202 62 42
دور درشن	493 46 72
ہائی کورٹ	267 34 66
سڈکو	202 24 20
پاسپورٹ آفس	493 15 55
موسم کی جانکاری	215 04 31
بمبئی یونیورسٹی	265 28 19

ایئرلائنز

بین الاقوامی

سہار ایئرپورٹ ایکسچینج	8366700
ایرپورٹ مینیجر	8387046
ایرانڈیا انٹرنیشنل ریزرویشن	2876464
ایرانڈیا اندرون ملک ریزرویشن	2876565
ایرانڈیا (تصدیق / کینسل کرنا)	2876767
فلائٹ کی آمدورفت کی معلومات	144 / 145
سانتاکروزایرپورٹ	6113300
ایرفرانس	2024818
ایرلنکا	2823288
ایرماریشیش	2028474
ایرپرتگال	2054756
ایرتنزانیہ	2843666
برٹش ایروز	2821314
کیتھے پیسیفک	2029561
دمانیہ ایروز	6407098
ایمریٹ ایرلائنز	2871645
ایتھوپین ایرلائنز	2029392
گلف ایر	2021626
انڈین ایرلائنز	2023031
ایران ایر	2047070
کویت ایروز	2870337
پی آئی اے	2021455
پون ہنس	6151877
رائل نیپال ایرلائنز	2054809
سعودی عربین ایرلائنز	2020199
سنگاپور ایرلائنز	2023365
وایودوت ایرلائنز	2048585

بمبئی میونسپل کارپوریشن

میونسپل کمشنر	2610251
بی ای ایس ٹی جنرل مینیجر	2873962
الیکٹرسٹی سپلائی (قلابہ)	2182709
الیکٹرسٹی سپلائی (گرانٹ روڈ)	3881914
بجلی چلی جانے پر (جنوبی بمبئی)	2067723
بجلی چلی جانے پر (شمالی بمبئی)	4128683

ریلوے انکوائری

سینٹرل ریلوے	134
ویسٹرن ریلوے	131

ایس ٹی بس

بمبئی سینٹرل	3074272
پریل	4229905

ٹیلی فون سروس

فون خراب ہونے پر	198
ڈائرکٹری انکوائری	197
صبح جاگنے کا الارم	173
ٹرنک کال بکنگ (اندرون ہند)	180
ٹرنک کال بکنگ (بیرون ہند)	186

نانا وتی اسپتال	6125555
واڈیا اسپتال	4129786
ٹاٹا میموریل اسپتال	4129750
حبیب اسپتال	376 36 32
نور اسپتال	375 37 37
سیفی اسپتال	386 14 19
پرنس علی خاں اسپتال	375 43 43

۲۴ گھنٹے کھلی دوا کی دکانیں

بدری کیمسٹ (کھارا ٹینک روڈ)	3764864
کارمائیکل میڈیکل اسٹور (پیڈر روڈ)	4946948
ہرکشن داس اسپتال (پرارتھنا سماج)	3869219
رائیل کیمسٹ (نیو مرین لائنز)	2012497
اپنا بازار کیمسٹ (دادر)	4135428
نیشنل میڈیکل (کرلا ویسٹ)	5142528
ماڈرن میڈیکل (کرلا ویسٹ)	5145545

اخبارات

انقلاب	4942586
اردو ٹائمز	3078628
ٹائمز آف انڈیا	2621117
انڈین ایکسپریس	2022627
بمبئی سماچار	2045531
مڈ ڈے	4942586
آفٹر نون	2871616
لوک ستا	2022633
مہانگر	4465050
ہندوستان	3097674
فری پریس جرنل	2874566
سامنا	4370591
نواکال	3860987
ڈیلی	2186831

سفارت خانے

برطانیہ	2830517
متحدہ عرب امارات	2183021
فرانس	4949808
انڈونیشیا	3868678
سعودی عرب	2187725
سنگاپور	2043205
سری لنکا	2045861
یمن	2186507
ملیشیا	2860050
مصر	2182425
عمان	2876077
امریکہ	3633611
افغانستان	3633777
بحرین	2185856
ایران	3634102

راہ نما

ایس ایس سی کے بعد ہمارے طلباء کا سب سے اہم مسئلہ ہوتا ہے تعلیمی / ووکیشنل رہنمائی - اس فقدان کے پیش نظر درج ذیل میں ہم بمبئی و کوکن کے تمام تعلیمی اداروں کے نام و پتے اور تمام کورسیس کی معلومات مختصراً پیش کر رہے ہیں -

بمبئی یونیورسٹی کے کالج

آرٹس کالج

۱) کالج آف آرٹس - چنچانی، ضلع، تھانے
۲) کالج آف آرٹس - پٹ پہنالے، تعلقہ گوہاگر، ضلع رتناگری

آرٹس و کامرس کالج

۱) گھنشیام داس صراف کالج - ایس وی روڈ، ملاڈ (ویسٹ) بمبئی ۶۴
۲) گوکھلے ایجوکیشن سوسائٹی کالج - پریل، بمبئی ۱۲
۳) برہانی کالج - نیسبت روڈ، مجگاؤں، بمبئی ۱۰
۴) کاسمو پولیٹن ایجوکیشن سوسائٹی کالج - اندھیری (ویسٹ) بمبئی ۵۸
۵) راجستھانی سیوا سنگھ کالج - اندھیری (ایسٹ) بمبئی ۵۹
۶) صومعیہ کالج - ودیا وہار، بمبئی ۷۷
۷) کے جی متل کالج - راجن پاڑہ، ملاڈ (ویسٹ)، بمبئی
۸) ایل ایس رہیجا کالج - جوہو روڈ، جوہو، بمبئی ۵۴
۹) ودیالنکار کالج - وکھرولی، بمبئی ۸۳
۱۰) نگین داس کھانڈوالا کالج - ملاڈ، (ویسٹ)، بمبئی ۶۴
۱۱) کاندیولی ایجوکیشن سوسائٹی کالج - کاندیولی، (ویسٹ) بمبئی ۶۷
۱۲) جوشی بیڑیکر کالج - چیندانی، بندر روڈ، تھانے
۱۳) ایس ایس شکشن سنستھا کالج - واڈا، ضلع تھانے
۱۴) آرٹس اینڈ کامرس کالج - گوپال شرسٹی، جوہار، تھانے
۱۵) ایجوکیشن سوسائٹی کالج - مہاتما گاندھی ودیالیہ، امبرناتھ (تھانے)
۱۶) ماڈل کالج - ایم آئی ڈی سی، ڈوبیولی (ایسٹ) تھانے
۱۷) سینٹ گونسالو گیریشیش کالج - پاپڑی، وسئی، تھانے
۱۸) سونو بھاؤ بسونت کالج - ساد ورلی روڈ، شاہ پور، تھانے

۱۹) ایکسیلسیئر ایجوکیشن سوسائٹی کالج ۔ تھانے (ایسٹ)
۲۰) سیتا بائی کرندیکر کالج ۔ وڈکون، دہانو، تھانے
۲۱) کوکن ایجوکیشن سوسائٹی کالج ۔ سوداگر محلہ، بھیونڈی تھانے
۲۲) جن سیوا شکشن منڈل کالج ۔ شوالے، مرباڈ، تھانے
۲۳) وویکانند سوسائٹی کالج ۔ پین، ضلع رائے گڈھ
۲۴) کوکن گیان پیٹھ کالج ۔ کرجت، ضلع رائے گڈھ
۲۵) پنویل ایجوکیشن سوسائٹی کالج ۔ پنویل، ضلع رائے گڈھ
۲۶) کوکن انتی متر منڈل کالج ۔ مہسلہ، ضلع رائے گڈھ
۲۷) آٹھلیہ وسپرے کالج ۔ دیورکھ، ضلع رتناگری
۲۸) وراڈکر بیلوسے کالج ۔ داپولی، ضلع رتناگری
۲۹) شاہ جیون کالج ۔ کھیڑ، ضلع رتناگری
۳۰) مارگ تامہنے کالج ۔ مارگ تامہنے، چپلون، ضلع رتناگری
۳۱) کے ایم ایس پرسارک منڈل کالج ۔ کڈال، سندھودرگ
۳۲) آریو آرگنائزیشن کالج ۔ ویبھوواڑی، سندھودرگ
۳۳) بالا صاحب کھریڈکر کالج ۔ وینگورلا، سندھودرگ
۳۴) کنکولی کالج ۔ کنکولی، سندھودرگ
۳۵) اے کے پاٹل مہاودیالیہ ۔ مالون، ضلع سندھودرگ
۳۶) ایس ایچ کیلکر کالج ۔ دیوگڈھ، ضلع سندھودرگ

آرٹس اینڈ سائنس کالج

۱) ولسن کالج ۔ چوپاٹی، بمبئی ۷
۲) رام نرائن روئیہ کالج ۔ ماٹونگا، بمبئی ۱۹
۳) صوفیہ کالج ۔ بھولا بھائی دیسائی روڈ، بمبئی ۲۶

آرٹس سائنس اینڈ کامرس کالج

۱) رضوی کالج ۔ کارٹر روڈ، باندرہ (ویسٹ) بمبئی ۵۰
۲) ایلفنسٹن کالج ۔ فورٹ، بمبئی ۳۲
۳) اسماعیل یوسف کالج ۔ جوگیشوری (ویسٹ) بمبئی ۶۰
۴) خالصہ کالج ۔ کنگز سرکل، ماٹونگا، بمبئی ۱۹
۵) سدھارتھ کالج ۔ ڈی این روڈ، فورٹ، بمبئی ۲۳
۶) کے سی کالج ۔ چرچ گیٹ، بمبئی ۲۰
۷) پارلے کالج ۔ ولے پارلے (ایسٹ) بمبئی ۵۷
۸) جے ہند کالج ۔ چرچ گیٹ، بمبئی ۲۰
۹) بھونس کالج ۔ منشی نگر، اندھیری (ویسٹ) بمبئی ۵۸
۱۰) روپاریل کالج ۔ سیناپتی باپٹ مارگ، ماٹونگا، بمبئی ۱۶
۱۱) کیرتی کالج ۔ دادر، بمبئی ۲۸
۱۲) ایس آئی ای ایس کالج ۔ سائن (ویسٹ) بمبئی ۲۲
۱۳) سینٹ اینڈریو کالج ۔ باندرہ (ویسٹ) بمبئی ۵۰
۱۴) مٹھی بائی کالج ۔ ولے پارلے (ویسٹ) بمبئی ۵۶
۱۵) مہارشی دیانند کالج ۔ ایس ایس راؤ روڈ، پریل، بمبئی ۱۲

۱۶) جوہری کالج۔ اندھیری (ایسٹ) بمبئی ۶۹
۱۷) رام نرنجن جھن جھن والا کالج۔ گھاٹ کوپر، بمبئی ۸۶
۱۸) پاٹکر کالج۔ گورے گاوں (ویسٹ)، بمبئی ۶۲
۱۹) ہزاری مل سومانی کالج۔ چوپاٹی، بمبئی ۷
۲۰) مہاراشٹر کالج۔ بیلا سس روڈ، بمبئی سنٹرل، بمبئی ۸
۲۱) وویکانند سوسائٹی کالج۔ سندھی سوسائٹی، چمبور، بمبئی ۷۱
۲۲) آچاریہ اینڈ مراٹھے کالج۔ آچاریہ مارگ، چمبور، بمبئی ۷۱
۲۳) رتنم کالج۔ بھانڈوپ (ویسٹ) بمبئی ۷۸
۲۴) بھاؤ صاحب ورتک کالج۔ شمپولی روڈ، بوریولی (ویسٹ) بمبئی ۹۲
۲۵) وزرے کالج۔ میٹھانگر، ملنڈ (ایسٹ) بمبئی ۸۱
۲۶) سینٹ زیویرس کالج۔ دھوبی تالاب، بمبئی ۱
۲۷) نیشنل کالج۔ ۳۲ واں راستہ، باندرہ (ویسٹ) بمبئی ۵۰
۲۸) گرونانک کالج۔ پنجابی کالونی، سائن (ایسٹ) بمبئی ۳۷
۲۹) آئی سی ایل کالج۔ سیکٹر ۱۹ اے، واشی، نئی بمبئی
۳۰) ماڈرن کالج۔ سیکٹر ۱۵ اے، واشی نئی بمبئی
۳۱) این ایو شکشن سنستھا کالج۔ سیکٹر ۱۶، ایرولی، نئی بمبئی
۳۲) رائل کالج۔ سیکٹر ۲، کاشمیرہ، میراروڈ، تھانے
۳۳) آر کے تلریجہ کالج۔ الہاس نگر، تھانے
۳۴) شریمتی سی ایچ منسکھانی کالج۔ الہاس نگر، تھانے
۳۵) آرٹس، سائنس کامرس کالج۔ سادھنا میونسپل اسکول بلڈنگ، تھانے
۳۶) راست شکشن سنستھا کالج۔ میوکھاڈا، تھانے
۳۷) ڈانڈیکر اینڈ آپٹے کالج۔ پالگھر، تھانے
۳۸) اناصاحب ورتک کالج۔ وسئی روڈ، تھانے
۳۹) بھیونڈی نظام پور نگر پالیکا کالج۔ بھیونڈی تھانے
۴۰) برلا کالج۔ کلیان، ضلع تھانے
۴۱) پینڈھارکر کالج۔ ایم آئی ڈی سی، ڈومبیولی (ایسٹ) تھانے
۴۲) جنتا شکشن منڈل کالج۔ علی باغ۔ ضلع رائے گڈھ
۴۳) ڈاکٹر باباصاحب امبیڈکر کالج۔ مہاڈ، ضلع رائے گڈھ
۴۴) کوکن انتی متر منڈل کالج۔ مروڈ جنجیرہ، ضلع رائے گڈھ
۴۵) آرٹس سائنس کامرس کالج۔ پنویل، ضلع رائے گڈھ
۴۶) کھوپولی میونسپل کاونسل کالج۔ کھوپولی ضلع رائے گڈھ
۴۷) آرٹس سائنس کامرس کالج۔ ارن پنویل روڈ، ارن، رائے گڈھ
۴۸) آر ڈی پی کالج آف آرٹس سائنس کامرس ا۔ پالی

پین ضلع رائے گڑھ

۴۹) پین ایجوکیشن سوسائٹی کالج - پین ضلع رائے گڑھ

۵۰) آرپی گوگٹے کالج - رتناگری

۵۱) ڈی بی جے کالج - چپلون ضلع رتناگری

۵۲) ایس پی کے مہاودیالیہ - ساونت واڑی ، سندھودرگ

کامرس کالج

۱) سنت گاڈگے مہاراج کالج - ۱۲ وین لین، کھیت واڑی بمبئی ۴

۲) ہندوجا کالج - نیو چرنی روڈ، بمبئی ۴

۳) اکبر پیر بھائی کالج - مولانا شوکت علی روڈ، بمبئی ۸

۴) پودار کالج - ماٹونگا، بمبئی ۱۹

۵) سدنہم کالج - بی روڈ، چرچ گیٹ بمبئی ۲۰

۶) ایچ آر کالج - چرچ گیٹ، بمبئی ۲۰

۷) ڈاکٹر امبیڈکر کالج - تلک روڈ، وڈالا، بمبئی ۳۱

۸) لالہ لجپت رائے کالج - حاجی علی، بمبئی ۳۴

۹) ییتھی بائی کنندانی کالج - ۳۲ واں راستہ ، باندرہ (ویسٹ) بمبئی ۵۰

۱۰) ہزاری مل سومانی کالج - گورنمنٹ کالونی ، باندرہ (ایسٹ) بمبئی ۵۱

۱۱) نرسی مونجی کالج - ولے پارلے (ویسٹ) بمبئی ۵۶

۱۲) دہانوکر کالج - وکشت روڈ ، ولے پارلے (ایسٹ) بمبئی ۵۷

۱۳) چیتنائی کالج - اندھیری (ایسٹ) بمبئی ۶۹

۱۴) ڈالمیا کالج - سندر نگر، ملاڈ، بمبئی ۶۴

۱۵) ملنڈ کالج - سروجنی نائیڈو روڈ، ملنڈ (ویسٹ) بمبئی ۸۰

۱۶) نارائن گرو کالج - لوکھنڈے مارگ، چمبور، بمبئی ۸۹

۱۷) وی وی سوسائٹی کالج - کنور نگر، وکھرولی، بمبئی ۸۳

۱۸) ایم ای ایس نائٹ کالج - چمبور، بمبئی ۷۱

۱۹) تولانی کالج - شیر پنجاب، مہاکالی کیسو روڈ، اندھیری (ایسٹ) بمبئی ۹۲

۲۰) سی ای سوسائٹی کالج - ڈی این نگر اندھیری (ویسٹ) بمبئی ۵۸

۲۱) ڈی بی ٹی ایس شاہ کالج - کرار گاوں، ملاڈ (ایسٹ) بمبئی ۹۷

۲۲) کرشنا میمن کالج - بھانڈوپ (ایسٹ) ریلوے اسٹیشن کے سامنے، بمبئی ۷۸

۲۳) جے ایم پٹیل کالج - ایم جی روڈ، گورے گاؤں (ویسٹ) بمبئی ۹۰

۲۴) بال بھارتی کالج - ایس وی روڈ، کاندیولی (ویسٹ) بمبئی ۹۷

۲۵) راما نند آریہ کالج - اسٹیشن روڈ، بھانڈوپ، بمبئی ۷۸

۲۶) سیٹھ تھانہ والا کالج - نزدی کے پی ہال، تھانے

۲۷) ڈاکٹر چنتامن راو دیشمکھ کالج - روہا، ضلع رائے گڑھ

۲۸) کوکن گیان پیٹھ کالج - ارن، ضلع رائے گڈھ

۲۹) جے بی ساونت ایجوکیشن سوسائٹی کالج - مانگاؤں ضلع رائے گڈھ

لاء (وکالت) کالج

۱) گورنمنٹ لاء کالج - چرچ گیٹ، بمبئی ۲۰

۲) کے سی لاء کالج - چرچ گیٹ، بمبئی ۲۰

۳) ہندوجا لاء کالج - نیو چرنی روڈ، بمبئی ۴

۴) سدھارتھ لاکالج - ڈی این روڈ، فورٹ، بمبئی ۱

۵) نیو لاء کالج - ماٹونگا، بمبئی ۱۹

۶) ایڈوانی لاء کالج - باندرہ (ویسٹ)، بمبئی ۵۰

۷) جیتندر چوہان لاء کالج - ولے پارلے (ویسٹ) بمبئی ۵۶

۸) ڈاکٹر آمبیڈکر لاء کالج - وڈالا، بمبئی ۳۱

۹) تھانے میونسپل کاؤنسل لاء کالج - تھانے

بی ایڈ کالج

(قابلیت) - کوئی بھی گریجویٹ (مدت) ایک سال

۱) انجمن اسلام کالج، سیکٹر ۲، واشی تربھے نئی بمبئی

۲) خلافت کالج - خلافت ہاؤس، بھائیکلہ بمبئی ۲۷

۳) بمبئی ٹیچرس ٹریننگ ہاؤس - قلابہ، بمبئی ۳۹

۴) سیکنڈری ٹریننگ کالج - مہاپالیکا مارگ، بمبئی ۱

۵) سینٹ زیویرس انسٹی ٹیوٹ - نیو مرین لائنز، بمبئی ۲۰

۶) ہنس راج جیون داس کالج - کھار، بمبئی ۵۲

۷) سینٹ تھریسا انسٹی ٹیوٹ - ایس وی روڈ، سانتاکروز (ویسٹ) بمبئی ۵۴

۸) شریمتی کپیلا کھانڈوالا کالج - جوہو روڈ، سانتاکروز، بمبئی ۵۴

۹) شریمتی سورجبا کالج - جوہو روڈ - بمبئی ۴۹

۱۰) گوکھلے ایجوکیشن سوسائٹی کالج - پریل، بمبئی ۱۲

۱۱) گرونانک کالج - اسٹیشن روڈ، بھانڈوپ، بمبئی ۷۸

۱۲) پلائی کالج - چمبور ناکہ، بمبئی ۷۱

۱۳) صومعیہ کالج - ودیاوہار، بمبئی ۷۷

۱۴) این ایس سنستھا کالج - تاڑدیو روڈ، بمبئی ۳۴

۱۵) کلانی کالج آف ایجوکیشن - اے بلاک روڈ، الہاس نگر تھانہ

۱۶) ایم سی ای سوسائٹی کالج - ممبرا، ضلع تھانہ

۱۷) گرو کرپا کالج - ہائی وے روڈ کلیان (ویسٹ) تھانے

۱۸) پشپا نجلی کالج - پاپڑی وسئی ضلع تھانے

۱۹) جے ایس شکشن منڈل کالج - شوالے، مرباڑ، ضلع تھانے

۲۰) سیوا سدن کالج - الہاس نگر، ضلع تھانے

۲۱) گورنمنٹ کالج آف ایجوکیشن - پنویل ضلع رائے گڈھ

۲۲) مندار ایجوکیشن سوسائٹی کالج - پیڈامبے (چپلون) رتناگری

۲۳) بھائی ساونت مہاودیالیہ - ساورڈے (چپلون) رتناگری

۲۴) گورنمنٹ کالج آف ایجوکیشن - رتناگری

۲۵) ایس ایس کے پی ڈبلیو کالج - دیو گڑھ، ضلع سندھودرگ

میڈیکل کالج

قابلیت - بارہویں (سائنس) مدت - 1/2 4 سال

۱) گرنٹ میڈیکل کالج - جے جے اسپتال، بمبئی ۸

۲) سیٹھ جی ایس میڈیکل کالج - کے ای ایم اسپتال، پریل بمبئی ۱۲

۳) ٹوپی والا میڈیکل کالج - نائر اسپتال، بمبئی سنٹرل، بمبئی ۸

۴) لوک مانیہ تلک میڈیکل کالج - سائن اسپتال، سائن بمبئی ۲۲

۵) صمعیہ میڈیکل کالج - سائن ہائی وے، بمبئی ۲۲

۶) ڈی وائے پاٹل میڈیکل کالج - نیرول، نئی بمبئی

۷) تیرنا میڈیکل کالج - کوپر کھیرنے، نئی بمبئی

۸) ایم جی ایم میڈیکل کالج - کلمبولی، نئی بمبئی

۹) راجیو گاندھی میڈیکل کالج - تھانے

۱۰) سیتادیوی جڈوجیا میڈیکل کالج - نیرول، نئی بمبئی

ڈینٹل کالج

قابلیت - بارہویں (سائنس) مدت - ۴ سال

۱) گورمنٹ ڈینٹل کالج - سینٹ جارج اسپتال، وی ٹی بمبئی

۲) نائر اسپتال ڈینٹل کالج - بمبئی سینرل، بمبئی ۸

۳) ڈی وائے پاٹل ڈینٹل کالج - نیرول، نئی بمبئی

ہومیو پیتھک میڈیکل کالج

قابلیت بارہویں (سائنس) مدت - ۵ سال

شریمتی چندا بین پٹیل میڈیکل کالج - ارلا، ولے پارلے (ویسٹ)، بمبئی ۵۷

آیورویدک میڈیکل کالج

قابلیت - بارہویں (سائنس) مدت - ۵ سال

۱) آیوروید مہاودیالیہ - سائن بمبئی ۲۲

۲) گوری دت متل آیوروید مہاودیالیہ - مرین لائنز، بمبئی ۲

۳) پودار آیوروید میڈیکل کالج - ورلی، بمبئی ۱۸

۴) برلا میڈیکل کالج - برلا روڈ، بمبئی ۱۲

۵) نالاسوپارہ میڈیکل کالج - نالاسوپارہ، وسئی (تھانہ)

۶) بھائی ساونت آیوروید مہاودیالیہ - ساونت واڑی سندھودرگ

یونانی میڈیکل کالج

قابلیت - بارہویں (سائنس) مدت - ۵ سال

طبیہ میڈیکل کالج - ناگپاڑہ، بمبئی ۸

فارمیسی کالج

قابلیت - بارہویں (سائنس) مدت - ۴ سال

۱) ڈیپارٹمنٹ آف کیمیکل ٹکنالوجی - بمبئی یونیورسٹی ماٹونگا، بمبئی ۱۹

۲) بمبئی کالج آف فارمیسی - کالینہ، بمبئی ۹۸

۳) پرنسپل کے ایم کندانی کالج آف فارمیسی - الہاس نگر، تھانہ

۴) سی یو شاہ کالج آف فارمیسی - جوہو، سانتا کروز (ویسٹ) بمبئی ۴۹

انجنیرنگ کالج

قابلیت - بارہویں (سائنس) مدت - ۴ سال

۱) وی جے ٹی آئی - ماٹونگا، بمبئی ۱۹

۲) سردار پٹیل کالج آف انجنیرنگ - منشی نگر، اندھیری (ویسٹ) بمبئی ۵۸

۳) تھڈومل شاہنی انجنیرنگ کالج - نیشنل کالج کمپاؤنڈ، باندرہ، بمبئی ۵۰

۴) فادر ایگنل کالج - بینڈ اسٹینڈ، باندرہ (ویسٹ) بمبئی ۵۰

۵) صومعیہ انجنیرنگ کالج - ودیاوہار، بمبئی ۷۷

۶) صابو صدیق انجنیرنگ کالج - بائیکلہ بمبئی ۸

۷) وویکانند ایجوکیشن سوسائٹی کالج - سندھی سوسائٹی، چمبور بمبئی ۷۱

۹) وسنت دادا پاٹل کالج - سائن چمبور روڈ، بمبئی ۲۲

۱۰) ایم جی ایم انجنیرنگ کالج - کلمبولی، نئی بمبئی

۱۱) رام راؤ آدک انجنیرنگ کالج - کوکن بھون، نئی بمبئی

۱۲) کالج آف انجنیرنگ ایرولی، نئی بمبئی

۱۳) تیرنا انجنیرنگ کالج - نیرول، نئی بمبئی

۱۴) بھارتی ودیا پیٹھ کالج آف انجنیرنگ - کوکن بھون نئی بمبئی

۱۵) کالج آف انجنیرنگ - کوپر کھیرنے، نئی بمبئی

۱۶) اندرا گاندھی کالج آف انجنیرنگ - کوپر کھیرنے، نئی بمبئی

۱۷) لوک مانیہ تلک کالج آف انجنیرنگ - کوپر کھیرے نئی بمبئی

۱۸) کوکن ایجوکیشن سوسائٹی کالج - پین، ضلع، رائے گڈھ

۱) ڈاکٹر امبیڈکر یونیورسٹی، لونیرے، مانگاؤں، رائے گڈھ

آرکیٹکچر

قابلیت - بارہویں (سائنس) مدت - ۵ سال

۱) جے جے کالج آف انجنیرنگ - فورٹ، بمبئی ۱

۲) رضوی کالج آف آرکیٹکچر - کارٹر روڈ، باندرہ، بمبئی ۵۰

۳) ربیجا انسٹی ٹیوٹ - جے وی پی ڈی اسکیم، جوہو، بمبئی ۴۹

۴) پلائی کالج آف آرکیٹکچر - نیو پنویل، نئی بمبئی

۵) بھارتی ودیا پیٹھ - سی بی ڈی، کوکن بھون، نئی بمبئی

ہوٹل مینجمنٹ

قابلیت - بارہویں مدت - تین سال

۱) انسٹی ٹیوٹ آف ہوٹل مینجمنٹ - ساور کر روڈ، دادر،

بمبئی ۲۸
۲) رضی ہوٹل مینجمنٹ انسٹی ٹیوٹ ۔ باندرہ بمبئی ۵۰
۳) بھارتی ودیا پیٹھ ۔ کوکن بھون، نئی بمبئی
۴) انجمن اسلام انسٹی ٹیوٹ ۔ وی ٹی، بمبئی ا
۵) ہوٹل مینجمنٹ انسٹی ٹیوٹ ۔ نیرول نئی بمبئی
۶) ایم جی ایم انسٹی ٹیوٹ ۔ کلمبولی ۔ نئی بمبئی

انجنیرنگ پالی ٹکنک

قابلیت ۔ ایس ایس سی مدت ۔ ۳ سال (ڈپلومہ)
۱) گورمنٹ پالی ٹکنک ۔ کھیرواڑی، باندرہ، بمبئی ۵۱
۲) گورمنٹ پالی ٹکنک ۔ ٹکوجنی واڑی، تھانے
۳) گورمنٹ پالی ٹکنک ۔ رتناگری
۴) گورمنٹ پالی ٹکنک ۔ مالون (ضلع سندھودرگ)
۵) صابو صدیق پالی ٹکنک ۔ بائیکلہ ۔ بمبئی ۸
۶) فادر ایگنل پالی ٹکنک ۔ بینڈ اسٹینڈ ۔ باندرہ، بمبئی ۵۰
۷) وی جی ٹی آئی ماٹونگا ۔ جبمبئی ۱۹
۸) صومعیہ پالی ٹکنک ۔ ودیا وہار، بمبئی ۷۷
۹) بی ایم پالی ٹکنک ۔ جوہو روڈ، ولے پارلے (ویسٹ) بمبئی ۵۶
۱۰) رائے گڈھ پالی ٹکنک ۔ لونیرے، مانگاؤں، رائے گڈھ
۱۱) آر سی ایف پالی ٹکنک ۔ چیمبور، بمبئی ۷۴
۱۲) بمبئی انسی ٹیوٹ آف ٹکنالوجی ۔ ورلی، بمبئی ۱۸
۱۳) وویکانند سوسائٹی پالی ٹکنک ۔ سندھی سوسائٹی چیمبور، بمبئی ۷۱
۱۴) شاہ اینڈ اینکر پالی ٹکنک ۔ کھارگر نئی بمبئی
۱۵) بھارتی ودیا پیٹھ پالی ٹکنک ۔ واشی، نئی بمبئی
۱۶) فادر ایگنل پالی ٹکنک ۔ واشی، نئی بمبئی
۱۷) شری رام پالی ٹکنک ۔ ایرولی، نئی بمبئی
۱۸) تیرنا پالی ٹکنک ۔ نیرول، نئی بمبئی
۱۹) ودیا پرسارک پالی ٹکنک ۔ چیندانی بندر روڈ، تھانے
۲۰) ایس ایم جوندھلے پالی ٹکنک ۔ ڈومبیولی، تھانے
۲۱) شاد آدم پالی ٹکنک ۔ بھیونڈی تھانے
۲۲) بھاؤ صاحب ورتک پالی ٹکنک ۔ وسئی، تھانے
۲۳) ایس ایس جوندھلے پالی ٹکنک ۔ نورے نگر، امبر ناتھ، تھانے
۲۴) کھوپولی پالی ٹکنک ۔ کھوپولی، ضلع، رائے گڈھ
۲۵) مہندرا ایجوکیشن سوسائٹی پالی ٹکنک ۔ پیڈامبے (چپلون) رتناگری
۲۶) سہیادری پالی ٹکنک ۔ ساورڈے، چپلون، رتناگری

آئی ٹی آئی

A) گورمنٹ آئی ٹی آئی
۱) اگری پاڑہ بمبئی ۱۱
۲) ودیا وہار (ویسٹ) بمبئی ۸۹
۳) کھار (ویسٹ) بمبئی ۵۲

۴) پیٹھاگر روڈ، ملنڈ، بمبئی ۸۱

۵) گورمنٹ ٹیکنیکل اسکول دادر

۶) شیواجی نگر گوونڈی بمبئی ۴۳

۷) واگلے اسٹیٹ تھانے

۸) کلیان بدلاپور روڈ، امبرناتھ

۹) دان گاؤں دہانو تھانے

۱۰) انگولی، کوکن بھون نئی بمبئی

۱۱) جوہار تھانے

۱۲) وسئی تھانے

۱۳) پنویل ضلع رائے گڈھ

۱۴) ارن، ضلع رائے گڈھ

۱۵) مہاڑ، ضلع رائے گڈھ

۱۶) ماگوٹھنے ضلع رائے گڈھ

۱۷) شیواجی نگر رتناگری

۱۸) کھیرڈی، چپلون (رتناگری)

۱۹) ٹوپی والا اسکول، سندھودرگ

۲۰) پون گھاٹ کنکولی

۲۱) اورس سندھودرگ

B) غیر سرکاری آئی ٹی آئی

۱) صابو صدیق، بائیکلہ بمبئی ۸

۲) سینٹ فرانسیس، ماؤنٹ پوائسر، بوریولی، بمبئی ۱۰۳

۳) فادر ایگنل - بینڈ اسٹینڈ، باندرہ بمبئی ۵۰

۴) پاٹھک مہرہ نگر روڈ - سانتاکروز (ایسٹ) بمبئی ۵۵

۵) ایلی قدوری اسکول - مجگاؤں بمبئی ۱۰

۶) جوزف اسکول - نائیگاؤں، دادر بمبئی ۱۴

۷) بمبئی انسٹی ٹیوٹ، انگرے واڑی، گرگاؤں، بمبئی ۴

۸) لیٹیل بالا صاحب بڈکر مارگ - پریل، بمبئی ۱۲

۹) سینٹ جوزف ہمپیئر آٹو موبائیل روڈ کرلا بمبئی ۷۰

۱۰) گاندھی گروکل - تلک روڈ گھاٹ کوپر (ایسٹ) بمبئی ۷۷

۱۱) حبیب انسٹی ٹیوٹ، قیصر باغ، ڈونگری بمبئی ۹

۱۲) شاردا شرم، بھوانی شنکر روڈ، دادر، بمبئی ۲۸

۱۳) ستیہ سائی انسٹی ٹیوٹ - اندھیری (ایسٹ) بمبئی ۹۳

۱۴) سینٹ زیویرس انسٹی ٹیوٹ - وسئی تھانے

۱۵) شاد آدم انسٹی ٹیوٹ - بھیونڈی، تھانے

۱۶) تکیہ امانی انسٹی ٹیوٹ - بھیونڈی، تھانے

۱۷) سعیدی ظفر شیخانی انسٹی ٹیوٹ - مروڈ، ضلع رائے گڈھ

۱۸) معدار انسٹی ٹیوٹ - پیڈامبے چپلون رتناگری

۱۹) سہیادری انسٹی ٹیوٹ - ساورڈے، چپلون رتناگری

۲۰) ماڈل انسٹی ٹیوٹ - سیٹوڑہ ضلع رتناگری

۲۱) شرکے انسٹی ٹیوٹ - رتناگری

۲۲) ماتر مندر انسٹی ٹیوٹ - دیورکھ، رتناگری

۲۳) واسکو انسٹی ٹیوٹ، پنگولی ضلع سندھودرگ

اشاعت کا ۱۴ سولہواں سال

ماہنامہ اردو/انگلش

نقش کوکن بمبئی

رکن انڈین لنگویجیز نیوز پیپرس ایسوسی ایشن

جلد نمبر ۳۳ | شمارہ ۱۲ | دسمبر ۹۵ء

مدیر: ڈاکٹر عبدالکریم نائیک
معاون مدیر: فقیر محمد مستری / مبارک کاپڑی

اعزازی نمائندے

ملکیت: نقش کوکن پبلیکیشن ٹرسٹ (رجسٹرڈ نمبر E 3006)

درون ہند سالانہ ساٹھ روپے۔ دیگر ممالک ساڑھے تین سو روپے
خلیجی ممالک تین سو روپیے

خط و کتابت اور ترسیل زر کا پتہ: نقش کوکن ۴۲ اے نواگر نیر ڈاکیارڈ روڈ ریلوے اسٹیشن بمبئی نمبر ۴۰۰۰۱۰

مقام طباعت: ایلورا پرنٹرز بائیکلہ بمبئی

پرنٹر پبلیشر: ڈاکٹر عبدالکریم نائیک

تاریخ اشاعت: یکم دسمبر ۹۵ء

کتابت: زبیر احمد، جاوید ندیم

اس ماہ کے

نقوش

بی کے ایف کوکن حج گروپ کی تنظیم
مکہ حج کارپوریشن
بفضل تعالیٰ اگر اس سال آپ نے یا آپ کے عزیز واقارب نے حج بیت اللہ شریف یا عمرہ کا ارادہ کیا ہے تو آپ ضرور یہ چاہیں گے
کہ دینی و روحانی سفر میں ○ قیام وطعام کا انتظام بالکل گھر کی طرح ہو ○ سفر آرام دہ پرکیف و اطمینان بخش ہو! ○ آپ کو ادائیگی فرض
اور عبادت کیلئے زیادہ سے زیادہ وقت ملے! ○ ماحول کی اجنبیت آپکے اعصاب کو متاثر نہ کرے بالکل گھریلو ماحول میں حج کریں ○ تجربہ کار و
مخلص رہنا ہمہ وقت آپ کی رہنمائی کے لئے کمربستہ رہیں یہ تو ان تمام خصوصیات کے ساتھ ہم امسال بھی آپ کی خدمت میں حاضر ہیں۔
ہمیں اپنی خدمت کا موقع دیں اور آرام واطمینان سے حج کریں...!
مکہ حج کارپوریشن کی منفرد خصوصیات.
(۱) حج کا سفر ۳۵ سے ۴۰ روز اور عمرہ ۱۵ روز کا ہوگا (۲) حج کا سفر آپکی سہولت کے لحاظ سے دو گروپ میں ہوگا (۳) مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ میں ایئر کنڈیشنڈ رہائش مع لفٹ جو حرم اور مسجد نبوی سے بالکل قریب ہوگی (۴) تمام سفر ایئر کنڈیشنڈ بسوں میں ہوگا (۵) مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کی رہائش میں ہر فلیٹ میں فون کی سہولت دستیاب ہوگی نیز ہوٹل میں فیکس کی سہولت دستیاب ہوگی (۶) کپڑے دھونے کیلئے واشنگ مشین کی سہولت (۷) طبی ضروریات کیلئے ڈاکٹر موجود (۸) علم دین اور حج وعمرہ کے ارکان سکھانے کیلئے ٹور میں مبلغ ساتھ رہیں گے (۹) مدینہ منورہ کے تاریخی مقامات اور مساجد کی زیارتیں ہمارے خاص تجربہ کار گائیڈ کے ساتھ کرائی جائیگی (۱۰) خلیجی ممالک، افریقہ اور یورپ سے آنیوالے حاجی صاحبان کیلئے مکہ میں ہمارا ٹور جوائنٹ کرنے کی سہولیات موجود ہیں۔
پروگرام
حج ٹور ڈی لکس کلاس ۳۵/۴۰ روزہ سفر۔
روانگی: پہلا گروپ: اپریل کے پہلے ہفتہ میں دوسرا گروپ۔ اپریل کے آخری ہفتہ میں
کل خرچ: ۶۵۰۰۰/= روپے
عمرہ ماہ نومبر میں
۱۵ روزہ سفر
کل خرچ: ۲۶۰۰۰/= روپے
عمرہ رمضان شریف میں
۱۵ روزہ سفر
کل خرچ: ۳۴۰۰۰/= روپے
نوٹ: بہترین انتظامی سہولیات مہیا کرنے کی غرض سے ہم محدود سیٹیں لے جاتے ہیں تاکہ ہر حاجی کو ذاتی خدمات دے سکیں۔ اس لئے مایوسی سے بچنے کیلئے اپنی سیٹیں بک کرالیں۔ یہ سفر انٹرنیشنل پاسپورٹ پر حکومت کے مہیا کردہ BTQS کے تحت ہوگا۔
ہیڈ آفس
ضمیر احمد قادری
۹، رکابیکر اسٹریٹ بمبئی ۴۰۰۰۰۳
فون: 3719231/3765969
3782617
فیکس۔ 3738449
محمد پرکار
پرکار ایجنسی ۳۱ شریف دیوجی اسٹریٹ
بمبئی ۴۰۰۰۰۳
فون: 3442344/3436979
فیکس 3428271
برانچ آفس
شکیل شفیق فرید
۵۶، نظام پورہ پٹیل محلہ بھیونڈی
ضلع تھانہ
فون: 30693 (02522)
برانچ آفس
سلیمان قاسم دبیر
کاروینس بلڈنگ تیسرا مالہ روم نمبر ۵
ہاسپٹل لین، ڈاکیارڈ روڈ، مجگاؤں
بمبئی ۴۰۰۰۱۰
فون: 3724259

بیمار و ضعیف

ہندوستان کی غیر عقلی، خونین تقسیم کے بعد
یہاں کے مسلمانوں کو نشانہ بنانے کے لئے یوں تو کئی فرقہ پرستوں نے جنم لیا
جیسے مدھوک اسنگھل، ایڈوانی، اوما بھارتی، رتھمبرا، رجو بھیا، وغیرہ وغیرہ
البتہ ان سبھوں میں بال ٹھاکرے، آزاد ہندوستان کا سب سے عجیب و غریب کردار ہے
ایسا کردار جو کسی افسانے یا کسی داستان میں بھی پڑھنے میں نہیں آیا
کہ ایک ضعیف، لاغر، دُبلا پتلا، ذہنی مریض آخر کس طرح اس ملک کا خود مختار بن گیا۔
یہ ایک ایسا موضوع ہے جس کی ریسرچ ہونی ضروری ہے۔

وسنت راؤ نائیک کے زمانے میں بال ٹھاکرے۔ نام کا کردار وجود میں آیا
کئی لوگ بھولے نہیں ہوں گے اس زمانے کو جب راج نائیک کا تھا اور طوطی بولا کرتی تھی ٹھاکرے کی!
ٹھاکرے کے شیوسینک بورڈ لگاتے تھے کہ فلاں تاریخ تک ساری دکانوں کے بورڈ مراٹھی میں ہونا چاہئے
اور اس تاریخ کے دو روز قبل ہی ایسا ہوتا تھا۔ حکومت تماشہ دیکھتی تھی
ٹھاکرے پہلے جنوبی ہند کے باشندوں کے خلاف ہوا، پھر گجراتیوں کے اور پھر سکھوں کے
مگر اسے فائدہ ہی فائدہ نظر آیا مسلمانوں کی دل آزاری۔ مسلم مخالف ذہن بنانے میں!
آج بال ٹھاکرے پر تحقیق اس لئے ہونی چاہئے کہ پتہ تو چلے
کہ آخر میں ایسی کیا بات ہے کہ وزیرِ اعلیٰ سے لے کر وزیرِ اعظم تک سبھی ڈرتے آئے ہیں
ہائی کورٹ سے لے کر سپریم کورٹ تک سبھی اس سے خوف کھاتے ہیں
آج جب جائزہ لیا جاتا ہے تو بال ٹھاکرے سے ڈرنے والوں میں
اندرا گاندھی سے لے کر شرد پوار تک سبھوں کے نام سامنے آتے ہیں
۶۹ء کے بھیونڈی کے ہولناک فسادات میں شیوسینا کا خونین ہاتھ ہونے کی تصدیق مادن کمیشن نے کی تھی
اُس کمیشن کی رپورٹ کو سرد خانے میں ڈال دیا گیا
اندرا گاندھی اس وقت وزیرِ اعظم تھیں۔ فساد زدہ علاقے کا دورہ کیا اور خاموشی سے چلی گئیں
فساد کی آگ پھیلانے والے بال ٹھاکرے کے خلاف ایک لفظ تک نہیں کہا
۸۴ء کے فسادات میں اس شخص کی تحریروں و تقریروں سے بمبئی میں ایک قیامت برپا ہوئی
اس دوران اس نے پریس میں کئی مرتبہ علی الاعلان کہا تھا
"ہاں میرے سپاہی میدان میں لڑ رہے ہیں اور میں ان کا سر سیناپتی ہوں"
(تبصرہ: ہندوستان کے چیر وزیرِ اعظم کا جاری آخری مظہر)

مبارک کاپڑی

کوکن ٹور اینڈ ٹراویل کارپوریشن
حج عمرہ ٹورز
بمبئی، کوکن اور گجرات اضلاع کا قدیم اور مخلص ادارہ،
اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے اور حاجی صاحبان کی دعاؤں سے یہ ہماری خدمت کا آٹھواں سال ہے بہت سے لوگ ہماری نقل کر رہے ہیں مگر انشاء اللہ ہماری برابری نہیں کر سکتے۔ آپ کے سفر کی تمام ذمہ داریاں خدمات ہمارے ذمہ صرف عبادات آپ کے ذمہ۔
عمرہ ٹورس
۱ر اکتوبر ۹۵ء اور رمضان ۹۶ء =/ ۲۴،۵۰۰
حج ٹور ۹۶ء
۴۰/۳۵ دن کا روحانی سفر =/ ۶۴،۵۰۰ "منیٰ میں واٹر کولر خیمہ ہوں گے۔"
تفصیلی معلومات کیلئے ملئے یا لکھئے۔ آپ کے خادم: (۱) اسلم مثال (۲) آصف مثال (۳) سعید ملا (۴) وصی پٹیل۔
آفس: ۳۶۳ شیخ میمن اسٹریٹ، جامع مسجد کے سامنے بمبئی ۴۰۰۰۰۲۔ ٹیلیفون: ۳۴۴۰۲۴۵/۳۴۲۲۹۱ فیکس: ۳۴۴۰۲۴۳-
گھر کا ٹیلیفون: ۳۲۴۹۱۸ (۰۲۵۲) ۱۲۳۲۴۹۱۸، پاپڑی، وسئی، ضلع تھانہ: ۳۲۶۵۴۹ (۰۲۵۲)/۱۲۳۲۶۵۴۹
برانچ آفس بمبئی: پرکار برادرس فون: ۲۷۱۸۸۲۱ چپلون: پرکار کمپلیکس (عبدالرشید پرکار) نئی بمبئی: سکینہ اسٹیٹ ایجنسی نیرول اسٹیشن سے قریب: ۷۶۸۴۹۵۷/۷۶۸۳۵۰۰ مہاڈ: جناب عنایت اللہ جلال، جلال زیروکس۔ ساولاڈ ناکہ، مہاڈ
فون: ۲۴۱۴۱ رتناگری: حاجی غلام بھاٹکر۔ مرکرواڈا۔ رتناگری فون: ۲۳۸۱۹ جدہ آفس: فون: ۶۴۸۲۷۶۳ فیکس: ۶۴۸۲۳۲۸-

ہماری کوئی برانچ نہیں
بفضلہ
بہترین مٹھائیوں اور بیکری مصنوعات سے
وابستہ نام — سلیمان عثمان
چند خاص مصنوعات افلاطون، ڈرائی فروٹ برفی، ڈرائی ڈیٹ برفی
انجیر پاک، اخروٹ پاک، انڈا پاک، بادام کا زعفرانی حلوہ، بادامی حلوہ،
سوہن حلوہ، بادامی سوہن حلوہ، کاجو قتلی، کاجو رول، پلک کیک...
اِن کے علاوہ کاجو بسکٹ اور دیگر کئی قسم کے بسکٹ خستہ نان خطائیاں۔
شیریں رواج، شیریں مزاج
سلیمان عثمان مٹھائی والے
Fax: 009122-6341635 Telex 011 79341 BARI IN

: محمد عبدالغفور ساقی توڑیوی۔

بھارت کے مغربی ساحل پر واقع خطۂ کوکن کی علمی ادبی خدمات کا جائزہ لینا اس لئے ضروری معلوم ہوتا ہے کہ علاقہ گزشتہ کئی سالوں تک ایک حد تک پسماندگی کا شکار رہا ہے. اس کے باوصف اس علاقہ میں پچھلی صدی میں عالم فاضل پیدا ہوئے وہ اگرچہ اپنی مادری زبان کوکنی رکھتے تھے لیکن اردو، فارسی اور عربی زبانوں میں کسی حیثیت سے اپنی ذکاوت، فراست وذہانت کی بدولت وہ مثالی کارنامے چھوڑے ہیں جو زباندانوں کو اضافۂ ادب تسلیم کر لینے پر مجبور کرتے ہیں۔

کوکن جہاں کی جغرافیائی حیثیت پر غور کرتے ہوئے اس کا پسماندہ رہنا فطری معلوم ہوتا ہے یہ علاقہ سہیادری کی ترائی میں واقع بحیرۂ عرب کے ساحل پر مختصر عرض کی ایک کناری یا گوٹہ کی حیثیت رکھتا ہے جس میں اقامت پذیر آبادی مختلف النسل، مختلف المذہب اور مختلف الشغل ہونے کے باوجود قومی وعلاقائی حیثیت سے ایک معلوم ہوتی ہے۔ ہندو ومسلمان یہاں شانہ بشانہ رہ کر متفقہ طور پر معاملات روزگار اور کاروباری امور انجام دیتے ہوئے پائے گئے ہیں کوہستانی علاقہ کی بدولت زمین میں زرخیزی مفقود مگر لوگ مشقت پسند اس زمین ہی سے فصل اُگانے اور پیداوار حاصل کر لینے میں ہر موسم میں ہمہ تن مصروف نظر آتے ہیں۔ لازمی طور پر علمی ادبی رجحان میں اک وقفۂ دراز تک عدم توجہی رہی۔ دیہی علاقہ جات میں باقاعدہ تعلیم کا انتظام کم ہی تھا۔ مدارس کی تعداد مختصر اور ان کا معیار بھی پست ان گوناگوں مشکلات کے باوجود عالم، شاعر، مولوی، ادیب واہلِ قلم کا پیدا ہونا معجزہ سے کم نہیں۔

ارضِ کوکن پر جو عالم فاضل اُبھرے انکی تاریخ مرتّب کر لینا گہری تحقیق کا محتاج ہوگا کیونکہ اس سرزمین پر بیشتر ایسی دانشمند فاضل شخصیتیں شہرت وناموری سے قطعی بے تعلق ہو کر گمنامی کی زندگی بسر کرتی رہی ہیں کہ دنیا جن کے علم وکمال کے مقام عروج کو جان ہی نہ سکی اس کے باوصف وہ ضوریز مراکز روشنی اپنی تمام تر تابانیوں کو محصور رکھ نہ پائے جن کا فضل وکمال ظاہر ہونا امرِ لابدی تھا جو پسِ تحقیق برسوں صدیوں کے وقفۂ دراز کے بعد روشنی میں آتا جا رہا ہے چنانچہ نقشِ کوکن کے چند شماروں میں محققین ادب نے کوکن کے مشہور مقامات شری وردھن، مروڈ، مہسلہ علاوہ ازاں بیں عہد رفتہ کی علمی ادبی کاوشوں سرگرمیوں کا ذکر کیا ہے اور اس دور کی خصوصی شخصیات کی عربی فارسی دانی، تبحرِ علمی ان کی تصانیف وقلمی رسالہ جات کے حوالے سے شناخت کا کام خوبی سے انجام دیا وہ تمام اصحاب بجا طور پر قابلِ مبارکباد ہیں کہ وہ اس میدان میں اپنا تمام تر تحقیقی زور صرف میں لاتے رہے ہیں ان کے شائع شدہ مضمون سے متاثر ہو کر علاقۂ کوکن سے متعلق یہ خیالات قلمبند ہوئے ہیں علوم کا معاملہ بہت وسعت رکھتا ہے علم وفضل کسی ایک

جہت تک محدود نہیں ہو سکتا۔ دینیات، فلکیات، ارضیات، ادبیات، نفسیات، شخصیات، حکمیات، طب، تصوّف دسیوں، بیسیوں جہات و شعبہ جات ہمارے علم و مشاہدہ میں سے ایک تو دینیات کا بنیادی علم ہے۔ عربی، فارسی میں دخلِ علمی کا ہونا مولوی و عالم کی سند رکھتا ہے۔

صوفیانہ مسلک کے بزرگوں کا معاملہ علوم اس سے سوا اگر خیال کر لیا جائے تو غلط نہ ہوگا اس کے بعد صحافت، شعر و ادب، وعظ و بیان، تقریر و تحریر، انشاء پردازی، خطّہ واری زبان کی پختہ کاری، قانون دانی، مہارت طب، فقہ، فلسفہ علوم کی متعدد انواع و اقسام تحصیل کے عنوان و منابعِ تعلیم ہیں۔ خطّۂ کوکن کو بایں صورت اعزاز نصیب نہ ہونا ظلم ہوگا اگرچہ اس حقیقت کا تسلیم نہ کر لینا کفر ہوگا کہ سرزمینِ ہند پر جو مفسر، مولوی، قاری، ماہرینِ علم حدیث، محدّث، مجتہد، مبلّغین مذہب، عالم فاضل، ادیب و شاعر، پیکرِ علم و فضل ارض شمال ہی میں زیادہ پیدا ہوئے اور انہی کی تقلید میں کسی طور پر ملک کے دیگر علاقہ جات ان کے نقوشِ قدم پر قدم اٹھانے کی جسارت کر پائے، تقلید ہی سہی مگر ذہن و دماغ کا احصٰی و انحصار کسی مخصوص خطّہ و زمین پر کیوں کر ہو سکتا ہے لہٰذا یہ مقام فخر ہے کہ کوکن کی اس سنگلاخ زمین میں بھی ایسے جواہر پارے آج بھی موجود ہیں جن کی تابِ ضو ریزی سے ایک عالم کی آنکھیں خیرہ ہو سکتی ہیں۔

یہاں بہ فضل خدا آج حفاظ، قاری، مولوی، عالم، ادیب، شعراء کثیر تعداد میں موجود ہیں۔ راہ سلوک میں بلندی پائی ہوئی شخصیتیں موجود ہیں اور اطاوی علوم کے مستند اصحاب کی بھی کمی نہیں دارالعلوم اور یونیورسٹی کے تربیت یافتہ حضرات مختلف فیلڈ میں مصروف نظر آتے ہیں یہاں مختلف تعلیمی ادارے مختلف علوم کی ترویج کا کام جاری رکھے ہوئے ہیں۔

کوکن جو کسی وقت گمنامی و تعلیمی نقطۂ نظر سے پسماندگی کا شکار تھا اب ہر نوع سے عروج و رفعت کی منزلیں کامیابی سے طے کر رہا ہے اور یہ بات خصوصی امتیاز کی ہے اس علاقہ کے وہ لوگ جن کا تعلّق علم و فضل سے ہے اپنی علمی و ادبی تخلیقات نظم و نثر کو تالیفات و تصنیفات کی شکل میں منظرِ عام پر لاکر اپنے وطن عزیز کو روشناس عالم کر کے یہ ثابت کرنا چاہتے ہیں کہ دانش و فکر، علم و فضل کسی مخصوص خطّہ کی پیداوار نہیں ہے بلکہ وہ کسی بھی گوشۂ زمیں پہ معیاری و عبوری حیثیت حاصل کر سکتا ہے۔

کوکن کے اس تنگ ساحلی علاقہ میں اس میدان میں جو نامور عالم فاضل پیدا ہوئے ان کی ایک طولانی فہرست مرتّب کی جا سکتی ہے۔ ٭

اقوالِ زرّیں

مزمل دلوی بارہ پاڑہ۔ پنویل

۱) عظیم ترین کتاب ـــــ قرآن مجید ہے
۲) عظیم ترین دعوت ـــــ اذان ہے
۳) عظیم ترین مذہب ـــــ اسلام ہے
۴) عظیم ترین مکان ـــــ قبر ہے
۵) عظیم ترین مسجد ـــــ مسجد حرام ہے
۶) عظیم ترین مخلوق ـــــ انسان ہے
۷) عظیم ترین دولت ـــــ علم ہے
۸) عظیم ترین کمائی ـــــ نیکی ہے۔

آدمی نامہ (جدید)

شرف کمالی

ہے ڈارون کا فلسفہ، بندر کا آدمی
آؤ بتائیں ہم تمہیں پتھر کا آدمی
گو پھر رہا ہے ہاتھ میں مشعل لئے ہوئے
لیکن ہے وہ سیاہ مقدر کا آدمی
منصب ملے وزیر کا پھر دیکھئے جناب
کیا کیا کمال کرتا ہے گز بھر کا آدمی
اس شہر میں پولیس سے ڈرتا نہیں ہے وہ
لگتا ہے وہ ہے چیف منسٹر کا آدمی
دنیا کو فتح کرنے کا منصوبہ تھا مگر
بچ کر گیا یہ کوئی سکندر کا آدمی
یہ اور بات ہے کہ مجھے نیند آگئی
اور جاگتا رہا میرے اندر کا آدمی
اندر کے آدمی کو کوئی پوچھتا نہیں
ہر واقعے میں ہے کوئی باہر کا آدمی
عزت اسی میں ہے کہ چلے جائیے گا آپ
بی بی جی! منتظر ہے وہ شوہر کا آدمی
ملنے کو زندگی میں کئی آدمی ملے
کوئی نہ تھا ہمارے تصور کا آدمی
تہہ میں پہنچ گیا، دُرِ شہوار پا گیا
ڈوبا غریب سطحِ سمندر کا آدمی
ہم کو نہیں ہے کچھ بھی کلکٹر سے واسطہ
اپنا ہے اک عزیز کلکٹر کا آدمی
بچے ضعیف لگتے ہیں اس دور کے شرف
سترہ برس میں لگتے ہیں ستر کا آدمی

تسنیم انصاری

نہ آیا مجھ کو تمہارے فضل و کمال کا اعتراف کرنا
زبان سے سچ نکل گیا ہے حضور مجھ کو معاف کرنا
تو وہ نہیں ہے جسے بہشت بریں سے حکم سفر ملا تھا
تجھے تو آنا نہیں ہے کچھ بھی ہدایتوں کے خلاف کرنا
وہ دیکھ آپس میں مل رہے ہیں شفیق ماں کے عزیز بیٹے
کوئی نیا چھوڑنا شگوفہ کوئی نیا انکشاف کرنا
ستارۂ صبح کی جبیں پر ابھی چمک تھی ابھی نہیں ہے
ابھی ترا اعتراف کرنا ابھی ترا انحراف کرنا
انا کہاں کی وقار کیسا ملازمت پھر ملازمت ہے
میں وہ کرن ہوں کہ جس کے ذمے ہے ظلمتوں کا طواف کرنا

شاہ بھورمل آئی دان مل جی اینڈ کمپنی
گورنمنٹ منظور شدہ
ایرکنڈیشن شوروم
ڈونگری جیل روڈ، غلام محمد بلڈنگ، ڈونگری، بمبئی ۴۰۰۰۰۹
فون: ۳۷۶۸۱۱، ۳۷۶۵۸۹۷
۳۷۲۲۲۰۹۲
خوش آمدید
خوش آمدید
۵۱ برس سے آپ کی سیوا کر رہا ہے۔ ایک بھروسے کا نام
شاہ بھورمل آئی دان مل جی اینڈ کمپنی جویلرس
تجربہ کار کاریگروں کے ہاتھوں سے بنے ہوئے قدیم و جدید فیشن پر سونے کے
کے ڈی ایم کے زیورات ——— عید ہو یا دیوالی، شادی ہو یا جنم دن ——
کسی بھی خوشی کے موقع پر سونے کی دنیا میں ایک ہی چمکتا ستارا
پتہ:- شاہ بھورمل جویلرس
گورنمنٹ منظور شدہ
ایرکنڈیشن شوروم
ڈونگری جیل روڈ، مرچنٹ بلڈنگ، دوکان نمبر ۲، بمبئی ۴۰۰۰۰۹
مزید پیش کش
سارے یہاں سے خریدے ہوئے (کے، ڈی، ایم،) .K.D.M کے زیورات آپ جب بھی
بیچنا چاہیں ہم بازار کی قیمت پر واپس لیتے ہیں:-

معلومات کا فقدان بھی مسلمانوں کا اہم مسئلہ ہے

شاہد لطیف

گذشتہ ماہ حیدرآباد میں جو مسلم ماہرین عمرانیات کے سہ روزہ کنونشن کا انعقاد ہوا تو اظہار خیال کے لئے ڈاکٹر صاحب کو بھی مدعو کیا گیا جہاں آپ نے اپنے طویل مقالے میں جو بنیادی بات کی تو وہ یہی تھی کہ آدمی خود کو پہچانے جب وہ خود کو پہچان لے گا تو اپنے مسائل کی شناخت بھی آسانی سے کر سکے گا۔

۵۰ اور ۶۰ کی دہائی میں پسماندہ اضلاع کوکن سے تلاش معاش یا حصول تعلیم کے مقصد سے جو لوگ بمبئی آئے انہوں نے سخت جدوجہد کی حالات کو بہتر بنانے کی انتھک کوشش کی اور سرزمین بمبئی پر کچھ کر دکھانے کے لئے شبانہ روز محنت کی۔ کام خواہ چھوٹا ہو یا بڑا، خلوص نیت، لگن اور صدق دل سے کیا جائے تو کامیابی دوڑی چلی آتی ہے۔ اہل کوکن کے ساتھ بھی یہی ہوا۔ وطن مالوف کو خیر باد کہہ کر بمبئی آنے والے تقریباً تمام لوگوں کی محنت کامیاب ہوئی اور اس کے نتیجے میں اگر تعلیمی ادارے قائم ہوئے تو مالیاتی ادارے بھی، سماجی تنظیمیں قائم ہوئیں تو انفرادی سطح پر کئی لوگوں نے اپنا الگ مقام بنایا سرخرو ہوئے اور خطۂ کوکن کا نام روشن کیا۔

ڈاکٹر نائیک

ڈاکٹر عبدالکریم نائیک ان ممتاز شخصیتوں میں سے ایک ہیں جنہوں نے بمبئی آکر اپنے مقصد کے حصول کے باوجود اطمینان اور آرام کا سانس نہیں لیا بلکہ تعلیمی وسماجی خدمات کو اپنا نصب العین بنا لیا۔ ڈاکٹر نائیک کہتے ہیں۔ "میں یتیم تھا"، تعلیم حاصل کرنے کے لئے روپے نہیں تھے لیکن ہمت نہیں ہاری۔ بمبئی آنے کے بعد تعلیم بھی جاری رکھی اور ملازمت بھی کرتا رہا"، یہ محنت رنگ لائی بلکہ یوں کہنا چاہیے کہ رنگ چوکھا آیا۔ آپ نے گرانٹ میڈیکل کالج سے ۱۹۵۶ء میں ایم بی بی ایس کیا، ۱۹۸۴ء میں ٹورنٹو سے پی ایچ۔ ڈی کی ڈگری حاصل کیا، عربی میں ڈپلومہ کیا۔ رابطہ عامہ اور آکیوپنکچر میں ڈپلومہ کیا اور صحافت میں ڈپلومہ کیا اور ..... اس کے باوجود یہ عالم ہے کہ ڈاکٹر صاحب کی ڈگریوں کی یہ فہرست بھی مکمل نہیں ہے۔

اسے کہتے ہیں تعلیم کا شوق۔ آج ہمارے یہاں اس شوق کا فقدان ہے۔ لوگ اپنے بچوں کو اس لئے پڑھاتے ہیں کہ وہ ڈگری یافتہ کہلائیں۔ اچھی اچھی ملازمتیں حاصل کر سکیں۔ اونچے عہدوں پر فائز ہو جائیں۔ کم لوگ ایسے ہوں گے جو تعلیم کو تعلیم کے بنیادی مقصد کے تناظر میں دیکھتے ہوں۔ ڈاکٹر نائک نے کسی عہدے کی لالچ میں یا کوئی مقام حاصل کرنے کے نہیں بلکہ حصول علم کے بنیادی مقصد کو سامنے رکھ کر تعلیم حاصل کی۔ کہتے ہیں۔

میرا اصولِ حیات رہا ہے۔ میں نے مل کی نوکری کی اور پڑھتا رہا چھٹیوں میں منترالیہ میں کام کیا اور پڑھائی کا سلسلہ جاری رکھا۔ کیا ہمارے نوجوان جو مالی مشکلات سے خوف کھا کر تعلیم کی اہمیت سے چشم پوشی کر لیتے ہیں اس اصول کو گرہ میں نہیں باندھ سکتے؟ ......

میں نے ڈاکٹر نائک کے "بائیو ڈیٹا" کا مطالعہ کیا تو حیرتوں کے پہاڑ ٹوٹ پڑے۔ آپ ایک دو درجن نہیں پچیسیوں اداروں اور تنظیموں سے وابستہ ہیں۔ وہ چاہے رحمانی فاونڈیشن ہو یا انڈین کاؤنسل آف مینٹل ہیلتھ، بھارت نکشن منڈل ہو یا یونائیٹڈ اکنامک، انجمن اسلام کے تحت چلنے والے تعلیمی ادارے ہوں یا انجمن خیر الاسلام بائر ایجوکیشن سوسائٹی،

ڈاکٹر نائک ہر ادارے اور ہر تنظیم میں اہم ذمہ داریاں نبھا رہے ہیں۔ وجہ؟ وجہ صرف یہ جذبہ ہے کہ جس طرح خود انہوں نے تعلیم کو ترجیح دی، قوم مسلم کے نوجوان بھی اسی طرح تعلیم حاصل کریں۔

"تعلیمی پسماندگی دور کئے بغیر ہم اپنی اقتصادی پسماندگی دور نہیں کر سکتے اور جب تک اقتصادی پسماندگی دور نہیں ہوتی ہم کسی محاذ پر ترقی نہیں کر سکتے"۔ بقول ڈاکٹر امبیڈکر صاحب۔ اسلام نے علم حاصل کرنے کو خصوصی اہمیت دی ہے اور ہم ہیں کہ مذہب کی بات تو کرتے ہیں لیکن مذہب کی تعلیمات پر عمل نہیں کرتے جبکہ ضرورت اس بات کی ہے کہ ہم حصولِ تعلیم کو اپنی اولین ترجیح قرار دیں۔

نقش کوکن

دتناگری سے وابستہ ڈاکٹر عبد الکریم نائک سائنس سے سیمیناروں میں نہ صرف ہندوستان کے مختلف مقامات پر بلکہ بیرون ملک بھی اکثر مدعو کئے جاتے ہیں اسی طرح آپ امریکہ، برطانیہ، یورپ، جنوبی افریقہ اور مصر وغیرہ کے سیمیناروں میں شرکت کر کے وہاں کے لوگوں کو اپنے خیالات سے مستفیض کر چکے ہیں۔

ڈاکٹر نائک کو افسوس ہے کہ مسلمانوں کا بیشتر وقت اور خاصی توانائی غیر ضروری اختلافات نیز برادرانِ وطن اور حکومتِ وقت پر تنقید و اعتراض میں گزرتا ہے "میں کہتا ہوں کہ حکومت کی سرگرمیوں اور اس کے اقدامات کا جائزہ لینا صحافیوں کا کام ہے۔ آپ کے ان نمائندوں کا کام ہے۔ جنہیں آپ نے منتخب کیا اور اسمبلی یا پارلیمنٹ بھیجا یہ ان کا کام ہے، انہیں کرنے دیجئے آپ وہ کام کریں جو آپ کے کرنے کے ہیں اگر آپ نے ایسا نہیں کیا تو بہت سی طاقت اور توانائی یوں ہی بے سبب ضائع ہو جائے گی۔

۶۷ سالہ ڈاکٹر نائک، مسائل کو حل کرنے کے سلسلے میں رہنمائی کے تعلق سے بہت اچھا مشورہ دیتے ہوئے کہتے ہیں کہ "آپ اپنے مسئلہ پر غور کیجئے کہ وہ کس نوعیت کا ہے۔ پھر اس شخص سے رہنمائی یا تعاون کی درخواست کیجئے جو اس میدان کا ماہر ہو۔ اگر کوئی ڈاکٹر ہے تو اس سے طبی مشورہ طلب کیجئے، ماہر تعلیم سے تو تعلیمی امور پر صلاح کیجئے ڈاکٹر سے تعلیمی صلاح اور ماہرِ تعلیم سے طبی مشورہ لینا کوئی دانشمندی نہیں ہو گی۔ یہی وجہ ہے کہ میں ہمیشہ یہی سوچتا ہوں کہ ڈاکٹر اور ماہر نفسیات کی حیثیت سے لوگوں کے کیا کام آ سکتا ہوں۔" ڈاکٹر صاحب کے اس خیال سے اگر اتفاق کیا جا سکتا ہے تو اختلاف کی گنجائش بھی نکلتی ہے وہ یوں کہ بعض شخصیات ایسی ہوتی ہیں کہ جو زندگی کے مختلف شعبوں پر یدطولیٰ رکھتی ہیں۔ ایسے دانشوروں سے کسی

بھی موضوع پر تبادلۂ خیال کیا جاسکتا ہے۔ رائے اور رہنمائی حاصل کی جاسکتی ہے۔ خود ڈاکٹر صاحب کا شمار ایسی شخصیات میں ہوتا ہے۔ پیشے کے اعتبار سے ڈاکٹر ہیں۔ لیکن سماجی مسائل کا گہرا درک رکھتے ہیں۔ خدمتِ خلق کو اولین ترجیح دیتے ہیں نیز اسلامیات کا وسیع مطالعہ کیا ہے جس کا فیض ہے کہ مسائل کو قرآن و حدیث کی روشنی میں حل کرنے کے نظریے پر خود بھی عامل ہیں اور دوسروں کو بھی تلقین کرتے ہیں . . . گذشتہ ماہ حیدرآباد میں جو مسلم ماہرین عمرانیات کے سہ روزہ کنونشن کا انعقاد ہوا اظہارِ خیال کے لئے ڈاکٹر صاحب کو مدعو کیا گیا جہاں آپ نے اپنے طویل مقالے میں جو بنیادی بات کہنے کی کوشش کی وہ یہی تھی کہ آدمی خود کو پہچانے جب وہ خود کو پہچان لے گا تو اپنے مسائل کی شناخت بھی آسانی سے کر سکے گا جس سے مسائل کو حل کرنے میں مدد ملے گی آج ہم مادی سطح پر اتنے مصروف ہو گئے ہیں کہ اپنی صلاحیتوں کو نہ تو سمجھ سکتے ہیں اور نہ انہیں بروئے کار لا سکتے ہیں۔ بعض اوقات تو ہم ایسا کرنا بھی نہیں چاہتے آج مسلمانوں کے لئے اس نکتہ کو سمجھنا بھی ضروری ہو گیا ہے۔ مسلمانوں کے پاس مسائل ہی نہیں۔ وسائل بھی ہیں ذہانت اور شجاعت بھی ہے اور یہ کوئی معمولی صلاحتیں نہیں شرط یہ ہے کہ ہم مسائل کا تجزیہ کریں اور وسائل کو بروئے کار لانے میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھیں۔

نائک صاحب کا کہنا ہے کہ ہماری قوم خوف و ہراس میں مبتلا ہے۔ یہ خوف و ہراس لاشعوری ہے۔ ان کے خیال میں یہ خوف اقتصادی صورت حال اور معاشی مسائل کے سبب ہے۔ مسلمانوں کا مسئلہ اگر جان و مال کی حفاظت ہے تو روٹی، کپڑا اور مکان بھی ہے۔ لیکن اپنے مصائب اور مشکلات کو چھپانے کی ایک نقصان دہ عادت انہیں مزید پریشان کر دیتی ہے۔ مثال کے طور پر ایک مسلم بے روزگار ہے۔ اس سے پوچھئے کیا حال ہے تو وہ جواب دے گا سب خیریت ہے۔ (نائک صاحب کے بقول "وہ اتنا تکلف کیوں برتتا ہے۔ اگر وہ دوسرے مسلمان کو اپنا بھائی سمجھتا ہے تو اس پر اپنے مسائل کا اظہار کیوں نہیں کرتا ممکن ہے کہ وہ شخص جو اس کی مشکلات سن رہا ہے کسی انداز میں اس کی مدد کرے یا اسے کوئی ایسا سراغ دے جہاں سے مدد مل سکتی ہو۔

ڈاکٹر صاحب چاہتے ہیں کہ مسلمانوں میں محلے سروے ہو اور ایک ایک گھر کی صورت حال معلوم کی جائے کہ وہاں کتنے برسر روزگار اور کتنے بے روزگار ہیں اور ان کے دیگر مسائل کیا ہیں۔ اس سروے سے اپنے بھائیوں کے دکھ درد اور ان کے مشکلات کا علم ہو سکے گا جنہیں ختم کرنے کی سعی کی جاسکتی ہے۔ ڈاکٹر نائک یہ بھی کہتے ہیں کہ مسلمانوں کو اخلاقیات پر بھی خصوصی توجہ دینی چاہئے۔ اخلاقیات کا پاس لحاظ رکھنے کے لئے غریبی یا تونگری کبھی آڑے نہیں آتی۔ لیکن افسوس کہ "مسلمان اخلاقی قدروں سے دور ہوتے جارہے ہیں۔

آج یہ حال ہے کہ لوگ ایک شادی پر ۱۰ ر ۲۰ لاکھ

ڈاکٹر عبد الکریم نائک نے جس جوش و خروش سے خود تعلیم حاصل کی تھی۔ اتنی ہی محنت اپنے بچوں کی تربیت پر کی اور انہیں زیور تعلیم ہی سے آراستہ نہیں کیا بلکہ ان میں وہ فکر پیدا کر دی جو ڈاکٹر ذاکر نائک کے روپ میں نظر آتی ہے۔

روپئے خرچ کر دیتے ہیں جبکہ اسلام میں اسراف بے جا کی سخت ممانعت ہے۔ کیا یہ خطیر رقم غریب اور غریب تر مسلمانوں کی فلاح کے لئے، ان کی بھوک اور دیگر مسائل کے خاتمے کے لئے صرف نہیں کی جاسکتی؟ ڈاکٹر صاحب دریافت کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ فلاحی کاموں پر توجہ دینا بے حد ضروری ہے اس کے لئے یہ بھی کیا جاسکتا ہے کہ مسجدوں کے احاطے ویلفیر سینٹرس میں تبدیل کر دیئے جائیں۔ جہاں کوئی غریب اور پریشان حال مسلمان جائے تو اس کی مطلب براری ممکن ہو سکے۔ کیا دوسروں کی خدمت کرنا یا مدد کرنا عبادت نہیں ہے؟ یقیناً ہے۔ ہمارے یہاں وہ شخص جو صاحب حیثیت ہے اپنے غریب بھائیوں کی ہر ممکن مدد کرے۔ یہی اسلامی طریقہ بھی ہے۔

عبدالکریم نائک صاحب کا مطلب ڈونگری جارل پر واقع ہے اور کنسلٹنگ روم اوپیرا ہاؤس پر، لیکن اب انہوں نے پریکٹس کم کردی ہے اور سماجی کاموں نیز مطالعے پر زیادہ وقت صرف کرتے ہیں۔ آپ کوکن مرکنٹائل بینک کے بانی چیرمین رہے ماہنامہ "نقش کوکن" جاری کیا۔ ۳۳ سال سے یہ ماہنامہ ڈاکٹر صاحب کی سرپرستی میں نکل رہا ہے۔ آپ اس جریدے کے پبلشر بھی ہیں اور ایڈیٹر بھی۔

ڈاکٹر عبدالکریم نائک نے ۱۹۶۸ء میں دماغی صحت سے متعلق ساتویں بین الاقوامی کانفرنس (منعقدہ لندن) میں شرکت کی تھی۔ اس کے بعد ۱۹۷۳ء میں عالمی کانفرنس (منعقدہ سڈنی) میں حصہ لیا۔ ۱۹۸۵ء میں لاہور میں منعقد کی گئی ایک کانفرنس میں ہندوستان کے نمائندے بھی رہے اور ۱۹۹۱ء میں ماہرین نفسیات کی ایک کانفرنس میں مدعو کئے گئے۔ مختلف سمتوں میں آپ کی سرگرمیوں اور مختلف شعبوں میں آپ کی مصروفیت دیکھ کر بہت آسانی سے یہ کہا جاسکتا ہے کہ آپ کی خدمات کا دائرہ وسیع بھی ہے اور انتہائی کارآمد بھی۔

رتناگری سے وابستہ ڈاکٹر عبدالکریم نائک سائنسی سیمیناروں میں نہ صرف ہندوستان کے مختلف مقامات پر بلکہ بیرون ملک بھی اکثر مدعو کئے جاتے ہیں۔ اس طرح آپ امریکہ، برطانیہ، یورپ، جنوبی افریقہ اور مصر وغیرہ کے سیمیناروں میں شرکت کر کے وہاں کے لوگوں کو اپنے خیالات سے مستفیض کر چکے ہیں۔ انہیں شکایت ہے تو صرف یہ ہے کہ ہر مسلمان خواہ کسی ملک کا ہو اپنے مسائل سے مکمل واقفیت رکھتا ہے لیکن کچھ کرتا نہیں ہے۔

اس کے باوجود انقلاب آرہا ہے۔ "ڈاکٹر صاحب کہتے ہیں" وہ اس طرح کہ حالات مسلمانوں کو بیدار کر رہے ہیں۔ یہ انقلاب خود مسلمانوں کی جدوجہد کا نتیجہ نہیں بلکہ حالات کی سنگینی کا ہے۔" تاہم نائک صاحب اطمینان محسوس کرتے ہیں کہ خاص طور پر ہندوستان کے مسلمان بابری مسجد کی شہادت اور اس کے بعد کے فسادات سے کچھ بیدار ہوتے نظر آرہے ہیں۔ اب وہ تعلیم کو عام کرنے پر بھی توجہ دے رہے ہیں اور سماجی کاموں کو بھی ترجیح دے رہے ہیں۔

" لیکن ..... " ڈاکٹر صاحب کہتے ہیں کہ ہمارے کئی مسائل ایسے ہیں جو آسانی سے حل ہو سکتے ہیں نہیں ہوتے تو صرف اس لئے کہ ہمیں معلوم ہی نہیں کہ انہیں کس طرح اور کس انداز میں حل کرنا چاہئے۔ معلومات کا بھی فقدان ہے جو بذات خود ایک مسئلہ بنا ہوا ہے اور صورت حال ہے کہ بمبئی جیسے ترقی یافتہ شہر میں بھی مسلمانوں کا کوئی

ادارہ ایسا نہیں ہے جسے معلومات کا سینٹر قرار دیا جا سکے
اب رحمان فاؤنڈیشن، آل انڈیا مسلم ایجوکیشن سوسائٹی
اور یونائیٹڈ اکنامک فورم جن سے ڈاکٹر صاحب خود بھی
وابستہ ہیں، آئندہ چند ماہ میں ایک انفارمیشن سینٹر قائم
کرنے جا رہے ہیں۔ ڈاکٹر نائک کو امید ہے کہ مسلمانوں
کے دوسرے ادارے وہ سماجی کارکنان جو دردمند
دل رکھتے ہیں معلومات کی اہمیت پر توجہ دیتے ہوئے
آگے بڑھیں گے اور مختلف مقامات پر اس طرح کے
سینٹر یا بیورو قائم کریں گے۔

ڈاکٹر عبدالکریم نائک نے جس جوش و خروش
سے جو تعلیم حاصل کی تھی، اتنی ہی محنت اپنے بچوں کی
تربیت پر کی ہے اور انہیں زیور تعلیم ہی سے آراستہ
نہیں کیا بلکہ ان میں وہ فکر پیدا کر دی جو آج کے نوجوانوں
کے لئے بے حد ضروری ہے۔ آپ کے صاحبزادے ڈاکٹر
ذاکر نائک مختلف اسلامی موضوعات پر نہ کہ صرف لیکچر
دیتے ہیں بلکہ اس لیکچر کے بعد سامعین کے سوالوں کا جواب
بھی دیتے ہیں تاکہ ایک ایک نکتے کو بہتر طور پر سمجھایا جا سکے
چونکہ یہ لیکچر عموماً انگریزی میں ہوتے ہیں اس لئے غیر مذاہب
کے افراد کو اسلام کی روح سے روشناس کرانے میں
خاصی مدد ملتی ہے۔ اس لئے ان غلط فہمیوں کا ازالہ بھی ہوتا
ہے جو برادرانِ وطن کے ذہنوں میں نجانے کیسے بس
گئی ہے۔

تو یہ ہیں ڈاکٹر عبدالکریم محمد نائک جن پر اہل کوکن ہی
کو نہیں بلکہ من حیث القوم تمام مسلمانوں کو فخر کرنا چاہئے۔

"زمین کا قرض"

قاضی فراز احمد (دوحہ، قطر)

لومڑی جب شکار پر لگی تو خرگوش ایک بل میں
گھس گیا۔ لومڑی کی کوشش سے وہ باہر نہیں نکل سکا تو اس نے
زمین سے کہا اسے تم میرے لئے باہر نکال دو۔ زمین نے کہا میں کیوں
نکالوں تم خود ہی کوشش کر لو۔ لومڑی بل میں ہاتھ پاؤں ڈالتی رہی
باہر سے غرّاتی رہی مگر سہما ہوا خرگوش باہر نہیں نکلا۔ آخر لومڑی
نے زمین سے کہا۔ چلو سودا کر لو۔ خرگوش باہر نکل آئے تو آدھا تمہارا
آدھا میرا۔ زمین نے کہا یہ ٹھیک ہے۔ مگر وعدہ خلافی نہیں ہونی
چاہیئے ورنہ بہت برا ہوگا۔ تمہاری شہرت ویسے بھی اچھی نہیں ہے۔
لومڑی نے کہا۔ لوگوں نے مجھے یونہی بدنام کر رکھا ہے۔ چلو وعدہ رہا۔

یکایک حبس کا مارا خرگوش باہر نکلا۔ وہ نیم مردہ تو ہو ہی
رہا تھا لومڑی نے دبوچ لیا۔ اور کئی دنوں کی بھوکی تھی منٹوں میں
چٹ کر لیا۔ زمین کے ارے ارے کرنے تک لومڑی نے ہاتھ پاؤں
بھی پونچھ لئے۔ زمین غرّاتی ہوئی بولی میرا حصّہ کہاں ہے؟
لومڑی کہنے لگی: تیرے لئے یہ پنجے، کھال اور خرگوش کا سر کافی نہیں ہے
کیا؟ زمین نے کہا تو نے ابھی مجھے پہچانا نہیں ہے، جیسے ہی زمین لرزی
لومڑی اچھل کر دوڑ پڑی۔ جہاں بھی لومڑی کے قدم رکتے زمین سے
آواز نکلتی تھی لا میرا قرض ادا کر۔ جسے سنتے ہی لومڑی دوڑ پڑتی
تھی۔ اب تو لومڑی گویا موت سے پیچھا چھڑانے کو دوڑ
رہی تھی۔ دوڑتے دوڑتے تھک گئی۔ پھر بھی دوڑنا پڑتا
تھا۔ تھک ہار کر اپنے بھٹ کا رخ کیا۔ زمین کے نیچے اترتی
چلی گئی اور گر پڑی ——— اور زمین سے پھر آخری آواز
آتی رہی لا "میرا قرض ادا کر"

نقش کوکن کی قیمت میں اضافہ کر دیا گیا ہے۔ اب اس کی سالانہ خریداری سو روپے ہے۔

بحری جہاز سے جانے والے حجاج کرام متوجہ ہوں

القدس حج، عمرہ، زیارت
ٹورس اینڈ ٹراویلس

پتہ: ۶۰، مسجد اسٹریٹ، دوسرا منزلہ، بمقابل مانڈوی پوسٹ آفس، نزد نواب مسجد، بمبئی ۴۰۰۰۰۳ فون: 3718856 / 3712153

الحمد للہ: ہمیں اعلان کرتے ہوئے خوشی محسوس ہو رہی ہے کہ امسال سعودی حکومت نے بحری جہاز سے حج کو جانے کی اجازت دے دی ہے۔ حجاج کرام اس زرین موقع سے فائدہ اٹھائیں۔ بحری جہاز کی تاریخ روانگی کا اعلان دسمبر آخری ہفتے میں کیا جائے گا۔

بحری جہاز کا کرایہ

جہاز کا کرایہ	کل خرچ	رہائش ٹرانسپورٹیشن اور معلم فیس
۱۳۸۰۰ (کیبن)	۴۰۸۰۰	جہاز کے کرایہ کے ساتھ معلم فیس۔ رہائش مکہ مکرمہ مدینہ منورہ رہائش ایرکنڈیشنڈ کمروں میں حرم سے نزدیک
۱۲۶۰۰ (بل میں)	۳۹۶۰۰	منیٰ، عرفات، جدہ، پورٹ، مکہ، مکرمہ، مدینہ منورہ بس کرایہ
۱۱۰۰۰ (ڈیک)	۳۸۰۰۰	یہ تمام اخراجات کل خرچ میں شامل ہیں۔

(نوٹ) ایسے حجاج کرام جو مع طعام (کھانے) کے انتظام کے ساتھ رہنا چاہتے ہیں ان کو نو ہزار روپئے (طعام) کھانے کے لئے ادا کرنا ہوگا۔
بحری جہاز کے فارم (درخواست) ہمارے آفس "القدس ٹورس اینڈ ٹراویلس" سے حاصل کریں۔
آپ جلد القدس ٹورس اینڈ ٹراویلس سے بذات خود رابطہ قائم کریں۔
(القدس ٹورس اینڈ ٹراویلس کی کوئی شاخ نہیں ہے)

خادم: فقیہ عبدالرشید حاجتے

ALBARAKA FINANCE HOUSE LIMITED

Category I Merchant Banker

India House No. 2, Kemp's Corner, Bombay - 400 036, India
Tel : 3863166/3870366-67-68/3877675
Tlx : 011 - 76501 BOOM IN Fax . 3865197

A MEMBER OF THE DALLAH ALBARAKA GROUP

غزلیات

زمانے کی گردش سے دل گرفتہ ٹوٹتا سورج
بڑا مایوس لگتا ہے، بیچارہ ڈوبتا سورج
وفا کیا ہے؟ اخوت بھائی چارہ کس کو کہتے ہیں؟
ہر اک سے پوچھتا پھرتا ہے یہ خون تھوکتا سورج
اگر سب مل کے کوشش اپنے اپنے طور پر کرتے
تو پھر اس طرح اپنے ہاتھ سے نہ چھوٹتا سورج
غریبوں کے بھلا اس سے برے حالات کیا ہونگے
دہکتی ریت پر ہیں پاؤں سر پہ ٹوٹتا سورج
اگر جد و جہد اقبال اپنے خون میں ہوتے
اندھیری، گھُپ اندھیری رات سے پھوٹتا سورج

اقبال احمد اقبال

وفا ابجواڑی

چمکتے چاند پہ شب پہ رخ سحر پہ کہوں
میں حسن شاعر فطرت ہوں ہر اثر پہ کہوں
گلوں پہ شاخ پہ ٹوٹے ہوئے شجر پہ کہوں
عنایتوں کی ہوس کی بری نظر پہ کہوں
میرے قلم کی صداقت کو کون روکے گا
کھلے طبیعت رنگیں تو ہر ہنر پہ کہوں
عجب شعور دیا ہے غموں کی عظمت نے
کہوں تو آنکھ سے ٹپکے ہوئے گہر پہ کہوں
کئی حجابوں میں خود کو سجائے رکھتا ہے
نظر اٹھا دل کبھی اسی کے بام و در پہ کہوں
جنہیں دماغ ملا آسماں کی منزل کا
جو لائے چاند کے ٹکڑے وہ بال و پر پہ کہوں
کسی نے پھول بچھائے کسی کی شوکت میں
کسی نے خار اگائے وہ رہگذر پہ کہوں
وہ سوچتا ہے اجالے ہمارے در تک ہیں
میں سوچتا ہوں وفا ایسے کم تر پہ کہوں

ہے اسی کا دین الگ اپنا بھی مقام الگ
جو دل میں بغض رکھے اور کرے کلام الگ
زمانہ تجھکو تیرے کام سے ہی جانے گا
یہ اور بات کہ تو رکھ لے اپنا نام الگ
یہ کیسی شان ہے ساقی تیرے میخانے کی
یہاں کی مئے بھی الگ اور سب کے جام الگ
نہ جانے کیسے سمجھ بیٹھا، نا، کہ ہاں، اس نے
تھا میرا بھیجا ہوا نامہ و پیام الگ
سکون ڈھونڈتے پھرتے ہیں بے قراروں میں
کہ اپنے شہر کا لگتا ہے کچھ نظام الگ
وہ میرے شہر کی رونق اجاڑنے والا
وہ پھر سے آئیگا اک روز رکھ کے نام الگ
یقین کس لئے کرتا میں اس پہ اے صابر
کہ جس کی صبح الگ ہو۔ ہو جس کی شام الگ

عبدالحق صابر بریری

گرا جو شاخ سے وہ خاک میں سماتا ہے
مٹا کے خود کو نئی کونپلیں اگاتا ہے
میں اس کے ساتھ ہوں، ہر لمحہ یاد کی صورت
وہ صبح و شام مرے شعر گنگناتا ہے
یہ سوچتا ہے زمانے میں نام ہو اپنا
وہ پیار میں بھی روایت کے رنگ لاتا ہے
عداوتوں میں بھی پنہاں ہے دوستی کا بھرم
بہت برا ہی سہی مجھ کو بھی یاد آتا ہے
درون جسم کٹا جا رہا ہے وہ پیہم
فصیل مہر کبھی انا کی اٹھائے جاتا ہے
سخن کی شاخ پہ آئیں گل و ثمر کیسے؟
زمین لفظ پہ سوکھے شجر لگاتا ہے
ہیں فاصلوں میں بھی پوشیدہ قربتیں اختر
جو آنکھ بند کروں، سامنے وہ آتا ہے

مغل اقبال اختر

بوم مارُوں نکو

عبدالمجید سونکرکر، ٹھور (مہاراشٹر)

اس غزل میں رتناگری کی کوکنی زبان استعمال کی گئی ہے

لفڑے وزالو گھرات بوم مارُوں نکو　　بات پسریل گانوات بوم ماروں نکو

بھانڈنا ہوت استات سگلیا گھرات　　ہیاں اسُوں دیا دھیانات بوم ماروں نکو

راز ماہت زری اسلا تُملا تری　　راز ٹھیوا منات بوم ماروں نکو

شان وشوکت زرا اپلی قائم ٹھیوا　　پیسو نسلو کھِشات بوم ماروں نکو

اڑی اڑچنی لاکا مار اپنا ساتھی　　پیٹے ٹھیوا ہاتھات بوم ماروں نکو

کیس کالے کرون گیلو شادی کریا　　دانت پن نائے توندات بوم ماروں نکو

اپجیا راشن دوکانا چا راشن بگا　　کنکہ ملتات دھانات بوم ماروں نکو

قرض والے وصولی لاجیواں ایتات　　زاتُو ماگِل دارات بوم ماروں نکو

پوران سُدھرُو ساٹھی ماستر شالے مدیں　　مارتات مُسکٹات بوم ماروں نکو

اپجیا پورانچی صحت سدھرنار نائے　　پانی آستے دُودھات بوم ماروں نکو

سانگتے بائے طہور بات ایک پتے چی
ایکی نائے آپلیات بوم ماروں نکو

کوکنی غزل

ممبئی شہرات لاکھوں مانسا بے کار ہانت
حال تیاں چو کائی سانگوں کتی بیزار ہانت

تیاں لا اِک وقتا چا روٹی چو بھروسو پن نائی
فوٹ پائری ور نرتات فکری بیمار ہانت

چار دِسا چی زندگی ہے سگلیا لا ول کھوں کیٹھو
کون دشمن ہانت اپلی کون اپلی یار ہانت

آز بھا والا بھروسو نائی بھاوا ور ذرا
آپسات ایک دوسریا چا خون تک کرنار ہانت

پھسوا پھسوی چو ہے دھندو زندگی کیشی کپل
پا ولا ور ہیار فانیات مانسا مکار ہانت

گاواں چا غریباں چا رکتا نی یوزونات بھوک تاں
یا مُن کھاؤن مازلات لالچی ساوکار ہانت

آز ہے مہانگائی اتکی لوکا پن کرتل کا فی
زندگی شی اپلیا ساحِر رات دس لاچار ہانت

ساحِر شیوی
انگلینڈ

کوکن مغربی ساحل کا ایک ایسا سرسبز اور پُر فضا علاقہ ہے جسے ایک عرصہ سے نظر انداز کیا جاتا رہا ۔ سہیادری پہاڑی کے اس علاقہ میں ترقی نہ ہونے کا سبب ایک ریلوے کا نہ ہونا بھی سمجھا جاتا ہے لیکن اب کوکن ریلوے کے ذریعہ لگ بھگ سو سال پہلے اس علاقے میں ریلوے لائن بچھانے کا خواب کو پورا کرنے کا بیڑہ اٹھایا گیا۔ بلکہ اس سمت میں ۹۰ فیصد کام ہونے کا دعویٰ بھی کیا جا رہا ہے اس دعوے کو ثابت کرنے کے لئے پیر ۲۵ ستمبر ۹۵ء کو رتنا گری میں کھیڑ کے مقام پر ریاستی وزیر اعلا منوہر جوشی نے ایک خصوصی ٹرین کو ہری جھنڈی دکھا کر روانہ کرتے ہوتے ویر۔ کھیڑ سیکشن کی ۵۲ کلومیٹر لمبی ریلوے لائن کا افتتاح کیا۔ اس طرح کوکن ریلوے کی کل ۷۶۰ کلومیٹر طویل ریلوے لائن میں سے ۲۰۰ کلومیٹر پر ٹرینوں کی آمد و رفت شروع ہو چکی ہے ۔ دوپہر ساڑھے بارہ بجے روانہ ہوئی " کوکن کوئین " نامی خصوصی ٹرین کو خوب سجایا گیا تھا جو اب وادر تک جائے گی۔ ٹرین کی روانگی کے ساتھ وہاں موجود ہزاروں افراد کے چہرے خوشی سے کھل اٹھے ۔
اس ٹرین کے مسافروں میں وزیر اعلا منوہر جوشی، وزیر مملکت برائے ریلوے سریش کلماڈی اور وزیر صحت عبدالرحمٰن انتولے بھی شامل تھے ۔

بمبئی کی آبادی کا ۳۰ فیصد حصہ کوکن سے تعلق رکھتا ہے جو بہتر روزگار کی تلاش میں شہر کا رخ کرتے رہے ہیں ۔ فی الحال ان کی ایک بڑی تعداد اور خصوصاً نوجوان نسل عرب ممالک میں برسر روزگار ہے۔ کوکن میں مسلمانوں کا فیصد بھی کافی اچھا ہے۔ بتایا جاتا ہے کہ ہندوستان میں سب سے پہلے مسلمان تاجر کیرالا اور کوکن کے ساحل پر اترے تھے ۔ بیرون ملک میں برسر روزگار ہونے کے نتیجے میں مسلمان کافی خوشحال ہیں۔ بمبئی سے کھیڑ تک سفر کے دوران سڑک کے کنارے اور ریلوے پٹریوں کے قریب پہاڑ کے دامن میں بسے گاؤں میں خوبصورت مساجد اور مسلمانوں کے شاندار مکانات دکھائی دیتے ہیں ۔

ان علاقوں میں اردو میڈیم ہائی اسکول اور دینی مدارس بھی بڑی تعداد میں ہیں۔ بمبئی میں زیادہ تر کوکنی آج بھی کپڑا ملوں یا گودی میں ملازمت کرتے ہیں ۔ لیکن تقریباً ۲۵ سال سے انہوں نے خلیج میں ملازمتیں اختیار کرنا شروع کر دی ہیں ۔

کھیڑ سے پہلی ٹرین کی روانگی کے وقت پٹریوں کے دونوں جانب ہزاروں دیہاتی رنگ برنگے لباسوں میں سجی دھجی ٹرین کا استقبال کرنے کے لئے کھڑے تھے ان میں سینکڑوں افراد کے لئے مسافروں سے بھری ٹرین دیکھنے کا یہ پہلا موقع تھا ورنہ اس سے قبل انہوں نے ریل گاڑی کے بارے میں پڑھا، سنا یا ٹی وی اور سینما کے پردے پر دیکھا تھا۔ لیکن اب کوکن ریلوے نے ریل گاڑی کو ان کے گھر تک پہنچا دیا جو انہیں قومی دھارے میں شامل کر دے گی اور علاقے میں سماجی اور معاشی ترقی کے مواقع بڑھ جائیں گے ۔

ریل گاڑی، کوکن میں ترقی اور خوشحالی لائے گی

اس امید بھری یقین دہانی کے سبب شہریوں کے چہرے کھل اٹھے ہیں۔

دیوان کھاوٹی۔ کرنجا واڑی، ویر، گورے گاؤں، مان گاؤں، اندا پور، کولاڈ، روہا، پنویل اور پھر بمبئی کی حدود میں داخل ہونا اب چند گھنٹوں کی بات رہ گئی ہے کھیڑ اور ویر کے درمیان دیوان کھاوٹی اور کرنجا واڑی اسٹیشن پر ٹرین کے استقبال کے لئے ہزاروں افراد جمع تھے، چلتی ٹرین سے باہر کے مناظر دیکھتے ہوئے ایک عجیب منظر یہ بھی دکھائی دیا کہ گاؤں کے لوگ کھیتوں اور پہاڑیوں پر سے گزرتی ریل گاڑی کو عجیب وغریب حیرت سے دیکھ رہے تھے ان میں مرد، عورتیں، بزرگ اور بچے سبھی شامل تھے، بزرگ حضرات اپنے پوتے اور پوتیوں کے کاندھے پر ہاتھ رکھ کر یا لاٹھی کے سہارے ریلوے لائن کے قریب کھڑے تھے۔ ٹرین کے چلنے کی آواز نے کھیتوں میں کام کرنے والے مزدوروں کے ہاتھ روک دئے اور پٹریوں کے ساتھ چل رہی سڑک سے گزرتی ہوئی ٹرک، بس، اسکوٹر، آٹو رکشا جیسی سواریاں اور پیدل مسافر بھی جہاں تھے وہیں کھڑے رہ گئے۔

ریل گاڑی کھیڑ سے روانہ ہونے کے بعد کیسٹری گھاٹ کی طویل ترین ناتو واڑی سرنگ سے گذری۔ جو ایشیا کی سب سے لمبی سرنگ ہے۔ اس کی ساڑھے چار کلومیٹر لمبائی کو طے کرنے میں ٹرین کو ساڑھے پانچ منٹ لگے۔ اس سرنگ میں داخل ہونے کے ساتھ گھٹن کا احساس ہوتا ہے۔ ساتھ ہی سرنگ نے کوکن ریلوے حکام کے اس بلند بانگ دعوے کی قلعی کھول دی ہے کہ ٹرین گزرنے کے دوران انجن کے دھوئیں کو باہر نکالنے اور تازہ ہوا کے لئے جدید ترین پنکھے لگائے گئے ہیں ان ۸۳ پنکھوں کا کوئی اثر نہیں ہوا ہے، سرنگ میں روشنی ٹیلیفون سرکٹ اور پونے چار کلومیٹر لمبی پٹری کو مستقبل طور پر سمنٹ چبوترے میں نصب کیا گیا تاکہ مزدوروں کو ان کی دیکھ بھال کے لئے سرنگ میں نہیں جانا پڑے۔ ویسے بھی پیدل اس سرنگ کے دوسرے سرے تک پہنچنے کے لئے ایک گھنٹہ کا وقت درکار ہے اور مزدوروں کو اس سے زیادہ وقت لگ سکتا ہے کوکن ریلوے پر اونچی پہاڑی لمبی سرنگ اور طویل پل وغیرہ کی متعدد مثالیں موجود ہیں لیکن ویر اسٹیشن سے نصف کلومیٹر کے فاصلے پر واقع داس گاؤں سرنگ میں داخل ہونے سے قبل ٹرین ساوتری ندی پر بنے خوبصورت پل پر سے گزرتی ہے جس کے بائیں جانب ناگیشوری اور کالی ندی اور ساوتری ندی کا سنگم ہوتا ہے جبکہ دائیں جانب ساوتری ندی کے کنارے داس گاؤں بالکل پہاڑ کے دامن میں واقع ہے اور یہ منظر دل کو چھو لیتا ہے۔

نئی بمبئی کے بعد پنویل سے کھیڑ تک ہر طرف سرسبز پہاڑیاں اور ہرے بھرے کھیت دکھائی دیتے ہیں۔ اس پورے علاقے میں کوئی ایسا مقام دکھائی نہیں دیتا جہاں ہریالی نہ ہو ان سرسبز پہاڑیوں کو بارش نے مزید حسین بنا دیا ہے اور ان کی بلندیوں سے نیچے گرنے والے برساتی جھرنوں نے ان کے حسن کو دوبالا کر دیا۔

سنگلاخ پہاڑیوں، گھاٹیوں، سرنگوں، اور ندی نالوں پر سے گذرنے والی ریل ہندوستانی انجنیئروں کی قابلیت اور محنت کی کہانی سناتی ہے اور ان پر رشک کرنے کو دل چاہتا ہے۔ کیونکہ ان کی محنت و لگن نے منگلور جیسے دور افتادہ شہر کے فاصلے کو نصف سے بھی کم کر دیا ہے قومی شاہراہ نمبر ۱۷ سے منگلور تک ۲ ہزار کلومیٹر کا فاصلہ

۱۴ گھنٹے میں طے ہوتا ہے جو کوکن ریلوے کے ذریعے ۹۱۴ کلومیٹر ہو گیا ہے اور اسے صرف ۱۵ گھنٹے میں طے کیا جاسکے گا. اس طرح بمبئی۔ گوا کے درمیان کا فیصلہ نصف ہو چکا ہے۔ کوکن اپنے خوبصورت مناظر کی وجہ سے ایک پرکشش سیاحتی مرکز بن سکتا ہے۔ اور صنعتی ترقی بھی ہو سکتی ہے لیکن منصوبہ بند طریقہ سے سب کچھ کرنا ہوگا ورنہ اس حسین اور پُر فضا علاقے کا حسن برباد ہو جائے گا۔

سابق وزیر مدھو ڈنڈوتے نے اپنی تقریر میں سچ ہی کہا کہ "گاندھی جی کی ۱۲۵ ویں سالگرہ کے موقع پر اس منصوبے کی تکمیل انہیں سچی شردھانجلی ہوگی کیونکہ کوکن ریلوے ہندوستان کی ترقی کی ایک اہم منزل ہے۔

کوکن ریلوے کے روح رواں سری دھرن

کوکن ریلوے کارپوریشن لمیٹیڈ کے چیرمین اور مینجنگ ڈائرکٹر. ای۔ سری دھرن کی نگرانی میں کوکن ریلوے کے ۔۷۶ کلومیٹر طویل ریلوے لائن کا ۵۲ فیصد کام مکمل ہو چکا ہے۔ کھیڑ ویر سیکشن کی افتتاحی تقریب میں سبھی مقررین نے سری دھرن کی ستائش کی ۔ سری دھرن ۱۹۸۷ء میں ویسٹرن ریلوے کے جنرل منیجر اور پھر ریلوے بورڈ کے ممبر نامزد کئے گئے . ۱۹۹۰ء میں سبکدوش ہونے کے بعد انہیں کوکن ریلوے کا چیرمین اور مینجنگ ڈائرکٹر بنا دیا گیا۔ انہوں نے ریلوے کی ترقی کے لئے دیگر ممالک میں شروع کئے گئے منصوبوں اور جدید کاری کی معلومات کے لئے کئی ملکوں کا دورہ کیا اس دوران انہوں نے "ٹیوب ریلوے کی تعمیر" پر خصوصی توجہ دی ۔

معلوم نہیں تھا

اپنے مطب سے تھک کر لوٹا ہوا ڈاکٹر سستانے کے لئے لیٹا ہی تھا کہ دروازہ پر دستک ہوئی۔ ڈاکٹر منہ بناتا ہوا اٹھا اور بستر سے بولا کون ہے ؟

" باہر سے آواز آئی۔ ڈاکٹر صاحب دروازہ کھولئے۔ مجھے کتے نے کاٹ لیا ہے "

کیا تمہیں معلوم نہیں کہ یہ میرے آرام کا وقت ہے۔ ڈاکٹر نے کہا۔

جی ڈاکٹر صاحب ! مجھے تو اچھی طرح معلوم ہے ۔ مگر کتے کو معلوم نہیں تھا۔

باہر سے آواز آئی۔

نوبل بلڈرس اینڈ ڈیولپرس چپلون ضلع رتناگری کی
خوبصورت ھاؤسنگ کمپلکس
آزاد نگر
چپلون گوولکوٹ روڈ چپلون ۔ ضلع رتناگری میں
۲ روم کچن، ۳ روم کچن کے فلیٹ دستیاب ہیں۔ عمدہ آر۔ سی۔ سی کنسٹرکشن ۲۴ گھنٹے پانی کی سہولت کارپارکنگ اور گارڈن ریلوے اسٹیشن اور ایس ٹی اسٹینڈ سے نزدیک اردو اور انگریزی میڈیم اسکول نہایت قریب اور کئی دیگر سہولیات کے ساتھ زیر تعمیر پروجیکٹ کی بکنگ جاری ہے
چپلون کا رابطہ ٹیلیفون
پتہ: پرکار ایجنسی ۳۱ شریف دیوجی اسٹریٹ بمبئی ۳

فون: ۳۸۶۲۷۳۲ / ۳۵۷۷۶۷
دہلی دربار
جس کی بریانی، تندوری مرغ، ڈبہ گوشت اور کچھڑا ملک بھر میں مشہور ہیں
پتہ: نزد کارنر گرانٹ روڈ، بمقابل نیو روشن سینما، بمبئی ۴۰۰۰۰۴
ایرکنڈیشنڈ ریسٹورنٹ
ہر خاص و عام کی پہلی پسند
فون: ۲۰۲۰۲۳۵ / ۲۰۲۸۰۳۱
ملک دربار
۱۵، ہالینڈ ہاؤس، شہید بھگت سنگھ روڈ، نزد ریگل سینما، بمبئی ۳۹
ڈونگری برانچ
عبداللہ مینشن، ڈونگری، بمبئی نمبر ۹
فون: ۳۷۶۹۳۳۸ / ۳۷۶۹۳۵۰

With Best Compliments from
FAROUK SODAGAR
DARVESH GROUP
(TRUSTED SINCE 1909)
TIMBER • IMPORT
EXPORT • REAL ESTATE
Head Office
BRANCHES
DELHI • KANDLA • MANGALORE

قیصر رتناگیروی

ہاشم نگانوی

یہ دنیا سرائے فانی ہے جو یہاں پر آیا ہے اسے ایک دن جانا ہے جانیوالے کا چند روز چرچہ رہتا ہے رفتہ رفتہ لوگ اس کو بھول جاتے ہیں پھر اس کا نام بھی حافظے سے غائب ہو جاتا ہے مگر کچھ ہستیاں ایسی بھی ہوتی ہیں جو بھلانے پر بھی یاد آتی رہتی ہیں وہ کچھ ایسے نقوش چھوڑ جاتے ہیں جس کو مٹانا وقت کے بس کی بات نہیں ہے وقتاً فوقتاً ان کا تذکرہ کسی نہ کسی صورت میں ہوتا رہتا ہے ایسے ہی لوگوں میں قیصر رتناگیروی کا شمار ہوتا ہے آج سرزمین کوکن میں جو شعر و ادب کا چرچہ ہے اس میں مرحوم کی جدوجہد کو کافی دخل ہے انہوں نے اردو ادب کی بڑی خدمت انجام دی ہیں اسی لئے ان کو فخر کوکن کے معزز خطاب سے نوازا گیا ان کی زبان اردو خدمات کا اعتراف ان کی حیات ہی میں عوام نے کیا یہ بہت بڑی بات ہے بمبئی میں مرحوم نے ادارہ بزم شعر و ادب کوکن کی سرپرستی فرمائی جس کے زیر اہتمام ہر ماہ ایک طرحی نشست منعقد ہوا کرتی تھی۔ مقصد اس ادارہ کا یہ تھا کہ نوجوانوں میں ادبی ذوق پیدا ہو اور شعر کہنے کی صلاحیت ابھرے گوشۂ گمنامی سے ان کو محفل شعر و ادب میں لایا جائے جب بھی مرحوم ملتے خواہ وہ خود آتے یا اتفاقی ملاقات ہو جاتی تو اپنی ایک دیرینہ آرزو کا ذکر ضرور کرتے کہ سرزمین کوکن سے ایسا شاعر ابھرے جو نہ صرف اپنے وطن بلکہ پورے ملک کا نام روشن کرے مرحوم نے اپنے انہیں خیالات کو اپنے شعروں میں پیش کیا ہے۔ یہاں پر مرحوم کے ایک مرصع غزل کا ایک شعر پیش خدمت ہے جو ان کی دیرینہ آرزو کی عکاسی کرتا ہے۔

وہ آب و تاب نہ کھو دیں کہیں خدا نہ کرے
نکال لایا ہوں تہہ سے جنہیں گہر کی طرح

مرحوم کچھ دن اور زندہ رہتے تو ممکن تھا کہ ارمان پورا ہو جاتا مگر انتہائی افسوس کے ساتھ اس حقیقت کا اظہار کرنا پڑ رہا ہے کہ ان کی وفات حسرت آیات کے بعد نہ تو بزم کی طرحی نشست منعقد ہوئی نہ مرحوم کے لئے کوئی تعزیتی اجتماع ہوا مرحوم کے شاگردوں کی تعداد کم نہیں ہے لیکن افسوس کہ کسی شاگرد نے حقِ استادی ادا نہیں کیا۔ مرحوم کا حلقۂ احباب بھی کافی وسیع تھا ان کی جانب سے بھی سکوت افسوسناک ہے شاید مرحوم کو اپنی حیات میں ہی اس کا احساس ہو گیا تھا جس کا انہوں نے اپنے شعروں میں اشارہ بھی کیا ہے۔ جنہیں پیش کر کے ان کے اہل دل ہونے کا ثبوت ملتا ہے۔

سوا خدا کے کوئی چارہ گر نہیں رکھتا
بھروسہ اپنا کسی اور پر نہیں رکھتا

اسی امید پہ سینچا ہے خون سے اپنے
مرے چمن میں بھی ہو کوئی دیدہ ور کی طرح

منزل گردش دوراں سے گذر جانے دو
فن نکھر جائے گا فنکار کو مر جانے دو

شکوہ بے مہریٔ احباب عبث ہے قیصرؔ
کون رکھتا ہے یہاں کس کی خبر جانے دو

تو نے دیا ہی کیا ہمیں دنیائے رنگ و بُو
آئے تھے اشکبار چلے سوگوار ہم

اک بے رخی کا زخم ہے اک بے بسی کا غم
چبھتے ہوئے ہیں سینۂ قیصرؔ میں خار دو

انتہائی حیرت کی بات ہے کسی نے زبانی سن کر اثر لیا نہ کسی کو مجموعۂ ادراک پڑھ کر احساس ہوا آخری شعر بھی ملاحظہ ہو جو مرحوم کے احساسات کا آئینہ ہے۔

ماضی کی یاد حال کا نقشہ نظر میں ہے
مستقبل حیات کا غم چشم تر میں ہے

شاعر حساس ہوتا ہے جو کچھ شکوہ شکایت کا معاملہ ہوتا ہے وہ اشعار کی شکل میں ڈھل کر قلب کی گہرائیوں سے نکلتے ہوئے چشم تر کی صورت آواز دیتا ہے۔ امید ہے کہ راقم السطور کی نوائے پریشان کو سن کر کم از کم مرحوم کی مغفرت کے لئے دعا فرمائیں مرحوم کے بعد جو جمود طاری ہے اس سے ایسا محسوس ہوتا ہے مرحوم نے جو گہر سمندر کی تہہ سے نکالے تھے وہ اپنی آب و تاب کھو چکے ہیں۔

یوسف ناظم

خلیجی جنگ اسے نہیں کہتے جو دو خلیجی ملکوں کے بیچ لڑی جائے یا کوئی تیسرا ملک وہاں پہنچ کر ایٹمی اسلحہ کی مدد سے امن قائم کرنے کا کارنامہ انجام دے۔ جغرافیائی نقطۂ نظر سے یہ جنگ ضرور خلیجی جنگ ہوئی لیکن ہم جغرافیائی مسئلہ آپ کی توجہ کے لئے پیش نہیں کر رہے ہیں ہم تو اس طویل و عریض خلیج کی بات کر رہے ہیں جو ایک انسان کو دوسرے انسان سے جدا کر رہی ہے اور جیسے جیسے انسان کی تعداد میں اضافہ ہوتا جا رہا ہے یہ خلیج بھی اسی تیزی سے پھیلتی جا رہی ہے۔ دو رہبرانِ قوم ایک ہی اسٹیج پر نمودار ہو کر برادرانِ ملت کو متحد ہونے کی تلقین فرماتے ہیں ان کی آواز کے زیر و بم سے شجر و حجر تک چونک پڑتے ہیں اور ایسا معلوم ہونے لگتا ہے اب تھوڑی ہی دیر میں سامعین وفورِ محبت میں ایک دوسرے سے بغلگیر ہو جائیں گے لیکن ہوتا یہ ہے کہ خود یہ دونوں رہبرانِ قوم ایک دوسرے سے بغلگیر ہو جاتے ہیں اور سامعین کو بیچ بچاؤ کرنے کی کوشش میں وہی کرنا پڑتا ہے جو مجلسِ اقوامِ متحدہ کرتی ہے یعنی مزید انتشار، خلفشار اور بیزار یہ ہوئی خلیجی جنگ۔

ہے کوئی حکیم الامت جو اس خلیج کو پاٹنے کا تیر بہدف نسخہ تجویز کرے۔ (تیر بہدف نسخے کا مطلب یہ نہیں ہے کہ اندھیرے میں تیر چلائے)

اشتہاری مجرم اسے نہیں کہتے کہ جس کی گرفتاری کے لئے سرکار اشتہار دے اور اس کے سر کی (آج کے بازار بھاؤ کے مطابق) کوئی قیمت مقرر کرے۔ ہماری نظر میں اشتہاری مجرم وہ ہے جو کسی اشتہار میں اس طرح نمودار ہو کہ کوئی نظر اٹھا کر نہ دیکھ سکے۔

ایک زمانے میں بحری قذاقوں کی بڑی شہرت تھی اب نہیں رہی۔ بحر میں اب صرف مچھلیاں پکڑی جاتی ہیں یا شاعری کی جاتی ہے۔ یہ اور بات کہ بحر بدل جاتی ہے۔ اب زمانہ بری قزاقوں کا ہے جن کی مردم شماری ممکن نہیں ہے۔

سب سوتوں کو جگاؤ، بس اس کا خیال رکھو کہ کہیں ہمارے ضمیر نہ جاگ پڑیں۔

سنو مت، دیکھو مت، بولو مت اس سے اچھا "مت دان" کوئی ہے ہی نہیں۔

نقش کوکن کی قیمت میں تھوڑا سا اضافہ

بڑھی ہوئی گرانی کے پیشِ نظر ہم آپ کے محبوب رسالہ "نقش کوکن" کی قیمت میں اضافہ کرنے پر مجبور ہیں۔ اب نقش کوکن کا سالانہ زرِ مبادلہ سو روپئے اور فی کاپی دس روپئے ہوگی۔

انسان کي زندگي ميں ھر
طرح کے دور آتے ھيں. خوشي
کے بھي، رنج کے بھي. خوشي کے
موقع پر تقريبات هوتي ھيں
شادي بياہ، عقيقه، ختنه
بسم الله، ختم قرآن، امتحان
ميں کاميابي، بيرونِ ملك
روانگي، وطن ميں آمد،
حج و زيارت ... ان سب سے
يادیں جُڑي هوتي ھيں.
اور ھر ياد کے ساتھ کسي
مٹھائي کي ياد وابسته هوتي
هے. رنج کے موقع پر سوگ
هوتا هے، وفات، چهلم، فاتحه،
قرآن خواني ... ان سب سے
يادیں جُڑي هوتي هيں اور
ھر ياد کے ساتھ کسي مٹھائي
کي ياد وابسته هوتی هے.
ایک موسم آتا هے، دوسرا
جاتا هے: باراں، گرما، خزاں،
سرما، بهار. ان سب سے يادیں
جُڑی هوتی هیں اور یاد کے
ساتھ کسي مٹھائي کی یاد وابسته
هوتي هے. تہواروں کا دور
مدام چلتا هے: عید، بقرعید
محرم، شب برات، میلاد النبي،
ماہِ رمضان ... ان سب سے
يادیں جُڑي هوتي هيں اور
ھر ياد کے ساتھ کسي مٹھائي
کي ياد وابسته هوتي هے.
بھائي کي شادي ميں تو
تمام طرح کي مٹھائیاں تھیں.
دوست کے هني مون پر
افلاطون. قرآن خواني ميں
نان خطائي. باراں ميں برفي.
سرما ميں گاجر کا حلوه.
رمضان ميں مالپوه. عيد
ميں شیر خُرما.
اور ھر مٹھائي سے لُطف اندوز
هونے کے بعد سوال پُوچھا
جاتا هے کہ "بھئي مٹھائي
کهاں سے خريدي؟" تو
سليمان مٹھائي والے کا نام
بے ساخته زبان پر آجاتا هے.
يعني ھر مٹھائي کے ساتھ سليمان
مٹھائي والے کي ياد جُڑي هوتي
هے اسي لئے جب کبھی مٹھائي
کا ذکر چھڑتا هے، سليمان
مٹھائي والے کي بات هوتي هے.
سليمان مٹھائي والے همه اقسام،
همه اصناف، همه رنگ، همه
اشکال، همه اجناس اور همه
مواقع مٹھائیاں بناتے ھيں.

آیئے، اپني يادوں کي ياد ميں
کوئي مٹھائي نوشِ جان
فرمائیے.

جب کبھی
مٹھائی کا ذکر چھڑتا ھے
سلیمان مٹھائی والے کی بات ھوتی ھے

سلیمان مٹھائی والے

شاھوں کے شایانِ شان مٹھائیاں بنانے والے

مینارہ مسجد

۳۱ ایف/ جی محمد علي روڈ، ممبئی ۴۰۰۰۰۳

فون: [illegible]

ڈاکٹر ذاکر نائیک

اگر ارون شوری مجھ سے بحث کرنا چاہتے ہیں تو میں تیار ہوں ـــــ ڈاکٹر ذاکر نائیک

اگر ارون شوری مجھ سے اسلام کے موضوع پر بحث کرنا چاہتے ہیں تو میں تیار ہوں لیکن بحث عوام کے سامنے ہوگی۔ یہ اعلان ڈاکٹر ذاکر نائیک نے "کیا قرآن الہامی کتاب ہے؟" اس موضوع پر اپنے لیکچر کے بعد سوالات اور جوابات کے دوران کیا۔

ڈاکٹر ذاکر نائیک نے کہا کہ قرآن پاک کے الہامی ہونے کا سب سے بڑا ثبوت یہ ہے کہ اس میں ایک بھی خامی نہیں نہ کہیں تضاد ہے۔ قرآن پاک میں موجود سائنسی، جغرافیائی، جیولوجی، ریاضی وغیرہ سے متعلق حقائق کا ذکر کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ یہ سب انکشافات قرآن نے ۱۴ سو سال قبل کر دئے تھے جو آج کے سائنس داں کرتے ہیں۔ قرآن پاک نے پہلے ہی کہہ دیا تھا کہ نمکین اور میٹھا پانی ایک دوسرے سے مل نہیں سکتے۔ سائنس نے آج یہ پتہ کیا۔ قرآن نے پہلے ہی کہہ دیا تھا کہ پہاڑ زمین کا ستون دکھیا ہیں اور سائنس آج کہتی ہے کہ پہاڑوں کی وجہ سے زمین سکڑتی نہیں اس پر توازن ہے۔ یہ تمام حقائق بتاتے ہیں کہ قرآن الہامی ہے۔

لیکچر کے بعد ڈاکٹر ذاکر نائیک نے سوالات اور جوابات کے سیشن میں لوگوں کی طرف سے اٹھائے گئے سوالات کے جواب دئے۔ برلا ماتوشری ہال مرد اور خواتین سے کھچا کھچ بھرا تھا۔ ان میں غیر مسلموں کی بھی بڑی تعداد تھی۔

حسب الاعلان یہ پروگرام ۵ نومبر ۹۵ء کی صبح ساڑھے نو بجے ٹھیک وقت پر شروع ہوا۔ تقریباً بارہ سو کرسیوں کا یہ ہال ایسا بھرا تھا کہ تل دھرنے کی جگہ نہ تھی۔ لوگ کاریڈور میں اور اسٹیج پر فرش پر بیٹھے تھے۔ باہر کھڑے لوگوں کے لئے ٹی وی بھی لگائی گئی تھی۔ عدم گنجائش کی بنا پر کئی حضرات مایوس ہو کر لوٹ گئے۔

۲۹ سالہ نوجوان ڈاکٹر ذاکر نے نان اسٹاپ ڈیڑھ گھنٹہ تقریر کی اور پھر ایک گھنٹہ تک حاضرین کی طرف سے پوچھے گئے سوالوں کے تسلی بخش جواب دئے۔

نقش کوکن

مومن کی پہچان

مومن وہ ہے جو اللہ سے ڈرے
مومن وہ ہے جو محمدؐ کے طریقے پر چلے
مومن وہ ہے جو نماز کا پابند ہو
مومن وہ ہے جو والدین کی خدمت کرے
مومن وہ ہے جو پڑوسیوں کا خیال رکھے
مومن وہ ہے جو غریبوں کا ہمدرد ہو
مومن وہ ہے جس کے اخلاق اچھے ہوں
مومن وہ ہے جو استاد کی عزت اور احترام کرے
مومن وہ ہے جو نیک ہو اور دوسروں کو نیکی کی راہ بتائے۔

مس سیرا بیگم
ـــــ گوونکوٹ (چپلون)

ساحر شیوی — لوٹن۔ انگلینڈ

ماہ ستمبر کا نقش کوکن ہمدست ہوا۔ نقش کوکن روز بروز نکھرتا جا رہا ہے۔ خدا اسے نظر بد سے بچائے اور کوکنی قوم کا آرگن حشر تک قائم رہے۔

اس شمارے میں شرف کمالی صاحب نے مجھے جن الفاظ سے نوازا ہے۔ میں اس کے قابل نہیں ہوں البتہ ایسا محسوس ہوتا ہے کہ کوکنی شاعری ان کے گھٹی میں پڑ گئی ہے اور اب ان کی کوکنی شاعری کا مجموعہ منظر عام پر آنا ضروری ہے۔

شہاب الدین کھمکر — لندن

نقش کوکن جو خدمت انجام دے رہا ہے اس کے لئے ہم بے حد شکر گذار ہیں کہ وطن سے اتنے دور رہنے کے باوجود بھی ہر مہینہ ہمیں اپنے وطن کی اپنے علاقے کی خبریں پاتے ہیں ہم اس پرچہ کی بے حد عزت کرتے ہیں اللہ اسے دن دوگنی ترقی عطا فرمائے۔ آمین

جاوید دروے — بانکوٹ

"اب ماہنامہ نقش کوکن کے روئے زیبا پہ بتدریج جو خوبصورت دلکشی نمودار ہوتی جا رہی ہے، ہمارا نمائندہ جریدہ صوری اور معنوی اعتبار سے اپنا منظم کردار جس طور سے نبھاتا آ رہا ہے جسم و جان کا حصہ بن کر رہ گیا ہے یہ ایک ٹھوس حقیقت کا اعتراف ہے۔

نقش کوکن ہی نے دنیا بھر میں پھیلے ہوئے کوکنی افراد اور خاندانوں کو حوصلہ افزا مرکز پر سمیٹ لایا ہے۔ انہیں ایک فیملی کا روپ دیا ہے۔ نقش کوکن ٹیلنٹ فورم کی کرشمہ سازی اور اس کی ہمہ گیر افادیت سے ہم آج بھی چشم پوشی کر رہے ہیں حالانکہ ترقی، پُرخار، پُرپیچ اور پتھریلی راہوں کو ہموار اور سہل کرنے میں فورم ایک بے مثال اور عظیم کردار ادا کر رہا ہے۔

اب ضرورت اجتماعی توجہ کی ہے۔

میں کوکن کی تعلیم یافتہ، مقتدر، دوراندیش دانشور اور صاحبِ دل مخیر حضرات سے گذارش کرونگا کہ وہ نقش کوکن سے وابستہ رہیں اور اس کی آواز اس کی جدوجہد اس کے پروگرام اور اس کے پیغام پر توجہ دیں ہاتھ بٹائیں تاکہ کوکنی قوم دنیا کی ترقی یافتہ قوموں کے شانہ بشانہ چل سکے۔

ابراہیم بغدادی — یو۔ کے

اگست ۹۵ء کے شمارے میں جناب شرف کمالی صاحب کا مضمون "اولیاء اللہ اور اولیاء الشیطان" نظر سے گذرا۔ بہت پسند آیا۔ ویسے میں ان کی تحریر کا ہمیشہ سے مداح رہا ہوں۔ لیکن مسلمانوں کے دعوتی

پہننے میں ان کی برہمی کیا معنی ؟ جبکہ ہمارا اپنا لباس کیا معنی رکھتا ہے ! حالانکہ موصوف کا نہایت پیار ومحبت عقیدت مندی، وسیع النظری اور رواداری کا یہ لوگوں کو پیغام ہے کہ ؎

گانوانت ہے مسجد چیا ازانی شیں ابھی برکت
اک رام چا مندر ابھی تیز ارات اموں دیا

(کوکنی شاعری دراسوں دیا از شرف کمالی
دسمبر ۱۹۹۴ء صفحہ ۲۵)

پھر یہ لنگی اور دھوتی کا تضاد کیا معنی ؟" کہتے ہیں ساڑی اور دھوتی کا رواج اس زمانے کی ایجاد ہے جب" بھارت واسی " سئے ہوئے کپڑوں سے ناواقف تھے۔ مسلمانوں کی آمد سے وہ قمیص اور شلوار سے متعارف ہوئے اور کھانوں میں پلاؤ، بریانی اور زردہ جیسے پُر ذائقہ پکوانوں سے مستفید ہوئے تھے مختصر ان فروعی باتوں میں الجھنے کے بجائے اس کی اصلاح ازبس ضروری ہے۔

احمد ابراہیم ہرویتکر — لندن
مدینہ عنایت اللہ گیسے — لندن
سراج حمدولے — لندن
شہاب الدین روگھے — برمنگھم

ماہ ستمبر کا پرچہ ملا۔ جناب مبارک کاپڑی کا " آخری صفحہ" پڑھ کر افسوس ہوا۔ مولانا اسعد مدنی اور دیگر علماء پر حملہ اور قائداعظمؒ کے متعلق نازیبا الفاظ استعمال کر کے اچھا نہیں کیا گیا۔ اس سے پہلے بھی صاحب موصوف نے قائداعظمؒ کو یزید اور

نقش کوکن

صدام حسین کے صف میں کھڑا کیا تھا۔ کیا مبارک صاحب ۱۹۴۴ء کے واقعات سے واقف نہیں ؟
شک ہو رہا ہے وہ قادیانی تو نہیں ؟ شک ہو رہا ہے کیا ان کی اہلیہ غیر مسلم تو نہیں ؟ آخر وہ کس کو خوش کرنا چاہتے ہیں ؟ (۱)

آپ کو یاد رکھنا چاہیئے کہ نقش کوکن ہندوستان سے باہر بھی پڑھا جاتا ہے۔ ایسی باتوں کے لئے کاپڑی صاحب کو کسی ہندی یا مراٹھی رسالے کا سہارا لینا چاہیئے نہ کہ نقش کوکن کا یہ سیاسی پرچہ نہیں ہے۔

رہا سوال مسلمانوں کا منطقی اور پروگریو بننے کا تو ہم یہ عرض کریں گے کہ ایسے خیالات آپ ان کو ان کے پاس ہی رہنے دیں اور ہمیں آپ کی دعاؤں کی ضرورت رہے گی۔ جہاں ہمیں قوت ایمان۔ آخری پیغمبر کی اطاعت اور قرآن اور حدیث پر عمل کرنے کی توفیق ملے۔ آمین

(۱) اطلاعاً عرض ہے کہ کاپڑی صاحب نہ تو قادیانی ہیں اور نہ ہی ان کی اہلیہ غیر مسلم ہیں۔

دوست محمد شاداب — رتناگیروی

معلومات سے بھرپور نومبر ۹۵ء کا شمارہ میں پہلا صفحہ اور آخری صفحہ پڑھنے کے بعد مبارک کاپڑی کے بیباک قلم کیلئے بیساختہ کلمات تحسین زبان پر آتے ہیں۔

مبارک کاپڑی دینی، سماجی، ادبی اور تعلیمی موضوعات کو نقش کوکن کے پہلے اور آخری صفحہ کی زینت بناتے رہتے ہیں اور ان کے قلم نے ہر موضوع کے ساتھ انصاف کیا ہے نقش کوکن "یلنٹ فورم" کی سرگرمیاں شروع ہو رہی ہیں دعا ہے کہ سالہائے گذشتہ کی طرح کامیاب ہمکنار ہوں۔

مشتاق درزی صاحب کا خط
نقش کوکن ٹیلنٹ فورم کے نام

مورخہ ۳۰ راکتوبر ۱۹۹۵ء

مکرم و محترم ۔ ڈاکٹر اے ۔ کریم صاحب نائیک
(چیرمین ۔ نقش کوکن ٹیلنٹ فورم بمبئی)

یہ حقیقت ہے کہ "نقش کوکن ٹیلنٹ فورم" اضلاعِ کوکن میں ذہین طلبہ اور اس سے متعلقہ میدان میں جو مفید خدمات انجام دے رہی ہے اس کے لئے ہماری جانب سے پرتپاک مبارکباد قبول ہو ۔

اس مرتبہ پہلی بار نقش کوکن ٹیلنٹ فورم نے ڈراموں کا انعقاد کرکے ایک نئے باب کا اضافہ کیا ہے تاکہ کوکن کے اضلاع میں طلباء کی اداکارانہ صلاحیتیں اجاگر ہوں اور ان میں خود اعتمادی پیدا ہو ۔ مورخہ ۲۹ راکتوبر ۱۹۹۵ء کے روزنامہ انقلاب کی اشاعت میں جناب اقبال نیازی نے "اضلاع کوکن کے فن کار اسٹیج پر" کے موضوع پر ایک تنقیدی و اصلاحی مقالہ تحریر کیا ہے جس میں گذشتہ ڈراموں کے پروگرام کی تفصیل کے علاوہ ڈراموں کی مقبولیت، فن کاروں میں اداکارانہ صلاحیتیں اور رائٹر ڈائرکٹر میں کیا کیا صلاحیتیں ہونی چاہئے وغیرہ ذکر کیا یہ بہت ہی ضروری ہے کہ جناب موصوف نے اپنے مقالہ میں ڈراموں کی تربیت اور اس ضمن میں جو مفید تجاویز سمجھائی ہیں وہ قابل تحسین ہیں اور نقش کوکن ان پر عمل پیرا ہونا ضروری ہے ۔

میں بھی اس ضمن میں، تبصرہ اور ممکنہ تجاویز جو ڈراموں کے لئے شرائط کی حیثیت رکھتی ہیں پیش کرنے کی جرأت کر رہا ہوں ۔

(۱) سب سے پہلے یہ کہ ONE ACT PLAY کے لئے وقت کی قید ہونی ضروری ہے یہ قید کہیں ۴۰ منٹ اور کہیں ۴۵ منٹ کی رکھی جاتی ہے اگر کوئی ڈرامہ مقررہ دئے ہوئے وقت سے تجاوز کر جائے یا طویل ہو جائے تو وہ ONE ACT PLAY نہیں کہلاتا اور اس کو ملنے والے نمبر کم ہو جاتے ہیں ۔

(۲) اگر ڈراموں کا انعقاد طلبہ کی ہمت افزائی کے لئے ہو تو ان ڈراموں میں کسی پیشہ وارانہ اداکار یا منتظمین میں سے کسی کو شریک نہیں کیا جانا چاہئے ایسے شمولیت کے ڈرامے کتنے ہی معیاری ہوں: جج صاحبان کی تنقید کا نشانہ بنتے ہیں اور ان کی کامیابی مشکوک ہو جاتی ہے ۔

یہاں بھی ایسا ہی ہوا کہ پروگرام کمیٹی کے چیرمین

جناب اقبال کوارے نے اپنا لکھا ہوا ڈرامہ بنام "تو بھی سوچ میں بھی سوچوں" پیش کیا اور اداکاری کی اور انعام بھی حاصل کیا۔ مبارک۔

(۳) یہ ضروری ہے کہ ڈراموں کے مقابلوں سے پہلے قرعہ اندازی کی جائے اور اسی ترتیب سے ڈرامے پیش کئے جائیں۔ مگر یہاں قرعہ اندازی کو نظر انداز کیا گیا۔

(۴) ڈراموں کے لئے، موزوں لباس، ڈرامہ کی تفہیم، ٹیم ورک ڈائرکشن، آرٹسٹ کی اسٹیج پر MOVEMENT، کردار کے لحاظ سے آواز کا زیروبم طرز گفتگو و طریقۂ اظہار، اسٹیج کی سٹنگ، ڈرامے کے اعتبار سے منظر کے لئے ساؤنڈ افیکٹ اور لائٹ افیکٹ کا ہونا نہایت ضروری ہوتا ہے۔ جج صاحبان کو مذکورہ ضروریات پر نہایت باریکی سے نظر رکھنی چاہئے۔

روزنامہ انقلاب میں شائع شدہ ڈرامہ "لکشمی کا سواگت" کی تصویر کے نیچے اگر یہ چند جملے تحریر کئے جاتے تو قاری کو سمجھنے میں آسانی ہوتی۔ "یہ ڈرامہ رائے گڈھ زون ۲ نے پیش کیا جس کے مصنف اور ہدایت کار مشتاق درزی ہیں۔"

بہر حال جناب اقبال نیازی کا شکریہ کہ انہوں نے ہمارے ڈرامے کی تصویر شائع کی۔ آخر میں پروگرام کمیٹی کا میں از حد مشکور ہوں کہ انہوں نے ہماری ٹیم کے طعام و قیام کا بہترین انتظام فرمایا اور کسی کو شکایت کا موقعہ نہیں دیا۔ آئندہ بھی ہم آپ کو رائے گڈھ زون سے بھرپور تعاون کا یقین دلاتے ہیں

آپ کا مخلص۔ مشتاق احمد درزی
اعزازی جنرل سکریٹری

آپ کی تجاویز بہت ہی سودمند ہیں انشاء اللہ آئندہ جب کبھی ہم ڈراموں کا پروگرام ترتیب دیں گے تو ان کا ضرور خیال رکھیں گے۔

ادارہ

چار کا دلچسپ شمار

اسمعیل اشفاق کوپے

۱) چار الہامی کتابیں
توریت، زبور، انجیل، قرآن

۲) چار خلفائے راشدین
حضرت ابوبکرؓ، حضرت عمرؓ، حضرت عثمانؓ، حضرت علیؓ

۳) چار مقرب فرشتے
جبرئیلؑ، عزرائیلؑ، میکائیلؑ، اسرافیلؑ

۴) چار ضروری اطاعتیں
عبادت کی عبادت، رسولؐ کی اطاعت، والدین، استاذ کی فرمانبرداری

۵ ــ چار سمتیں
مشرق، مغرب، شمال، جنوب

۶ ــ عمر کی چار منزلیں
بچپن، لڑکپن، جوانی، بڑھاپا

۷ ــ چار انسانی عناصر
آگ، پانی، مٹی، ہوا

۸ ــ نماز کی چار حالتیں
قیام، رکوع، سجود، قعود

۹ ــ چار اعضائے رئیسہ
دل، جگر، دماغ، پھیپھڑے

۱۰ ــ چار انسانی دشمن
جھوٹ، چغل، حسد، غیبت

۱۱ ــ چار انسانی خواہشیں
دولت، حسن، اولاد، آزادی

۱۲ ــ چار قل
سورۃ الناس، سورۃ الفلق، سورۃ الاخلاص، سورۃ الکافرون

مینڈک شہزادہ ـــــــ تبصرہ نگار ـــــــ انجم عباسی

نوگل بھارتی

نام کتاب :- مینڈک شہزادہ
مصنف :- نوگل بھارتی
قیمت :- تین روپئے
ملنے کا پتہ :- (۱) نوگل بھارتی ۔ مقام ۔ پوسٹ ۔ وڑولی تعلقہ مانگاؤں ضلع رائے گڑھ
(۲) دفتر فوزان، ڈاکٹر انصاری روڈ، دوسری راہوڑی تھانہ ۴۰۰۶۰۱

نوگل بھارتی اردو کے ایک خاموش اور بے لوث خادم ہیں وہ رات دن اردو رسائل کی اشاعت و ترویج میں لگے رہتے ہیں۔ فوزان، اسباق، نقش کوکن اور شیبا کی تو جیسے انہوں نے ایجنسی لے رکھی ہو۔ ترسیل پر بھی خلوص افشانی کے ہوتی رہتی ہے۔ وہ ایک طویل عرصے سے لکھ رہے ہیں۔ شعر کہہ رہے ہیں۔ مشاعرے منعقد کر رہے ہیں۔ چھوٹی موٹی تقاریب اور جلسوں کی روئدادیں اور مقامی مسائل سے متعلق مراسلات لکھ لکھ کر لوگوں کو اردو کی چاشنی سے روشناس کراتے رہتے ہیں اور یہی ان کا محبوب مشغلہ ہے۔

بچوں کے لئے انہوں نے بہت سی کہانیاں لکھی ہیں۔ کھلونا، پیام تعلیم، نقش کوکن، اور انقلاب میں ان کی کہانیاں شائع ہوتی رہی ہیں۔ بچوں کے لئے لکھی گئی مراٹھی کہانیوں کے انہوں نے اردو میں ترجمے کئے ہیں۔ وہ تدریسی شعبے سے وابستہ ہوجانے کی وجہ سے بچوں کے مزاج اور رمیلانات سے اچھی طرح واقف ہیں۔ بچوں کے ادب کا مطالعہ کیا ہے۔ اس لئے ان کی لکھی ہوئی کہانیاں بچوں کی زندگی سے قریب ہوتی ہیں۔ ایک طویل عرصے تک اردو کی خدمت کرنے والے اس شاعر اور ادیب کی اقتصادی حالت نے اجازت نہیں دی کہ وہ اپنی نظموں اور کہانیوں کو کتابی شکل دے سکے۔ مینڈک شہزادہ ان کی پہلی کتاب ہے جو منظر عام پر آئی ہے۔ یہ تبت لوک کہانی ہے۔ نوگل نے اسے آسان اور عام فہم زبان میں پیش کیا ہے۔ انداز بیاں بھی دل نشیں، شگفتہ اور موثر ہے۔ صبر و تحمل اور اطاعت گزاری کا پھل کس قدر شیریں اور دل نواز ہوتا ہے اسی تعلق سے کہانی کے تانے بانے بنے گئے ہیں۔ بچوں کے لئے یہ ایک گراں قدر تحفہ ہے۔

مہاراشٹر سانسکرتک منڈل - بحرین

دنیا میں وہی قومیں زندہ رہتی ہیں اور نامور بنتی ہیں جو اپنی ثقافت و تہذیب کو نہ صرف سنبھال رہی ہیں بلکہ اس کا ہمہ وقت پرچار بھی کرتی ہیں اور اس کی نشو و نما کے لئے بھی کوشاں ہیں۔ اپنے ہی وطن میں کیا بلکہ بیرون ملک جاکر بھی اپنی تہذیب و ثقافت کی حفاظت کرتی ہیں اور وہاں کے باشندوں کے روبرو ایسے انداز میں اس ورثہ کو پیش کیا جاتا ہے کہ خود تو محفوظ ہوتے ہیں اور بیرون ملک کے باشندوں کے لئے بھی دلخوش کن ملکی فلکی تفریح مہیا ہوتی ہے۔

ہماری مہاراشٹرین قوم اس ریگزار یعنی بحرین میں اپنی آبائی وراثت کو کلیجہ سے لگائے ہوئے ہے اور یہاں پر ..... مہاراشٹر سانسکرتک منڈل بحرین ادارہ کی داغ بیل اس کا بین ثبوت ہے۔

بحرین کے سماجی پہلو پر بھی سرسری توجہ دلانا ضروری ہے۔ ویسے تو بسلسلۂ روزگار پورے کرۂ ارض سے آنیوالوں سے یہ خلیجی علاقہ مکمل طور پر کاسموپولیٹن بن گیا ہے۔ بحرین کی اپنی ایک اسٹراٹیجی حیثیت ہے جسے نظر انداز نہیں کیا جا سکتا ماضی میں بھی اس کی یہ پوزیشن رہی ہے (ملاحظہ ہو۔ تاریخ کوکن، ڈاکٹر محی الدین مومن) اس وقت بحرین میں بہت سارے ملکوں کے اپنے اپنے سوشیل کلب اور ثقافتی ادارے ہیں۔ قابلِ ذکر بات یہ ہے کہ خود ہندوستان کے تقریباً چوبیس ادارے یہاں پر رجسٹرڈ ہیں۔ فی الحال بحرین میں نئے طور سے کسی ادارے کو رجسٹریشن ملنا جوئے شیر لانے سے کم نہیں مہاراشٹر کے کچھ فعال لوگوں نے بحرین کے سماجی، اجتماعی فلاحی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ مقامی پروگراموں میں برابر شمولیت اختیار کرتے رہے۔

نقش کرکن

مراٹھی لوگ جو یہاں پر برسر روزگار ہیں۔ ان کی اکثریت اعلیٰ تعلیم یافتہ لوگوں پر مشتمل ہے لہٰذا انہیں بڑے بڑے افسروں سے رابطہ قائم کرنے میں آسانی ہوئی۔ ایک مرتبہ اجتماعی طور پر خون کا عطیہ دیا اور اعزازی طور پر ملنے والی رقم سے خرید کر اپاہج گاہ میں وقف کی۔

مہاراشٹر سانسکرت منڈل میں کئی طرح کے پروگرام منعقد ہوتے ہیں مثلاً گڈی پاڑوا، دسہرہ دیوالی، عیدین، گنپتی، گوکل اشٹمی، یوم جمہوریہ، یوم آزادی ہند، یوم آزادی بحرین، مہاراشٹر ڈے وغیرہ۔

داخلی اور بیرونی کھیلوں کے مقابلے بچوں کی ذہنی آزمائش کے مقابلے، ڈرائنگ کے مقابلے بھی منعقد ہوئے ہیں۔ ہندوستان سے برگزیدہ فنکاروں کو بھی مدعو کیا جاتا ہے۔ مراٹھی ڈرامے بھی اسٹیج کئے جاتے ہیں خوبصورت دیدہ زیب سرورق کے ساتھ مراٹھی زبان میں تقریباً تیس صفحات پر مشتمل ایک سہ ماہی جریدہ سلام بحرین بھی پابندی سے شائع ہوتا ہے۔

آپس میں میل ملاپ، شناسائی، تعاون، تفریح ادارے کے عین مقاصد ہیں۔

مہاراشٹر منڈل بحرین کے قلب منامہ میں واقع ہے جس کے دفتر پر لگا ہرے و بھگوے رنگ سے رنگا بڑا سائن بورڈ

حیرت کدہ

پیش کردہ
عثمان جوانے ۔ لندن

گذشتہ دنوں انگریزی اور دیگر چند زبانوں کے بارے میں تحریر کیا گیا تھا۔ آج بھی اسی سلسلے میں کچھ معلومات ہیں یہ خیال ۱۹۷۹ء میں پہلی مرتبہ ظاہر کیا گیا تھا کہ انگریزی زبان کا تعلق ساڑھے تین ہزار قبل مسیح یعنی آج سے ساڑھے پانچ ہزار پہلے بولے جانے والی ایک زبان پروٹو انڈویورپین سے بھی ہے ۱۹۸۹ء میں مکمل ہونے والی ایک تحقیق کے بعد یہ بات سامنے آئی ہے کہ پروٹو انڈویوروپین زبان سے تعلق رکھتے ہیں جیسا کہ APPLE (APLE) BAD (BAD) GOLD (GOL) اور TIN (TIN) وغیرہ

آکسفورڈ کی انگلش ڈکشنری میں طویل لفظ 45 حروف پر مشتمل ہے یہ لفظ

PNEUMONOULTRAM
ICRCODICll
OUCCANOCOMIESIS

سانس کی ایک بیماری کا نام ہے مگر ڈکشنری کے مدیروں کا یہ بھی خیال ہے کہ یہ ایک غیر حقیقی اور خود ساختہ لفظ ہے

سب سے بڑا ایرپورٹ

اسلامی ملک سعودی عربیہ کا خالد انٹرنیشنل ایرپورٹ اس وقت دنیا کا سب سے بڑا ایرپورٹ ہے اس ایرپورٹ کا کل رقبہ ۲۲۱ مربع کلومیٹر ہے جبکہ اس کے کنٹرول ٹاور کی اونچائی ۲۴۳ فٹ ہے ۱۴ نومبر ۱۹۸۳ء کو جب اس ایرپورٹ کو عوام کے لئے کھولا گیا تو پتہ چلا کہ اس کی تعمیر پر ۲ء۱ بلین ڈالر لاگت آئی ہے۔

دنیا کا سب سے کم بلندی پر واقع بین الاقوامی ہوائی اڈہ ایمسٹرڈیم ہے جو کہ سطح سمندر سے ۱۵ فٹ نیچے ہے جبکہ دنیا کا مصروف ترین ہوائی اڈہ امریکہ میں شکاگو ہے جہاں صرف ۱۹۸۹ء کے سال میں ۵۹۱۳۰۰۷ مسافر اترے اور یہاں سات لاکھ ترپن ہزار چار سو جہاز آئے یا گئے۔ اس کا مطلب یہ ہوا کہ ۳۹٫۶۶ء کے سکنڈ کے اوسطاً، یہاں یا تو جہاز اترا یا اس نے یہاں سے پرواز کی۔ سطح سمندر سے ۱۴ ہزار ۳ سو ۱۵ فٹ بلند چین کا لدسا نامی ہوائی اڈہ سب سے زیادہ بلندی پر واقع ہے۔ روٹرڈیم، نیدرلینڈ کا دوسرا سب سے بڑا شہر ہے مگر یہاں کی بندرگاہ دنیا کی سب سے بڑی مصنوعی بندرگاہ اور مصروف ترین پورٹ ہے اس کا رقبہ ایک سو مربع میل ہے اور یہ پوری دنیا کے سامان کی نقل وحمل کے لئے استعمال ہوتی ہے

سب سے بڑی مسجد

دنیا کی سب سے بڑی مسجد شاہ فیصل مسجد ہے مارگلہ کی خوبصورت پہاڑیوں کے درمیان میں واقع ہے پاکستان کے دارالحکومت اسلام آباد میں تعمیر شدہ اس خوبصورت مسجد کا رقبہ ۴۶۱۸۷ ایکڑ ہے اور اس کی چھت تلے ایک لاکھ نمازی نماز ادا کر سکتے ہیں جبکہ اس کے گراؤنڈ میں مزید دو لاکھ افراد کے نماز ادا کرنے کی گنجائش موجود ہے۔ مراکو کی عظیم حسن دوم مسجد کے

مینار دنیا میں سب سے بلند مینار ہیں ان کی اونچائی ۶۷۵
فٹ ہے۔ مراکو کی اس مسجد میں ۲۱۸ ملین ڈالر لاگت
آئی تھی۔ دنیا کا سب سے بڑا چرچ اٹلی کے شہر روم میں
ہے جو ۱۵۰۶ اور ۱۶۱۴ء کے درمیان تعمیر کیا گیا تھا۔
یہ چرچ ۲۳ ہزار مربع میٹر رقبہ پر پھیلا ہوا ہے۔

بڑے نمبر کا مکان

دیہاتوں کے برعکس بڑے شہروں میں مکانوں
کی پہچان ان کے مکینوں کی بجائے نمبروں سے ہوتی ہے
گھروں پر نمبر لگانے کا سلسلہ ۱۴۶۳ء میں فرانس سے
شروع ہوا تھا۔ اس وقت دنیا میں سب سے بڑے نمبر کا
مکان برطانیہ میں ہے جس کا نمبر ۲۶۷۹ ہے یہ گھر ۱۹۷۷ء
سے مسٹر اور مسز سیلکم کی ملکیت چلا آرہا ہے۔

سب سے لمبی گلی

دنیا کی سب سے لمبی گلی کینیڈا کے شہر ٹورنٹو میں
ہے۔ اس طویل ترین گلی کی سرکاری طور پر لمبائی ۱۸۹۶٫۲
کلومیٹر بتائی گئی ہے۔ اٹلی کے ایک گاؤں ریپا ٹرانسون
میں دنیا کی تنگ ترین گلی موجود ہے جس کی چوڑائی ۱۶٫۱۹
انچ ہے۔ دنیا کا سب سے زیادہ سڑکوں والا ملک تو امریکہ
ہے مگر برازیل کے دارالحکومت برازیلیا میں دنیا کی سب سے
چوڑی سڑک موجود ہے اس سڑک کی چوڑائی ۸۲۰٫۲ فٹ
میونسپل پلازہ سے پلازہ آف تھری پاورز تک جانے
والی اس سڑک پر چھ قطاروں میں گاڑیاں چلتی ہیں اور اس
کی کل لمبائی ۲٫۴ کلومیٹر یا ڈیڑھ میل ہے جبکہ اسرائیل
میں موجود ایک سڑک جو بحیرہ مردار کے نزدیک واقع ہے
سطح سمندر سے بھی ۱۲۹۰ فٹ نیچے ہے۔ امریکہ میں موجود
نقش کوکن

سڑکوں کی کل لمبائی ۶۲ لاکھ میل سے زیادہ ہے جبکہ برطانیہ
میں یہ لمبائی ۳ لاکھ کے قریب ہے اور اس میں موٹر وے
کا تقریباً ۲ ہزار میل حصہ بھی شامل ہے ۱۶ فروری ۱۹۸۰ء
میں لیون سے شمال کی جانب پیرس کی طرف جانے والی
شاہراہ پر طویل ترین ٹریفک جام ہوا تھا جو کہ ۱۷۶ کلومیٹر
طویل تھا اس طرح ۱۲ اپریل ۱۹۹۰ء کو مشرق اور مغرب
جرمنی کی سرحد پر ایک ایسا ٹریفک جام ہوا تھا جس میں
۱۵ لاکھ گاڑیاں ایک دوسرے کے ساتھ مل کر چیونٹی کی
کی رفتار سے چل رہی تھیں۔

اہرام مصر

اہرام مصر کا شمار دنیا کے قدیم عجائبات میں ہوتا
ہے یہ قاہرہ میں دریائے نیل کے کنارے واقع ہے۔ ۳۰۰۰
قبل مسیح تا ۱۸۰۰ قبل مسیح کے دوران تعمیر ہونے والے
ان اہراموں میں مصر کے فرعونوں کی نعشیں مدفون ہیں۔
ان اہراموں میں سب سے بڑا اہرام ۴۵۰ فٹ کا ہے اور
یہ ۱۳ ایکڑ رقبہ پر پھیلا ہوا ہے۔ اس اہرام کی تعمیر میں
استعمال ہونے والے چونے کے پتھر کے بلاکوں کی تعداد
لگ بھگ ۲۰ لاکھ ہے اور ان میں ہر ایک کا وزن ۳۰ ٹن
ہے۔ خیال ہے کہ اس کی تعمیر میں ایک لاکھ مزدوروں نے
۳۰ سال تک حصہ لیا ہوگا۔
عالمی شہرت یافتہ ابوالہول کا دیوقامت مجسمہ بھی
یہیں ہے۔ یہ ڈیڑھ سو فٹ لمبا ہے جبکہ اس کا چہرہ چودہ
فٹ ہے۔ اس مجسمہ کی ایک حیرت انگیز بات یہ ہے کہ
اس کا جسم شیر کا، چہرہ مرد کا اور سر عورت کا ہے۔

روشنیاں
جاپان کے شہر یوکا ہاں کے ہاں
دسمبر ۹۵ء

شمنا پارک کے نزدیک ایک ۸۴۸ فٹ اونچا اسٹیل کا
ٹاور ہے جس پر لگی روشنی ۳۲ کلومیٹر دور سے بھی
نظر آجاتی ہے جبکہ نیویارک میں ایمپائر اسٹیٹ بلڈنگ
کے اوپر ۲۳۲ میٹر اونچائی پر لگی روشنیاں ۱۳۰ کلومیٹر
دور سے بھی نظر آجاتی ہیں۔ اور اگر آپ فضا میں سفر
کر رہے ہوں تو ان روشنیوں کو ۴۹۰ کلومیٹر کے فاصلہ
سے بھی دیکھ لیں گے کیونکہ یہاں لگے چار مرکزی بلبوں
کی طاقت ۴۵ کروڑ موم بتیوں کے برابر ہے۔

یہ روشنیاں جس عمارت پر لگی ہوئی ہیں یعنی
ایمپائر اسٹیٹ بلڈنگ وہ دنیا کی اونچی ترین عمارتوں
میں سے ایک ہے۔ سطح زمین سے ٹی وی مینار تک
اس کی بلندی ۱۴۷۲ فٹ ہے۔ ۱۹۳۱ء میں تعمیر ہونے
والی اس عمارت کی ۱۰۲ منزلیں ہیں اور اوپر جانے
کے لئے ۱۸۶۰ سیڑھیاں ہیں۔ یہاں قائم تجارتی دفاتر
میں اندازاً ۲۵ ہزار کارکن کام کرتے ہیں اور ایک ہزار
ملازمین ہر وقت اس عمارت کی کھڑکیوں اور دیگر حصوں
کی صفائی مرمت اور پالش میں مصروف رہتے ہیں۔

"چھوٹا لڑکا"

دنیا پر پہلی ایٹمی تباہی ۶ اگست ۱۹۴۵ء
کو صبح ۸ بج کر ۱۶ منٹ پر اس وقت نازل ہوئی تھی
جب امریکہ نے ۱۲،۵ ٹن طاقت کا ایٹم بم جاپان کے
شہر ہیروشیما پر گرایا تھا۔ اس ایٹم بم کا خفیہ نام لٹل بوائے
یعنی چھوٹا لڑکا تھا اور اس کی لمبائی ۱۰ فٹ وزن ۴۰۸۰
کلوگرام تھا۔ اس ابتدائی کامیابی کے بعد تو پوری دنیا
میں تباہ کن ایٹمی اسلحہ کی ایک دوڑ شروع ہو گئی اور بڑی
عالمی قوتوں کے ساتھ ساتھ معاشی طور پر غیر مستحکم ممالک
نقش کرکہ

نے بھی اس فیلڈ میں کثیر سرمایہ جھونک دیا اور آج دنیا
میں اتنا اسلحہ جمع ہو چکا ہے کہ اس سے درجنوں مرتبہ
اس بستی کو برباد کیا جا سکتا ہے۔ اب تک امریکہ کی طرف
سے سب سے بڑا دھماکہ ایٹم بم کا تھا جو یکم مارچ
۱۹۵۴ء کو کیا گیا۔ اس کی طاقت کا اندازہ ۱۸ سے
۲۲ میگا ٹن لگایا گیا تھا۔

سب سے بڑی نیلامی

اب تک ہونے والی نیلامیوں میں سب سے
بڑی نیلامی ہیوز ائیر کرافٹ نامی کمپنی کی ہوئی تھی جسے
۵ جون ۱۹۸۵ء کو امریکہ کی جنرل موٹرز کمپنی نے ۵ ارب
ڈالر کی سب سے بڑی تجارت جولائی ۱۹۸۴ء میں
ہوئی تھی۔ جب سعودی عرب نے ۳۴ کروڑ ۷۰ لاکھ بیرل
تیل کے عوض امریکہ کی بوئنگ کمپنی سے سعودی ایرلائنز
کے لئے ۱۰ عدد ۷۴۷ جمبو جیٹ طیاروں کا سودا کیا تھا۔

سائنسی آلات اور ان کا استعمال

ـــــ مرسلہ: محمد اقبال بوٹکے۔ نالاسوپارہ

بیرومیٹر ـــــ فضائی دباؤ معلوم کرنے کے لئے
بائیومیٹر ـــــ آواز کی پیمائش کرنے کے لئے
لیکٹومیٹر ـــــ دودھ کی خالصیت جانچنے کے لئے
آلٹی میٹر ـــــ بلندی معلوم کرنے کے لئے
گریومیٹر ـــــ پانی کے اندر زمین کی کشش اور ثقل کی پیمائش
کرونومیٹر ـــــ بحری جہاز پر وقت پیمائش کیلئے
ائیر بریک ـــــ ہوائی جہاز کو روکنے کے لئے
ہائیڈروفون ـــــ پانی میں آواز سننے کے لئے
ٹیلسکوپ ـــــ دور کی چیز دیکھنے کے لئے

پی اے انعامدار فارمیسی کونسل آف انڈیا کے ممبر نامزد

شہر پونہ کی مشہور و معروف شخصیت جناب پی اے انعامدار کو فارمیسی کونسل آف انڈیا کا ممبر نامزد کیا گیا۔

"پونا میں" جناب پی اے انعامدار اور ان کے ساتھیوں نے بہت کم عرصہ میں سماج فلاح و بہبودی اور تعلیمی میدان میں نمایاں کارکردگی انجام دی ہے۔ جناب پی اے انعامدار مہاراشٹر کاسموپولیٹن ایجوکیشن سوسائٹی کے صدر ہیں۔ علاوہ اس کے بہت سے تعلیمی، معاشی اور تجارتی اداروں سے وابستہ ہیں

ڈاکٹر رفیق زکریا بری

۱۸ نومبر۔ اورنگ آباد کے کے چیف جوڈیشیل مجسٹریٹ سے ایس۔ پی حیات ناگر کرنے مولانا آزاد ایجوکیشن سوسائٹی کے صدر اور مہاراشٹر کے سابق وزیر ڈاکٹر رفیق زکریا کو یہاں فارمیسی اور انڈسٹریل کیمسٹری انسٹی ٹیوٹ کے طلباء سے کیپٹیشن فیس کا مطالبہ کرنے یا قبول کرنے کے الزام سے بری کر دیا ہے۔

نفش کوکن

کراچی میں سرسید کے نام سے انجینئرنگ یونیورسٹی

پاکستان کے سب سے بڑے شہر میں سرسید احمد خان کے نام سے ایک یونیورسٹی قائم کی جائے گی۔ اس سلسلے میں حال ہی میں صوبہ سندھ کی اسمبلی میں ایک بل اتفاق رائے سے پاس کیا گیا۔ یہ یونیورسٹی خالصتاً انجینئرنگ اور ٹکنالوجی کے علوم کے لئے مخصوص ہوگی۔ جسے نجی سطح پر چلایا جائے گا۔ پرائیویٹ سکٹر کے تحت قائم ہونے والی یہ پاکستان کی پہلی یونیورسٹی ہوگی۔ سندھ کے وزیر قانون پیر مظہر الحق نے کہا کہ اس کے ذریعہ ہم نے سرسید کو خراج عقیدت پیش کرنے کی ایک چھوٹی سی کوشش کی ہے جنہوں نے برصغیر میں عصری علوم کی شمع جلائی تھی۔ اس یونیورسٹی کے چانسلر زیڈ اے نظامی ہونگے۔

کوکن میڈیکو سوشل فورم اسکالر شپ اور فیملی ویلفیئر اسکیم

کوکن میڈیکو سوشل فورم ایک فلاحی ادارہ ہے جو عوام کی طبی، تعلیمی اور سماجی ضروریات کو مدنظر رکھ کر قائم کیا گیا ہے ادارہ کے روح رواں اور چیرمین ڈاکٹر حسین ٹھاکور کی سرگرم قیادت میں ادارہ کی سماجی اور فلاحی خدمات کا دائرہ ہر سال وسیع تر ہوتا جا رہا ہے۔ اس سال ادارہ نے زکوٰۃ فنڈ اور دیگر عطیات کو مندرجۂ ذیل تعلیمی اسکالر شپ، فلاحی اور امدادی کاموں کے لئے استعمال کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔

(۱) ٹیکنیکل سرٹیفکٹ کورس۔ ۴ طلباء
(۲) انجینئرنگ ڈپلومہ ۔ ۴ طلباء
(۳) انجینئرنگ ڈگری ۔ ۱ طالب العلم
(۴)۔ میڈیکل ۔ ایک طالب العلم
(۵)۔ پیرا میڈیکل ۔ ۳ طلباء

(۶) کمپیوٹر ۔ ۲ طلباء

(۷) ڈی۔ ایڈ ۔ ۲ طلباء

(۸)۔ عالمہ ۔ ۲ طالبات

(۹) ٹیلرنگ ڈپلومہ ۔ ۴ طلباء

(۱۰) طبی امداد ۔ ۴ عدد

(۱۱) فیملی امداد ۔ ۲ عدد

درخواست وصول کرنے کی آخری تاریخ ۱۰ دسمبر ہے۔ فارم ذیل کے پتوں سے حاصل کئے جاسکتے ہیں۔

* ڈاکٹر الیاس ٹیمریکرا اور جناب عبداللہ ٹھاکور کشانت بلڈنگ ۳۲ بیلویڈر روڈ، بمقابل سرایلی کدوری ہائی اسکول۔ مجگاؤں بمبئی ۱۰
(فون، 3715211)

* ڈاکٹر اشتیاق شیخانی (شام ۵ سے) پرنس علیخان اسپتال مجگاؤں بمبئی ۱۰
(فون، 3754342)

* ڈاکٹر ناصر روے، ونوبھاوے نگر پائپ روڈ کرلا بمبئی ۷۰
(فون، 5111430)

* ڈاکٹر قیوم مقادم، پٹیل بلڈنگ وانجہ واڑی ماہم بمبئی ۱۶
(فون، 4451375)

* ڈاکٹر نثار مقری ۱۸، واجا محلہ، بھیونڈی تھانہ
(فون: 20560)

* ڈاکٹر طارق قاضی نیشنل اسپتال نقش کوکن آگرہ روڈ۔ کلیان
(فون، 25355) امیّا

* ڈاکٹر مصباح چوگلے فلیٹ نمبر ۲ سیکٹر 9A واشی نیو بمبئی
(فون: 7660179)

"قطار میں آئیے" کو یوپی اردو اکادمی کا ایوارڈ

مشہور ڈرامہ نگار پروفیسر شکیل شاہ جہاں کی تصنیف "قطار میں آئیے" (بچوں کے ڈرامے) کو اترپردیش اردو اکادمی کی جانب سے ایوارڈ نوازا گیا۔ شکیل جہاں وسنت راؤ نائیک کالج مہسلہ رائے گڈھ میں شعبۂ اردو سے منسلک ہیں اس سے پہلے آپ کے یک بابی ڈراموں کا مجموعہ "کبھی ایسا بھی ہوتا ہے" شائع ہوکر خاصہ مقبول ہوا ہے "قطار میں آئیے" آپ کے ڈراموں کا دوسرا مجموعہ ہے اس کتاب میں شامل ڈرامے کوکن اور بمبئی کے مختلف اسکولوں میں بڑی کامیابی سے پیش کئے جاچکے ہیں۔

سیما ناہید

ڈراما آرٹسٹ، مہسلہ رائے گڈھ

عمر رسیدہ شہریوں کو کرایہ کی رعایت

مہاراشٹر اسٹیٹ روڈ ٹرانسپورٹ کارپوریشن نے ۶۵ سال سے زیادہ عمر کے شہریوں کو ۵۰ فیصد رعایت دینے کا اعلان کیا ہے۔ یکم جنوری ۱۹۹۶ء سے اس پر عمل کیا جائے گا۔ ریاستی وزیر ثقافت اور ٹرانسپورٹ پرمود نولکہ نے اس کا اعلان کرتے ہوئے درخواست کی ہے کہ عمر رسیدہ شہری اس سلسلہ میں سرٹیفکٹ پیش کرکے پاس حاصل کریں۔

مجگاؤں (رتناگری) کے جناب عبدالعزیز اسمٰعیل قاضی سینیر آفیسر یونین بنک آف انڈیا کے فرزند تنویر قاضی نے اس سال بی۔ ای (آنرس) (B.E (Hon.)) کی ڈگری وی جے ٹی آئی کالج سے درجہ اول میرٹ لسٹ میں اور بمبئی یونیورسٹی کی بھی میرٹ لسٹ میں کامیابی حاصل کی۔ یہ ہونہار نوجوان اب M.B.A بھی کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں۔

تنویر کی ابتدائی تعلیم ملاڈ کے

بمبئی کے سینٹ انیس ہائی اسکول میں ہوئی۔ بچپن ہی سے انجینئر بننے کا شوق تھا۔ ۷ مارچ ۱۹۸۹ء میں ایس ایس سی امتحان۔ ۸۰ فیصد مارکس اور سائنس کے مضامین میں ۸۹٪ فیصد مارکس حاصل کئے صابو صدیق میں تین سالہ کورس ہر سال شاندار کامیابی کے مہاراشٹر کے میرٹ لسٹ میں آکر ہی کامیاب کیا پڑھائی کے دوران مہیندرا اینڈ مہیندرا کمپنی میں سپروائزر کی پوسٹ پر کام کیا۔ چونکہ انجینئرنگ کی ڈگری حاصل کرنی تھی اس لئے مہیندرا اینڈ کمپنی کو چھوڑ کر V.J.T.I. میں داخلہ B.E. کے لئے۔ وہاں پر بھی ہر سال درجۂ اول میں آتے رہے جب B.E. کے آخری سال میں امتحانات کی تیاریاں جاری تھیں کہ میں بلاوا آیا اور وہاں پر مارکیٹنگ منیجر کے عہدہ پر مامور کئے گئے امتحان کے نتیجے کے انتظار تھے کہ اللہ تعالیٰ نے بمبئی یونیورسٹی کے میرٹ لسٹ میں نام لکھوایا۔ ماشاء اللہ

تنویر کے والد جناب عبدالعزیز اسماعیل قاضی نے بھی یونین بنک آف انڈیا کے سینئر آفیسر کی ذمہ داریوں کو سنبھالتے ہوئے مراسلاتی کورس کے ذریعہ گریجویشن اور پوسٹ گریجویشن کیا ہے اور یہ مثال پیش کی ہے کہ تعلیم کے لئے عمر کی کوئی قید نہیں ہوتی جناب عبدالعزیز قاضی گذشتہ تیس سالوں سے نقش کوکن کے خریدار ہیں۔

مرسلہ۔ محمود حسن قاضی
واشی۔ نئی بمبئی

پونہ میں ڈاکٹر محبوب راہی کے اعزاز میں استقبالیہ

مشہور و معروف شاعر و ادیب ڈاکٹر محبوب راہی کی پونہ آمد پر ادارہ اسباق پبلیکیشنز پونہ کی جانب سے ۳۰ اکتوبر کو رضا ٹرسٹ گروداریپٹھ ایک یادگار شعری نشست کا انعقاد عمل میں آیا۔ صدارت اردو کے ناول نگار قاضی مشتاق احمد نے جبکہ نظامت مشتاق مدنی نے فرمائی اولاً قاضی مشتاق احمد نے ڈاکٹر محبوب راہی کی خدمت میں ایک خوبصورت اور بیش بہا شال اور گلدستہ پیش کر کے ان کا استقبال کیا۔ الحاج حسن فلیلی بحیثیت مہمان خصوصی شریک رہے۔ پونہ کے جن نمائندہ اور نامور شعرائے کرام نے محفل کے معیار اور وقار کو دوچند کیا ان کے اسمائے گرامی ہیں۔ مدیر اسباق نذیر فتحپوری اور عوامی شاعر دلدار ہاشمی، متین انصاری، شکیل دانش، مشتاق مدنی، سید آصف شبیر احسن کاظمی، مستقیم ارشد، شمشاد عالم اقبال حمید، ابراہیم افسر، حسام الدین شعلہ اور صاحب اعزاز ڈاکٹر محبوب راہی ڈاکٹر محبوب راہی کو بار بار سنا گیا۔

پروفیسر مظفر حنفی کے اعزاز میں مختلف شہروں میں تقاریب

پچھلے دنوں اردو کے شاعر ادیب اور نقاد ڈاکٹر مظفر حنفی پروفیسر اقبال اپنے مخصوص احباب قاضی حسن رفتار، ڈاکٹر محبوب راہی حبیب عالم منشی آزاد، ستار کھنڈوی، اسلام عذری، اقبال گرامی، عبدالرشید دولہ اور رئیس احمد کے ساتھ مہاراشٹر اور مدھیہ پردیش کے دورے پر نکلے اور چکلدرہ، ریل پور، آکوٹ، تاندوہ بلڈانہ، سیلانی، اجنتا، ایلورہ، اورنگ آباد دولت آباد، برہانپور، کھنڈوہ اور بھوپال ہوتے ہوئے کلکتہ لوٹے دوران سفر بیشتر مقامات پر مظفر حنفی، حسن رفتار محبوب راہی کے اعزاز میں جلسے منعقد کئے گئے جن سے چند کی مختصر رپوٹ پیش ہے

۱۸ اکتوبر کو کھنڈوہ ایک شام مظفر حنفی کے نام، کا انعقاد بزم گرامی

کے زیر اہتمام کیا گیا ہے۔ صدارت
شیخ فرید صاحب نے جبکہ نظامت
حبیب صاحب نے کی۔ ڈاکٹر محبوب
راہی مہمان خصوصی تھے۔

۲۳ اکتوبر اجنتا میں مظفر حنفی کے
اعزاز میں شمع اردو ادب اجنتا نے
شعری نشست کا اہتمام کیا صدارت
قاضی حسن نے فرمائی مذکورہ
دونوں حضرات کے علاوہ ڈاکٹر محبوب
راہی، اقبال گرامی، حبیب عالم،
منشی آزاد، ستار کھنڈوہ، سید صاحب
شریک محفل رہے۔

۲۶ اکتوبر، مرکز ادب بدھوارہ
بھوپال کے زیر اہتمام قادری لائبریری
میں پروفیسر مظفر حنفی قاضی حسن اقتا
اور ڈاکٹر محبوب راہی کے اعزاز میں
ایک پر وقار شعری نشست کا انعقاد
عمل میں آیا۔

بھوپال کے کم و بیش تمام نمائندہ
شعراء کے علاوہ باذوق سامعین کی
بھی خاطر خواہ تعداد جمع ہو گئی۔ صدارت
پروفیسر حامد جعفری نے جبکہ نظامت
اعجاز محمود نے فرمائی۔ مہمان شعراء
کے علاوہ بھوپال کے جن معروف
شعراء نے اپنے کلام سے نوازا ان
کے نام نامی ہیں، عشرت قادری،
رہبر جونپوری، ظفر صہبائی، عبدالمتین نیاز
نقش کرکن
اقبال مسعود، کوثر صدیقی، پروفیسر حامد
جعفری، اختر وامق، یونس محمود، ظفر
نسیمی، اگروند آریہ نشاط، انور حسین محور،
اشرف ندیم، عزیز روشن اور انجم
بارہ بنکوی قابل ذکر ہیں۔ رات ایک
بجے تک یہ پروقار تقریب جاری رہی
عشرت قادری کے شکریہ پر محفل کا اختتام
عمل میں آیا۔

عباس سہور (بھوپال)

ڈاکٹر اشفاق حجوانے

سندھیری تعلقہ مہسلہ، ضلع
رائے گڈھ کے جناب محمود محمد سعید حجوانے
(فی الحال مقیم واشی نئی ممبئی)
کے صاحبزادے اشفاق محمود حجوانے
نے اس سال ماہ جون میں الامین
میڈیکل کالج بیجاپور سے ایم۔بی۔بی۔ایس
کا امتحان پاس کیا اور فی الحال
انٹرنشپ بیجاپور گورنمنٹ کالج ہاسپٹل میں
جاری ہے۔

جناب اشفاق حجوانے ماشاء اللہ
شروع سے ہی تعلیمی میدان میں نمایاں
کامیابی حاصل کرتے رہے ہیں اور
آئندہ بھی اعلیٰ ڈگری حاصل کرنے
کا ارادہ ہے۔

ڈاکٹر اشفاق حجوانے کے والد
محمود حجوانے صاحب بھی فارین
شپنگ کمپنی کے بحری جہاز میں چیف
مرین انجینئر ہیں۔

(مرسلہ: محمود حسن قاضی، واشی)

مدرسہ تعلیم القرآن محلہ مجگاؤں ممبئی ۱۰ کا سالانہ جلسہ

مدرسہ تعلیم القرآن محلہ مجگاؤں
کا سالانہ جلسہ ۲۱ اکتوبر ۱۹۹۵ء کو
رے روڈ مجگاؤں مسجد میں زیر
صدارت الحاج غلام احمد محبوب
منشی صاحب کے انعقاد پذیر ہوا
جس میں سالانہ حساب و کتاب پیشی
و منظوری اور عہدیداران و اراکین مجلس
منتظمہ اور محاسب کا حسب ذیل انتخاب
عمل میں آیا۔

صدر۔ حسین اسمٰعیل قاضی
نائب صدر۔ عبداللطیف عبدالعزیز سارنگ
سکریٹری۔ حکیم عبداللہ سارنگ

نائب سکریٹری۔ ابراہیم عبدالرحمن مقادم
خازن: علی میاں عباس کرنیکر

ادا کین:
حسین میاں شیخ یوسف مقادم
نفیر محمد شہاب الدین مومن
اسمٰعیل داؤد خان
ظہور احمد غلام حسین باڑی لالے
عبداللطیف عبدالعزیز مالم
نقیر محمد عثمان سنگرا
اسلم ابراہیم ونو

رائےگڈھ ضلع پریشد
آدرش شکشک اعزاز

کھوپولی میونسپل کونسل اردو سیکنڈری اسکول، حال بزرگ تعلقہ کھالاپور کے ہیڈ ماسٹر جناب جناب اقبال حسین ٹوپیکر صاحب کو رائے گڈھ ضلع پریشد شکشن وبھاگ کی جانب سے ۵ ستمبر ۹۵ء کو سکھشک دن کے موقعے پر علی باغ میں نانا پاٹل ہال میں جناب محترم پرکاش دھومال سبھاپتی شکشن سمیتی رائےگڈھ ضلع پریشد کی صدارت میں ضلع پریشد کے محترم جناب اننت راؤ پاٹل کے ہاتھوں ہوا۔ شو بھوتی آدرش شکشک پرسکار کے اعزاز سے نوازا گیا۔ اس لئے جناب اقبال حسین ٹوپیکر صاحب کے شاگردوں، اساتذہ، سرپرست اور مقامی انجمن کی جانب سے مبارکباد پیش کی جارہی ہے۔

۱۹۸۱ء میں کھوپولی میونسپل کونسل نے انہیں اردو سیکنڈری اسکول کے لئے ہیڈ ماسٹر مقرر کیا۔ اسکول کے طلباء وطالبات دیہی علاقے سے تعلق رکھتے ہیں انھوں نے لڑکیوں کی تعلیم پر بہت زور دیا۔ اسکول کا تعلیمی معیار بلند ہے ۱۹۹۰ء مارچ ۱۹۹۱ء میں ایس ایس سی بورڈ کا نتیجہ صدفی صدر ہا ہمیشہ ۸۰ ۔ ۹۰ کے درمیان رہتا ہے۔ اسکول میں بک بینک شجرکاری، قومی یکجہتی جیسے علمی اور سماجی کاموں میں ہمیشہ حصہ لیتے رہتے ہیں۔ محترم اقبال حسین ٹوپیکر صاحب رائے گڈھ ضلع ہیڈ ماسٹر ایسوسیشن کے سرگرم ممبر ہیں انجمن ترقی اردو ہند رکھوپولی، شاخ کے سکریٹری سکریٹری کی حیثیت سے فرائض انجام دے رہے ہیں۔ بلند کردار کے گوناگوں پہلو کا اعتراف کرتے ہوئے ضلع پریشد نے انہیں ضلع کے بہترین اساتذہ میں شمار کیا لہٰذا اسکول اسٹاف ممبران ان خدمت میں نیک تمناؤں کے ساتھ پرخلوص مبارکباد پیش کرتے ہیں۔

نقش کرکن

نقش نواز

درون ہند خریدار

جناب عبدالمجید قاضی	جوگیشوری بمبئی
,, اسلم وبیانی	پائیدھونی بمبئی
,, اقبال نیازی	کرلا۔ بمبئی
,, مبین نیار	بمبئی
,, نورالدین علی اسکاٹے	اندھیری
,, اسمعیل اشفاق کوبیے	بمبئی
,, ایم اے خان	مروڈ جنجیرہ
,, ڈاکٹر اے اے منشی	اندھیری
,, ابوبکر اسمٰعیل خطیب	رتناگری
,, مشتاق عبداللہ بغدادی	گونڈگھر
,, رفیق ابراہیم پرکار	کرجی
,, کے این شریف	گوا
,, ایچ ار ٹکلے	کولتھرا
محترمہ تنظیم نیاز قادری	شریبردھن
,, قاسم یعقوب بخلے	وکھرولی
مبارک بیگم انعامدار	دو نویلی

شادی خانہ آبادی

مریم بی تامبے ـــ انیس قاضی

گورے گاؤں ضلع رائے گڑھ کی سماجی شخصیت جناب عثمان احمد قاضی صاحب کے فرزند انیس کی شادی راجے واڑی کے جناب علی میاں تامبے کی صاحبزادی مریم بی کے ساتھ ۵ رنومبر ۱۹۹۵ء کو گورے گاؤں میں انجام پائی۔

(مرسلہ۔ عمران انجم عباسی)

شیرین خان ـــ شاہد سرکھوت

بمبئی کے فائر بریگیڈ افسر جناب محمد علی سرکھوت کے فرزند شاہد کی شادی جناب محمد اسحاق عبدالوہاب خان کی دختر شیرین کے ساتھ ۲۹ راکتوبر ۱۹۹۵ء کی شام رضوی کالج کمپلکس باندرا بمبئی میں انجام پائی۔

ڈاکٹر شہناز ـــ ڈاکٹر سعداللہ

حاجی حسین علی ارکاٹے کی بھتیجی ڈاکٹر شہناز بنت نورالدین ارکاٹے کی شادی ڈاکٹر سعداللہ بن محمد مسلم انصاری کے ساتھ ۴ رنومبر ۹۵ء کو اندھیری میں انجام پائی۔

نغمہ تامبے ـــ اخلاق کاغذی

بمبئی پورٹ ٹرسٹ سے سبکدوش اور واشی میں مقیم جناب سلیمان حسن تامبے کی دختر نغمہ کی شادی جناب اخلاق ابن عبدالرحمٰن کاغذی کے ساتھ ۵ رنومبر ۹۵ء کی شام واشی نئی بمبئی میں انجام پائی۔

عالیہ قادری ـــ خالد مونگے

مہسلہ تعلقہ کے اُپ سبھاپتی اور مشہور سوشیل ورکر جناب نذیر حسن قادری کی دختر عالیہ قادری کا نکاح جناب عنایت اللہ ابراہیم مونگے مقیم لندن کے فرزند خالد مونگے سے ۱۲ رنومبر ۹۵ء کو ہوا۔

تمینہ کچھی ـــ عبدالقادر میمن

مہسلہ تعلقہ کے تاجر جناب ہارون میمن کے بھائی عبدالقادر میمن کی شادی گذشتہ دنوں گجرات کے تاجر جکّہ کچھی کی دختر تمینہ سے ہوئی۔ اس موقع پر مہسلہ میں ولیمے کا اہتمام کیا گیا۔ (مرسلہ شکیل شاہ جہاں)

مبارک بیگم ـــ عبدالوحید انعامدار

نقش نواز جناب عبدالوحید داؤد انعامدار (جو پیشہ وارانہ فوٹوگرافر ہیں) دونولی یوتھ فیڈریشن کے جوائنٹ سکریٹری کا عقد مسعود ۵ رنومبر ۹۵ء کو جناب سلمان سید علی قادری کی دختر مبارک بیگم کے ساتھ پاؤنے محلہ دونولی تعلقہ چپلون میں انجام پایا۔

اس موقعہ پر نئی بمبئی کانگریس آئی اقلیتی سیل کے چیرمین جناب اقبال کوارے چپلون پنچایت سمیتی کے صدر جناب بالاصاحب ماٹے گرام پنچایت دونولی کے سرپنچ جناب حسن دبیر، سابق سرپنچ ڈاکٹر مدھوکر چاندپورے دونولی یوتھ فیڈریشن کے صدر ڈاکٹر غیاث الدین کوارے گرام پنچایت السورے کے اُپ سرپنچ جناب بشیر مہاڈیک اور دیگر عمائدین کثیر تعداد میں شریک محفل تھے۔

شادی کی اس مبارک محفل میں جناب اقبال کوارے کے ہاتھوں جناب بالاصاحب ماٹے اور بالاصاحب کے ہاتھوں دونولی کے نئے سرپنچ جناب حسین دبیر اور ڈاکٹر مدھوکر چاندپورے جنہیں رتناگری سہکاری سنستھا مریادیت میں چپلون سے نمائندہ منتخب کیا گیا ہے اس تقرری پر استقبال کیا گیا۔ اعزاز دیا گیا۔

N.K.T.F. کے تعلیمی مقابلے

حسب سابق امسال بھی ماہ دسمبر ۹۵ء میں نقش کوکن ٹیلنٹ فورم کے زیر اہتمام تعلیمی مقابلے منعقد ہوں گے۔ مقابلے کی تفصیلات اور تقاریر کے عنوانات کوکن اور بمبئی عظمی و مضافات کے تمام اردو ہائی اسکولوں کو بہت پہلے بھیج دی گئی ہیں اور چونکہ یہ پروگرام اسپانسرڈ پروگرام ہوتے ہیں لہٰذا کفالت کا معاملہ طے ہونے تک ہمیں تاریخ اور مقام کا تعین کرنے کے لئے رکنا پڑتا ہے اب الحمد اللہ ساری باتیں طے ہو گئی ہیں۔ لہٰذا نہایت مسرت کے ساتھ ہم یہ اعلان کرتے ہیں۔

ضلع رتناگری اور سندھودرگ

کے طلبہ وطالبات بروز سنیچر بتاریخ ۲ر دسمبر ۹۵ء صبح ٹھیک دس بجے مستری ہائی اسکول رتناگری میں شریک مقابلہ ہوں گے اور اس پروگرام کی کفالت فرما رہے ہیں۔ پرائم گروپ آف کمپنیز کو سرمبرا کے علم دوست ڈائریکٹران اس پروگرام کا انتظام و انصرام سنبھالنے کے لئے رتناگری کے ماہر تعلیم جناب آئی وائی سولکر اور جناب عبدالمجید وائے مگاؤنکر کی خدمات حاصل کی گئی ہیں۔ ضلع رتناگری کے تمام اردو ہائی اسکولوں کے پرنسپل حضرات اور انتظامیہ کے عہدیداران سے گذارش ہے کہ اپنے موقر تعلیمی ادارہ کے ہونہار امیدواروں کو شریک مقابلہ کریں۔

ضلع رائے گڈھ

بہت پھیلا ہوا ضلع ہے مگر شہر پنویل ایسا مقام ہے جہاں ضلع کے کسی بھی اندرونی مقام سے بذریعہ S.T. سروس باسانی پہنچا جا سکتا ہے۔ تو رائے گڈھ ضلع کے تمام اردو ہائی اسکولوں اور پرائمری اسکولوں کے طلبہ بروز اتوار بتاریخ ۱۰ر دسمبر ۹۵ء صبح دس بجے یعقوب بیگ ہائی اسکول پنویل میں شریک مقابلہ ہوں گے شہر کی مخیر اور علم دوست ہستی جناب اسحاق خان صاحب نے کفالت کی ذمہ داری قبول فرمائی ہے اور انتظام و انصرام کے لئے یعقوب بیگ ہائی اسکول کے پرنسپل جناب شبیر تسلوتری اور ان کے ساتھی اساتذہ و رفقاء کار کا تعاون حاصل رہے گا۔

ضلع تھانہ

شہر بمبئی سے قریب ترہونے کی وجہ سے N.K.T.F. پروگراموں میں ان کی دلچسپیاں برائے نام رہیں مگر پچھلے دنوں کلیان میں جناب سعد قاضی اور سوپارہ میں جناب صغیر احمد ڈانگے نے نیا صور پھونکا ہے اور امید ہے کہ امسال ریکارڈ توڑ حاضری ہو گی۔ تھانہ ضلع کے تمام اردو ہائی اسکولوں کے طلبہ وطالبات کا ۔

ضلع کے صدر مقام تھانہ کے سیکنڈ راپوڑی میں آئیڈیل ہائی اسکول میں بلانے کا ارادہ تھا اسلئے کہ پچھلے پروگراموں میں پرنسپل صاحبان دیکنڈری اور پرائمری سیکشن کے بھرپور تعاون سے ہم بے حد متاثر تھے مگر امسال اسکول انتظامیہ کے اعلیٰ عہدیدار جناب ایم ایچ باپے نے وہاں پروگرام کرنے کی اجازت نہیں دی ان کے خیال سے پچھلے منعقدہ پروگرام کے لئے ہم نے اس ہائی اسکول کو ڈونیشن دینا چاہئے تھا اب انہیں ہم کیسے سمجھائیں کہ یہ تعلیمی مقابلے کچھ علم دوست

نقش کوکن

حضرات کی کہ مفر مالی (کفالت)
سے انجام پاتے ہیں ہم تو اسے
اپنا خونِ جگر صرف کرکے انجام دیتے
ہیں. باپے صاحب کا ہم سے
ڈونیشن کا مطالبہ ایسا ہوا جیسے
"کسی بھوکے کے گھر سے باسی
کھانا طلب کیا جائے" بہر طوران
کے انکار پر اب یہ پروگرام پیّل
اردو ہائی اسکول بمقابل ممبرا
ریلوے اسٹیشن ممبرا میں بروز سنیچر
بتاریخ ۹ر دسمبر ۹۵ء بوقت صبح
ٹھیک دس بجے شروع ہوں گے
جہاں ضلع تھانہ کے اردو ہائی
اسکولوں کے طلباء وطالبات
شریک مقابلہ ہوں گے ہم عالیجناب
الحاج عبداللہ مرچنٹ صاحب کے
شکر گذار ہیں کہ انہوں نے عین وقت
پر ہمیں اجازت دے کر ایک بہت
بڑا مسئلہ حل کیا. ممبرا میں ہونے
والے پروگرام کی کفالت بھی
پرائم گروپ آف کمپنیز کو سہ کے
علم دوست ڈائریکٹران فرما رہے
ہیں اور انتظام و انصرام M.K.T.M.
کے جوان ہمسا تھی جناب داؤد چوگلے
کے ذمہ ہے۔

تھانہ ضلع کے پرائمری
اسکولوں کے نام و پتے حاصل نہ
نقش کرکونا

ہو سکنے کی بنا پر وہ ہماری دعوت
سے محروم ہیں اور اس کا ہمیں
بے حد افسوس ہے. اگر تھانہ ضلع
کے احباب ہم سے تعاون فرمائیں
تو نوازش ہوگی۔

بمبئی اعظمیٰ ومضافات

کے اردو ہائی اسکولوں کے طلباء
وطالبات ۱۴ر دسمبر ۹۵ء بروز جمعرات
دوپہر دو بجے انجمن اسلام ہائی
اسکول کرلا میں شریک مقابلہ ہوں
گے اس پروگرام کی کفالت رحمانی
فاؤنڈیشن نے قبول فرمائی ہے۔

آیڈیل ایجوکیشنل موومنٹ

ادارۂ ہذا کے دو سال مکمل
ہونے پر سالانہ پروگرام پیش رفت
بروز سنیچر ۲۳ر دسمبر ۹۵ء کی شام چھ
بجے رنگ بھون دھوبی تلاؤ بمبئی میں
منعقد کیا جا رہا ہے جس کے دو سیشن
ہوں گے. پہلا سیشن اظہار خیال و
تقسیم انعامات پر مشتمل ہوگا۔
پیش رفت کا دوسرا سیشن
تہذیبی، ثقافتی سیشن ہوگا اس موقع
پر آیڈیل کی جانب سے سوئنیر بھی
شائع کیا جا رہا ہے سوئنیر کی افادیت
واہمیت کے پیش نظر تعلیم سے متعلق اہم معلوماتی مضامین ماہرین تعلیم سے
قلمبند کئے گئے ہیں۔

بقیہ صفحہ ۴۵ پر

سونیئر میں اشتہار دیئے اور مکمل معلومات کے لئے گذارش ہے کہ وہ آئیڈیل کے آفس سے رابطہ قائم کریں۔

آئیڈیل ایجوکیشنل موومنٹ
۱۱۷، جامع مسجد اسٹریٹ بلڈنگ
این یو کتاب گھر، کارنر آف جے جے
ہسپتال، بمبئی ۸
فون: 3753139

بمبئی کی بجائے ممبئی

مرکزی سرکار نے بمبئی کو ممبئی کرنے کے ریاستی کابینہ کے فیصلہ کی توثیق کر دی ہے۔ یہ اعلان کرتے ہوئے وزیر اعلیٰ منوہر جوشی نے اخباری نمائندوں میں مٹھائی تقسیم کی۔ شیوسینا گٹھ جوڑ سرکار نے اقتدار سنبھالتے ہی ریاستی کابینہ میں بمبئی کو ممبئی کر دینے کا فیصلہ کیا تھا اور توثیق کے لئے مرکزی سرکار کے محکمۂ داخلہ کو روانہ کیا تھا جس پر مرکز نے تحریری طور پر توثیق کر دی۔

واشی میں بی ایڈ کالج کی نئی عمارت کا افتتاح

۲۲ر نومبر ۹۵ء کو واشی (نئی ممبئی) میں انجمن اسلام کے اردو ہائی اسکول نقش کوکن اسکول کوکن کے بابائے قوم الحاج غلام مصطفیٰ فقیہ کے نام سے موسوم کرنے کی ایک مختصر سی تقریب کے بعد مرکزی وزیر برائے تعلیم اور فروغ انسانی وسائل شری مادھو راؤ سندھیا نے سیکٹر ۱۰، اے واشی میں انجمن اسلام کے نئے تعمیر کردہ اکبر پیر بھائی کالج آف ایجوکیشن کی شاندار عمارت کا افتتاح فرمایا۔ مرکزی وزیر صحت و خاندانی بہبود عالیجناب بیرسٹر عبدالرحمٰن انتولے بطور مہمانِ خصوصی ان کے ساتھ تھے۔

اپنے خیالات پیش کرتے ہوئے شری سندھیا نے کہا کہ اگر گذشتہ ۴۸ برسوں میں فیملی پلاننگ پر خرچ کی جانے والی رقم تعلیم کے فروغ پر خرچ کی جاتی تو تعلیم عام ہو جاتی اور خاندانی منصوبہ بندی کا مسئلہ بھی خود بخود حل ہو جاتا۔

سابق وزیر اعلیٰ مہاراشٹر انتولے صاحب نے اپنی مختصر اور جامع تقریر میں انجمن اسلام کے خدمات کی ستائش کی۔

تلاوت قرآن پاک سے جلسہ کا آغاز ہوا اور اس کے بعد طلباء نے ترانۂ انجمن پیش کیا۔ اپنی استقبالیہ تقریر میں صدر انجمن ڈاکٹر محمد اسحاق جمخانہ والا نے انجمن کے سیکولر کردار پر روشنی ڈالی۔

اس موقعہ پر سابق وائس چانسلر ڈاکٹر زکریا، ایم ایل سی مشتاق انتولے، پونہ کے جناب پی کے انامدار اور کئی عمائدین شہر بمبئی کوکن کے مقتدر و معزز علم دوست حضرات کثیر تعداد میں شریک جلسہ تھے۔ وسیع و عریض شامیانہ کے باہر بھی کلوز سرکٹ ٹی وی کے ذریعہ لوگوں کو پروگرام دکھایا جا رہا تھا۔

خبر کیوں نہیں چھپی

ہمارے کچھ کرمفرما مہینہ کی ۲۰ تاریخ کے بعد اپنے مضامین، رپورٹ، خبریں دفتر پہنچاتے ہیں اور اس خوش فہمی میں رہتے ہیں کہ (اخبار کی طرح) آج خبر دی ہے کل چھپ کر آجائے گی مگر رسالہ میں ایسا نہیں ہوتا۔ ۲۴ تاریخ سے پہلے کتابت کے مرحلے سے گذر کر کاپی ۲۵ تاریخ کو پریس جاتی ہے تاکہ پہلی تاریخ کو ہم سپرد ڈاک کریں آپ کی مرسلہ خبریں نہیں چھپی تو ناراض مت ہوئیے۔ پرچہ آپ کا ہے۔ اس سے تعاون کیجئے۔

شاگرد کامیاب تو استاد سرفراز

N.K.T.F. کا مثالی اقدام

نقش کوکن ٹیلنٹ فورم نے طلبہ میں چھپے ہوئے جوہر کو تلاش کرنے، اسے فروغ دینے ان کی ہمت افزائی کرنے اور ان کی صلاحیتوں سے والدین، اساتذہ اور عوام الناس کو واقف کرانے کی قابل قدر خدمت اپنے ذمہ لی ہے اور ضلعی سطح پر نیز بمبئی میں آل کوکن تعلیمی مقابلے منعقد کر کے اس کی خاطر خواہ پذیرائی بھی کی ہے۔

ان مقابلوں میں اول، دوم، اور سوم نمبر پانے والے بچوں کو نقد رقم بطور انعام اور سند امتیاز سے نوازا جاتا ہے۔ فائنل مقابلوں میں انہیں تمغہ اور اول آنے والے کے اسکول کو ٹرافی بھی دی جاتی ہے مگر جس استاد کی عرق ریزی اس کامیابی کا باعث بنتی ہے وہ کمیا گر قدر افزائی سے محروم تھا لہٰذا N.K.T.F. نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ جو طالب علم یا طالبہ مقابلہ میں اول آئے اس کے استاد کو بھی ایک نقد رقم، مبلغ سو روپے بطور ہدیۂ خلوص پیش کی جائے۔ اگر وہ استاد محترم جلسہ میں حاضر ہے تو فبہا ورنہ اسی طالب العلم یا طالبہ کے ہاتھوں یہ رقم اور سند امتیاز ارسال کی جائے گی۔

اساتذہ کرام کی قدر افزائی کے طور پر ہماری
یہ ادنیٰ سی کوشش ہے

گر قبول افتد ...... ہم ممنون ہوں گے

تعاون کا طلبگار

ابراہیم سندیلکر
سکریٹری

ڈاکٹر عبدالکریم نائیک مستری ہائی اسکول کے سالانہ جلسۂ تقسیم انعامات میں تقریر کرتے ہوئے نظر آرہے ہیں (بائیں سے دائیں) پرنسپل مقادم ابراہیم خان طالب، محمود مستری، عبدالحمید مستری، عبدالستار لالہ، تنویر مستری پرنسپل سعیدہ نائیک بھی ان کے ساتھ تشریف فرما تھیں۔

صاحب موصوف مستری ہائی اسکول کے جلسۂ تقسیم انعامات واسناد میں بحیثیت مہمانِ خصوصی شرکت فرمائی اور طلبہ وطالبات اور اساتذہ ومعلمات کو اپنے دستِ مبارک سے انعامات واسناد تقسیم کیئے نیز مستری ٹیکنیکل ہائی اسکول کی زیرِ تعمیر عمارت کے کلاس روم کے لئے "رحمانی فاؤنڈیشن" کی جانب سے اکاون ہزار روپئے کا گرانقدر عطیہ عنایت کرنے کا اعلان کیا جس کے لئے تعلیمی امدادیہ کمیٹی کے صدر محترم نفیر محمد نقش کرکن لالا صاحب تمام اراکینِ کمیٹی اور مستری ہائی اسکول کے تمام اسٹاف ممبران و ٹرسٹی حضرات ڈاکٹر عبدالکریم نائیک اور "رحمانی فاؤنڈیشن" کے شکرگذار ہیں۔

مہاڈ میں ایمبولنس کا افتتاح

الامین کوآپریٹیو کریڈٹ سوسائٹی مہاڈ کے سالانہ اجلاس عام میں کئے گئے اعلان کے مطابق سوسائٹی ہذا نے ضرورت مند حضرات ومریضوں کی خدمت کے لئے ایک ایمبولنس خریدی اور قوم کا ایک خواب شرمندہ تعبیر ہوا۔

۲۰ر نومبر ۹۵ء کو اس ایمبولنس کا افتتاح مہاڈ کی جانی مانی شخصیت ڈاکٹر اے اے دلیشمکھ صاحب کے ہاتھوں انجام پایا۔

منیجنگ ڈائریکٹر عالی جناب غلام محمد پٹیل نے حاضرین کا خیر مقدم کرتے ہوئے فرمایا کہ بنک کے فعال چیرمین شیخ حسین قاضی صاحب کی کوشش بارآور ہوئی اور ایمبولنس آپ کے لئے حاضر ہے۔

افتتاح کے بعد حاضرین میں مٹھائی تقسیم کی گئی اور تقریب اختتام پزیر ہوئی۔

آدم عبداللہ انتولے
منیجر
الامین کوآپریٹیو کریڈٹ سوسائٹی مہاد

انتقال پُرملال

فتح محمد انصاری کا انتقال

جونی مسجد ٹرسٹ (مدنپورہ) کے سکریٹری جناب فتح محمد انصاری (۵۶ سال) بعارضۂ قلب ۲ رنومبر ۹۵ء دوپہر اسماعیلیہ ہسپتال میں انتقال کرگئے۔ مرحوم مدرسہ غریب نواز نیز شہر کے متعدد تعلیمی، سماجی اور مذہبی اداروں سے بھی وابستہ تھے اور عوامی خدمات سے خصوصی دلچسپی رکھتے تھے۔

ایک طویل عرصے تک منتزالیہ میں اپنے فرائض ادا کرنے کے بعد آپ نے رضاکارانہ طور طور پر سبکدوشی حاصل کرلی تھی۔ آپ بالخصوص مدن پورہ کے عوام کی فلاح وبہبود اور انصاری برادری کے مسائل نمٹانے کے لئے کوشاں رہے۔ سرکاری، نیم سرکاری اداروں میں عوامی شکایات کے پہنچانے اور ڈرافٹنگ کرنے میں مثالی مہارت رکھتے تھے جبکہ انہیں شرعی اور قانونی امور میں بھی زبردست جانکاری تھی ایک مختصر سی مدت کے لئے وہ مسلم لیگ سے بھی وابستہ ہوئے تھے۔

نقش کوکن

شبیر احمد راہی کی رحلت

شاعر وادیب اور شعلہ بیاں مقرر شبیر احمد راہی ۸ رنومبر ۹۵ء کو شدید دورۂ قلب کے سبب بہار میں راہیٔ عدم ہوگئے۔

مرحوم بھیونڈی میں پیدا ہوئے گرچہ کہ ان کا آبائی وطن اعظم گڈھ تھا کسی زمانہ میں مسلم لیگ اور مسلم مجلس اور پھر جنتا پارٹی سے ان کا تعلق اخیر تک تھا۔ مرحوم نے اس زمانہ میں ایم اے کیا تھا جب یہ ڈگری واقعی امتیازی حیثیت رکھتی تھی۔ وہ مقرر کی حیثیت سے خصوصی شہرت رکھتے تھے بھیونڈی میونسپل کے صدر بھی رہ چکے تھے۔ انہوں نے بھیونڈی سے ایک اخبار بھی جاری کیا تھا۔ بمبئی سے شائع ہونے والے ماہنامہ البلاغ کے شعبۂ ادارت سے بھی ان کی وابستگی تھی۔ نقش کوکن کے دیرینہ ہمدردوں میں آپ کا شمار تھا۔

محسن پیش امام کا انتقال

مروڈ جنجیرہ ضلع رائے گڈھ کی معروف شخصیت جناب محسن اسمٰعیل پیش امام سنیچر ۲۸ راکتوبر ۹۵ء کو باندرہ میں اپنی رہائش گاہ پر رحلت کرگئے۔ آپ کا جسد خاکی مروڈ میں لیجایا گیا جہاں آپ کی تجہیز وتکفین ہوئی۔

حامد خانزادہ نہ رہے

انجمن اسلام جنجیرہ ہائی اسکول اینڈ جونیئر کالج مروڈ کے پرنسپل جناب عظیم خانزادہ کے والد حامد خانزادہ سنیچر ۲۸ راکتوبر ۱۹۹۵ء کو مروڈ میں انتقال کرگئے۔

مرحوم ایک عرصہ سے انجمن اسلام جنجیرہ سے وابستہ رہے۔ آپ نے چند سال اس ادارہ کے جوائنٹ سکریٹری کی حیثیت سے بھی فرائض انجام دئے۔

پاپا بھائی پٹھان کا انتقال

علی باغ ضلع رائے گڈھ کے مسلم کارکن جناب پاپا بھائی حال ہی میں بعمر ۸۵ سال رحلت فرماگئے مرحوم کانگریس کے صدر میونسپلٹی کے ممبر اور شہر کی کئی سماجی بہبود کی کمیٹیوں میں سرگرم کارکن تھے۔

مرسلہ: ایم۔ اے بھونبل

داؤد گیرے کا انتقال

راجواڑی تعلقہ مہاڈ ضلع رائگڈھ کے جناب داؤد عمر گیرے ۱۲ ستمبر ۹۵ء

کو انتقال کر گئے۔ آپ کی عمر ۸۲ سال تھی۔ مرحوم بحری جہازوں میں سروس کرتے تھے اور سرنگ کے عہدہ پر رہے تھے۔ گاؤں کی گرام پنچایت کے بھی ممبر رہ چکے ہیں۔

مرسلہ۔ ایم اے بھونبل

حمیدہ دار کو صدمہ

سابق ڈپٹی ایجوکیشن آفیسر محکمۂ تعلیمات بمبئی محترمہ حمیدہ دار صاحبہ کی والدہ بادشاہ بیگم کا ۶ نومبر ۹۵ء کو انتقال ہوگیا۔

پرکار دستگیر کو صدمہ

نقش کوکن کے دیرینہ سرپرست "سیٹیلائٹ فیشن" کے مالک جناب غلام دستگیر پرکار کے خالہ زاد بھائی حاجی میاں عمر صاحب خیر متوطن بانکوٹ ۸ نومبر ۱۹۹۵ء کو بعمر ۶۸ سال انتقال کر گئے۔

راے گڈھ میں سڑک کا سنگین حادثہ

۶ نومبر ۹۵ء کی صبح جبکہ گہری شبنم کی وجہ سے فضا غبار آلود تھی مورہ سے ایک رکشہ میں سوار ہو کر مہاڈ جانے والا خاندان قومی شاہراہ نمبر ۱۷ پر داس گاؤں سے قریب دولاریوں کے درمیان کچل کر جائے حادثہ پر ہی جاں بحق ہوگیا۔ لقمۂ اجل بننے والے تمام افراد مورہ کے تھے جن میں رکشا ڈرائیور بھی شامل ہے ان کے نام اس طرح ہیں۔

(۱) محترمہ شریفہ حسن میاں کر جنکی عمر ۵۵ سال (۲) محترمہ فاطمہ ابراہیم کر جنکی عمر ۴۷ سال (۳) جناب اسلم احمد جعفر عمر ۲۵ سال (۴) محترمہ فریدہ حسن میاں کر جنکی عمر ۱۸ سال اور (۵) جناب عبدالرشید حسن میاں کر جنکی عمر ۱۰ سال

عبدالرزاق گوٹھے کو صدمہ

گورل کورٹ پیلون کی ایک معزز ہستی جناب عبدالرزاق محمد علی گوٹھے (وظیفہ خوار مدرس) کی والدہ خدیجہ بی بعمر ۹۰ سال ۸ نومبر ۹۵ء کو ضعیف العمری سے رحلت فرما گئیں۔

محمود قاضی کو صدمہ

نقش کوکن کے واشی نئی بمبئی میں نمائندۂ خصوصی اور حلقہ کے بے لوث سماجی خدمتگار محمود حسن قاضی۔ (متوطن مجگاؤں۔ رتناگری) کے خالہ زاد بھائی جناب ابوبکر حسین چوگلے جو بازار پیٹھ رتناگری کی معروف شخصیت تھے ۵ نومبر ۹۵ء کو دل کا دورہ شدید پڑنے سے راہیٔ عدم ہوگئے۔

اشرف پیر بھائی کا انتقال

نئی بمبئی کے معروف بزنس مین اسٹیٹ ڈیکوریٹرز کے مالک جناب اشرف پیر بھائی جولائین کلب کے وائس چیرمین بھی تھے۔ ۳۰ اکتوبر ۹۵ء کو حرکت قلب بند ہوجانے سے اچانک انتقال کر گئے ۱۲ نومبر ۹۵ء کو کوپر کھیرنے لائین کلب نے ان کے لئے ایک تعزیتی جلسہ کا انعقاد کیا تھا۔

مدینہ میں ایک المناک روڈ حادثہ

۲ نومبر ۹۵ء کو کچھ عازمین جو عمرہ کے ارادہ سے بس میں سفر کر رہے تھے مدینہ میں ایک المناک حادثہ سے دوچار ہوئے اس بس کو لتھرا کے جناب حسین میاں بانگکری کے فرزند ہاشم فاروق جاں بحق ہوئے افسوسناک پہلو یہ بھی ہے اسی روز (۲ نومبر) کو ہی مرحوم کی کچھ سال قبل شادی ہوئی تھی۔ اسی بس میں کولتھرا کے ایک دوسرے باشندہ نثار خلیفے بھی تھے جو اپنی بیوی (جو ہرنی کے

پاؤسکر خاندان کی دختر ہے) اور
دو کمسن بچوں کے ساتھ سفر کر رہے
بدقسمتی سے حادثہ کی سنگینی کا شکار
ہو کر دونوں بچے جن میں ایک تین سالہ
لڑکا اور دوسرا دس ماہ کا بچہ تھا
لقمۂ اجل ہو گئے۔ بیگم بھی زخمی ہو کر
سیریس تھی۔ مرحوم فاروق باغکری
اور ریاض میں برسر روزگار تھے
اور نثار خلیفے بھی ریاض کی بنک
میں ملازم ہیں۔

بابو چچا کا انتقال

کردہ تعلقہ داپولی ضلع
رتناگری کے جناب غلام محی الدین
ابراہیم مقدم جو بابو چچا کے نام سے
معروف تھے ۸ نومبر ۹۵ء کو اچانک
حرکت قلب بند ہو جانے سے
انتقال کر گئے۔ مرحوم مہندرا اینڈ
مہندرا سے سبکدوش ہوئے تھے
کردہ کے بزرگ پیر و مرشد حضرت
مولانا سید حسام الدین مرحوم کے بہنوئی
تھے۔

حاجی یونس ساتکوٹ کا انتقال

الحاج یونس یوسف ساتکوٹ
متوطن سوندال راجہ پور طویل علالت
کے بعد مجگاؤں دھوبی گھاٹ
نقش کرکن

بمبئی میں ۱۵ نومبر ۹۵ء کو رحلت
فرما گئے۔ مرحوم کئی سالوں تک مدرسہ
تعلیم القرآن مجگاؤں کے صدر رہ
چکے ہیں۔
مرسلہ (علی میاں کرتیکر)

اشرف رومانے کو صدمہ

کوسہ ممبرا میں ریلائبل اسٹیٹ
ایجنٹ اور کمیونیکیشن سینٹر میں جناب
داؤد چوگلے کے پارٹنر جناب اشرف
رومانے کے پدر بزرگوار ایوب
رومانے (متوطن واگھیورے) کا
۲۲ نومبر ۹۵ء کو طویل علالت کے بعد
بعمر ۶۰ سال کوسہ میں انتقال ہوا۔

عباس پاؤسکر کا انتقال

بہرولی تعلقہ کھیڈ کے جناب
عباس قاسم پاؤسکر جو عرصہ سے بیمار
تھے ۳ نومبر ۹۵ء کو راہی عدم ہو گئے۔

مشتاق حاجتے کو صدمہ

ٹول ضلع رائے گڑھ کے سابق
سرپنچ مرحوم نقیہ عبداللہ حاجتے کی شریک
حیات اور جناب مشتاق و علی محمد کی والدہ
محترمہ مہرالنساء کا پنویل میں (مشتاق پنویل
میں رہتے ہیں) ۱۴ نومبر ۹۵ء کو انتقال
ہوا مرحومہ کی عمر ۷۵ سال تھی۔ میت
ان کے گاؤں ٹول بزرگ میں لیجائی گئی
اور اسی روز عصر بعد سپرد خاک کی گئی۔
مرحومہ جناب علی ایم شمسی
کی بھابی صدیقہ عمر کھیرٹکر کی خالہ تھیں۔
(مرسلہ: ابراہیم بی مقدم)

سعید ملا کو صدمہ

پنویل میونسپلٹی کے سابق صدر
جناب سعید ملا کی ۱۴ سالہ دختر ۳ نومبر
۹۵ء کو پٹاخوں سے جھلس کر رحلت
فرما گئیں۔
(مرسلہ متین دلارے)

ڈاکٹر نایک کو صدمہ

ڈاکٹر عبدالکریم نایک کی
بہن عابدہ بی زوجہ مرحوم حاجی محمد
سلیمان حاجی بینچہرے ۲ نومبر
۹۵ء کی صبح طویل علالت
کے بعد رحلت فرما گئیں۔

غیاث الدین مالم مرحوم

جناب غیاث الدین اسمٰعیل
مالم متوطن راجہ پور جو کیلفورنیا
میں اپنے عزیزوں سے ملنے گئے
تھے ۱۴ نومبر ۹۵ء کو داعئ اجل
کو لبیک کہہ گئے۔ تدفین کیلفورنیا
میں ہوئی۔

آخری صفحہ

اس وقت اندرا گاندھی وزیر اعظم تھیں۔ حسب سابق وہ بمبئی آئیں اور چلی گئیں
اس شخص کو اپنا سارا کھیل پورا کرنے کے لئے چھوڑ کر!

وسنت دادا پاٹل وزیر اعلیٰ تھے الیکشن لینے کا وعدہ کیا اور یہ لوگ سدھار گئے!
وسنت دادا پاٹل سے لے کر شنکر راؤ چوہان تک کئی وزرائے اعلیٰ کی توجہ
جب جب بال ٹھاکرے کی زہر آلود تقریروں پر دلائی گئی تو سبھوں نے کہا، ہم اس کی کیسٹ منگا کر سنتے ہیں،،
پچھلے ۲۰ سالوں میں کسی بھی وزیر اعلیٰ یا وزیر داخلہ کو وہ کیسٹس سننے کا موقع نہیں ملا
۹۲ اور ۹۳ء کے فسادات میں جب بال ٹھاکرے نے حکم دیا کہ مسلمانوں کو سبق سکھاؤ تو فساد شروع ہوا
اور جب حکم دیا کہ اب ان کو سبق مل گیا، بس کرو۔ تو فساد بند ہوا
سدھاکر راؤ نائیک کی ریاستی حکومت اس دوران ٹھاکرے کی لونڈی بنی رہی
کئی سرکردہ شہریوں نے ٹھاکرے کو گرفتار کرنے کی مانگ کی
مگر سدھاکر راؤ کی مجال نہیں تھی کہ وہ خواب میں بھی ایسا سوچتے
بلکہ انہوں نے "ٹاٹا" اور پالکھی والا جیسے معزز شہریوں کو جواب دیا
کہ آپ لوگ بالا صاحب سے گذارش کریں کہ وہ یہ سب بند کریں
اس دوران بھارت کا وزیر داخلہ بھی میدان میں کود پڑا اپنی فوج لے کر
مگر کیا ہمت تھی اس کی جو اپنی فوج کو بال ٹھاکرے کی فوج پر ایک گولی بھی چلانے کا حکم دیتا
اور زمانے نے دیکھا کہ ہندوستانی فوج سے زیادہ طاقتور بال ٹھاکرے کی فوج نکلی
یہی شرد پوار جب وزیر اعلیٰ بن کر مہاراشٹر آئے تو بم دھماکوں کے دوسرے دن بال ٹھاکرے نے کہا
"ہم بھی چپ نہیں رہیں گے ہم بھی بم دھماکے کریں گے۔
شرد پوار چپ کہ وہ وزیر اعلیٰ تھے۔ سپر وزیر اعلیٰ تو بال ٹھاکرے تھے!
شرد پوار ہی کے زمانے میں کچھ صحافیوں پر ٹھاکرے کے حکم پر جان لیوا حملہ ہوا
حملہ آوروں نے بیان دیا کہ بالا صاحب کے حکم کی ہم نے تعمیل کی ہے
ٹھاکرے نے کہا ایسا میں نے انہیں کرنے کو کہا تھا۔ شرد پوار وزیر اعلیٰ تھے مگر چپ!
اب صحافیوں کا حال دیکھئے، اس حملے کے احتجاج میں سینا بھون کے سامنے ایک میٹنگ ہوئی
کسی صحافی نے اپنی تقریر میں بال ٹھاکرے کا نام لینے تک کی ہمت نہیں کی
بلکہ ایک صحافی نے یہ تک کہہ دیا کہ ہم یہاں کسی کے خلاف بات کرنے نہیں آئے ہیں
ہم صرف تشدد کی مخالفت میں یہاں جمع ہوئے ہیں
(قصہ: ہندوستان کے سپر وزیر اعظم کا "باقی آئندہ ماہ بھی)

مبارک کاپڑی

Equip a Mujahid

The Jamaitul Ulama Transvaal delegation has expressed the need to assist the brothers in Bosnia "to repair evil designs of the enemy" They have appealed to aide Mujahids Donations may be forwarded to Jamaitul Ualama Transvaal. A/c No 1953 285 937, Ned bank Fordsburg South Africa

Japan destroys products offensive to Islam

A Japanese company, which manufactures carpet decorated with printed verses from Quran destroyed the original stamp and burnt the remaining products in July after a protest from the Islamic Association of Nagoya Japan

The incident occurred due to lack of knowledge and incorrect information about the Islamic culture provided to Japanese people

Urdu Thesaurus

The National Language Authority Islamabad, Pakistan has recently launched an Urdu Thesaurus This work is the first of its kind in the Urdu language and will prove to be of great importance and advantage for writers and scholars This dictionary provides a wide range of Synonyms and Antonyms

Sharia College in South Africa

The Al-Azhar University of Egypt will soon open an Islamic Sharia college in South Africa The University will provide a foreign language subject staff teaching Islamic Sharia to South African in two languages The decision was taken at the request of South African Government

Scholarship

The Saudi firm Abdul Latif Jamil Group has set up a Scholarship Fund of SR 19 million for the Massachusetts Institute of Technology (MIT) in US The scholarship is open to Muslim students and will be effective from September next year It will be awarded to students who pass general Secondary School Examination with distinction from their countries Students can send their applications to MIT If the application is accepted, the student can send the concerned papers to the company at Jeddah for the scholarship The scholarship will be granted for Bachelors Degree only

Free Islamic Course

Jamia Milia Kamalia Thiruppallaikudi, Tamil Nadu conducts free Islamic correspondence course Application for the course can be obtained by sending self-addressed stamped envelope to the Director Jamia Milia Kamalia, Thirupallaikudi - 623 531. Dist Ramnad Tamil Nadu

KHEU felicitates students

The Kokan Higher Education Trust (KHEU) on November 5 organized felicitation, annual function and charity entertainment programmes at Mahad (Raigad) The KHEU felicitated top ranking students of the Muslim institutions of Kokan at the SSC and HSC examination held in March '95 They also felicitated all the successful students of Kokan at the graduation and post-graduation examination of all the faculties Mr Ali M Shamsi, President of the unit presided over the function Dr A A Munshi, ex-principal of Maharashtra college was the chief guest The programme was inaugurated by Dr Abdus Sattar Dalvi, Head of the Department of Urdu, University of Bombay The felicitation was followed by the annual function of the unit Same evening a charity entertainment programme (orchestra) was held which attracted a large audience The guests of honour at the function were Dr A A Deshmukh, Prof Irfan Fakih, Mr A A Mapkar, Adv Anees Rawopot, Mr Sharaf Kamali, Mr Mohd Ali Palavkar, Mr Shaikh Husain Qazi, Mr Mohd Ali Pansari, Mr Mohd Shafi Purkar, Mr Dawood Sheth Pansari

Elocution contest

Bazm-e-Millat Mohalla Bazar, Murud-Janjira, Raigad, organised the 12th Raigad District Natiya and Elocution competition on Prophet Mohammed under the patronage of Jamatul Muslemeen Mohalla Bazar, Murud-Janjira, on December 3 The programme was held by at Anjuman-i-Islam The programme was presided over by Dr A A Munshi Mr Ali M Shamsi was the chief guest The programme started with Tilawat-e-Quran followed by Natiya competition and elocution competition The winners were given prizes at the hands of the chief guest The programme concluded with the 'Waaz' by Maulana Muzaffar Alam The guests of honour were Gulam Mohd Peshimam, Husain Miyan Daware, Zainulabedin Edroos, Daware Ismail, Khanzada Yusuf A R

Anjuman Launches *Voice*

Anjuman-i-Islam, Bombay, has recently launched its in-house bulletin, *Voice*, with a view to project their views and works In the inaugural issue of the Voice Dr M Ishaq Jamkhanwala president, Anjuman-i-Islam, said that the Anjuman-i-Islam is a secular institution of Bombay which has carved a niche for itself by its dedication and services to the nation through educational and social service He said it is their endeavour to train and guide the students so that they can stand firmly on their feet without the crutches of charity

The Anjuman-i-Islam is consciously planning such schemes, courses and syllabi which will prove beneficial to the students to achieve the above objective According to Dr Jamkhanawala there was a communication gap between the masses and the Anjuman and its activities Hence, to reach the message of Anjuman to fellow brethren in every nook and corner of the country, *Voice* was launched

Thokan celebrate centenary

The well-known Thokan family, who are South Africa's foremost carpet manufacturers, have recently brought out a special brochure to commemorate their centenary in South Africa

One of the oldest family whose forefathers went to South Africa in 1845 is very popular throughout the African continent and India The brochure is the documentation of the family history from the time of Abdul Kader Thokan left their modest village in Walwat, Dist Raigad in 1895, criss-crossing the Indian ocean on a steamy ship

Soon other members of the family followed him and after a modest beginning in entrepreneurship, the Thokan family firmly established themselves in South Africa

The Thokans started a small corner carpet shop in Fordsburg in 1960s Eventually, they established the Wonder Flooring carpet company which steadily flourished and became South Africa's leading carpet manufacturers Their carpet are so popular that their is hardly any new mosque in South Africa that is not fitted with prayer carpets from this company

Despite their phenomenal growth, the family clung to the fundamental tenets of their forefathers who were simple and honest people and good Muslims Success did not bloat them with pride

The Thokan family participates in charitable work among the under-privileged without fanfare

The Wonder Flooring carpet company recently started making unusual carpets with Quranic verses on them A wide variety of these carpet either for praying or for adornment have been made

The Wonder Flooring company suffered a set-back on the eve of South Africa's first democratic elections The main warehouse in City West was completely gutted in one of the biggest fires seen in Johannesburg on April 26, 1994 Though devastated, the family remain committed to their quest to rebuild the damaged warehouse Exactly a century later, since the first Thokan arrived in South Africa, they had to start afresh

But their determination saw an improved warehouse completed in June this year

The Thokan centenanary family brochure is unique It gives a detailed family tree breakdown since Abdul Kader Thokan arrived in this country *There are historical photographs and* documents, like old passports, transit permits, old licenses, Asiatic Registration certificates and other memorabilia

Photographs of Thokan family home in India, scenes of the picturesque village, old 'Movie Snaps' photos right up to the current family groups are included in the brochure The brochure is more than a recording of the Thokan family history in South Africa

Improve your Personality

A leader should make his men want him He should make his people accept him freely, willingly and anxiously He should also be able to influence their thinking, shape their ideas and direct their actions to achieve the selected common and worthy objectives

An aspiring leader should avoid finding faults with others Generally, one delights in finding faults with others and catching others in the wrong, but it should be remembered that right and wrong are a relative concept If you have to influence a group, you will have to convince the individual On the other hand, in your eagerness to prove him wrong, you will only earn his enmity and hatred His ego will be hurt and he will be more determined than ever to persist with whatever he has been doing, since you are striking a deadly blow at his self-respect, pride, intelligence and judgement You can never influence others by proving to them that they are wrong

It does not mean that we should never point out the mistakes of others and correct them You should do so in a subtle way You must motivate him to change on his own, voluntarily and willingly

A scientific approach to the problem is more agreeable Your admission that you could be in the wrong will stop all arguments and controversies

Basically, all of us are averse to change Our ideas, beliefs, customs and values are very sacred to us and we cling to them with surprising zeal and fanaticism Changes have to be brought about gradually and naturally

Let us therefore, avoid finding faults and not rush to prove others wrong But if we have to do it for a valid and worthwhile reason, then let us do it in a diplomatic, gentle, tactful and indirect manner The leader has but one aim to win over others to his way of thinking

Benjamin Franklin, in his autobiography explains how he gave up the habit of fault-finding and thus became exceptionally successful in the art of influencing and motivating people He writes "I forbade myself the use of every word or expression in the language that imparted a fixed opinion Such as 'certainly,' 'undoubtedly,' etc and I adopted, 'I apprehend,' or 'I imagine ' a thing to be so and so or 'it so appears to me at present ' I soon found the advantage of this change in my manner, the conversations I engaged in went on more pleasantly "

This shows that it requires certain amount of will power and constant practice to curb one's natural tendency to criticize, find faults or denounce others for their mistakes, omissions and commissions Sooner it becomes a habit easier it is to practice It is easier once you comprehend the whole problem, once you identify his interests, wants and desires Let us adopt the techniques practiced by Benjamin Franklin To become and stay as leader, let us use diplomacy, tact, patience and understanding

Editorial

O ye who believe! Persevere in patience and constancy; vie in such perseverance; strengthen each other; And fear Allah; That ye may prosper. *(Al-i-Imran, Verse 200)*

Tolerance

Aastin khoon mein tar
Pyar jatate ho magar
kya ghazab karte ho khanjar to chhupa lo saheb — Sardar Jaffri

(With blood on your sleeves, you profess love
Its embarrassing, please hide the daggar first)

So the year of turbulence and tolerance has come to an end At the beginning of the year, the United Nations had announced 1995 as the 'Year of Tolerance ' Newspapers commented that the ability to be tolerant of the actions, beliefs and opinions of others is a major factor in promoting world peace

The United Nations Educational Scientific and Cultural Organization (UNESCO) statement said amidst the resurgence of ethnic conflicts, discrimination against minorities and xenophobia directed against refugees and asylum seekers, tolerance is the only way forward
The statement further said that the racism and religious fanaticism in many countries had led to many forms of discrimination and intimidation of those who held contrary views Violence against and intimidation of authors journalists and others who exercise their freedom of expression were also on the increase along with the political movements which seek to make particular groups responsible for social ills such as crime and unemployment Intolerance is one of the greatest challenges we face on the threshold to the 21st century, it should

Thus the crux of the matter is the prime need of the world today is indeed tolerance

Divergence of views does exist between man and man, and it impinges at all levels

Divergence of views plays an important role in the development of the human psyche It is only after running the intellectual gauntlet that a developed personality emerges If in a human society this process ceases to operate, the development of character will come to a standstill

It is nice to know that the three Balkan states - Serbia, Bosnia and Croatia - have agreed to the US-sponsored peace settlement The news is not worth rejoicing because the peace agreement is seemingly fragile It permits approximately two million refugees, who were expelled during the awful period of "ethnic cleansing" to return to their homes and will reunite the capital Sarajevo under federation contract Observers feel the agreement is totally weighted against the Bosnians

While the Bosnian Muslims have got Sarajevo as undivided capital under their control, they have no outlet to the sea nor have they succeeded in dividing the Bosnian serb republic, to their advantage

The *Times of India* in its editorial commented that "the entire plan appears aimed at preventing the emergence of a third Muslim state in Europe "

It took four years of vicious ethnic bloodletting that has left a quarter of a million people dead, for the US to react This was, perhaps, the best example of tolerance displayed by them
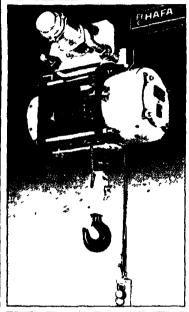
NAQSHE KOKAN (BOMBAY) REGD : MH BYE61
LICENSED TO POST WITHOUT PAYMENT MANDVI, BOMBAY, LICENCE NO. 8

ROYAL EDUCATIONAL SOCIETY

Presents

SHAM - E - BORLI PANCHATAN

By

Jagjit Singh
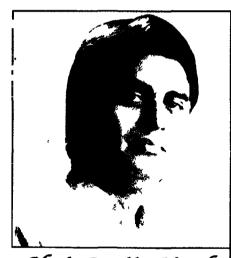
Shri. Jagjit Singh
(Renowned Ghazal Singer)

Tauseef Akhtar
(Disciple of JAGJIT SINGH)

Shri. Dilip Kumar
(Chief Guest)

On Saturday, 30th Dec. '95 at 9.00 p.m.
At Sugra Jafer Hall,
Dr. A.R. Undre English High School & Jr. College,
Borli Panchatan, RAIGAD.

RATES : Rs. 250/- 100/- 50/-

PRINTER PUBLISHER & EDITOR DR A M NAIK PRINTED AT APURVA PRINTERS, BYCULLA, BOMBAY
DTP BY SOFT IMAGE TEL 3723198 AND PUBLISHED FROM 43-A NAVA NAGAR NEAR DOCKYARD-RD